بعون صانع بیچون و بیمکان و فضل خلاق زمین و آسمان جل شانہ
عجائب القصص
مطبع نامی منشی نولکشور میں مزین بطبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبارک اللہ احسن الخالقین جو رب کل شیء و ملیکہ و ہو العزیز الحکیم ہے جواہر زواہر ہر طرح کی حمد و ثنا اور لآلی متلالی ہر جنس ستایش بے منتہا
کی سزاوار نثار بارگاہ کبریائی اوس مالک الملک لا شریک لہ کی ہین جسنے بمقتضای حکمت کاملہ کے بفحوای آیۂ انی جاعل فی الارض خلیفۃ
طفل چہل روزہ کو موافق مضمون خمرت طینۃ آدم باربعین صباحا خلعت فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ
ساجدین سے پہنا کر اکلیل منصب خلافت سے سرافراز کیا اور بموجب آیۂ ہدایت لقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ
واجتنبوا الطاغوت بنا بر استمال فرمان اور اصلاح نافرمانی اور طغیان طوائف انس و جان کے گروہ با شکوہ انبیا اور رسولونکو کہ جو
طرف دین اور اسلام اور ہادی صراط مستقیم دار السلام ہین ساتھہ معجزات باہرات اور اظہار خوارق عادات کے رتبہ سرافرازی کا دیا
پیدا کرنا زمین و آسمانون کا بلا اقامت قوائم اور اساطین کے بمضمون الذی خلق الارض والسموات بغیر عمد اور زینت دینا برج
آسمانی کا ساتھہ نجوم ثواقب کے بدلیل و لقد جعلنا فی السماء بروجا و زیناہا للناظرین ہے اوسکا ایک نمونہ قدرت ہے اور بچھانا بساط
زمین کا اور اوگانا اوسمین ہر چیز کا بمنطوق والارض مددناہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل شیء موزون طرح طرح کے
عجائب حکمت ہے عقل بلند آہنگ ہیچ بدائع اور صنائع قدرت اوسکی کی نارسائی سے معذور اور طی کرنا وادی ادراک غرائب صنعت اوسکی
کا نیروی پای پیکان تیز رو افکار سے تا مقدور ہے ذوات تقدس آیات انبیا و رسل کو واسطے ہدایت اور ارشاد عموم عباد کے فضل خاص

نبوت و رسالت کا کیا اور فروغ آیات زاہرہ اور معجزات باہرہ سے بنابر روشنی دیدۂ آوارگان ظلمت آباد جہل و نادانی
چراغ راہ تصدیق و ایقان کا اونکو دیا صور مختلفہ موجودات کو خامۂ صنعت اوسکی نے بمضمون ہُوَ الَّذِی یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ
کَیْفَ یَشَاءُ طرح عجیب ارحام کو کس خوبی سے لکھا اور صدر آرایان بزم رسالت کو بصفات محمودہ صفوت و ارتضا ساتھ
نشانیوں اور کتاب کے بمقتضائے آیت اِنّا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ
بِالْقِسْطِ واسطے تکمیل ایمان اور اہتدائے اہل ایقان کے مبعوث کیا عقل دراک بیچ ادراک اسرار قدرت بدائع کار
اوسکے کے دنگ ہے اور مشاہدہ اوسکی یکتائی کا ہر امکان کا کہ رنگ بو میں ایک دوسرے سے مشابہت نہیں رکھتا واسطے تحیر
دیدۂ اہل بینش کے آئینہ نیرنگ ہے شعر وَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ + تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ + سُبْحَانَکَ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ
عُلُوًّا کَبِیْرًا یُسَبِّحُ لَہُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْہِنَّ مثنوی آفرین صد آفرین بر جان جان + آنکہ
ہست آشکارا و نہان + آسمان یک پردہ اسرار او + وین زمین یک نقطہ از پرکار او + ای منزہ
از نمود و از وجود + وصف مہر از مہ گفتن می شنود + روح را از قدرت خود آفرید + عقل و جان از صنع او آمد پدید +
اور تحفہ درود و صلوات زاکیات کا شایستہ ارسال بزم مقربین ہے اوس سید المرسلین خاتم النبیین صدر نشین
ایوان ختم رسالت خورشید ناور سفارت رسالت مردمک دیدۂ زمین بینش شمع انجمن افروز وجود آفرینش
محیط گوہر نبوت و اصطفا معدن یاقوت صفوت و ارتضا علت غائی ایجاد عالم طرۂ دستار افتخار آدم اوج گزین
بام مناظر افلاک مستطاب خطاب مستطاب لولاک صاحب الخیر والمیر صاحب البرایا والعطایا والآیات والمعجزات والعلامات
الباہرات سید و سرور انبیا محمد المصطفے کے ہے مثنوی آن محمد افتخار مرسلین + آن محمد نور رب العالمین
آن محمد آیت صنع اله + آن محمد آفتاب عز و جاه + آن محمد مقتدائے اہل دین + آن محمد مظہر سر
یقین + آن محمد مخزن آیات غیب + آن محمد صورت مرآت غیب + کہ خلق و ایجاد عالم کا بمضمون اَوَّلُ مَا
خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ پرتو نور کرامت ظہور اوسکے کا اور شرف تقدم رتبہ اوسکے کا ابو البشر سے بیچ ہدایت
پیدایش کے بدلیل کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ کے ظاہر ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ وصحبہ
اجمعین و علے سائر الانبیاء والمرسلین صلوۃً تامۃً دائمۃً الی یوم الدین ط بعد حمد ایزد منان
اور نعت و منقبت رسول آخر الزمان کے بجد خوان دبستان دانش و شعور معتصم بذیل رسول الثقلین

محمد فخر الدین حسین نقش پرداز تسطیر اس دیباچہ کا بیچ بیان سبب تالیف اس کتاب فیض نصاب کے گزارش کرتا
اور پر خاطر خطیر ارباب عقل و تمیز کے پوشیدہ نہین ہے کہ خدای یگانہ و مصلحت سنج امور زمانہ حضرت واجب الوجود
جل جناب قدسیہ نے بمنطوق لازم الوثوق وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَ فَضَّلْنَاہُمْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا
جمیع مخلوقات اور ہر جنس ممکنات سے نوع بشر کو ساتھہ تشریف شریف فضل و کرامت کے مشرف کیا
اور اس نوع عالی سے نفوس قدسیہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو ہر فرد بشر سے رتبہ صفوت اور برگزیدگی
کا دیا اور جیسے کہ سررشتہ انتظام امور دنیا کا بیچ ہاتھہ تدبیر بادشاہان والا مقدار فرمان فرماے بلاد و امصار
کے رکھا اسیطرح زمام فلاح و نجاح آخرت کی بیچ قبضہ ہدایت اور ارشاد گروہ صفوت پژوہ انبیا کی دی
ہے اور آراستگی احوال ہر ایک کی اہل اسلام سے انکے اتباع اور اذعان پر رکھی اور پیروی انکے افعال
و اقوال کی ہر حال مین ہر خاص و عام پر واجب کی ہے اور جمیع حرکات اور سکنات انکے کو واسطے راستی
اور درستی اطوار و کردار سالکان شوارع امتثال اوامر و نواہی اپنے کی منہاج مستقیم جنت کا کیا سو جسنے
اتباع رسول اور اطاعت اور انقیاد احکام الٰہیہ سے اعراض و انحراف کر کے زیست بے مدار کو بہتر جانا
اور ہواے نفسانی کو مقدم رکھکر قدم اثر خطوات شیطان رجیم کے رکھا بموجب اس مضمون کے فَاَمَّا مَنْ طَغٰی
وَ اٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ہِیَ الْمَاْوٰی وقود نار جحیم کا ہوا اور جو کوئی شامت نافرمانی خدا اور رسول
کی سے ڈرا اور راہ راست شرع پر چلا موافق اس اشارت کامل البشارت کے وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ
وَ نَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی نعیم جنت کو پہنچا پس پیروی رسول مقبول کی امور دین و دنیا
مین موجب رستگاری کا ہے اور دریافت کرنا اس بات کا کہ ہر نبی کی امت کے لوگون کو اسکے اتباع سے کیا
کیا درجات حاصل ہوے اور اوسکے عدم امتثال فرمان سے کس کس عذاب و عقاب مین گرفتار ہوئے ذریعہ
ہر طرح کی سعادت اور نجات کا ہے اور یہ بات جب معلوم ہوتی ہے کہ قصہای انبیا علیہم السلام ساتھہ اتم
اور بسط کے جاسنے کہ انھون نے باوجود اسکے کہ اظہار خوارق اور معجزات سے اقاویل اباطیل اہل ضلالت او
خذلان کو بدلائل ساطعہ احقاق شریعت اور دین کے ابطال کیا اونکی امت کے لوگ نافرمانی پر اڑے
رہے اور خلاف حکم کرتے رہے اور اون کی مخالفت سے زیان کار ہوے تو جو امور کہ نافرمانی خدا او

مخالفت احکام انبیاء سے اونکی امت کو موجب خسران دنیا اور آخرت کے ہوئے اونسے باز رہے اور اطاعت
رسول مقبول کی ہر امر مین بجان و دل قبول کرے اور جاننا اس کا موقوف ہے حصول مایہ علم پر اور ظاہر
ہے کہ نزدیک ارباب عقول سلیمہ کے عمدہ تر یہی ہو کہ عمر گرامی اوس مین صرف کیجاوے تحصیل علوم دینیات
اور معرفت یقینیات کی سے ہے اسواسطے کہ علم سبب تزکیہ قلوب اور ذریعہ معرفت حضرت رب المعبود اور
موجب رفعت درجات اور وسیلہ استحصال سعادت کا ہے اور فضیلت علم کی نص قرآن سے ثابت ہے کہ یَرْفَعَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور اشرف علوم دینیہ علم احادیث نبویہ کہ مبین احکام و ممیز حلال و حرام اور مفسر کلام
خالق انام کی اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و صحابہ و تابعین کی ہے اور وجوب اتباع سنت رسول علیہ السلام کا اس آیت سے
قولہ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ اور اس حدیث سے مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ
ثابت ہے اور لزوم اقتفائے صحابہ علیہم الرضوان کا اس سے معلوم ہوا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ میرے بعد میری امت مین تہتر گروہ ہو جاوینگے
سب دوزخی ہونگے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کونسا گروہ ہے فرمایا جو میری اور میرے اصحاب کی راہ پر ہوگا پس ہر مومن کو
لازم ہے کہ علم سیرت آنحضرت اور معرفت احوال صحابہ و تابعین کی حاصل کرے تو فرقہ ناجیہ مین داخل ہووے اور درجات عالیہ پر پہنچے اسواسطے دیکھنا اور
سننا کتب سیر اور قصص کا جسمین یہ بات حاصل ہو ہر شخص پر جسکا دل نور ایمان اور فروغ اسلام سے روشن ہے لازم تر ہے اگرچہ قصہای انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی بیچ کتاب قصص الانبیاء اور کتب تواریخ کی بالاستیعاب مرقوم ہین لیکن اونمین مصنفون نے مراعات تنقیح روایات کی صحیح اور ضعیف مین چندان
ملحوظ نہین رکھی مگر کتاب عجائب القصص کہ عبدالواحد بن محمد مغنی مصنف اوسکے نے تصحیح روایات کا التزام کیا اور ملخص اون قصص کا جو تفاسیر معتبرہ
اور احادیث نبویہ سے بپایہ ثبوت کو پہنچا اوسمین لکھا ہے اور اس نظر سے کہ یہ کتاب از جملہ عجائب غرائب اور اسم باسمی تھی عمدۃ الحکما زبدۃ العقلا
حاذق الزمان ارسطوی دوران احترام الدولہ حکیم محمد احسن اللہ خان بہادر نے کہ بسجایائے رضیہ و شمائل مرضیہ موصوف و بصفات حسنہ و محاسن اخلاق
معروف ہین اور عنان بارگی توجہ کی طرف انجام مہام خلائق کے معطوف اور ہمت خیر نہمت کو بیچ اشاعت موجبات حسنات کے مصروف رکھتے ہین
اور فیض بخش گیری سحابہ التفات اونکی سے کوئی شخص رہنمای خواص و عوام سے بیچ تداوی علل جسمانی کے شکوہ گدا محرومی کا نہوا چاہا کہ اسیطرح
شفایابان سوء المزاج مفرط نابلدی و انقطاع اوس مفرح مرکب اجزائے کثیر النفع خیر و سعادت سے جو موجب تقویت اعضائے رئیسہ عقل و ادراک اور دفع
تنقیہ رطوبات فضلیہ علت سبات غفلت کا ہووے محروم نرہین لاجرم ایک مدت سے نقش اس خیال کا لوح خاطر سعادت طلب پر مرتسم رکھتے تھے
کہ جو کتب تواریخ و قصص انبیاء علیہم السلام کی بزبان عربی یا فارسی ہین اور فہم معانی عبارات عربیہ کا ہر کسی پر آسان نہین اور زبان فارسی

سے بھی جو لوگ سواد عربی فہمی کا نہ رکھتے ہون متمتع نہین ہو سکتے اگر تنگی اوقات کم فرصتی کی ہاتہ تمسک دامن وسعت فرصت سے باز رکھی شوق
مضامین پسندیدہ کتاب عجائب القصص کو کہ بیچ پیرایۂ زبان فارسی کے جلوہ فروش ہین ساتہہ کسوت پوشی اردو سلیس کے کہ عام فہم اور خاص پسند
ہو زیب آرائش کی دیگر رنگ افروز بزم قبول خواطر خاص و عام کا کیجیے تو ہر کوئی احاد ذکور و اناث اور اطفال شیوخ و شباب سے فائدہ مند
ہو وے ہرچند بسبب ہجوم افکار انصرام امور سلطنت کے کہ محض بذات ستودہ صفات اوس آسودہ دوران دانش و فرہنگ کے تعلق رکہتا تہا
ضیق فرصت مساعد اہتمام اس امر اہم کی نہ تہی اسواسطے تحریک سلسلہ انجام اس کام کی بوساطت دست و قلم سیادت مرتبت نجابت منزلت
سید باقر حسین خان خلف رشید سید علی نقی خان کے عمل مین آئی اور اوس بزرگوار شائستہ کردار نے بمشاطگی ذہن سلیم و فکر مستقیم کے عرائس
مضامین اوس کتاب کو پیرایہ پوشی زبان اردو سلیس سے آرایش دی لیکن باوجود قلت فرصت کے عمدۃ الحکما رضیۃ الصفات موصوف نے
کم فرصتی اوقات شبا روزی مین بذات خود بیچ تصحیح اور تنقیح مضامین و روایت اور تغیر اور تبدیل الفاظ و کلمات اور مراعات
لوازم سیاق و سباق عبارات ترجمہ مرقومہ کے اور اندراج اکثر واقعات و فوائد شتی علاوہ قصص مسطورہ اوس کتاب کے نسخ تواریخ و کتب
معتبرہ سے اور التزام اوسکے مطالب حسن ادا و درج آیات قرآنی و اشعار اساتذہ پاستانی مناسب مضمون ہر مقام کے فرق اہتمام کو بپایۂ
صرف مساعی بغایت و بذل اجتہاد بلا نہایت کے پہونچایا فی الواقع نادرہ عشوہ سنج تالیف اس کتاب نے اسلوب ترتیب ان ابواب کے بہو بہا ہی
مالا کلام و حسن نظام بآرایش گری باشاطہ فکر رسا و طبع جودت انتما و دستیاری جنبش خامہ بیان اوس صاحب قریحہ بالغ رس کے جلوہ فروز
حسن دلفریبی کا ہوئی سامعین با دانش و تمکین پر واضح ہو کہ بیشتر مصنف کتب تواریخ اور قصص کے بیچ بیان واقعات کی رعایت اس بات کی
ملحوظ نہین رکہتے کہ بی مبالغہ و اغراق کی کہ راست کو مشتبہ بدروغ کر دیتا ہے تحریر مین لاوین یہ بات اگرچہ بیان حالات دنیا داروں
مشہور مین آدمی ظاہر چندان موجب قباحت کا نہین ہے اسواسطے اگر کسی نے جانا کہ یہ جھوٹ ہے اس سے کچھ نقصان دروغ جانے والیکو حال
آنال مین عائد نہین ہوتا اور اگر حال انبیا کا بطور وقائع سلاطین اور اہل دول کے ساتہہ مبالغہ کے لکہا جاوے اور سننے والیکو ظن دروغ ہو
منجر بے اعتقادی ہووے اور یہ بات موجب خفت مرتبت اونکی کا ہو تو نقصان ایمان اون لوگونکا اور سبب گنہگار ہونے اہل تاریخ کا مقصود
ہے اس نظر سے مورخین حقیقت بین بیچ بیان حالات انبیا علیہم السلام کے مبالغہ و اغراق کو ہرگز دخل نہین دیتے اور جسقدر کہ آیات قرآنی
اور احادیث رسول یزدانی سے ثابت ہوا اوسیکو درج کتاب کرتے ہین اور جو اس کتاب مین قصص الانبیا کے بطور ایجاز و اختصار بموجب
روایات صحیحہ کتب معتبرہ تفسیر و حدیث کے مثل کشاف و کبیر و درر و زاد المسیر و تبیان و جامع البیان و جلالین و
قشیری و مدارک التنزیل و نیشاپوری و انوار التنزیل معروف بہ بیضاوی و معالم التنزیل امام بغوی و وسیط و کواشی

و عرائس و بحر المواج و زاہدی و کشف الاسرار و تفسیر مولانا یعقوب چرخی و مواہب علیہ مشہور بحسینی و مغنی و لباب و عین المعانی
و ینابیع و عزیزی اور کتب معتبرہ بھی بوستان فقیہ ابو اللیث و معارج النبوۃ و شفای قاضی عیاض و حبیب السیر و شواہد النبوۃ
و روضۃ الصفا وغیرہ سے رقم پذیر ہوئی اور احوال صفوت اشتمال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا جو پیش از ولادت
اور بعد ولادت باسعادت اونکی سے واقع ہوا اور فضائل و شمائل جو قبل از بعثت آنحضرت صلوات اللہ علیہ کی ظہور مین آئے اور بیان
معجزات کا کہ ہنگام رسالت سے ہجرت تک اور ہجرت سے رحلت تک اور جو بعد حیات اوس سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے ظاہر ہوا اور
حال وفات اونکی کا لکھا ہے اسکا دیکھنا اور سننا مثمر ثمرات فوائد کا ہے ایک یہ کہ دریافت ہونا حال انبیا کا اور ظہور معجزات کا اونسے
کہ دلیل کمال قدرت حضرت رب الارباب کی ہے اور علو درجات اون لوگون کا جو مطیع اور منقاد حکم خدا اور رسول کے ہوئے اور نازل
ہونا عذاب اور عقاب کا اون پر جو اعدا ے انبیا ہوئے مصداق خسر الدنیا والآخرۃ کا ہوے اسکے جاننے سے خوف سخط خدا اور مخالفت
اتباع رسول مجتبی سے ہوگا اور بقدر امکان کے ہر امر مین پیروی رسول مقبول کی مقدم کہینگے اور یہ موجب رستگاری عتاب مالک قہار سے
اور وسیلہ وصول ریاض جنت تجری من تحتہا الانہار کا ہوگا دوسرے یہ کہ ہر کسیکو دیکھنے اور سننے قصص اور حکایات پاستانیون سے
ایک طرح کی لذت آتی ہے اگر اس خیال سے وہ کتب جسمین احوال راست و دروغ بادشاہون اور پہلوانون اور عیارون کا یا حکایات مخترعہ
جیسے قصہ ممتاز اور گل و بلبل و فسانہ عجائب وغیرہ مین ہین لکھی ہون دیکھنی یا سننی ہووے اسکا گھڑی کی لذت ناپائدار کے بغیر تضیع اوقات کے انکو کچہ حاصل
نہوگا اور اس کتاب کا دیکھنا کہ احوال انبیا کا منجملہ تلمیحات آیات قرآنی مرقوم ہے موجب حسنات کا ہے تیسرے یہ کہ اس سے معلوم ہوگا کہ اونکی
امت نے جو اونکا حکم نہ مانا دنیا مین غضب الہی مین گرفتار رہے اور آخرت مین مستحق خلود نار جہنم کے ہوئے اگر ہم بھی اپنے رسول کے خلاف حکم کے راہ
اختیار کرینگے بیشک مثل انہین کی ہونگے اور یہ خیال موجب اونکی ہدایت اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہوگا چوتھے یہ کہ احوال انبیا
علیہم السلام کا جسکے دیکھنے سننے سے ہدایت ہو دیکھنا اور سننا اوسکا از جملہ عبادات کے ہے پانچوین یہ کہ جو کوئی ترجمہ کلام اللہ تحت اللفظ اردو یا فارسی
دیکھے تو معانی الفاظ کی دریافت ہوجاینگی مگر بسبب اسکے کہ اکثر آیات متعلق قصص کے ہین مفہوم کلی کلام اللہ کا سمجھ مین نہین آویگا اور جو یہ قصص معلوم
ہونگے تو بخوبی مضامین قرآنی ذہن نشین ہوجاینگے اور مقرر ہے کہ تلاوت قرآن مجید کی بعد فرائض کے افضل عبادات ہے اور پڑھنا اسکا ساتھ فہم
معنی کے اجر بے حساب رکھتا ہے چھٹے یہ کہ دیکھنا ایسی کتاب کا جسمین حصول اتنی موجبات سعادت کا ہوے آپ خود عبادت ہے اور اگر کسیکو پڑہکے سناوے یا سنے
تو اوسکو بھی یہ فوائد حاصل ہون اور اسکا اجر پڑہنیوالے اور سننیوالیکو ہے ساتوین یہ کہ احوال انبیا اور شمائل اور فضائل رسول صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے جس مجلس مین مذکور ہون موجب نزول رحمت الہی کا ہوتا ہے آٹھوین یہ کہ اسمین قصص اکثر انبیا علیہم الصلوۃ و التسلیم کے ہین اور

قصہای انبیا جمیع قصص و حکایات سے احسن اور افضل ہین اسواسطے کہ جناب اقدس ایزد یگانہ نے قصہ حضرت یوسف کو بیچ قرآن مجید کے فرمایا ہے
نحن نقص علیک احسن القصص جب ایک نبی کے قصہ کو حضرت باری نے احسن فرمایا تو بہت سے نبیونکی قصص مین کسقدر محاسن ہونگے
پس ان جوہرونکا دیکہنا اور سننا ہر کسی پر ذکور و اناث سے جو مشرف بشرف اسلام اور ایمان ہین لازم ہے کہ ذریعہ تحصیل اتنی فوائد کا ہی اور جو
قصص کہ آیات قرآنی سے ثابت ہین مثل قصہ ذی القرنین اور اصحاب کہف وغیرہ اور بعضے کہ جنکی نبوت مین اہل تاریخ کو اختلاف ہے جیسے حضرت کالوب
اور جرجیس وغیرہ اوس کتاب مین کہ جسکا یہہ ترجمہ ہے نہ تھی قصص الانبیا اور روضۃ الصفا اور اور تاریخونسے دیکہکر اسمین درج کی ہین اور اس کتاب
برگزیدہ قصص نے کہ درج جواہر فوائد اور عوائد کی ہے بیچ سنہ ۱۲۶۵ ایکہزار دوسو پینسٹھ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۹ اٹھارہ سو اونچاس عیسوی اور سال دوازدہم
جلوس میمنت مانوس جارس اریکہ سلطنت جہانبانی زیب سریر مکنت و کامرانی شمع انجمن افروز خاندان عظمت نشان گورگانی چراغ دودمان
فروغ صاحب قرانی شاہ کیوان جاہ ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ کی پیرایہ ترتیب و تالیف کا پہنا اور
برعایت سال حال کے ترجمہ طاہرہ عجائب القصص کہ مادۂ تاریخ ہے اس کتاب کا نام رکہا امید ہے شمائل عیب پوشی و ہنر بینی ناظرین انصاف قرین
سے وہ ہے کہ اگر بمقتضائے بشریت کے کسی جگہہ بیچ طی طریق صعب المرور ادائے مطلب کے لغزش پائی روانی خامہ راقم دیباچہ و مترجم سے قصور اور نقصان
ملحوظ ہووے تو شدید زبانکو مطلق العنان نمائی لعنت کا نکرین اور جو دیکہنے اس نسخہ فیض انتما کے سے فائدہ مند ہوویں حکمت مآب سابق الالقاب
کو جو باعث تالیف کا ہوئے ہین اور مترجم اور راقم سواد اس دیباچہ کو کہ بذل اجتہاد کے بیچ اس باب کے غیر از صلات ادعیہ آمرزش کے طمع نظر نہین
رکہتے ہین دعائے خیر یاد کرین واللہ ولی التوفیق و منہ المبدأ و الیہ المآب ۔ **اور پوشیدہ نرہے** کہ یہہ کتاب مستطاب اوپر
ایک مقدمہ اور بیس باب اور خاتمہ پر مشتمل ہے اور ہر باب مین کئی کئی فصلین ہین اور فہرست کتاب اسطرح پر ہے **مقدمہ** بیان اختلاف
تعداد انبیا علیہم السلام اور ذکر نزول صحائف کرام مین کہ ان پر نازل ہوئی اور بیان امتداد زمان از ابتدائے خلقت حضرت آدم علیہ السلام
تا ظہور حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام کہ کتنے برس گذرے اور ما بین بعثت اور رحلت ہر نبی اور رسول کے کتنا کتنا فاصلہ ہوا **باب پہلا**
بیان پیدایش نور سرور عالم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خلقت تمام کائنات مین اسی نور سے اور اس باب مین دو فصل ہین
فصل پہلی آفرینش نور مذکور مین اور بعض کائنات کہ پیدا ہوئی اس نور کی ظہور سے **فصل دوسری** خلقت ہفت آسمان اور
زمین اور تفسیر و تفصیل وغیرہ انکی مین **باب دوسرا** بیان خلقت بنی الجان یعنی جن اور ذکر عزازیل یعنی شیطان لعین مین اور اس
باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** پیدایش بنی الجان اور انکی سکونت زمین پر **فصل دوسری** احوال شیطان لعین مین
باب تیسرا ذکر احوال ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر اولاد انکی مین اور اس باب مین نو فصلین ہین **فصل پہلی** خلقت

قالب حضرت آدم علیہ السلام مین فصل دوسری سکھانا باری تعالی کا حضرت آدم کو جنت الماوی مین نام ملائکہ وغیرہ کا
اور پیدا ہونا حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا فصل تیسری نقل کرنا حضرت آدم اور حضرت حوا کا جنت سے دنیا مین فصل چوتھی
در پیش آنا محنتون کا حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو دار دنیا مین فصل پانچوین قبول ہونی توبہ حضرت آدم اور
حضرت حوا علیہما السلام کی فصل چھٹی توالد اور تناسل حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام مین اور ذکر مارنے قابیل کے
ہابیل کو فصل ساتوین اخراج ذریت مین پشت حضرت آدم علیہ السلام سے اور عہد و پیمان لینا خدا تعالی کا اسے فصل
آٹھوین بعثت حضرت آدم علیہ السلام اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی مین فصل نوین بعثت یعنی مبعوث ہونی حضرت شیث
بن آدم علیہ السلام مین باب چوتھا بیان احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین فصل پہلی ذکر
نسب اور رسالت حضرت ادریس علیہ السلام مین فصل دوسری قصہ ہاروت ماروت مین فصل تیسری جانا حضرت ادریس
کا آسمان پر فصل چوتھی عبادت اوثان اور آتش پرستی ہونی انکی امت مین بعد آسمان پر جانیکے باب پانچوان قصہ حضرت
نوح علیہ السلام اور اونکی فرزندونکی احوال مین اور اس باب مین چھ فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام
مین فصل دوسری پہنچنا فرمان کا حضرت نوح علیہ السلام کو ساتھ بنانے کشتی کے اور معاملہ کرنا قوم کا ساتھ انکے بروجہ درشتی اور
کشتی کے اور نازل ہونا طوفان کا انکی قوم پر اور اسی فصل مین ذکر جسامت اور طول قامت عوج بن عنق کا فصل تیسری بیان دفع
ہونے طوفان مین اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوح علیہ السلام مین فصل چوتھی ذکر یافث بن نوح علیہ السلام مین فصل
پانچوین ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین فصل چھٹی ذکر سام بن نوح علیہ السلام مین باب چھٹا حضرت ہود علیہ السلام کے
احوال مین اور اس باب مین تین فصل ہین فصل پہلی بیان نسب اور رسالت حضرت ہود مین اور ہلاک ہونا انکی قوم کا فصل دوسری
ذکر شداد بن عاد اور اسکی بہشت مین کہ مشہور بباغ ارم ہے فصل تیسری بیچ بیان مدت عمر اور وفات حضرت ہود علیہ السلام کے
باب ساتوان قصہ حضرت صالح علیہ السلام اور احوال ذی القرنین اکبر مین اور اس باب مین تین فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب
اور رسالت حضرت صالح علیہ السلام مین فصل دوسری ہلاک ہونی قوم حضرت صالح علیہ السلام مین اور اسی فصل مین ہے ذکر وفات
اور مدت عمر فصل تیسری احوال ذی القرنین اکبر مین اور ذکر یاجوج و ماجوج اور صفت سد مین باب آٹھوان بیان احوال حضرت
ابراہیم علیہ السلام مین اور ذکر بعضے اولاد امجاد انکی مین اور کچھ ذکر حضرت لوط علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل ہین فصل
پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام مین فصل دوسری ڈالنا حضرت ابراہیم کو آتش نمرودی مین اور گلزار ہونا

اوس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی سارا خاتون کی اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھہ لشکر [illegible] کے فصل تیسری ولادت حضرت
حضرت اسماعیل علیہ السلام مین اور خواب مین دیکھنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کہ اپنی فرزند دلبند کو قربانی کرین باب نوان قصہ حضرت
لوط علیہ السلام مین اور کچھ احوال حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام کا اور اس باب مین دو فصل ہین فصل
پہلی حضرت لوط کی قصہ مین اور اسی فصل مین ہے ذکر ولادت حضرت اسحاق علیہ السلام کا اور مدت عمر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فصل
دوسری پیغمبر ہونا حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کا اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام کا باب دسوان قصہ حضرت
یعقوب مکروب اور حضرت یوسف علیہما السلام مین اور اس باب مین چھہ فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور بعثت حضرت یعقوب ع مین اور حسد بیجا
حضرت یوسف ع کی بہائیون کا اور کنوئین مین ڈالنا حضرت یوسف ع کو فصل دوسری نکلنا حضرت یوسف ع کا کنوئین سے اور ذکر عاشق اور فریفتہ
ہونی زلیخا کا جمال عدیم المثال حضرت یوسف علیہ السلام پر اور خریدنا عزیز مصر کا مالک سے حضرت یوسف ع کو فصل تیسری ارادہ کرنا عزیز مصر کا
واسطے ہلاک کرنے حضرت یوسف ع کی اور ظاہر ہونا دولت و اقبال کا بسوی اوس حمیدہ خصال کے اور عزیز مصر کا ہونا انکا فصل چوتھی
پہونچنا حضرت یوسف علیہ السلام کی بہائیون کا ایام قحط عام مین بنا بر طلب طعام کی فصل پانچوین ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی
ساتھہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اور ذکر وفات اور مدت عمر ہر کدام فصل چھٹی ذکر اسباط یعقوب علیہ السلام مین باب گیارہوان بیان
احوال حضرت ایوب ع مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت ایوب علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا
انکا ساتھہ طرح طرح کی محنتون کے فصل دوسری زائل ہونا اون محنتون کا حضرت ایوب مکروب سے باب بارہوان قصہ حضرت شعیب
خطیب الانبیا مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیب مین اور ہلاک ہونا انکی قوم کا کہ اہل مدین
تہے فصل دوسری بیان احوال ہلاک ہونے اصحاب ایکہ کی کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان پر بہی مبعوث ہوئے تہے اور ذکر وفات اور مدت
عمر انکی مین باب تیرہوان بیان احوال حضرت موسی اور ہارون علیہما السلام مین اور احوال یوشع اور کالوب اور حزقیل
علیہما السلام مین کہ بعد حضرت موسی ع کے مبعوث ہوئے ہین اور اس باب مین چودہ ۱۴ فصل ہین فصل پہلی بیان نسب اور ولادت حضرت موسی ع
کا ایام بادشاہی فرعون بے عون مین اور صندوق مین رکھکر ڈالنا انکو دریاے نیل مین فصل دوسری بیان احوال قبطی مین کہ حضرت
موسی علیہ السلام نے اوسکو مارا تہا اور جانا حضرت موسی ع کا شہر مدین مین اور دختر حضرت شعیب کو خواستگاری کرنی فصل تیسری بیان
رسالت حضرت موسی ع اور حضرت ہارون علیہما السلام مین اور دعوت کرنا انکا فرعون بے عون کے تئین فصل چوتھی مقابلہ کرنا حضرت موسی
علیہ السلام کا ساتھہ جادوگرون کے اور غالب آنا حضرت موسی کے عصا کا انکی سحر پر اور ایمان لانا اون کا وغیرہ ذالک فصل پانچوین

دعا کرنا حضرت موسیٰؑ کا فرعونیوں پر اور مبتلا ہونا فرعونیونکا ساتھہ بلاؤنکے اور باوجود اسکے ایمان نہ لانا اور آخر دریائے نیل مین غرق
ہونا **فصل چھٹی** جانا حضرت موسیٰؑ کا بنابر طلب کتاب کوہ طور پر اور چھوڑ دینا انکی قوم کا عبادت حضرت باری اور پرستش کرنی
گوسالہ کی بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر احداث صندوق الشہادت اور کچھ احوال بنی اسرائیل **فصل ساتوین** قصہ قارون
ملعون مین **فصل آٹھوین** ذکر باہوجانے ایک پیر کا بنی اسرائیل مین اور فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بامر رب جلیل کہ ایک گائی کو مارین تا انکا
قتل معلوم ہووے **فصل نوین** ملاقات کرنی حضرت موسیٰؑ کی ساتھہ حضرت خضر علیہ السلام کے **فصل دسوین** آنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
بنی اسرائیل کے ساتھہ بنابر جنگ عمالقہ اور جاری ہونا بارہ چشمون کا پتھر سے ساتھ مارنے عصا کی اور نازل ہونا منّ و سلویٰ کا اور سرگردان ہونا
بنی اسرائیل کا چالیس برس تک تیہ مین بسبب نافرمانی ایزد متعال کے اور ذکر وفات حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام مین **فصل
گیارہوین** بیچ تعداد معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی **فصل بارہوین** احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین **فصل تیرہوین** قصہ
کالوب بن یوقنا علیہ السلام مین **فصل چودہوین** قصہ حزقیل مین کہ ابن العجوزہ مشہور ہین **باب چودہوان** قصہ حضرت الیاس اور
یسع بن اخطوب اور ذوالکفل اور اشموئیل علیہم السلام مین اور اس باب مین چھہ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور بعثت حضرت الیاسؑ
مین بعد ناامید ہونے اپنی قوم سے اسلام لانے سے اور انکو ترک کرکر کوہستان مین چلے جانا **فصل دوسری** ظاہر ہونا حضرت الیاس کا بفرمان
ملک العلام سات برس کے بعد اوس گروہ شقاوت پژوہ پر اور یہ خبر بادشاہ قوم کو پہونچنی اور دوبار ایک جماعت کو بنا بر لانے حضرت الیاس کے
کے بھیجنا اور بمکر و حیلہ کوشش کرنی اور اپنی نیت پوشیدہ رکھنی اور دونون بار انپر آگ برسنی اور آخر ہلاک ہونا اور تیسری بار بفرمان حق
بادشاہ پاس آنا اور پھر کوہستان مین جانا **فصل تیسری** ذکر پھر آنے حضرت الیاس مین بحکم رب جلیل اور مخفی ہونا گھر ایک بنی اسرائیل
مین اور پھر وہان سے نکل کر کوہستان مین جانا اور پھر اور سات برس کے بعد قوم پر دعائے بد کرنی اور مبتلا ہونا خلائق کا تین برس تک انکی
دعا سے اور آخر انکی قوم کا ہلاک ہونا **فصل چوتھی** ذکر حضرت یسع بن اخطوب علیہ السلام مین کہ حضرت الیاسؑ کے وصی تھے **فصل پانچوین**
احوال ذوالکفل علیہ السلام مین **فصل چھٹی** بیان اشموئیل علیہ السلام مین **باب پندروان** بیان حضرت داؤد علیہ السلام مین
اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور سبب خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین **فصل دوسری** ذکر
رسالت اور بعضے معجزون حضرت داود علیہ السلام مین اور مبتلا ہونا انکا ساتھہ ایک ذلت کے اور مسخ ہونا انکی قوم کا بصورت بندرونکے
فصل تیسری ذکر شلوم بن داؤد علیہ السلام مین **فصل چوتھی** ولادت باسعادت حضرت سلیمانؑ مین اور بیچ انتقال
کرنے خلافت کی حضرت داؤد سے بسوے حضرت سلیمانؑ اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت داؤد علیہ السلام **باب سولھوان**

قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لقمان مین اور ذکر شمہ احوال کہ بعد حضرت سلیمان کے اعدانے بنی اسرائیل کی طرف توجہ کی اور مخالفت
مغلوب ہوئی اور بعد غالب آنیکے انہون نے عصیان اختیار کیا اور خرابی بیت المقدس کی اور آنا بخت النصر کا باشہر روایات بہ بیت المقدس مین
اور ذکر عزیر پیغمبر علیہ السلام اور اس باب مین سات فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور سلطنت اور رسالت اور بعضے معجزون حضرت سلیمان
مین **فصل دوسری** نامہ لیجانا ہدہد کا بلقیس پاس اور اطاعت کرنی بلقیس کی بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام **فصل تیسری** گم ہونا انگشتری کا
اور ہوجانا حضرت سلیمان کا بھیات نخستین اور پہر ایک تقریب سے مچھلی کا پیٹ شگافتہ ہونا اور انگشتری دستیاب ہونی اور اسی فصل مین ہے ذکر
وفات اور مدت عمر حضرت سلیمان علیہ السلام **فصل چوتھی** ذکر حضرت لقمان مین **فصل پانچوین** ذکر ارمیا اور سعیا مین اور توجہ کرنی اعدا کی
بطرف بنی اسرائیل اور مغلوب ہونا مخالفون کا اور عصیان اختیار کرنا بنی اسرائیل کا بعد غالب آنیکے اور خرابی بیت المقدس مین **فصل چھٹی**
آنا بخت النصر کا باشہر روایات بیت المقدس مین **فصل ساتوین** احوال حضرت عزیر علیہ السلام مین **باب سترہوان** قصہ حضرت یونس
علیہ السلام مین اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور دعوت حضرت یونس علیہ السلام مین **فصل دوسری**
نگل جانا مچھلی کا حضرت یونس علیہ السلام کو اور پہر اوگل دینا صحرا مین **باب اٹھارہوان** احوال حضرت زکریا اور یحیی علیہ السلام مین اور اس
باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور بعض احوال انکی مین **فصل دوسری** شہادت حضرت زکریا اور حضرت یحیے
علیہما السلام مین کفار ناہنجار کے ہاتھہ سے **باب انیسوان** احوال حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام مین اور اس باب مین ہے ذکر حنظلۃ الصادق اور قصہ
اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریج راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جرجیس پیغمبر علیہ السلام اور ذکر شمعون عابد اور ذکر خالد بن سنان
عیسے اور احوال سلطنت سکندر رومی اور اس باب مین بارہ فصل ہین **فصل پہلی** مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسے عم **فصل
دوسری** بیان رسالت حضرت عیسے علیہ السلام مین اور ذکر بعضے انکے معجزون مین **فصل تیسری** جانا حضرت عیسے علیہ السلام کا آسمان پر
اور نازل ہونا آخر الزمان مین **فصل چوتھی** ذکر حنظلۃ الصادق مین **فصل پانچوین** قصہ اصحاب کہف اور انکی صورت حال مین **فصل
چھٹی** برصیصا کی ذکر مین **فصل ساتوین** ذکر جریج راہب مین **فصل آٹھوین** ذکر اصحاب اخدود مین **فصل نوین** ذکر جرجیس پیغمبر مین
فصل دسوین ذکر شمعون عابد مین **فصل گیارہوین** ذکر خالد بن سنان عیسی مین **فصل بارہوین** احوال سلطنت سکندر رومی
مین **باب بیسوان** ذکر بعضے احوال خاتم النبیین و سید المرسلین سرور انام محمد مصطفے علیہ الصلوۃ والسلام مین اور اس باب مین پانچ فصل ہین
فصل پہلی بیان پارہ احوال فرخندہ مآل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہ پیش از ولادت باسعادت ظاہر اور ہویدا ہوا
فصل دوسری بعضے فضائل اور شمائل مین کہ بعد از ولادت باسعادت اور قبل از بعثت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام وقوع مین آئے

فصل تیسری بعضے معجزون مین کہ بعد از بعثت تا وقت ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واضح اور لائح ہوئے
فصل چوتھی بیان پارہ حالات کہ بعد از ہجرت آنحضرت صلعم تا رحلت ظاہر ہوئے اور بیان اون امور مین کہ کسی وقت
کے ساتھہ اون وقتون مین سے خصوصیت نرکھی **فصل پانچوین** بیان بعضے معجزات مین کہ بعد از ممات آن خلاصۂ موجودات
علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ظہور مین آئے اور اسی فصل مین ہے ذکر مدت عمر اور وفات آن سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات
خاتمہ بیان مدت خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و ائمہ معصومین اور تابعین رضی اللہ عنہم مین **مقدمہ** بیان تعداد انبیا کی اور ذکر نزول
صحابہ کرام اور بیان امتداد زمان از ابتدای خلقت آدم تا ولادت حضرت خاتم راہی حاکمان محکمہ روایت و تحقیق اور سالکان بادیۂ
ہدایت و توفیق پر پوشیدہ نرہی کہ بموجب آیۂ وافی ہدایۂ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ
نَقْصُصْ عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَاْتِيَ بِآيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ تعداد پیغمبرون مین
محدثون نے اختلاف کیا ہی اکثر ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت آدم کے زمانے سے تا وقت نبوت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہین اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین اس قول کے ساتھہ اشارہ کیا ہی اور ایک جماعت
کا یہہ عقیدہ ہے کہ انکی عدد آٹھہ ہزار سے زیادہ نہین ہین اور ابو یعلی موصلی اپنی جامع مین اس قول کے موافق روایت کرتا ہی کہ حضرت
رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمایا ہے کہ حق تعالی نے میری تئین آٹھہ ہزار پیغمبرون کے بعد مبعوث فرمایا ہی اور
ان آٹھہ ہزار پیغمبرون مین سے چار ہزار بنا بر ارشاد و ہدایت بنی اسرائیل کے مامور ہوئے تھے اور چار ہزار مختلف امتون اور متباین فرقون
پر اور عبد اللہ ابن احمد حنبل نے کتاب تعریف الانبیا مین ... سے روایت کی ہے کہ حضرت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی کہ مین خاتم ہزار پیغمبر یا بیشتر ہون فریق اول کہتے ہین کہ ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبرون مین سے تین سو تیرہ مرسل ہوئے
ہین اور باقی غیر مرسل اور مرسل وہ ہی کہ وحی الہی اوسپر بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہو صاحب صحیفہ اور کتاب ہو یا نہو
اور نبی غیر مرسل وہ ہے کہ بنا بر الہام یا محض رویای صادقہ کے کسی قوم کی دعوت پر مامور ہووے پس مرتبہ پیغمبرون کا چار قسم مین منحصر ہے
نبوت اور رسالت اور اولوالعزمی اور خاتمیت پہلی قسم عام ہے اور دوسری اور تیسری خاص اور چوتھی اخص الخاص اور کلمۂ اولو العزم
کے معنے مین بھی بہت اختلاف ہی کہ اگر مشروح اون اختلافات کو لکھا جاوے تو اطالت کلام لازم آوی لاجرم از روی ایجاز و اختصار جو قرین
تحقیق ہے رقم پذیر ہوتا ہی چاہیے جاننا کہ ایک جماعت علما سوا حضرت یونس علیہ السلام کے سب پیغمبرونکو اولو العزم جانتے ہین اور آیۂ
کریمہ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شان مین واقع ہوا ہے انکی اعتقاد کی باعتبار اول ہے اور ایک گروہ کہتی ہین کہ مقصود کل

اولوالعزم سے واصحاب شریعت ہین اور اس تقدیر پر حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسے اور حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وعلیہم السلام اولوالعزم ہین اور باقی نہین اور ایک فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ مراد اس کلمہ سے ناسخان شریعت ماقبل
ہین اور اس تقدیر پر چاہئے کہ حضرت آدم علیہ السلام اولوالعزم مین سے نہون اور پانچ اور رسل کہ بعد حضرت آدم علیہ السلام کے
مذکور ہوے اولوالعزم ہون اور خاتم باتفاق اہل ملت ایک سے زیادہ نہین ہے اور ایک جماعت کہتی ہین کہ بعد آن سرور کائنات صلوٰۃ اللہ علیہ
فاضلترین پیغمبران حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہین اور انکے بعد حضرت موسی کلیم اللہ اور انکے پیچھے حضرت عیسے روح اللہ اور پھر حضرت نوح نجی اللہ اور
صاحب کتاب چار ہین اول حضرت موسی صاحب توریت دوسرے حضرت داؤد صاحب زبور تیسرے حضرت عیسے صاحب انجیل چوتھے محمد مصطفے
صاحب فرقان اور ایک گروہ کہتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام پر اکیس صحیفہ نازل ہوئے اور حضرت شیث پر انتیس اور حضرت ادریس پر تیس
اور حضرت نوح پر دس اور حضرت ابراہیم پر پندرہ اور مستحفظان وقائع ایام اور مستخبران حوادث شہور و اعوام نے بہت اختلاف کیا ہے کہ ہنگام
پیدایش ابوالبشر علیہ السلام سے تا زمان حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ الی یوم الدین کتنا زمانہ ہوا اور مابین بعثت اور رحلت ہر نبی کے اور
رسول رب العالمین کے کتنی کتنی مدت گذری اس باب مین اپنی تالیفات مین بسبیل اجمال و تفصیل مختلف روایتین لائے ہین شمہ اونمین سے معرض
تحریر کو پاتا ہے اور ایراد بعض روایات مختلفہ پر اہتمام کیا جاتا ہے حبیب السیر مین لکہا ہے کہ محمد بن جریر طبری نے کہ تمام سالکان مسالک سخنوری پر
بمزید اعتبار مشہور اور معروف ہے ایک مقام پر اپنی تالیف مین بیان کیا ہے چنانچہ تاہنامہ بزرگ مین منقول ہے کہ از ظہور آدم تا زمان حضرت
خاتم علیہما السلام چھ ہزار تیرہ برس ہوئے ہین اور پانچ ہزار نوسو بہی کہتے ہین اور دوسری جگہ لکہا ہے کہ بقول علمای یہود من ابتدای ذکر
حضرت آدم تا ایام ہجرت حضرت سید عالم علیہم السلام چار ہزار چالیس برس تین مہینے اور بروایت اخبار نصاری پانچ ہزار ایکسو تہتر اور عبد اللہ
ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت آدم کے زمانہ سے تا طوفان نوح دو ہزار دو سو چھپن سال ہوئے اور طوفان سے تا وقت حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
ایک ہزار اناسی اور روزگار خلیل الرحمن سے تا ہنگام موسی کے پانسو پینسٹھ اور ایام حضرت موسی سے تا زمان حضرت سلیمان علیہما السلام پانسو
چھتیس اور حضرت سلیمان کے وقت سے تا زمان ذی القرنین رومی سات سو تراسی اور ہنگام اسکندر سے تا زمان حضرت عیسی علیہ السلام تین سو
اونتہر اس تقدیر پر روزگار حضرت آدم سے تا ایام حضرت عیسے پانچ ہزار پانسو بائیس برس ہوئے اور ابو الفتح ناصر بن محمد الخضیبی نے کہ مولف
معارف ہے بروایت وہب بن منبہ روایت کی ہے کہ عمر حضرت آدم علیہ السلام کی ہزار برس کی تہی اور ہنگام انتقال ابو البشر سے تا وقوع
طوفان دو ہزار دو سو بیالیس سال اور طوفان سے تا وقت رحلت حضرت نوح تین سو پچاس برس اور وفات حضرت نوح علیہ السلام سے
تا انتقال حضرت ابراہیم علیہ السلام دو ہزار دو سو چھیالیس برس اور درمیان حضرت ابراہیم اور حضرت موسی علیہما السلام کے سات سو برس

از حضرت سلیمان تا زمان سکندر ذوالقرنین لماعہ سال	درمیان حضرت ابراہیم و حضرت موسی؏ لما سال	از وفات حضرت یعقوب؏ تا بنای بیت المقدس اسماٮ سال	از حضرت ابراہیم تا حضرت نوح؏ الاسماعہ سال
از سکندر رومی تا حضرت عیسی؏ مالوعہ سال	از حضرت موسیٰ تا حضرت داؤد؏ عا سال	از ابتدای بیت المقدس تا خراب شدن او اسماعہ سال	از طوفان نوح تا حضرت آدم؏ المہ باللعہ سال
	از حضرت داؤد؏ تا حضرت عیسیٰ الما سال	از خرابی بیت المقدس تا زمانیکہ مفتوح کرد او را عمر ابن الخطاب رض الحالوعہ سال	
	از عروج حضرت عیسیٰ بآسمان تا ولادت خاتم المرسلین صلعم سماعہ سال		
صح حامہ سال	سمہ لماعہ سال	صح سالوعہ سال	سمہ لماعہ سال

باب پہلا بیچ بیان پیدایش نور سرور عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پیدایش تمامی چیزونکی اسی نور سے اور باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** آفرینش نور مذکور مین اور ظہور بعضے کائنات مین اس نور سے ارباب ضمائر اور اصحاب بصائر پر پوشیدہ نرہے کہ بیچ معارج النبوۃ کے لکھا ہے کہ چار حدیثین درمیان محدثون کے مشہور ہین ہر ایک اونمین سے دلالت اس بات پر کرتی ہے کہ اول مخلوقات ایک چیز ان چار چیزونمین سے ہو چنانچہ پہلی حدیث یہہ ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالےٰ نے نور میرا تھا اور دوسری حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ یعنے اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے روح میری تھی اور تیسری حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ یعنے جو چیز کہ پہلے پیدا کی اللہ تعالی نے عقل تھی چوتھی حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ یعنے پہلے وہ چیز کہ پیدا کی اللہ تعالی نے قلم تھی ہر ایک ان حدیثون سے دلالت کرتی ہے کہ اول پیدایش ان چار چیزون مین سے تھی لیکن صورت تناقض اس صورت مین موجود کسواسطے کہ مرتبہ اول ہونیکا سوا ایک چیز کے نہین ہو سکتا ہے پس موافقت درمیان احادیث کی بر تقدیر صحیح ہونے انکے تاویلاً ہے اسطرح پر کہ اکثر محدث اوپر اس امر کے ہین کہ اول پیدایش نور پیغمبر ہمارے کی ہے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اول ہونا روح اور عقل اور قلم کا اضافی ہے یعنے اول مخلوقات اروا حونمین روح محمد صلی اللہ علیہ و آلہ تھی اور اول مجردات مین عقل تھی اور اجسام مین قلم تھی واللہ اعلم اور ابو موسے مدنی نے روایت کی ہے کہ نور حضرت سید کائنات نو ہزار برس پہلے سب موجودات کے موجود تھا اور ایک مدت مدید پھرتا رہا اوسوقت تک کہ ساتھ سجود حضرت معبود کے مامور ہوا انسٹھ برس تک کہ ہر دن اوسوقت کا ہزار برس کے برابر تھا بہ نسبت اس زمانہ کی سجدہ مین رہا اور تسبیح

کرتا رہا پھر حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایک جوہر پیدا کیا اور بیچ نظر قدرت اپنی کے منظور فرمایا پھر وہ جوہر ہیبت اوس نظر
سے پانی ہو گیا اور ہزار برس تک جاری رہا اور ایک لحظہ کسی جگہہ قرار نہ پکڑا پھر اوسکے تئین اللہ تعالی نے دس قسم کیا پہلی
قسم سے عرش پیدا کیا اور اوسکے تئین چار لاکہہ رکن عنایت کیے کہ ایک رکن سے دوسرے رکن تک چار لاکہہ برس کی راہ ہی۔
تفسیر کشاف مین ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے عرش کی تئین جوہر سبز سے پیدا کیا کہ درمیان دو کونون کونون اوسکے سے
اسی ہزار برس کی راہ ہی اور بیچ معالم التنزیل کے سورہ غافر مین شہر بن حاسب نے نقل کی ہے کہ حاملان عرش آٹھہ فرشتے
ہین چار اونمین سے کہتے ہین سبحانک اللہم بحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار دوسرے کہتے ہین سبحانک
اللہم وبحمدک علی عفوک بعد قدرتک اور بیچ معالم التنزیل کے سورہ الحاقہ مین ہے کہ آج حاملان عرش چار ہین قیامت
کے دن آٹھہ ہونگے بکری کی شکل کہر وشے اونکے گھٹنون تک پانسو برس کا رستہ ہو اور ہر ایک کی چار منہہ مین ایک آدمی کا اور
ایک گاو کا اور ایک شیر کا اور ایک کرگس کا اور بعضے کہتے ہین کہ حاملان عرش آٹھہ صف ملائکہ سے ہین اور مدارک التنزیل
مین ہے کہ بعضون نے آٹھہ جو کہے ہین حق کی ہین کہ [illegible] مین عرش کو اوپر کاندہون اپنے کے اور پانون انکے ساتوین زمین
پر ہین اور بیچ کشاف کی معنی اول تحت آیہ الذین یحملون العرش کے ہے اور بیچ حدیث نبوی اور قول مصطفوی بہی
آیا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جمیع ملائکہ کی تئین حکم فرمایا کہ ہر صبح وشام [illegible] اجلال و اکرام ساتہہ سلام حاملان عرش
کے قیام کرین اور ستر ہزار صف [illegible] عرش کے [illegible] ہین اور [illegible] عرش کے طواف کرتے ہین اور تہلیل و
تکبیر کرتے ہین اور انکے پیچھے لاکہہ صف [illegible] داہنے ہاتہہ اپنے کو اوپر بائین ہاتہہ کے رکہے ہوئے یعنے دست بستہ تسبیح کرتے ہین
اور بیچ تفسیر قرطبی کے سورہ غافر مین کعب الاحبار نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالی نے عرش کی تئین پیدا کیا اور عرش نے اپنے
تئین ساتہہ عظمت کے دیکہا کہا کہ خدا تعالی نے کوئی مخلوق مجہسے بزرگ تر نہ پیدا کی پس اللہ تعالی نے اوسکے
تئین ساتہہ ایک سانپ کے مطوق کیا کہ ستر ہزار اوسکے بازو ہین اور ہر بازو مین ستر ہزار پر ہین اور ہر پر مین ستر ہزار چہرے
ہین اور ہر چہرہ مین ستر ہزار منہہ اور ہر منہہ مین ستر زبانین کہ ہر منہہ اور زبان سے تسبیحین بعدد قطرہ ہاے باران اور
عدد ریگہاے بیابان اور بشمار برگہاے درختان اور عدد ذرہ ہاے خاک اور شمار ایام دنیا اور عدد ملائکہ کرتے ہین اور
وہ سانپ عرش سے لپٹا ہوا ہے اور عرش اوسکے ساتہہ زیب پاتا ہے۔ بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ بیچ حدیث کے
آیا ہے کہ خدا تعالی نے نیچے عرش کے ایک مرغ پیدا کیا ہے اوسکے دو بازو ہین جب اونکو کہولتا ہے مشرق سے مغرب تک

تجاوز کرتا ہے اور جب آخر ہوتی ہے دونو بازو اپنے ہلاتا ہے اور ساتھ کہنے تسبیح سُبْحَانَ المَلِکِ القُدُّوْسِ کے مشغول ہوتا ہے
اوس وقت تمام روی زمین کے مرغ اپنے بازو کھولتے ہین اور یہ تسبیح آغاز کرتے ہین مروی ہے خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ فرمایا ہے مرغ سفید کو گالیان ندو اور برا نکہو کہ آدمیکو نماز کیواسطے ہوشیار کرتا ہے اور قسم دوسری سے قلم کو پیدا
کیا کہ طول اوسکا پانچ سو برس کی راہ ہے اور عرض اوسکا چالیس برس کی راہ اور قسم تیسری سے لوح محفوظ کو پیدا کیا اور وہ ایک دانہ
موتی سفید سے ہے اور کنارے اوسکے جواہر سے مرصع ہین اور غلاف اوسکا یاقوت سرخ سے ہے بیچ تفسیر تیسیر کے ہے کہ لوح کو ایک
موتی سفید سے پیدا کیا اور کنارے اوسکے یاقوت سرخ سے ہین سر اوسکا عرش سے ملا ہوا ہے اور منتہی اوسکا بغل فرشتہ ہین
ہے یعنے پہیلاوٹ اور چوڑائی اوسکی زمین سے آسمان تک ہے تفسیر مدارک التنزیل مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ
پیدائش لوح کی موتی سفید سے ہے اور طول اوسکا زمین سے آسمان تک اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک قلم نور ہے اور
تمام چیز اوسمین مسطور ہے پس قلم نے لوح پر لکھا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا ہے اور قسم چوتھی سے چاند کو پیدا کیا اور قسم پانچوین
سے سورج کو پیدا کیا ریاض المذکورین مین لکھا ہے کہ میدان آفتاب کا دو ہزار اور چار لاکھ فرسنگ ہے اور ہر روز اوسکو
ایک نور عرش کا پوشیدہ کرتا ہے اور حرارت اوس آگ کی اوسکو دیتا ہے اور دوسرے دن اوس حرارت کو اوس سے کھینچ کر
جہنم مین ڈالتا جاتا ہے قیامت کے دن یہ سب [illegible] آفتاب [illegible] آفتاب مین رکہین گے کہ
تاریکی بغایت اور گرمی اوسکی نہایت کو پہنچے گی اور [illegible] زمین کا ہے اور عرصہ سورج کا
ایک سو چہیاسٹھ حصہ زیادہ زمین سے ہے اور احیاء العلوم مین بھی ایسا ہی [illegible] اور قسم چھٹی سے بہشت کو پیدا کیا
جو تہے آسمان پر اور ساتوین آسمان پر اور قسم ساتوین سے دوزخ کو پیدا کیا اور قسم آٹھوین سے فرشتونکو پیدا کیا اور انکی
انواع اور اقسام مختلف کیں اور طرح طرح کی صورتین بنائین بعضونکی صورت گاؤ کی اور بعضونکی مانند بھیڑیون کی اور بعضے
کرگسونکی اور بعضے مانند سانپون کی بستان فقیہ ابو اللیث مین ہے کہ بیچ حدیث کے آیا ہے کہ بعضونکا آدھا بدن اوپر کا برف سے
اور آدھا بدن نیچے کا آگ سے پیدا کیا اور یہ تسبیح سُبْحَانَ مَنْ اَلَّفَ بَیْنَ الثَّلْجِ وَالنَّارِ یعنے پاکی خاص اوس خدا کو کہ اوسنے الفت
رکھی اور سازواری دی درمیان برف اور آگ کو اور بیچ قصص الانبیاء عربی کے ہے کہ آسمان پہلا زمرد سبز سے ہے اور فرشتے
رہنے والے اوسکے گاؤ کی صورت ہین اور آسمان دوسرا یاقوت سرخ سے ہے اور فرشتے رہنے والے اوسکے عقاب کی صورت
ہین اور آسمان تیسرا یاقوت زرد سے اور رہنے والے اوسکے کرگسونکی صورت ہین اور آسمان چوتھا چاندی سے ہے اور

فرشتے رہنے والی اوسکے گھوڑونکی صورت ہین اور آسمان پانچوان سرخ سونے سے ہی اور فرشتے رہنے والے اوسکے حور العین کی صورت ہین اور آسمان چھٹا موتی سفید سے ہی اور رہنے والے اوسکے غلمان صورت ہین اور آسمان ساتوان ایک نور ہے چمکتا ہوا کہ فرشتے رہنے والے اوسکے آدمیونکی صورت ہین بعضے قیام مین ہین یعنے کھڑے ہوئے ہین اور گروہ بیچ رکوع کے ہین اور بعضے سجدے مین ہین اور بعضے قعود مین ہین یعنے بیٹھے ہوئے ہین تا روز قیامت اور بعضے ساتھ اور کامون اپنے کے مشغول ہین تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بیچ تفسیر مغنی کے ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے فرشتے اور شیطان اور جن اور انس کو پیدا کیا اور ان سب کو دس جزو کیے نو جز فرشتے اور ایک جز شیطان اور جن و انس پھر اس ایک جز کو دس حصہ کیے نو حصہ شیطان اور ایک حصہ جن اور آدمی پیدا کیے پھر اس ایک حصہ مین جن اور آدمیونکو دس جز کیا نو جز جن اور ایک جز انس پھر ایک حصہ جز آدمیونکا پچیس جز کیے اونمین سے ایک جز مسلمان اور چوبیس جز کافر کہ اوس چوبیس جز کافرون مین سے بارہ جز ہند مین ہین اور چھ جز روم مین اور چھ جز سقرب مین ہین اور ایک جز اہل اسلام کے تہتر فرقے کیے بہتر گمراہ اور ایک ناجی اور قسم نوین سے کرسی کو پیدا کیا اور سات آسمان اور زمینونکو اوسکے مقابل مین مانند حلقہ کے بنایا اور داہنی طرف اوسکے دس ہزار کرسیان رکھین اور بائین طرف بہی اوسکے اوتنی کرسیان رکھین کہ ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اور ثواب اوسکا نامہ اعمال آیۃ الکرسی پڑھنے والون امتیان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا جاتا ہے اور قسم دسوین سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا کی اور اوسکو داہنی طرف عرش کی رکھا اور ساتھ تسبیح اور تقدیس اپنی کے کئی ہزار برس مشغول کیا بیچ سیر شیخ مفید گازرونی کے لکھا ہے کہ ظہور نور حضرت رسالتپناہ بصورت مرغ سفید تھا دریای رحمت مین نزدیک عرش کے چودہ ہزار برس غوطہ کہاتے رہا اور تسبیح کہتا رہا اور اوسکے ایک لاکھ چوبیس ہزار بازو تہے جب اوس دریاسے باہر آیا تو ہر بازوسے اوسکے بوندین ٹپکی اور ہر بوند سے ایک پیغمبر کی روح پیدا ہوئی اور ایک روایت مین ہے کہ جب وہ مرغ دریاسے باہر آیا تو اوسنے ایک لاکھ چوبیس ہزار دم کھینچے اور اوسسے ارواحین انبیا کی موجود ہوئین پھر اون ارواحون نے انفاس اوسکے تو صدیقون کی ارواحین پیدا ہوئین پھر اونھون نے سانسین لین تو ارواحین زاہدون کی پیدا ہوئین اور اونسے ارواحین مطیعونکی اور اونسے ارواحین عاصیونکی چنانچہ اسی سبب سے مطیع اور عاصی سب حضرت رسالتپناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے محبت رکھتی ہین و معارج النبوۃ مین تفسیر بحر العلوم مین نجم الدین نسفی نے لکھا ہے کہ شیخ نجم الدین رازی بیچ مرصاد العباد کے لایا ہے کہ جب وہ نور ظاہر ہوا حق تعالے نے نظر رحمت اور محبت سے اوسکو دیکھا حیا اوپر اوسکے غالب آئی اور قطرہ پانی کی اوسمین سے ٹپکی پس اون قطرون سے ارواحین

انبیا کی پیدا ہوئین اور اونسے ارواحین اولیا کی اور اونسے ارواحین مومنونکی اور اونسے ارواحین عاصیونکی اور اونسے ارواحین منافقون اور کافرونکی اور صاف ارواحون انسان سے ارواحین فرشتون کی اور اونسے ارواحین جنون کی اور اونسے ارواحین شیطانون کی اور تلچھٹہ ارواحون انسان سے ارواحین طرح طرحکی حیوانون کی پیدا کین اوسوقت طرح طرحکی فرشتے اور درخت اور چارون عنصر ظاہر کیے پس جب پیدائش علویہ اور سفلیہ اور ملکیہ اور ملکوتیہ اوس نور سی ظاہر ہوئے۔ حاصل یہہ کہ تمامی جن اور آدمی اور جسم اور جان اور فرشتے اور سب طرحکی جانور اور وحوش اور درندی اور سب مخلوقات مور و مار اور دن اور رات اور زمین و زمان اور مکین و مکان اور کوہ اور کاہ اور ماہی اور ماہ طفیل وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیچ عالم کے ظہور مین آئے

فصل دوسری

بیچ پیدائش سات آسمانون اور زمین مین اور بیان کیفیت بروج اثنا عشر اور سبع سیارہ اور عناصر اربعہ کی مروی ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوس نور سے ایکدانہ مروارید پیدا کیا اور ساتہہ نظر ہیبت کے اوسمین نظر کی وہ دانہ پانی ہوگیا پھر چار ہوائین پیدا کین ایک باد صبا یعنے پُروا اور دوسری دبور یعنے پچھوا تیسری جنوب یعنے دکھنی چوتھی شمال یعنے اُترا پھر اون ہواؤنکو حکم دیا کہ چارونطرف اوس پانیکے آوین جوب حکم کے چارون گوشہ پانی پر وہ ہوائین آئین اور موجین اوس پانی مین اوٹہین پھر آگ پیدا کی کہ وہ پانی پر گئی اور ایک دہوان اوٹہکر ہوا مین معلق کھڑا رہا پھر وہ دہوان بفرمان ایزدی پارہ پارہ ہوگیا ایک پارہ پانی اور ایک پارہ تانبا اور ایک پارہ لوہا اور ایک پارہ چاندی اور ایک پارہ سونا اور ایک پارہ موتی سفید اور ایک پارہ یاقوت سرخ پانی سے پہلا آسمان پیدا کیا اور تانبے سے دوسرا اور لوہے سے تیسرا اور چاندی سے چوتھا اور سونیسے پانچوان اور موتی سے چھٹا اور یاقوت سرخ سے ساتوان۔ اور معالم التنزیل مین سورہ ملک مین مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر مین کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ اول آسمان موج آب سی پیدا ہوا ہے اور دوسرا موتی سفید سے اور تیسرا لوہے سے اور چوتھا تانبے سے اور پانچوان چاندی سے اور چھٹا سونی سے اور ساتوان یاقوت سرخ سے اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جواہر آسمانون کے سوای جواہر زمینون کے ہین پس معلوم ہوا کہ روایات ربیع بن انس اور سلمان فارسی اور کعب الاحبار سے پایا جاتا ہے کہ آسمان دنیا ایک موج ہے معلق ایستادہ اور آسمان دوسرا چاندی سفید سی ہے اور آسمان تیسرا لوہے سے اور آسمان چوتھا تانبے سے اور پانچوان سونے سے اور چھٹا زمرد سبز سے اور ساتوان یاقوت سے یہہ سب روایتین تشبیہ پر مبنی ہین یعنے اگر اون جواہر دنکو دنیا کی جواہر پر قیاس کرین تو یہہ سب تشبیہ دے سکین گے اور اسیواسطے ان روایات مین اختلاف بہت ہے اور یہی دلیل ہے

کہ کلام تشبیہ پر مبنی ہے اور اہل حکمت نے بمقتضاے حرکات متفاوتہ کی اسطرح پر قرار دیا ہے کہ آسمان کے نو طبق ہین آسمان اول
کہ سبکے اوپر ہے اوسکو فلک الافلاک کہتے ہین اور اس حرکت یومیہ کو کہ طلوع اور غروب آفتاب اور اور ستارے بسبب اوسکے ہر
خاص و عام کو محسوس ہوتے ہین اسے فلک الافلاک کے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور طبقہ دوم کو فلک الثوابت کہتے ہین اور حرکت
بطیہ کواکب کو بسبب اون صورتون اور بروج اور منازل کے کہ پیش ہوتے ہین اسکے ساتھہ نسبت کرتے ہین اور سات
آسمان اور واسطے سات ستارونکے ساتھہ اس ترتیب کے کہ قمر ہے اور عطارد اور زہرہ اور مریخ اور مشتری اور زحل ثابت کرتے
ہین اور چونکہ دلیلین نقلی سب متضمن عدد ہفت آسمان ہین بنا بر تطبیق قرار داد اپنے کے دلیلون نقلی کے ساتھہ اون دونون
آسمانون زائد کو شرع مین عرش اور کرسی کے ساتھہ تعبیر کرتے ہین لیکن یہہ سب معنی بہ تکلفات اور دور از کار معلوم ہوتا ہے
کسواسطے کہ احتمال رکہتا ہے کہ ان سات آسمانون کو ایک ملک مدبر حرکت یومیہ کہ شامل کل اجرام ہے حرکت دیتا ہو اور سب ستارے
کہ فلک الثوابت پر مرکوز کہتے ہین پشت آسمان زحل مین مرکوز ہون اور زحل اوس آسمان کی ثخن مین پس سات آسمانون سے
زیادہ ثابت نہوئے اور جو کہ اوصاف عرش اور کرسی مین روایات شرعیہ وارد ہین اکثر ان دو فلک پر منطبق نہین ہوتے ہین
پس اولی اور بہتر یہی ہے کہ عدد آسمانونکے اپنے اعتقاد مین سات قرار دیوے اور عرش و کرسی انکے سوائے ثابت کرے ابو الشیخ نے
حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نام آسمان دنیا کا رقیع ہے اور نام ساتوین آسمانکا براج ہے
اور ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کی ہے سَیِّدُ السَّمٰوٰتِ السَّمَاءُ الَّتِی فِیْهَا الْعَرْشُ وَسَیِّدُ الْاَرَضِیْنَ الْاَرْضُ الَّتِیْ اَنْتُمْ عَلَیْهَا
یعنے سردار آسمانون کا وہ آسمان ہے کہ جسمین عرش ہے اور سردار زمینونکی وہ زمین ہے کہ اوپر اوسکے تم رہتے ہو اور ابن حاتم
نے حبہ عرنی سے روایت کی ہے کہ سَمِعْتُ عَلِیًّا ذَاتَ یَوْمٍ یَحْلِفُ وَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاءَ مِنْ دُخَانٍ وَمَاءٍ یعنے سنا مینے علی کو
ایکدن کہ قسم کہاتا تہا کہ قسم ہے اوس پروردگار کی کہ پیدا کیا آسمان کو دہوئین اور پانی سے - اور بیہقی نے کتاب اسماء الصفات
مین ابن عباس سے روایت کی ہے کہ تَفَکَّرُوْا فِیْ کُلِّ شَیْءٍ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ فَاِنَّ بَیْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اِلٰی کُرْسِیِّهٖ
سَبْعَةَ اٰلَافِ نُوْرٍ وَهُوَ فَوْقَ ذٰلِکَ یعنے فکر کرو ہر شی مین اور نہ فکر کرو ذات باریتعالی مین بدرستی کہ ساتوین آسمان سے
اوسکی کرسی تک سات ہزار نور ہین اور وہ اوپر اونکے ہے اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ تعدد عرش اور کرسی یعنے جدا جدا ہونا
اونکا ابتک بدلیل قطعی ثابت نہین ہے بلکہ بہت دلیلون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمانونکے اوپر بفاصلہ بسیار اور بتوسط
انوار بے شمار ایک جسم ہے نورانی اوسی جسم کا کبہی عرش نام رکہتے ہین کبہی کرسی اور وہ جسم سب آسمانون اور زمینونکو

محیط ہے وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سے بہی اس معنی کی بو آتی ہے واللہ اعلم اور تفسیر قولہ تعالیٰ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
مین لکہا ہے کہ سب آسمانونکو اللہ تعالیٰ نے ایک گردش دائمی کے ساتھ حرکت دوری کی بخشی ہی کہ گردش کرکر اپنی وضع
متروک پر پہر آجاتا ہے اور بیچ ہر دورہ روز و شب کی ہر جزو اوسکا اپنی جگہہ پر رجوع کرتا ہے کہ بعضے کواکب بیچ ایک برس کے
اور بعضے ایک مہینے مین اور بعضے زائد اس سے اپنی اوضاع متروکہ پر رجوع کرتے ہین اور صانع مطلق نے اپنی حکمت کاملہ سے
طبقات آسمانونکو ساتھ نور ستارون روشن کے کہ بمنزلہ قندیلون کے ہین منور کیا تا بسبب غروب ہونے آفتاب کی انکی شعاع
سے تاریکی زائل ہووے اور مسافر بحر و بر کو طی مسافت بسہولیت حاصل ہووے اور شر شیطانون سے آسمان محفوظ رہی کسواسطے
کہ مادہ پیدائش شیاطین کا دہوان ہے اسلیے یہہ فرقہ ظلمت اور تیرگی کو دوست رکہتا ہی اور روشنی سے بہاگتا ہے اور وقوع ان ستارونکا
متفق اور مختلف اور قریب اور بعید آسمانونمین اسطرح پر ہوا ہے کہ مشابہ بصورت بعض جاندارونکی دکہائی دیتے ہین چنانچہ مراد
بروج آسمانی سے کہ بیچ کلام ربانی کے ثابت ہوتا ہے یہی صورتین محسوسہ ہین اور سعادت اور نحوست اور نیکی اور بدی جو نسبت
کیجاتی ہے ساتھ آسمانون کے وہ اثر گردش آسمانی اور تاثیر نجوم اور بروج سے ہوتا ہے جیسا کہ تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر وَالسَّمَاءِ
ذَاتِ الْبُرُوْجِ کے بتفصیل لکہا ہے اور بےکم وکاست ترجمہ اوسکا کیا جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ بسبب گردش آفتاب کی بیچ آسمان کے
ایک دائرہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو دائرۃ البروج کہتے ہین اور خورشید اوس دائرہ کو بیچ مدت ایک سال کی تمام کرتا ہے اور یہی
دائرہ ہے کہ بارہ حصون برابر پر بٹا ہے ہر حصہ اوسکا موسوم ساتھ برج کے ہوا ہی اس حساب سی واضح ہے کہ زیادہ بارہ برجون
سے آسمانمین نہین ہین اور انحصار اس تقسیم کا اوپر بارہ قسم کی ہے کہ زیادہ ہو نہ کم ملہم غیبی نے بیچ ذہنون جمیع بنی آدم کے
ڈالا ہے اسلیے کہ جمیع طوائف ہنود اور جملہ یونانی اور کل فارسی اور سائر عرب اور ہمہ فرنگی اور حبشی قومین کہ وجود انکا اطراف
عالم مین پایا ہے اتفاق اسپر رکہتے ہین لہذا مدارت ہونی آفتاب کی بیچ چوتہی حصہ چارون حصونمین سی فلک کو ایک فصل مقرر کی
ہے کہ ہوا اور خاصیت اوسکی مخالف دوسری کے ہے مانند ربیع اور خریف اور تابستان اور زمستان اور ہر فصل کو تین
حالتین ضرور ہین ایک ابتدا ایک توسط ایک انتہا کہ حکم اوس فصل کا بیچ قوۃ اور ضعف کے مختلف ہوتا ہے لاجرم تقسیم فلک
کی ساتھ بارہ قسمونکے واجب ہوئی اور اوس ہر قسم کا ایک برج نام رکہا اور نیز آفتاب کو بیچ عرصہ ایک دورہ تمام اپنے کے بارہ
مرتبہ ساتھ ماہتاب کی اتفاق ایک جگہہ ہونیکا پڑتا ہے اور ہر اجتماع شمس و قمر تا آخر ماہ قمری ہے اسواسطے فلک کو بعد اجتماعات
شمس و قمر بارہ حصہ کیا ہے اور ہر حصہ کو ایک برج بنایا ہے اور ہر برج کو موافق اوس صورت کی کہ بسبب جمع ہونے ستارونکے

پیدا ہوئی ہے اوس برج کو ساتھہ اوسکے نام زد کردانا ہے مثل حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور
میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ہر ایک کو ان برجون مین سے بمقدار ایام حرکت آفتاب
تیس قسم کیا ہے اور ہر قسم کا اوس برج سے درجہ نام رکھا ہے اور ہر درجہ کو ساٹھہ قسم کرکر ہر قسم کا اوس درجہ سے دقیقہ نام
کیا ہے کہ لغت ہندیہ مین مدت قطع اوس مقدار کو گھڑی کہتے ہین اور ہر دقیقہ کو ساٹھہ قسم پر تقسیم کرکر ثانیہ کہا کہ ہندیہ مین اوسکو
پل کہتے ہین اور ہر ثانیہ کو ساٹھہ قسم کرکر ثالثہ نام کیا کہ اوسکو ہندیہ مین چھن کہتے ہین اور علی ہذا القیاس اور یہہ بارہ برج باہم صورت
احکام مین اختلاف تمام رکھتے ہین پس حمل بصورت برہ گوسپند کہ دنبہ کے بچہ کی شکل ہے کہ سر جانب مغرب اور دم بطرف
مشرق رکھتا ہے اور مونھہ پیچھے کو کرکے کسی چیز کو دیکھہ رہا ہے اور ستارے کہ اوسکی صورت مین واقع ہوے ہین تیئیس ستارے
ہین اور پانچ ستارے اور بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین گو صورت سے خارج واقع ہوے ہین — اور ثور ایک گاو کی صورت
ہے کہ سر اوسکا جانب مشرق ہے اور دم اوسکی جانب مغرب اور صورت اوسکی بتیس ۳۲ ستارونسے مرکب ہے اور اور ستارے بھی مثل عین الثور
اور ثریا کہ مثل خوشہ انگور ہے اور اور ستارے بھی اوسکی صورت کے ساتھہ تعلق رکھتے ہین اگرچہ اسکی صورت سے خارج ہین — اور جوزا
بصورت دو آدمی باہم آمیختہ اور چسپان کہ سر اونکے بجانب شمال اور مشرق اور پانون بجانب جنوب اور مغرب ہین اور اٹھارہ ۱۸
ستارے اس برج کی صورت مین داخل ہین اور سات خارج کہ ذراع اور نثرہ وغیرہ ہین — اور سرطان بصورت ایک جانور معروف کہ اوسکو
فارسی مین خرچنگ اور ہندیہ مین کیکڑہ کہتے ہین اور نو ۹ ستارونسے اوسکی صورت کی ترکیب پائی ہے اور اور ستارے بھی مثل قلب الاسد
اور زہرہ اسکے ساتھہ تعلق رکھتے ہین — اور اسد بصورت شیر ہے منہ بطرف مغرب اور پشت بجانب شمال اور یہہ پینتیس ۳۵ ستارونسے مرکب
ہے ستائیس داخل اور آٹھہ ۸ خارج اور ان ستارون مین کہ داخل ہین ایک ستارہ ہے کہ نہایت روشن اور سرخ ہی اوسکو قلب الاسد
کہتے ہین — اور سنبلہ ایک عورت کی شکل ہے اور اوسکے ہاتھہ مین ایک خوشہ ہے سر اوس عورت کا بجانب دنبال اسد اور پانون
اوسکے بجانب میزان اور یہہ چھبیس ۲۶ ستارونسے مرکب ہے اور اور ستارے بھی اوسکے ساتھہ متعلق ہین اور متصل اوس ہاتھہ کے کہ اوسمین
خوشہ ہے ایک ستارہ ہی کہ اوسکو سماک اعزل کہتے ہین — اور میزان بصورت ترازو ہے آٹھہ ستارونسے مرکب ہے اور عقرب بچھو کی شکل
اکیس ستارونسے کہ قلب العقرب اور اکلیل اور اور ستارے بھی اسکے ساتھہ تعلق ہین — اور قوس ایک مرد کی شکل ہے کہ تیر و کمان
ہاتھہ مین ہے اکتیس ۳۱ ستارونسے مرکب ہے اور جدی بصورت بزغالہ یعنی بکری کی بچہ کی شکل اٹھائیس ۲۸ ستارون سے مرکب اور سعد ذابح
بھی اسکے ساتھہ متعلق ہے اور دلو بھی ایک مرد کی شکل ہے کہ ایک ڈول کنوے مین سے نکالکر ہاتھہ مین لیے ہوے اور اوس ڈولکو

اور لٹکی ہوئی زمین پر پانی گرا رہا ہے اور صورت اوسکی بیالیس ستارونسے مرکب ہے۔ اور حوت دو مچھلیونکی شکل ہے کہ باہم پشت
اور شکم ملے ہوئے ہین پڑے ہین ایک کو اونمین سے سمک مقدم کہتے ہین کہ جنوب کی جانب ہے اور ان دو مچھلیون کی صورت
چونتیس ستارونسے مرکب ہے اور پوشیدہ نرہے کہ ستارے دو قسم ہین ایک ثوابت جنکو بالذات حرکت نہین ہے بلکہ
بحرکت تیسرے آسمان کے بالعرض حرکت کرتے ہین اور شمار اونکا بجز باریتعالی کوئی نہین جانتا ہے اور دوسرے ستارے کہ وہ
سات ہین اور بیان اوپر ہوچکا تفسیر آیہ و لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح یعنے اور تحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو
کہ زمین کے نزدیک ہے کہ چاند اور زمین جڑا ہوا ہے سات چراغون بہت کو کہ اوس آسمان پر درجہ بدرجہ معلق ہین اسطرح پر
کہ ثوابت کرسی مین اور زحل ساتوین آسمان مین اور مشتری چھٹے مین اور مریخ پانچوین مین اور آفتاب چوتھے مین اور
زہرہ تیسرے مین اور عطارد دوسرے مین اور قمر پہلے مین کہ آسمان دنیا مراد ہے اور روشنی ان سب چراغونکی آسمان اسفل مین
جمع ہوکر اسی نیچے کے آسمانکو کہ آسمان دنیا ہے زینت نور اون بخشتے ہین اور بیان اختلاف احکام بروج اسطرح پر ہے کہ حمل
خانہ مریخ ہے اور وبال زہرہ اور شرف آفتاب انیسوین درجہ مین ہے اور ہبوط زحل بہی انیسوین درجہ مین اور حمل مذکر
اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور برج منقلب ہے یعنی اور شمالی جانتے ہین اور ثور خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ اور شرف
قمر تیسرے درجہ اوسکے مین ہے اور اسکو مونث اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی اور ثابت گمان کرتے ہین اور جوزا خانہ
عطارد ہے اور وبال مشتری اور شرف راس اور ہبوط ذنب اور اسکو مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی اور ذوجسدین کہتے
ہین اور سرطان خانہ قمر ہے اور وبال زحل اور شرف مشتری اور ہبوط مریخ اور مونث اور لیلی اور برج منقلب اور اسد خانہ شمس ہے
اور وبال زحل اور اسمین شرف اور ہبوط نہین ہے اور ثابت اور مذکر اور نہاری اور حار یابس اور صفراوی اور سنبلہ خانہ
عطارد ہے اور شرف عطارد اور وبال مشتری اور ہبوط زہرہ اور ذوجسدین اور مونث اور لیلی اور سرد و خشک اور سوداوی
اور میزان خانہ زہرہ ہے اور وبال مریخ اور شرف زحل اور ہبوط آفتاب اور برج منقلب اور مذکر اور نہاری اور گرم و تر اور دموی
اور عقرب خانہ مریخ ہے اور وبال زہرہ اور ہبوط قمر اور برج ثابت اور مونث اور سرد و تر اور بلغمی اور قوس خانہ مشتری ہے اور وبال
عطارد اور شرف ذنب اور ہبوط راس اور ذوجسدین اور مذکر اور نہاری اور گرم خشک اور صفراوی اور جدی خانہ زحل ہے اور
وبال قمر اور شرف مریخ اور ہبوط مشتری اور برج منقلب اور مونث اور دلو خانہ زحل ہے اور وبال آفتاب اور کسی کوکب کو اس سے
شرف اور ہبوط نہین ہے اور برج ثابت ہے اور ہوائی اور گرم تر اور مذکر اور نہاری اور حوت خانہ مشتری ہے اور وبال عطارد

اور شرف زہرہ اور مونث اور لیلی اور سرد تر اور بلغمی اور ذو جسدین - اور بالجملہ خواص اور احکام ظاہرہ ان بروج سے کہ نسبت
باذہان عوام خیلی روشن اور پیدا ہے اختلاف فضول ہے کہ اوسکے ضمن مین عزت اور ذلت تمام عالم مین تعاقب اور تبادل کرتے
ہین اور ہر سال مین یہہ انقلاب واقع ہوتا ہے اور پہر اور سال مین اوسی وضع گذر کر عزت مفقودہ اور ذلت معدومہ پہر عود کرتی
ہے اور جاننا چاہیے کہ زینت دینی مکانکی چراغونکے ساتھہ موقوف اس امر پر نہین ہے کہ وہ سب چراغ اوس مکان موضوع مین ہوویں
بلکہ یہہ معمول بھی نہین طریق مکانکی زینت دینے کا چراغونکے ساتھہ یہی ہے کہ اوس مکانکی اوپر دریون مین اور بلند طاقون مین
لٹکا دیوین تا اون چراغونکی شعاع سب مکان مین منتشر اور سرایت کرے اور اگر چراغون کو اوس مکان مین کہین تو انتشار روشنی
اون چراغونکا اوس مکانمین نہین ہوئیگا پس اس آیت سے ہونا کواکب کا آسمان کے نیچے سمجھنا خلاف عرف ہے اور حقیقت مین مزین ساتھہ
جمیع انوار کواکب کی یہی آسمان ہے کہ سب کی پائین ہے اور اس پر سب سے شعاع پڑتی ہے علی الخصوص ساکنان زمین کی نظر مین
بسبب شفافیت آسمانون کے یہی یون معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب کواکب اسی آسمانمین ہین اور زینت مین وہی امر معتبر ہے کہ موافق
آدمیونکی نظر کے ہے نہ وہ کہ واقع مین ہے اور اسیواسطے چاندیکو زراندود کرکے ملمع کرتے ہین تا آدمیونکی نظر مین مزین معلوم
ہووے اور ایک چراغ کو آئینہ ہائے مین رکھتے ہین تا چراغ بیشمار نظر آوین اور زینت حاصل ہووے اور آسمان دنیا کو اسواسطے نیچے
رکھا ہے کہ آسمان دنیا بمنزلہ دروازہ عالم علوی کے ہے کہ حکم ارک بادشاہی رکہے اور دروازیکی زیب و زینت کرنی اور نگاہبان
اور چوکیدار اوسپر معین کرنے اور توپ اور غلولہ اور سپر مہیا رکہنا موافق توزک بادشاہی ہے قولہ تعالی وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ
یعنے اور کر دانا ہمنے اون چراغونکو بمنزلہ غلولہ ہای توپ کہ ہوتے ہین واسطے دور کرنے شیطانون کے یعنے سبب سنگسار کرنے شیاطین کے
کہ بارادہ دزدی اخبار اور جاسوسی امورات عالم علوی کے جاتی ہین تا اون خبرون اور تدبیرونکو آدمیونمین پہنچاوین اور
انکے اعمال کو فاسد کرین اور اپنے تئین انکے نزدیک عالم الغیب اور شریک تدبیرات الہیہ ظاہر کرین اور طریق رجم شیاطین کا کواکب
کے ساتھہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ فرشتے روشنی کواکب سے کہ آسمان دنیا مین جمع ہین ایک آتش روشن کرتے ہین اور اوس آگ کو
ہر شیطان پر مارتے ہین اور مروی ہے کہ نیچے آسمان کے ایک دریا ہے کہ عمق اوسکا تین فرسنگ ہے اور ہوا مین معلق ہے اور
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر وہ دریا آفتاب پر حائل ہو کر حجاب نہوتا تو جو چیز کہ روی زمین پر
تہی جل جاتی اور اگر چاند پر آفتاب نکہچتا تو جو کوئی اوسکو دیکہتا مفتون اور فریفتہ اوسکا ہوتا - کشف الاسرار مین ہے کہ ابر
ایک جسم ہے خالی پانی سے جب اللہ تعالی ارادہ کرتا ہے کہ مینہ برسا اوس دریا سے وہ ابر پانی لاتا ہے اور برستا ہے - معارج النبوۃ

مین مذکور ہے کہ تفسیر بحر العلوم مین امام نجم الدین نسفی نے لکہا ہے اور روایت مرصاد کی بہی اوسکے ساتہہ متفق ہے کہ
نور حضرت سید السادات کا پہلے سب مخلوقات سے دس لاکہہ اور ستر ہزار اور چہ سو برس پہلے موجود تہا اور اوس نور کے واسطے
حجاب ترتیب دیے تہے اور ایک ایک حجاب مین محفوظ رکہا تہا چنانچہ ہر حجاب مین حجابون قدرت اور عظمت اور منت اور رحمت
اور سعادت اور کرامت اور منزلت اور ہدایت اور نبوۃ اور رفعت اور ہیبت اور شفاعت مین کئی ہزار برس رکہا اور ہر حجاب
مین تسبیح کہا کیا پہر ہر دریا مین دریاؤن نصیحت اور شکر اور صبر اور سخاوت اور انابت اور یقین اور حلم اور قناعت اور محبت
مین کئی ہزار برس غوطہ دیئے پہر کئی ہزار برس مقام توحید اور معرفت اور ایمان اور اسلام اور خوف و رجا اور خضوع و خشوع
اور انابت اور خشیت مین رہا اور بعد اسکے کئی قرن سجدہ مین رہا اور ایک عمر رکوع مین اور چند سال مشغول قیام اور تشہد اور
سلام چنانچہ اوس نور کی نماز کے سبب سے بست پر نماز فرض ہوئی جب فارغ ہوا تو خطاب آیا کہ ای نور حبیب میرے تو نے اچہی
خدمت کی اب مجہسے کوئی خلعت چاہ نور نے کہا الٰہی ایسا جانتا ہون کہ تو نے میرے تئین مقتدا یعنے پیشوا امت کیا ہے اور
اون کے طاعت مین از روے بشریت انسے تقصیر واقع ہوگی پس مین میہ نماز بانیاز اپنی انکے حق مین کرتا ہون اور خلعت مغفرت انکے
واسطے چاہتا ہون خطاب آیا کہ ای نور میرے حبیب کے اچہا خلعت تو نے چاہا یہہ بہی تجہسے پسند کیا جب نور نے یہہ نوازشین اپنے حق
مین مشاہدہ کین جوش ہوا اور چند قطرے اوس نور سے ٹپکے حق تعالیٰ نے ایک قطرہ اونمین سے بیچ نظر قدرت اپنی کے لیا اور
ایک لاکہہ چوبیس ہزار قسم اوسکو کیا ہر قسم سے روح ایک پیغمبر کی پیدا کی پہر ایک اور قطرہ کو چند قسم کیا ایک سے جبرئیل کو پیدا کیا اور ایک
سے میکائیل اور ایک سے اسرافیل اور ایک سے عزرائیل اور ایک سے رضوان خازن بہشت پہر ایک اور قطرہ کو دس قسم کیا ایک
سے عرش پیدا کیا اور ایک سے کرسی اور ایک سے لوح اور ایک سے قلم اور ایک سے چاند اور ایک سے سورج اور ایک سے ستارے اور
ایک سے ہشت بہشت اور ایک سے ہشت خلیفہ رضوان ساتہہ ہر خلیفہ کے ستر ہزار فرشتے اور دسوین قسم سے ایک جوہر پیدا کیا
کہ طول اوسکا چار ہزار برس کی راہ ہے اور عرض بہی اوسکا چار ہزار برس کی راہ ہے پہر اوس جوہر کو دیکہا اور اوسکو اضطراب ہوا آدہا
پانی ہوگیا اور آدہا آگ اوس پانی سے دریا روان ہوے اور اون دریاؤن سے موجین پیدا ہوین اور موجونکی حرکتون سے
ہوائین چلین اور اوس آگ کو اوس پانی پر غالب کیا کہ پانی جوش مین آیا اور کف پیدا ہوئے اور اون کفون سے بخار اوپر کو
اوٹہا اوس بخار سے آسمان پیدا ہوئے اور اون کفون سے زمین موجود ہوئی اور اون موجون سے پہاڑ پیدا ہوے اور کانین
ظاہر ہوئین اور لوہے اور پتہر سے آگ روشن ہوئی کہ اوس سے دوزخ نے وجود پکڑا اور اوس آگ کی شعلون سے ابو الجان پیدا ہوا

چنانچہ بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی - تفسیر مدارک مین سورہ حم سجدہ مین ہے کہ بیچ حدیث کے آیا ہے بدرستیکہ خدا تعالی نے اتوار اور پیر کے دن زمین کو پیدا کیا اور امام ابو اللیث نے لکھا ہے کہ منگل کے دن پہاڑ پیدا ہوا اور بدھ کے دن درخت اور پانی اور جمعرات کو آسمان اور جمعہ کے دن کواکب اور چاند اور سورج اور فرشتون کو ظاہر کیا اور بیچ ساعت اخیر روز جمعہ کے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی ساعت مین قیامت قیام ہوگی - اور بعض کتب احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہور قیامت کا درمیان صبح اور طلوع شمس کے ہوگا چنانچہ مشکوۃ المصابیح اور مفاتیح مین لکھا ہے کہ کوئی چارپایہ سوا جن اور انس کے نہین ہے مگر یہ کہ منتظر ہے قیامت کا اور کان لگائے ہوئے رہتا ہے جمعہ کو وقت صبح سے طلوع آفتاب تک قیامت کے قائم ہونے کے ڈر سے - اور مواہب علیہ مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالی وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ کے مذکور ہے کہ حدیث مین آیا ہے کہ جب حق تعالی نے زمین کو پیدا کیا زمین اوپر پانی کے متحرک اور بیقرار تھی فرشتون نے عرض کی کہ یہ جائے قرار کسی کی نہین ہو سکتی اللہ تعالی نے اوسپر ایک پہاڑ پیدا کیا کہ اوسنے قرار پکڑا اور یہہ بھی تفسیر مین آیا ہے کہ جب زمین پیدا ہوئی تو نہایت مضطرب اور متحرک یعنی ہلتی تھی حق سبحانہ تعالی نے فرشتہ پیدا کیا اور فرمایا کہ زمین پر کہڑا ہو زمین کو اوسکے بوجہ سے قرار ہوا پہر اور پہاڑونکو میخ زمین کیا اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ لقمان مین ہے کہ ایک جگہہ ضحاک سے نقل ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اونیس ۱۹ پہاڑ میخ زمین کیے جب کہ ہلتی رہی کہ اونہین مین سے کوہ قاف ہے اور ابو قبیس اور جودی اور لبنان اور سینین اور ثبیر اور طور سینا اور سوا انکے - عارف صمدانی اعنی سید ہمدانی نے کتاب ذخیرۃ الملوک مین بیان کیا ہے کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ فرشتون مین سے زمین پر موکل کیا اور رگین اقلیمون زمین کی اوسکے قبضہ مین ہین جب کسی قوم کو خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اوس فرشتے کو فرمان ہوتا ہے کہ رگ اوس زمین کی ہلادے اور آشوب اور زلزلہ اوس قوم پر ڈالے اور اور بعضی تفسیرونمین بھی اسیطرح ہے اور مدارک التنزیل مین بیچ تفسیر آیہ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یعنے وہ اللہ کہ پیدا کیے سات آسمان و زمین سے مثل انکے - لکھا ہے کہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور اسیطرح ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور زمینین بھی سات ہین مثل آسمانون کے بڑی ہین اور مسافت مین اور بعضے ایک زمین کہتے ہین لیکن باعتبار اقلیمونکے سات گنتے ہین اور بیچ تفسیر زاہدی کے لکھا ہے کہ زمینین مثل آسمانون کے ہین گنتی مین نہ صورت مین کسواسطے طبقے زمینون کے آپسمین ملے ہوے ہین اور طبقے آسمانون کے فاصلہ سے ہین - اور ابن عباس اور قتادہ کہتے ہین کہ زمینین مانند آسمانون کے ہین شمار مین اور صورت مین کسواسطے کہ بیچ ہر آسمان اور زمین کے ایک پیدائش ہے پیدائشون سے اور ایک امر ہے امرون رب العالمین سے زمین سے دوسری زمین تک

جیسے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ربیع بن انس کہتا ہے کہ پیدائش تین طرح کی ہے ایک حصہ سانپ اور ایک حصہ چیونٹیان اور ایک حصہ
تمامی خلق اور یہہ بہی کہتا ہی کہ تہائی دنیا کی دریا ہے اور پانی اور تہائی خراب اور تہائی معمور و آبادہ اور رسول مقبول علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ فراز زمین کا کوہ قاف سے ہے تفسیر کواشی مین لکہا ہے کہ قاف ایک پہاڑ ہے احاطہ کیے ہوئے زمین پر اور وہ زمرد کا
ہے یا زبرجد کا اور بلندی اوسکی پانسو برس کی راہ ہے اور گرد اوسکے دس ہزار برس کی راہ ہے اور نیچے زمین کے ایک گائی ہے کہ زمین
درمیان دونون سرین یعنے سینگون اوسکے کے ہے اور اوس گائی کے چالیس ہزار سینگے ہین اور ہر ایک سینگے سے دوسرے سینگے تک پانسو برس کی راہ ہے
اور پانون اوس گائی کا مچہلی کی پشت پر ہے اور مچہلی پانی پر ہے کہ گہراو اوسکا چالیس ہزار برس کی راہ ہے اور وہ پانی ہوا پر ہے اور وہ
ہوا اندہیری پر ہے اور وہ تاریکی دوزخ پر ہے اور وہ دوزخ ایک پتہر پر ہے اور وہ پتہر ایک فرشتے کے سر پر ہے کہ پانو اوسکا ہوا
پر ہے اور بعضون نے روایت کی ہے کہ زمین پانی پر ہے اور پانی مچہلی پر ہے اور مچہلی ایک پتہر پر ہے اور پتہر اوپر دو شاخ ایک گائی کے ہے
اور گائی ثری پر ہے اور ثری ایک فرشتے کے سر پر ہے اور پانون اوس فرشتہ کا ایک مچہر کے بال پر ہے اور وہ ایک دریا پر ہے اور وہ دریا
ایک جنگل پر ہے اور وہ جنگل ایک ہوا پر ہے اور وہ ہوا اوپر ایک تاریکی کے ہے واللہ اعلم منتخب حیوۃ الحیوان مین ہے کہ وہب
بن منبہ نے روایت کی ہے کہ زمین جب پیدا ہوئی مثل کشتی کے اوسکو قرار نتہا اللہ تعالی نے ایک بڑا فرشتہ پیدا کیا اور اوسکو حکم فرمایا
کہ نیچے زمین کے جاکر زمین کو اپنے کاندہے پر اوٹہا لے اوس فرشتہ نے نیچے زمین کے جاکر ایک ہاتہہ مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف باہر
کرکر اطراف زمین کو اوٹہا لیا تو دونو پانون فرشتہ کے نہ ٹہرے اور بیقرار رہے تو پہر اللہ تعالی نے ایک بڑا پتہر یاقوت سرخ سے پیدا کیا کہ بزرگی
اوسکی سوا اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اوسکے درمیان مین ساٹہہ ہزار سوراخ ہین اور ہر سوراخ سے ایک دریا نکلتا ہے کہ اونکی عظمت
بہی سوا اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور اوس پتہر کو حکم کیا کہ نیچے زمین کے جاوے جب وہ نیچے گیا تو اوس پتہر کو قرار نہوا پہر حق تعالی نے
ایک بڑی گائی پیدا کی کہ اوسکی چار ہزار آنکہین اور چار ہزار کان اور چار ہزار ناک اور چار ہزار منہہ اور چار ہزار ہاتہہ اور چار ہزار پانون
کہ درمیان ہر دو دو کے پانسو برس کا رستہ ہے حکم ہوا کہ وہ گائی نیچے پتہر کے جاکر اوسکو اپنی پیٹہہ اور سینگون پر اوٹہا لے کہ نام اوس
گائی کا کیوتا ہے پہر اوس گائی کے پانون کو قرار نہوا تو اللہ تعالی نے ایک مچہلی پیدا کی کہ کسیکو اوسکو دیکہنے کی قدرت نہین کہ عظمت
اور چمکنی آنکہون سے اوسکو بزرگی اس مرتبہ ہے کہ اگر تمام دریا اوسکی ایک نتہنے مین ڈالین تو ایسے ہون جیسے رائی کا دانہ جنگل
مین رکہدیا حکم کیا اوس مچہلی کو کہ اوس گائی کو اوٹہا رہے اور نام اوس کا حوت بہموت ہے پہر خداوند سبحانہ تعالی نے اوس
مچہلی کے نیچے پانی پیدا کیا اور پانی کے نیچے ہوا اور ہوا کے نیچے پہر پانی اور پانی کے نیچے ظلمات اور نیچے ظلمات کے سوائے اللہ تعالی کے کوئی

نہین جانتا کہ کیا ہے ۔ تفسیر زاہدی مین ابن ابی کعب نے بیچ تفسیر اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین کے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی ہے کہ خدای تعالی نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے فرشتہ رہنے والے زمین و آسمان کے اور اوٹھانے والے عرش کے اور کروبی اور روحانی ساتھہ کثرت اختلاف اجناس ترک اور ہند اور روم و حبش اور زنگی اور یونانی اور عربی و عجمی ایک عالم ہین اور سب پریان ایک عالم اور تمام دیو ایک عالم ۔ اور ابو سعید کہتا ہے کہ اللہ تعالی نے چالیس ہزار عالم پیدا کیے بیس ہزار دریا مین بیس ہزار جنگل میں دنیا سر بسر اونمین سے ایک عالم ہے اور مقاتل بن حبان کہتا ہے کہ خدای عزوجل نے اسّی ہزار عالم پیدا کیے چالیس ہزار جنگل مین اور چالیس ہزار دریا مین دنیا سب مشرق سے مغرب تک انمین سے ایک عالم ہے

باب دوسرا بیان خلقت بنی الجان یعنے جن اور ذکر عزازیل یعنے شیطان مین اور اس باب مین دو فصل ہین

فصل پہلی پیدائش جنون مین

معارج النبوۃ مین بیچ تفسیر آیہ وَالجَانَّ خَلَقنَاہُ مِن قَبلُ مِن نَارِ السَّمُومِ کے یعنے اور جن پیدا کیے ہمنے اوسکو پہلے سے نار سموم سے نار سموم ایک بڑی آگ ہے کہ حق تعالی نے اوسکو پیدا کیا اور اوس آگ مین ایک نور تھا اور ایک ظلمت نور سے فرشتونکو پیدا کیا اور ظلمت سے دیوونکو موجود کیا اور مین اوس آگ سے جان کہ کنیت اوسکی ابو الجن ہے اوسکو پیدا کیا اور چونکہ فرشتہ نور سے تہے اونہون نے طاعت کی طرف خواہش کی اور گناہون سے معصوم ہوئے اور وجود شیاطین کا کہ ظلمت سے تہا ناچار اور بے اختیار کفر اور ناسپاسی مین پڑے اور گناہگار ہوئے اور نور ایمان اور طاعت ایزد منان سے کسی طرح کا بہرہ نپایا ۔ اور جن کہ عین آگ سے تہا اور اوسمین بہی نور اور ظلمت تہا بعضے انکے ساتہہ نور ایمان اور طاعت کے مشرف ہوئے اور بعضے بمقتضاے الہی ساتہہ کفر اور گمراہی کے مبتلا رہے چنانچہ مروی ہے کہ جب اولاد ابو الجن کی توالد اور تناسل سے بہت ہوئی حق تعالی نے انکو ساتہہ ایک شریعت اور طریقت کی تکلیف دی اور ساتہہ طاعت اور عبادت اپنی کے حکم فرمایا اور اونہون نے قبول کیا اور خوشحال اور فارغ البال اس جہان فانی مین زندگانی کرتے رہے تا اینکہ ایک دورہ ثوابت کا کہ نزدیک بعضے حکماکی چھتیس ۳۶ ہزار برس سے مراد ہے اور نزدیک بعضون کے پچیس ہزار اور دو سو برس سے ہے اور بعضونکی نزدیک چوبیس ہزار ہے تمام ہوا ۔ پس چونکہ پیدائش آگ سے تہی اور آگ مین تجلی قہر کی ہے بعد ایک مدت کی تمرد اور عصیان مین پڑے اور راہ عناد اور تکبر پر چلے حق تعالی نے بعد اتمام حجت کی انکے ستئن ساتہہ انواع عذاب اور عقاب کے ہلاک کیا ۔ اور بعضے انکے کہ شریعت پر مقیم اور عبودیت پر مستقیم تہے سالم رہے پہر اللہ تعالی نے بنی الجان مین ایک شخص کو والی کیا اور ایک شریعت جدید عطا فرمائی جب دوسرا دورہ سکہ عبارت اوسی مقدار سے ہے بعضے

بحکم کل شیئٍ یرجع الی اصلہٖ کے نافرمانی کی حکم الٰہی انکی فنا کرنیکے واسطے صادر ہوا باقی نسل اوس طبقہ سے کہ راہ اطاعت اور بندگی پہ
سلامت رہے تھے ایک شخص ان پر حاکم ہوا جب تیسرا دورہ تمام ہوا تو پہر انہون نے فساد اوٹہایا اور بغضب الٰہی گرفتار ہوے کچہ نیک نیک
کہ انہین سے باقی رہے بعد ایک مدت کے انسے خوج کثیر پیدا ہوئی اور ایک شخص انہین سے کہ ساتہہ زیور فضل اور دانش کے آراستہ اور
صلاح کے پیراستہ تہا والی ہوکر ساتہہ حلال اور حرام او بیان احکام شرع کے مستولی رہا اور یہہ اوسکی اطاعت کرتی رہے
یہانتک کہ انہون نے اس جہان سے رحلت کی پہر جو بدترین بنی الجان کہ جنہون نے کفران نعمت اور نافرمانی اختیار کی تہی اللہ تعالےٰ
نے اونکے واسطے رسول بہیجے اور یہہ اونکی نصیحتون سے بہلا آگاہ نہوے کہ انہین چوتہا دورہ بہی تمام ہوا تب ساتہہ خواہش ایزدی کے
ایک جماعت فرشتونکی انکی لڑائی کے واسطے مقرر ہوئی اور آسمان سے نازل ہوکر انکے ساتہہ لڑے اکثر کو قتل کیا اور بقیۃ السیف جزیرون
مین اور جنگلون مین بہاگ گئی اور بعضے کہ تہکے کر رہے تہے قید ہوے **فصل دوسری** بیچ احوال شیطان لعین کے خلاصہ یہہ کہ
اون اسیرون مین سے ایک عزازیل تہا کہ آسمان پر فرشتونکے ساتہہ تربیت پائی تہی اور روز بروز اسکے قصد مین ترقی ہوئی
تا مرتبہ کہ یہہ ساتہہ تعلیم فرشتون کے مشرف ہوا اور ایک روایت سے آسمان پر جانیکا اسکا سبب یہہ ہے کہ فساد بنی الجان کی جہت
سے ان سے جدا ہوکے ایک گوشہ مین چہپ رہا اور ساتہہ عبادت حضرت معبود کے مشغول ہوا اور اتنی عبادت کی کہ نہایت رعایت طاعت
اور آداب سے فرشتون نے حضرت رب الارباب سے درخواست کی کہ ہونا ایسے شخص مطیع اور فرمان بردار کا ہم مین بہتر ہے اور
دعا انکی قبول ہوئی حق تعالیٰ نے اوسکو آسمان اول پر حکم دیا ایک مدت آسمان دنیا پر بہی عبادت کے ساتہہ گذری کر فرشتون
مقربون آسمان دوم نے درخواست کی اور اوسکو آسمان دوم پر لیگئے اسیطرح ساتوین آسمان پر پہنچا بعد اسکے رضوان نے دعا
اور کہا الٰہی آسمانکے مقرب اوسکی بندگیون سے محفوظ ہوے اگر ایک مدت وہ بہشت مین بہی رہے تو ہم بہی اوس سے بہرہ مند ہون
حق تعالیٰ نے اوسکو ساتہہ دعای رضوان کے جنت مین بہیجا اور وہ اوس جگہہ بہی ساتہہ طاعت الٰہی اور تعلیم فرشتون کے مشغول
رہا اور عرش کے نیچے یاقوت کے منبر پر آکر ایک علم نور کا گاڑ کر مجلس وعظ کی برپا کیا کیا اور اتنی فرشتے اوسکی مجلس مین جمع ہوا
کیے کہ شمار اونکا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہین جانتا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اصل مین جنس ملائکہ سے تہا نافرمانی کے سبب سے
لباس شیطان اوسکو پہنایا گیا اور ذلیل فرشتون سے اوسکو مردود کیا القصہ جب بنی الجان بہت مدت مین جزیرون اور جنگلون
سے باہر آے اور ربع مسکون پر قابض ہوے اور طاعت الٰہی او [illegible] خداشناسی سے دور ہوے عزازیل نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو مین جاکر انکو
گناہون سے باز رکہون اور راہ راست پر لاؤن دعا اسکی باجابت مقرون ہوئی اور یہہ ایک گروہ فرشتونکے ساتہہ آسمان سے

زمین پر آیا اور انکو دعوت کی ایک گروہ قلیل نے عزازیل کی خدمت مین سرعت کی اور اسنی ایک جوان زمین سے صالح اور نیکبخت تہا اوسکو ایلچی بناکر بنی الجان کے پاس بہیجا تا اونکو دعوت کرے اور راہ خداشناسی کی بتاوے انہون نے نہایت بیباکی اور نابابکی سے اوس ایلچی کو شہادت کا شربت چکہایا اور عزازیل اس قصہ سے غافل تہا جب ایک مدت تک اوس ایلچی کی خبر معلوم نہوئی تو عزازیل نے دوسرے کو بہیجا اوسکے ساتہہ بہی انہون نے یہی معاملہ کیا چنانچہ چند ایلچی اسنے متواتر اسیطرح بہیجے اور اون بدبختون نے سب کو شہید کیا آخر الامر اسنے ایک اور کو بہیجا اور گروہ بنی الجان اوسکی بہی جانکی دشمن ہوئے مگر اوس ایلچی نے کچہہ مکر او رحیلہ سے انسے امن و امان پاکر عزازیل کے پاس مراجعت کی اور صورت حال بیان کی عزازیل نے حضرت احدیت سے عرض کرکر او راسنے رخصت لیکر انکے ساتہہ مقابلہ کیا او ربہتونکو قتل کیا اور باقی اطراف عالم مین بہاگ گئے حق تعالی نے تمام روی زمین کا ملک اور آسمان دنیا کی خلافت اور خازنی جنت کی ابلیس پرتلبیس کو دی تو یہہ کبہی زمین پر عبادت کرتا اور کبہی آسمان پہ بندگی بجالاتا اور کبہی علم طاعت اور عبادت کا صحن بستانسراے جنت مین کہڑا کرتا جب اسکی دانائی اور حکومت او ریاست کمال مستقل ہوئی تو اسنے اپنے دلمین یقین کیا کہ اگر یہہ اللہ تعالی اس سلطنت کو اور کسیکو تفویض کریگا تو مین منع کرونگا اور نہین دینے دونگا کسواسطے کہ کمالات علمی مین اپنا نظیر نہ جانتا تہا اور کسیکو امر خلافت مین اپنے سے شائستہ نہ سمجہتا تہا انہی احوال مین ایک دن ایک گروہ فرشتون نے لوح محفوظ پر نظر کی کہ اوس پر لکہا ہے کہ عنقریب ایک مقربان درگاہ صمدی سے لعنت کی گرفتار ہوگا جب یہہ وہان سے پہرے تو عزازیل نے اوس غم کا اثر انکی پیشانی پر دیکہا اور اونسے اوسکا سبب دریافت کیا او نہون نے جو دیکہا تہا بیان کیا اور التماس کیا کہ درگاہ حق تعالی مین دعا کیا چاہیئے کوئی ہم مین سے اس بلا کی ساتہہ نہووے شیطان نے کہا کہ یہہ قصہ ہمارے تمہارے ساتہہ نسبت نہین رکہتا مین بہت برسون سے جانتا ہون مگر مینے کسی سے کہا نہین او نہون نے دعا کرنے مین مبالغہ کیا شیطان نے ہاتہہ اوٹہا کر کہا اللّٰہمّ امنہم یعنے خداوندا انکو اس بلاسے امین کر اور اپنے تئین کہنا بہول گیا اور نہایت تکبر سے اپنے تئین اس گرفتاری سے خارج جانتا تہا اور مطلق ساتہہ زاری اور عاجزی کے میل نکرتا تہا لاچار ساتہہ حرمان ابدی اور خسران سرمدی کے گرفتار ہوا نقل ہے کہ ایکدن شیطان بہشت کے دروازہ پر پہونچا اور بہشت کے دروازہ پر لکہا دیکہا کہ ہمارا ایک بندہ ہے کہ اوسکو ہمنے طرح طرح کی نعمتون کے ساتہہ بزرگ کیا ہے اور آسمان پر سے زمین پر پہنچایا ہے اور وہان سے بہشت مین پہنچایا ہے ایک امر کے ساتہہ اوسکو تکلیف دینگے اور وہ ہماری حکم کی مخالفت کریگا ہم اوسکو مردود کرینگے عزازیل نے جب یہہ کلمہ پڑہا ہزار برس تک ہمیشہ اوس بندۂ بی فرمان اور شکنندۂ پیمان پر لعنت کیا کیا اور

یہہ سمجہانا کہ مین کسکو لعنت کرتا ہون اور ایک روایت مین ہے کہ لوح محفوظ پر لکہا ہوا تہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اسنے کہا
ای خداوند کریم شیطان رجیم کون ہے فرمایا ایک بندہ ہے کہ ہمنے اوسکو بہت سی نعمتونکے ساتہہ مکرم کیا ہے بعد نافرمانی ہماری
کریگا اور ہم اوسکو خوار کرینگے کہا الٰہی اوسکو مجہی دکہادے کہ مین اوسکو مار ڈالون فرمایا جلد اوسکو تو دیکہہ لیگا اور ایک روایت
مین ہے کہ ہر جگہہ ہزار سجدی کرتا تہا اور کہتا تہا لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی اِبْلِیْسَ یعنے لعنت کرے اللہ اوپر ابلیس کے **باب تیسرا بیچ بیان**
احوال ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام اور اونکی اولاد کی اور اس باب مین نو فصل ہین **فصل پہلی** بیچ پیدائش حضرت آدم
علیہ السلام کی معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ علماء تفسیر اور مورخان پاکیزہ تحریر نے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جب ارادہ الٰہی ساتہہ
پیدائش آدم کے تعلق پکڑا خاک نمناک کو ایزد پاک سے وحی آئی کہ ای زمین ہم تجہسے ایک خلق پیدا کیا چاہتے ہین کہ بعضے فرمانبرداری
میری کرین اور بعضے نافرمانی کرین فرمان بردارونکو بہشت مین لاؤن اور گنہگارونکو آتش دوزخ مین ڈالون مین مسکین نے
زبان عاجزی اور زاری بیچ درگاہ باری کی کہولی اور کہا ای پروردگار مین راضی ہون فرمان تیرے سے جو تو نے فرمایا کہ بعضے میرے
بہشت مین ساتہہ ناز و نعمت کی آرام کرین لیکن ڈر اور خوف کرتی ہون اس سے کہ بعض میرے آگ مین جلین یہہ کہکر اتنا روئی کہ آنسوؤن
کی ندیان جاری ہوگئین کہتے ہین کہ یہہ جو آنسو آنکہونسے نکلتے ہین زمین کے اوسی رونیکا نتیجہ ہے پہر خطاب مستطاب حضرت مسبب الاسباب
کا حضرت جبرئیل کو پہنچا کہ ای ناموس اکبر اور ای طاؤس ناموسہا ہمارا حکم قبول کر اور کل اجزاء زمین سے ایک مٹہی خاک لاکہ باغبان
قدرت بیچ بستان خلقت کی نہال جمال بویا چاہتا ہے جبرئیل امین بفرمان رب العالمین طارم افلاک سے خطہ خاک پر آئے تا حکم الٰہی
بجالاوین اور تمام روی زمین سفید اور سیاہ اور سرخ اور زرد اور پاک اور ناپاک اور سہل و جبل سے ایک مٹہی خاک
اوٹہاوین زمین نے کہا مین پناہ مانگتی ہون ساتہہ عزت اوس خدا کی کہ جسنے تجکو بہیجا ہے تو مجہہ مین سے کچہہ نہ لے کہ قیامت کے دن
آگ مین ہونا پڑے گا جب زمین یہہ عذر درمیان لائی تو حضرت جبرئیل کو اوسکے حال پر ملال پر رحم آیا اپنے مقام پر خالی پہر گئے
خطاب آیا کہ ای جبرئیل خالی ہاتہہ آیا کہا الٰہی نہین تیرے امر کے ساتہہ رجوع کی تہی مینے لیکن تیری عفو پر تکیہ کرکر اوسپر رحم کیا
پہر درگاہ رب جلیل سے حضرت میکائیل کو خطاب آیا کہ تو جا اور تہوڑی سی خاک لا حضرت میکائیل گئے اور کہا ای خاک کچہہ تجہہ آرزو
ہے کہ تجہسے کوزہ بنے اور نور کا گلاب تجہہ پر چہڑکا جاوے اور اوسکو آبحیات سے پر کرین زمین نے کہا بچشم آرزو رکہتی ہون لیکن
ڈرتی ہون کہ بوتہ بعضے کو ٹہالی بنائین اور آگ مین ڈالین حضرت میکائیل نے بہی یہہ اوسکا عذر قبول کیا اور پہر ایسے خطاب آیا
کہ ای میکائیل کسواسطے خالی ہاتہہ پہر آیا تو کہا ای پروردگار میرے تئین ایسی بہو کی پاس بہیجا کہ کتنے برسون سے محتاجگی کی راہ پر

بیٹھی ہے اور ماری بہوک کی تہہ پیٹ پہ باندہی ہی اور بخل سے اوسمین پانی بہی نہین ٹپکتا ہے مین حیران ہوا کہ ایسی بلا
سے کیا لون پہر حضرت اسرافیل اس حکم کے ساتہہ مامور ہوئے اونسے بہی زمین نے عذر خواہی کی کہ ای اسرافیل میری تئین
معاف رکہہ کہ اس کام کے قابل نہین ہون حضرت اسرافیل نے بہی اوسکا عذر قبول کیا اور بعض روایتون مین حضرت اسرافیل کا
بہیجنا نہین آیا پہر فرمان حضرت ایزد منان حضرت عزرائیل کو پہنچا کہ جاؤ اور ایک مٹھی خاک کی زمین سی لاؤ اور کچہہ عذر
اوسکا قبول نکرنا اور کسیطرح سے اوسکے ضعیف حال پر رحم نکہانا حضرت عزرائیل زمین پاس آئے اور کہا ای زمین بیوہ عورتونکا
رونا میری آگی کچہہ قدر نہین رکہتا اور یتیمون کا نوحہ مین نہین سنتا غلام کو حکم بادشاہ مین کیا اختیار زمین نے کہا مین کیونکر
نروؤن کہ میری مٹھی خاک سی گنہگار پیدا ہونگے اور شرمندگی کا داغ انکی پیشانی پر رہین گے حضرت عزرائیل نے کہا کہ ای
زمین اولاد کا گنہگار ہونا مان باپ کی شامت اور کمبختی سے ہی تو نے آپ چاہا کہ مجہسے گنہگار ہون کہ تین دفعہ تجکو بلایا اور تو نے
قبول نکیا اگر پہلی دفعہ تو حکم مان لیتی تو تیری سب فرزند مطیع اور فرمان بردار ہوتی اب اور زبان درازی نکر کہ مین اپنے
کام کو واسطے نہین آیا ہون ساتہہ حکم پروردگار کی آیا ہون جب تک کہ اوسکا حکم نہ بجالاؤنگا یہانسے قدم نہ اوٹہاؤنگا
القصہ زمین نے ہرچند عذر کیے مگر حضرت عزرائیل نے کچہہ نسنا اور مٹھی بہر لی اوسوقت زمین نے فریاد کی اسکی تسکین کے خاطر
خطاب آیا کہ ای زمین غم نکہا جو کچہہ تجہسے ہم نکالین گے اوسمین سے بہتر تجکو پہنچائین گے اور ایک روایت مین ہے کہ جب حضرت
عزرائیل مٹھی خاک کی لیکر گئے تو درگاہ مستطاب سی خطاب آیا ای عزرائیل جسوقت تو نے مٹھی بہری تو زمین نے مجہسے پناہ نہ مانگی
عرض کی کہ خداوندا تیری ساتہہ پناہ مانگی تہی فرمایا کہ پہر کسواسطے تجکو رحم اوسپر نہ آیا کہا خداوندا اطاعت تیری فرمان قضا
جریان کی رحم کہانے پر مقدم رکہی فرمایا کہ تیرے تئین ہمنے قابض ارواح کیا تا اجل کے وقت ہر ایک کی تو ارواح قبض
کرے ملک الموت رونے لگا اور کہا خداوندا فرزندان آدم مین سے نبی اور صفی اور ولی ہونگے اور مخلوقات مین کوئی چیز
مکروہ تر موت سی نہوگی جب یہہ گروہ برگزیدہ مجکو قابض ارواح جانین گے البتہ مجہے دشمن سمجہین گے حق تعالی نے فرمایا
موت کی واسطے ہم علتین اور سبب بنادینگے کہ اونکے سبب سے موت کو جانینگے اور تیری تئین نہین دیکہنے کے پہر ایزد پاک نے
اوس خاک پر ایک ابر کا ٹکڑا متعین کیا کہ چالیس دن تک اور ایک روایت سی چالیس برس تک اوسپر برسا اور اونتیس دن
یا اونتیس[۲۹] برس دریاے غم سی کہ اوسکو بحر الاحزان کہتی ہین اور یہہ ایک دریا ہے نیچے عرش کے کہ کثرت غم و اندوہ اور
قلت عیش اور خوشی اسی کے سبب سے ہے پانی لایا اوسوقت خدای کریم نے اپنی لطف عمیم سی مدت چالیس صباح مین

کہ عبارت چالیس برس سے ہے ساتھہ دست یاری قدرت اپنی کے حضرت آدم کی مٹی کا خمیر کیا کہ خَمَّرْتُ طِينَةَ آدَمَ بِيَدَيَّ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا اور ایک روایت مین ہے کہ ستر ہزار فرشتہ مقرب چشمہ رحیق اور سلسبیل سے پانی لائے اور اوس مٹی پر ڈالا جب وہ گل یعنے گارہ ہوئی تو پہر ابر کو حکم ہوا کہ بحر الاحزان سے پانی لا کے چالیس برس برسا کہ وہ مٹی سیاہ ہو گئی پہر آفتاب قدرت نے اوسکو خشک کیا۔ تفسیر بحر المواج مین ہے کہ اوسکو چالیس برس گلایہ یعنے گارہ کر کر رکہا اور چالیس برس خلیش ناک یعنے ٹہیکریان آواز دار اور چالیس برس صلصال یعنے خشک مثل سفال کوزہ گران کے اور بعضے کہتے ہین کہ وقت طحن یعنے پیسنے کی ترتیب اعضا کی پہر خشک کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ترتیب اعضا مین کی بابا۔ اوس خشک مٹی پہ صورت حضرت آدم کی کہینچی اس صورت مین کمال قدرت قادر بیچون کی ظاہر اور ہویدا ہوتی ہے اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ ہر عضو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر جگہہ کی مٹی سے پیدا کیا یعنے سر مبارک خاک کعبہ سے پیدا کیا اور گردن خاک بیت المقدس سے اور سینہ بکینہ زمین ہند سے اور پشت زمین ہند سے اور ہاتہہ زمین مشرق سے اور پانون زمین مغرب سے اور حدیث مین آیا ہے کہ درازی قد کی ساتھہ گز کی تہی اور عرض سات گز کا نقل ہے کہ قالب حضرت آدمؑ کا چالیس برس مکہ اور طائف کے درمیان مین وادی نعمان پر کہ متصل عرفات ہے زمین پر رہا اور اوس مدت مین فرشتے گروہ گروہ اوسپر گذرتے تہے اور صورت عجیب اور ہیات غریب اوسکی سے تعجب کرتے تہے کسواسطے کہ پہلے کوئی چیز اس صورت کی پیدا نہوئی تہی تفسیر بحر المواج مین ہے کہ خوبصورتی کہ جنس آدم مین آئی ہے سو حصہ کیا تہا ایک کم سو حصہ حضرت آدمؑ کو دی تہی اور ایک حصہ تمام عالم کو اور اوس ایک حصہ کے سو حصے ہوئے تہے ایک کم سو حضرت یوسفؑ کو دیئے اور ایک حصہ باقی سب بنی آدم کو بحر المواج مین مذکور ہے کہ اس فرصت مین شیطان آتا اور عیب جوئی آدمؑ کی کرتا اور کہتا کہ یہ ایک جسم خالی ہے ڈیرہ ہونیکے کہڑا ہوگا اور سستی سے زمین پر گر پڑیگا اور بعد پڑ کر نیکے کاہلی کریگا اور اس جسم سے کچھہ کام نہین ہو سکنے کا لیکن اسکے سینہ مین بائین طرف ایک حجرہ ہے بے دروازہ مجکو معلوم نہین ہوتا کہ اوسمین کیا چھپا ہوا ہے شاید لطیفہ ربانی کا یہی مقام ہے کہ بسبب اسکے خلافت بہم پہنچاوے۔ القصہ پہر ایزد منان نے خطاب فرمایا کہ یا روح یا روح جب روح نے خطاب سنا بجلدی تمام دوڑ کر حاضر ہوئی حق تعالی نے فرمایا اس قالب مین کہ ہمنے اپنی دست قدرت سے پیدا کیا ہے گہس جا روح نے جب دیکہا اوس ایک سوراخ باریک و تاریک اوسکو نظر پڑا عذر کرنے لگی اور گہسنے سے انکار کیا پہر خطاب ہوا اور اوسنے عذر کیا اور پہر خطاب ہوا اور تیسرے پہر عذر کیا چوتہی مرتبہ خطاب ہوا کہ جا اسمین بکراہت اور نکل اسمین سے بکراہت۔ تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ ہنوز روح حضرت آدمؑ کی سر مبارک مین آئی تہی کہ انہون نے ایک چہینک ماری اور بالہام حضرت ملک العلام کلمہ

الحمد للہ انکی زبان سے جاری ہوا اور حق تعالی نے جواب مین فرمایا یرحمک اللہ اور حاکم نے ابن عباس سے اور بیہقی نے کتاب الاسماء
والصفات مین ابن مسعود سے اور ایک جماعت اور سے صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ جب روح حضرت آدم ع کی کمر تک پہنچی جست
کر کر کھڑے ہو گئے ہنوز کہ روح انکی نیچے کے بدن مین نہ آنے پائی تہی کہ زمین پر گر پڑے حق تعالی نے فرمایا کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ
مِنْ عَجَلٍ اور بعد از ان کہ انکے تمام بدن مین روح نے سرایت کی اور جب حکم الہی فرشتونکی جماعت پر گذرے اور کہا السلام علیکم
فرشتون نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ حکم ہوا کہ انہین سلامونکو ہمنے تیرے اور تیری ذریت کے واسطے تحیت گردانا اور
مروی ہے کہ جب روح حضرت آدم کی قالب مین بکراہت آئی اور آنکہین حضرت آدم ع کی ساتھ نور روح کے روشن ہوئین پہلے نظر عرش
مجید پہ پڑی اور ساق عرش پر لکہا دیکہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی اُمَّۃٌ مُذْنِبَۃٌ وَاَنَا رَبٌّ غَفُوْرٌ یعنے یہ امت گنہگار ہے
اور مین پروردگار بخشنے والا یہان سے دو چیزین سمجھی گئین ایک علو اور رفعت شان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک
عصیان اور نسیان امت اونکی کا اور ان دونون اندیشہ مین حضرت آدم علیہ السلام متفکر ہوئے اور پوچہا کہ خداوندا یہ کون ہے
کہ جسکا نام تیرے نام کے پاس ہے فرمایا کہ ایک پیغمبر ہے میرے پیغمبرونمین سے اور ایک فرزند ہے تیری فرزندونمین سے جب تجہسے
ایک حرکت واقع ہوگی اسکی شفاعت سے ہم درگذر کرینگے اور عقوبت یعنے سختی تیرے ساتہہ نہین کرینگے خاطر عاطر حضرت آدم ع مین
گذرا کہ مناسب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ باپ شفیع بیٹے کا ہووے اور یہان برعکس ہے حق تعالی نے حضرت جبرئیل کو فرمایا
کہ جا میرے بندہ پاس اور یہ اندیشہ اسکے دل سے نکال ورنہ اس خطرہ سے ہلاک ہو جائگا حضرت جبرئیل آئے اور حضرت آدم ع کی سینہ
کو چیرا اور آدہا کلیجہ نکال کر بہشت کی زمین مین دفن کیا وہ اندیشہ تخم اوس درخت کا کہ جس سے حضرت آدم کو زلت ہوئی
ہوا اور اوس سے گیہونکا درخت اوگا اور آدہا کہ سینہ مین حضرت آدم کے باقی رہا اوس سے نفس امارہ پیدا ہوا کہ قیامت
تک اولاد آدم مین سبب کلفت اور پشیمانی کا ہے القصہ جب روح نے حضرت آدم کے جسم مین آرام پکڑا ہر وقت ذوق
قربت اور انس حضرت باری سے قفس تن مین تنگ ہونے لگی اور چاہا کہ اوسکو توڑ کر آشیانہ اصلی پر اپنے مراجعت کرے پہر جیسے
کہ لڑکونکو چیزون رنگین اور میوون شیرین سے بہلاتے ہین حضرت آدم ع کو کبہی ساتہہ معلمی فرشتونکی اور کبہی ساتہہ سیر کرانے
آسمانون کے اور دکہانے باغ بہشت کے مشغول کیا اور ہر وقت ساتہہ سلام اور پیغام کے اور نوازشون ملوکانہ اور عطاہا
بادشاہانہ کے مخصوص فرمایا تا روح کاشانہ ویرانہ تن مین چند مدت رہی **فصل دوسری** بیچ تعلیم یعنے سکہانے اسماء ملائکہ کو
حضرت آدم ع کو اور سجدہ کرنا ملائکہ کا حضرت آدم ع کو اور آنا حضرت آدم ع کا جنت مین اور پیدا ہونا حضرت حوا کا حضرت آدم ع سے

اکثر مفسر اس امر پر ہین کہ جب سب فرشتونکے خیال مین آیا کہ جو کہ پیدائش ہماری سب سے پہلے ہے تو ہم سب سے کامل تر اور فاضل تر
ہین اس انکی خود بینی کو اللہ سبحانہ نے پسند نہ کیا اور خطاب آیا کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً یعنے تحقیق کہ ہم پیدا کرنیوالے
ہین زمین مین ایک خلیفہ کو۔ معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ علماء تواریخ نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب شیطان ساتہ گروہ
بنی الجان کے کہ مطیع اور فرمان بردار اوسکے تہے زمین پر باستقلال رہنے لگا اور دل اس خاکدان بیوفا پر رکہا فرمان پہنچا
کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط اس تقدیر پر مراد ملائکہ سے شیطان اور اوسکے اعوان ہین کہ انکو خطاب آیا اور اونہون نے
کہا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَ یَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ط یعنے خداوندا اوس شخص کو زمین پر پیدا
کریگا کہ اوس سے فساد اور خون ناحق آپسمین ہونگے اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتہ ستائش تیری کے اور تقدیس کرتے ہین ہم واسطے
تیرے قَالَ جواب آیا کہ اے ملائکہ تم زمین کو خالی کرو کہ ذہن پراگندہ تم مخلوقات کا ساتہ کنہ اسرار ربوبیت ہماری کے نہین پہنچا ہے
اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین جانتے۔ بعضے علما کہتے ہین کہ فرشتے اوس سوال کرنیسے پشیمان
ہوئے اور اوسکی اصلاح کی تدارک مین رہنے لگے۔ زین القصص مین ہے کہ جب حق تعالی نے فرمایا کہ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
انہون نے اوس سوال کو گناہ سمجہا کہ کام کیا اوس امر مین کہ ساتہ اوسکے مامور نہ تہے پس ستر برس گرد کرسی کی طواف کیا کیے اور کہا
کیے لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ نَعْتَذِرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ یعنے اے بار الہا زاری کرتے ہین ہم طرف تیری بار خدایا
طلب مغفرت کرتے ہین ہم تجہسے اور توبہ کرتے ہین ہم تیری طرف۔ درر المناقب اور روضۃ العلما مین امام زین العابدین علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ جسدن اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً خطاب الہی سب ملائکہ کو پہنچا اور اونہون نے سوال کیا اور اوسکا
جواب سنا بہت پشیمان ہوئے اور غضب الہی سے ڈرے اور تدارک کیواسطے ہر روز تین ساعت ساتہ طواف عرش مجید کے مصروف رہا کیے
اور زاری اور عاجزی درگاہ باری مین کیا کیے کہ حق تعالی کو انپر رحم آیا اور معاف فرمایا پہر اللہ تعالی نے حضرت آدم کو
سب نام تعلیم فرمائے کہ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا یعنے اور سکہادیے آدم کو نام سب بعضے کہتے ہین مراد اسماء سے نام فرشتون کے
ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نام ذریت آدم ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نام سب چیزون کے ہین ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِکَةِ پہر اون چیزونکو فرشتونکے
روبرو حاضر کیا فَقَالَ پس فرمایا اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ط یعنے خبر دو مجکو ساتہ نامون ان چیزونکے
اگر ہو تم سچے۔ پہر فرشتون نے اپنے عجز کے ساتہ اقرار کیا قَالُوْا اور کہا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ
الْحَکِیْمُ ط یعنے پاک ہے تو نہین علم ہمکو مگر جتنا کہ تو نے ہمکو سکہا دیا تحقیق تو ہے جاننے والا دانا۔ پہر خدا تعالی نے حضرت آدم
آدم

اونکا نام پوچھا قَالَ یَا آدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ کہا اے آدم خبر کر تو اونکو ساتھہ نامونکو اونکی فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ پس جب
خبر کی آدم نے اونکو ساتھہ نامون انکی کے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ایک ایک نام بموجب فرمانے ملک العلام کی فرشتون
کے سامنے بتادیا اور فرشتون نے حضرت آدم کی فضل اور بزرگی پر اقرار کیا اور عذرخواہی کرنے لگی قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ؕ فرمایا کیا نہ کہا تھا مینے واسطے تمہارے تحقیق
مین جانتا ہون پوشیدہ چیزین آسمانونکی اور زمین کی اور جانتا ہون وہ چیز کہ ظاہر کرتے ہو تم اور وہ چیز کہ تھے تم
چھپاتے۔ طبائع آفتاب شعاع متبحران احوال عالم اور ضمائر فرخندہ مآثر مستحفظان آثار طوائف بنی آدم پر روشن اور
پیدا اور ظاہر اور ہویدا ہووے کہ یہہ آیہ وافی ہدایہ اوپر قصہ دلیل واضح ہے اوپر فضیلت اور شرافت علم کے کسواسطے کہ اگر
کوئی چیز سوائے علم کے ایسی شرافت رکھتی ہوتی تو مقام اظہار فضیلت حضرت آدم علیہ السلام مین فرشتون پر وہی چیز
پیش کیجاتی اور فی الواقع استحقاق خلافت فضیلت علم پر منحصر ہے چنانچہ علمائے متبحر اور حکمائے معتبر نے تفصیل علم مین بشرح
وبسط اطالت کلام کی ہے کچھہ اسمین سے موافق اس مقام کے تفسیر عزیزی مین ہے لکھا جاتا ہے کہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی
سے منقول ہے کہ حاضر ہونا عالم کی مجلس مین بے آنکہ اوس سے فائدہ حاصل ہووے یا کوئی مسئلہ دریافت کرے موجب سات کرامتون
کا ہوتا ہے۔ اول یہہ کہ زمرۂ متعلمین مین گنا جاتا ہے اور جو ثواب کہ متعلمونکے واسطے موعود ہے اوسمین شریک ہوتا ہے دوسرے
یہہ کہ جبتک اوس مجلس مین حاضر رہے گناہونسے باز رہتا ہے تیسرے یہ کہ جب اپنے گھر سے بہ نیت طلب علم نکلتا ہے جو ثواب کہ طالب علمون
کے واسطے مقرر ہے اوسمین داخل ہوتا ہے چوتھے یہہ کہ حلقۂ علم مین ہنگام نزول رحمت شریک ہوتا ہے پانچوین یہہ کہ جبتک مذکور
علمی سنتا ہے عبادت مین رہتا ہے چھٹے یہہ کہ جب مسئلہ دقیق سنتا ہے اور اوسکی فہم اوس کنہ کو نہین پہنچتی تنگدل ہوتا ہے اور
اوسکی خاطر شکنی ہوتی ہے تو زمرۂ منکسرۃ القلوب مین محسوب ہوتا ہے ساتوین یہہ کہ عزت علم اور ذلت فسق اور جہل اوسکے
خاطر نشین ہوتی ہے اور جاہلون اور فاسقون سے اوسکو نفرت پیدا ہوتی ہے یہہ ہی حال اوس کسیکا کہ مجلس علما سے
بے بہرہ ہے پس وہ شخص کہ فوائد بیشمار دینی اور اخروی انکی صحبت سے اوٹھاتا ہے قیاس کیا چاہیے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ
وجہہ سے مروی ہے کہ علم کو مال پر سات وجہ سے فضیلت ہے اول یہہ کہ علم میراث پیغمبرونکی ہے اور مال میراث فرعون اور
ہامان اور شداد و نمرود کا دوسرے یہہ کہ علم بسبب خرچ کرنے کے ناقص نہین ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہے اور مال صرف کرنیسے
کم ہوتا ہے تیسرے یہہ کہ مال محتاج نگاہبانون کا ہے اور علم آپ آدمی کا محافظ ہے چوتھے یہہ کہ جو آدمی مرتا ہے مال کو چھوڑ جاتا ہے

اور علم قبر مین اوسکے ہمراہ جاتا ہے پانچوین یہہ کہ مال وہ نعمت ہے خسس الشرکا کہ مومن اور کافر کے ہاتھہ آتا ہے اور علم نافع
حاصل نہین ہوتا مگر مرد با ایمان کو چھٹے یہہ کہ کوئی فرقہ آدمیون مین سے نہین مگر کہ محتاج عالم کیطرف ہوتی ہین امر دین مین
اور بہت فرقہ ہین کہ مالدارون کے محتاج نہین ہوتے ساتوین یہہ کہ علم پل صراط پر گذرنیکے وقت قوت دیگا اور مال
موجب ضعف کا ہوگا۔ بعضے علما کہتے ہین کہ قرآن مجید مین حق تعالی نے سات چیز کو فرمایا ہے کہ باہمدگر برابر نہین ہین بلکہ
ایک دوسرے سے بہتر ہے اول هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنے کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہون
اور وہ لوگ کہ نہین جانتے دوسرے قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ یعنے کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین برابر ہے
خبیث اور طیب تیسرے لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ یعنے نہین برابر اصحاب دوزخ اور اصحاب جنت چوتھے اور پانچوین
اور چھٹے اور ساتوین لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ وَلَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ
وَلَا الْأَمْوَاتُ یعنے نہین برابر نابینا اور بینا اور نہ اندھیرا اور نہ روشنی اور نہ سایہ اور نہ دہوپ اور نہین برابر جینا اور
نہ مرنا اور مرجع اس تفصیل کا ان ساتون چیزونمین فضیلت دینے عالم کی ہے جاہل پر یہانسے معلوم ہوا کہ ہر تفصیل رجوع کرتی
ہے فضیلت دینی عالم کی جاہل پر اور اسیواسطے حدیث شریف مین عالم کو عابد پر بار بار مختلف عبارتون کے ساتھہ ترجیح دی ہے
اور حق تعالی نے بھی مقام تفضیل انبیا علیہم السلام مین بعض کو بعض پر اسی صفت کی صفتون اور شعبون کے ساتھہ ترجیح
فرمائی ہے علی الخصوص سات پیغمبر کو انبیا مین سے سات علم کے ساتھہ صریحا فضیلت دی حضرت آدم علیہ السلام کو ساتھہ علم
لغت کے کہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا یعنے اور سکھائے آدم علیہ السلام کو نام سب اور حضرت خضر کو ساتھہ علم فراست کے کہ وَعَلَّمْنَاهُ
مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا یعنے سکھایا ہمنے اوسکو اپنے پاس سے علم اور حضرت یوسف علیہ السلام کو ساتھہ علم تعبیر کے وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ
الْأَحَادِيثِ یعنے اور سکھایا تونے مجکو تعبیر دینا خواب کا اور حضرت داؤد کو ساتھہ علم صنعت کے وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ یعنے
اور سکھائی ہمنے اوسکو خیاطی واسطے تمہارے۔ اور حضرت سلیمان کو ساتھہ جاننے زبان جانورونکی وَعُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ
یعنے تعلیم کیے گئے ہم زبانین جانورون کی۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ساتھہ علم توریت اور انجیل کے کہ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ یعنے اور سکھائی اوسکو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ساتھہ علم اسرار کے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھایا تجکو وہ کہ نہ جانتا تہا تو۔ کہتے ہین کہ ان سات علمون نے
ان سات پیغمبرون کے حق مین ثمرات عجیب ظاہر کیے حضرت آدم علیہ السلام کو انکے علم نے مسجود ملائکہ کا کیا اور حضرت خضر کی

علم نے انکو حضرت موسی کی اوستادی عنایت کی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے علم نے زمین مصر کی بادشاہی پر پہنچایا اور
حضرت سلیمان علیہ السلام کو انکے علم نے عورت مانند بلقیس کے اوس دولت وجاہ اور ملک وحشم اور مال کے ساتھہ بخشی اور
حضرت داؤد علیہ السلام کو انکے علم نے ریاست اور بادشاہت پر پہنچایا اور حضرت عیسےٰؑ کو انکا علم موجب زوال تہمت
انکی ماں کا ہوا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے علم نے بخلافت کبری اور شفاعت عظمی سرافراز کیا اہل نکات کہتے
ہین کہ حضرت آدم کو جاننے ناموں مخلوقات نے کہ مسجود ملائکہ گردانا پروردگار کے ناموں اور صفاتوں کا جاننا حضرت کو
کس حد پر پہونچائیگا اور حضرت خضر کو کہ علم فراست ذی بصحبت حضرت موسی کے مشرف کیا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو علم حقیقت
اور شریعت اور طریقت اگر بصحبت انبیا علیہم السلام پہنچاوے تو کیا عجب اور بعید ہے اُولٰئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ
عَلَیْہِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ اور حضرت یوسف علیہ السلام کو کہ علم تعبیر خواب نے قیدخانہ سے نجات بخشی اگر مفسران اس امت کو تاویل
کتاب اللہ زندان شبہات اور آخرت سے نجات بخشے کیا دور ہے حکایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے بوسیلہ محکم ایک
بادشاہ کی ملازمت حاصل کی اور بادشاہ سے درخواست کی کہ بدستور اور خواصوں کے مجکو بہی خدمت حضوری پر مامور فرمائیں
بادشاہ نے کہا کہ اول جا اور علم حاصل کر تا قابل میری خدمت کی ہو وہ شخص امام محمد غزالی کے پاس آیا اور علم کی تحصیل شروع
کی جبکہ علم کی لذت پائی اور بادشاہ کی صحبت کی آفتوں سے آگاہ ہوا بادشاہ نے اوسکو طلب کیا اور امتحان لیا بعد امتحان
کے کہا کہ اب تو میری خدمت کے قابل ہوا بس اب علم حاصل نکر اور میری خدمت مین مشغول ہو اوس شخص نے کہا کہ جب مین
تیری خدمت کے قابل تہا مجکو قبول نکیا اب مین کہ خدا تعالی کی خدمت کے قابل ہوا ہون تجکو قبول نہین کرتا اکر اشعار سعدی
شیرازی مناسب اس حال کے ہین **قطعہ** صاحبدلی بمدرسہ آمد زخانقاہ + بشکست عہد صحبت اہل طریق را + گفتم میان عالم
عابد چہ فرق بود + تا اختیار کردی ازان این فریق را + گفت آن گلیم خویش بدر میبرد ز موج + وین سعی میکند کہ بگیرد
غریق را + پھر حق تعالی نے فرمایا کہ ایک تخت آدم کیواسطے بنائیں کہ اوس تخت کے تین سو پاؤں تھے ایک پایہ سے دوسرے
پایہ تک کئی برس کا رستہ پھر حضرت آدم کو آراستہ کر کر کوشوارہ جواہر جنت سے کانوں اور دستانہ بہشتی ہاتھ مین انگوٹھی
بیش قیمت اونگلی مین اور لباس سعادت کا بدن مین اور تاج کرامت کا سر پر تخت پر بٹھایا حضرت آدم علیہ السلام جب ہنستے تھے
تو دانت پر نور سورج جیسے چمکتے اور نہایت فضل اور کمال اور غایت حسن وجمال پر حضرت آدم کے شوق وصال کے ساتھہ
فرشتے انگشت حیرت دانتون مین پکڑتے جب حکم ہوا تو فرشتون نے تخت بابخت کو اپنے کاندہون پر رکھکر آسمان پر

جلوہ دیا اور عرش مجید کے برابر رکہدیا حکم ہوا کہ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ یعنے سجدہ کرو آدم کے واسطے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کُلُّہُمْ
اَجْمَعُوْنَ پس سجدہ کیا فرشتون نے کل اونکے نے سب نے پس فرشتے فرمان واجب الاذعان بجا لائے پہلے حضرت
جبرئیل نے مونہہ اپنا زمین پر رکہا پہر حضرت میکائیل نے پہر حضرت اسرافیل نے پہر حضرت عزرائیل نے پہر سب فرشتون
نے پہر ہر ایک کو خلعت درگاہ رب العزت سے عنایت ہوا حضرت جبرئیل کو وحی کا امین کیا اور حضرت میکائیل کو کلید
رزق عنایت ہوئی اور حضرت اسرافیل ساتہہ نفخ یعنے پہونکنے صور کے سرفراز ہوئے اور حضرت عزرائیل کو سَبَبُ
وَصْلِ الْحَبِیْبِ اِلَی الْحَبِیْبِ یعنے سبب پہنچنے دوست کے طرف دوست کا فرمایا اور باقی فرشتون کو ساتہہ دولت عظمت
کے ممتاز کیا اور جسنے کہ سجدہ سے انکار کیا وہ مردود ہوا اور وہ سجدہ تحیت کا تہا نہ عبادت کا اور سجدہ تحیت حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت سے پہلے جائز تہا چنانچہ حضرت یوسف کے بہائیون نے حضرت یوسفؑ کو سجدہ کیا ہے
مگر سجدہ عبادت کہ سوا اللہ تعالی کی اور کیلئے واسطے کسی شریعت مین جائز نہین ہوا جب فرشتون نے حضرت آدمؑ
کو سجدہ کیا تو سو برس تک سجدہ مین رہے اور ایک روایت مین پانسو برس تک جب سر سجدہ سے اوٹہایا تو شیطان کو
دیکہا کہڑا ہوا ہے اور مونہہ اوسکا پہرا ہوا ہے اور صورت اصلی اپنی سے بصورت دیو ہے شکر گذاری کے واسطے دوبارہ سجدہ
کیا اور اور سب نے بہی سجدہ کی تکرار کی اسی سبب سے ہر رکعت مین دو سجدہ ہین جب شیطان علیہ اللعن نے دوسرے سجدہ سے
بہی انکار کیا حق تعالی نے فرمایا یَا اِبْلِیْسُ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ یعنے اے
ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو کہ سجدہ کرے تو واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا مینے ساتہہ ہاتہون اپنے کے غرور کیا تونے
یا ہے تو بلند مرتبہ والون سے قَالَ جواب دیا اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْنٍ یعنے مین بہتر ہون اوس سے
پیدا کیا تونے مجکو آگ سے اور پیدا کیا اوسکو خاک سے اور جوہر آگ کا نورانی ہے اور جوہر خاک کا ظلمانی۔ تفسیر بحر المواج
مین سورہ اعراف وغیرہ مین ہے کہ شیطان نے ساتہہ اس حجت سقیم اور قیاس عقیم کے خطای عظیم کی کہ باعتبار اپنی
اصل کے حضرت آدم کو بہتر نہ جانا اور یہہ لعین فضل اور بزرگی خاک سے غافل رہا اور خوبی اسکی سے جاہل اور جتنی خوبیان
کہ ہین نجانین اور اوسکے فضائل دریافت نکرسکا کہ خاک بردبار ہے بار عالم کہینچ سکے گی اور سر بارکشی سے نہ پہیریگی
اور تمامی جہانکو فائدہ پہونچائیگی ہرچند کوئی کوئی اسکے ساتہہ جفا کرے گا یہہ مزید وفا کرے گی اور جو کوئی اسمین بطریق ہلکا
تخم رکہیگا بدلے مین بار بیشمار دیویگی تواضع اور فروتنی اسکی سب پہ روشن اور ظاہر ہے اور نار یعنے آگ سبکسار تن

آزار اور زیان کار ہے یعنے آگ کسی کام کی نہین ہر چند اس سے بعضی چیزونکو نفع ہے لیکن منافع اسکے ضرر بہت رکہتی ہین اور
علو طبع اپنی سے اوپر جانا چاہتی ہے جو چیز کہ اسکو دیوین کبہی پہل نلاوے اور کوئی چیز تر و خشک ایذا اسکے سے خلاصی
نپاوے اور آگ اگرچہ روشنی افروز ہے لیکن ظاہر و باطن سوزہے اثر فروتنی جوہر خاک کا ہے کہ حضرت آدمؑ نے کہا
رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا یعنے اے رب ہمارے ظلم کیا ہمنے نفسون اپنون پر القصہ جب ابلیس کو سجدہ کرنے حضرت آدمؑ سے
ننگ آیا قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ کہا پس نکل جا تو اونہین سے یعنے آسمانونہین سے پس تحقیق کہ تو راندہ گیا ہے وَاِنَّ
عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اور تحقیق اوپر تیرے لعنت میری ہے دن قیامت تک پس لباس کرامت اور پیشوائی کہ پہنے
ہوئے تہا اوتار لیا اور پلاس لعنت و رسوائی اسکو پہنا دیا اور فائدون اوس جہان سے اور عنایتون ایزد منان سے
محروم کیا اور مقام قرب اپنے سے اسکو نکال دیا اور بہشت سے زمین پر ڈالا اور زمین پر سے جزیرون دریا کو نہین بہیجا اور
صورت ملکی بدلکر ساتہ بری صورت کے مبتلا کیا لکہا ہے کہ شیطان کا حسن اور جمال پہلے سب فرشتون سے زیادہ تہا
کہ اکثر پر اسکے یاقوت اور زمرد کے تہے اور بازو اسکے پر نور اور ہر آسمان مین ساتہ ایک لقب کمال کے مشہور اول اسکو حضرت
جبرئیل امین نے لعنت کی پہر حضرت میکائیل نے پہر حضرت اسرافیل نے پہر حضرت عزرائیل نے پہر اہل آسمان ساتوین اور آٹہوین نے
آسمان اول تک روایت ہے کہ اسکو آسمان سے دریا مین ڈال دیا کہ کئی برس وہان پانی مین غرق رہا جب سر اسنے نکالا تو منہ
اسکا سیاہ تہا اور آنکہین اسکی نیلی کمال بدصورت اور نہایت بدہیات اگر اوس شکل کے ساتہ ظاہر ہووے تو خوف اور ڈر سے
سب خلقت مرجائے القصہ جب یہہ سعادت دینیہ سے بے نصیب ہوا حق تعالیٰ سے اپنے عمر دراز چاہی اور کہا رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ یعنے خداوندا مہلت دے مجکو اور نہ مار مجہے اوس دن تک کہ خلقت مبعوث ہووے قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ فرمایا پس
تحقیق تو مہلت دئیے گیون سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے پہلے نفخہ صور تک اسکو مہلت دی اور اپنی درگاہ فیض بارگاہ سے نکال دیا
اوسوقت اسنے غل مچایا کہ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ یعنے تیری عزت کی قسم ہے کہ سبکو گمراہ کرونگا اور اطراف و جوانب
سے انہین پہنچونگا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ مگر بندون تیرے کو اونہین سے پاک کیے گئے ہین اونکو چہوڑ دونگا فرمایا حق
کہ اے لعین جو آدمی کہ جانورون کے مانند ہین اونکو تو جان اور جو میرے خاص ہین اونکو کیا مجال اور کیا طاقت کہ تو گمراہ
کرے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس مین حق
ہون اور حق کہتا ہون البتہ بہردونگا مین دوزخ کو تجہسے اور اوس شخص سے کہ پیروی کرے تیری اونمین سے سب سے

معارج النبوۃ اور تفسیر کبیر مین ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو باعزاز واکرام اور تعظیم تمام بہشت عنبر سرشت کی طرف لیگئے تو اوسوقت ستر حلہ بہشت کے انکو پہنائے اور تاج مکلل سر پر کہا اور موتی اور یاقوت کا مرصع کمر بند کمر سے باندہا کہ ہر حلہ اور کمر بند پر لکہا ہوا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک تخت بہشتی پر بٹہایا اور سات ہزار فرشتے دائین طرف اور سات ہزار بائین طرف اور سات ہزار درود اور صلوۃ اور تحیات انکے سر پر نثار کرتے تہے اور آواز پر آواز دیتے تہے اور پکارتے جاتے تہے کہ ای رضوان بہشت کے دروازے کہول اور جنت کے مکانونکو فرش وغیرہ سے آراستہ کر رضوان نے دروازے بہشت کے کہولے اور خدمت کو کہڑا ہوا اور تخت بابخت انکے کو فرشتون نے اپنے کاندہون پر رکہکر بہشت مین پہنچایا خطاب جناب جل وعلا پہنچا کہ ای آدم مینے تجکو اپنی قدرت کے ہاتہہ سے پیدا کیا اور روح خاص تجہہ مین ڈالی اب بہشت مین آ اور میرے عہد کی رعایت کر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا ای پروردگار وہ عہد کونسا ہے کہ تا اوسکے استحکام اور اہتمام مین قیام کرون فرمایا کہ شیطان کا کہنا نہ ماننا اور اس درخت سے کہ تجکو منع کیا جاتا ہے نکہانا بعضے علما کہتے ہین کہ وہ درخت انجیر کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ درخت انگور کا تہا او رمنقول اور جمہور اور سب مین مشہور یہہ ہے کہ وہ درخت گیہونکا تہا اور فرشتے اسپر گواہ ہوئے اور بہشت مین لائے القصہ جب حضرت آدم صفی بہشت مین آئے پہلے جو چیز کہ نوشجان کی بقول جمہور انگور اور انجیر اور خرما تہی پہر اور میوہ بہشتی مرغوب کہاتی پہرتے تہے اور بخوشی تمام سیر باغ وبہار اور ملاحظہ قصور ومنازل بیشمار جنت مین کرتے تہے اور آب دلکش اور ثمرات بیغش اور طرح طرح کے کہانے مہیا پاتے تہے پہر بمقتضای بشریت کہ آدمی ہزار شربت شیرین اور میوے خوش اور رنگین کہاوے بیوی چاہیے کہ اوسکے پاس کوئی انیس ہو کہ اوس کے ساتہہ انس پکڑے اور ایک جلیس کہ اوسکے ساتہہ الفت کرے اس فکر مین تہے کہ انکو نیند آئی اور سوگئے اور پہلو کی ہڈیون سے حضرت حوا پیدا ہوئین اور حضرت آدم علیہ السلام کو خبر نہوئی تفسیر کشاف اور انوار التنزیل مین سورۂ زمر مین ہے کہ حضرت حوا کو نصیرا آدم یعنے نیچے کی چہوٹی ہڈیون بائین پہلو اور پٹہہ سے پیدا کیا ۔ اور تفسیر لباب مین ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت حوا کو باقی مٹی آدم علیہ السلام سے کہ بچ رہی تہی پیدا کیا ۔ اور معارج النبوۃ مین بہی مذکور ہے کہ ایک قول ہے پیدائش حضرت حوا کی بہشت سے باہر ہوئی ہے اور دونونکو اکٹہا تخت پر بٹہا کر بہشت مین لیگئے ہین لیکن بروایت ابن عباس اور ابن مسعود اور اسد سے اور اور اصحابون سے پیدائش حضرت حوا کی بہشت مین ہوئی ہے اور اس قول کو بزرگون نے ترجیح دی ہے اور وہب سے روایت ہے کہ حضرت حوا کو حق تعالی نے بصورت حضرت آدمؑ پیدا کیا چنانچہ رنگ اور قد وقامت اور حسن وجمال حضرت آدم کے ساتہہ مشابہ تہا اور کچہہ چیز ونمین فرق تہا

ایک تو پوست حضرت حوا کا زیادہ نازک تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پوست سے اور رنگ زیادہ صاف تھا رنگ سے اور آواز خوشتر اور آنکھیں سیاہ تر اور ناک چھوٹی اور دانت سفید اور لطیف اور ہتھیلیاں نرم اور حضرت حوا کے سر پر سات سو گیسو تھے کہ یاقوت اور موتیوں کے ساتھہ مرصع تھے اور اونمیں سے مشک اور زعفران کی بو آتی تھی القصہ جب حضرت حوا پیدا ہو چکیں اور حضرت آدم نے اونکو دیکھا پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئی ہو حضرت حوا نے کہا کہ مین ایک ٹکڑا ہون تمہارے بدن کا اللہ تعالی نے مجکو تمہارے واسطے بھیجا ہے اور تمہارے ساتھہ نامزد کیا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت آدمؑ نے حق تعالی سے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہ مجکو اسکے ساتھہ انس اور آرام دیا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ میری لونڈی ہے اور تو میرا غلام یعنی تیرا آدم نام رکھا ہے کہ تو میری آدم یعنی زمین سے ہے اور اسکا نام حوا کیا ہے کہ حیوان سے پیدا کیا ہے اور تیرے واسطے بھیجا ہے تا تجکو اوسکے ساتھہ تسکین ہووے اب تو اوسکی ساتھہ خواستگاری کر حضرت آدم علیہ السلام نے بفرمان حضرت باری خواستگاری کی اور کہا کہ الہی مجھسے کیا چاہتا ہے تو فرمایا کہ پرہیزگاری اور عمل صالح اور یہہ کہ اسکو احکام دین سکھاوے حضرت آدم نے قبول کیا پھر اللہ تعالی نے کرسی جواہر پر حضرت آدم کو بٹھایا اور سب فرشتے جمع ہوئے اور حق تعالی نے حضرت آدم کا نکاح کیا اور انکے نکاح کو ساتھہ اپنی حمد و ثنا ہی اور اپنے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی نام کے ساتھہ مزین کیا اور فرمایا کہ اب تم دونون یہان رہو اور جو چاہو کہایا کرو ولیکن گرد اس درخت کی نہ پھٹکو اور اگر ایسا کروگے تو ہوگے تم زیانکار وںمیں سے کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے ظاہر ہے قُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ط چنانچہ انہون نے اقرار کیا اور عہد دیا اوسکے نکہانی کا اور فرشتے مقرب اوسپر گواہ ہوئے پھر حضرت آدم اور حضرت حوا نے روضہ رضوان مین قرار پکڑا اور بہشت مین تعلیم سے بہرہ مند ہوے اور اوس درخت سے پرہیز کیا کئے عجیب بات ہے کہ ہر قطعہ زمین بہشت مین کہ گھر بنا ہوا تھا شاخین اوس درخت کی گھر مین نظر آتی تھین روایت ہے کہ پانسو برس دنیا کی کہ دو پہر یعنی آدہا دن اوس جگہہ کا تھا توقف کیا جب وہ پہر اول اوس دن کی گذری تو آفتاب دولت اقبال حضرت آدم اور حضرت حوا کو زوال پہنچا کہ بہشت سے دنیا پر انتقال کیا۔ فصل تیسری بیچ احوال نقل کرنے حضرت آدمؑ اور حضرت حوا کے جنت سے دنیا مین۔ معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب روضہ رضوان اور باغ جنان حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو تفویض ہوا اور اونہون نے اوس جگہہ ساتھہ عیش و کامرانی کے زندگانی کی شیطان کہ بہشت کی جائی سے معزول ہوا تھا باطن مین ابو البشر کے ساتھہ کمال عداوت رکھنے لگا چاہا کہ کسطرح

کارخانہ انسان مین مخل ہوے اور مفارقت انکی اُسے جب اسکو معلوم ہوا کہ حضرت آدم کو سبھی کہا انکی جنت مین اجازت ہوگئی
لیکن ایک درخت کی ممانعت ہے دلمین خوش ہوا اور زمین سے پرواز کرنی شروع کی تاآنکہ دروازۂ بہشت پر پہونچا اور وہان
بیٹھ رہا کہ اگر کوئی وہان سے باہر آوے تو اپنا مطلب حاصل کرے ایک مدت تک اس ارادہ مین وہان بیٹھا رہا مگر اندر سے
کوئی باہر نہ آیا آخر الامر ایک مور کہ خزانہ بہشت مین تھا باہر آیا جب شیطان کی نظر اوس پر پڑی بہت خوش ہوا اور کہا ای طائر تو
کون ہے اوسنے کہا مین مور ہون آی خائف تو کون ہے اسنے کہا مین ایک فرشتہ ہون کروبیون مین سے کہ ایک ساعت
عبادت سے غافل نہین ہون چاہتا ہون کہ بہشت مین آؤن اور وہ نعمتین کہ واسطے دوستون کے مہیا ہوئی ہین اونکو
مشاہدہ کرون تا موجب زیادتی عبادت اور طاعت اور سبب ترقی درجات خوف و رجا کا ہو کچھ تو جانتا ہے اور تجھسے
ہو سکتا ہے تو میری یاری اور مددگاری کر مور نے کہا ای فرشتے تو سچ کہتا ہے کہا ہان اور قسم کھائی کہا ای فرشتے میری
قدرت اور طاقت نہین کہ مین تجکو بہشت مین لیجاؤن لیکن ایک میرا بھائی ہے کہ سانپ اوسکا نام ہے شاید کہ وہ تجکو
لیجاوے شیطان نے کہا اچھا مور گیا اور سانپ سے کہا مبارک ہو تجکو ای سانپ کہ ایک مقرب یہان آیا ہے اور
اوسنے ہمارے ساتھ بھائی چارہ کیا ہے اور تین کلمہ وہ ہمکو سکھاتا ہے بشرطیکہ بہشت کے لانے مین اوسکی معاونت کرین تو سانپ
فی الحال اوسکے استقبال کو باہر آیا اور ملاقات کی شیطان ساتھ وسوسہ سانپ کے مشغول ہوا اور ایسی چاپلوسی کی
کہ اوسکے افسون نے سانپ مین اثر کیا سانپ نے کہا ای فرشتے کیونکر تجکو لیجاؤن کہ رضوان اور خادمان موجود اور حاضر
ہین شیطان نے کہا مونہہ کھول سانپ نے مونہہ کھولا اور شیطان اوسکے مونہہ مین گھس گیا اور وہ بہشت مین اوسکو
لے گیا خازن اوسکے آنے سے آگاہ ہوا چاہا کہ اوسکو روکے فرمان آیا کہ اسکو آنے دو اور منع نکرو کہ اسمین کچھ اسرار پوشیدہ ہین
پھر شیطان مونہہ سے نکل کر حضرت آدم اور حضرت حوا کے پاس آیا اور از راہ محبت نوحہ و زاری کرنے لگا حضرت آدمؑ
اور حضرت حوا نے اسکو نہ پہچانا پوچھا کہ تو کیون روتا ہے کہا میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ اب تم اس باغ مین بکمال عیش و
طرب سے گذارتی ہو پھر آخر تمہارے تئین نکال دینگے اور نعمت حیات کو ساتھ کربت ممات کے مبتلا کرینگے ایسی ایسی
اسنے باتین کہین اور وہان سے چلا گیا حضرت آدم علیہ السلام اوس ناپاک کے کہنے سے نہایت اندوہناک ہوئے شیطان
پھر اونکے پاس گیا اور کہا ای آدم اگر میرے قول پر اعتماد کرے تو مین ایک درخت تجکو بتاؤن کہ اگر تھوڑا بھی تو
اوسمین سے کھاوے تو ہمیشہ بہشت مین رہے اور تجکو موت کبھی نہ آوے اور دولت و اقبال تیرا زوال نپاوے

پھر شیطان نے مور سے کہا کہ ای طاؤس مجکو وہ درخت بتا اور مور او سکو اوس درخت کے پاس لایا اور شیطان نے ہان بیٹھا اور
یہہ کلام حسرت انجام ساتھہ نغمون نوحہ آمیز اور ترانہ شرارت انگیز کے آغاز کیا کہ خدا تعالی نے تمکو اس درخت کی ممانعت کی کہ
مبادا تم اسمین سے کہاؤ اور فرشتہ ہوجاؤ کسواسطے کہ فرشتونکو بقا ہے تا روز قیامت بحر المواج مین لکہا ہے کہ حضرت
حواؑ اس درخت کے پاس تھین جب یہہ نغمہ نوحہ آمیز اوسکے سنے تو انکی خاطر نے اودہر میل کی اور نزدیک گئین شیطان نے
قسمین کہانی شروع کین کہ مین نصیحت کرنے والونمین سے ہون اور بہت مبالغہ کیا اور ترو قسمین کہائین اور اونکو
فریفتہ کیا مروی ہے کہ پہلے وسوسۂ افسون نے حضرت حواؑ مین اثر کیا اور اسکا سبب یہی تہا کہ خاص حضرت حواؑ کو کہا کہ جو
کوئی اس درخت مین سے زیادہ تصرف کرے دوسرے پر مسلط ہووے حضرت حوا درخت کے پاس گئین اور سات خوشے اوسکے لیے ایک کا
ذخیرہ کیا اور ایک کہا لیا اور پانچ حضرت آدم کے پاس لیگئین حضرت آدم نے اوسکے کہانے سے انکار کیا حضرت حوا نے کہا مینے اسے آزمایا ہے
کہایا ہے اور بہت لذت اور تعریف اوسکی بیان کی کہتے ہین کہ وہ شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر اور دودہ سے سفید تہا حضرت
آدمؑ نے حضرت حواؑ کو ملامت کی کہ تجکو کیا باعث ہوا کہ عہد پروردگار کو فراموش کیا اور اوس درخت سے کہ منع کیا تہا تو نے تناول
کیا اگر عقوبت سے اوسکی پرہیز نکیا حضرت حواؑ نے کہا ای آدمؑ رحمت الٰہی فراوان ہے اور دریای مغفرت اوسکا بے پایان ایک
روایت مین ہے کہ حضرت آدمؑ ہنوز عذر نکر چکے تہے کہ حضرت حواؑ ایک قدح شراب بہشتی کا حضرت آدمؑ کے پاس لائین اور حضرت آدمؑ
نے اوسمین سے پیا چونکہ پہلے ہی شراب سے مست تہے دوبارہ کے پینے سے مستی زیادہ ہوئی اور غایت بیہوشی سے فراموشی کہا
ہوئی اور حضرت حواؑ نے ایک لقمہ انکے مونہہ مین دیدیا ہنوز وہ معدہ تک نہ اوترنے پایا تہا کہ حلہ ہاے بہشتی انکے بدن سے
گر پڑے اور وہ حلے ان ناخونکی شکل تہے کہ ابتک اونگلیون کے سرپر موجود ہین اور انکو اونہین حلونکی یادگاری کے واسطے رکہا ہے
کہ انکو حضرت آدمؑ دیکہتے تہے اور روتے تہے۔ اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے اور اسی جگہہ نقل کیا ہے کہ جو کوئی کسی
خوشی سے خندان ہووے جب نظر ناخونون پر پڑے تو ہنسی اسکی تسکین پاتی ہے اور تاج کہ حضرت آدمؑ کے سرپر تہا اوسنے مثال
مرغ پرواز کی اور حضرت جبرئیلؑ نے آنکہ کمربند انکی کمر سے کہول لیا حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ نے جب اپنے تئین برہنہ دیکہا شرم
کے ماری ہرطرف اوجہل اوٹ مین چہپنے لگی جس درخت کے پاس پناہ کیواسطے جاتے تہے وہ انسے دور بہاگتا تہا اور بہاگنے کی وقت
شاخ درخت عناب نے سر کے بال حضرت آدمؑ کے پکڑے حضرت آدم نے کہا ای درخت مجہے چہوڑ کہ مین بہاگ جاؤن کہا مجہے حکم ہے
کہ تجہے اپنے مین اٹکالون اور اگر خلاف حکم کرون تو تیری طرح گنہگار ہون فریاد نہاد حضرت آدمؑ سے نکلی کہ الامان الامان

بارے خطاب آیا کہ اَیْنَ اَنْتَ آدَمُ یعنے کہان ہے تو آدم کہا الٰہی یہان موجود ہون برہنہ اور شاخ درخت سے گرفتار ہون خطاب
آیا کہ یہہ حال پریشان نتیجہ تیری عصیان کا ہے حضرت آدم نے آہ سرد دل پر درد سے کھینچی پھر حضرت جبرئیل انکو پکڑ کر باہر لائے
جب دروازہ بہشت پر پہنچے ندا آئی کہ ای جبرئیل آدم کو ٹھہرا اور اوسکے دشمنونکو بھی بہشت سے باہر لیجا حضرت آدم نے بہشت کے
درختونکو دیکھا اور اون درختون سے پتے مانگے تا اپنی عورتین کو ڈھانکین درختون نے انکار کیا حضرت آدم نے درخت انجیر سے مانگا
تو اوسنے انکار نکیا اور حضرت آدم کو پتے دیے بعضے کہتے ہین کہ وہ چار پتے تھے خطاب انجیر کے درخت کو آیا کہ اور درختون نے آدم عاصی
کو پتے نہ دیے تو نے کسواسطے دیے انجیر نے کہا الٰہی ہر چند اوس سے گناہ وقوع مین آیا لیکن مین اونہین آنکھون سے آدم کو دیکھتا ہون
کہ روز اول دیکھتا تہا اور وہ تمام بزرگی کہ تو نے اوسکو عنایت کی ہی جانتا ہون کہ ضائع نہوگی خطاب آیا کہ انجیر ساتھہ اس نظر
پسندیدہ کے کئی کرامت کے ساتھہ ہمنے تجکو مخصوص فرمایا اول یہہ کہ تمام درخت پہلے ساتھہ شگوفہ کے دعوی ظاہر کرین اور پھر
معنی دکھاوین ساتھہ میوونکے اور تو پہلے معنی ظاہر کرے بے دعوی کے لیکن جو تو نے بے حکم میرے آدم کو پتے دیے جب تک کہ تجکو
گوشمالی ندین صوفی تجکو موتہہ مین نہ لیجائین اور باقی بزرگیان تفسیر بحر الدرر مین مذکور ہین اور بعضے کہتے ہین وہ درخت عود
یعنے اگر کا تہا کہ جسنے حضرت آدم کو پتے دیے اوسکو خطاب آیا کہ ای عود ہم ساتھہ نفس نفس تیرے کے عالم کو معطر اور خوشبو کرینگے
لیکن چونکہ تو نے بیفرمان میرے پتے دیے جبتک کہ تجکو آگ پر نہ رکھینگے تجہسے بو ظاہر نہوگی عرائس ثعلبی مین لکھا ہے کہ اللہ
جل و علا نے حضرت آدم کو بواسطہ ترک فرمان کے دس عقوبت کے مبتلا کیا اول ساتھہ عتاب کے کہ آیا تجکو نہ منع کیا تہا اوس درخت
سے دوسرے سب لباس اوتار لیا اور عورتین کہولدین علما کو اتفاق ہے اس امر مین کہ کشف عورت انکی نظر مین تہا اور نظر
ملائکہ سے اوسیطرح مستور اور پوشیدہ تہا تیسرے پوست آدم کا سست اور تاریک کیا اور پہلے روشن اور سفید اور مضبوط
تہا مانند ناخن کے کہ ایک نمونہ انگلیون کی سر پر چھوڑ دیا ہے چوتھے ایزد پروردگار نے اپنی جوار قرب سے باہر کر دیا پانچوین
درمیان حضرت آدم اور حضرت حوا کے سو برس تک جدائی ڈالی اور بعضے کہتے ہین دو سو برس تک چھٹے درمیان شیطان کے
اور حضرت آدم اور فرزندان حضرت آدم علیہ السلام کے عداوت تا قیامت قائم کی ساتوین نام گنہگاری کا حضرت آدم پر جاری کیا
آٹھوین شیطانکو حضرت آدم اور حضرت آدم کی اولاد پر مسلط فرمایا نوین دنیا کو اوسکی اولاد کا قیدخانہ کر دیا دسوین محنتون
اور دردون مختلف کے ساتھہ مبتلا کیا پھر خطاب آیا کہ ای حوا تو کہان ہے اوسنے باواز حزین جواب دیا کہ الٰہی اس جگہہ برہنہ
اور بے ستر ہون خطاب آیا کہ یہہ بواسطہ اوس گناہ کے ہے کہ تجہسے ظہور مین آیا تیرے تئین کونسی چیز باعث ہوئی کہ آدم کو اس

خطا کے ساتھہ رہنمائی کی کہ سبب ہنگی تیری اور اوسکی کا ہوا کہا خداوندا مجکو ہرگز گمان نتہا کہ تونے ایک خلق پیدا کی ہے کہ وہ تجکو جہوٹی
قسمونکی ساتھہ یاد کرے فرمان ہوا کہ تو بہی بہشت سے باہر جا اور تیری بیٹیونکو بہی بشومی اس گناہ کے ساتھہ پندرہ بلاؤن کیہہ مبتلا کیا دو
قیامت تک اوّل یہہ کہ نجاست انکی بیٹ اور فرج مین رکہی یعنے کہ وہ خون حیض و نفاس ہے دوسرے حمل سے نو مہینے تک
مہینہ تک زیر بار کیا تیسرے شدت جننے کی کہ ہر مرتبہ طعمۂ مرگ چکہین چوتھے محنت عدت کی پانچوین رہنا حکم خاوند مین چہٹے چہار
اختیار امر طلاق کی بیچ ہاتہہ خاوندون کے ساتوین نقصان میراث کا آٹھوین نقصان شہادت کا نوین نقصان عقل کا دسوین
محرومی سلام اور تحیت سے گیارہوین محرومی نماز جمعہ اور جماعت سے بارہوین محرومی نبوت سے تیرہوین نقصان دین کا چودہوین
محرومی قضاۃ اور حکمت اور سلطنت سے پندرہوین محرومی جہاد سے اور سفر کرنے سے بغیر محرم کی اور اسیطرح شیطانکو بہی ساتھہ
دس بلاؤن کی گرفتار کیا اول یہہ کہ ولایت مملکت سے اوسکو معزول کیا کہ تمامی روی زمین سے آسمان دنیا تک خزینہ بانی بہشت
کی اوسکو دی تہی دوسرے اپنی جوار قرب سے اوسکو دور کیا تیسرے اوسکو مسخ کیا اور اوسکی صورت کو بدل دیا چوتہے نام اوسکا
عزازیل تہا ابلیس نام رکہا یعنے ناامید رحمت خدا سے پانچوین اوسکو مقتدا اور پیشوا تمام اشقیا اور بدبختون کا کیا چہٹے تا ابد
یعنے ہمیشہ اوسکو ملعون کیا ساتوین دولت معرفت کی اوس سے چہین لی آٹھوین دروازہ توبہ کا اوس پر بند کیا نوین اوسکو
خیر سے خالی کیا چنانچہ ممکن نہین کہ کوئی نیکی اوس سے عمل مین آوے دسوین خطیب اوسکو اہل دوزخ کا کیا تو آگ مین اونکو رحمت
الٰہی سے ناامید کرے پہر حضرت جبرئیل نے طاؤس کے سر کے بال پکڑ کر بہشت کی دروازے سے کہینچا اور اوس زمانہ مین مور کے
چہ سو بازو تہے طرح طرح کے رنگ کی ساتہہ ملائک اوسپر مسلط تہی وہ بازو اوس سے لیلیے اور یہہ دو بازو اوسکو چہوڑ دیے اور
پاؤن اوسکے بشومی پامردی لانے شیطان کے مسخ کر دیے اور اوسکو بہشت سے باہر کیا پہر سانپ کو آگے لائے اور اوسوقت
سانپ کی چار پاؤن تہی اونٹ جیسے زبرجد سبز کے ملون با لوان رنگ سبز اور سرخ اور زرد ہر ایک رنگ اوسکا مانند آفتاب
کے چمکتا تہا اور دانت اوسکے مانند خوشہ مروارید کے دمکتے تہے اور زبان مشک کی تہی اور پیٹہہ چاندی کی اور پیٹ سونے کا اور گردن
زبرجد کی اور سر یاقوت کا حاصل یہہ کہ تمام بدن اسکا مسخ کر دیا اور شیطان کو کہ اسنے موںہہ مین لیا تہا اوسمین زہر ہلاہل بہر دیا
اور اوسکو بہی بہشت سے نکال دیا اور فرمایا کہ جو منشا اس گناہ کا تو ہوا تہا خوار و نگونسار رہو اور خاک کہایا کر پہر یہہ جناب
ایزدی سے خطاب آیا کہ اے فرشتو آدم کے سر کے بال شاخ درخت سے کہولدو اور اسکو بہشت سے نکالدو یہہ جب حضرت آدم نے
سنا تو کہا الٰہی تونے میرے تئین اپنی ید قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح مجہہ مین پہونکی اور ملائکہ کو میری سجدہ کی واسطے حکم فرمایا

اور مجکو ساکن بہشت کیا اور یہہ تمام نکوئیان کرامت فرمائین ایک ذلت کی ساتہہ کہ مجہسے صادر ہوئی سب باز رکہتا ہی فرمان پہونچا کہ لیجاؤ اس میرے بندہ آدم کو انکو کہینچتے لیچلے پہر حضرت آدم ع ایکدرخت سی لپٹے اور کہا الٰہی مجکو بہشت سی باہر کرتا ہے اور مجکو اسکی مفارقت کی طاقت نہین ہے پہر خطاب آیا کہ اسکو لیجاؤ پہر انکو لیچلے انہون نے پہر ایک اور درخت مین ہاتہہ ڈالی اور کہا الٰہی تو نے وعدہ کیا تہا کہ تیری فرزندون مین سے نبی اور رسول پیدا کرونگا اور اونمین سے ادریس کو مقام عالی پر لاؤنگا اور نوح کو طوفان مین کشتی پر بٹہاؤنگا واسطے انکی میرے اوپر رحم کر اور میری حال پر بخشش فرما خطاب آیا کہ لیجاؤ آدم کو لیچلے پہر حضرت آدم علیہ السلام نے ایک اور درخت کو پکڑ لیا اور دیدۂ غمدیدہ اپنی سے آنسو بہانے لگے اور کہا خداوندا تو نے وعدہ کیا تہا کہ تیری نسل سے پیغمبر باہر لاؤنگا اور اونمین سے ایک خلیل کرونگا اور اسکے فرزندون مین سے ایک اور پیغمبر کرونگا کہ اوسکا نام موسی ہوگا اور اوسکے ہمکلام ہونگا واسطے انکی حرمت کی میرے اوپر رحم کر فرمان آیا کہ لیجاؤ انکو آگی کہینچتے ہوئے لیچلے پہر حضرت آدم نے ایک اور درخت کو پکڑ لیا اور کہا الٰہی تو نے وعدہ کیا تہا کہ اولاد مین سے تیری ایک نبی ہوگا کہ نام اوسکا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا اور اوسکو اپنا حبیب کرونگا اور سب نبیون سے اوسکا مرتبہ عالی ہوگا بحق اوسکے میری حال پر رحم کر خطاب رب الارباب سی پہنچا کہ ای ملائکہ اس بندہ کی ساتہہ نکوئی کرو اور اوسکی ساتہہ ملایمت اور نرمی سے پیش آؤ کہ اب ایسی لیسے شفیع سی شفاعت چاہی ہے کہ جو کچہ چاہے اوسکی برکت سی پاوے پہر حضرت آدم علیہ السلام کو ازروی لطف اور مہربانی کی فرمایا کہ ای آدم تو زمین پر جا کہ ہمنے تجکو واسطے خلافت اور امارت زمین کے پیدا کیا ہے کہا یارب جاتا ہون اگر میری توبہ قبول کرے اور بہشت مین پہر پہنچا وی فرمایا ہان حضرت آدم بہشت عنبر سرشت سی باہر آئی اور حضرت جبرئیل ع اوسکے ساتہہ آئی حضرت آدم ع نے پوچہا کہ زمین پر میرے ساتہہ کون ہوگا حضرت جبرئیل ع نے اوسوقت کہا کہ وہی درخت حضرت آدم ع کمال غمناک ہوئے کہ جدائی دوست پر وصال دشمن اور زیادہ ہوا پہر کہا ای جبرئیل مجکو چہوڑ کہ مین ساتہہ ملائکہ پروردگار کے وداع کرون ڈرتا ہون کہ پہر انکے ساتہہ ملاقات میسر ہووے یا نہین پہر حضرت آدم ع نے ایکطرف مونہہ کر کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلَائِکَةَ اللّٰہِ اَسْتَوْدِعُکُمْ وَاَقْرَأُ عَلَیْکُمُ السَّلَامَ یعنے مین اب زمین پر جاتا ہون اور تمکو خدا کو سونپا لیکن تمسے یہہ میری درخواست ہی کہ عاصی عابد نکہنا بلکہ عاصی ناسی کہنا کہ ازروی نسیان مجہسے عصیان واقع ہوا ہے پہر حضرت آدم ع اور حضرت حوا اور شیطان اور مور اور سانپ کو جدا جدا زمین پر لائے چنانچہ حضرت آدم ع کو ہندمین سراندیپ پر اوتارا اور حضرت حوا کو جدہ مین اور وہ ایک پہاڑ ہے کہ بلندی اوسکی ساتہہ آسمان کے سب پہاڑونسے زیادہ ہے - اور تفسیر امدی مین ہے کہ حضرت حوا ع جدہ مین دریا کے کنارے پر گر پڑین اور سراندیب سے جدہ سات سو فرسنگ کی راہ ہے اور شیطان کو مکان مین

اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ ابلہ بصرہ پر اوتارا اور نفحات الانس مین ہے کہ ابلہ بصرہ ایک شہر ہی بصرہ سے چار فرسنگ کی راہ پر اور
بعضے کہتے ہین کہ شیطان مِنسان پہ اوترا اور راغلب یہہ ہے کہ شیطانکے اوترنے کی جگہہ معین نہین کسواسطے کہ جسم لطیف کو مکانکی حاجت
نہین ہے اور مور کو حبش کی زمین پر اور بعضے کہتے ہین کہ کابل کی زمین پر اور سانپ کو اصفہان پر اور تا قیام قیامت شیطان اور
انسان اور سانپ کے درمیان مین عداوت ڈالی پھر جبرئیلؑ نے مقصد جانے کا کیا حضرت آدمؑ دلتنگ ہوئے اور رونے لگے اور کہا تو
اب مجھسے جدا ہوتا ہے نہین جانتا مین کہ پھر بھی آئیگا یا نہین جبرئیل نے کہا تو بندۂ گنہگار ہے مین فرشتۂ فرمان بردار ہون اور حضرت آدمؑ
کے آگے سے غائب ہو گئے حضرت آدم کو غم پر غم اور الم پر الم ہوا مرتبہ کہ خاک اوٹھاتے تھے اور اپنے سر پر ڈالتے تھے وہب بن منبہ نے
لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ پہاڑ پر کہ ہند کی روے زمین پر ہے سو برس تک رویا کیے کہ انکی آنکھونسے ندیان سراندیپ مین جاری ہو گئین
لکھا ہے کہ اس مرتبہ حضرت آدم روئے کہ کشتی اوسپر جاتی تھی اور روایت ہے کہ اضطراب نے اتنا انہین اثر کیا کہ گوشت اور پوست
سر اور ہاتھہ اور زانونکے سب جاتا رہا اور ہڈیان نکل آئین پھر وحوش اور طیور اور ساکنین زمین کو خطاب پہنچا کہ حضرت آدمؑ کی عزاداری
کے واسطے جاؤ پھر نوع انمین سے حضرت آدمؑ کے پاس آتے تھے اور عزاداری کرتے تھے اور حضرت آدم بسیاری گریہ سے سر نہ اوٹھاتے
تھے آخر الامر وحوش اور طیور بھی انکے پاس سے بھاگ گئے اور کہنے لگے کہ مبادا شومی عصیان آدمؑ کی سے ہمکو کچھہ آسیب پہنچے
جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ بات سنی اندوہ و گریہ اونکا زیادہ ہوا اور کہا ای پروردگار مجھکو سرزنش اور ملامت اہل آسمان
کی کم نہ تھی کہ اہل زمین کی اوسکے ساتھہ جمع ہوئی الٰہی اب مجھے واسطے اپنی عزت کے خوار نکر اور ساتھہ ذلت گناہ کے شرمسار نفرما
حضرت آدمؑ کے اس کہنے سے اللہ تعالیٰ کو رحم آیا اور توبہ انکی قبول کی۔ حذیفہ اور ابن الیمان نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر اوترے انکی عورت سے جنت کے پتے لپٹے ہوئے تھے وہ دنیا کی ہوا سے خشک ہوکر
گر پڑے اور ہوا نے زمین پر متفرق کر دیا کہ اون پتون کا اثر قیامت تک رہے گا چنانچہ اگر اور صندل اونہین پتون سی ہے
اور مشک جانور چوپایہ سے نکلتا ہے کہ وہ جانور غزال کے مانند ہے کہ اوسنے اون پتونکو چرا تھا حق تعالیٰ نے اوسکے اوسکی ناف
مین مشک پیدا کیا اور یہہ خاصیت اوسکی نسل مین باقی رہی جب فصل بہار مین جنگل مین چرتا ہے خاصیت اون برگ بہشتی کی اوسکی
اصل مین ظاہر ہوتی ہے اور وہ جانور ان تین جگہہ کے سوا زمین چین مین اور سعد مین اور تبت مین کسینے کہا یا رسول اللہ عنبر
بھی دریائی جانور مین سے پیدا ہوتا ہے فرمایا ہان اسطرح سے ہی کہ پہلے وہ جنگلی تھا اور ہند مین چرا کرتا تھا اوسنے اون پتونمین سے
کہا لیا پھر حضرت جبرئیلؑ اوسکو جنگل سے دریا مین لیگئے اور وہ ایک بڑا جانور ہے دریائی چنانچہ بڑی اوسکی ہزار گز کی ہے اور پھر بارہ

کہ عنبر اوس سے نکلتا ہے ایک ہزار پانچ سو رطل اوسکا وزن ہوتا ہے **فصل چوتھی** دربیان نمازوں کا دنیا مین حضرت آدم اور
حضرت حوا کو کشف الاسرار مین تحت آیہ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ الخ لکھا ہے کہ پہلے جسنے صبح کی نماز پڑہی حضرت آدم علیہ السلام تھے
جب آسمان سے زمین پر آئے تو تھوڑا سا دن باقی تھا کہ روشنی دنکی دکھائی دیتی تھی اور ایک لحظہ آرام پایا تھا کہ آفتاب پوشیدہ
ہوا اور حضرت آدم کو اندوہ و درد پیدا ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہرگز رات ندیکھی تھی اور اندہیرے اور اندوہ کی شفقت
نہ کھینچی تھی یکایک عجب اوس ظلمت کو دیکھا کہ تمام عالم مین پہیل گئی اور آپ رنجور و مہجور اپنی جفت سے دور اوس اندہیرے مین آہ آہ کرتے
اور منہہ آسمانکی طرف کرکے مناجات پڑہتے لکھا ہے کہ اول غریبان اور پیشین غمخواران اور نخستین ہمہ گزیدگان حضرت آدم تھے کہ تنہا
دوستی اور آئین شب بیداری کی حضرت آدمؑ نے رکھی اور درد ہجرت سے نوحہ کرنا اور آدہی رات کو رونا عالم مین شروع کیا آخر جب
کارکنان قضا و قدر جبینۂ صبح کو بروے کار لائے اور شاہ زینت افزاے بزم افروز یعنے نیر جہان افروز کو حلہ ہاے نورانی پہنائی
حضرت جبرئیلؑ نے حضرت آدم کو بشارت دی کہ اے آدم اوٹھو صبح ہوئی اور دو رکعت نماز شکریہ کی ادا کر ایک بتقریب شکر گذرنے
شب ہجرت اور فرقت کے اور دوسری شکریہ ہونے صبح دولت وصلت کی حضرت آدمؑ نے بزبان حال کہا **فرد** شب وصل آمد
از بیم جدائی رستم ٭ با دلبر خود بکام دل بنشستم ٭ اور اول نماز پیشین یعنے ظہر کہ جسنے ادا کی حضرت ابراہیم خلیل تھے کہ جبکہ
انکو فرمان ذبح فرزند کا صادر ہوا اور خواب انکو دکھائی دیا حضرت ابراہیم نے اپنے تئین فرمان بردار کیا اور جان عزیز فرزند
کو بحکم فرمان خداوند کے نثار کیا ملک العرش نے اپنے فضل سے ندا دی اور حضرت اسمعیل کے واسطے فدیہ بہیجا اوسوقت آفتاب
زوال سے گذر گیا تھا حضرت خلیل اللہ نے دیکھا تو چار حال دیکھے ہر حال مین ایک خلعت اور ایک رفعت پائی اوسوقت کمر شکر
باندہ کر ساتہہ خدمت حضرت ربوبیت کے مشغول ہوئے اور چار رکعت نماز گذارین شکرانہ اون چار خلعت کا ایک شکر توفیق اور
دوسری شکر تصدیق تیسری شکر ندا چوتھی شکر خدا اور اول جسنے کہ چار رکعت نماز عصر پڑہی حضرت یونسؑ تھے کہ اوس نور دیدہ
اور بندۂ نیک پسندیدہ نے بیچ شکم ماہی کے اور اوس مچھلی نے بیچ شکم اور مچھلی کے قعر دریاے عمیق مین فریاد کی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے نہین ہے کوئی معبود لائق پرستش مگر تو پاک ہے تو تحقیق مین تھا ظلم کرنیوالون سے
بفرمان الٰہی اوس تاریکی اور سیاہی مین جگہ اوس مچھلی کا مثل آئینہ کے ہوگیا اور بکمال صفائی کے سبب حیوانات دریا کو بصو تماشے
عجیب دیکھا جب فضل ایزدی سے اوسکی مدد پہنچی اور زندان دریای صحرا مین خرامان ہوئے اوس ساعت مین وقت نماز
عصر تھا حضرت یونسؑ نے اپنے تئین دیکھا کہ چار تاریکیوں سے مینے رہائی پائی تاریکی ذلت سے اور تاریکی شب سے اور تاریکی

آب سے اور تاریکی شکم ماہی سے اس شکریہ مین چار رکعت نماز کی ادا کی اور اول جنہے کہ نماز شام گذاری حضرت عیسے علیہ السلام تہے کہ جب اوس پاک طینت پاک فطرت نے شکم مادر مین توریت اور انجیل پڑہی اور گہوارہ مین کلام کیا اہل ضلالت اور بطالت کو اوس سے عجب آیا اور کہا فرزند بغیر باپ کے نہین پیدا ہوتا ہے اور وجود مولود کا بغیر موجود ہونے مان اور باپ کے بیمعنی ہے اور جو کچھ کہنا تہا سو کہا اور راہ ضلالت اور گمراہی کی اختیار کی اور قم مین جا کر ثالث ثلاثہ کے معتقد ہوئے اور اس معنی سے غافل ہوئے کہ وہ بے پدر فرزند پیدا کرتا ہے اور طفل کو گہوارہ مین گویائی دیتا ہے حضرت جبرئیل آئے کہ ای عیسےٰ تیری قوم اسطرح کہتی ہے اور خالق زمین و آسمان اس گفتگو سے پاک ہے اوس ساعت مین وقت نماز شام تہا حضرت عیسے علیہ السلام اوٹہے اور خدا تعالی سے عفو اور رحمت چاہی اور تین رکعت نماز گذارین ایک رکعت سے دعوی ربوبیت اپنے مین سے دور کیا کہ تو ہے خداوند بزرگوار اور مین ہون بندہ ناچیز اور ساتہہ دوسری رکعت کی نفی الوہیت کی مان سے کی کہ تو ہے خداوند جبار اور مان میری ہے پرستار اور ساتہہ تیسری کی اقرار بوحدانیت کردگار کہ یگانہ اور یکتا ہے نام تیرا اور اول جنہے کہ چار رکعت نماز عشا گذارین موسی علیہ السلام تہے نواختہ بے عیب مخصوص تحفۂ غیب اجیر شعیب کہ جب مدت موعودہ انکی حضرت شعیب کے ساتہہ بسر ہوئی اور زمین مدین سے باہر آئے تو قصد مسکن اور اندیشۂ وطن کیا جب ایک منزل راہ چلے تو رات ہوگئی اور حضرت موسی علیہ السلام نے دیکہا اور خیال کیا کہ ظلمت کا دامن آفاق مین کہنچا ہوا ہے اور باد عاصف اوٹہی ہوئی ہے اور مینہ اور گرجنا اور بجلی موجود ہے بہیڑیا گلہ مین پڑا ہوا ہے اور انکی عیال کو درد زہ شروع ہے تمام عالم انکی واسطے خروش مین آیا اور دریا جہان کے جوش مین اوس شب مین آگ پتہر مین نرہی اور تمام روئے زمین پر ایک چراغ روشن نہوا حضرت موسیؑ اوسوقت عاجز تہے کہ کون بیٹہا ہے اور کون اوٹہا ہے اور کون آرام مین ہے اور کون گریزان ہے سر زانو پر رکہے ہوئے نہایت حیران اور بغایت پریشان بیٹہے تہے ناگاہ نظر کی بجانب طور اور دیکہا ایک شعلہ نور اور سنی ندلے رب غفور کہ اِنِّیۤ اَنَا اللّٰہُ یعنے تحقیق مین اللہ ہون حضرت موسی علیہ السلام کو چار غم تہے غم عیال اور غم فرزند اور غم برادر اور غم دشمن فرمان آیا کہ ای موسی غم نکہا اور اندوہ مت لیجا کہ چہرانیوالی غمونکی اور دور کرنیوالے اندوہون کے ہم ہین حضرت موسی اوٹہے اور اس ساعت مین چار رکعت نماز ادا کی اور تفصیل زائل ہونے اون چار غمون کی کہ جسکے شکریہ مین چار رکعتین گذارین معارج النبوة مین مذکور ہے ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ بہشت کے آرام اور نعمت نکے جاتے رہنے سے دو سو برس تک روئے اور سو برس تک حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے ساتہہ نزدیکی نہین کی اور چالیس دن رات کہانا نکہایا اور ایک روایت سے چالیس برس تک کہانے پینے کی طرف رغبت نکی اور بعد

جانے رہنے دولت وصال کے تین سو برس تک سر نہ اوٹہایا اور ایک مدت مدید برہنہ اور گرسنہ گذران کی اور بسبب اختلاف ہوا کے
انکی بدنکو آزار پہنچے تھے لیکن اوسکا سبب نہ سمجھتے تھے کہ بہشت کی خو کردہ تھے ایکدن حضرت جبرئیل امین بفرمان رب العالمین زمین پر آئے
اور حضرت آدمؑ سے احوال پوچھا حضرت آدمؑ نے کچھہ بسبیل حکایت نہ بطریق شکایت بیان کیا حضرت جبرئیل نے کہا یہ بسبب عریانی
اور تن برہنگی کے ہے پھر یہہ حال جاکر حق تعالی سے عرض کیا حق تعالی نے انکے واسطے دو جوڑے بھیسوں کے اور دو بکری کے
اور دو اونٹوں کے اور دو گایوں کے بہشت سے بھیجے کہ اونسے بچے پیدا ہوئے پھر اونکے ذبح کرنیکے واسطے مامور ہوئے اور ایک
اونمین سے ذبح کیا اور اوسکی پشم کو حضرت حواؑ نے کاتا اور حضرت آدمؑ نے بنا اور اپنے واسطے ایک پیراہن اور حضرت حوا کیلیے ایک
اوڑہنی درست کی اور جاتے رہنے نعمتون بہشتی سے بہت روئے یہہ خبر دلالت کرتی ہے کہ پہنا لباس کا بعد ملاقات
حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے تہا اور ممکن ہے کہ کاتنا حضرت حواؑ کا ایام جدائی مین ہوا ہو کہ حضرت جبرئیلؑ نے پشم حضرت آدمؑ سے
لیکے حضرت حوا کو پہنچا دی ہو چنانچہ ذکر طعام مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کہتے ہین کہ جب حضرت آدم نے محنت گرمی
اور آفت سردی سے نجات پائی حضرت جبرئیل نے کہا کہ مین تم مین کچھہ اضطراب دیکھتا ہون جو تمکو اذیت ہو بیان کرو حضرت
آدمؑ نے کہا ایسا گمان کرتا ہون کہ میرے پوست اور گوشت مین چیونٹیان سی حرکت کرتی ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ اسکو ہوس
کہتے ہین حضرت آدمؑ نے کہا یہہ کسطرح دفع ہووے کہا جلد اسکا علاج تجھپر روشن کرتا ہون یہہ کہکر نظر سے غائب ہوگئے تھوڑی
دیر کے بعد پھر آئے اور لال گہانس اور ایک روایت میں سیاہ بہی اور لوہا اور ایک اہرن اور اوسکی چوب اور خالیک یعنے دہونکنی
اور زنبور یعنے دست پناہ لاکر حضرت آدمؑ کو دیئے اور ایک چنگاری آگ کی جہنم سے لیکر جب حضرت آدمؑ کے ہاتھہ مین دی وہ چنگاری
اوڑ گئی اور دریا مین جا پڑی پھر حضرت جبرئیلؑ نے اوسکو دریا سے نکالکر حضرت آدمؑ کے ہاتہ مین دی پھر اوڑ کر جا پڑی چنانچہ سات
دفعہ حضرت جبرئیل نے اوسکو نکال نکال کر دیا اور وہ جا جا پڑی خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی
ایک جزو ہے ایک کم سو جزو اوس چنگاری جہنم سے کہ سات دفعہ دریا مین دہوئی گئی تہی جب حضرت جبرئیل نے ساتوین بار اوس
آتش جہنم کو حضرت آدمؑ کے ہاتہہ مین دیا وہ آگ حضرت آدمؑ کے ہاتہہ مین گویا ہوئی اور کہا کہ مین تیری تابعداری نہین کرونگی
بلکہ تیری اولاد سے گناہون کا بدلا لونگی حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہہ سچ کہتی ہے لیکن مین اسکو بند کردیتا ہون تا تمکو اور تمہاری
فرزندونکو اس سے نفع پہنچے پھر اوس آگ کو لوہے اور پتھر مین قید کیا کہ قیامت تک آدمیونکو اوس سے فائدہ ہوگا پھر حضرت آدمؑ
نے بموجب بتلانے حضرت جبرئیلؑ کے آلہ بنائے اور اول جنے کہ پہننے کی کپڑے اور لوہے کی اوزار بنائے اور درست کیے حضرت آدمؑ تہے

پہر حضرت جبرئیلؑ حضرت آدمؑ کے لیے ایک تہیلی لائے کہ اوسمین تین دانہ گیہون کے تہے اور کہا اسمین سے دو تمہارے واسطے ہین اور ایک حوا کا ہے چنانچہ یہہ نص باب میراث مین واقع ہوا کہ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ؕ یعنی مرد کے دو حصہ ہین اور عورت کیواسطے ایک حصہ اور وزن ہر دانہ گندم کا آٹھہ سو اٹھاسی درم کا تہا حضرت آدمؑ نے کہا اسکو کیا کرون کہا بون کہا نہین بلکہ جو دو کر اس سے تمہاری بہوک دفع ہوگی پہر اوس گائی کو ہل کے ساتہہ جوڑکر زمین پر ہانکنے لگے تو زمین ہٹی گاو کہ چندین مدت بہشت مین راحت کی ساتہہ چرتی تہی اور اس کام کی محنت ندیکہی تہی اور کسیطرح کا رنج نہ اوٹہایا تہا مچلانے لگی اور آنکہون سے آنسو بہانی لگی حضرت آدم علیہ السلام نے ایک لکڑی اوسکو ماری گائی نے فریاد کی اور کہا مجکو تونے کیون مارا حضرت آدمؑ نے کہا تونے میری نافرمانی کی گائی نے کہا جو کہ نافرمانی کرے لکڑی کہائی سچ ہے حضرت آدمؑ نے جانا کہ اسمین اشارا میری طرف ہے اتنا روئے کہ بیہوش ہوگئے حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ ابتدا سے حال غایت عظمت اور جلال سے فرشتون نے تجکو سجدہ کیا آخر کار گائی نے تجکو الزام دیا اور وہ موافقت کی سبب تہا اور یہہ مخالفت کی باعث حضرت آدمؑ جب اس اشارت سے خبردار ہوئے گائی اپنی گفتار سے باز رہکر چلنی لگی اور زمین کو کہیتی کے قابل کردیا پہر وہ تخم ڈالے حضرت آدمؑ کے حصہ مین گیہون پیدا ہوئے اور حضرت حوا کے حصہ مین جو اس جگہہ سے صاحب شریعت گیہونکو جو کی نسبت افضل جانکر صدقہ فطر مین گیہون نصف پیمانہ اور جو ایک پیمانہ کہتے ہین حضرت آدمؑ حق تعالی کے آگے روئے اور کہا الہی تخم ایک زمین ایک آب و ہوا ایک میری کہیتی سے گیہون پیدا ہوئے اور حوا کی کہیتی سے جو فرمان آیا کہ پہلے مخالفت میرے امر کی حوا نے کی تہی کہ اطاعت فرمان شیطان سے گندم نما جو فروش ہوئی جزا اعمال کی موافق افعال کے ہے القصہ جب آتش گرسنگی نے شکم حضرت آدم مین شعلہ مارا کہا اے جبرئیل ان گیہونکو پیٹ بہر کر کہاون حضرت جبرئیل نے کہا کہ باوجود اسکے کہ اس درخت کے واسطے یہہ تمام محنت اور الم تمہیں اور درد و غم دیکہے اسپر اتنی شتابی کرتی ہو صبر کرو کہ ابہی کام درپیش ہے حضرت آدم علیہ السلام بہت روئے اور جانا کہ یہہ مشقت نافرمانی کے سبب سے ہے صبر کیا تا آنکہ گندم کے خوشہ توڑے اور چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیلؑ نے پہر کہا کہ ابہی صبر کرو کہ یہہ خشک ہولین پہر حضرت آدمؑ نے ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیل کے اوکہلی بنائی اور گیہون اوسمین کوٹے کہ دانے بہس سے جدا ہوئے پہر اونکو چکی مین پیسا اور اوس آٹے کا خمیر کیا حضرت آدم ہر دفع کہ ایک صورت نور کی دیکہتے چاہتے تہے کہ کہاوین حضرت جبرئیلؑ انکو منع کرتے تہے پہر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ گڑہا کہودو اور لکڑیان جمع کرو اور آگ جلاؤ حضرت آدمؑ نے یہہ سب باتین کین پہر حضرت آدمؑ نے کمانچے یعنی کلچے بناکر آگ مین ڈالے اور بعضے کہتے ہین کہ روٹیان بناکر تنور مین

پکائین کہ طول اور عرض روٹیون کا پانچسو گز کا تہا جب تنور سے باہر نکالین چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیل نے کہا ذرا اور صبر کرو پہر کہانا
حضرت آدم ع نے کہا سبحان اللہ جب اتنی محنت اور مشقت کرے تو ایک لقمہ کہاوے اور روئی اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت جبرئیل
نے کہا کہ ای آدم تین ساعت دن باقی ہے اتنا تامل کرو کہ آفتاب غروب ہو جاوے اور روزہ کہولنے کا وقت آجاوی حضرت
آدم ع نے اسکے ثواب سے سوال کیا کہا خدا تعالی اس عمل سے تین دولتین عطا فرماے گا ایک یہہ کہ تمکو بخش دے گا اور تمپر عذاب
نکرے گا دوسرے یہہ کہ تمسے خوش ہوگا ہرگز تمہارے اوپر غضب اور غصہ نہین کریگا تیسرے یہہ کہ تمکو بہشت مین لائیگا پہر ہرگز باہر
نکرے گا حضرت آدم ع نے پوچہا کہ یہہ بزرگیان خاص میرے لیے ہین کہا جو تمہاری اولاد مین سے اسکے ساتہہ عمل کریگا اوسکو بہی یہہ
بزرگیان عنایت ہونگی جب شام ہوئی اور وقت آن پہنچا آدم نے چاہا کہ کہاوین حضرت جبرئیل ع نے کہا کہ حوا کا حصہ جدا کرو تا اونکے
اوسے بہیجا اور حضرت آدم ع نے اونکا حصہ جدا کرکے بہیجا اوسدن سے نفقہ عیال کا مرد کے ذمہ مقرر ہوا جبکہ آدم ع نے کہانا کہالیا
اور اپنی باطن مین ایک غدغدہ دیکہا حضرت جبرئیل سے پوچہا کہ اسکا سبب کیا ہے کہا اسکو پیاس کہتے ہین کہا تسکین اسکی کیونکر میسر ہوگی
حضرت جبرئیل ع گئے اور ایک چیز کہودنیکی انکو لاکر دی اور کہا کہ اس سے زمین کہودو حضرت آدم ع نے کہنیون تک زمین کو کہودا پانی
اچہا اور میٹہا اوسمین پیدا ہوا اور حضرت آدم ع نے اوسمین سے پانی پیا جب حضرت آدم کو قرار آیا پہر اپنی باطن مین انکو کچہہ معلوم ہوا کہا اے
جبرئیل ع یہہ کیا ہے کہ میرے اندر حرکت کرتا ہے حضرت جبرئیل ع نے کہا کہ مین اسکو نہین جانتا حق تعالی نے ایک فرشتہ کو بہیجا کہ اوسنے
آنکر انکو دونون پاؤن کے درمیان مین مسح کیا اوس کیفیت سے وہ اذیت انسے دفع ہوئی اور انکے دماغ مین بدبو پہنچی کہتے
ہین کہ اوس بدبو کے غم سے ستر برس تک روئے کیے **فصل پانچوین** ذکر توبہ کرنے حضرت آدم ع اور حضرت حوا علیہما السلام کے
معارج النبوۃ مین نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدم ع نے تین سو برس ساتہہ گریہ وزاری کے گذاری اور کہا کہ الہی تو آگاہ ہے کہ
یہہ عصیان از روے نسیان مجہسے واقع ہوا ملک العلام نے بطریق الہام کلمات طیبات اعلام فرمائے کہ سبب قبول توبہ اونکی ہوے
علما کو تعین اون کلمات مین چند قول ہین قدوۃ الاصحاب عمر ابن خطاب نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
نقل کیا ہے کہ حضرت آدم ع نے کہا خداوندا واسطے حرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرا گناہ بخش حق تعالی نے فرمایا ای آدم
تونے محمد کو کہانسے جانا کہا الہی جسدن کہ تونے مجکو پیدا کیا تہا اور میرے بدن مین تونے روح ڈالی تہی اور مینے آنکہہ کہولی تہی تو
ساق عرش پر لکہا دیکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مینے جانا کہ وہ گرامی ترین مخلوقات سے ہے کہ اوسکا نام تیرے نام بزرگ
کے پاس ہے خدا تعالی نے فرمایا قسم ہے عزت اور جلال اپنے کی کہ وہ آخر پیغمبرونکا ہے اور تیری اولاد مین سے ہوگا

اگر وہ نہوتا تو تجکو مین پیدا نکرتا اور اس وسیلہ کے سبب سے مین تجکو بخشا اور گناہ تیرے سے درگذرا اور امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ وہ کلمات یہہ تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؂ اور حسن بصری اور
سعید خدری اور مجاہد اور عکرمہ کہتے ہین کہ وہ کلمات یہہ تھے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ
چنانچہ قرآن بھی اسکے ساتھہ ناطق ہے یعنے اے پروردگار ہمنے ستم کیا اوپر نفسون اپنے کے ساتھہ نافرمانی کے اگر نہ بخشیگا تو گناہ ہمارے اور
نہ رحم کریگا ہمپر ہر آئینہ ہونگے ہم زیانکارون سے جب یہہ کلمات حضرت آدمؑ کی زبان پر جاری ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام نے ان کلمونکو
پڑھا حق تعالی نے ایک یاقوت سرخ جنت سے بھیجا اور اسکو خانہ کعبہ کی جگہہ رکھا اور وہ یاقوت مقدار خانہ کعبہ کے تھا اور اسمین دو دروازے
تھے ایک مشرق کیطرف اور ایک مغرب کیطرف اور اسکے بیچ مین ایک نور کی قندیل لٹکی ہوئی تھی کہ اسکو بیت المعمور اور ضراح بھی کہتے ہین
اور وہ ایسا صاف اور شفاف تھا کہ اندر سے اوسکے باہر اور باہر سے اندر سب معلوم ہوتا تھا اور اوسکے اوپر ایک خیمہ زبرجد کا برپا تھا اور
طنابین اوسکی سونیکی تھین اور معارج النبوۃ مین ابن عباس سے نقل کی ہے اور تفسیر بحر المواج مین بھی مذکور ہے کہ جسوقت حضرت آدمؑ
زمین پر آئے قد انکا آسمان تک تھا یعنے جب کھڑے ہوتے تو سر انکا آسمانکو لگتا اور تسبیح فرشتونکی سنتے تھے اور عجائبات آسمانکی دیکھتے تھے جب
انکے قد کی درازی کم ہوئی اور بقدر ساٹھہ گز کے ان کا قد ہوا تو انکو فرشتونکی تسبیح سنائی دینی بند ہو گئی انہون نے دعا کے واسطے ہاتھہ اوٹھائے
اور اللہ تعالی سے اپنی وحشت کی شکایت کی حق تعالی نے ایک یاقوت کا گھر بہشت سے کہ اوسمین دو دروازے زمرد کے تھے اوتارا کہ
اوسکی تمام تعریف اوپر ہو چکی ہے القصہ جب وحی آئی کہ اے آدمؑ میرا ایک گھر ہے وہان جا اور اوسکا طواف کر چنانچہ میرے فرشتے اوس
جگہہ آتے ہین اور طواف کرتے ہین تا تیری دعا قبول ہووے اور زلت تیری مغفور اور رنج تیرے خوشی کے ساتھہ مبدل ہوں پھر حضرت
آدمؑ نے زمین ہند سے وہان کا قصد کیا اور اللہ تعالی نے ایک فرشتہ کو بھیجا کہ حضرت آدمؑ کو راہ بتاتا جاوے حضرت آدمؑ روانہ
ہوئے اور جس جگہہ پر انکا قدم مبارک پڑتا تھا اور یہہ آرام لیتے تھے وہ جاے سبز و خرم ہو جاتی تھی اور کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ کے ایک
قدم سے دوسرے قدم تک تین دن کی راہ ہوتی تھی اور ایک روایت سے پچاس فرسنگ جب آدمؑ بہ تعلیم جبرئیلؑ اعمال حج اور زیارت
خانہ کعبہ کی بجا لائے ساتھہ اشارہ حضرت جبرئیلؑ کے حضرت آدمؑ کوہ عرفات پر آئے اتفاقاً حضرت حوا بھی جدہ سے طلب آدم مین چلی
آتی تھین اور سالہاے سال سے جدائی کی محنت دیکھی تھی اور شدت اشتیاق کی کھینچی تھی اور بواسطہ تصرف آب و ہوا اور تاب آفتاب
کے انکی بشرہ مبارک نے تغیر پایا تھا سو برس کے بعد باعتبار صحیح ترین اقوال عرفات مین ملاقات کی اور حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کو

اور حضرت حوا نے حضرت آدم کو پہچانا اسی سبب سے اوس مقام کا نام عرفات کہا ہے اور اوس دن کا نام روز عرفہ ہوا پہر دونون نے
مراجعت کی فرشتون نے حضرت آدم سے سوال کیا کہ اب تمہاری کیا آرزو اور تمنا ہے کہا رحمت اور مغفرت خدا تعالی عز اسمہ اس سبب سے
اوس جگہہ کا نام منی ہوا پہر ساتہہ قبول توبہ اور مغفرت اور رحمت کے مشرف ہوے پہر انہون نے واسطے مراجعت سراندیب کے خداوند
حبیب سے درخواست کی جب انہون نے رخصت پائی تو اوسی جگہہ بازگشت کی بروایت مجاہد چالیس دفعہ حضرت آدم ہندوستان
سے کعبہ کی زیارت کے واسطے پیادہ تشریف لائے اور چالیس حج کیے مجاہد سے پوچہا کہ حضرت آدم ع کے پیادہ چلنے کا کیا سبب تہا
کہا کونسی سواری اونکا بوجہہ اوٹہا سکتی اور قسم کہائی کہ ایک قدم اونکا تین رات دن کی راہ تہی اوسوقت تمام روی زمین پر سواے بیت المعمور
کے کہ مذکور ہوا کوئی گہر نہ تہا تفسیر احمدی مین لکہا ہے کہ علی ابن الحسین امام زین العابدین نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم ہند سے مکہ کو چار سو
بار گئے چالیس مین حج کے واسطے اور باقی عمرہ کیے اور بعد دو سو برس کے حضرت حوا کے ساتہہ ملے اور تفسیر زاہدی مین اور تفسیر مدارک وغیرہ
مین ہے کہ بیت المعمور کو بیچ زمانہ طوفان حضرت نوح کے تیسرے یا چوتہے یا ساتوین آسمان پر لیگئے اور اوسکو خانہ کعبہ کے مقابل کے زمین
پر بنا ہے رکہا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے ہر اوسکا طواف کرتے ہین جو کہ ایکبار طواف کر چکتے ہین دوبارہ نہین آتے ہین اور
عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد سے نقل کیا ہے کہ دو ہزار برس پہلے پیدائش زمین پر سے پانی پر مجوف کف یعنے درمیان سے خالی گہر کی شکل
موجود تہی زمین کو بعد سے اوسکے بچہایا اور قتادہ کہتا ہے کہ دو ہزار برس پہلے زمین کے پیدا ہونے سے فرشتون نے خانہ کعبہ کو بنایا تہا اور طواف
کرتے تہے اور انوار التنزیل مین تفسیر قول اللہ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ مین روایت
کیا ہے کہ پیغمبر سے پوچہا اول گہر کہ واسطے عبادت کی بنا کونسا ہے فرمایا کہ وہ مسجد الحرام ہے اوسکے بعد بیت المقدس تہوڑی مدت کے
بعد پوچہا کہ ان دونون کے درمیان مین کتنی مدت کا فاصلہ تہا فرمایا کہ چالیس برس کا اور بعضون نے روایت کی ہے اول اسکو حضرت
ابراہیم ع نے بنایا ہے اور ابن عباس سے کہتے ہین کہ پہلے وہ گہر بنا کہ جسکو حضرت آدم ع نے بمددگاری ملائکہ بنا کیا پہر ایک مدت کے بعد جو وہ ٹوٹ
پہوٹ گیا حضرت ابراہیم ع نے درست کیا دوبارہ پہر جو خراب ہوا ایک قوم تہی قبیلہ جرہم سے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پہلی بی بی
اونمین سے تہی اونہون نے بنایا سہ بارہ پہر جو ویران ہوا عمالقہ نے ترتیب دیا پہر قریش نے پہر حجاج بن یوسف نے اور تفسیر مواہب علیہ
مین مفسرین لائے ہین کہ علامتین بزرگی اور شرافت کعبہ کی روشن اور ظاہر ہین چنانچہ جو کوئی اوسکو دیکہتا ہے اشکبار ہوتا ہے
اور دل آدمیون کے خصوصاً حاجیون کے اوسکی طرف میل کرتے ہین اور یہہ کہ وہ خاص مومنونکا قبلہ ہے اور جو کوئی چاہے کہ اوسکو
خراب کرے نہین کر سکتا جیسا کہ اصحاب فیل نے چاہا تہا کہ اوسکا احوال بالتفصیل معلوم ہوگا انشا اللہ تعالی اور کوئی پرند جانور اوسکے

چہت پر نہین بیٹہہ سکتا اور ایک ساعت رات دن بہ طواف کرنیوالیکے خالی نہین رہتا اور اولیاء اللہ ہر شب جمعہ کو اوسکے گرد حاضر ہوتے
ہین اور جن بہی اوسکے طواف پیدل کرتے ہین اور انوار التنزیل مین ہے کہ جو پرندہ کہ اوپر کو اوڑتا جاتا ہے جب اوس مقام پر پہنچتا ہے
تو منحرف ہوجاتا ہے اور درندے جانور زمین حرم مین ساتہہ تمام اور جانورون کے اختلاط کرتے ہین اور کسیکے مانع اور مزاحم نہین
ہوتے ہین **فصل چہٹی** بیچ توالد و تناسل حضرت آدمؑ اور حضرت حوا علیہما السلام کے بعد محنت مفارقت اور مہاجرت کہ سات رحمت
مواصلت کی بہرہ مند ہوئے بقیہ عمر بفراغت گذاری اور قبول احکام الٰہی اور اطاعت فرمان بادشاہی جل ذکرہ مین کوشش کی تا بفرمان
ربانی نوع انسانی جیسی کہ چاہیے تہی پہیلی اور ساتہہ زراعت اور عمارت زمین کے اشتغال کیا اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت حوا رضی اللہ
عنہا کو بیس دفعہ حمل رہا اور معالم التنزیل مین ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ الخ لکہا ہے کہ حضرت
حوا رضہ نے چالیس فرزند بیس حمل مین جنے ہر دفعہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی جوڑوان اول اونکا قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا اور آخر
انکا عبد المغیث اور توام اوسکی امۃ المغیث پہر خدا تعالی نے نسل آدمؑ مین برکت ڈالی ابن عباسؓ نے روایت کی ہی کہ حضرت آدمؑ
کو موت نہین آئی جبتک فرزند اور فرزند فرزند اونکے چالیس ہزار نہوئے اور بیچ مولد یعنے جگہہ پیدائش قابیل اور ہابیل کے اختلاف
ہے بعضے کہتے ہین کہ حضرت آدمؑ نے حضرت حوا کے ساتہہ بعد گذرنے سو برس کے زمین پر آنیکے نزدیکی کی کہ اوس سے قابیل اور توام اوسکی اقلیمیا
ایکمرتبہ پیدا ہوئی پہر ہابیل ساتہہ توام اپنی لبوذا کے ایک دفعہ اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت آدمؑ نے جنت مین پیش از وقوع
ضلت حضرت حوا کے ساتہہ صحبت کی تہی اور حضرت حوا اوس جگہہ قابیل اور اوسکی توام کے ساتہہ حاملہ ہوئی تہین اور وقت ولادت انکی
کچہہ رنج اور درد حضرت حوا کو نہوا تہا اور خون بہی نہ دیکہا تہا جب زمین پر آئین اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا کے ساتہہ مجامعت
کی اور حضرت حوا ہابیل اور اوسکی توام کے ساتہہ حاملہ ہوئین ہنگام ولادت انکے رنج اور دکہہ ہوا اور درد لگے اور لہو بہی نکلا اور فاصلہ
درمیان دو حمل کے دو برس کی مدت ہوتا تہا بقول کلبی اور تفسیر زاہدی اور بحر المواج مین ہے کہ حضرت حوا کو پانسو بار حمل رہا اور ہر
دفعہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوئے مگر حضرت شیث علیہ السلام کہ تنہا پیدا ہوئے اور شریعت حضرت آدم علیہ السلام
مین درمیان بہائی اور بہن کے نکاح درست تہا لیکن اس طریق سے کہ بعد بلوغ ایک بطن کی بیٹی دوسرے بطن کے بیٹے کو دیتے تہے اور
اور ہر لڑکیکو اختیار تہا کہ جونسی بیٹی چاہتا تجویز کر لیتا تہا مگر وہ بیٹی کہ توام اور ہمزاد اوسکی ہوتی تہی نکہ کر سکتا تہا جب قابیل اور
ہابیل اور انکی بہنین بڑی ہوئین حضرت آدمؑ نے اقلیمیا جو ہمزاد قابیل کی ہابیل کے ساتہہ نامزد کیا اور لبوذا خواہر ہابیل کو قابیل کے
ساتہہ قابیل کی بہن کہ کمال خوبصورت اور حسین اور جمیلہ تہی اور ہابیل کی بہن کہ چندان خوبصورت نہ تہی قابیل کو یہ بات ناخوش

آئی اور کہا بہن میری خوبصورت ہے اور میرے ساتھ رحم مین ہی ہے اور علاوہ اسکے یہہ کہ مین اولاد جنت مین کا ہون اور یہہ اولاد زمین مین کی پس مین اسکے ساتھہ زیادہ سزاوار ہون کہ اسکو اپنے نکاح مین لاون حضرت آدم نے کہا کہ حکم خدا تعالی کا ایسیطرحسے صادر ہوا ہے ہمین مجکو اختیار نہین قابیل نے کہا خیر تو ہابیل کو مجھسے زیادہ چاہتا ہے سواسطے میری بہن کو کہ خوبصورت زیادہ ہے اوسکو دیتا ہے حضرت آدم نے کہا اگر میرے کہنے کا یقین نہین ہے تو تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو وہ اقلیمیا سے ساتھہ نکاح کرے اور نشانی قبولیت قربانیکی یہہ تھی کہ اوسکو ایک جگہہ رکھہ دیتے تھے اور اوس زمانے کا پیغمبر دعا کرتا تھا ایک آگ آسمان سے اوترکر اوسکو جلا دیتی تھی پس ہابیل کے پاس بہت سے دُنبے تھے اوسمین سے ایک جوان فربہ کہ اوسکو بہت دوست رکھتا تھا اور تھوڑا دودہ اور مسکہ لیکر ایک پہاڑ پر رکھا اور نیت کی کہ اگر میری قربانی قبول نہووے تو مین اقلیما کو چھوڑ دون اور قابیل زرع کرتا تھا دو خوشہ گندم کے ہلکی اور کم دانہ لا کر اوسی جگہہ رکھی اور اپنے دلمین کہا کہ یہہ قربانی قبول ہووے یا نہووے مین اپنی بہن سے دست بردار نہین ہونے کا اور اوسکو نہین چھوڑنے کا پس ایک آگ سفید بے دہوئینکی آسمان پر سے اوتری اور قربانی ہابیل کی کہا گئی اور قربانی قابیل کی چھوڑ گئی اور ساتھہ کہا نے اوسکے کہ التفات نکیا جب قربانی قابیل کی قبول نہوئی تو اوسکی زمین دلمین عداوت کا درخت پیدا ہوا اور آتش غصہ نے اسکے سینہ مین شعلہ مارا کہتے ہین کہ جب ہابیل اپنی گوسفندون کی چرائی مین مشغول ہوا تو قابیل اوسکے پاس آیا اور کہا لَأَقْتُلَنَّكَ یعنے تجکو البتہ مین مار ڈالونگا ہابیل نے کہا کسواسطے کہا اسلیے کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری قبول نہین ہوئی میری خوبصورت بہن تو لیگا اور تیری بہن بدصورت مجکو میسر کرینگے اور تیرے فرزند میرے فرزندون پر فخر کرینگے ہابیل نے کہا کہ میرا اس امر مین کیا گناہ ہے کسواسطے کہ اللہ تعالی سوائے پرہیزگارون کے کیسیکی قربانی قبول نہین کرتا معالم التنزیل اور بحر المواج مین لکھا ہے ہرچند قابیل چاہتا تھا کہ ہابیل کو مار ڈالے لیکن صورت مارنے کی نجانتا تھا اس سبب سے نہ مار سکتا تھا شیطان لعین نے آدمی کی شکل بنکر ایک مرغ کو ہاتھہ مین لیکر اوسکا سر پتھر کے اوپر رکہا اور دوسرا پتھر اوسکے سر پر مارا تا اوسکا سر کچلا گیا اور وہ مرغ مرگیا ایکدن قابیل نے ہابیل کو سوتا پایا اور اوسکا سر ایک پتھر پر رکھکر ایک پتھر مارا کہ اوسکا مغز مٹ گیا اور ہابیل مرگیا اوسوقت اوسکی بیس برسکی عمر تھی پھر قابیل حیران ہوا کہ اب اسکو کیا کرون اوسکو بوری مین لپیٹ کر چالیس دن تک اپنی پیٹھہ پر لیے پھرا - اور ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک برس تک لیے پھرا یہانتک کہ اوسکے مردہ مین بدبو پیدا ہوئی اور جانور درندہ اور پرند نے قابیل پر غلبہ کیا جبکہ یہہ کہین رکھدیتا تو جانور کہانے لگتے کمال تنگ ہوا اور جور فلک سے شکایت کرنے لگا پہر اللہ تعالی نے دو کوے پیدا کیے اور وہ دونون آپسمین لڑے

اور ایک نے ایک کو مار ڈالا جو کوا کہ جیتا رہا اوسنے اپنی چونچ سے زمین کھودی اور اوس مرے کوے کو اوسمین ڈالکر اوسپر خاک ڈالی کہ وہ چھپ گیا اور یہہ اسواسطے تھا کہ تا قابیل بھی اسیطرح دیکھکر ہابیل کو دفن کرے ابن عباس سے روایت ہی تفسیر زاہدی مین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کیواسطے گئے تو قابیل غائب تھا اور اوسکے عمل کی شومی سے بعضے درختون اور میوون سنے نقصان قبول کیا اور بعضے درختون سنے میوہ ندیا اور کانٹے کہ موجود نہ تھے پیدا ہوئے اور وحوش و طیور کہ آدمیون کے ساتھہ الفت کرتے تھے بھاگنے لگے اور اسکی بیوفائی سے ایک آندھی آئی اور تمام عالم کو تاریک کیا اور ہول و ڈر دلونمین پیدا ہوا حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت جبرائیلؑ سے پوچھا کہ اس تغیر کا سبب کیا ہے کہا یہہ سبب شومی گناہ قابیل پسر نا قابل تیرے کا ہے کہ ہابیل کو مار ڈالا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے جب یہہ سنا نہایت اندوہناک ہوئے جب پھرے تو قابیل سے ہابیل کا حال پوچھا اوسنے کہا مجکو تمنے کچھہ اوسکا نگہبان نہین کیا تھا حضرت آدمؑ نے اس امر ناپسندیدہ سے بہت رنج کیا کہ اسکے بعد حضرت پانسو برس تک نہ ہنسے کہتے ہین لقمہ حضرت آدمؑ نے کہ اوس درخت گندم سے کہایا تھا اوس لقمے سے قابیل کا مادہ حاصل ہوا تھا اور بشومی اوس لقمہ حرام کرنا فرمانی خدا اور اپنے باپ کی کرکر بہائی سے حسد کیا اور یہانتک بگڑ گیا کہ کفر اختیار کیا اور دین آتش پرستی کا قبول کیا اور تمام بدن اوسکا سیاہ ہوگیا اور جو کوئی اوسکو دیکھتا تھا اوس سے ڈرتا تھا کہ مبادا مار ڈالے اور کہتے ہین کہ ہر کوئی اوسکو دیکھکر پتھر اوسپر مارتا تھا اور وہ زخمی ہوتا تھا تاآنکہ ایکدن اوسکے فرزند نے اوسکو پتھر مارکر مار ڈالا اور بعضے کہتے ہین کہ خدای عزوجل نے اوسپر ایک ہوا تعینات کی تھی کہ اوسکو گرمی مین گرم ترین جگہہ زمین پر اور جاڑے مین سرد ترین جگہہ پر لیجاکر مبتلا اور گرفتار کرتی تھی قیامت تک اسی بلا کے ساتھہ معذب رہے گا۔ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ آدھا عذاب دوزخ کا تمام و کمال خاص اوسکو ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی جہان مین مارا جاتا ہے اوسکے قتل کے گناہ مین قابیل شریک ہوتا ہے کہ مَنۡ سَنَّ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَلَہٗ وِزۡرُہَا وَوِزۡرُ مَنۡ عَمِلَ بِہَا یعنے جو شخص کہ اختراع کرے کوئی برائی پس واسطے اوسکے گناہ اوسکا ہے اور گناہ اوس شخص کا کہ عمل کرے ساتھہ اوس برائی کے بعضون کے نزدیک یاجوج اور ماجوج اوسکی نسل سے ہین اور معارج النبوۃ مین نقل ہے کہ حضرت آدمؑ حضرت حوا کے ساتھہ ایک جگہہ پاک اور پاکیزہ مین بیٹھے تھے کہ ناگاہ دریاے غیب سے ایک ندی پانی صاف کی روان ہوئی اور وہ ندی بہشت سے آئی تھی اور حضرت جبرئیلؑ ایک گروہ فرشتون کے ساتھہ ایک طباق میوہ بہشتی کا ہتیلی پر رکھے ہوئے آئے اور کہا السلام علیک یا ابا محمد یعنے تحفہ سلام اوپر تیرے ای ابا محمد یہہ وہ نام حضرت آدم علیہ السلام کا ہے کہ بہشت مین حضرت کو اس نام سے پکارینگے پہر حضرت جبرئیل نے کہا اس میوے کو پہچانتے ہو کہا ہان یہہ میوہ بہشت کا ہے کہ حق تعالی سے مینے درخواست کی تھی کہ پہلے مرنیسے مجکو عنایت کرنا فرشتون نے کہا خدا تعالی نے تیرا مقصد حاصل کیا اب اس میوے کو کہاؤ اور

اس پانیمین جلدی نہاؤ اور اپنے تیئن پاک وصاف کرو اور پہر حوا کی ساتہہ صحبت کرو کہ آج میعاد انتقال نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی
تمہاری پشت مین انجام کو پہونچی حضرت آدم اور حضرت حوا نے بموجب فرمان قضاجریان کے عمل کیا اور حضرت حوا کو حمل رہا اور ایک
مدت وہ نور سینہ مین حضرت حوا کے مانند آفتاب کے چمکا کیا۔ اور روایت ہے کہ وقت نقل کرنے اوس مایۂ بہجت اور سرور ہو تا رو نور
ولادت حضرت شیث علیہ السلام ابلیس لعین کو ساتہہ ایک حجاب کے دروازے اوسکی چالیس برس کی راہ تہی اور ایک قول سے سو برس کی
راہ چہپا دیا اور ولادت حضرت شیث علیہ السلام کی پانچ برس بعد مارے جانے ہابیل سے تہی بقول جمہور اور معالم التنزیل مین وارد
ہے کہ اسوقت حضرت آدم علیہ السلام کی ایکسو تیس برس کی عمر تہی اور لفظ شیث سریانی مین معنے معلم کے ہین کسواسطے کہ اول جنہنے ساتہہ تدریس
اور تعلیم مسائل شریعت اور حکمت کے اشتغال کیا حضرت شیث علیہ السلام تہے اور یہہ فرزند ساتہہ حسن وجمال اور فضل وکمال کے فرزندان
حضرت آدم ع مین یگانۂ زمان تہا اور نور محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین مبین انکی سے تابان جب یہہ فرزند حد بلوغ کو پہونچا حضرت
جبرئیل ع حضرت آدم علیہ السلام پاس آئے اور کہا کہ کل شیث ع کو فلانی جگہہ حاضر کرنا کہ مین ساتہہ جماعت فرشتونکی آونگا اور عہد ومیثاق
اس نور کے واسطے لیا جاویگا دوسرے دن حضرت ابوالبشر بموجب اس امر کے حضرت شیث ع کو اوسی جگہہ لیگئے اور حضرت جبرئیل ستر
ہزار فرشتون کے ساتہہ وہان آئے اور عہدنامہ تاکید کے ساتہہ حضرت شیث سے لیا اور ساتہہ یاقوت کے پارچہ حریر بہشتی پر لکہا اور ساتہہ گواہی
فرشتون کے محکم کیا اور اوسکو لپیٹا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسپر مہر کی اور مضمون اوس عہدنامہ کا یہہ تہا کہ ای شیث
نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حفاظت کرتا رہنا اور سوای پاکیزہ ترین عورتون کے نہ پہنچانا اور تابوت سکینہ بہشت سے لاکر
حضرت آدم کو سپرد کیا اور وہ ایک صندوق تہا چوب شمشاد سے اور سونیسے ملمع کیا ہوا تین گز کا لنبا اور دو گز کا چکلا اور تمام انبیا
کی صورتین اوسپر نقش کی ہوئی تہین اور تفسیر کشف الاسرار مین ہے کہ اوسمین بعدد ہر پیغمبر کے خانہ بنے ہوئے تہے اور آخرین سب
خانون کا خانۂ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہا اور خانۂ خاتم النبیین رسول رب العالمین یاقوت سرخ کا تہا اور ہمارے
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہہ بصورت نمازگذار کے کہڑے ہوئے تہے اور داہنی طرف ایک مرد ادہیڑ کہڑا ہوا تہا اور اوسکی
پیشانی پر لکہا ہوا تہا ہٰذَا اَوَّلُ مَنْ تَبِعَہٗ مِنْ اُمَّتِہٖ اَبُوْبَکْرٍ یعنے یہہ وہ شخص ہے کہ اول تابعداری کرے اوسکی امت اسکی سے ابوبکر رض
ہے اور بائین طرف عمر بن الخطاب کہڑے ہوئے اور انکی پیشانی پر لکہا ہوا تہا لَا یَاْخُذُہٗ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ یعنے نہین پکڑیگا اوسکو اللہ
ساتہہ کسی برائی کے اور پیچہے ذوالنورین اور اونکی پیشانی پر لکہا تہا ہٰذَا بَائِنٌ مِنَ الْبَرِیَّۃِ یعنے ایک بار ہے برہ سے اور آگی علی ابن
ابیطالب علیہ السلام شمشیر حمائل کیے ہوئے اور اونکی پیشانی پر لکہا ہوا تہا ہٰذَا اَخُوْہُ وَابْنُ عَمِّہٖ یعنے بہائی اوسکا ہی اور بیٹا چچا

اوسکے کاہی اور گرداگرد سب امام اور خلیفہ اور نقیب اور ایک بڑا لشکر مہاجرین اور انصار کا القصہ تابوت سکینہ حضرت آدم کو سپرد کیا اور
مقرر کیا کہ وہ عہدنامہ اوس تابوت مین بحفاظت تمام رکہی اور اپنے فرزندونکو وصیت کرے کہ ہر ایک عہدنامہ اسیطرح لکہی اور اس
تابوت مین رکہتا جاوی اور جو کچہہ کہ اوسمین ہے بخوبی بجا لاوی اور رجانا چاہیے کہ یہہ عہدنامہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو آبا و اجداد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور حضرت شیث سے تا روزگار عبداللہ بن عبدالمطلب تک کرسی بکرسی پہنچتا رہا اور اول یہہ تابوت حضرت
آدم علیہ السلام کے پاس تہا اور اونسے شیثؑ کو پہنچا اور اونسے تمامی اولاد امجاد کو تا حضرت صالحؑ اور بعد انکے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اور اونسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور اونسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو اور پہر بنی اسرائیل کو تاآنکہ حضرت موسی علیہ السلام کو
پہونچا اور انہون نے توریت کو اوسمین رکہا پہر جمیع انبیا بنی اسرائیل پاس پہنچا اشموئیل تک چنانچہ بیان اسکا آویگا انشاء اللہ تعالی
القصہ اوس تابوت سکینہ مین ایک جانور تہا بلی جیسا اور اوسکی دم تہی اور دو بازو تہے یاقوت کے یا زبرجد کے اور مونہہ اوسکا آدمی کے
مونہہ کے مشابہ تہا اور دو آنکہین تہین جیسے مشعل روشن اور آواز اوسکی شیر جیسی جب کافرون کے ساتہہ لڑتے تہی تو اوس تابوت کو
لشکر کے آگے آگے لیے پہرتے تہی اور سکینہ تابوت مین سے باہر نکل آتا تہا اور اوسکی آنکہونکی شعاع سے دشمنونکی آنکہین خیرگی کرتی تہین
اور اوسکی آواز سے گہوڑے دشمنونکے بہاگتے تہی اور اونکے دلمین ڈر پیدا ہوتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک ہوا سخت تہی کہ لڑائی
کے وقت اوس تابوت مین سے نکل کر دشمنونکی مونہہ پر چلتی تہی اور اونکو متفرق کر دیتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ سکینہ ایک روح تہی
کہ جب انمین کسی امر مین اختلاف ہوتا تہا تو وہ روح گویا ہو کر حکم کرتی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ سونیکا طشت تہا کہ بہشت سے لائی تہی
اور اوسمین پیغمبرون کے دل دہوئی ہوئے تہی واللہ اعلم بالصواب **فصل ساتوین** پیدا ہونے ذریت آدمؑ مین انکی پشت سے
اور عہد و پیمان لینا خدا تعالی کا انسے قولہ تعالی وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ الخ صاحب معارج النبوۃ
کہتا ہے کہ بیان قصہ مذکورہ کا مطابق روایات صحیحہ اور عبارت صحیحہ کے کہ بیچ نظر کے گذری ہین اسطرح پر ہے کہ ابن عباس سے
روایت ہے کہ جب حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ساتہہ اونکے خطاب فرمایا کہ ای آدم تجکو کسنے پیدا کیا کہا یا رب
تو نے فرمایا تیرا رب کون ہے کہا تو ہے رب میرا فرمایا سجدہ کر میرے تئین فی الحال حضرت آدم نے سجدہ کیا پہر خطاب آیا کہ ای آدم تجہسے
اور تیری اولاد سے عہد و پیمان لیتا ہون تا سبب استحکام قواعد خدمت اور موجب دوام عفو محبت کا ہو حضرت آدمؑ نے کہا بجان
منت رکہتا ہون تمین حق تعالی نے فرمایا کہ حجر اسود بہشت سے لاؤ اور وہ یاقوت جنت سے تہا برف جیسا سفید اور روشنائی اوسکی
مانند شعاع آفتاب کے اب بسبب ہاتہہ لگنے ناپاکون اور مشرکون کے سے سیاہ ہو گیا ہے اور روایت کی ہے کہ اگر مشرکون کے ہاتہہ نہ لگتی

تو جو مبتلا اور درد مند اوسکو چہوتا اللہ تعالی اوسکو شفا کرامت فرماتا القصہ حق تعالی ذریت حضرت آدم کو انکی صلب سے باہر
لایا اور ساتہہ انکے عہد باندہا اور عہد نامہ حجر اسود کو سونپا اور تفسیر مدارک مین ہے کہ جمہور مفسرین اس امر پر ہین کہ لینا عہد کا
بعد پیدا ہونے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت مین جا نیسے پہلی واقع ہوا بہشت کے دروازہ کی میدان مین اور عرض اوس میدان کا
تین ہزار برس کا رستہ ہے تفسیر معالم اور مواہب مین ہے کہ عبد اللہ نے اپنی صحیح مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ حضرت رسالت
پناہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدای تعالی نے میثاق لیا حضرت آدم سے نعمان پر اور وہ ایک جنگل ہے نزدیک عرفات کے
اور اوسکو نعمان سحاب بہی کہتے ہین اور ایک قول سے بطن نعمان بہی کہتے ہین اور لباب مین ہے کہ اخذ میثاق دنیا مین ہوا اور وہ
ایک زمین ہے ولایت ہند مین بعد نکالنے حضرت آدم کے بہشت سے اور معالم مین بقول امام کلبی روایت ہے کہ مکہ اور طائف مین
میثاق لیا گیا ہے تفصیل اسکی اسطرح پر ہے کہ حضرت آدم ہر برس طواف کے واسطے مکہ شریف مین آتے تہے اور اعمال حج کی بجا
لاتے تہے تا آنکہ ایکبار کوہ عرفات کے نیچے کہ اوسکو وادی نعمان بہی کہتے ہین سو گئے کہ حق سبحانہ تعالی نے دست قدرت اپنا پشت
آدم پر پہیرا فی الحال ذریت انکی چیونٹیونکی طرح بترتیب کہ دنیا مین پیدا ہوئی اور قیامت تک پیدا ہونگے یعنے بیٹا باپ سے اور
باپ دادا سے تا آدم طرفۃ العین مین عدم سے وجود مین آئے اور سب نے لڑکپن کی عمر تمام کر کر بلوغ اور عقل حاصل کی اور ایک
مدت ساتہہ تکلیف شرعی کے گذاری اور علامتین صنعت خداوندی کی دیکہین پہر اونسے گواہی چاہی کہ الست بربکم یعنے آیا
نہین ہون مین رب تمہارا قالوا بلی سب نے کہا ہان جب دنیا مین آئے بعضون نے بواسطہ تعلق اس جہان کے غایت پریشانی سے
غفلت کی روئی اپنے کانون مین رکہی اور اوس عہد کو فراموش کیا لیکن عارف مفرد کہ ماسوی اللہ کے مجرد ہین اوسدن کی آواز
ابتک انکی کانون مین ہے نفحات الانس مین مذکور ہے کہ علی سہیل اصفہانی کو کہا روز بلی تجکو یاد ہے کہا ہان کیونکر نہ یاد ہو کہ وہ
ایک ہوا تہی روایت ہے کہ اول طائفہ کہ ذریت حضرت آدم علیہ السلام سے ظاہر ہوا انبیا تہے اور اونمین سے کہ جو پہلے باہر
آیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہے پہر خطاب آیا کہ ای محمد تجکو کسنے پیدا کیا ہے کہا خداوند تعالی تو نے فرمایا تیرا پروردگار کون ہے
کہا تو ہے سبحانہ فرمایا سجدہ کر اپنے خداوند کو پس خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سجدہ کیا حق تعالی نے فرمایا ای محمد
تجہسے عہد و پیمان لیتا ہون کہا بہتر فرمایا اس حجر اسود پر ہاتہہ رکہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دست مبارک اپنا اوسپر
رکہا ابتدا اس عہد و پیمان کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہوئی پہر حضرت نوح سے پہر اور پیغمبرون سے
قولہ تعالی وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ الخ اور وہنے بہی اسیطرح سوال ہوا اور اونہون نے

بہی سجدہ کیا اور لینا عہد و پیمان کا اور ہاتہہ رکہنا حجر اسود پر اسیطرح وقوع مین آیا پہر گروہ انبیا کو خطاب فرمایا کہ یہہ محمد بن عبد اللہ پیغمبر میرا ہے کہ آخر زمانے مین اسکو باہر لاؤنگا اور اسکی شریعت کا ذکر تم اپنی کتابون مین مطالعہ کروگے اسکے ساتہہ ایمان لاؤ **قوله تعالى** وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ پہر تمامی ذریت حضرت آدمؑ کو چیونٹیونکی طرح باہر نکالا اور اونسے اپنی خالقیت اور ربوبیت کا سوال کیا اور ان سب نے اقرار کیا فرمایا سجدہ کرو مجکو اگر اس اقرار مین تم سچے ہو سب نے سجدہ کیا مگر کافر اور منافق کہ انکی پیٹہین سیدہی رہین سجدہ نکر سکے محمد بن عتبہ کہتا ہے کہ جب مومنون نے سجدہ کیا اور منافقون نے نکیا اور مومنون نے سر سجدہ سے اوٹہایا انہون نے ایک گروہ دیکہا کہ اونہون نے انکی ساتہہ موافقت نکی یہہ دو گروہ ہوگئے بعضے کہ انکو توفیق رفیق ہوئی دوبارہ سجدہ شکرانہ درگاہ یگانہ مین بجالائے کہ بعضے لوگون کے نزدیک فرض ہونا دوسری سجدیکا نماز مین اسی سبب سے ہے اور بعضے سجدہ کرنیوالون نے جب دیکہا کہ ایک جماعت نے سجدہ نکیا یہہ بہی سجدہ اول سے پشیمان ہوئے اور سجدہ شکر دوبارہ نکیا پہر انہون نے کہ بالکل سجدہ نکیا تہا اونمین سے کہ بعضونکو دوسرا سجدہ کرتے دیکہا یہہ بہی دو گروہ ہوگئے بعضے کہ نکرنے سجدہ پہلے سے پشیمان ہوئے تہے دوسرے سجدہ مین اونکے ساتہہ موافقت کی اور بعضے اوسی مخالفت پر قائم رہے اور ہرگز سجدہ نکیا حاصل یہہ کہ تمام ذریت آدم علیہ السلام کی چار قسم ہوئی ایک طائفہ کہ دونو سجدہ بجالایا مومن جیے اور مومن مرے اور دوسرے وہ گروہ کہ جنہون نے دونو بار سجدہ نکیا کافر جیے اور کافر مرے اور تیسرے وہ فرقہ کہ پہلا سجدہ کیا اور دوسرا نکیا یہہ مومن جیے اور کافر مرے اور چوتہے کہ برعکس اسکی تہے یعنے پہلا سجدہ نکیا اور دوسرا بجا لائے کافر جیے اور مومن مرے روایت مین آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی ذریت مین بعضونکو مانند چراغ کی نورانی اور روشن دیکہا اور بعضونکو مانند چمکتے ہوئے ستارون کی اور بعضونکو سفید نورانی اور بعضون کو سیاہ ظلمانی پوچہا خداوندا یہہ کون ہین فرمایا جو کہ مانند چراغ کی ہین پیغمبر ہین اور جو کہ مثل ستارون کی ہین عالم ہین کہ وارث انبیا کی ہین اور وہ جو کہ سفید اور نورانی ہین اصحاب یمین اور نیکبخت تیری اولاد کی ہین اور وہ جو سیاہ اور ظلمانی ہین اصحاب شمال اور بدبخت قابل عذاب تیری اولاد مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعضے مانند آفتاب کے تہے اور بعضے مانند چاند کی اور بعضے مثل ستارونکی اور بعضے مانند شمع کی اور بعضے مثل چراغ کی اور بعضے سفید رو اور بعضے سیاہ رو جو کہ آفتاب کی مانند تہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تہے اور وہ جو چاند اور ستارہ نسے تہے انبیا تہے اور وہ جو شمع کیطرح تہے عالم تہے اور وہ جو چراغ کی شکل تہے زاہد اور عابد تہے اور وہ جو سفید رو تہے سب مومن تہے اور وہ جو سیاہ رو تہے کافر تہے پہر حق سبحانہ تعالی

نے سعادتمندون کی حق مین فرمایا ہٰؤُلَاۤءِ فِی الْجَنَّۃِ یعنے یہہ لوگ جنت مین ہونگی پہر اہل شقاوت کی حق مین فرمایا ہٰؤُلَاۤءِ فِی النَّارِ
یعنے یہہ لوگ دوزخ مین ہونگے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا الٰہی سبکو یکسان کیون نہ پیدا کیا فرمایا ہمارے ارادۂ ازلی مین یونہین
تہا کہ جو گروہ مخصوص نعمتون کے ساتہہ ہووے اور ساتہہ شکرگذاری ہماری کی مصروف ہووی ہم بہی ساتہہ زیادتی نعمت اور افزونی
فضل و کرم انکی کے مصروف ہووین اور کام انکا جیسا کہ ہماری فضل و انعام کا قاعدہ ہے انجام کو پہنچائین ای آدم ہمنے آسمانکو
پیدا کیا اور اوسکے واسطے رہنے والی مقرر کیے اور زمین کو پیدا کیا اور اوسکی لیے رہنے والی مقرر کیے اور بہشت کو پیدا کیا اور اوسکو
ساتہہ انواع لطائف اور عواطف کی آراستہ کیا اور اوسمین رہنے کے لیے ایک طائفہ نامزد کیا اور دوزخکو پیدا کرکر ساتہہ طرح طرح کے
عذاب اور عقاب کی خوفناک کیا اور اوسکے واسطے ایک جماعت معین کی منقول ہے کہ جب حضرت آدم ع پر انکی اولاد کو عرض کیا تو نظر
حضرت آدم کی داہنی طرف اصحابون مین سے ایک فرزند سعادتمند پر پڑی کہ سب مین نورانی اور صورت مین بے نظیر اور سیرت
مین دلپذیر تہا اور باوجود ان تمام ناز و اعزاز کی روتا تہا اوسکے رونی پر حضرت آدم کا دل کڑہنے لگا اور حضرت جبرئیل سے اوسکا
احوال پوچہا حضرت جبرئیل ع نے کہا کہ یہہ ایک پیغمبر ہے تیری اولاد مین سے کہ نام اوسکا داؤد ہوگا کہا یہہ روتا کیون ہے جواب دیا
ایک زلت کی واسطے کہ وہ زلت چالیس برس اوسکو رولائیگی کہا اسکی عمر کتنی ہوگی کہا ساٹہہ برسکی پہر کہا کہ میری عمر کتنی ہوگی کہا ہزار
برسکی حضرت آدم علیہ السلام نے کہا چالیس برس مینے اپنی عمر مین سے اسکو بخشے پہر دعا کی یا رب چالیس برس میری عمر مین سے داؤد کو
دے دعا انکی قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ عمر داؤد ع کی سو برسکی ہووے اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ اس مضمون کو لکہا اور
ساتہہ گواہی فرشتون کے محکم کیا بعد گذرنے نوسو ساٹہہ برس عمر حضرت آدم ع کی جب ملک الموت حضرت آدم ع کی روح قبض کرنیکو
آیا کہا میرا وعدہ اجل کا بعد ہزار برسکے مقرر ہوا ہے ابہی چالیس برس باقی ہین ملک الموت نے حضرت داؤد کا قصہ حضرت آدم سے بیان
کیا حضرت آدم ع نے جان کی دوستی سے اس امر کا انکار کیا اور وہ جانبر کہا حضرت عزرائیل نے یہہ سب قصہ حق تعالی سے عرض کیا
ایزد سبحانہ نے اپنی عنایت اور کرم سے عمر آدم علیہ السلام کی پوری ہزار برسکی کردی اور حضرت داؤد ع کی بہی سو برس سے کم نہ کی
لیکن پہر حکم ہوا کہ کوئی آدمی اپنی عمر مین سے دوسریکو نہ دینے پاوے نقل ہے کہ اوسدن خطاب پہنچا کہ میرے بندی گہر اور مال
اور پیشے اور کاریگریون مین سے جسکی آرزو ہو قبول کرے ہر ایک کو جو پسند آیا قبول کیا ایک قوم نے اونسے منہ پہیر لیا اور
اختیار کاروبار او زر و درم و دینار سے فارغ ہوئے اور انسے جدا ہوگئے خطاب آیا کہ ای میرے بندو ان چیزون سے تمنے منہ کسواسطے
پہیرا اور کسی چیز کو نہ دیکہا اونہون نے کہا خداوندا دنیا کی ساتہہ کیا کام اور بازار اندیشہ اور پیشہ اسکے سے کیا غرض اوسوقت

خطاب ہوا کہ مجکو قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ کوئی بندہ ان چیزون سے میری بندگی کے واسطے فارغ نہووے مگر اہل آسمان اور
زمینو نکو کہ اونکی رزق کا ضامن مین ہونگا اور وظیفہ شام اور صبح کا بے نقصان انکو پہنچاونگا آدمی بنتے ہین اور بستے ہین اور
آدمی پیدا ہے اور بوڑھے ہوتے ہین وہ کہتا ہے نقل ہے کہ جب عہد و پیمان ہو چکا فرشتے حضرت آدمؑ کے انبیا اور سلسلہ عشق و محبت
سے آئینے ہیں اور عہد نامہ لکھی مضمون کا لکھا اور اسکو ملائک نے حجر اسود کی کہ دو آنکھین اور زبان تھا اور دہن تھا بحکم الٰہی اوسنے منہ
کھولا اور عہدنامہ کو اوسکی موجہ مین رکھدیا اور فرمان ہوا کہ جو کوئی ساتھ اوس عہد و پیمان کے دنیا مین وفا کرے اور اللہ تعالیٰ کی
قسم کہ جو جیب اوسکو بوسہ دیوے اور تعظیم کرے قیامت کے دن حجر اسود اوسکی وفا داری پر گواہی دیگا اور روایت ہے کہ جب فرشتونکی
نظر ذریت آدم پر پڑی کثرت اور بسیاری اونکی سے تعجب کیا اور کہا خداوندا اس خلائق کثیر کو جگہ اور گھر اور دکان اور باغ اور سرا
اور [illegible] چاہیے اور زمین اتنی نہین کہ انکی گنجائش ہمین ہووے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو دنیا مین ہمیشہ ثبات اور قیام نہوگا ایک آویگا
اور دوسرا جاویگا اور ایک پیدا ہوگا اور دوسرا مریگا فرشتون نے جب یہ مضمون سنا کہا خداوندا ان ماں باپ بہائی اور بہن
ماں باپ ایک دوسرے کو دیکھینگے اور انمین محبت اور دوستی ہوگی جب یہ دار الفنا سے رحلت کرینگے اور زحمت فراق کا باغ کا مرا[illegible]
مین ساتھ خزان موت اور درد [illegible] پراگندہ ہونگے اور عیش انکا بدمزہ ہوگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ غفلت درازی عمر کی انکے
دلون پر غالب کردونگا تا یہ ایک دوسرے جانی کو آپ خاک مین پہونچے اور اوسکو ذرہ اعتبار نکرینگے **فصل آٹھوین** معزز
ہونے حضرت آدم علیہ السلام مین اور وفات اور مدت عمر انکی مین معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب پانسو
برس عمر حضرت آدم علیہ السلام سے گذری اور اولاد انکی بہت سی ہو گئی حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیغمبری عطا فرمائی اور انکے
فرزندون پر انکو رسول مقرر کیا اور رات بیچ پانچ وقت کی نماز فرض کی اور روزہ اور غسل جنابت کا حکم ہوا اور کھانا گوشت مردار
اور سور اور خون اور شراب کا منع کیا قصص الانبیا مین آیا ہے کہ روزے ایام بیض کے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین
ہر مہینے کی انپر فرض ہوئے تھے اور انکے بعد بھی سب پیغمبرون پر تا زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرض ہے۔ اور کشف الاسرار
مین ہے کہ اگلون پر روزہ عاشورہ اور ایام بیض واجب تھے اول جسنے کہ روزہ رکھا حضرت آدمؑ تھے۔ اور امیر المومنین علی
ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آئے تو تابش آفتاب سے بدن انکا
سیاہ ہو گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا ای آدم تو چاہتا ہے کہ بامر الٰہی تیرا بدن سفید ہوجاوے کہا ہان کہا ہر مہینے مین
تین روزے رکھ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین حضرت آدم نے پہلا روزہ رکھا تو تیسرا حصہ انکے بدن کا سفید ہو گیا

اور ساتھ ان ساری کتابوں پیغمبروں کے اور چاہا کہ سب پیغمبروں کو جدا جدا بیان کریں تو ایک صندوق نکالا اور اوسکا قفل
کھولا اور اوس میں سے ایک صحیفہ شریفہ نکالا اور اوسکو کھولا کہ اوس میں صفات اور علامات نبوت اور معجزے انکے لکھے ہوئے
سے اور انکی زبانوں اور عطاؤں کا اور بلاؤں کا بیان کہ اوپر نازل ہونگے سبکو آشکار کیا پیغمبروں میں سے اول اپنا ذکر کیا پھر
شیث کا پھر ایک ایک جدا جدا تا آنکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا پھر پہلے ذکر انوش بن شیث کا کیا اور آخر
صفات ابوبکر پھر عمر فاروق پھر عثمان پھر علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہم اور پھر امام حسن اور امام حسین ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیان
کیا پھر اوس صحیفہ کو لپیٹا اور اوس صندوق میں رکھا اور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف دیکھا اور کہا اے فرزند جان اور آگاہ
ہو کہ میری اجل آن پہونچی اور میں اس دنیای فانی سے دار البقا کو رحلت کرتا ہوں اب میرے بعد خلیفہ میرا تو ہے چاہیے کہ
قصر خلافت میں ساتھ تقوی اور پرہیزگاری کے سرداری کرنا اور ساتھ شریعت کی اللہ تعالی سے میرے اوپر ظاہر کی عمل کرنا اور یہ
جو اوپر جاری ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرنا اور وہ صندوق انکو سونپا اور ایک انگوٹھی کہ سرمایہ دولت اور سعادت کی
تھی انکو دی اور ایک روایت میں اسطرح پر ہے کہ جب مرض حضرت آدم کا غلبہ کیا اونکی خاطر سے روغن زیتون کی خواہش
کی حضرت شیث کو کہا کہ کوہ طور سینا پر جاؤ اور حق تعالی سے میری طرف سے روغن زیتون کی درخواست کرو حضرت شیث نے اوسے
کہا یا رب میرا باپ بیمار ہے اور امیدوار ہے کہ روغن زیتون بہشتی سے بہرہ مند ہووے پس بعد دعا ایک آواز آئی کہ اے [illegible]
[illegible] کا [illegible] الا شیث نے اپنا لکڑی کا پیالہ بلند کیا عالم غیب سے اوسمیں روغن زیتون آپڑا حضرت شیث نے فراغت [illegible] کہ وہ
حضرت آدم کو پہنچایا جب حضرت آدم نے تھوڑا سا اوس میں سے ملا اور تھوڑا سا چکھا بعنایت ایزدی وہ بیماری جاتی رہی لیکن ایک
مدت کے بعد پھر اوسی مرض نے عود کیا جب بیماری نے غلبہ کیا تو اونکی طبیعت بہشت کے میووں کی طرف خواہش [illegible] شیث [illegible]
[illegible] تھوڑی دور گئے تھے کہ رستے میں حضرت جبرئیل کو دیکھا کہ ایک گروہ فرشتوں کی ساتھ کفن اور حنوط لیے ہوئے آتے ہیں حضرت شیث
نے [illegible] ان آدم سے سوال کیا کہ تم کہاں جاتے ہو [illegible] صورت حال بیان کی کہا [illegible] ہم بھی آئے ہیں کہ اوسکو اوسکے
مطلب کو پہنچائیں پھر پھرے اور وہاں آنکر دیکھا کہ حضرت جبرئیل اور سب فرشتوں نے حضرت آدم کے پاس بیٹھ کر پوچھا کہ کیا حال
ہے حضرت آدم نے کہا کہ شدت اور صعوبت مرض کی اس مرتبہ کو پہنچی ہے کہ عبادت کی واسطے [illegible] سکتا ہوں تا کہ ملاقات
یاد [illegible] ساتھ تحفہ درود اور ہدیہ سلام کے ملک العلام کی پاس سے آیا اور کہا السلام علیک یا آدم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ان اللہ تعالی یقرئک السلام ویقرئک [illegible] تمہیں تحفہ سلام اوپر تیرے ای آدم اور رحمت اللہ کی اور

برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالیٰ تجکو اور تیرے سب فرزندونکو سلام فرماتا ہے حضرت آدمؑ نے جلدی سے جواب دیا اور تعظیم اور تکریم ابو یحیی یعنے
ملک الموت کی بجا لائے حضرت حواؑ پیچھے بیٹھی ہوئی روتی تہین حضرت آدمؑ نے اونکو کہا یہانسے باہر جاؤ اور مجکو ان لوگون کے پاس کہ پروردگار
کنے سے آئے ہین چہوڑ دے کہ جو مصیبت مجہپر گذری تیری ہی سبب سے ہوئی - اور اسیطرح مدارک التنزیل مین ہے پہر حضرت آدمؑ نے
حضرت جبرئیلؑ کی طرف منہ کرکے کہا کہ اب تجہسے ایک سوال کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ اب مین چشندۂ مرگ ہون اور خدا تعالیٰ پاس جاتا ہون
اوس امر سے کہ مجھسے واقع ہوا ہی شرمندہ ہون چاہتا ہون کہ تو مجکو بتا دے کہ آسمان مین مجکو عاصی کہتے ہین یا تائب ملک الموت اور تمام
فرشتے رونے لگے اور حضرت جبرئیلؑ مضطرب ہوئے پس ندا آئی کہ ای آدم سر اوٹہا حضرت آدمؑ نے اپنا سر اوٹہایا اور بہشت کو آراستہ دیکہا
اور جو کچہ اللہ تعالیٰ نے انکو واسطے مہیا اور آمادہ کیا تہا اونکو دکہایا حضرت آدمؑ نے ملک الموت کی طرف منہ کرکر کہا کہ ای تحفۂ کارخانۂ
ہیبت و سیاست وای سالار میدان شمشیر ریاست عجل عجل یعنے جلد جلدی کہ میری جان مشتاق وصال جانانکی ہے اور اس بند تن
اور قید بدنسے روح نکال ملک الموت دریائے عشق روح پرفتوح حضرت آدمؑ کے ہوئے اور حضرت آدمؑ ساتہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس
کے مشغول ہوئے حضرت جبرئیلؑ نے ملک الموت سے کہا کہ ای قابض ارواح بنرمی اور آسانی روح مطہر ابو البشر کی قبض کرنا
کہ احترام اور اہتمام اسکے امر کا دشوار ہے کس واسطے کہ یہہ ساتہہ ید قدرت خداوند جل و علا کے پیدا ہوا ہے اور ارواح نازنین اسکی نفخ
ارشاد ہدایت بنیاد و نفخت فیہ من روحی یعنے پہونکی مینے بیچ اوسکی روح اپنی مشرف ہوئی ہے اور تمام افواج ملکی اور سکان [illegible]
فلکی اسکے سجدہ کرنیکو واسطے مامور ہوئے ہین اور منزل اور ماوی اسکا حظائر قدس مین مقرر ہوا ہے ملاحظہ ان بزرگیون کا ضرور ہے
جب ملک الموت اپنے کام سے فارغ ہوا حضرت شیثؑ نے ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیلؑ کے غسل دیا اور کفن کیا اور امامت کرکر نماز جنازہ
کی گذاری اور ایک روایت مین ہے جیسے کہ اب چار تکبیرین مشروع ہین لکہین پہر کہتے مین کہ ایک غار بیچ جبل ابو قبیس مین دفن کیا اور
اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے رخت ہستی اس جہان سے باندہا اور جان عزیز ملک الموت کو سپرد کی فرشتون
نے انکو ساتہہ بیری کے پتون کے غسل دیا اور حنوط کی ساتہہ خوشبو کیا اور کفن مین لپیٹا اور بدفن کیطرف لیگئے اور انکی واسطے ایک قبر کہودی
اور دفن کیا اور عمر انکی ہزار برس کی تہی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا اور بستان فقیہ ابو اللیث مین بروایت وہب بن منبہ اسطرح سے
مذکور ہے اور کعب الاحبار سے نقل ہے کہ عمر حضرت آدمؑ کی وقت وفات کے نوسو تیس برس کی تہی اور اوسی جگہہ دفن کیا تہا تا آنکہ
زمان حضرت نوح علیہ السلام مین حضرت نوح نے ایک تابوت بنایا اور حضرت آدمؑ کی لاش کو تابوت مین رکہا اور اپنے ساتہہ لیگئے
جب طوفان نے تسکین پائی تو اوسکو سراندیب مین اوتارا اور وہین دفن کیا اور معارج النبوۃ مین ہے کہ سراندیب مین حضرت

آدم علیہ السلام کے روضہ پر سرہانے ایک درخت ہے کہ ہر برس دو دفعہ پھل لاتا ہے اور ہر پھول کے اوسکی سات پتی ہین اور ہر پتی پر لکھا
ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وہان کے بادشاہ نے چند آدمی متعین کر رکھے ہین کہ اون پھولونکو لا کر اوسکے خزانہ مین
خزینہ دار کو سونپ دیتے ہین کہ وہ دارو بیمارونکی ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر ایک پھول اندھے کی آنکھون پر باندھ دیتے ہین تو
بفرمان الٰہی اور برکت نام رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ نابینا بینا ہوجاتا ہے اور اگر کوئی پتا اوس درخت کا زمین
پر گر پڑتا ہے تو زمین اوسکو نگل جاتی ہے یا فرشتہ آتا ہے اور اوسکو اوٹھا لیجاتا ہے اور کسی چارپایہ کی کیا طاقت کہ اوس پتے کو
کھا جاوے اور آگ کی کیا مجال کہ اوسکو جلا دے **فصل نوین** ذکر حضرت شیث علیہ السلام مین معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت
شیث ؑ عقل کے ساتھ آراستہ اور حکمت سے پیراستہ اور اکثر طوائف جن و انس پر بادشاہ تھے اور پیغمبری کے ساتھ مبعوث ہوئے
تھے اور شریعت انکی موافق شریعت حضرت آدم ؑ کی تھی اور پچاس صحیفے اونپر نازل ہوئے اور اون صحیفونمین علوم حکمت اور ریاضی
اور ہندسہ اور حساب اور موسیقی اور علم الٰہی اور صنائع مشکلہ اکسیر اور کیمیا گری وغیرہ تھے اور اکثر اوقات حضرت شیث ؑ زمین شام مین
رہتے تھے اور تولد بھی اونکا اوسی زمین پر تھا اور محافظت اور رعایت اوس نور مین بدوام اہتمام تمام کرتے تھے تا آنکہ اونہون نے
بامر حضرت باری اور اشارت حضرت جبرئیل علیہ السلام اور بمشورہ حضرت آدم علیہ السلام اور ساتھ مشورہ بھائیون اور بہنون کے
خواستگاری کی اور ایک عورت کہ نہایت صاحب جمال اور بغایت صائبہ رای تھی اور حضرت حوا ؑ کے ساتھ مشابہت تمام رکھتی تھی تزویج
کی بعضے کہتے ہین کہ وہ عورت حسینہ تھی اور عرائس مین ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کے واسطے حق تعالی نے ایک حور بہشت
کی پیدا کی کہ اونکے ساتھ جفت ہوئی القصہ جب وہ عورت حاملہ ہوئی تو ہر طرف سے ایک آواز سنتی تھی کہ اوسکو کہتے تھے یہ نور محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری پشت مین امانت ہے تجکو مبارک ہو تا آنکہ اوس سے ایک فرزند مسمی بانوش پیدا ہوا اور انوش معنے
سچے کے ہین وہ نور بایہ سرور اوسکی پیشانی مین چمکتا تھا پہلے جیسے کہ درخت خرما بویا انوش تھا جب انوش حد بلوغ کو پہنچا حضرت
شیث ؑ نے اوسکو طلب کیا اور کہا ای فرزند میرے باپ نے اس نور کی محافظت کے واسطے عہد و پیمان مجھسے لیا تھا مین تجھسے لیتا
ہون انوش نے قبول کیا پھر حضرت شیث ؑ نے دنیا سے رحلت کی اور بستان فقیہ ابو اللیث مین بہت سے نقل کی ہے کہ عمر انکی
سات سو برسکی تھی اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ قبر انکی شہر اودہ ہندمین ہے القصہ جب انوش کی نوسو برسکی عمر ہوئی قینان اونسے
پیدا ہوا اور معنی قینان کے غالب ہین اور اوس سے بہت فرزند پیدا ہوے اور عمر اوسکی نوسو پانچ برسکی تھی اور جب قینان ستر
برس کا ہوا مہلائیل اوس سے پیدا ہوا اور معنے مہلائیل کے ممدوح ہین اور عمر اوسکی سات سو چالیس برسکی ہوئی اور ایک روایت سے

نو سو برس کی تھی اور اوسکی زمانہ مین کثرت اور اژدہام خلائق کا بہت ہوا تھا تا آنکہ اولاد حضرت آدم علیہ السلام کی اطراف عالم مین پھیل گئی
اور مہلائیل ساتھ اولاد حضرت آدمؑ کے اور حضرت شیثؑ کی اقلیم بابل مین آیا اور شہر سوس بنایا کہ پہلے اس سے لوگ غارون
اور جنگلون مین رہتے تھے جب مہلائیل کی پانچ او پینسٹھ برس کی عمر ہوئی برد پیدا ہوا اور معنی برد کے عربی مین ضابط کے ہین جب عمر اسکی
ایک سو باسٹھ برس کی ہوئی ایک عورت کہ برد رہ نام تھا اوس سے ایک فرزند رفیع الشان عظیم البرہان پیدا ہوا کہ نام اوسکا خنوخ تھا اور
ایک روایت سے اخنوخ نام تھا کہ یہ دونون نام حضرت ادریس پیغمبر کے ہین اور عمر انکی تین سو باسٹھ برس کی ہوئی اور انکے زمانہ مین [illegible]
آدمی بہت پیدا ہوئی اور حضرت ادریس انکی ڈرانیکے واسطے مبعوث ہوئی باب چوتھا ذکر احوال حضرت ادریس علیہ السلام مین اور
اس باب مین چار فصل ہین فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت انکی بیچ معارج النبوۃ مین ہے کہ ارباب تاریخ نے اسطرح بیان
کیا ہے کہ تولد حضرت ادریسؑ کا دریای مصر پر ہوا ہے اور بیچ چار پشت کے ساتھ حضرت شیثؑ کے پہنچتے ہین اور اصل مین نام انکا
اخنوخ یا اختوخ تھا لیکن بہت ساتھ تدریس صحف اور شرائع آبا و اجداد کے اور بیان معارف آلہیہ اور ذکر محاسن انبیاء کی
اور پچھلے کی عذب البیان رہتے تھے اسواسطے انکا ادریس لقب ہوا اور خدا تعالی نے دس چیز کے ساتھ انکو مخصوص کیا پہلے یہ کہ
انکو پیغمبر مرسل کیا دوسرے یہ کہ تیس صحیفے اونپر نازل ہوئے تیسرے اظہار علوم نجوم انہون نے کیا چوتھے اول قلم سے خط انہون
نے لکھا پانچوین صنعت درزی گری کی انسے ظہور مین آئی چھٹے لڑائی کے واسطے ہتیار انہون نے ترتیب کی ساتوین سنت جہاد کی
انسے ہوئی آٹھوین اسیر اور بند کرنا اولاد کفار کا انسے شروع ہوا نوین پہننا لباس کرپاس کا انسے پیدا ہوا کہ پہلے حیوانون کا پوست
اور ریشم پہنتے تھے دسوین جانا بہشت مین انکو میسر ہوا اور وحی کے آنے کا انپر سبب یہ تھا کہ جب وفات حضرت شیثؑ پہ ایک مدت گذری
اور شیثیین اور دین توحید بہت بہول گئین اور قابیل کی اولاد بفریب عزازیل گمراہ ہوئی حق تعالی نے انکو رسالت اور پیغمبری کے ساتھ بھیجا
تا انکو عذاب خدا سے ڈرائین اور اپنے دین پر دعوت کرین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ شیثیین آبا و اجداد کی انپر پوشیدہ
تھین اور اونکو یہ سمجھاتی تھے جب آسمان اور زمین پر نظر کرتے انکو اس بات پر یقین آتا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ اسمین ہے ضرور
اسکے واسطے وجود صانع کا چاہیے لیکن عبادت کرنے کا طریق نہ جانتے تھے اور ہمیشہ منتظر رہتے کہ اسکی کیفیت معلوم کرین تا آنکہ انکی
قوم اپنی مین سے ایک گروہ کو اختیار کیا اور انکو عذاب خدا تعالی سے ڈرایا اور اوسکی عبادت کے ساتھ رہنموئی کی چنانچہ سات
آدمیون نے ساتھ دین خدا کی انکے ساتھ موافقت کی پھر ستر ہو گئی پھر رفتہ رفتہ ہزار ہوئی حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا سو
آدمی کہ اس ہزار مین بہتر ہون میری ساتھ آئین چنانچہ سو آدمی ہزار مین سے جدا ہوئی حضرت ادریس علیہ السلام نے اون

مین سے ستر اختیار کیے اور پہر ان ستر مین سے دس جدا کیے اور پہر دس مین سے سات الگ کیے اور کہا کہ مین دعا کرتا ہون تم
آمین کہو تا اللہ تعالی ہمارے واسطے ایک شریعت بیان فرماوے پہر جنگل مین گئے اور انہون نے اپنے ہاتہونکو زمین پر رکہا اور تضرع
سے شریعت کی درخواست کی جتہی کہ انہون نے دعا کی قبول ہوئی پہر انہون نے اپنے ہاتہ آسمان کی طرف بلند کیے جب انکی دعا قبول ہوئی
ہوئی حضرت ادریس کے واسطے ایک صحیفہ کہ اوسمین شریعت کا بیان تہا نازل ہوا اور ساتہ خلعت نبوت کے حضرت ادریس مشرف ہوئے
کہتے ہین کہ حضرت ادریس نے بہتر لغت کے ساتہ دعوت کی اور سو شہر بنائے اور ہر اقلیم مین اوسکے مناسب آدمی مقرر کیے اور زہد
اور رہنے پہر ونکی رہنے والونکو ساتہ اطاعت دین اور عبادت حق تعالی کے اخلاص کے ساتہ کہ مقتضا اونکی شریعت کے تہا راہ نمائی کی اور
ہر مہینے چند دن معین روزون کے ساتہ مخصوص کیے اور ساتہ دینے زکوۃ مال اور غسل جنابت اور حیض اور نفاس کے اور ساتہ
لڑنے کافرون کے حکم فرمایا اور کہانے گوشت سور اور گدہے اور کتے وغیرہ سے جو کہ عقل اور دماغ کے واسطے مخل تہے منع کیا اور بیچ حال
انتقال آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج مین اور وقت رویت ہلال کے اور حصول کواکب سیارہ کے بیت الشرف اپنے مین
حکم ساتہ ذبح قربانی کے کرتے تہے اور یہہ ورد تہا انکا کہ ہر روز ہزار بار تسبیح کرتے تہے اور کہتے ہین کہ صائم الدہر تہے یعنی ہمیشہ روزہ
رکہتے تہے اور فرشتے انکی صحبت مین آتے تہے یہانتک کہتے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ مین تیس بار آسمان
پر گیا اور اسرار عالم بالا سے واقف ہوا اور خبر پیغمبرون سے کہ بعد انکے مبعوث ہونگے انکو خبر دی اور واقعہ طوفان حضرت نوح علیہ السلام
سے خبردار کیا اور کہتے ہین کہ واسطے محافظت اور نگہداشت قبرون دوستون کے تاراج امواج طوفان سے ایک عظیم اور بزرگ
ارکان دولت کو فرمایا اور گنبد ہرمان مصر مین بنایا اور آپ مصر مین سے رحلت کر کے تمامی ربع مسکون مین پہرے اور سیر کی اور پہر مصر
مین مراجعت کی پہر رفیع الدرجات جل و علا نے بمقتضای رَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا یعنے بلند کیا ہمنے اوسکو ایک مکان بلند پر
اور منزل رفیع اور درجہ عالی کرامت فرمایا اور ساتہ حیات دائمی کے جنت مین مخلد کیا چنانچہ تیسری فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ
تعالی **فصل دوسری** قصہ ہاروت و ماروت تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ قصہ ہاروت ماروت موافق روایات ابن جریر اور ابن ابی حاتم
اور حاکم اور اور مفسرونکے کہ ابن عباس اور حضرت امیر المومنین مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور عبد اللہ ابن عمر اور مجاہد وغیرہ سے
نقل کی ہے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے مین اعمال زشت بنی آدم کے زمین سے آسمان پر صعود
کرنے لگے اور ملائک آسمانی مین قیل و قال اس امر کا بہت ہونے لگا اور فرشتون نے بنی آدم کے حق مین حقارت اور اہانت اور
نفرین اور لعن کرنی شروع کی حق سبحانہ تعالی نے خطاب کیا کہ ترکیب بنی آدم مین شہوت اور غضب داخل ہے اسی سبب سے

انسے گناہ صادر ہوتے ہین اگر ہم تمکو بھی زمین پر نازل کرین اور شہوت اور غضب تم مین ڈالدین تمسے بھی گناہ اور معاصی صادر ہون
فرشتون نے کہا ای پروردگار ہمارے ہرچند کہ شہوت اور غضب ہو ہم ہرگز تیری معصیت کے مرتکب نہون حق تعالی نے فرمایا کہ دو شخص
اپنے بین سے چن کر اختیار کرلو تا حقیقت کار تمکو معلوم ہووے انہون نے ہاروت اور ماروت کو کہ کمال عبادت اور صلاح مین فرشتونکے
درمیان ممتاز تھے انتخاب کیا حق تعالی نے زمین شہوت اور غضب داخل کرکر فرمایا کہ زمین پر جاؤ اور آدمیونمین حکومت کرو اور
موافق حق حکم کرتے رہو اور انکو شرک اور قتل اور زنا اور شراب سے منع کیا اور ارشاد کیا کہ تمام روز دنیا مین اس شغل مین مشغول رہو اور شام
کو اسم اعظم کو پڑھکر آسمان پر چلے آیا کرو اور پھر صبح کو زمین پر نزول کیا کرو انہون نے ایک مہینے تک اسیطرح آمد و رفت کی اور آوازہ انکے
انصاف کا آویزہ گوش عالم ہوا کہ دو شخص نیک نہاد فلانی جگہہ مین کہ ہر واقعہ مین حکم درست دیتے ہین اور فیصلہ مقدمات متنازعہ روبرو
کرتے ہین کہ ناگاہ ایک عورت فاحشہ زہرہ نام کہ سب عورتون اوس زمانہ مین ساتھہ حسن اور جمال کے ممتاز تھی۔ اور روایت امیرالمومنین
حضرت علی رضی اللہ عنہ مین اسطرح پر وارد ہے کہ وہ عورت اہل فارس سے تھی اور لقب مشہور اوسکا اوس ملک مین بیدخت تھا لباس
فاخرہ اور پیرایہ تکلف مین کر اپنے خاوند پر داد خواہ ہوکر انکے پاس آئی کہتے ہین کہ دراصل اسکو اسم اعظم کے سیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا
تھا لیکن چونکہ تعلیم سے اس مشرب ناخشکی خوگر تھی اس روش کو اس امر کی تحصیل کا وسیلہ سمجھا بہرحال یہ دونون فرشتے بمجرد دیکھنے کے اوسکے
حسن اور جمال پر فریفتہ ہوئے اور فعل شنیع کی اوس سے درخواست کی اوسنے کہا کہ تم اور دین پر ہو مین اور دین پر ہون بسبب اختلاف
مذہب کے یہہ معاملہ نہین ہوسکتا ہے اور علاوہ یہہ کہ میرا خاوند نہایت غیور ہے اگر وہ جانے گا کہ مین تمہارے ساتھہ نشست و برخاست
رکھتی ہون مجکو مار ڈالیگا پس اول چاہیے کہ میرے بت کو سجدہ کرو پھر میرے خاوند کو قتل کرو تب میری صحبت تمکو نصیب ہو انہون نے کہا
معاذ اللہ کہ شرک اور قتل نفس نہایت قبیح ہے ہم ہرگز نہین کرینگے وہ عورت اوٹھکر چلی گئی لیکن انکے دلمین اوسکی محبت کی قلق اور
اضطراب نے خیلے غلبہ کیا دوسرے دن انہون نے اوسکے پاس پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر مین مہمان آئینگے اوسنے کہا بسر و چشم پس اوسنے
ایک مکان آراستہ کیا اور آپکو زیب و زینت دیکر موافق اپنی عادت گذشتہ کے شراب حاضر اور موجود رکھی جب یہہ اوس مکانمین پہنچے اوس
فاحشہ نے کہا اب مین تمکو چار چیزین اختیار دیتی ہون یا میرے بت کو سجدہ کرو یا میرے خاوند کو مار ڈالو یا اسم اعظم مجکو سکھا دو یا ایک
قدح شراب کا پیلو باہمدگر ان دونون نے مشورہ کیا کہ شرک اور قتل نفس دونون گناہ عظیم ہین اور اسم اعظم سر الہی ہے کسی کو سکھا نہین
سکتے اور شراب پینا گناہ سہل ہے اسکو اختیار کیا چاہیے پس شراب پیتے ہی مست لایعقل ہوگئے اور بموجب کہنے اوس عورت کے
بت کو سجدہ کیا اور اوسکے خاوند کو بھی مار ڈالا اور اسم اعظم بھی اوس عورت کو سکھا دیا اور بعض روایت مین وارد ہے کہ وہ عورت

ساتھ پڑھنے اسم اعظم کے آسمان پر چلی گئی اور حقتعالی نے اوسکی روح کو زہرہ ستارہ کی روح کے ساتھ متصل کرکے مسخ کردیا اور یہہ فرشتے اوسکے
ساتھ نجا سکے اور اسم اعظم بھول گئے جب شراب کی مستی سے ہوش مین آئے افسوس کیا اور پشیمان ہوئے اور حق تعالی نے ملائک آسمانی
کو انکے حال پر مطلع کیا اور فرمایا کہ دو نون فرشتے باوجودیکہ میری تجلیات سے غیبت نرکہتے تھے اور ہر وقت حاضر اور موجود رہتے تھے
بسبب شہوت اس معصیت مین گرفتار ہوئے بنی آدم کہ حضور سے میری غائب ہین اور انکی طینت مین شہوت غالب ہے اگر مرتکب ہون تو کیا
عجب سب فرشتون نے اپنی خطا پر اقرار کیا اور من بعد ساکنان زمین کے واسطے استغفار مین مشغول اور مصروف ہوئے چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے والملائکۃ یسبحون بحمد ربہم ویستغفرون لمن فی الارض یعنے اور فرشتے تسبیح کرتے ہین ساتھ حمد پروردگار اپنے
کے اور استغفار کرتے ہین واسطے اوس شخص کے کہ زمین پر ہے۔ القصہ وہ دونون فرشتے اپنی حالت کو دگرگون دیکہکر نہایت مضطر
ہوئے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آئے اور اپنا حال عرض کرکر اپنے حق مین شفاعت چاہی حضرت ادریس علیہ السلام نے وعدہ
کیا کہ صبر کرو جمعہ کے دن جناب الہی مین تمہارے واسطے عرض کرونگا جب روز جمعہ کا گذر گیا تو کہا اس جمعہ مین میری شفاعت تمہارے
حق مین اجابت نہین ہوئی جمعہ آیندہ تک منتظر رہو پس جب دوسرا جمعہ آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام نے کہا کہ حق تعالی نے تمکو
اختیار دیا ہے اگر چاہو عذاب دنیا اپنے حق مین قبول کرو اور اگر چاہو عذاب آخرت کے واسطے آمادہ رہو دنیا مین تمہارے ساتھ
کیہہ ہوا نہ ہوگا انہون نے آپس مین مشورہ کیا کہ عذاب دنیا فانی ہے اور عذاب آخرت باقی فانی کو اختیار کیا چاہیئے کہ منقطع ہوگا
پس انہون نے عذاب دنیا اختیار کیا حق تعالی نے فرشتون کو فرمایا کہ زنجیر آتشی مین انکے سر اور بدنکے بال سے پاؤن تک باندہ کر سر
نیچے اور پاؤن اوپر ایک کوئین مین کہ آگ شعلہ مار رہی ہو لٹکادین اور ایک ایک فرشتہ باری باری تازیانہ آتشین جبتک دنیا
قائم ہے بلا توقف مار رہے ہین کہ جو فرشتہ تازیانہ مارنے سے فراغت پاتا ہے پھر دوبارہ اوسکی نوبت نہین پہنچتی ہے ہر وقت
نیا فرشتہ اس کام کے ساتھ مشغول ہوتا ہے اور ان پر تشنگی اسقدر غالب کردی ہے کہ انکی زبانین شدت پیاس کی منہ مین سے
باہر نکل پڑی ہین اور ایک بالشت دور انکی منہ سے آب سرد اور خوشگوار دکہاتے ہین اور ہرگز انکا منہ اوس پانی تک نہین پہنچتا ہے
العیاذ باللہ من غضب اللہ اور یہہ قصہ اگرچہ تفاسیر معتبر اور سنن بیہقی اور مسند امام احمد اور کتب حدیث مین بروایات متعددہ
اور طرق مختلفہ کہ بعضے انمین سے صحیح ہین مروی اور ثابت ہے لیکن مفسرین متکلمین مثل امام رازی اور قاضی بیضاوی اس قصہ
سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ نظم قرآن مین کوئی چیز اس قصہ پر مشعر نہین واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علی ملک
سلیمان وما کفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا یعلمون الناس السحر اور پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ پڑہتے تھے شیطان

بابل نے عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ اونکا تخت گاہ تہا چہ طلسم بنائے تہے کہ عقل اور وہم اونکی ادراک مین حیران تہے اول یہ کہ ایک
تانبے کی بط بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تہا تو اوس بط مین سے آواز آتی تہی کہ تمام اہل شہر آواز اوسکی سنتے
تہے اور جانتے تہے کہ مقصود اسکا کیا ہے اور اوس جاسوس یا چور کو پکڑ لیتے تہے دوسرے ایک طبل تہا کہ جس کسیکی کوئی چیز جاتی رہتی
تہی وہ شخص اوس طبل پاس آنکر اوسپر چوب مارتا تہا اور اوس نقارہ مین سے آواز آتی تہی کہ فلان چیز تیری فلان جگہ ہے اور بعد
تلاش اور تفحص کے وہ چیز وہان سے دستیاب ہوتی تہی تیسرے ایک آئینہ حال کے دریافت کرنیکے واسطے بنایا تہا جب کوئی صاحب
غرض اوسمین نگاہ کرتا تہا غائب کا حال اوس آئینہ مین نمودار ہوتا تہا اور شہر مین یا صحرا مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین یا جہانکہ وہ غائب
ہوتا تہا اوسمین مشاہدہ کرتا تہا اور اگر بیمار یا تندرست یا فقیر یا مالدار یا زندہ یا مقتول ہوتا تہا تو ویسا ہی نظر آتا تہا چوتہے ایک حوض تہا
کہ ہر سال بیچ ایک دن اوس حوض پر ایک جشن مرتب ہوتے تہے اور اعیان اور اشراف شہر جمع ہوتے تہی اور ہر شخص جو چاہتا تہا شربت اور
افشردہ یا اور کچہ لاتا تہا اوسمین ڈالدیتا تہا جب ساقی اوسپر اوسکو پلانے کے واسطے کہڑا ہوتے تہی ہر شخص کو ایک کاسہ اوسمین سے
بہر کر دیتے تو اوسمین وہی ہوتا تہا جو اوسنے ڈالا تہا اور آمیزش اوسکی کسی چیز سے نہوتی پانچوین ایک تالاب تہا کہ بنا بقطع خصومات اور فیصل
قضایا کے بنایا تہا اگر دو شخص باہم کسی امر مین نزاع کرتے تہے اور حق باطل سے جدا نہوتا تہا تو اوس تالاب پر لیجاتے تہے اور اوسمین گہستے
تہے جو کوئی حق پر ہوتا تہا تو تالاب کا پانی اوسکی ناف تک آتا تہا اور غرق نہوتا تہا اور جو کوئی باطل پر ہوتا تہا تو پانی اوسکے سر سے اونچا
ہوتا اور وہ غرق ہوجاتا تہا مگر جبکہ حق پر اقرار کرتا تہا اور دعوی باطل سے درگذر کرتا تو نجات پاتا چھٹے یہہ کہ نمرود دو درگاہ کے دروازہ
پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکے سایہ مین دنیا کے آدمی بیٹہتے تہے اور جسقدر کہ آدمی زیادہ ہوتے تہے اوس درخت کا سایہ اوتنا ہی
پہیلتا تہا تا آنکہ ایک لاکہ آدمی ہو جاتے تہے اور سایہ بہی اسیقدر بڑہ جاتا تہا اور اگر ایک شخص بہی لاکہ سے زیادہ ہو جاتا تہا تو وہ
سایہ مطلق نرہتا تہا اور سب دہوپ مین بیٹہتے تہے اور نمرود کہ اونکا بادشاہ تہا یہہ بہی اس کام مین بہت مہارت رکہتا تہا کہتے ہین
کہ اسطرحکا سحر بہت انواع مین مشکل تر ہے اور نہایت صعوبت سے حاصل ہوتا ہے پہر جس کسیکو اس صناعت کی حقیقت کماہی میسر
ہووے سو جو کچہ چاہے مخالف عادت یا موافق عادت ظاہر کر سکتا ہے چنانچہ معالجہ امراض کہ طبیب اونکے علاج سے عاجز ہوتی ہین
مثل برص اور جذام اور امراض مزمنات سب اس سحر سے کر سکتا ہے کسواسطے کہ وہ باستعانت روحانیات تدبیر کرتا ہے اور طبیب باستعانت
جسمانیات کی اور کنہ اس حقیقت کی یہ ہے کہ ہر جسم آسمان سے لیکر تا عناصر اور موالید ایک روح رکہتا ہے کہ مدبر اوسکا ہی اور تاثیر
تمام اجسام کی اونکی ارواح کی طفیل سے ہے اور جبکہ ارواح تمام عالم اوسکی تسخیر مین مسخر ہوئی گویا جہان کا مالک ہوا پس بہ تمامت

جنگ اور قتال قہر دشمنان اور قمع مفسدان اوس سے ممکن ہے چنانچہ ارسطو نے حکیم برہاطوس اور بیداغوس سے نقل کی ہے کہ شہر بابل
مین ان دو شخصون کے درمیان تنازع واقع ہوا بیداغوس نے کہا کہ تجکو میرے ساتھ کیونکر طاقت برابری ہوگی کہ مریخ اور زحل
میرے مقابلہ کرنے سے عاجز ہین برہاطوس نے جب یہ کلام سنا نیرنج آتشی بنا کر استعانت بروج مریخ کی اور بیداغوس کو جلا دیا اور
بے جنگ و قتال اوسکا شر اور فساد دفع ہوا اور اور شہرونمین بھی اس قسم کے قصے نقل کرتے ہین جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے
حق تعالی نے انکو اجسام اور ارواح دکہائی اور انہون نے سبکو از دست قدرت حق تعالی مجبور اور بے اختیار دیکھا اور سب سے رو گردان
ہوکر متوجہ بذات واحد حقیقی ہوئے اور اسطرحکا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے شرائط اس سحر مین کہ پندرہ شرطین لکھی ہین اول شرط یہ ہے
کہ ارواح انکو دلون پر مطیع جانے اور ہرگز گمان عجز اور جہل اونکے حق مین نکرے والا وہ ارواح اجابت نکرے اور مطلب کو نہ پہنچا سکے
اور یہ کیفیت دعوت روحانیات مین لکہتے ہین کہ شروع بدعوت قمر کرے کسواسطے کہ وہ آسمان دنیا پر ہے اور عالم سفلی کے قریب ہے اور اوس
وسیلہ سے عطارد کی دعوت اور علی ہذا القیاس سب ستارہ ساتوین فلک تک اور الفاظ دعوت مین لکہتے ہین کہ یا ایها الملک الکریم
والسید الرحیم مرسل الرحمة ومنزل النعمة اور دعوت عطارد مین کہے کل ما حصل من الخیر فهو منک وکل ما یندفع من الشر
منی فهو منک اور یہ بھی کہے ایها السید الفاضل الناطق العالم بخفیات الامور المطلع علی السرائر اور اسیطرح پر پنج
دعوت اور کواکبون کی اور ظاہر ہے کہ یہ اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام اور توحید اور ملت حنفی کے ہے جاننا چاہیے کہ اہل بابل ساتھ
تعلیم ہاروت و ماروت کے طریق تسخیر اور استعانت ساتھ تمام روحانیات کلیہ اور جزئیہ اور علویہ اور سفلیہ اور فلکیہ اور عنصریہ اور بسیط
اور مرکبہ جانتے تھے اور عمل مین لاتے تھے یہانتک کہ روحون امراض اور اہل مذاہب اور ادیان روحونکی بھی تسخیر کرتے تھے اور باہم
انکے اتصال پہنچاتے تھے اور اعمال عجیبہ پیدا کرتے تھے لیکن یونانیون نے اوپر طریق تسخیر روحانیات علویہ کے اکتفا کیا اور ایسا
سمجہا کہ جو روحانیات علویہ مسخر ہوئین تو پہر حاجت تسخیر روحون سفلی کی نہین رہتی کہ روحون سفلی کو سوای قبول اور تاثیر کے کچہ منصب
نہین ہے اور فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہی اور انکے ہندی تمام روحانیات تسخیر کرتے تھے اور ہر ایک سے جو کام اوس سے
متعلق ہے لیتے تھے پس سحر بابل آج ہندیونمین موجود ہے اور یونانیون نے بعض پر انمین سے اکتفا کیا ہے اور قسم دوسری
اوس سحر سے تسخیر جن اور شیاطین سے خاص ہے اور یہ سہل الحصول اور کثیر الرواج ہے اور اس تسخیر مین ساتھ بڑی بڑی جنونکی مثل
بہوانی اور ہنومان وغیرہ کے التجا کرنی اور تضرع اور الحاح عمل مین لانی اور نذر اور قربانی انکے واسطے گذرانی اور خطریات
مناسبہ مواضع حضور اونکی مین رکہنے ضرور ہوتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہے اور قسم تیسری اوس سے پیدا کرنا تاثیر کا ہے اور اس سحر

مین ضرور ہے کہ اول ایک انسان کو کہ تو ہی القلب والجثہ مر گیا ہو تفحص کرین پھر اوسکی روحکو ساتھہ پڑھنے بعض الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر
شیاطین بزرگ کے ہوتے ہین اور بہت سی تعظیم اونکی نسبت اوسمین بیان کرتے ہین اپنی طرف کھینچتے ہین اور بقوت اون الفاظ
اور رکھنے نذر اور ہدیہ کی اوس روحکو اپنے حکم اور قابو مین لیتے ہین بحدیکہ وہ مانند نوکر یا غلام کے جس امر پر مامور کرین سرانجام کر دے
پس یہہ امر بھی یا مستلزم کفر ہے یا قریب بسرحد کفر پہنچا ہے اور اکثر ارواحین پاک کہ بدکاری امور شہوانیہ اور مغضوبہ متوجہ
ہون نہین ہوتی ہین مگر جنس خبیثات سے مثل ہنود یا فساق پس مخالطہ خباثت بھی اسمین لازم آتے ہین اور قسم چوتھی اوسمین سے
افساد تخلیل یعنے فاسد کرنا خیالات کا ہے کہ بواسطہ لطیفے ارواحون جنونکی کسی شخص کے خیال مین تصرف کرین تا جو کچہہ کہ اوسکی پاس
موجود نہین ہے نظر آوے یا اون صورتون سے کہ اوسکے خیال مین آوے اور اونسے اسکو خوف اور ہول لاحق ہووے اور یہ
یا حرکات غیر واقعیہ کو واقعہ گمان کرے اور اس نوع کو نظر بندی اور خیال بندی کہتے ہین اور قصہ ساحران فرعون مین آیہ یخیل الیہ
من سحرہم انہا تسعی سے یہہ بھی سحر کی قسم مفہوم ہوتی ہے یا مقابلہ اولیا مین انکے معارضہ کے واسطے عمل مین آوے حرام اور کبیرہ ہے
اور اسیطرح بسبب اس خیال بندی کے لوگ کو دغا دیوین اور اوسکے مال مین سے خیانت کرین یہہ بھی کبیرہ ہوتا ہے اور یہہ نوع سحر نفسہ
کفر نہین ہے لیکن جسوقت کہ کسی شخص کے خیال مین تصرف کرتے ہین جنونکی ارواحون سے یا ساتھہ ذکر نامون بڑے بڑے جنونکے
التجا کرنی ضرور ہوتی ہے اگر وہ التجا اور ذکر مقرون بتعظیم مفرط ہو تو کفر لازم آوے اور قسم پانچوین سحر اصحاب اوہام ہے کہ اہل
ہنود مین بہت رواج رکھتا تھا اور اب نام ونشان اوسکا موجود نہین ہے اور اس قسم سحر کو تعلیق الوہم کہتی ہین اور طریقہ اسکا
اسطرح پر ہے کہ صورت واقعہ مطلوبہ کو تصور مین لا کر اندیشہ [illegible] اور ہمت کو اوسکے تحصیل کے واسطے متعلق کرین اور ثمرہ [illegible]
اس تعلیق کی بتفصیل [illegible] اور اعمال [illegible] غیرہ [illegible] کرین تا وہ مطلوب حاصل ہوگا اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ اگر
کوئی غرض مباح اوس قصد کو ساتھہ کرین مثل تفریق بین الزانیین یا ہلاک کرنا کسی ظالم کا مباح ہوا اور اگر کوئی غرض ممنوع
اسکے ساتھہ قصد کرین مثل تفریق بین الزوجین یا ہلاک کرنا کسی بیگناہ کا حرام ہے حاصل کلام یہہ کہ [illegible] اور علت اسکی موقوف
ہے فعل پر نفس قبیح نہین ہے اور قسم چھٹی سحر نیرنجات ہے یعنے بسبب خواص اشیاء کے کوئی فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص
کسیکو معلوم نہو جیسے مثل لوگ کہ جب چاہین اونگلیون سے آگ روشن کرین [illegible] کف دریا
ملا کر اونگلیون [illegible] اور [illegible] اوس مقام پر ڈالین پس اگر کسی مجلس مین کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو چراغ
کے پاس لیجائین روشنی اوسکو لگ جاویگی اور اونگلی نہین جلیگی اور قسم ساتوین سحر حیل ہے کہ باستعانت آلات عجیبہ الصنعت

امور غریبہ پیدا کرین اور لینا اون آلات کا اکثر بہت سی ریاضت سے حاصل ہوتا ہے مثل جیل ہی موسیقی اور آلات ساعت
شناسی کہ فرنگی بناتے ہین اور قسم آٹھوین سحر شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہے کہ مرد اور عورت اکثر بنابر استعجاب آدمیون
کے عمل مین لاتے ہین اور سبب مخفی اس نوع سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال بسرعت ہے اور اس کو شعبدہ و النکو زبان ہندی مین
بھان متی کہتے ہین اور یہہ تینون قسمین کفر نہین اور نہ حرام مگر جب کہ کوئی غرض فاسد قصد کرین کہ اوس غرض کے ساتھ حرمت
متحقق ہوگی اور اس مقام مین جاننا چاہیئے کہ اکثر اقسام سحر کو اذکیا امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ نے اصلاح دیکر
اور کفر اور شرک کو اوس سے دور کر کے استعمال کیا ہے پس اصلاح قسم اول دعوت علوی ہے کہ ملائکہ علویہ کو اوسکے ساتھ تسخیر
کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت اسماء عظام الٰہی اور آیات فرقانی کے اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہے کہ جن
اشقیا اور جنون کو مسخر کرتے ہین لیکن ساتھ استعانت اسماء اور آیات کے بدون آمیزش کفر اور شرک یا تعظیم غیر اللہ بلکہ بحکومت اور غلبہ
اور اصلاح قسم تیسری کی یہ ہے کہ ساتھ ارواح طیبہ صلحا اور اولیا کے ہے کہ اکثر اوسی شب ان عمل مین لاتے ہین اور اپنی اور اور
خلق کی حاجتین [illegible] مند ہوتے ہین اور اسکے طریق تحصیل [illegible] ساتھ تلاوت اور ارسال ثواب صدقات کا اوس
ارواح کے [illegible] کرتے ہین اور اصلاح قسم پانچوین کی [illegible] مشائخ کبار اور اولیا ابرار سے واسطے حل مشکلات کے توجہ
ہمت کی ہے [illegible] کیفیت عظمی ہے کہ بسبب [illegible] کسی امر کے اسماء الٰہی سے حاصل ہوتی ہے کہ [illegible]
[illegible] عالم ارواح اور [illegible] عالم علوی کے چنانچہ [illegible] لینا کسی [illegible] کو کسی مرض
سے [illegible] مرسوم ہے [illegible] اور اصلاح قسم چھٹی کی تمسک ہے خواص آیات اور اسماء مین
اور ارقام [illegible] اور الواح مستفادہ بخواص
پہ مطالب مقصودہ کو اوسکے ساتھ حاصل کرتے ہین چنانچہ کتب [illegible] خواص اسماء اور سور قرآن مین مع شرطون اور
قیدون کے اور کتابون تکسیر مین مفصلاً اور مشرح مذکور ہے اور ساتھ اسکے اس امر کو اور اشیا کی خواص مین عنصریات سے اور خواص
بروج اور درجات اور شرف اور وبال کی بھی بعضے رعایت کرتے ہین اور اسمین [illegible] کو ملاتے ہین الغرض وجہ قبیح سحر ہی ہے
کہ منجر بکفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر کواکب اور ارواح مدبرہ ساتھ ارواح خبیثہ شیاطین کے ہوتا ہے اور موقوف اوپر التجا کے
طرف غیر اللہ کی اور استغراق دیکھنے اسباب مین ساتھ اس نہج کے کہ مطالعہ قدرت سے ہی غافل کرے ہوتا ہے جب یہ وجہ قبیح
بالکل جاتی رہی پس مداخلت اور حرمت کا اغراض مقصودہ پر ہے اگر نیک ہو نیک اور بد ہو بد۔ پس پوشیدہ نہ رہے کہ وقع سحر

ہاروت اور ماروت اور سحر کلدانین اور اہل بابل مین کہ اونسے سیکہا تہا یہہ ہی کہ ہاروت و ماروت کو ایسی قدرت قادر مطلق نے بخشی تہی
کہ بمجرد آموزش اونکی بغیر کہینچنے مشقت اعمال سخت کے بیچ تسخیر ارواح کے اتصال ساتھہ روح خبیث کے سیکہنے والیکو سہولیت حاصل ہوجاتا
اور اثر اوس اتصال کا جوہر روح طالب مین مستقر اور راسخ ہوتا تہا کہ کسی تدبیر سے زائل نہوتا تہا اور کلدانین اور اہل بابل بیچ حاصل
کرنے مناسبت اور اتصال کے ساتھہ ارواح مذکورہ کے مشقتین اور ریاضتین اور چلے کہینچتے تہے اسپر بہی رسوخ کامل جوہر روح طالب مین
پیدا نہوتا تہا شاید یہہ تاثیر قوی ہاروت ماروت ہی ہوگی اور روایت کیا حاکم نے ساتھہ سند صحیح اور بیہقی نے بیچ سنن اپنی کے حضرت ام المومنین
عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ایک عورت دومۃ الجندل سے بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ڈہونڈہتی ہوئی حضرت کو میرے پاس آئی اور کہا کہ مجہے اک بات اون جناب سے سوالات آپ سے ضرور پوچہنی تہی افسوس کہ بعد وفات کے یہان ان
پہنچی مینے پوچہا کہ بی بی تو حضرت سے کیا پوچہتی اوسنے ظاہر کرا اوسنے بیان کیا کہ ایک میرا شوہر تہا کہ مجہسے بہت بدسلوکی کرتا تہا اور کوئی
صورت اصلاح کی نظر مین نا آتی تہی اور مین اس بات سے بہت تنگدل رہتی تہی ناگاہ ایک بڑہیا ایکدن میرے گہر مین آئی اوسکے روبرو
مینے شکایت اس بات کی ظاہر کی اوسنے کہا کہ اگر تو میرا کہا مانے اور میری بات پر عمل کرے تو تیرا خاوند مانند غلام کے فرمان بردار تیرا
ہوجاوے مینے بجان و دل اس بات کو قبول کیا وہ عورت اوس وقت چلی گئی اور کہا رات کو مین پہر آؤنگی اور تجہے اپنے ساتھہ لیجاکر اسکی
تدبیر کرونگی چنانچہ آدہی شب وہ عورت پہر آئی اور دو کتے سیاہ رنگ اپنے ساتھہ لیتی آئی ایک پر آپ سوار ہوئی اور ایک پر مجہے چڑہایا اور ہم
دونون روانہ ہوئی تہوڑی ہی دیر گذری تہی کہ زمین بابل مین پہنچے وہان کیا دیکہتی ہون کہ ایک کنوئین مین دو مرد کہ پاؤن اونکے
اوپر اور سر نیچے لٹکے ہوئے ہین اونہون نے پوچہا کہ تو یہان کیون آئی ہے بموجب تعلیم اوس بڑہیا کے مینے کہا کہ جادو سیکہنے اون
دونون نے کہا کہ سحر کفر ہے اور اوسکے سیکہنے سے کافر ہوتا ہے بہتر یہی ہے کہ تو پہر جا مینے مبالغہ کیا کہ ہر کیف سیکہے اس علم کو نہین جاؤنگی
غرضکہ جتنا اونہون نے منع کیا اوتنا ہی مینے اصرار کیا آخر بعد منت سماجت بسیار کے اونہون نے کہا کہ یہہ جو تنور یہان ہے اسمین
جاکر پیشاب کر جب مین اوس تنور کے پاس گئی تو مجکو خوف معلوم ہوا اور رونگٹے میرے بدن پر کہڑے ہوگئے ناچار اولٹی پہر آئی اور اونسے
کہا کہ مین بول کر آئی اونہون نے پوچہا کہ بتا تونے وہان کیا دیکہا مینے کہا مجہے کچہہ نہین معلوم ہوا وہ کہنے لگے کہ تو جہوٹ بولتی ہے ہرگز
تونے پیشاب نہین کیا اب بہی یہی بہتر ہے کہ اپنے گہر کو پہر جا اور کافر مت ہو یہہ بات مینے قبول نکی پہر بموجب اشارہ اونکے اوسی تنور پر
گئی اور پہر خوف کہا کر بن پیشاب کیے پہر آئی اور اونہون نے وہی کہا تا آنکہ تین مرتبہ یہہ آمد و رفت واقع ہوئی چوتہی بار جرات کرکے
مینے وہان پیشاب کیا اور دیکہا کہ ایک شخص گہوڑے پہ سوار زرہ پوش ہتہیار بند سر سے پاؤن تک لوہے میں غرق اوس تنور سے نکلا

اور آسمانکو ہوا ہو گیا اور میری نظر سے غائب ہوا مینے جا کر یہہ سب حال اونسے بیان کیا اوسوقت اونہون نی کہا کہ تو سچ کہتی ہے
یہہ سوار زرہ پوش تیرا ایمان تہا کہ تجہہ مین سے نکل کر آسمان پر اوڑ گیا اب جا کہ فن سحر مین کامل ہوئی مینے اوس بڑہیا سے کہا کہ
مین جادو سیکہنے کو آئی تہی نہ اونہون نے کچہہ بتایا اور نہ مینے کچہہ پایا یہہ کیا بات ہے اوسنے جواب دیا کہ اونکی تعلیم اسیطرح ہوتی ہے اب تو
سحر پر قادر ہو گئی جس چیز پر چاہے جادو کی سو ہو گا مینے کہا یہہ بات کیونکر یاد رکہون بڑہیا نے کہا ایک دانہ گندم زمین مین ڈال اور کہو کہ
اوگ جو مینے ڈالا اور کہا کہ دراز ہو اوسیوقت دراز ہوا پہر مینے کہا کہ خوشہ لا خوشہ لایا پہر مینے کہا خشک ہو وہین خشک ہو گیا پہر
مینے کہا کہ آٹا ہو جا آٹا ہو گیا پہر مینے کہا نان پختہ ہو روٹی پک گئی جب مینے یہہ حالت دیکہی کہ جس چیز کو جو کہتی ہون وہی ہو جاتی ہے اور اسکے
کہنے اور اپنے فن جادوگری مین کامل ہو جانے پہ یقین آیا لیکن افسوس اور ندامت بہت اپنے ایمان جانے پر کرتی ہون اور خدا کی قسم
کہاتی ہون ای مادر مومنان کہ ابتک مینے کسیکے حق مین بدی نہین کی اور نہ ارادہ برائی کا رکہتی ہون اب دعا فحضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے سنکر حاضر ہوئی تہی کہ اونسے کوئی تدبیر پہر آنے ایمان رفتہ کی پوچہون جو کہ حضرت کو نہین پایا کمال حسرت مجہو حاصل
ہوئی حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ حضرت کے یار موجود ہین تو اونکے پاس جا اور پوچہہ وہ عورت سبکے پاس گئی اور سارا اپنا حال بیان
کیا کسیکو جرات نہوئی کہ کوئی تجویز بازگشت اوسکے ایمان کی بتاوے مگر ابن عباس اور بعضے اور یارون نی کہا کہ اگر تیرے دونون مان
اور باپ یا ایک اونمین سے بہی جیتا ہو تو اونکی خدمت بجا لا کہ تیرا ایمان رفتہ تجہہ مین پہر دکے اور ابن المنذر نے اوزاعی سے
روایت کی ہے اور یہہ ہارون بن رباب سے نقل کرتا ہے کہ مین ایکدن عبد الملک بن مروان کے پاس کہ بادشاہ وقت تہا ملاقات کے
کے واسطے گیا مینے دیکہا کہ اوسکے پاس مسند پر ایک شخص تکیہ سے لگا ہوا بیٹہا ہے مینے اہل دربار سے پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے کہ بادشاہ
کے برابر بیٹہا ہے اونہون نے کہا کہ یہہ ایک شخص ہے کہ ہاروت ماروت کو دیکہ آیا ہے مین اوس شخص کے پاس گیا اور سلام کیا اور
کہا کہ ایکبار میرے روبرو بہی ہاروت اور ماروت کا قصہ نقل کرو بمجرد اس کہنے کے اوسکی آنکہون سے آنسو جاری ہوئے اور کہا کہ میرا قصہ اسطرح
پر ہے کہ مین طفل نوجوان تہا میرا باپ عالم صغر سن مین مجکو چہوڑ کر مر گیا اور مال کثیر اور زر خطیر میری ماکی پاس چہوڑ گیا اور میری مان
مجکو بہت چاہتی تہی کہ جو کچہہ مین اوس سے مانگتا تہا مجکو دیتی تہی اور مین اوسکو جا اور بیجا بیجا صرف کرتا تہا اور وہ کچہہ نہ پوچہتی تہی
کہ تو یہہ مال کیا کرتا ہے جب مدت دراز گذری اور مین جوان ہوا میرے دلمین آیا کہ مین اپنی مان سے پوچہون کہ یہہ مال فراوان
میرے باپ نی کہان سے بہم پہنچایا تہا جب مینے پوچہا اوس نے کہا ای فرزند تجکو اس پوچہنے سے کیا مطلب ہے کہا اور عیش کر اور جسقدر
چاہے خرچ مین لا اور اس مال کی حال سے سوال نکر کہ اچہا نہو گا مینے اس کلام کے سننے سے بہت سی الحاح اور زاری کی میرے مان

اوس گھر مین گیا تو دیکھا تو وہ مال وہان تہا لیگئی اور کہا کہ اس سب کا تو مالک ہے بیٹے کہا مین نہین جانتا مجھکو بتا کہ اسقدر مال کثیر کیونکر
جمع کیا ہے اوسنے کہا کہ تیرا باپ جادوگر تہا یہہ سب مال اپنے جادو سے جمع کیا تہا جب بیٹے یہہ بات سنی اپنے دلمین فکر کی اور کہا کہ اس مال
موروثی پر اکتفا کرنا بی ہمتون کا کام ہے چاہیے کہ مین بہی سحر سیکہون اور جسطرح میرے باپ نے یہہ مال فراوان جمع کیا تہا مین بہی اپنے
زور بازو اور پا مردی سے جمع کرون پہر اپنی مان سے بیٹے پوچہا کہ کوئی میرے باپ کی یارون اور رفیقون مین سے باقی ہے کہ میرے باپکے
اسرار پر واقف ہو اور وہ عمل کہ میرے باپ پاس تہا اوسکے پاس موجود ہو کہا ہان فلان شخص فلانی قصبہ مین رہتا ہے مین سامان سفر مہیا
اور درست کرکے اوس شخص کے پاس پہنچا اور با ادب تمام سلام کیا اور اوسکے آگے بیٹہ گیا اوسنے میرے تئین نہ پہچانا اور کہا تو کون ہے اور
کہانسے آیا ہے بیٹے کہا کہ مین فلانے شخص کا بیٹا ہون کہ تمہارا دوست تہا جب اوسنے میرے باپ کا نام سنا گلے سے لگایا اور بہت سی شفقت
کی اور مہربانی کیا پہر پوچہا کہ تو کیا حاجت رکہتا ہے اور کسواسطے آیا ہے کہ تیرا باپ اسقدر مال چہوڑ گیا ہے کہ چند پشت تک تو کہاویگا اور
کسیکا محتاج نہوگا بیٹے کہا بسبب احتیاج مال نہین آیا ہون بلکہ جادو سیکہنے کو واسطے آیا ہون کہا ای میرے فرزند ہرگز اس امر کا خیال نکر کہ اوس
مین کچھ بہبود نہین ہے بیٹے کہا کہ مین ہرگز اس امر سے دست بردار نہین ہونگا اور تمہارا دامن نہین چہوڑونگا جبتک کہ مجھکو میرے باپ
جیسا نکرو وہ ہر چند نصیحت کرتا تہا مین باز نآتا تہا آخر ناچار ہوکر کہا کہ فلان روز اور فلان ساعت آجائیو جب وہ دن اور
ساعت آئی مین مستعد ہوکر گیا اوسنے اپنا وعدہ اوس سے چاہا تا آنکہ مضطر ہو کر اوسنے کہا کہ تجھکو ایک جگہہ بہیجتا ہون لیکن خبردار وہان
خدا کا نام نلینا پہر مجھکو ہمراہ لیکر ایک نقب مین کہ نیچی تہی اوترا مینے اپنے دلمین شمار کیا کہ تین سو چند زینہ طے کیے تہے اور ہرگز روشنی آفتاب
وہان معلوم نہوتی تہی جب اوس زینہ کے نیچے پہنچے ناگاہ مینے دیکہا کہ ہاروت اور ماروت آہنی زنجیرون مین جکڑے ہوئے ہوا مین معلق لٹکے
ہوئے ہین اور اونکی آنکہین جیسے بڑی بڑی سپرین روشن ہین اور لمبی لمبی چوٹی زمین تک پہیلی ہوئی ہین جب میری نظر اونکی صورت
ہولناک پر پڑی بی اختیار میرے منہ سے نکلا لا الہ الا اللہ جب اونہونے اس کلمہ کو سنا اپنے پرونکو جنبش دینے لگا اور نعرہ مارنے لگے تا آنکہ
بعد ایک ساعت کے خاموش ہوئے بیٹے بنا بر امتحان دوبارہ کہا لا الہ الا اللہ پہر اونکی یہی حالت ہو گئی تیسری بار پہر بیٹے کہا پہر وہی
حالت ہوئی پہر مین چپکا کھڑا رہا اونہون نے میری طرف دیکہا کہ تو جنس آدمی سے ہے بیٹے کہا ہان اور اونسے پوچہا کہ تمہارا یہہ کیا
حال ہے اونہون نے کہا جبسے کہ ہم عرش کے نیچے سے نکلے ہین اور اس عذاب مین گرفتار ہین کبھی یہہ کلمہ نہین سنا ہے ایک تیری زبان
سے ہمنے سنا مقر اصلی اپنا ہمکو یاد آیا اور بے اختیار نالہ و فریاد ہمنے کی اب کہہ کہ تو کس امت مین سے ہے بیٹے کہا امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے اونہون نے کہا آیا محمد مبعوث ہوئے بیٹے کہا ہان مبعوث ہوئے اور وفات بہی پائی اور اوسکے بعد اوسکے خلیفہ قائم مقام ہوئے

اور اونہون نے بہی وفات پائی پہر اونہون نے کہا آا وسکی ہست لوگ ایک شخص کے تابع ہین یا بہت سو لوگ میننے کہا ایک شخص کے تابع
ہین کہ اوسکو بادشاہ کہتے ہین اس باتکو سنتے ہی ناخوش ہوئے پہر پوچہا کہ باہم نفاق رکہتے ہین یا اتفاق میننے کہا لوگ ہین باہم اتفاق
رکہتے ہین اس کلام سے بہی بدمزہ ہوئے پہر پوچہا کہ عمارتین اور بنائین تا بحیرہ طبریہ پہنچین ہین میننے کہا ابہی نہین اس شخص سے بہی ملول
ہوئے اور خاموش ہو گئے پہر میننے کہا سبب اتفاق امت محمدؐ کہ ایک شخص پر کسواسطے ملول اور ناخوش ہوئے کہا کہ حقیقت یہہ ہے کہ ہم قرب
قیامت سے خوش ہوتے ہین کسواسطے کہ عذاب ہمارا تا مدت دنیا ہے بعد قائم ہونے قیامت کے منقطع ہوگا اور جبتک کہ امت محمد ایک شخص
پر جمع ہوگی قیامت دور ہے جب متفرق ہوگی تو قیامت نزدیک ہوگی اور اسیطرح سے نفاق دلیل امت کا دلیل قرب قیامت ہے اور
پہنچنا عمارات اور آبادیکا تا بحیرہ طبریہ بہی علامت قرب قیامت ہی میننے کہا کہ مجکو کچہہ وصیت فرماؤ اونہون نے کہا اگر تجہسے ہوسکے کہ تو خوا
کرے نکر کہ کار مشکل درپیش ہے پس مین یونہین پہر آیا اور اونسے سحر نہین سیکہا فقط یہہ تہا احال ہاروت ماروت کا اور سحر بابل کا مناسب
اس مقام کے نقل کیا گیا تفسیر عزیزی مین ہے بقدر حاجت واللہ اعلم **فصل تیسری** بیچ جانے حضرت ادریسؑ کے آسمان پر معالم التنزیل
مین تفسیر سورۂ مریم مین کعب وغیرہ سے نقل کی ہے اور معارج النبوۃ مین بہی لکہا ہے کہ عرائس ثعلبی اور مقصص التنزیل مین مذکور ہے کہ
ابن عباس نے روایت کی ہے کہ ایکدن حضرت ادریس علیہ السلام سیر کرتے پہرتے تہے کہ حرارت آفتاب نے ان پر اثر کیا حضرت ادریسؑ نے بیچ
دلمین کہا کہ باوجود اس امر کے کہ آفتاب کئی سو برسکی راہ پر چمکتا ہے اور اوسکی تپش سے مجکو اتنا اثر پہنچتا ہے جو فرشتہ کہ اوسکو اوٹہائے
ہوئے ہے اوسکا کیا حال ہوگا دعا کی کہ خداوندا آفتاب کی گرمی اور گرانی مین تخفیف کر اور اوسکو اپنے سایہ عنایت مین محفوظ رکہہ بہرکت
دعائے حضرت ادریس علیہ السلام اوسکو تخفیف حاصل ہوئی پہر اوس فرشتہ نے بدرگاہ قاضی الحاجات مناجات کی کہ یارب اس بوجہ کی
تخفیف کا سبب کیا ہے خطاب آیا کہ یہہ ادریسؑ کی شفقت کا نتیجہ ہے کہ تیری تخفیف تکلیف کے واسطے اونسے ہمسے سوال کیا تہا اور دعا
اوسکی مقرون باجابت ہوئی اوس فرشتہ کو انکی محبت غالب ہوئی اور انکے ساتہہ بہائی چارہ کیا اور عقد اخوت باندہا اور حق تعالے
نے واسطے شرف زیارت اور ادراک مصاحبت کے اوس فرشتہ کو اجازت فرمائی ایکدن حضرت ادریسؑ نے اوس سے کہا اے بہائی تجکو
کے ساتہہ بہت محبت ہے اور تیری تعظیم و تکریم مین وہ اہتمام تمام کرتا ہے چاہتا ہون کہ تو اوس سے التماس کر کہ وہ میری اجل مین تاخیر
کرے کہ پہر جسطرح مجہسے ہوسکے باقی عمر خدمت اور طاعت کے ساتہہ گذاروں کہ پیدائش جن و انس کے واسطے عبادت اور کسب سعادت
جانتا ہون اوس فرشتے نے کہا یا نبی اللہ قضیہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ مین تمکو یقین نہین ہے کہا
ہان ہے لیکن تو ملک الموت سے اس امر کی درخواست کر کچہہ مضائقہ نہین فرشتے نے حق تعالیٰ سے اذن چاہا فرمان آیا کہ اے فرشتے ادریسؑ

اوسنے ملک الموت کے پاس بہیجا کہ یہہ اپنا حال اوس سے آپ کہہ دو اوس فرشتہ نے حضرت ادریس کو اوٹھا کر چوتھے آسمان پر آفتاب کے پاس
چھوڑ دیا اور آپ ملک الموت کے پاس گیا اور کہا اے بھائی ایک حاجت رکھتا ہون چاہتا ہون کہ از روے برادری اور یاری میری
حاجت روا کر ملک الموت نے کہا اگر مجھسے ہوسکیگا تو مین تیرا مقصد پورا کر دونگا اوسنے کہا ایک جنس آدمی سے میرا یار ہے ادریس اوسکا
نام ہے یہہ التماس ہے کہ اوسکی اجل مین تاخیر کر ملک الموت نے کہا یہہ بات میرے احاطہ قدرت سے باہر ہے اتنا مجھسے ہوسکتا ہے کہ اوسکو
اجل کے وقت سے خبردار کر دون جو کچھہ اوس سے ہوسکے اپنی درستی کرلے کہا تاہم یہی سہی پس ملک الموت نے دیوان موت کو دیکھکر کہا
اس دفتر مین اسطرح ثابت ہے کہ یہہ شخص آفتاب کے پاس فوت ہووے اوسنے کہا مین اوسکو آفتاب کے پاس چھوڑ آیا ہون کہا جا شاید کہ
وہ مرگیا ہو کسواسطے کہ اوسکی حیات سے کچھہ باقی نہین رہا وہ فرشتہ پھر آیا دیکھا کہ اوسکے مرغ روح نے آشیانہ قالب سے پرواز کی اور
ساتون آسمان کے فرشتون نے اوسپر نماز کی اور بیت المعمور مین دفن کیا کہ اب تک اوسی جگہہ مدفون ہین کہ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا
اسی سے عبارت ہے کہ چوتھے آسمان پر مدفون ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بعد وفات پھر حضرت ادریس نے حیات پائی اور اب تک زندہ ہین
اور آسمان پر آنے کا سبب یہہ تھا کہ وہب بن منبہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام مدام تجرع جام مرگ سے اور توقف
تحت ارض اور انتظار نفخ صور اور امتداد بعث و نشور سے منقبض تھے عذاب جحیم اور ثواب نعیم سے بہت اندیشہ کرتے تھے اور حیات عمر
غنیمت جانکر وظیفہ بندگی اور عبادت ہر روز زیادہ کرتے کہتے ہین کہ جتنی عبادت اور طاعت تمام مطیعان روی زمین کرتے تھے
حضرت ادریس اکیلے اوسقدر کرتے تھے تا آنکہ حضرت عزرائیل مشتاق انکی ملاقات کے ہوئے اور حق تعالی سے اذن لیکر ایک آدمی کی
صورت بنکر زمین پر آئے اور اونکے ساتھہ تین رات دن مصاحبت کی جب اونھون نے حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھہ کھانے پینے
مین موافقت نکی حضرت ادریس نے جانا کہ یہہ آدمی نہین ہے اونسے پوچھا کہ تم کون ہو کہا مین ملک الموت ہون پوچھا کہ میری روح
قبض کرنیکو آئے ہو اونھون نے کہا نہین تمہاری زیارت کے واسطے آیا ہون کہا تمسے التماس ہے کہ جان میری قبض کرو اور مجھکو شربت مرگ
کا مزا چکہا دو اونھون نے بامر الہی روح انکی قبض کی خدا تعالی نے پھر انکی روح کو قالب مین ڈالا حضرت عزرائیل نے پوچھا کہ اے ادریس
اس سے کیا مقصد تھا کہا اسواسطے کہ تلخی موت سے آگاہ ہون اور جدائی کی محنت دیکھکر اوسکی عبادت مین جسطرح سے کہ چاہیے مشغول ہوون
اے عزرائیل اب میری ایک حاجت اور ہے اوسکو بھی روا کرو وہ یہہ کہ مین چاہتا ہون کہ دوزخ اور بہشت کو دیکھون اور پھر مقام
خوف و رجا مین بیٹھون ملک الموت بفرمان الہی انکو دوزخ پاس لیگیا حضرت ادریس نے کہا مالک سے درخواست کرو کہ دروازے
اسکے کہولدے اور تمام طبقے اسکے دکہلادے کہا دیسے مالک نے ملک الموت کی درخواست سے دوزخ کے دروازے کہولدیے جب حضرت ادریس کی

اوسپر نظر پڑی بیہوش ہوگئے ملک الموت نے اونکو اوٹھا کر اپنی بغل مین لیلیا جب حضرت ادریس کو ہوش آیا کہا اے ادریس مین اس امر
مین مجبور ہون تمنے آپ یہ درخواست کرکر اس بلا مین گرفتار ہوے حضرت ادریس نے کہا اے ملک الموت اب مجھے یہ آرزو ہے
کہ مجکو بہشت بھی دکھا دے تا جبر اس نقصان کا حاصل ہووے ملک الموت بفرمان الٰہی انکو بہشت کے دروازے پر لیگیا اور رضوان نے
بہشت کے دروازے کھولدیے حضرت ادریس نے بہشت مین انکے تمام انہار و اثمار اور حور اور قصور اور ولدان اور غلمان اور عجائب
اور غرائب ہان کے دیکھے اور ایک ساعت دم لیا ملک الموت نے کہا اے ادریس سیر اور تماشا کرچکے چلو کہ تمکو تمہارے مکان پر پہنچا دون
حضرت ادریس نے کچھ ملک الموت پر کچھ التفات نکیا اوسنے پھر مبالغہ کیا کہ بس اب باہر آؤ حضرت ادریس نے پھر انکار کیا اور کہا اے
ملک الموت مین یہان سے ہرگز تیرے اور تیرے ابنا جنس کے کہنے سے ایکدم نہین ہٹونگا تاوقتیکہ فرمان ایزد سبحان نہوگا تم
مجکو اسیطرح یہان چھوڑ دو اور تکرار انکی درگاہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتے کو حضرت ادریس اور ملک الموت کے پاس بھیجا تا اون دونون مین حکم
ہووے اوس فرشتے نے حضرت ادریس سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ یعنے ہر نفس
چکھنے والا موت کا ہے یعنی شربت مرگ چکھ لیا اور یہ بھی فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے نہین ہے تم مین سے اے آدمیو کوئی
مگر یہ کہ پہونچنے والا اور گذرنے والا اوپر دوزخ کے ہوگا کہا ہے کہ جب مومن اوسپر گذرینگے تو اوسکی آگ مردہ اور افسردہ ہوجائیگی مین
دوزخ پر بھی گذر چکا ہون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ اور نہین ہونگے وہ آدمی نکلنے والے بہشت سے یعنے جب بہشت
مین جائینگے تو ہمیشہ رہینگے نکالے نہین جائینگے سو اب بہشت سے مین کبھی نہین نکلونگا مگر بحکم خداوند جل و علا فی الحال ایزد تعالیٰ
سے خطاب آیا کہ اے ملک الموت ادریس سچا تھا اور اسکو آنے دو کہ ہمارے حکم سے یہانتک آیا ہے اور بہشت ادریس سے کلام
کرتا ہے اور حق اسکی جانب سے کہتی ہین کہ وہ اب تک بہشت مین ہین وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا عبارت درجات بہشت سے ہے اور کہتے ہین کہ وہ
کبھی چوتھے آسمان یا چھٹے آسمان پر آتے ہین اور فرشتون کے ساتھ عبادت کرتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ حضرت ادریس
کی عمر وقت وفات حضرت آدم علیہ السلام کے سو برسکی تھی اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ تین سو ساٹھہ برسکی عمر تھی اور بعد دو سو
برس کے مبعوث ہوے اور ایک سو پانچ برس نبوت کی ساتھ گذارے جب آسمان پر انہون نے عروج کیا تو چار سو پانچ یا چھ سو پینسٹھ
برسکی عمر تھی اور تیس ۳۰ صحیفے ان پر نازل ہوے کہ اون صحیفون مین اسرار آسمانی اور تسخیر روحانی اور علوم عجیبہ اور فنون غریبہ اور معرفت
طباع موجودات وغیرہ مندرج تھے اور یہ ایک مرد تھے خوبرو گندم گون بزرگ محاسن تمام قد مناسب اندام قوی استخوان اندک گوشت
کم گو بسا اوقات اکثر باتون مین خاموش رہتے تھے اور انکے کبھی اعضا کو اضطراب نتھا اور راہ چلنے کے وقت نظر مبارک زمین پر رکھتے

اور اپنے تئین نکر سے خالی نچہوڑتے تہے اور کلام کرتے تہے تو انگشت کو حرکت دیتے تہے ایک شخص نے حضرت ادریس سے پوچہا کہ حسن اتفاق
خلق کا اسپنے حق مین کیونکر حاصل کیا کہا ساتہہ نکوئی معاملہ کے اور ملاقات کرنے انکے ساتہہ وجہ احسن سے اور کہا کہ بہترین اشیا تین
چیزین ہین راستی درغضب اور بخشش در عالم تنگدستی و عفو در حالت قدرت اور عاقل وہ شخص ہے کہ تین طائفون کے ساتہہ
استخفاف نکرے ایک بادشاہون کے ساتہہ دوسرے عالمونکے ساتہہ تیسرے دوستونکے ساتہہ کسواسطے کہ جسنے بادشاہون کے ساتہہ
گستاخی کی اوسنے اپنا عیش منغص کیا اور جسنے عالمونکو خوار کیا اپنے دین مین نقصان لایا اور جسنے دوستونکے ساتہہ استخفاف اختیار
کیا نہال مروت جڑسے اوکہاڑا اور عقلمند کو لائق ہے کہ طالب حکمت ہے اور جس مصیبت مین کہ عام ہووے جزع اور فزع نکرے
اگرچہ مرتبہ اوسکا رفیع تر اور تواضع بہت کرے اور جو شخص کہ ساتہہ عیب کے موصوف ہو سرزنش اوسکو نکرے اور بسبب کثرت مال کے
اپنی حالت تغیر ندیوے اور جسکو کہ کمال عفت نہووے بکمال عقل ستائش نکرے اور جسکو کہ عقل کامل ہووے ساتہہ علم شامل کے موصوف
نکرے اور نادان کو نقطہ بصیرت مین حذر دجانے اگرچہ بزرگ ہو اور دانا کو بالعکس اور الفاظ گوہر بار حضرت ادریس کی موعظت او حکمت
مین بہت ہین اونمین سے یہہ چند کلمے تیمناً اور تبرکاً مرقوم ہوئے القصہ کہتے ہین کہ حضرت ادریس پانچ او پر ساٹہہ برس کے تہے کہ ایک عورت
کہ اوسکا نام بردخام تہا اوسکے ساتہہ نکاح کیا اور اوس سے ایک فرزند پیدا ہوا متوشلخ نام اور بعضے اسکے عربی مین شرح کی ہین اور نور
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے ساتہہ انتقال کیا جب متوشلخ ایک سو ستر برس کا ہوا ایک عورت عربا نام اوسکے ساتہہ نکاح کیا اور
اور اوس سے لمک یا ملک پیدا ہوا اور بعضو اوسکے بزرگ کہتے ہین جب متوشلخ نوسو او تہتر ۹۶۹ برس کا ہوا تو رحلت کی پہر جب لمک ایکسو باسٹہہ
برس کا ہوا تو ایک عورت کے ساتہہ نکاح کیا اور اوس سے حضرت نوح علیہ السلام پیدا ہوئے

فصل چوتہی ذکر عبادت اوثان اور ابتدا ظہور رسوم مذموم آتش پرستی درمیان مردمان کے روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ناقلان اخبار روایت کرتے ہین کہ حضرت ادریس
علیہ السلام کا آسمان پر جانے سے پہلے ایک دوست تہا کہ ہرگز انکی مجلس شریف مین سے باہر نجاتا تہا اور مانند عرش کہ لازم جوہر ہے
ملازمت آستانہ شریف انکی سے جدا نہوتا تہا بعد انکی وفات کے حرمان شرف صحبت انکی سے جزع اور فزع بہت کی اور اضطراب عظیم
اوسکو لاحق ہوا ابلیس تلبیس نے سبب مصیبت اس سے دریافت کیا اوس شخص نے کہا یہہ سب حزن و اندوہ میرا بواسطہ مہاجرت
حضرت ادریس علیہ السلام اور فقدان علم مجالس اونکی سے ہے ابلیس نے کہا اگر تو کہے تو ایک صورت مشابہ اوسکی قالب کی تجہے بنا دون
تا بواسطہ موانست اوسکی تجکو تسکین حاصل ہووے اوس دوست نے کہا بہتر شیطان نے ایک صورت حضرت ادریس کی بنا دی جب
اوس محب قدیم نے صورت کو ملاحظہ کیا غم و اندوہ اوسکا کم ہوا اوس صورت کو اپنے گہر مین اسطرح بحفاظت تمام رکہا کہ نظر کسیکی اوسپر

نہ پڑتی تھی اور صبح و شام ساتھ مشاہدہ اوس صورت کے زنگ غم آئینہ دل سے دور کرتا تھا اتفاقاً وہ شخص اپنے گھر مین مرگ مفاجات
مر گیا اور کسیکو اسکا مرنا معلوم نہوا جب آدمیون نے اوسکو چندروز تک نہ دیکھا اسکے گھر مین آئے اور اوس حجرہ مین کہ جسمین وہ بت تھا کھولا
اور اوس شخص کو اوس بت کے پاس مرا پایا اس حالت کو دیکھنے سے نہایت تعجب کیا اس اثنا مین ابلیس بصورت انسان اوس جماعت
مین ظاہر ہوا اور کہا کہ ادریس اور یہہ شخص کہ اوسکا مصاحب تھا اس صورت کو کہ خدائی زمین کی پوجتی تھی اور اسی جہت سے انکی دعا
قبول ہوتی تھی اور اس اغوای شیطان نے قلوب خلائق مین اثر کیا ہر شخص اوس صنم کی صورت بنا پرستش کرکے اوسکی عبادت مین مشغول
ہوا اور کیش بت پرستی جہان مین شائع اور ذائع ہوا اور ایک گروہ کہتے ہین کہ ابتدائی بت پرستی اوسوقت مین پیدا ہوئی
کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی بنی آدم حضرت کے جسد شریف کو ایک تابوت مین بحفاظت تمام محفوظ رکھکر طواف مین اپنے
ساتھ ہمراہ لیجاتے تھے اور بنابر وصیت حضرت آدم ع اپنے سے جدا کئے تھے کہ مبادا نظر قابیل اور اوسکی اولاد کی اوسپر پڑے تا آنکہ
شیطان لعین کو مجال اضلال پیدا ہوئی کہ قابیل اور اوسکے فرزندون پاس گیا اور کہا کہ اگر تم کہو اور مصلحت جانو تو مین تمہارے
واسطے ایک صورت بناؤن کہ شبیہ جسد آدم ع ہو اور ہر وقت تمہارے پاس رہے انہون نے قبول کیا اور شیطان نے جسطرح
کہ وعدہ کیا تھا ایک صورت بنا کر حوالے کی اولاد قابیل اوسکو ایک تابوت مین رکھکر سفر و حضر مین اپنے ہمراہ رکھتی تھی اور بعد ایک مدت
کے ہر قوم نے اپنے واسطے ویسی صورت بنائی تھی اور بعد امتداد ایام اور انقضاے شہور و اعوام اون صورتونکی پرستش کرنی شروع کی
اور ایک گروہ کہتے ہین کہ بعد وفات حضرت ابو البشر ع اور قبل از ظہور حضرت ادریس علیہ السلام ایک جماعت صلحا و مستجاب الدعوات
تھے کہ ایک کا نام اونمین سے وَدّ اور ایک کا یغوث اور ایک کا سواع اور ایک کا یعوق اور ایک کا نسر تھا جب ایک انمین سے برحمت الٰہی
واصل ہوتا تھا تو اوسکے متعلق بنابر تسکین کے اوسکی شکل کی ایک صورت بنا کر اپنے گھر مین رکھتے تھے جب ایام حیات اہل صور بعد ایک مدت
گذر گئی شیطان نے اونکی اولاد اور اتباع سے کہا کہ یہہ بت آلہہ ہین اور سزاوار پرستش ہین قول شیطان کا انہون نے قبول کرکر
بعبادت اصنام اشتغال کیا اور وہ طوفان نوح علیہ السلام مین جاتے رہے اور ابلیس نے پھر اون بتونکو پیدا کرکے ہر ایک کو دیا تا
اپنا معبود کرین چنانچہ بنی کلب کو وَدّ اور بنی ہذیل کو سواع اور مذحج کو یغوث اور قضاعہ کو یعوق اور حمیر کو نسر پیشکش کیا اور اوس رسم
نے تا زمان ارتفاع اعلام اسلام استمرار پایا اور ابتداے عبادت نیران مین بھی اقوال وارد ہین ایک یہہ کہ قصہ قابیل مین مذکور
ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسم آتش پرستی حضرت ابراہیم ع کے زمانہ مین ظاہر ہوئی کسواسطے کہ شیطان نے لوگونکی خاطر دل مین القا
کیا کہ نہ جلانا آگ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس سبب سے تھا کہ وہ آتش پرست تھے اور بعضون کا یہہ عقیدہ ہے کہ جب ایزد تعالی نے

اور سبونکو رسولون کی زبانو نسے عذاب آتش دوزخ سے ڈرانا شروع کیا شیطان نے انسے کہا تمکو چاہیے کہ آگ دنیا کی عبادت بجا لاو
تا روز قیامت آتش دوزخ تمکو نہ جلاوے لیکن اس تقریر سے معلوم نہین ہوتا کہ یہہ مذہب مذموم کس زمانہ مین پیدا ہوا اور ایک طائفہ کہتا
ہے کہ جب زردشت نے گشتاسپ کے زمانہ مین ایک کتاب ژند نام بنائی اور کہا کہ جو کوئی اسکے ساتھہ معتقد ہووے اوسکو زندیق کہین اور
اور خلقت کو آگ کی عبادت پر حریص کیا کہ جو کوئی دار دنیا مین آگ کی عبادت کرے آخرت مین حق تعالی اوسکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے

باب پانچوان قصہ بیان حضرت نوح علیہ السلام اور اونکے فرزندونکے احوال مین اور اس باب مین چھہ فصل ہین فصل پہلی

نسب اور رسالت حضرت نوح علیہ السلام مین انوار التنزیل مین تفسیر ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ مین کہا ہے کہ حضرت نوح دو پشت
کے ساتھہ حضرت ادریس تک پہنچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ نام اونکا سریانی مین شکر تہا اور عرب انکو نوح کہتے ہین اور
لقب اونکا شیخ الانبیا اور نجی اللہ مشہور ہے اور وجہ تسمیہ نوح مین چند قول ہین اونمین سے تین قول قریب الاعتبار بیان کیے جاتے ہین
اول یہہ کہ حضرت نوح ایکدن ایک زخمی کتے پر گذرے کہ تمام اعضا اوسکے مجروح تہے جب وہ کتا حضرت نوح کے نزدیک ہوا آنحضرت
نوح نے فرمایا دور ہو ای سگ قبیح وہ کتا حضرت نوح کے ساتھہ گویا ہوا اور کہا اگر تو طاقت اور قدرت رکھتا ہے تو مجھسے بہتر پیدا کر اور
ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ اوس کتے نے کہا نقش کو عیب کرتا ہے یا نقاش کو اور پہر کہا ای نوح اپنی زبانکو تمام جنس آدمیت کا نام
تیرے اوپر جاری کیا اور نقد نبوت کو تیرے کیسہ مین ڈالا اگر پوستین میرا مجھسے دور کرے کرسکتا ہے اور اگر داغ محرومی کا پیشانی
رکھی رکھہ سکتا ہے مینے اپنی صورت آپ نہین بنائی کہ مجھکو نام رکھی تو کہہ گیا اور تجکو میری بدصورتی سے کیا کام حضرت نوح کو ان باتون سے
ایک حالت پیدا ہوئی اور نوحہ آغاز کیا اور اتنا روئے کہ نوح نام مشہور ہوا اور قول دوسرا یہہ کہ جب حضرت نوح بعد ٹہہرنے طوفان
کے کشتی سے باہر آئے شیطان انکے آگے آیا اور کہا ای نوح میرے اوپر ایک حق عظیم تونے ثابت کیا ہے حضرت نوح دلمین حیران
اور مضطرب ہوئے اور کہا ای لعین کونسا کام کہ تیری مرضی کے موافق ہوئے اوسکا کرنا نہین چاہا اور درپے کرنے اوسکے نہین
ہوا وہ کیا کام تہا جو تیرے پسند آیا کہا مین اور میرے اعوان تیرے امت کی مستوجب دوزخ کرنے مین بہت رنج کہینچتے اور تا بوقت
مرگ انکی نگہبانی مجکو کرنی پڑتی تونے ایک دعا کرنے کی ساتھہ انکو ایکبار ہلاک کرکے مستوجب آتش دوزخ کر دیا حضرت نوح اوس دعا سے
پشیمان ہوئے اور کہا ای کاش مین وہ دعا نکرتا اور اس قوم کے ایذا دینے پر صبر کرتا پہر غایت تاسف سے چالیس برس تک روئے
کہ انکا نام نوح ہوگیا اور قول تیسرا یہہ کہ جب حضرت نوح نے اپنے بیٹے کنعان کے مقدمہ مین حق تعالی سے کہا ان ابنی من اہلی
یعنے تحقیق بیٹا میرا اہل میری سے ہے اور حق تعالی سے ازروی عتاب خطاب ہوا انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح فلا

تسئلن ما لیس لک بہ علم یعنے تحقیق وہ نہیں ہے اہل تیرے بسبب کیا اونسنے بدعمل کیے پس ہرگز نہ سوال کر تو اوس چیز کا کہ نہیں
ہے تیری واسطے ساتھ اوسکی علم - یہہ سبب نوحہ و زاری انکی کا ہوا اور یہہ تینوں وجہیں اوسکی قول پر ہین کہ لفظ نوح کو عربی قرار دے
اور اشتقاق لفظ عجمی سے مناسبت نہین ہے واللہ اعلم بالصواب اور انکی رسالت کا سبب یہہ ہے کہ جب حضرت ادریسؑ اس عالم سے گئے اور
ایک مدت اونپر گذری آثار دین اسلام اور شرائع واجب الالتزام مندرس اور محو ہوگئے اور روئے زمین پر تمام کفار پہیل گئے خدا تعالی نے
حضرت نوحؑ کو مبعوث کیا تا انکو دعوت کرین اور افعال ناپسندیدہ سے مانع آوین اور عرائس مین ابن عباس سے نقل کی ہے کہ فرزندان
حضرت آدمؑ دو قسم سے ایک قسم عمارات مین رہتے تہے اور وہ بنی قابیل تہے اور دوسری قسم پہاڑوں مین رہتے تہے اور وہ بنی شیث تہے اور
بنی شیث کے مرد صاحب جمال تہے اور عورتین انہین کی بدصورتین تہین اور بنی قابیل برعکس اونکے یعنی عورتین انکی صاحب جمال اور مرد بدصورت
شیطان ایک اہل عمارت کے مرد کے پاس صورت بشری مین آیا اور اپنے نفس کو اوسکے ساتھ اجارے مین دیا تا اوسکی خدمت کرے اس ملعون نے
ایک مدت کے بعد ایک مزمار بنایا اور اوسکو بجایا کرتا تہا اور اوسکی آواز آدمیونکے کانونمین پہنچتی تہی اور اوس مزمار سننے کے واسطے بہت سے آدمی جمع ہوتے
تہے شیطان نے ایکدن مقرر کیا کہ اوسدن مزمار بجاتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ برس مین ایکدن معین کیا کہ اطراف اور شہر کے آدمی اوسدن
جمع ہوتے تہے اور اوس روز کو عید کہتے تہے اتفاقاً ایکدن ایک مرد پہاڑ کے رہنے والون مین سے یعنی بنی شیث سے اوس مجمع مین پہنچا اور
اور عورتونکو وہان جمع دیکہا اور انہین عورتین صاحب جمال مشاہدہ کین کہ اوسکے مثل انہین دیکہی تہی وہان سے مراجعت کر کے اپنی قوم مین
خبر دی اور وہ اکٹہے ہو کر دوسری عید کو اوس مجمع مین آئے پس اوس مجمع مین اسواسطے اجتماع مرد اور عورتون کی فحش ہونے لگا اور جب اونہون
نے فسق اور فجور پر اصرار کیا حق تعالی حضرت نوحؑ کو انکے ڈرانیکے واسطے بہیجا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے
فرزندان حضرت شیثؑ کو وصیت کی تہی کہ فرزندان قابیل کے ساتھ نکاح اور اختلاط نکرنا اور حضرت شیثؑ کے فرزند پہاڑوں مین اور
غاروں مین رہتے تہے ایکدن سو نفر بنی شیث سے پہاڑ پر سے اوترے تا احوال اپنے بہائی یعنے فرزندان قابیل کا معلوم کرین اور فرزندان
بنی شیثؑ از بسکہ صاحب جمال اور فرخندہ حال تہے جب بنی قابیل نے انکو دیکہا ہر طرح سے انہین حل جل کر انکو قید کیا پہر سو نفر اور
پہاڑ سے اوترے اور انہین سے ملے اور انکی ساتھ اختلاط کرنے لگے اور نکاح کیے تا بحدیکہ بنی قابیل بہت ہوگئے اور تمام زمین گمراہی اور
انکے درمیان مین کفر اور بت پرستی ظاہر ہوئی جب حضرت آدمؑ نے وفات پائی تو مومن کافرونکو زیارت کرنے حضرت کی سے مانع آتے
ابلیس نے اونسے کہا مین تمہارے واسطے ایک بت بنا دیتا ہون کہ تم اوسکی زیارت اور طواف کیا کرو اور تم بہی مومنون پر فخر کرو جیسے
کہ یہہ تمپر فخر کرتے ہین انکو شیطان کا کہنا پسند آیا اوس ملعون نے انکو واسطے پانچ بت بنائے ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر

چنانچہ یہہ نام قرآن شریف مین مذکور ہین اور یہہ ساتھہ عبادت انکی کے مصروف تہی ہر چند کہ انکو بتونکی عبادت کے واسطے منع کیا انہون
نے نہ مانا اور اس عمل ناپسندیدہ سے باز نہ آئے تا آنکہ مستحق عذاب طوفان ہوئی سو آپ علیہ مین بیچ سورۂ نوح کے وارد ہے کہ وُدّ ایک مرد
کی صورت بت تہا اور سواع ایک عورت کی صورت اور یغوث گائی کی صورت اور یعوق گہوڑے کی صورت اور نسر گدہ کی صورت اور
مشہور یہہ ہے کہ یہہ پانچون نام آدمیون صالح کے ہین کہ درمیان زمانہ حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے تہے۔ اور سب آدمی اونپر کمال اعتقاد
رکہتے تہے جب یہہ پانچون مر گئے تو اونہون نے انکی صورت پتہر اور لکڑی کے بت بنائے اور تعظیم اور تکریم ان بتونکی کیا کیے اور بعد گذرنے
چند روز کے ان بتونکی پرستش کے ساتھہ مشغول ہوئے پہر مشرکان عرب پانچ گروہ ہوئے قضاعہ ساتھہ عبادت وُدّ کے مشغول ہوئے اور
ہذیل نے سواع کو اختیار کیا اور اعلی اور انعم نے یغوث کو پرستش کے ساتھہ مخصوص کیا اور کہلان نے یعوق کو خدا سمجہا اور حمیر نے
نسر کو اختیار کیا اور ساتھہ پوجنے ان بتون کے اہتمام تمام کیا تا حق سبحانہ تعالی نے اس ظلمت آباد مین چراغ ہدایت کا ساتھہ نور وجود باجود
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن کیا اور علم نبوت بلند کیا کہ ان بتونکو توڑ کر جزیرۂ عرب سے نکال کر پہینکا در روایت نیز
آیا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نوحؑ کو ساتھہ دس چیز کے مخصوص کیا ایک یہہ کہ وہ اولو العزم تہے دوسرے شریعت انکی ناسخ شریعتون اگلی کی تہی
حضرت شیثؑ اور حضرت ادریسؑ شریعت آدمؑ کے ساتھہ عمل کرتے تہے تیسرے یہہ کہ سلسلہ آدمیونکی نسب کا ساتھہ حضرت نوحؑ کے منتہی
ہوتا ہے اسی سبب سے حضرت نوحؑ کو آدم ثانی کہتے ہین چنانچہ اسکا بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی چوتہے یہہ کہ حضرت نوحؑ سب اہل زمین پر مبعوث
ہوئے تہے یہہ کہ اول جس پیغمبر نے کفر سے ڈرایا حضرت نوحؑ تہے پانچوین یہہ کہ حضرت نوحؑ اول اون پیغمبرونکے ہین کہ امت انکی دعا کے ساتھہ
ہلاک ہوئی چہٹے یہہ کہ اول جو کوئی کہ بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر خاک سے اوٹہایگا حضرت نوحؑ ہونگے ساتوین یہہ
کہ کسی نبی نے ایسی زندگانی دراز اس جہان فانی مین نہین پائی کہ حضرت نوحؑ نے آٹہوین یہہ کہ باوجود اس کلان سالی کے کہ ہزار برس سے
زیادہ انکی عمر تہی کہ ایک دانت ان کا نہ ٹوٹا تہا اور کوئی ہڈی انکی سست نہین ہوئی تہی اور کوئی بال انکا سفید نہین ہوا تہا اور ذرا
انکی قوت نہ گہٹی تہی نوین یہہ کہ اسقدر عبادت کے ساتھہ محبت رکہتے تہے کہ باوجود صرف کرنے اوقات کے ساتھہ دعوت قوم کے رات دن مین سات سو
رکعت نماز ادا کرتے تہے دسوین یہہ کہ باوجود اتنی ایذا اور جفائیون کے کہ انہون نے اپنی قوم سے کہینچین اور اپنے احسان اونپر دریغ
نہ کیے اور ہمیشہ مہربانی کرتے رہے اور ہر روز ہر ایک کے دروازے پر جا کر ساتھہ توحید کے اونکی دعوت کرتے تہے اور اندہیری راتون مین
انکے گہرون پر جا کر لا الہ الا اللہ کہا کرتے اور یہہ انکو مجنون اور دیوانہ کہتے اور مرتے وقت ہر شخص انمین سے اپنی اولاد کو وصیت
واسطے انکی اہانت کرنیکے تاکید کیا کرتا تہا انکو نو سو پچاس برس اسطرح گذر گئے تہوڑے سے انکے ساتھہ ایمان لائے اور باقیون نے کہ کافر

وفا جر تہو ایذا بہت حضرت کو پہنچائی اور یہہ صبر و تحمل کیا کیو اور کہا کیو اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ اِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے ای بار خدایا ہدایت کر تو قوم
میری کو کہ تحقیق وہ جاہل ہین کچھہ نہین جانتی کہتے ہین کہ یہہ حضرت کو اتنا مارتے کہ تمام اعضا ٹوٹ جاتے تہو اور یہہ بیہوش ہو جاتی تہے پہر انکو ایک
غدی مین لپیٹ کر انکے گہر مین پہنچا جاتے تہی اور گمان کرتے تہے کہ یہہ مرگیا جب رات ہوتی تو شفاخانہ اوس درگاہ یگانہ سی انکی صحت کے
واسطے دوا کرامت ہوتی تہی اور اکثر اسطرح پر یہہ انکی مجمع مین آنکر ساتہہ دین اسلام کے دعوت کرتے تہو اور یہہ سنگدل انکو پتہر مارتے تہو
کہ انکے تمام اعضا ٹوٹ جاتے تہو اور یہہ اون پتہرونمین چہپ جاتی تہے اور یہہ جانتے تہو کہ مر گیا جب رات ہوتی تو جبرئیل بفرمان رب الجلیل
وہ پتہر انپر سے اوٹہاتی اور یہہ صحیح اور سالم اونمین سے نکلتی اور صبح کو پہر اپنی قوم کی پاس جا کر دعوت کرتے تہی نقل ہے کہ انکی رئیسون مین ایک
بڈہا تہا اور اوسکے ایک بیٹا تہا اوسکو وہ مردود وصیت کیا کرتا تہا کہ ایذا دینے نوح مین بہت کوشش کرنا اور جتنی تجہسے اوسکی اہانت
ہو سکے حتی المقدور کمی نکرنا تا انکا ایمان لاوے ایکبار حضرت نوح کے آگے لایا اور کہا کہ ای فرزند یہہ ساحر و کاذب ہو کہ تجکو اسکی مخالفت کے
واسطے مبالغہ کرتا ہون زنہار اسکے کہی پر عمل نکرنا اور آئین آبا و اجداد اپنے سے منحرف نہونا اور جتنا ہو سکے اسکی اہانت اور ایذا مین
سعی کرنا اوس پسر بدگہر نے اپنے باپ کی بات سے عصا لیکر ایسا حضرت کے سر مبارک پر مارا کہ خون بہنے لگا اوسوقت حضرت نوح علیہ السلام
درگاہ حق تعالی مین روئی اور کہا خداوندا تو دانا اور بینا ہے اور آشکارا اور پنہان جانتا ہے کہ تیرے بندے میرے ساتہہ کیا معاملہ
کرتے ہین مین انکو راہ راست کی ساتہہ دعوت کرتا ہون اور یہہ مجکو ذلت دیتے ہین الہی اگر ان بندون پر نظر عنایت منظور ہے تو انکو
راہ راست پر لا اور یا مجکو اس بلا پر صبر عنایت فرما کاش مجکو ایسا علم ہوتا کہ یہہ سب ساتہہ دولت اسلام کے مشرف ہوتی اور کوشش
میری ضائع نہوتی خطاب آیا کہ جو کوئی تیری امت مین سے ایمان لانیوالا تہا ایمان لاچکا کہا خداوندا انکی نسل مین سے اور کوئی
بہی ایسا ہے کہ ایمان لاویگا تا اس امید پر محنت کرون اور سعی اور کوشش سے ہاتہہ نہ اوٹہاون خطاب آیا کہ نہین پس حضرت نوح کو
اپنی قوم سے بالکل ناامیدی ہوئی تو انکی ہلاک ہونے کی دعا مانگی اور وہ دعا بدرگاہ کبریا مقبول ہوئی اور فرمان آیا کہ انکو طوفان میں غرق
غرق کرونگا اور تجکو اور تیری اہل کو بسبب کشتی کے کہ ہم تعلیم کرینگے اور تو بناویگا اور آپ مع اہل و عیال اور سیر جسٹے گا طوفان
فنا سے بچالینگے **فصل دوسری** بیچ بیان پہنچنے فرمان کی حضرت نوح کو ساتہہ بنانے کشتی کی اور معاملہ کرنے قوم کی ساتہہ نوح
کے بروجہ درشتی کی اور آنے طوفان اور ذکر جسامت اور عرض اور طول عوج بن عنق مین روایت کی ہے کہ جب امر الہی ساتہہ
بنانے کشتی کے حضرت نوح علیہ السلام کو پہنچا حضرت نوح نے کہا کشتی کیا چیز ہے خطاب ہوا کہ لکڑی کا گہر ہوتا ہے کہ پانی پر جاتا ہے
کہا خداوندا میرے پاس لکڑی نہین ہے کہان سے لاؤن فی الحال ایزد متعال نے چند درخت سال کے جبرئیل کیا تہہ بہیجے تا کہ انکو

بو دے چنانچہ وہ مدت بیس برس مین موافق روایت وہب کے بڑہ کر سال کمال کو پہنچے اور ایک روایت مین لکھا ہے کہ چالیس برس مین معارج النبوۃ اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا نے اس عرصہ مین بہت تاثیر کی کہ اوس قوم کی عورتون سے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا اور جب تک مینہ نہین برسا اور حضرت نوح اونکی دعوت سے باز رہے اور اون لوگون نے بہی ایذا رسانی سے توقف کیا بعد اسکے اون درختونکو حکم الٰہی سے گرایا اور تختی بنائے اور رکن دوم کتاب معارج النبوۃ مین بیچ ذکر ولادت حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ کے واقعہ ہشتم مین لکھا ہے کہ جب حضرت نوح کشتی بنانے لگے تو حکم آیا کہ ایک لاکہہ چوبیس ہزار تختی بنا اور اونہونکا اوپر نام انبیاؑ کے لکہہ اوسوقت ساتہہ تعلیم حضرت جبرئیلؑ کی حضرت نوحؑ نے تمام نام انبیا علیہم السلام کے سارے تختون پر لکہے جب دوسرے دن ہوا انہون نے دیکہا کہ تمام نام تختون پر سے مٹ گئے ہین یہہ خاطر پریشان ہوئے اور دوبارہ اونپر نام لکہے اوسیطرح وہ پہر مٹ گئے تب حضرت نوحؑ کمال مضطرب ہوئے اوسوقت وحی آئی کہ ان نامون بزرگ کو شروع ہمارے نام کے ساتہہ کر اور ہمارے حبیب کے نام کے ساتہہ تمام کر تا کنف عصمت اور حیطہ حمایت ہماری مین تراشنے اور مٹانے شیطان کے سے امان مین ہے حضرت نوحؑ نے بتعلیم غیب تمامی نام بترتیب اون تختون پر ترقیم کیے کہ تختہ اول بنام خدای عزوجل استوار کیا اور باقی تختے ساتہہ اسمای یعنی نمونہ اسامی انبیا علیہم السلام کے مرتب کیے اور مسمار آخرین کو بنام حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیب و زینت بخشی منادیان عالم بالا نے غیب سے ندا دی کہ یا نوحؑ الآن تمت سفینتک یعنے ای نوحؑ اب تیری کشتی تمام ہوئی اور رونق کار انجام کو پہنچی نقل ہے کہ جب تختی ساتہہ نام انبیا علیہم السلام کے ترقیم کر کر کشتی مین لگائے تو چار تختون کے موافق سوراخ باقی رہا اوسوقت حضرت نوحؑ نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ ای جبرئیلؑ اخیر تختے میں ساتہہ نام خاتم النبیین علیہ السلام کے لکہا ہوا ہے اب یہہ چار تختے کیونکر لگاؤن جبرئیلؑ نے رب جلیل سے عرض کی فرمان آیا کہ یا شیخ الانبیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہین کہ قصر اسلام اون چار رکنون کے ساتہہ مضبوط اور مستحکم ہوگا یہہ چار تختے ساتہہ نام ان چار محتشم کے درست کر کر اپنی کشتی مین لگا تو یہہ کشتی ببرکت ان نامون بزرگ کے کنارۂ نجات پر پہنچے حضرت نوح علیہ السلام اسیطرح کشتی بناتے تہے اور بناتے وقت انکی قوم انکے پاس آتی تہی اور ہنسکر کہتی تہی کہ ای نوح بعد منصب پیغمبری کے ورود گری یعنے نجاری کرنے لگا ظاہر تیرے دماغ مین خلل ہوا ہے اور دیوانہ بنا ہے کہ کہین پانیکی بوند کا نام نہین اور تو بیٹہا ہوا کشتی بناتا ہے پہر حضرت نوحؑ کو فرمان آیا کہ ای نوحؑ یہہ قوم لائق عذاب اور قابل عتاب ہوچکی ہے کشتی بنانے مین جلدی کیا چاہیے تاخیر نکر حضرت نوحؑ نے ساتہہ دو بیٹون اور دو اور کاریگرون کے کشتی بنائی اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ مقدار طول اور عرض اور بلندی اوس کشتی مین روایتین مختلف ہین لیکن صحیح اور مختار یہہ ہے کہ طول اوس کشتی کا چہہ سو سات گز کا تہا اور عرض اوسکا تین سو ساٹہہ گز کا

اور اوسمین تین طبقے تھے نیچے کے طبقہ مین جانور ون درندون اور چارپایونکا مقام تھا اور بیچ کے طبقے مین وحوش اور طیور کے رہنے
کی جگہہ تھی اور اوپر کے طبقے مین حضرت نوحؑ اور آدمیون کا مکان تہا اور ایک روایت سے بیچ کے طبقے مین کھانا اور پینا رکھا تھا اور تفسیر
بحر الامواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین طول اوسکا تین سو گز کا تھا اور عرض پچاس گز کا اور بلندی تیس گز کی اور بعضے کہتے ہین کہ طول اوسکا
ایک ہزار دو سو گز کا تھا اور عرض اوسکا چھہ سو گز کا اور روایت مین آیا ہے کہ حواریون نے حضرت عیسےٰ سے چاہا کہ کسیکو زندہ کرین کہ
حضرت نوحؑ کی کشتی کی خبر لاکر پہنچاوے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اونکو ایک ٹیلے کے پاس لائے اور مٹھی خاک کی اوس پشتہ مین سے بھر کر
کہا جانتے ہو کہ یہہ کیا ہے اور کسکی خاک ہے اونہون نے کہا خدا اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے اور کون جان سکتا ہے کہ یہہ کیا ہے کہا
کہ یہہ خاک کعب بن حام بن نوحؑ کی ہے اور عصا اوس پشتہ پر مارا اور کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنے کھڑا ہو ساتھہ حکم اللہ کے ناگاہ کعب کھڑا ہو گیا
اور ہاتھہ بالاسے لگا اور سر پر سے خاک جھاڑنے لگا جب اوسکو دیکھا کیفیت حضرت نوحؑ کی کشتی کی پوچھی اوسنے کہا طول اوسکا ایک ہزار
دو سو گز کا تھا اور عرض اوسکا تین سو گز اور اوسمین تین طبقے تھے پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اوسکو ویسا ہی کر دیا جیسا تھا اور
بعضے کہتے ہین کہ طول اوس کشتی کا ایکہزار دو سو گز کا تھا اور عرض اوسکا پچاس گز تفسیر مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ حضرت نوحؑ نے
دو برس مین سال کی لکڑی کی کشتی بنائی کہ طول اوسکا تین سو گز یا دو ہزار گز کا تھا اور عرض اوسکا پچاس گز یا تین سو گز کا تھا اور بلندی
تیس گز تھی اور معالم مین اسی گز کا طول اور پچاس گز کا عرض اور تیس گز کا ارتفاع بھی آیا ہے اور کہتے ہین کہ اوسکے تین بطن تھے
نیچے کے بطن مین جاے وحوش اور طیور کی تھی اور بیچ کے بطن مین دواب اور چارپایون کا مقام اور بطن اعلی مین حضرت نوحؑ اور
اونکے توابع کی جا تھی اور بعضے کہتے ہین کہ اوسمین سات طبقے تھے اول مین جا حضرت نوحؑ اور آدمیونکی اور دوسرے مین تابوت آدم علیہ السلام
اور تیسرے مین اوڑنیوالے جانور اور چوتھے مین درندے جانور اور پانچوین مین چارپائے اور چھٹے مین دواب اور ساتوین مین کھانا پینا
اور دانہ گھانس اور تمام میوے وغیرہ الغرض یہہ کشتی مرغ کی صورت تھی اور سر اوسکا مور کا سا اور سینہ اوسکا بط کا اور ایک روایت مین
ہے سینہ کبوتر کے سینہ کا سا اور دم اوسکی مرغ کی دم کیسی اور پیوند اور دروازے اور اوسکی سال وغیرہ کے ساتھہ بند کی تھین پھر وحی آئی
کہ اے نوحؑ آدمؑ کے قالب کے واسطے ایک تابوت بنا کہ ہنگام تواتر تقاطر اور تلاطم امواج وجود مسجود اوسکے کو آسیب نہ پہونچے حضرت نوحؑ
نے چوب شمشاد سے ایک تابوت بنایا اور اوسکو اوپر کے طبقے مین رکھا اسطرح سے کہ مرد اور عورت کی اوسپر نظر نہ پڑے اور منتظر فرمان
قضا جریان سے ہے تاآنکہ حکم پہنچا کہ ہر جنس کے حیوانون مین سے ایک ایک جوڑا کشتی مین رکھ لے کہا خداوندا روی زمین کے حیوانون
کو کیونکر جمع کرون اللہ تعالی نے چارون ہواؤن پر اور ابر اور ہوا اور زمین کو فرمایا کہ سب جانور جمع کر کر زمین کو فرمین

حضرت نوحؑ کے آگے حاضر کرین اور تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ حضرت نوحؑ نے ہر جنس کے حیوانون پر ہاتھ ڈالکر داہنے ہاتھہ مین نر پکڑ لیا
اور بائین مین مادہ اور تفسیر جامع البیان مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ کل مچھر اور مکھی تک کشتی پر رکھہ لیا پھر کہا الٰہی شیر کو گاو کے
ساتھہ کیونکر جمع کرون اللہ تعالی نے فرمایا کہ انکے درمیان عداوت کسنے رکھی حضرت نوحؑ کہا یارب تو نے فرمایا الفت بھی ہمین کو دینگے
کہ تا ایک دوسرے کو آزار نہین دینے کا اور روایت مین ہے کہ حق تعالی نے تپ کو شیر پر متعین کیا کہ تا کسی حیوانکو ضرر اور ایذا نہ
پہنچا سکے اور فرمان ہوا کہ کوئی جوڑا آدمیون اور حیوانون کا کشتی مین جماع نکرے کہ توالد اور تناسل موجب کثرت کا ہوگا اور کوئی
آدمی اپنی عورت کے ساتھہ کھانا کھانا دے اور پانی نہ پیوے کہ مبادا جماع پر مائل ہو دے اور ایک بکری خوراک کشتی مین اپنے ساتھہ
رکھہ لی جب حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ایک جوڑا سبکا لیا پھر جب نوبت سانپ اور بچھو کی پہنچی کہا خداوندا یہہ سانپ ہی اور
یہہ بچھو ہی کہ آدمیونکو انسے ضرر پہنچتا ہے اس باب مین کیا حکم ہے حق تعالی نے جبرئیلؑ کو بھیجا کہ سانپ سے زہر نکال لے اور بچھو کے
ڈنک توڑ ڈالے تا کوئی آدمی ان سے تکلیف و آزار نہ دیکہے حضرت جبرئیل نے حضرت نوحؑ کے ساتھہ عہد باندھا کہ ہر فرد افراد بنی آدم
سے کہ نام مبارک تیرا زبان پر جاری کرے اور کہے سلامٌ علی نوحٍ فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المؤمنین
سانپ اور بچھو تکلیف و آزار نہین پہنچانے کا کہتے ہین حضرت نوحؑ نے سب سے پہلے چیونٹیونکو لیکر اپنے ساتھہ طبقہ اعلی مین رکھا کہ مبادا جانور
حیوانات پامال کر ڈالین پھر تمام جانورون کے بعد دراز گوش یعنے گدہے نے دونون ہاتھہ کشتی مین رکھے تا اوسپر چڑہے شیطان
نے اوسکی دم پکڑلی ہر چند حضرت نوحؑ آواز دیتے تھے اور گدہا چڑہنے کے واسطے سعی کرتا تہا لیکن نہ چڑہ سکتا تہا آخر الامر حضرت
نوحؑ علیہ السلام نے کہا اُدخل وان کان معک الشیطان یعنے در آ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہو فی الحال گدہا چڑہ آیا
حضرت نوحؑ نے تمام اہل کشتی کا احوال دریافت کیا تو شیطانکو ایک کونے مین بیٹھا دیکھا کہا ای لعین تو کسکی اجازت سے آیا کہا تیری
اجازت سے کہا مین تیرے آنے سے واقف نہین کہا واہ جب آخر تو نے گدہے کو کہا تہا کہ اگرچہ تیرے ساتھہ شیطان ہو اوسوقت
مین گدہے کی دم پکڑے ہوئے تہا اور اوسکو چھوڑتا نہ تہا جب تجہے نے اجازت دی تو مین اور وہ دونون باہم چڑہ آئے حضرت نوحؑ
علیہ السلام نے چاہا کہ اوسکو کشتی سے باہر کرین وحی آئی کہ ای نوحؑ اسکو رہنے دو اسمین بہت حکمتین ہین حضرت نوحؑ شیطانکو
نصیحت کرنے لگے اور کہا ای شیطان تو نے اپنے تئین کسواسطے مردود بنایا اور بنیاد ایمان اور معرفت کی گرائی شیطان نے کہا
اب کیا کرون اگر کچہہ علاج ممکن ہو تو بجان و دل اوسمین کوشش کرنیکو حاضر ہون حضرت نوحؑ نے کہا خدا تعالی کی طرف رجوع کر
اور توجہہ کر کہا مین نہین جانتا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین حضرت نوحؑ نے درگاہ الٰہی مین درخواست کی خطاب آیا کہ تابوت

آدمؑ کا حاضر اور موجود ہے اگر اوسکو سجدہ کرے تو توبہ اسکی قبول ہووے حضرت نوحؑ نے یہہ پیغام اوسکو پہنچایا کہا جب یہہ زندہ تہا
اور تخت حیات پر بیٹہا ہوا تہا جب تو مینے اسکو سجدہ نکیا اب کہ مر گیا اور اس جہان سے گذر کر ڈہیر خاک کا ہو گیا کیونکر سجدہ کرون
حضرت نوحؑ نے اوس سے منہہ پہیر لیا نقل ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے آنکر حضرت نوحؑ سے کہا کہ علامت آنے طوفان کی یہہ ہوگی
کہ پانی تنور گرم پر آتش سے نکلیگا اتفاقاً ایکدن حضرت نوحؑ کی بی بی تنور مین روٹیان پکا رہی تہی کہ یکایک پانی آگ مین سے نکلنے لگا
اوسنے اوسکو دیکہتے ہی حضرت نوحؑ کی پاس دوڑکے خبر کی تفسیر جامع البیان اور معالم مین ہے کہ وہ تنور پتہر کا تہا کہ حضرت حواؑ اوسمین
روٹیان پکایا کرتی تہین اور حضرت نوحؑ کو میراث مین پہنچا تہا اور روضۃ الصفا مین بیچ کلمہ وَفَارَ التَّنُّورُ کے حضرت امیر المومنین
علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد فور تنور سے ظہور فجر اور طلوع صبح ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقصود جوشش آب روئے زمین
سے ہے اور قتادہ نے کہا ہے کہ تنور ایک جگہہ بلند زمین تہی کہ پانی نے اوس سے جوش مارا اور اتفاق جمہور کا اسپر ہے کہ وہ تنور روٹی
پکانے کا تہا بی بی پاک حضرت نوح علیہ السلام کا اور بقول مقاتل شام مین ایک موضع ہے مشہور بعین الوردہ قریب بعلبک [illegible]
ہندوستان مین اور گمان ایک طائفہ کا یہہ ہے کہ اتفاقاً حضرت نوحؑ ایک نان بائی کی دکان پر کہڑے تہے اوسنے بسبیل ہزل کے کہا کہ
کہان ہے وہ پانی کہ جسکی طغیانی سے تم ہمکو ڈراتے تہے اور وہ کب آویگا اور کہان سے نکلیگا حضرت نوحؑ نے کہا اسیوقت تیرے تنور
مین سے یہہ کلام انکی زبان سے نکلتے ہی قدرت قادر مطلق سے فی الفور اوسی تنور سے جوشش آب شروع ہوئی اور معارج النبوۃ
مین روایت کیا ہے کہ جب حضرت نوحؑ اپنی اولاد اور اہلخانہ اور اور لوگون کو کشتی مین سوار کرتے تہے تو کنعان انکا بیٹا اپنی ماں کے
ساتہہ کہ واعلہ نام اوسکا تہا سب سے الگ ہوکر دور سے انکو دیکہتے تہے اور ہنستے تہے کہ یہہ دونون کافرون کے ساتہہ تہے ہرچند
حضرت نوحؑ ازراہ شفقت اسکو کہتے تہے کہ ای فرزند ہمارے ساتہہ کشتی مین آ اور کفار کے رفتار مین نرہ یہہ جواب دیتا تہا کہ پہاڑ اور
غار مین چلا جاؤنگا اور طوفان کا پانی مجہہ تک نہین پہنچیگا حضرت نوحؑ نے کہا کہ طوفان سے کوئی بچانیوالا نہین ہے اس گفتگو مین
تہے کہ ایکبارگی ایک موج اوٹہی اور اوسکو بہاکر غرق کردیا بمقتضای قول سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام کہ اَوْلَادُنَا اَکْبَادُنَا
یعنے فرزند ہمارے جگر گوشہ ہمارے ہین خاطر نوحؑ کی متالم ہوئی اور ازروے اخلاص مناجات کی اور کہا یہہ میرا فرزند ہے
اور اہل میرا ہے اور وعدہ تیرا میری اور میرے اہل کی نجات کے واسطے وارد ہوا تہا اور تیرا وعدہ حق ہے اوسکا خلاف ممکن نہین ہے
فرمان آیا کہ وہ تیرے اہل مین سے نہین ہے کافر کو تیرے ساتہہ کیا نسبت ہے ایسا سوال مجہسے نکر اس خطاب عتاب آمیز سے [illegible]
درد انگیز کانون سینہ نوحؑ مین اوٹہے اور مدارک مین مذکور ہے کہ اوس فرزند کا کنعان نام تہا کہ پسر صلبی نوحؑ کا تہا بقول جمہور

زمانے سے حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ اور موجود رہا عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی تھی اور حضرت نوح کی کشتی بنانے مین
فی الجملہ مدد کی تھی اور حقیقت اسکی اسطرح پر ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی کے تختے تراش کر اونپر سب پیغمبرون کے
نام لکھے اور کشتی بنائی تو کچھ تختے اور بچے تب حضرت نوح نے حضرت جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل تو نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خاتم الانبیاء ہے اور کشتی اونکے نام کے تختے کے ساتھ تمام ہوگی اب چار تختے اور اتمام کشتی مین چاہیئے ہین حضرت جبرئیل نے کہا اے
نوح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار ہونگے پس جب تک اون چار تختے پیدا کر کے چار یارونکے نام کے ساتھ نہ بناویگا کشتی تمام نہ
ہوگی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا دریای رود نیل مین ایک درخت ہے کسیکو بھیج کہ اوس درخت کو اوکھیڑ لاوے اور اوس سے
چار تختے تراش سے حضرت نوح نے عوج کو طلب کیا اور کہا اگر رود نیل مین سے تو درخت مجھکو لاوے تو مین پیٹ بھر کر تجھکو کھلاؤنگا
کہتے ہین کہ اوسنے تمام عمر مین کبھی پیٹ بھر کر کھانا پایا تھا اوسنے قبول کیا اور وہ درخت جڑ سے اوکھاڑ کر حضرت نوح کی آگے لا کر ڈالدیا
حضرت نوح نے تین روٹیان جو کی اوسکے آگے رکھدین عوج ہنسا اور کہا اے نوح مین ہر روز تمنا کرتا ہون اور میرا پیٹ نہین بھرتا ان
تین روٹیون سے میرا پیٹ کیونکر بھریگا حضرت نوح نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر کھا اوسنے بسم اللہ کہکر اون روٹیون مین سے آدھی
روٹی کھائی تھی کہ اسکا پیٹ بھر گیا اور اونکھا سکا پھر حضرت نوح نے اوس درخت مین سے چار تختے تراش کر اول کو ساتھ نام ابو بکر رض کے
مزین کیا اور دوسرے کو عمر رض کے نام کے ساتھ اور تیسرے کو عثمان رض کے نام کے ساتھ اور چوتھے کو علی ابن ابیطالب رض کے نام کے ساتھ اور کشتی بنکر تمام ہوگئی
اور بعضے کہتے ہین کہ عوج کے چھوڑنے مین یہ حکمت تھی کہ جو آفتین قبل طوفان مین پیدا ہوئین اوسنے آگاہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا
بھید سوائے علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور مواہب علیہ مین لکھتا ہے کہ حضرت نوح اور جو کوئی انکے ساتھ ایمان لایا تھا دسوین
ماہ رجب کو کوفہ سے یا ہند سے یا ایک باغ مین سے یا ایک گانون مین سے کہ وہ ایک جزیرہ مین ہے کشتی مین بیٹھے اور مدارک اور معالم التنزیل
مین روایت کیا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیٹھنے والے کشتی کے آٹھ نفر تھے حضرت نوح اور دو بی بی مومنہ اور تین انکے بیٹے
حام اور سام اور یافث اور ان تینونکی بی بیان اور بعضے کہتے ہین کہ دس مرد تھے چار ان مین اور چھ اور اور دس انکی بی بیان کہ سب بیس
آدمی ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ آٹھ اوپر ستر نفر تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اسی تھے القصہ جب یہ کشتی پر بیٹھ لیے اور طبقہ پوشش کا
رکھکر اوسکی درزین اور پیوندونکو رال وغیرہ کے ساتھ مضبوط کر دیا پھر کوہ کوہ ابر سیاہ کہ اوس سے گرم ہوا عیاذاً باللہ چلتی تھی فضائے
عالم مین مشرق سے مغرب تک پھیل گیا اور چاند کا نور اور آفتاب کی روشنی دریائے حجاب ابر مین پوشیدہ ہوئی اور دن اور رات
تاریکی سے برابر و یکسان ہوگئے اور ساتون ستارہ سیارہ بفرمان الٰہی سرطان مین کہ ایک آبی برج ہے اکٹھے جمع ہین بلکہ ایک دقیقہ

جمع ہوئے اور بحکم حکیم علی الاطلاق جمیع آفاق مین باران عظیم برسنے لگا کہ ہر قطرہ ایک مشک کے برابر تہا یہ باری آسمان سے سرنگون ہوتا تہا
اور تمام روی زمین سے چشمون نے جوش پکڑا تا آنکہ چالیس روز تک ایک حال پر آب عذاب آسمان پر سحاب سے برسا اور زمین نے
چشمون کا پانی ابل دیا کہ تمام عالم دریا ہو گیا اور وہ کشتی کوفہ سے پانی پر روان ہوئی اور ساری روی زمین کی سیر کی جب حرم
کعبہ پہ پہنچی سات بار اوسکے گرد پہری اور ایک روایت سے ایک ہفتہ تک وہان پہرا کی اور کہتے ہین کہ جس جگہہ کعبہ ہے وہان ایک
پہاڑ کو بہیج دیا کہ اوس زمین بہین کو پانی سے محفوظ رکہے اور جب بسبب تیرگی ہوا اور ابر اور ڈہانپنے سر کشتی سے اتنا اندہیرا ہوا
کہ رات دن مین امتیاز نہوتا تہا حضرت نوحؑ نے روبقبلہ ہو کر درگاہ خدا تعالی سے دعا مانگی حق تعالی نے دو گوہر نورانی بہت روشن
بہشت سے بہیجے تا انکو کشتی کی دیوار مین رکہدیا ایک موتی کہ وہ طولانی تہا قائم مقام آفتاب کے تہا جب روشنی اسکی ظاہر ہوتی تو سب
ساکنان کشتی اوسکے نور سے جانتے کہ دن ہوا اور جب دوسرا موتی کہ وہ اوس مرتبہ مین تہا چمکتا تو تصور کرتے تہے کہ رات ہوئی اور جبکہ
نجاست کشتی مین بہت جمع ہو گئی اور اوسکی بو سے سب ساکنان کشتی کو تکلیف پہنچی حضرت نوحؑ نے درگاہ الہی مین عرض کی وحی آئی
کہ ہاتہی کی دم پر ہاتہ پہیرو بعضے کہتے ہین کہ فرمان آیا کہ پیشانی پہ ہاتہ پہیرو اوسوقت حضرت نوحؑ نے ہاتہ پہیرا تو اوس سے دو سور
ایک نر اور ایک مادہ پیدا ہوئے اور وہ ساری نجاست کہا گئے اور جب حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ کوئی جانور اپنے جوڑے سے جفتی نکرین
چوہے نکہنا نمانا اور جفت ہوا پہر بہت سے چوہے ہو گئے اور کشتی مین سوراخ کرنے لگے پہر حضرت نوحؑ نے دعا کی حکم ہوا کہ شیر کی دونو
ہونٹونکے درمیان مین سہلا حضرت نوحؑ نے اسیطرح کیا اور شیر کو چہینک آئی اوسیوقت ایک بلی کا جوڑا اوسکی ناک مین سے گر پڑا
اور وہ جوڑا سب چوہونکو کہا گیا **فصل تیسری** بیان دفع طوفان اور ذکر وفات اور مدت عمر حضرت نوحؑ مین — معارج النبوۃ
مین ہے کہ چہہ مہینے تک کشتی پانی پر پہرا کی اور ایک روایت ہے پانچ مہینے جب طوفان کی شدت نہایت کو پہنچی اور کافر غرق ہو گئے
بموجب آیت وافی ہدایت وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ
بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ کے حکم ہوا اے زمین تو اپنا پانی پی لے اور اے آسمان تو اپنا پانی اوٹہا لے زمین اپنا پانی پی گئی اور آسمان
اپنا پانی لے گیا اور فرمان ہوا کہ کشتی جودی پر قرار پکڑے اور انوار التنزیل مین لکہا ہے کہ جودی ایک پہاڑ ہے موصل مین
یا شام مین اوسوقت حضرت نوحؑ نے سرپوش کشتی سے اوٹہا لیا اور باہر آئے اور ایک روایت ہے کہ ایک مہینے تک اوس پہاڑ
پر رہے پہر ایک کوے کو بہیجا تا کیفیت اوس مقدار پانی سے جلد خبر لاوے وہ شوم بد نفس ایک مردار کے کہانے کے ساتہ مشغول ہوا
اور خبر لانے سے غافل ہو گیا حضرت نوحؑ نے اوسپر لعنت کی اور کہا کہ الہی یہ ہمیشہ ترسناک رہے اور اسکی روزی مردار و ناپاک

ہووے دعا انکی قبول ہوئی پہر کبوتر کو بہیجا اسنے جلد یسو کر خدمت باندہی اور یہہ کشتی پر سے اوڑکر زمین پر اوترا اور جتنی سرخی
کہ اسکے پاوءنمین ہے پانی مین غرق ہوا اور واسطے نشانی جاتی رہنے پانی کے اپنی پاؤن اوس رنگ سرخ سے آلودہ کیے
اور ایک پتہ زیتون کا چونچ مین لیکر حضرت نوحؑ کے پاس آیا اور خبر پہنچائی حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکو دعا دی کہ الٰہی یہہ
ہمیشہ خوش آیندہ آدمیون کے دلمین رہے اور بمقام امن وآمان مین خوش وخورم ہووے یہہ دعا بہی مقرون باجابت ہوئی
کہ اب تک ظاہر اور ہویدا ہے القصہ عاشورہ کا دن تہا کہ حضرت نوحؑ اور اور سب کشتی سے باہر آئے اور اوس دنکو مبارک اور
مسعود جانکر روزہ رکہا پس چونکہ حضرت نوحؑ کی آنکہین بسبب تاریکی کشتی اور تاب آفتاب کے خیرگی کرتی تہین آنکہونمین سرمہ لگایا
تہا دونون امر سنت انسے یادگار رہے یہہ بموجب کہنے حضرت نوحؑ کے ایک گاؤن اس بیابان کوہ مین بنایا اور مدینۃ الثمانین
یا سوق الثمانین اوسکا نام رکہا یعنے شہر یا بازار اسی آدمیون کا کسواسطے ساکنان کشتی یا شہر روایات اسی آدمی تہے پہر بعلت
وبائیہ تمامی آدمی مرگئے مگر حضرت نوحؑ اور تین انکے بیٹے اور انکی عورتین کل آٹہہ نفر زندہ رہے کہ خلقت تمامی بنی آدمؑ کی بنسبت نوحؑ
کے اعتبار کیجاتی ہے اور اس سبب سے حضرت نوحؑ کو آدمؑ ثانی کہتے ہین پہر حضرت نوحؑ نے ربع مسکون کو اپنے فرزندون پر تقسیم کیا
چنانچہ جزیرہ عراق اور فارس اور خراسان اور شہرہاے شام سام کو دیے اور دیار مغرب اور زنگبار اور حبش اور ہندوستان
حام کو عنایت کی اور زمین چین اور ماچین اور ترکستان یافث کو عطا کی مدارک التنزیل مین مذکور ہے کہ عرب اور روم اور فارس
اور جو خلقت کہ وسط معمورہ عالم مین ہین سام کی اولاد ہین اور اہل ہندوستان اور زنگی اور حبشی حام کی نسل ہین اور جمیع ترک
اور یاجوج اور ماجوج یافث کے فرزند ہین اور کہتے ہین تمامی جنس آدمی دس حصہ ہین انمین سے نو حصہ یاجوج ماجوج ہین —
مواہب علیہ مین ہے کہ انکی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالبؓ سے منقول ہے کہ بعضون
کے قد ایک بالشت کے ہین اور بعضون کے دراز ہین اور حدیث نبوی مین آیا ہے کہ بعضے انکے مثال درخت چنار ہین اور یہہ ایک
درخت ہوتا ہے ولایت شام مین کہ طول اوسکا ایک سو بیس گز کا ہوتا ہے اور بعضون کا طول مساوی ہے اور بعضے ایسے ہین
کہ ایک کان کو اوڑہتے ہین اور ایک کو بچہاتے ہین چنانچہ اپنے مقام پر بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور معارج النبوہ مین لکہا ہے
کہ سبب سیاہی رنگ اولاد حام مین اختلاف ہے اور از انجملہ ایک یہہ ہے کہ حام نے خلاف فرمودہ حضرت آدم علیہ السلام کشتی
مین اپنی بی بی کے ساتہہ مجامعت کی تہی حضرت نوحؑ نے اوسکے واسطے دعا بد کی کہ خداوندا اسکی نطفہ کو متغیر کر اس سبب سے انکی
اولاد قیامت تک سیاہ رنگ ہوگی اور راوی روایتین بہی اسی طور پر ہین تتمہ سے روایت ہے کہ جب طوفان جاتا رہا اور درخت

جویبار کے کنارے پر سرسبز ہوئے اور آدمیون نے روی زمین پر قرار پکڑا تو شیطان حضرت نوح علیہ السلام کی پاس آیا اور کہا یا نبی اللہ
آپ نے میری اوپر کمال احسان کیا ہے اب اوسکی شکر گذاری کی ساتھہ مقر ہون جو کچھہ اب تم مجھسے پوچھو سچ سچ اوسکا جواب دون اور
جھوٹ نہ بولون حضرت نوحؑ نے اوس سے منہہ پھیر لیا وحی آئی کہ ای نوحؑ جو تو چاہے اس سے پوچھہ کہ سچ اسکی زبان پر جاری نہین
ہونیکا حضرت نوحؑ نے اوس سے پوچھا کہ کون کونسے آدمی بنی آدم مین سے تیری مددگاری کرتے ہین کہا وہ لوگ کہ طمع اور حرص
اور بخل اور تکبر رکھتے ہین اور کامونمین شتابی اور جلدی کرتے ہین پہر حضرت نوحؑ نے کہا کہ مینے تیرے حق مین کونسا احسان کیا ہے
کہا وہ احسان یہہ ہی کہ تونے دعا کرکے سبکو ایکدفعہ دوزخ مین پہنچا دیا اور مجکو اس محنت سی چہوڑا دیا حضرت نوحؑ دعا کرنے سی پشیمان
ہوئے اور چالیس برس تک اور ایک روایت سی سو برس تک گریہ وزاری درگاہ باری مین کیا کیے پہر حضرت نوحؑ ساتھہ بنانی آبخورہ اور
تہلیان اور مٹکی وغیرہ کی مامور ہوئے اور ایک مدت انکی بنانے مین صرف کی پہر ساتھہ توڑنے انکے مامور ہوئے اور ایک ایک کو توڑ ڈالا
اور غمناک ہوکر ایک گوشہ مین بیٹھہ کر کہا الٰہی اتنی مدت مین محنت کرکے مینے انکو بنایا تہا اور اب انسبکو ضائع دیکھتا ہون فرمان آیا کہ
چند روز مین مٹی سی چند باسن بنائے باوجود اس بات کی کہ نہ انمین حس تہی نہ حرکت نہ جان تہی نہ بدن نہ عیال تہا نہ گہربار نہ فرزند تہا نہ پیوند
تو انکو توڑ کرنا خوش ہوا ہلکو ہلاک کرنا اس قوم کا کہ جسمین ہر ایک گل گلزار آمانی کنار جویبار زندگانی مین مانند سرو بستان کی قامت رکہتا
تہا اور اتنی مدت مین ساتھہ انواع نعمتون کے ہمنی پالا تہا سبکو تیری دعا کی ساتھہ ہلاک کردیا کیونکر پسند آیا اب اپنے عزت اور جلال کی قسم
کہاتا ہون کہ پہر کسی قوم کو ساتھہ عذاب طوفان کی ہلاک نکرونگا اس جہت سی حضرت نوحؑ کو پشیمانی زیادہ ہوئی اور غم اور اندوہ خاطر عاطر
پر غالب آیا اور اسی غم مین روتی رہے تا آنکہ وفات پائی کہتے ہین کہ جب حضرت نوحؑ کی وفات نزدیک پہنچی اپنے فرزندونمین سے سام
کو طلب کیا اور اوسکو اپنا ولیعہد کردانا اور وصیتین کین اوسوقت مین سام چارسو اٹھائیس برس کا تہا کعب الاحبار سے نقل ہے کہ حضرت
نوحؑ ایک پہاڑ پر بطریق سیر گئے تہے ملک الموت آگی آیا اور انکو پہنچنے موت سی آگاہ کیا حضرت نوح علیہ السلام نے سنتے اس حال سے ایک نعرہ
مارا کہ انکی آواز سے تمام جانوران صحرائی جمع ہوگئے پہر حضرت نوحؑ نے کہا ای ملک الموت مجکو اتنی مہلت دی کہ مین جاکر اپنے فرزندونکو
وداع کر آؤن ملک الموت نے کہا یا نبی اللہ مجکو اجازت نہین ہے پہر حضرت نوحؑ نے کہا اس جنگل مین مجہپر نماز کون کریگا کہا یہہ سب فرشتے
مقرب کہ میرے ساتھہ ہین نماز کے واسطے آئے ہین حضرت نوحؑ نے مرنے پر اقرار کیا اور بجان ودل مرنیکے واسطے حاضر او مستعد ہوئے
تفسیر معالم التنزیل مین سورہ اعراف مین لکھا ہے کہ بقول بعضے حضرت نوحؑ جب مبعوث ہوئے تو چالیس برسکی عمر تہی اور بقول بعضے پچاس
برسکی عمر تہی اور مواہب علیہ اور معالم التنزیل مین تفصیل سورہ ہود مین ہے کہ بقول ابن عباس حضرت نوحؑ علیہ السلام چالیس برسکی

عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس خلق کو بخدای عزوجل دعوت کی فَلَبِثَ فِيهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا یعنے زندگانی کی حضرت
نوح علیہ السلام نے اونمین ہزار برس مگر پچاس برس تک مبعوث نہین ہوئے تہے اور طوفان کے بعد ساٹھہ برس اور زندہ رہے کہ عمر انکی
ایک ہزار پچاس برس کی تہی اور بقول مقاتل دوسو پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس زندگانی کی اور عمر انکی ایکہزار
چارسو پچاس برس کی تہی اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ عنکبوت مین لکہا ہے کہ اصحاف نے وہب سے نقل کی ہے کہ عمر انکی ایکہزار چارسو
برس کی تہی اور صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور تین سو پچاس
برس طوفان کے بعد پہر دعوت کی اور زندہ رہے کہ وفات کے وقت ایکہزار تین سو ستر برس کی عمر تہی اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک سو
پچاس برس کی عمر مین مبعوث ہوئے اور نوسو پچاس برس تبلیغ رسالت کی اور طوفان کے بعد تین سو برس اور زندہ رہے چنانچہ کل عمر
ایکہزار سات سو برس کی تہی اور ایکہزار پانچ سو برس بہی روایت مین آئی ہے القصہ حضرت جبرئیل یا حضرت عزرائیل نے اس حال مین
حضرت نوح سے سوال کیا کہ ای دراز ترین پیغمبران از روی عمر دنیا کو کسطرح پایا کہا مثل سرای دو در کے کہ ایک دروازے سے
داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل آیا اوسوقت جان عزیز حضرت نوح کی حضرت عزرائیل نے قبض کی اور فرشتون نے انکو غسل
دیا اور نماز پڑہی اور اہل ہفت آسمان و زمین کسیکے مرنے پر اتنا نہین روئے جتنا کہ حضرت نوح کے مرنے پر **فصل چوتہی** ذکر یافث
بن نوح علیہ السلام مین اور احوال اصول قبائل ترک مین کہ انکی نسل سے ظاہر ہوئے روضۃ الصفا مین لکہا ہے بعضے کہتے ہین کہ یافث
پیغمبر ہین اور جب حضرت نوح نے یافث کو کوہ جودی پر پہنچنے کے بعد رخصت کیا تا بجانب شمال اور مشرق کہ نامزد انکے تہی توجہ کرین یافث
نے پدر بزرگوار سے التماس کیا کہ حضرت مجہکو ایک دعا سکہا دیوین کہ جب چاہون مینہ برسنے لگے حضرت نوح نے بموجب انکی التماس کے
بدرگاہ حق سبحانہ تعالی مناجات کی اور دعا انکی قبول ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک اسم بزرگ لا کر حضرت نوح کو دیا اور حضرت
نوح نے اوسکو ایک پتہر پر نقش کر کر یافث کے حوالہ کیا اوس پتہر کو یدہ اور حجر المطر کہتے ہین اور ترک اوسکو جیدہ تاش بولتے
ہین پہر یافث سوق الثمانین سے باہر آکر منازل اور مراحل طے کر کر اپنی مملکت مین پہنچے اور بطریق صحرا نشینان ایک مدت بسر کی اور
رسمہای نیک درمیان لائے جب انکی نسل بہت ہوئی تو انہون نے وفات پائی اور بعضے کہتے ہین کہ شہرہای بزرگ اقلیم چین کی
اوس سرزمین مین بنیاد رکہی کہتے ہین کہ حضرت واہب العطیات نے انکو گیارہ فرزند عطا فرمائے چین و صقلاب و منسج و کماری و ترک
و خلج و خزر و روس و سدسان و غزبان و یرج اور انہون نے ہر ایک فرزند کا اپنی ذریت کی لڑکیون کے ساتھہ نکاح کر دیا اور یہ تعلیم
اور تلقین عباد و حمیت کی اور پہلے ترک بن یافث کو ولیعہد اور راشد اولاد اور بغایت دلیر اور فرزانہ اور ہنرمند اور مردانہ تہا اور اوسکو

یافث اغلان ہی کہتے تہے اوس نواح مین سیر کرتا ہوا ایک مقام پر پہنچا کہ ترکی مین اوسکو اسلوک کہتی ہین اور وہان ایک دریاے مختصر اور
آب سرد اور چشمہ ہای خوشگوار اور مرغزار بیشمار تہے اور ترک کو وہان کی آب و ہوا موافق تہی مع اپنے یارون کے سکونت اختیار کی اور لکڑی
اور کہانس سے گہر بنائے اور بعد از چند مدت خرگاہ وغیرہ کا اختراع کیا اور گوسفند اور حیوانون کی پوست کی قبا اور طاقی سیئے الغرض
چونکہ حضرت یافث بادشاہ عادل و فاضل تہے در باب رعیت کوئی دقیقہ مہمل او نا مرعی نچہوڑتے تہے اور بندگان الہی کو اپنے ظل حمایت مین
مرفہ اور آسودہ رکہتے تہے بخشندۂ بیمنت نے انکو کئی فرزند شائستہ کرامت فرمائے کہ ایک اونمین فیودک نام کہ شکار دوست تہا ایکدن صحرا
مین نخچیر کے گوشت کی کباب کر کر کہا رہا تہا کہ ناگاہ ایک لقمہ اوسکے ہاتہہ سے نمکزار مین گر پڑا اور فیودک نے اوس نوالہ کو اوٹہا کر اپنے منہ
مین رکہا پہلے نوالے سے اوسکو لذیذ تر پایا پہر نمک کو کہانے مین ملا کر تناول کیا اور یہہ رسم اوس روز سے معتاد طبیعت خلائق ہوئی اور
اتراک اصلی اسکی ذریت کو کہتے ہین اور ایک یافث کے فرزندون مین خزر تہا کہ بعد سیاحی مملکت شمال کنار آب اتل پر پہنچا اور وہ ساحل اسکو
پسند آیا اور وہان ایک شہر بنا کیا اور اوسکے فرزندون نے سمور وباہ گرفتن جہان مین ظاہر کی اور باشارۂ پدر لومڑی کے پوست کا
ملبوس درست کیا اور ایام زندگانی خزر مین جب اسکا ایک فرزند مر گیا چند مدت خزر نے نچاہا کہ اس مردہ کو کیا کرون آخرکار چونکہ یافث
مع اپنے بعضے متعلقون کے دریا مین غرق ہوئے تہے اسنے آگ کہ پانیکی ضد ہے جلائی اور اپنی قوم کے لوگونکو کہ حاضر تہے حکم کیا کہ اونہون نے
طنبور اور آلات لہو جمع کر کر گاتے بجاتے اوسکی لاش کو لیجا کر اوس آگ مین ڈالدیا کہتے ہین کہ ابتک یہہ رسم مذموم اون شہرون مین باقی
ہے اور نقل کرتے ہین کہ اول بہڑون کے چہتے شکاف پہاڑ و زمین سے انہون نے پائے اور اونمین سے شہد نکال کر حلوا بنایا اور بعد
ازین روس جوالی بلاد خزر مین آیا اور ایک ایلچی بہیجکر ایک گوشہ زمین کا التماس کیا کہ تا وہان سکونت اختیار کرے خزر نے اوسکے ایلچی
پر بہت نوازش کی اور اوس نواحی مین چند جزیرے کہ ہوای خوش اور زمین دلکش رکہتی تہی اسکو تفویض کیے جب یافث کے فرزندون نے جابجا
گوشہ نشین قرار پکڑا غزبان بن یافث کنار زمین بلغار پر آیا اور وہان عمارت بنا کر متمکن ہوا اور یہہ نہایت مکار اور حیلہ گر تہا اسکو اسکے
بہائی کے ساتہہ کہ ترک بن یافث تہا ایک جنگ عظیم پیش آئی اور اوس لڑائی کا سبب یہہ تہا کہ جب حضرت یافث کسی دریا مین بمرگ مفاجات
غرق ہو گئے وہ پتہر کہ حضرت نوح نے بارش باران کے واسطے انکو دیا تہا غزبان بن یافث کے ہاتہہ آیا اور ہر ایک بہائی نے اوس سنگ کو
طلب کیا غزبان نے از روی مکر و حیلہ اور ایک پتہر ویسا ہی پیدا کر کہ وہی اسم بزرگ اوسپر نقش کیا اور سرانجام مہم کو قرعہ پر قرار دیا جب قرعہ
بنام ترک بن یافث کے پڑا اور وہ پتہر دینا ضرور ہوا غزبان نے وہ پتہر کہ جعلی بنایا تہا ترک کے حوالہ کیا اور ترک صادق بے آنکہ اوس پتہر کا
امتحان کرے خوش ہو کر لیگیا اور عزیز او محفوظ رکہا کیا چند سال کے بعد کہ ترک کو آب باران کی احتیاج ہوئی ہر چند اوس پتہر سے مینہ طلب کیا

سفید بنایا جاتا کہ غربان نے اس باب مین مکر کیا ہے مجبور ہوکر ایک لشکر فراوان کہ کوہ وہاموں اوسکی گنجائش نرکہتے تھے فراہم کرکے اپنے بھائی
کے مقابلہ پر توجہ کی تاوہ پتھر اوس سے لیوے غربان نے بھی سپاہ اور فوج آمادہ اور آراستہ کرکے یغفور کو کہ اوسکی اولاد مین سے بہادر
اور دلیر تھا اور بشیمہ جلادت و فرزانگی اور شیوہ شجاعت و مردانگی سے آراستہ تھا ترک کے مقابلہ کی واسطے بھیجا اور بعد از ملاقات فریقین
جنگ سخت واقع ہوئی اور یغفور اوس لڑائی مین مارا گیا اور ترک پھر گیا کہتے ہین کہ ابتک بنی اعمام مین وہی خصومت باقی ہے راوے
صقلاب بن یافث نے قصد کیا کہ کہین عمارت بناکرے کسواسطے کہ اسکی بھی عیال اور اطفال بہت ہوگئے تھے چین مین اسکے ہان ایک لڑکا
پیدا ہوا اوسکی مان جننے کے بعد مرگئی اتفاقاً ایک کتیا شکاری بھی جنی تھی اوس لڑکے کو اوس کتیا کے دودہ سے پرورش کیا جب وہ
فرزند بڑا ہوا تو کتونکی طرح آدمیونکو کاٹتا پھرتا تھا اور اوسکے باپ نے ایک عورت اپنے کنبے مین سے اسکو بیاہ دی اور اوس سے ایک لڑکا پیدا
ہوا اوسکا بھی صقلاب نام رکہا اور ایک مدت کے بعد مع اپنی اتباع اور اشیاع کے دیار روس کیطرف عزیمت کرکے ایک مقام لائق حال
اپنے کے روس سے طلب کیا روس نے کہا یہانکی جگہہ نہایت تنگ ہے اور تمہارے واسطے زمین وسیع چاہیے کسواسطے کہ تم کثرت سے ہو
یہہ روس سے مایوس ہوکر کماری اور خزر کے پاس گئے اور اسی امر کی درخواست کی اونسے بھی یہی جواب سنا بناءً برین آتش محاربہ
نے انمین اشتعال پایا آخر الامر صقلابہ بھاگ کر ایک موضع مین جا پڑے غرض جو نسمہ درجہ مین کہ جسکو ماوراے اقلیم سابع کہتے
ہین شدت برودت سے زمین کے نیچے گھر بناکر مقیم ہوئے اور کماری بن یافث کہ مرد عیاش تھا اور صید و شکار پر میل تمام رکہتا تھا
اثناے شکار مین حدود بلغار مین جا پہنچا ایک مکان پر ایک حصار خورم اور چند موضع بانزہت اور ہواے معتدل پائی وہان سکونت
اختیار کی اوسکو خداوند عزاسمہ نے دو فرزند کرامت فرماے ایک کا بلغار اور دوسرے کا برطاس نام رکہا جب وہ دونون فرزند سن تمیز
کو پہنچے تو وہ ایک ایک موضع اختیار کرکر ترتیب عمارات مین مشغول ہوئے اور روباہ اور سمور اور قاقم اور سنجاب بہم پہنچا کر اونکی پوست
کے ملبوسات پہنا کیے اور اب تک جو جماعت اون بلاد و امصار مین ہین اونکی نسل سے ہین اور چین بن یافث بنہایت عاقل اور باہنر
اور مدبر تھا اوسکے باپ نے اپنی مملکت مین ایک شہر بناکر اسکے نام کے ساتھ موسوم کیا چنانچہ سابق مذکور ہوا اور چونکہ چین بلند طبیعت
تھا اور جمیع امور مین غور قوی رکہتا تھا صورتگری اور نقاشی اور جامہ ملون بنا اور اختراع کرکر اپنے فرزندونکو سکہائے اور ابریشیم
مقتول بہم پہنچا کر اور اکثر صناعات کہ اہل عالم مین متعارف اور مشہور ہین اوسکے ذہن وقاد کے نتایج سے ہین اور اسی اثنا مین
کہ ایک پسر فرخندہ اختر پیدا ہوا اوسکا ماچین نام رکہا جب ماچین مرتبہ رشد اور سن تمیز کو پہنچا ازدواج کی طرف میل کی اور بعد مرور
ایام اسکی نسل بہت ہوئی اور اس فرزند رشید نے اپنے پدر حمید کے ساتھ مشورہ کرکر کہا کہ اولاد اور اعقاب اور اقارب او عشائر

ہمارے اس حدود مین سرحد شمار سے باہر ہین یہہ مقام انکی سکونت کو واسطے وفا نہین کرتا ہے اگر اجازت ہو تو یہان کہین قرب و جوار مین
ایک شہر تعمیر کرون تا کثرت و اژدہام سے نجات پاؤن چنانچہ چین نے اجازت دی ماچین نے دار الملک مین ایک شہر بنا کیا اور اوسکو اپنے
نام کے ساتھہ موسوم گردانا اور وہان مقیم ہوا برکت عظیم اوسکی ذریت مین ظاہر ہوئی اور ماچین نے اپنی اولاد کو دنبون کی پشم بننے
سکہلائے اور اوس سے انواع طرحکی لباس مہیا کیے اور پہر صید و شکار کی طرف مائل ہو کر غشاورکہ ایک جانور ہے پرندون مین سے
خوبصورت اثنائے شکار مین پکڑ کر اوسکے پر بنا بر زینت حرب اختیار کر کر حکم دیا کہ ہنگام جنگ و جدال مردان مبارز اور دلاور اپنے
خود اور عمامون پر نصب کرین اور پہر دوسری نوبت شکارگاہ مین ایک ہرن پکڑا اور جب اوسکو ذبح کر کر پوست مین سے باہر نکالا تو خون
سیاہ اور خوشبو اوسکی ناف مین سے روان ہوا ماچین نے کہا اسکو ضبط کر کر خشک کرین جب دوبارہ اوس خون کی عمل احتیاط مین آئی
خوشبو اوسکی مرتبہ اول سے اسکے دماغمین و چند معلوم ہوئی حکم کیا کہ من بعد جہان ایسا آہو نظر آوے اوسکے نافہ کی بہت محافظت کرین
کہتے ہین کہ مشک اسطرح سے آدمیونکی ہاتھہ آیا پہر وہ رفتہ رفتہ اولاد اور اعقاب یافث کو بہت ہو گئے لغات مختلف انکی درمیان مین ظاہر
اور پیدا ہوئے اور انکی زبانون سے اپنی کلام معہودہ سے انحراف پایا چنانچہ چہتیس لغت انکی زبانون پر جاری ہوئے کہ کوئی فرقہ
دوسرے فرقہ کا کلام نہ سمجہتا تہا اس سبب سو سبنے متفرق ہو کر ایک دوسرے سے مفارقت کی اور اطراف دیار اور قصبات مین توطن کیا
اور بعضے انمین سے کہ صحرانشینی کے معتاد ہوئے تہے اوسی طریقہ پر رہے کہ آج تک نسب جمیع اتراک اور مغول اور تاتار اور قبچاق وغیرہم کے
یافث کی ساتھہ منتہی ہوتے ہین اور سلاطین اور خانان ترکستان اور بادشاہ یافث کی ذریت مین سے ہین

فصل پانچوین

ذکر حام بن نوح علیہ السلام مین۔ روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ بعض تواریخ مین ثابت ہے کہ حام بہی انبیاء مرسل مین سے تہے محمد بن
کعب القرظی نے انکی سبب تبدیل ہیأت مین نقل کیا ہے کہ جب فرمان قضا جریان باری تعالی کا صادر ہوا کہ کشتی نوحؑ مین کوئی اپنی
منکوحہ کی ساتھہ مجامعت نکرے جبتک کہ غلیان آب تسکین نپاوے اور تراکم سحاب اور تلاطم امواج فرو نہووے اور کشتی خشکی مین
قرار نپکڑے آوان ممانعت اقتران طغیان آب مین شہوت حام نے غلبہ کیا لاچار اپنی حرم کی ساتھہ انہون نے خلوت کی اور رنگ انکا متغیر
ہو گیا اور بعض ائمہ تاریخ اس قول کو ضعیف جانتے ہین بلکہ اوس روایت کو بہی کہ نظر اوپر شرمگاہ پدر کی ڈالی اور پوشیدہ نکیا بہر تقدیر
بعد تسکین طوفان منزل نوحؑ سے انہون نے سفر اختیار کیا اور منازل طی کر کر ساحل بحر محیط پر نواحی جنوب مین اقامت کی اور حق سبحانہ
تعالی نے نو فرزند انکو کرامت فرمائے ہند و سند و زنج و نوبہ و کنعان و کرش و قبط و بربر و حبش اور انکی ذریت سودان مغرب
اور بلاد حبشہ اور زنگبار اور ہندوستان مین پہیل گئی اور فرزندان حام مین اٹھارہ نوع کی لغت پیدا ہوئی ہر فرقہ ایک لغت کو سمجہتا

متکلم تہا اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی زبان نہ سمجہتا تہا مجبور اوس نواحی مین پراگندہ ہوکر ہر گروہ نے ایک شہر بنایا اور کہتے
ہین کہ جانب جنوب خط استوا کی چودہ درجون تک کہ عمارتین اور بنائین واقع ہین بعض اولاد حام اون مواضع مین متوطن ہین
فصل چہٹی ذکر سام بن نوح مین روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مقدسی اپنی تاریخ مین لایا ہے کہ سام بن نوح بہی کبار
انبیا و مرسل مین ہوئے ہین حضرت نوح علیہ السلام نے جب انکو بوفور خردمندی اور کمال ارجمندی اور کثرت دانش اور وفور
اور شدت صلاحیت نفس اور نجابت نسبت اور فرزندون کی نسبت امتیاز پایا مرتبہ ولیعہدی اور خلافت انکو عنایت کیا
اور اسرار نبوت اور غوامض رسالت سپرد کیے اور اوس اپنی اولاد کو انکی متابعت اور فرمان برداری کی ساتہہ وصیت کی اور معمورہ
عالم اور وسط اقلیم کہ بہترین مواضع ربع مسکون ہین انکے ساتہہ مخصوص کر دئے اور حضرت عزت جل شانہ سے مسئلت کی کہ اکثر انبیا
اور اولیا اور حکما اور سلاطین اور امرا اور طوائف صلحا اسکی نسل مین سے ہون اور سام نے پانسو برس تک زندگانی پائی اور
بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب ع کے زمانہ تک قید حیات مین تہے لیکن قول اول صحیح تر ہے اور قادر بیچون نے نو فرزند انکو عطا
فرمائے ارفخشد کہ ابو الانبیا ہین اور کیومرث کہ ابو الملوک ہے اور اسود اور یفن اور یوج اور لاود اور عیلم اور
ارم اور بور اور سام نے ہر ایک کو ان فرزندون مین سے ایک قطر مین اپنے اقطار ولایت سے بہیجا اور بعض کتب تواریخ
مین مرقوم ہے کہ بنا بر آنکہ اولاد سام کی زبانین مختلف ہو گئین تہین کہ ساتہہ انیس لغت کے کلام کرتے تہے اور کوئی قوم دوسری
قوم کا کلام نہ سمجہتی تہی ہر ایک نے ایک مقام علیحدہ ڈہونڈہ کے عمارت اور زراعت کے ساتہہ اشتغال کیا اور کیومرث تمام ذریت
سام مین بادشاہ ہوکر رسوم سلطنت اور آئین حکومت مین مصروف ہوا اور ہر ایک کو اعیان مملکت سے مناسب حال اور مرتبہ
کے ایک منصب مقرر کیا اور جبکہ اولاد سام اقلیم بابل اور یمن اور حضرموت اور عمان اور عراقین اور فارس مین بہت ہو گئی بعضو
نے انمین سے بطرف مشرق اور تہوڑون نے بجانب مغرب رحلت کر کر اولاد یافث اور حام کے ساتہہ اختلاط کیا اور شہر اور
قصبات بنائے **باب چہٹا** بیان احوال حضرت ہود اور احوال شدید اور شداد پسران عاد اور صفت باغ ارم مین اور اسمین
تین فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور رسالت اور ہلاک ہونی قوم انکی مین روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ اکثر اہل تاریخ اس
امر پر ہین کہ حضرت نوح علیہ السلام کی بعد سے تا زمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ مدت ایکہزار دوسو برس کی تہی سوا ہود
اور صالح کے کوئی اور پیغمبر مبعوث نہین ہوا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ہود پسر عبد اللہ رباح بن حارث بن عاد بن عوض
بن ارم بن سام بن نوح ع ہین اور بعضی کتب تواریخ اور تفاسیر مین لکہتی ہین کہ عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام عبارت

حضرت ہودؑ ہی سے ہے اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین ہے کہ ہود بن سام بن نوحؑ دو پشت یا چہ پشت کی ساتہہ حضرت آدمؑ کو پہنچتے ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ ایک پشت کی ساتہہ بہر تقدیر حق تعالی نے انکو قوم عاد پر بہیجا تا انکو شریعت کی راہ بتاوین اور افعال ناپسندیدہ سی منع فرماوین اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ عاد دو فرقونکا نام ہے ایک عاد اولی کہ اوسکو عاد قدیمہ بہی کہتے ہین کہ اولاد عاد بن عوص بن ارم سے ہین اور شداد بہی انہین مین سے تہا کہ شہر ارم بنام اپنے جد کی بنایا تہا اور گہر انکے متصل عمان کی تہے اور مقدم ہونا اس فرقہ پر قرآن مجید بہی ناطق ہے کہ حق تعالی نے سورۂ والنجم مین فرمایا ہے کہ اَہۡلَکَ عَادَاۨ الۡاُوۡلٰی اور دوسرا فرقہ ایک شخص کی اولاد مین سے تہا اوسکا بہی نام عاد تہا اور عاد اولی کی نسل مین سے تہا ولیکن یہہ مین احقاف مین حضرموت کے متصل متوطن تہے اور فرزندانکے اطراف اس ملک مین منتشر اور پراگندہ تہے اور قوم عاد اولی کمال درازقامت ہوئے تہے تفسیر بحر المواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین قد انکا بارہ گز کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اکثر انکے بارہ گز کے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ اطول انکے ساٹہہ گز کے اور اقصر انکے ستر گز کے تہے اور بعضے کہتے ہین کہ درازقامت سو گز کے تہے اور کوتاہ قد ساٹہہ گز کے اور بعضے کہتے ہین کہ لنبے ایکسو بیس گز کے تہے اور ٹہنگنے اسّی گز کے القصہ معارج النبوۃ مین ہے کہ تمام روی زمین مین انسے عظیم تر کوئی قبیلہ نہ تہا اور یہہ بہت آدمی ہے اور مال سب کہتے تہے اور شہر انکے حضرموت سی عمان تک تہے اور قوت اور طاقت انہون اس مرتبہ تہی کہ جب لات پتہر مین مارتی تو انکی پاؤن گہٹنون تک دہس جاتے تہے اور اپنے قد کی برابر پتہر کے ستون بناکر اونچی رفیع الشان عمارتین بنائین تہین جب کوئی انمین سے کسی پر غضب ہوتا تہا تو اوس شخص کو اوس قصر پر سے گرادیتے تہے اور سب بت پرستی کرتے تہے اس قوم کے بتون مین سے ایک صمود اور دوسرا صدا نام رکہتا تہا اور مدت سی عبادت اصنام اور انکا فواحش اور مناہی اور منکرات مین مصروف رہتے تہے جب انکے بتونکی پرستش اور تمامی فسق اور فجور نہایت ہونے لگے حضرت ہودؑ کہ انکے خویش اور یگانون مین سے تہے انپر مبعوث ہوئے اور پچاس برس تک اوس گروہ باشکوہ کو ساتہہ ایمان اور توحید کی دعوت کیا کیے اور عذاب ظلم اور فساد اور فسق اور عناد سے ڈرایا کیے اور کہا کیے کہ دائرۂ شریعت سے باہر نہ آؤ اور معاصی مین سعی نکرو انہون نے اپنی حول اور قوت پر گہمنڈ کرکر حضرت ہودؑ کے کہنے پر ذرا التفات نکیا اور چند آدمی کہ انکے ساتہہ ایمان لائے تہے وہ بہی بخوف ضرر کفار ناہنجار کے ظاہر نکرتے تہے جب حضرت ہودؑ نے انکو مبالغہ سے فرمایا اور اس قوم مردود نے ایذا اور قتل کا ارادہ کیا فرزندان حضرت ہودؑ نے انکی اس قصد نافرجام کو حضرت ہودؑ سے عرض کیا اور انہون نے سلامتی اہل ایمان اور ہلاکت صاحب کفران کی درگاہ ایزد منان سے چاہی اور دعا انکی قبول ہوئی آسمان سے مینہ برسنا موقوف ہوا اور انکی کہیتی پانی

کم ہو گیا اور باغ انکے خشک ہو گئے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ تین برس تک اسیطرح پر رہا اور ایک روایت سے سات برس تک وہ گروہ نا ہموار قحط اور تنگی کے ساتھ گرفتار رہی ہر چند حضرت ہود انکو نصیحت کرتے تھے کہ خدای عز و جل کے ساتھ ایمان لاؤ تا اس بلا سے کہ جسمین ہو نجات پاؤ۔ یہہ کہتے تھے کہ تیرے کہنے سے ہم اپنے بتونکی عبادت نہین چھوڑینگے آخر الامر ان بدکردارون نے ایک جماعت اہل شقاوت کو طلب باران کے لیے مکہ معظمہ مین بھیجا کہ قیل بن عنزا اور لقمان بن عادا اور لقیم بن ہزال اور مرثد بن سعد بن عفرا اور جلہہ بن الجبیری معاویہ بن بکر کا خالو وغیرہ ستر آدمی تھے اور قیل مذکور ان کا سردار تھا اور اوس زمانہ مین یہہ رسم تھی کہ جب کسی مومن یا موحد یا کافر ملحد کو مشکل درپیش آتی تھی تو وہ مکہ مین جا کر کے اوسوقت مین بجای کعبہ ایک سرخ ٹیلہ تھا دعا کرتا تھا اور اوسکی دعا قبول ہوتی تھی۔ روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ اوسوقت ساکنان مکہ مبارکہ کہ ایک جماعت تھی فرزندان عملاق سے کہ عملیق بن لاوذ بن سام کہ انکو عمالقہ کہتے تھے اور شریف مکہ اور رئیس اوس قوم کا معاویہ بن بکر نام تھا اور اوسکی ماں کلہدہ بنت جیبری قبیلہ عاد سے تھی معالم اور بحر المواج مین لکھا ہے کہ معاویہ بن بکر نے انکو مہمان کیا اور بانواع ضیافت انکے ساتھ مشغول اور مصروف ہوا چنانچہ ایک مہینے تک طعام و شراب کے ساتھ یہہ مصروف رہے اور دعا سے غافل ہو گئے پھر جب انہون نے حرم مین اپنا قصد طلب باران کے لیے کیا اور کعبہ کیطرف جانے لگے مرثد بن سعد کہ مسلمانون مین سے تھا اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوے ڈر کہتا تھا اوسنے کہا تم جبتک ایمان نہین لانیکے مینہ نہین برسنے کا انکو اسکے کلام سے معلوم ہوا کہ یہہ مسلمان ہے اوس سے جدا ہوئے اور قربانیان ذبح کین اور بعضے کہتے ہین کہ جو انمین بہتر تھا وہ آگے بڑھا اور کہا یا رب طلب باران کے لیے آیا ہون اگر ہود درست گو اور سچا ہے تو مینہ کو بھیج اور معالم التنزیل مین اور بحر المواج مین یہہ بھی ہے کہ انمین سے لقمان نے ستون مین درازی عمر کی درخواست کی چنانچہ اوسکی عمر ساتھ کرگسون کی کہ ہر کرگس اسی برس زندگانی کرتا ہے ہو گئی اور مرثد کہ مسلمان تھا اور ان سے علیحدہ تھا یہہ دعا کیا کرتا کہ الٰہی مین بھوک کی طاقت نہین رکھتا ہون مجکو دنیا مین ناز و نعمت کے ساتھ رکھ آواز آئی کہ رکھونگا اور فی الحال بقدرت ایزد متعال تین ابر کے ٹکڑے ہوا مین پیدا ہوئے ایک سفید اور ایک سرخ اور ایک سیاہ اور آواز سنی کہ ای قیل ایک ابر ان تینون ابرون مین سے اپنے اور اپنی قوم کے واسطے اختیار کرے قولہ تعالیٰ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا یعنے پس جب دیکھا اونہون نے اسکو بادل سامنے آئے والا جنگل اونکی مین کہا اونہون نے یہہ ابر ہے مینہ دینے والا ہمکو اسنے کمال خوش ہو کر کہا کہ سیاہ ابر کو کہ اسمین مینہ بہت ہوتا ہے اختیار کیا یعنے اوسوقت وہ ابر منزل گاہ عاد پر چلا جب قیل اور اوسکے تابعون نے یہہ حال مشاہدہ کیا خوشیان کین اور ایک دوسر یکو بشارت اور مبارکبادی دینے لگا کہ یہہ وہ ابر ہے کہ اس سے بوستان آبادانی اور چمن زندگانی

ہماری سبزا اور خورم ہونگے یہ سمجھانا کہ یہہ ابر آبدار نہین ہے بلکہ باد آتشبار ہے کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے بلکہ وہ وہ چیز ہے کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اوسکے ہوا ہی کہ بیچ اوسکے عذاب ہی درد دینے والا اور معارج النبوۃ مین وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ چوتھی یا ساتوین زمین مین ایک ہوا ہے کہ اوسکو ستر ہزار مہار آہنی کی ساتھ باندہ رکھا ہو اور ہر مہار کو ایک فرشتہ اور ایک روایت سی ہر مہار کو ستر ہزار فرشتے پکڑی ہوئے ہین جب قیامت کا دن قائم ہوگا تو اوس ہوا کو چھوڑ دینگے کہ تمام پہاڑ سنگین مانند پشم رنگین کے اوڑ جاوینگے اور ساری آسمان پھٹ کر جدا ہو جاوینگی فرمان الہی پہونچا کہ اسمین سی ذرہ سی ہوا قوم عاد پر بہیج دو۔ بفرمان الہی مقدار حلقۂ انگشتری اور ایک روایت سی مقدار سوراخ سوئی کی چھوڑدی جب وہ ابر سیاہ اوٹھا قوم عاد خوش ہوئی اور کہا کہ یہہ ابر ہمکو باران دیگا۔ حضرت ہودؑ نے فرمایا کہ یہہ عذاب ہی جسکو تم جلدی طلب کرتے ہوا ول جسنے کہ انمین باد عذاب کو اوس ابر مین مشاہدہ کیا ایک عورت تھی مہرو نام جب اوسنی یہہ حالت دیکھی ڈر کر ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی جب اوسکو ہوش آیا تو اوس سے پوچھا تو کیا دیکھہ کر ڈر گئی اوسنے کہا مینے ایک ہوا دیکھی کہ اوسمین دوزخ کی آگ کے شعلہ ہین اور آگی آگے اوس ہوا کے ایک گروہ بصورت مردان قوی نہاد دیکھی کہ اوس باد عذاب کو ہماری طرف کھینچے ہوئی لاتی ہین جب حضرت ہودؑ نے اس ابر کو دیکھا جانا کہ علامت عذابکی ہے فرمان آیا تو اپنے لوگون کو اس قوم مین سے نکال کر باہر چلا جا حضرت ہود علیہ السلام نے مع چار ہزار آدمیون کے اس قوم سے جدا ہوکر ایک گوشہ مین اپنے اور ان مسلمانون کی گرد ایک خط بشکل دائرہ کھینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سی قدم باہر نہ رکہنا لاجرم حضرت ہودؑ کی ہاتھہ کی برکت سے وہ دائرہ بطور قلعہ کی محکم ہوگیا اور سبب امن وامان اہل ایمان کا ہوا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ہودؑ سب مسلمانون کو لیکر جزیرہ مین چلے گئے وہ ہوا انپر مثال النسیم اور مانند رائح عنبر شمیم کے چلتی تھی اور موجب انکے آرام و راحت کا ہوتی تھی اور کافرون پہ داغ جراحت کا۔ قوم عاد نی اپنی عورتون اور فرزندون اور مال کو جمع کرکر بہاگنی کا قصد کیا حق تعالی نے سانپ اور بچھو بھیجے کہ انہون نے اونکی راہ روکی اور یہہ نجا سکے ناچار پہاڑون مین گھسکر اپنے لڑکون اور جانورون کو درمیان مین کرکر مردگرد اگرد انکے ایک کا ہاتھہ ایک پکڑکر اور دامن سے دامن کو باندہ کر صفین باندہ لین اور کہنے لگی ہوا ہمارے ساتھہ کیا کرسکے گی اول وہ ہوا انکی عورتون اور لڑکون اور چارپاؤن کو انمین سے اوپر اوڑا لے گئی اور ٹکڑے ٹکڑے کرکر زمین ڈالدی اور انکے مکانات زمین سے اوکھڑکر اور ہوا مین غبار ہوکر انکے سرون پر گرتے تھے۔ قوم عاد نے جب یہہ واقعہ ہولناک مشاہدہ کیا دوڑ کر بہاگ کر اپنے اپنے گھرونمین گھس گئے پھر ہوا نے بعضون پر دیواریں گرا کر ہلاک کردیا اور بعضونکو گھر سے نکال کر اوڑا لیجاتی تھی اور انکے پوست تن سے جدا جدا کرکر اور رگین توڑکر اوندھا زمین پر ڈالدیتی تھی۔ اور بعضے کہ گھرونمین اور غارون مین چھپے تھے اونکو

وہان سے نکالکر اور بلندی پر لیجاکر زمین پر ہلاک کردیتی تہی ایک رئیس مع اپنی قوم کے کہ ایک گروہ مین چہپ رہا تہا چار دن
تک اونکو کچہہ آفت نہ پہنچی تہی پانچوین دن حضرت ہودؑ اوسکے پاس آکر کہا دیکہا تونے کہ خداتعالی نے عادیون کے ساتہہ کیا
کیا اگر اب بہی تو ایمان لاوے تو اس بلا سے نجات پاوے اوس مردود نے سخن حضرت ہود علیہ السلام پر کچہہ التفات نکیا چہٹے دن
صبح کو ہوا اوس غار مین گہس گئی اور ایک کو دو مین سے نکالکر مار ڈالا تا آنکہ رئیس تنہا باقی رہگیا ساتوین دن حضرت ہود علیہ السلام
پہر اسکے پاس آئے اور کہا کہ دیکہا تیری گروہ پر کیا گذرا اب بہی توبہ کر اور ایمان لا کہ یہانسے تو سلامت نکلے اوسنے کہا اگر ایمان لاؤن
تو تیرا خدا مجہکو کیا دے حضرت ہودؑ نے کہا بہشت تجہکو عطا کرے اوس مردک نے کہا کیا فائدہ کہ اب عادی تو مر گئے فرمایا کچہہ جواب باقی ہین
اگر تو انکے ساتہہ ایمان مین موافقت کرے تہوڑی مدت مین ہر ایک سے سو فرزند پیدا ہووین کہ پہر تیری قوم بڑہ جاوے کہا ای ہودؑ
اس ابر مین یہہ لوگ کہ مثال شتران بختی کی نظر آتے ہین کون ہین فرمایا یہہ فرشتے ہین کہ اس امر پر موکل ہین کہا اگر مین ایمان لاؤن
تو تیرا خدا انسے قصاص لیگا فرمایا وای اوپر تیرے کبہی تونے دیکہا ہے کہ جو کبہی کوئی بادشاہ کسی سپاہی کو کسی باغی اور طاغی کے
مارنے کے واسطے بہیجے اور وہ سپاہی اوسکو مار ڈالے پہر بادشاہ اوس سپاہی سے قصاص لیوے جب حضرت ہودؑ اوسکے ایمان لانے سے ناامید
ہوئے تو ہوا نے اوس غار مین گہسکر وہین اوٹہاکر دے پٹکا اور مار ڈالا کہتے ہین کہ تسخیر باد بر قوم عاد آخر ماہ شوال مین ہوئی تہی سات شب اور
آٹہہ دن متواتر وقت صبح بدہ کے دن سے دوسرے بدہ کی شام تک اوسکو مدت چلنا اس باد تند کا کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ سورۃ الحاقہ
مین فرمایا ہے وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ
نَخْلٍ خَاوِيَةٍ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ یعنے اور جو تہے عاد پس ہلاک کیے گئے ساتہہ باد تند حد سے نکل جانے والی کے کہ لگا دیا اوس
باد کو اوپر اونکے سات رات اور آٹہہ دن کے جڑ کاٹنے پس دیکہتا ہے تو اوس قوم کو بیچ اوسکے گرے ہوئے گویا کہ وہ لکڑی ہین کہجور کی
کہوکہلی پس کیا دیکہتا ہے تو اونمین کوئی باقی اور روضۃ الصفا مین منقول ہے کہ ایام عجوز کہ اہل تنجیم انکو آخر زمستان مین درج تقویم
کرتے ہین انہین دونون سے عبارت ہے اور ان دونون کا ایام عجوز اسواسطے نام ہوا ہی کہ ایک عجوزہ یعنے بڑہیا اس قوم مین سے خوف تندی ہوا سے
تہخانہ مین چہپ رہی تہی آٹہوین دن وہان بہی وہ ہوا پہنچی اور اوسکو ہلاک کردیا القصہ قوم عاد سے اوسدن کوئی بہاگنے والا زندہ
نہ رہا مگر وہ لوگ کہ مکہ مین دعا کے واسطے گئے تہے اور یہہ وہین تہے کہ ناگاہ ایک مرد شتر سوار شب مہتاب مین پیدا ہوا کہ تین راتین واقعہ
ہلاک قوم عاد سے گذری تہین انہون نے اوس سے پوچہا کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہی اور کہان جائیگا اسنے کہا مین ایک
امت حضرت ہودؑ سے ہون اور شہر عاد سے آیا ہون اور ولایت مصر کو جاؤنگا انہون نے اپنی قوم کی خبر پوچہی کہا اونکا خرمن

زندگانی ساتھ باد خزانی موت کے پریشان ہو گیا پھر انہون نے حضرت ہود اور اونکی امت کا حال سے سوال کیا کہا وہ سلامت ہین
قیل اور اوسکے یارون نے جب اپنی دوستونکی ہلاکت اور اپنے دشمنونکی سلامتی سنی کہا ای پروردگار اوس شربت ہلاکت سے کہ
ہمارے دوستونکو تونے چکھایا اوسمین سے ہمکو بہی نصیب کر کہ ہماری زندگانی بغیر دوستان جانی کس کام کی ہے اور بعضی روایتون
مین قصص التنزیل مین ابومطیع وغیرہ سے روایت کی ہے کہ انہون نے بعد سننے اس واقعہ کے خداے تعالی سے بقاے ابدی کی درخواست کی
ندا ای ہاتف غیبی سے آئی کہ ہمیشہ رہنا اس جہان مین جملہ محالات سے ہے انہون نے کہا تو ہمکو ہلاک کر کہ ہماری قوم کے ساتھ واصل کر حق تعالی
ہواکو بہیجا کہ انکا ساتھ بہی ہوا اوسیطرح سے پیش آئی **فصل دوسری** ذکر شدید اور شداد پسران عاد اور صفت بہشت شداد
مین کہ باغ ارم مشہور ہے ہرچند کہ ذکر ان دونون بادشاہون جبار کا لائق ذیل سلاطین نامدار کتب تواریخ مین مناسب سیاق تحریر
تہا لیکن چونکہ سیرنویسان [illegible] پیش اور دانش و فرہنگ مین بیش تہے بسبب عنایت منطوق لازم الوثوق ارم ذات العماد
التی لم یخلق مثلہا فی البلاد [illegible] ناطق بوصیف عمارت نادرہ شداد کی ہے کتب سیر مین حضرت ہود علیہ السلام کے بعد لکھا ہے اور اسکے
قصہ کو ضمیمہ قصص [illegible] منسوب کیا ہے لاجرم قلم شکستہ رقم بیان ان دونون بادشاہون مین متابعت سلف بجا لاتا ہے۔ مدارک
معنی اور مواہب علیہ اور قصص الانبیا مین باختلاف اقوال بطریق اجمال بیان کیا ہے کہ عاد مذکور کے دو بیٹے تہے شدید اور شداد
یہ دونون بادشاہ تہے کہ تمام اہل مشرق اور مغرب کو قہر اور غلبہ کے ساتھ مطیع اور فرمان بردار اپنا کیا تہا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ شدید اگرچہ مشرک تہا لیکن ایسا بادشاہ عادل تہا کہ اوسے قانون عدالت جمشید وار سے جام جہان نما عقل کو آئینہ روزگار بنایا تہا
اور بملاحظہ قاعدہ اسکندر یسی چشمہ حیات کا ہمیشہ طالب تہا کمند ملاطفت مین دل خلق اللہ کو کہینچتا تہا اور دانہ احسان و کرم سے مرغ
جان خاص و عام کو دام محبت مین لاتا تہا اسکے غایت عدل سے بہیڑیا گائی [illegible] مین مقام ہمشیرگی مین ہوتا تہا اور اسکی کمال سیاست
سے باز تعرض کنجشک سے پہلو تہی کرتا تہا۔ کہتے ہین اسنے اپنی مملکت مین ایک شخص کو عہدہ قضاۃ پر منسوب کر کر اوسکا کچہ مشاہرہ
مقرر کیا تہا وہ قاضی ایک برس تک محکمہ مین بیٹہا کیا لیکن ایک حکم بہی اس سے صادر نہوا اور کوئی جہگڑہ اور قصہ اسکے پاس نہ آیا ناچار
و بعد برس بہر کے بعد قاضی نے بادشاہ سے کہا مجکو روا نہین کہ قضاۃ کی اجرت لون کسواسطے کہ اتنی مدت مین کوئی قضیہ مجہہ تک نہین
آیا اور مینے کسی امر مین کوئی حکم نہین کیا کہ اوسکے سبب سے مستحق اجرت ہون۔ شدید نے کہا قضات کی اجرت لینی چاہیئے کہ جو اس
مہم کا وظیفہ ہے اوسپر تونے قیام کیا ہے۔ القصہ بعد ازین دو شخص اس قاضی کے محکمہ مین آئے ایک نے اونمین سے کہا کہ ایک زمین
مینے اس شخص سے خریدی ہے اور اوسمین سے ایک خزانہ پایا ہے ہرچند کہ مین اس بایع کو کہتا ہون کہ اس گنج کو اپنے تصرف مین لا

کہ فقط زمین مینے خریدی ہے نہ خزانہ یہہ اسمین تصرف نہین کرتا بائع نے جوابدیا کہ مینے زمین کو مع اوس چیز کہ اوسمین تہی اس مشتری کے ہاتہہ بیچا ہے قاضی نے دونون کا حال تحقیق اور تفتیش کیا معلوم ہوا کہ ایک ان دونومین بیٹا رکہتا ہے اور دوسرا بیٹی حکم کیا کہ یہہ دونون باہمدگر اپنے فرزندونمین شادی کردین اور یہہ خزانہ اپنی بیٹی کے جہیز مین دیکر دوسرے کی حوالہ کر دے کہتے ہین کہ بعد سات سو برس کے شدید مر گیا اور شداد نے ثروت اور مکنت زائداز حد بہم پہنچائی — چار سو چند بادشاہ اوسکے زیر حکم ہوئے اور کسیکو بادشاہان روے زمین سے اسکے ساتہہ مجال مقاومت کی نرہی اس تجبر کے سبب سے یہہ خدائی کا دعوی کرنے لگا داعظون اور داناؤن نے کہ میراث انبیا مین سے علم باقی رکہتے تہے اس لعین کو پند اور نصیحت کر کر عذاب سے خدا کے ڈرایا اور بعبادت حق تعالے دعوت کی یہہ مردود بدی باز نہ آیا تا آنکہ خدای عزوجل نے حضرت ہود علیہ السلام کو شداد کی دعوت کیواسطے بہیجا حضرت ہود نے اسکے پاس آکر کہا خداتعالی نے تجکو ہزار برس کی عمر دی ہے اور ہزار خزانہ تونے جمع کیے اور ہزار دختران خوبرو کی تو خواستگاری کر چکا اور ہزار لشکر کو شکست دی یہہ نعمتین کہ تجکو اللہ تعالی نے عطا فرمائین اب اسکے شکرانہ مین ایمان لا اوسنے کہا اس دولت و نعمت اور جاہ اور ثروت سے زیادہ مجکو اوسکی عبادت مین کیا حاصل ہوگا جو کوئی کسی کی خدمت بجا لاتا ہے تو بنا بر طمع ترقی منصب اور حصول دولت کی بجا لاتا ہے مجکو سب چیز حاصل ہے مین کسیکی خدمت کی حاجت نہین رکہتا حضرت ہود نے کہا یہہ تمام ملک اور دولت دنیا زائل اور فانی ہے حق تعالی اپنی عبادت کی ثواب مین تمام دنیا سے بہتر ایک چیز عطا فرماتا ہے کہ نام اوسکا بہشت ہے تجکو چاہیے کہ پیش از نزول موت اور حلول فوت اعمال نیک کرے تا موجب نجاح دو جہانی اور واسطہ فلاح جاودانی کا ہووے اوسنے کہا بہشت کیا چیز ہے اور کیسی ہے حضرت ہود نے بہشت کی اوصاف بیان کیے اوسنے کہا مجکو ایسی بہشت کی حاجت نہین ہے کسواسطے کہ مین دنیا مین ایسی بہشت بنا سکتا ہون اور اسکے بنانے پر مستعد ہو کر ایک ایلچی روانہ کیا اور ضحاک تازی کو کہ اسکا بہانجہ تہا اور اوسوقت مین مملکت جمشید پر مستولی تہا کہلا بہیجا کہ اسقدر زر و سیم اور جواہر بنا بر مصالح بہشت کی ضروری روانہ کیا چاہیے ضحاک نے بموجب فرمان شداد خزانہ فراوان بلاد شام مین بہیجا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ اسنے سو شخصونکو اپنے معتبر سردارون مین سے معین کیا اور ہزار ہزار آدمی ہر ایک کی ہمراہ مقرر کیے تا اشتغال تعمیر عمارات مین مددگاری اون سردارونکی کرین اور سبکو ہر ایک کام پر متفرق کیا اور جمیع ممالک ربع مسکون مین حکم بہیجے کہ چاندی اور سونیکی کانون سے اینٹین نقرئی اور طلائی بنا کر جلد ارسال کرین اور خزانے کہ زمین مین مدفون تہے اونکو نکالا اور متصل کوہ عدن کی کہ دیار عرب مین واقع ہے ایک شہر پاکیزہ مربع الجوانب کہ دور اوسکا چالیس کوس تہا بہشت بنانیکے لائق پایا اور تین ہزار اوستاد ہنرمند اور معمار دانشمند بہشت کی بنانیکے لیے مقرر کیے کہ اونہون نے

اوس شہر کی ہر جانب سو دس کروہ بنیاد رکہی اول اوسکی بنیاد کو کہود کر پانی تک پہنچایا اور سنگ سلیمانی سے اوسکو بہرا جب وہ سنگ
زمین پر نمودار ہوئی چاندی اور سونیکی اینٹونسے اوسکی چار دیواری بنائی اور بلندی اون دیوارونکی پانسو گز متعارف اوس وقت
کے رکہی اور کنگرے مروارید اور مرجان کے مرصع کاریسے آراستہ کیے کہ وقت طلوع آفتاب اور اوسکی اشراق شعاع عالمتاب سے
آنکہین اون دیوارونکی دیکہنے سے خیرگی کرتی تہین پہر اوس چار دیواری شہر مین ہزار محل چاندی اور سونیکے اور زبرجد کی کہ ہر کوشک
ہزار ستون پر مشتمل تہی بنائی اور ستون بہی زبرجد سبز اور یاقوت سے درست کیے اور محلونکے اوپر کہڑکیان اور نیچے بطور خلنہ باغ روشنہائے
خوب اور چمنہای مرغوب ترتیب دیئے اور اوس شہر کے وسط مین ایک نہر جاری کی اور اوس نہر سے چھوٹے چھوٹے حوض محلون اور
کوشکون مین روان کیے اور اوس نہر کے صحن کو سنگریزہ ہای یمنی اور یاقوت اور جواہر سے پر کیا اور نہر کے کنارون پر طرح طرح کے
درخت نصب کیے کہ تنے اونکے سونیکے اور ٹہنیان زمرد کی اور بجای شگوفہ یاقوت اور مروارید لگائی تہے اور دیوارین مکانون
اور دکانون کو اندر سے مشک اور عنبر سے کہ گلاب مین گارا کیا تہا کہگل کیا اور جانوران خوش آواز اور خوش منظر دلکش صورتین
یاقوت اور جواہر سے بنا کر درختون پر تعبیہ کیے اور گرداگرد شہر ہزار مینار زر اور جواہر کے بلند بنائے اور اون مینارون پر چوکیدار
مقرر کیے تا نوبت بنوبت نگہبانی کرین اور دروازہ بہشت پر چار میدان آراستہ کیے اور میوہ دار درخت اونمین لگائے اور ہر میدان
مین لاکہہ کرسیان چاندی اور سونیکی رکہین جب یہہ شہر مع منازل اور قصور تیار ہوا تو حکم کیا واسطے تمام شہر کے قالین اور فرش
ریشمی زرتار بنادین اور چاندی اور سونیکی باسن اوس شہر کے مکانات مین ترتیب چنین اور بعضی نہرونمین آب شیرین اور بعضی مین
شراب اور بعضی مین دودہ اور بعضی مین شہد اور شربت جاری کیا اور بازارون اور دکانونکو بہی پردہای زرتار منقش سے آراستہ
کیا اور ہر اہل حرفت اور صنعت کو اونمین بٹہادیا تا اپنے اپنے کامونمین مشغول رہین اور انواع اور اقسام کی کہانے اور حلوے
باورچی خانونمین پکنے کی واسطے مہیا کیے تا برسم اولش سرکار بادشاہی سے تمام اہل شہر کو پہنچین چنانچہ تین برس تک انتظام
اور اہتمام اس شہر مین مصروف اور سرگرم رہے اور تفسیر عزیزی مین لکہاہے کہ بارہ برس کی مدت مین یہہ شہر اس کیفیت کی ساتہہ
تیار ہوا۔ پہر لڑکیان خوبصورت اور لڑکے خوبرو ہر شہر اور اطراف عالم کی منگوا کر بجاے حور و غلمان وہان چہوڑ دئے اور نام اس عمارت کا
ارم رکہا بسبب مناسبت نام دادا اپنے کے کسواسطے کہ شداد نسل اوس عاد اولی سے تہا کہ وہ عاد بن عوض بن ارم بن سام بن نوح
علیہ السلام اور معروف بعاد قدیمہ اور ساکن متصل عدن کے تہے چنانچہ اوپر بیان ہوچکا۔ پہر حکم کیا کہ جمیع امرای عظام باکمال تجمل
اور احتشام اوس شہر مین داخل ہووین اور آپ بہی مع لشکر بیقیاس واسطے سیر و تماشای اوس جاے دلکشا کی کمال تبختر اور غرور سے

روانہ ہوا اور بطریق استہزا اور تمسخر لاف و گزاف کرنے لگا کہ دیکہا بنا بر حصول ایسی بہشت کی مجکو تکلیف دیتے تہے کہ اپنی تکبر کیلیے
روبرو خم کرون اب میری قدرت اور ثروت دیکہی اور استغنا اور بینیازی میری مشاہدہ کری کہتی ہین جب اوس شہر کے متصل
پہنچا اوس شہر کے آدمی جوق جوق اور فوج فوج اسکے استقبال کے واسطے آئی اور زر و جواہر آپ نثار کیا ہنوز اسکا ایک قدم
شہر کے دروازے پر تہا اور ایک قدم اندر کو کہ ایک آواز تند آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ تمام خلائق ہلاک ہوگئی اور بادشاہ دروازے
پر گر پڑا اور جان نکل گئی اور حسرت دیکہنے اوس شہر کی کہ ساتہہ اس مشقت اور تلاش کے درست کیا تہا مصرع دلکی دل ہی مین
رہگئی افسوس ہے اور ایک روایت مین اسطرح پر ہے کہ یہہ مردود دو سو غلام زرین لباس کے ساتہہ واسطے سیر اوس باغ کے روانہ ہوا
جب نزدیک پہنچا تو سب غلامونکو اون چارون میدانونمین چہوڑ دیا اور آپ ایک غلام کے ساتہہ دروازہ بہشت پر گیا ایک پاؤن
رکاب مین سے نکالکر دروازے کی چوکہٹ پر رکہنے پایا تہا کہ ایک شخص وہان کہڑا دیکہا پوچہا کہ تو کون ہے وہ بولا ملک الموت کہا
کیون آیا ہے کہا تیری جان لینے کو کہا مجکو اتنی مہلت دے کہ مین ایک بار اپنی بہشت کو دیکہہ لون کہا مجکو حکم نہین پہر کہا اتنی فرصت
دے کہ گہوڑے پر سے اوتر آؤن کہا یہہ بہی اجازت نہین ایک پاؤن رکاب مین اور ایک پاؤن چوکہٹ پر تہا کہ ملک الموت نے
جان اوس ناپاک کی قبض کی اور پہر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز ہولناک ماری کہ تمام غلام اوسکے کہ چارون میدانون مین تہے
ہلاک ہوگئے اور اوس بہشت کو زمین مین لیکر اوتار دیا کہ اوسکا کچہہ اثر باقی نرہا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ بعض کتابونمین
نظر سے گذرا ہے کہ ملک الموت سے حق تعالیٰ نے پوچہا کہ تجکو قبض کرنے روح کسی مخلوق مین رقت بہم پہونچی یا نہین ملک الموت نے
عرض کیا بارخدایا دو شخصونکی روح قبض کرنے مین مجکو نہایت رقت دامنگیر ہوئی ہے اگر حکم تیرا نہوتا تو مین ہرگز اونکی روح قبض
نکرتا۔ ایک اون شخصونمین ایک لڑکا تہا نو تولد کہ اپنی ماں کے ہمراہ کشتی کے تختے پر کہ دریای شور مین بہتا جاتا تہا مجکو حکم ہوا کہ اوسکی ماں
کی جان قبض کرون اوسوقت مجکو اوس لڑکے کے حال پر رقت دامنگیر ہوئی کہ خبرگیر اوس طفل کا سوائے اوسکی ماں کے کوئی نتہا
دوسرے وہ بادشاہ کہ جسنے بکمال آرزو ایک شہر بنایا کہ کوئی شہر دنیا مین ویسا نہین بنا ہے جب اوس بادشاہ نے بنا بر دیکہنے اوس
شہر کے دروازے پر قدم رکہا حکم ہوا کہ روح اوسکی قبض کرون اوسوقت بنظر حسرت کے کہ وہ بادشاہ اپنے دلمین لے گیا مجکو
رقت ہوئی تہی ارشاد ہوا کہ یہہ بادشاہ وہی لڑکا تہا کہ اسکو ہمنے واسطے پرورش مادر و پدر اس قوت اور ثروت پر
پہنچایا تہا جب وہ اس مرتبہ کو پہنچا تو ہمارے فرمان قضا جریان سے سرکشی کی اور تکبر اختیار کیا اور اپنے اعمال ناشائستہ کی
جزا پائی ۔ راویان انجمن حکایت اور ناقلان چمن روایت کہتے ہین کہ وہ تختہ کشتی کہ جسپر وہ لڑکا رہ گیا تہا بتحریک باد کنارے

دریا کے پہنچا وہان اوس گاؤن کے دہوبی کپڑے دہو رہے تھے اونہون نے جب دیکھا کہ ایک لڑکا تختہ پر ایک مردکی ساتھ بہتا
جاتا ہے دریا مین اوترے اور اوس تختہ کو کھینچکر کنارے پر لائے مردیکو تو دفن کر دیا اور بچہ کو اپنے مہتر کے پاس لیگئے مہتر گاؤن
بچہ خوش سو اور خوش قیافہ دیکھکر فریفتہ ہوا چونکہ اسکی اولاد نہ تھی اوسکو فرزندی مین لیا اور پرورش کرنی شروع کی تاآنکہ
یہہ لڑکا سترہ برس کا ہوا اور آثار بزرگی اور دانشمندی اسمین لڑکپن ہی مین نمودار ہوئے ایکدن گاؤن کے باہر لڑکون مین کھیل
رہا تہا کہ ناگاہ شور و غل ہوا کہ بادشاہ کی سواری آتی ہے اور لشکر آنا شروع ہوا اور سارے لڑکے ڈر کر اور ہیبت کہا کر بہاگ
گئے اور یہہ طفل بجرات تمام ایک ٹیلہ پر کہڑا ہوا سوار یکے گذرنیکا تماشا دیکہا کیا تاآنکہ جتنا لشکر تہا اسکی نظر سے گذر گیا اور پیادۂ
بادشاہی کہ عقب لشکر بنا بر محافظت گرے پڑیکے متعین تہے گذرنی شروع ہوئے اون پیادون مین سے ایک پیادہ نے دیکہا کہ
کہ ایک پوڑیا کاغذکی رستہ مین پڑی ہوئی ہے اوسکو اوٹہا لیا اور کہولا تو دیکہا کہ اوسمین سرمہ ہے اوس پیادہ نے اپنے یارون سے
کہا کہ یہہ سرمہ پایا ہے اور مجکو ضعف بصارت ہے اگر تم کہو تو اسمین سے مین اپنی آنکہون مین دون شاید فائدہ بخشے اونہون نے کہا کہ راہ
مین سے گری ہوئی چیز اوٹہانی نہین چاہئے تہی اور اگر اوٹہائی ہے تو بہی امتحان اپنی آنکہون مین دینا روا نہین چاہئے پہلی اوسے
اور کسیکی آنکہہ مین استعمال کرے اگر مضر نہو تو تو بہی استعمال کرنا اوس پیادہ نے دائین بائین دیکہا کوئی اوسکو معلوم نہوا مگر یہہ لڑکا
پشتہ پر کہڑا ہوا اسے دیکہہ رہا تہا اس پیادہ نے کہا ای لڑکے یہان آ تیری آنکہون مین سرمہ دون تا تجکو زیب و زینت حاصل ہووے
لڑکا دوڑا ہوا پیادہ کے پاس گیا اور سرمہ کی پوڑیا اوس پیادہ کے ہاتہہ سے لیکر اور ایک اونگلی اوس سرمہ سے بہر کر اپنی آنکہہ
مین کہینچی بمجرد کہینچنے کی خزینے اور دفینے زمین کی اسکی نظر مین ظاہر ہونے شروع ہوئے اسطرح سے کہ جیسے کوئی چیز پانی کی تہ مین سے
معلوم ہوتی ہے لڑکے نے از راہ عیاری اور عقلمندی فریاد کرنی شروع کی کہ ای ظالمون نا انصاف تمنے میری آنکہہ اندہی کر دی
مین بادشاہ کی پاس جاکر فریاد کرتا ہون اور تمکو سزا دلواتا ہون پیادے یہہ کلام سنکر افتان و خیزان سراسیمہ اور حیران بہاگ گئے
یہہ لڑکا سرمہ کا کاغذ لیکر اپنے گہر آیا اور دہوبیونکی مہتر سے خلوت مین یہہ اسرار بیان کیے مہتر نے کہا کہ گدہے اور خچر میرے موجود ہین
سانکو جب سب ہو رہین تو کدال پہاوڑا ہمراہ لیکر جہان کہ تجکو خزانی معلوم ہوتے ہین لیجا اور معتمد مزدور کہ برسون سی میرے رفیق
ہین انکو ساتہہ لی اور جسقدر کہ تجسے ہو سکے اوٹہا کر لے آ اس لڑکے نے اسیطرح یہہ عمل کرنا شروع کیا اور مال کثیر لایا گیا اور تمام
گاؤن کے آدمیونکو اپنے ساتہہ متفق کر کر وہان کی رئیس کو مار ڈالا اور آپ اوسکی جگہہ متصرف ہوا اور رفتہ رفتہ یہہ خبر حاکمون اور
فوجداروں نکو پہنچی وہ سب درپی انتقام ہوئے اس لڑکے نے بہی فوج نگہداشت کی اور مقابلہ کیا اور غالب آیا تاآنکہ وہ بادشاہ مرگیا اور اسکی

خروج کیا اور بادشاہ ہوا اور رفتہ رفتہ اقالیم دور و دراز پر بھی دستیاب ہوا اور تمام بادشاہ روی زمین اسکے زیر فرمان ہوئے اب جاننا چاہیے کہ وہ شہر کہ اسنے بنایا تھا کیا ہوا تفاسیر معتبر مین لکھا ہوا ہے کہ بعد ہلاک ہونے اوس بادشاہ اور اوسکے لشکر کے اللہ تعالی نے اوس شہر کو آدمیونکی نظر سے پوشیدہ کر دیا مگر یہہ کہ بعضی اندھیری راتونمین گرد نواح شہر عدن کی آدمیونکو کچھہ تابش اور درخشندگی وہان نظر آتی ہے کہتے ہین کہ یہہ تابش اوسی شہر کی دیوارونکی ہے اور عبداللہ بن قلابہ کہ ایک شخص ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایکدن اوس نواح مین وارد ہوا تھا ایک اونٹ اوسکے اونٹونمین سے کہ وہان چر رہے تھے بھاگ گیا اوس اونٹ کی طلب مین ڈھونڈھتا ہوا اوس شہر کے متصل پہنچا بمجرد دیکھنے میناروں اور دیوارون اوس شہر کے مدہوش اور مبہوت ہو گیا اور اپنے دلمین خیال کیا کہ یہہ شہر بعینہ اوس بہشت کی صورت ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے شاید در عالم معاملہ مجکو وہ بہشت دکھائی ہو القصہ جب شہر کے دروازے پر پہنچا اور اندر گیا دیکھا کہ محل اور درخت اور نہرین سب مشابہہ بہشت موعود کے ہین اور شہر مین کوئی نہین ہے کچھہ جواہر اور یاقوت کہ صحن کوشکونمین پڑے ہوئے تھے اپنی چادر مین اوٹھا لیے اور بسبب خوف تنہائی باہر آکر دمشق کی راہ لی اور معاویہ بن ابی سفیان سے کہ بادشاہ وقت تھا تمام ماجرا کہا معاویہ نے اوس سے پوچھا کہ اس شہر کو خواب مین دیکھا ہے یا بیداری مین اوسنے کہا بیداری مین اور اوس شہر کی علامتین یہہ ہین کہ وہ عدن سے وہان تک اسقدر فاصلہ ہے اور فلان جگہہ فلان درخت ہے اور فلان مقام پر فلان کوان ہے اور یہہ جواہر اور یاقوت کہ وہان سے اوٹھا لایا ہون موجود ہے معاویہ اس حال کے سننے سے متعجب ہوا اور اوسوقت کہ جو علما تھے اونسے دریافت کیا کہ آیا دنیا مین کوئی شہر ہے کہ چاندی سونے کا بنا ہوا ہے اور ایسی ایسی خوبیون کے ساتھہ موصوف ہو عالمون نے کہا ہان ہے کہ قرآن مجید مین اوس شہر کا ذکر آیا ہے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ یعنے ارم ستون والی کہ نہین پیدا کیا گیا مانند اوسکے شہر و ملکون مین اور اوس شہر کو حق تعالی نے آدمیونکی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک شخص میری امت مین سے اوس شہر مین جاویگا کہ سرخ رنگ اور کوتاہ قد اور اوسکی بھوؤن پر اور گردن پر تل ہوگا اور اپنے اونٹ کو تلاش کرتا ہوا اوس شہر مین پہنچے گا اور عجائب اور غرائب اوسکے مشاہدہ کریگا جب معاویہ نے یہہ اوصاف عبداللہ بن قلابہ مین ملاحظہ کیے مطابق نکلے کہا واللہ یہہ مرد وہی شخص ہے صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

فصل تیسری بیان مدت اور وفات حضرت ہود علیہ السلام

معارج النبوۃ مین مذکور ہے کہ بعد ہلاک اوس قوم مردود کے حضرت ہود نے اپنے مومنون کے ساتھہ ایک طرف حضرموت مین عمارتین اور منزلین بنائین اور بامن و امان اون مکانون مین رہنے لگے آخر بقضائے الہی حضرت ہود علیہ السلام نے اس عالم سے رحلت کی

اور بعض روایات مین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرموت کے پہاڑون مین ایک غار ہے اور اوسپر ایک گنبد عالی ہے اور آگے اوسکے ایک سنگ خام کی تختی ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام نے اوسپر چند سطرین بطریق وصیت لکھی ہین کہ ترجمہ اوسکی یہہ لکھا ہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی اَنَا ہُوْدُ النَّبِیُّ رَسُوْلُ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اِلَی الْمَلَاءِ مِنْ عَادٍ فَدَعَوْتُہُمْ اِلَی الْاِیْمَانِ وَخَلْعِ الْاَصْنَامِ وَالْاَوْثَانِ فَعَصَوْنِیْ فَاَہْلَکَہُمُ الرِّیْحُ الْعَقِیْمُ فَاَصْبَحُوْا کَالرَّمِیْمِ یعنے شروع کرتا ہون مین بنام خدای بلند و بلند ترین ہون ہود نبی بہیجا ہوا پروردگار زمین اور آسمان کا طرف ایک جماعت کے اولاد عاد سے پس بلایا مینے اون اولاد عاد کو طرف ایمان کی اور چہوڑ دینے اصنام اور بتون سے پس نافرمانی کی میری اون کافرون نے پس ہلاک کیا اون لوگونکو بڑی تند آندہی نے پس ہو گئے وہ عادی مانند استخوان بوسیدہ کے اور بروایت مقیلان ثوری او عطا بن صائب اور عبد الرحمن بن ثابت اسطرح پر ہے کہ بعد خراب ہونے شہرہاے عاد کے حضرت ہود علیہ السلام مکہ مین آئے اور وہان تا زمان وفات رہا کیے اور قبر شریف انکی مع اٹھانوین اور پیغمبرون کے کہ صالح او شعیب وغیرہ ہین وہان موجود ہے اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ قبر مبارک حضرت ہودؑ کی ساتہہ ایک کم سو پیغمبرون کے کہ انمین سے صالح او شعیب اور اسماعیل ہین درمیان رکن اور مقام اور زمزم کے ہے اور بروایت وہب بن منبہ اسطرح پر ہے کہ جب حضرت ہودؑ مکہ معظمہ مین افعال حج بجا لائے تو ملک الموت بصورت ایک مرد انکے پاس آیا اور ایک حلہ بہشت کے حلونمین سے حضرت ہودؑ کے ہاتہہ مین دیا حضرت ہودؑ نے کہا یہہ کیا اچہا حلہ ہے اگر اجازت ہو تو پہن لون کہا پہن لو حضرت ہودؑ نے پہن لیا ملک الموت نے کہا یہہ تیرا کفن ہے اور مین تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون حضرت ہودؑ نے کہا ذرا فرصت دے کہ مین اپنے گہر جاکر اپنے لڑکون بالونکو وداع کر لون کہا حکم نہین کہ ایک قدم تو یہانسے اوٹہانے پاوے اور وہین جان قبض کی اور حضرت جبرئیل حنوط لائے اور اور فرشتے مقرب آئے اور ان پر نماز کی اور درمیان صفا اور مروہ کے مابین دفن کیا اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ قبر حضرت ہودؑ کی درمیان دار الندوہ اور باب بنی سہم ہے اور حلیہ شریف یہہ ہے کہ صباحت یا ملاحت کمال رکہتے تہے اور دراز قد اور بسیار موی اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتہہ نہایت مشابہ تہے اور اسم اور لقب انکا یہہ تہا کہ زبان عبرانی مین انکو عابر کہتے ہین اور عربی مین ہود اور نبی اللہ اور کمال زاہد اور عابد اور سخی اور مشفق تہے اور تصدق بہت کرتے تہے اور کبہی کبہی تجارت کیطرف میل کرتے تہے اور شریعت انکی حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت کے ساتہہ مطابق تہی اور عمر بقول اصح ایکسو چونسٹہہ برس کی تہی اور بروایت علماے نصاری تین سو تینتالیس اور بقول اکثر مفسرین ایک سو پچاس اور ایک قول سے چار سو اسی اور بستان فقیہ ابو اللیث مین مذکور ہے کہ دو سو بیسٹہہ برس کی عمر تہی

باب ساتوان بیان قصہ حضرت صالح علیہ السلام مین اور اس باب مین تین فصل ہین

فصل پہلی ذکر نسب اور رسالت انکی مین تفسیر معالم اور مدارک اور انوار التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ اعراف مین لکہا ہے کہ حضرت صالحؑ نو پشت کے ساتہہ حضرت نوحؑ کو پہنچتے ہین اور تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین سورۃ الحاقہ مین بیان کیا ہے کہ پانچ پشت کے ساتہہ اور حق تعالی نے انکو قبیلۂ ثمود پر پیغمبری کے ساتہہ بہیجا اور اولاد اور قبیلۂ ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوحؑ کو ثمود بہی کہتے تہے اور یہہ بنی اعمام عاد بن عوص بن ارم ہین اور طبقۂ ثمود قبل از واقعہ قوم عاد ولایت حجر مین کہ درمیان دیار حجاز اور بلاد شام واقع ہے رہتے تہے اور جاڑے گرمی کے واسطے کوہستان مین پہاڑون کو تراش کر گہر بنائے تہے اور حجر تا وادی القری کہ جسکو باری تعالی نے سورۂ فجر مین وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ارشاد کیا ہے ایکہزار سات سو شہر آباد انکے تصرف مین کہتے تہے اور ہر شہر مین عمارتین بلند کہ جنکے در و دیوار سب تراشے ہوئے پتہر کے تہے اور تصویرین پہولون کی اور درختونکی اوسمین بنائی تہین بنا کیے تہے اونمین داد عیش کی دیتے تہے اور بت پرستی کرتے تہے اور وادی القری مخصوص نام ایک شہر کا ہے اونمین سے کہ طول اور عرض اوسکا برابر مکہ معظمہ کے ہے اور میوہ دار درخت مانند خرما وغیرہ اور چشمہ ہاے آب روان بہت ہین اور آبادی اوسکی تا زمانہ نبوت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم برقرار تہی چنانچہ وہ شہر مع جمیع متعلقات اوسکے بعد فتح خیبر کے بیچ قبضہ قدرت آنحضرت رسالت منزلت کے آیا۔ اور ہر چند کہ بہت عمارتین اور باغات بنائی ہوئے ثمودیون کے حجر مین اور اوسکے نواح مین بہی موجود تہے ولیکن ذکر خاص وادی القری کا بیچ کلام باری تعالی کے اس جہت سے واقع ہوا ہے کہ یہہ مکان انتہا سبہی شہرون کا اور متصل سرحد حجاز کے واقع ہے اور ہنوز آباد ہے۔ بخلاف حجر کے کہ وہ قریب تر بلاد شام کے ہے اور حجاز سے دور ہے اور میدان لق و دق اور ویران پڑا ہوا ہے پس مردم حجاز اوسکے احوال سے آگہی نرکہتے تہے اور تفسیر مدارک التنزیل مین ہے کہ عمرین انکی تین سو برس سے ہزار برس تک ہوتی تہین جب حضرت باری عز اسمہ نے طوالت عمر اور کثرت مال اور اولاد بسیار انکو عطا فرمائی بمقتضاے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى مخالفت احکام الہی کو پیش نہاد کرکر بطاعت اصنام اور عبادت اوثان مین مشغول ہوئے اور عصیان و فساد اختیار کیا لاجرم جناب جل جلالہ نے بنابر تنبیہ اوس گروہ شقاوت پژوہ کے صالح بن جابر بن ثمود کو کہ بوفور مال اور کثرت ثروت موصوف تہے عنفوان شباب اور شروع جوانی مین اور بعضے کہتے ہین بعد انقضاے چالیس سال کے عمر انکی سے بنابر دعوت کرنے انکی مبعوث کیا اور آنحضرت نے بشرائط نبوت اور قواعد رسالت قیام فرمایا اور اوس طائفہ باغیہ کو نصیحت کی اور بصراط مستقیم اور منہج قدیم دعوت فرمائی کہ بتونکی پرستش چہوڑ دو اور عبادت الہی کیا کرو یہہ قبول نکرتے تہے اور معجزے طلب کیا کرتے تہے اور اونہون نے ایکدن عید کا مقرر کیا تہا کہ اوس دن باہر آکر

عید گاہ مین بتونکو سجدہ کرتے تہی ایکدفعہ حضرت صالح کو کہا کہ تو بہی ہماری عید گاہ مین آ تو اپنے خدا کو پکار اور ہم اپنے خداؤنکو
پکارین جسکا خدا جسکی سن لے سب اوسکی تابعداری کرین اور اسکے کہنے پر اوسکے چلین چنانچہ یہہ قول و اقرار باہم دگر کرکے دوسرے
روز کہ انکی عید کا دن تہا اپنے بتونکو آراستہ کیا اور عید گاہ مین گئے ہر چند کہ انہون نے اپنے بتون سی کچہہ چاہا اثر اجابت ظاہر
نہوا اسنے شرمندہ اور ذلیل ہو کر ملول اور غمگین ہوئے ایک جندع نام کہ اشراف قبیلہ ثمود مین سے تہا اسنے ایک پتہر کہ انکی عید گاہ
مین تہا اوسکی طرف اشارہ کر کر حضرت صالح سے کہا کہ اگر اس پتہر مین سے ایک اونٹنی کہ اوسکی سیاہ پیشانی اور سفید پشم ہو اور
دس مہینے کی پیٹ سی ہو نکلی اور اسیوقت جنی تو ہم تیرے خدا کی ساتہہ ایمان لاوین اور بتون کا پوجنا چہوڑ دین اور اگر تو نہ نکال سکیگا
تو ہم تجکو مار ڈالینگے اور قصص الانبیا مین مذکور ہے کہ وحی آئی کہ ای صالح ہمنے چار ہزار برس پہلے سے تیرے واسطے ایسی
اونٹنی اس پتہر مین پیدا کر رکہی ہے کہ تجسے معجزہ ہووے لیکن تو انسے عہد اور اقرار کروا کہ یہہ اوسکو مار نہ ڈالین اور اوسکا دودہ
پیوین حضرت صالح نے انسے عہد لیا اور اقرار کروایا پہر دو رکعت نماز پڑہی اور حضرت رب العزت سے اوس معجزہ کے اظہار کی درخواست کی
اور مومنین نے آمین کہی وہ پتہر ہلنے لگا اور رونے لگا اور اوسمین سے اونٹنی جیسی اونہون نے درخواست کی تہی باہر نکلی اور
وہ اتنی بڑی تہی کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک سو سو گز کی تہی اور روان ہوئی اور آدمیون نے انکہ لیٹ گئی اور جنی اور بچہ
بہی انکی برابر تہا پہر دونون جنگل کیطرف جا کر چرنے لگے جندع فی الحال ایمان لایا مگر تمام اشراف ثمود باوجود دیکہنے اس معجزے کے
ایمان نلائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے اور یہہ سات قبیلے تہی اور ایک کوان تہا کہ عمیق اوسکا لینے گز اور ساتہ قد تہا اوسمین
پانی پیدا ہوتا تہا اور یہہ ساتون قبیلے اوسمین سے پیا کرتے تہے اور پانی کم ہوتا تہا جب اونٹنی اوس کوئین پر آتی منہہ ڈال کر
سب پانی پی جاتی حضرت صالح نے بفرمان الٰہی وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اوس پانیکو تقسیم کیا اور کہا کہ ایکدن یہہ پانی اونٹنی
پیا کرے اور ایکدن ساری قوم وہ اونٹنی ایکدن سب پانی پیجاتی تہی اور جتنا پانی پیتی تہی اوتنا ہی دودہ دیتی تہی اور ساتون
قبیلے اوسکا دودہ دوہکر اپنی مشکونمین بہرتے تہے اور ایکدن انکی باری کا ہوتا تہا آپ پیتے تہے اور اپنے جانورونکو پلاتے تہے اور
دوسرے دن کہ اونٹنی کی باری ہوتی تہی پہلے دن سے پانی لاکر پیا کرتے تہی اور اس دودہ کا روغن اور پنیر بنا کر شہرون
مین تجارت کے واسطے لیجاتے تہے اور پشم اور بال جو چیز چاہیے ہوتی تہی لیا کرتے تہی تا آنکہ یہہ تونگر ہوئے اور چار برس اسیطرح
گذرے آخر الامر کفران نعمت کو اپنا پیشہ کر کر اپنے تئین ورطۂ ہلاکت مین ڈالا **فصل دوسری** ہلاک ہونے قوم حضرت
صالح مین اور پی ہونے ناقۃ اللہ کی تفسیر آیۂ کریمہ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

وَسُقْیَاہَا فَکَذَّبُوْہُ فَعَقَرُوْہَا فَدَمْدَمَ عَلَیْہِمْ رَبُّہُمْ بِذَنْبِہِمْ فَسَوّٰیہَا وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا یعنے جہلایا ثمود نے بسبب سرکشی اپنی کے جب اوٹھا بڑ بدبخت اوسکا پس کہا تہا واسطے اونکے پیغمبر خدا کے نے محافظت کرو اونٹنی خدا کی کو اور پانی پلانے اوسکو پس جہٹلایا اوسکو پس پاؤن کاٹے اوسکے پس ہلاک ڈالی اوپر اونکے رب اونکے نے بسبب گناہون اونکے پس خاک برابر کر دیا اونکو اور نہین ڈر پچہاڑی اونکی سے ۔ تفسیر مولانا یعقوب چرخی مین لکہا ہے کہ حضرت صالحؑ کی اونٹنی شکل عجیب اور ہیات عجب اور صورت غریب رکہتی تہی کہ بعضے اوسکی صفت مین کہتے ہین کہ طول اوسکے ڈیل کا سو گز تہا اور عرض بہی اوسکا سو گز اور مقدار درازی ہر پاؤن کی ایک سو پچاس گز اور وہ اونٹنی گرمی کے موسم مین پہاڑون پر رہتی تہی اور اونٹ اور جانور اوس سے ڈر کر بہاگتے پہرتے تہے اوپر نیچے اور ترتے تہے اور دبلے ہو کر مر جاتے تہے اور جاڑے کے موسم مین برعکس اوسکے انکا حال پانی کے واسطے خراب تہا اور قبیلہ ثمود مین ایک بڑہیا تہی قنیزہ نام کہ مال بسیار اور دختران خوبصورت شیرین گفتار اور مواشی و انعام بیشمار رکہتی تہی بسبب مزاحمت اور مشارکت اونٹنی کے کہ انکے چوپاؤن کو آب و کاہ سے تکلیف ہوتی تہی اور ایک عورت تہی صدوف نام بنہایت جمیلہ و مالدار یہہ دونو عورتین حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی دشمن تہین کہ اوسکے مارنے مین سعی کیا کرتی تہین اور قدار بن سالف اور مصدع بن دہر یہہ دونون مرد ان پر عاشق تہے اور یہہ بہی دونون مالدار تہے اور انکی خواستگاری کیا کرتے تہے ایکدن یہہ دونون مرد ان دونون عورتون کے گہر مین مہمان ہوئے ایک عورت نے کہا ہمارے گہر مین پانی نہین ہے کہ تمہاری مہمانی کرین کسواسطے کہ آج حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی باری ہے ۔ اور دوسری نے کہا اگر ہمارے درمیان مین کوئی مرد ہوتا تو اس اونٹنی کو مار ڈالتا اون دو عاشقون نے کہا اگر ہم اسکو مار ڈالین تو ہمکو کیا دو اور ان دونو ن نے جلدی سے اپنی منہ پر سے نقاب اوٹہائی اور کہا ہم اور ہمارا سب مال تمہارے ملک مین ہو جائے انہون نے بہت سی شراب پی اور مست ہوئے اور ساتون قبیلون مین سے انکے سات یار تہے ان کافرون نے اونکو بہی اپنا شریک کیا یہہ نو آدمی جمع ہو کر اوس رستے مین کہ جس سے وہ اونٹنی پانی پینے جایا کرتی تہی چہپ رہے جب اونٹنی انکو دکہائی دی تو انہون نے تلوارین پکڑ کر اوسپر حملہ کیا چاہا کہ مار ڈالین اونٹنی نے بہی حملہ کیا اور یہہ سب بہاگ گئے جب اونٹنی نے پانی پینے کے واسطے اپنی گردن جہکائی ایک ان دونون عاشقون مین سے کہ پیچہے چہپے ہوئے تہے اوٹہہ کر داہنا پاؤن اوسکا کاٹ ڈالا اور دوسرے نے بانیا پاؤن فَعَقَرُوا النَّاقَۃَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّہِمْ یعنے ناقہ کو پی کیا اور سرکشی کی امر پروردگار اپنے سے آخر اونٹنی منہ کے بل گر پڑی پہر اونہون نے اوسکو دوڑ کر مار ڈالا اور اوسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گہر لے گئے جب اوسکے بچہ نے یہہ حال دیکہا

اور حضرت صالحؑ کو یہہ خبر پہنچی حضرت صالحؑ اور اور مومن آئے جب اوسکی بچہ نے حضرت صالحؑ کو دیکھا رویا اور تین بار کہا افسوس میری ماں اور دوڑتے دوڑتے اوس تپہر کے پاس گیا کہ جسمین سے اوسکی ماں نکلی تہی وہ پتہر پہٹ گیا اور بچہ اوسمین سماگیا اور بیچ مواہب علیہ کے تفسیر سورۃ القمر مین لکہا ہی کہ بچہ اوسکا پہاڑ پر آیا اور تین آوازین دیکر آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکو بہی مار ڈالا اوسوقت حضرت صالحؑ نے کہا کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہے کہ تین دنکے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمہارے منہ زرد ہوجاوینگے اور دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور پہر ہلاک ہوجاؤگے اور وعدہ اوسکا ہرگز خلاف اور جہوٹا نہین ہے۔ جب حضرت صالحؑ نے اسطرح پر کہا بعضون نے قصد کیا کہ حضرت صالحؑ کو مار ڈالین جب مارنے کے قصد پر روانہ ہوئے تو فرشتون نے اونکو رستے مین پتہر سے مار ڈالا اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکہا ہے کہ ایک غار مین کہ حضرت صالحؑ کی مسجد تہی کہ رات کو وہان نماز پڑہتے تہے انہونکے کہا پہر تو تین دنکے بعد عذاب نازل ہوگا پہلے عذاب نازل ہونے سے حضرت صالحؑ کو مار ڈالنا چاہیے پس اول شب اوس غار کے پاس جا کر کہوئین چہپ رہے کہ جب حضرت صالحؑ اوین تو مار ڈالین ناگاہ بفرمان الٰہی ایک پتہر اونپر اوترا اور یہہ اوسکے نیچے دب گئے اور دروازہ غار کا اوس پتہر سے ڈہپ گیا اور یہہ وہین ہلاک ہوگئے تب اور کافرون نے آپسمین کہا کہ حضرت صالحؑ نے انکو مار ڈالا ہم بہی اوسکو مار ڈالین سب نے لشکر جمع کیا اور یہہ کور دل مطلق حقیقت کار سے آگاہ نہوئے کچہہ لوگ کہ حضرت صالحؑ کے موافق تہے اونہون نے انکو منع کیا اور کہا صبر کرو اگر تین دنکے بعد عذاب آویگا تو تمکو ہلاک کردیگا اور اگر نہ آویگا تو تم حضرت صالحؑ کو مار ڈالنا اور یہہ اونکے کہنے سے باز رہے جب کہ جمعرات کے دن انکے منہ زرد ہوگئے اور جمعہ کے دن سرخ اور ہفتے کے دن سیاہ اتوار کے دن حضرت جبرئیل نے انکے شہر کی دیوارین ہلائین کہ یہہ سب بدحواس ہوکر اپنے گہرون مین سے بہاگے اور رونے لگے پہر ایک آواز اونپر آئی اور آگ آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ سب جلکر راکہ ہوگئے اور ایک روایت میں اسطرح پر ہے کہ انہون نے حضرت صالحؑ سے پوچہا کہ ہم کس چیز سے ہلاک ہونگے حضرت صالحؑ نے کہا جبرئیلؑ کی ایک آواز کے ساتہہ اونہون نے بڑے بڑے کوئین کہودے اور اپنے عیال اور اطفال کو اوسمین رکہا اور اپنے کانون مین روئی بہری اور موٹے موٹے کپڑے سرون سے لپیٹے تا حضرت جبرئیلؑ کی آواز انکے کانمین نہ پہنچے جب یہہ سب تدبیر کرچکے تو حضرت جبرئیلؑ نے انکے زمین کے نیچے سے ایک ایسی چیخ ماری کہ یہہ سب مرگئے اور تفسیر مدارک مین لکہا ہے عقر ناقہ بدہ کے دن ہوا تہا اور ہلاک ہونا انکا ہفتے کے دن ہوا اور تفسیر زاد المسیر مین سورہ ہود مین لایا ہے کہ اون تین دن مین کہ انکے زندہ رہنے کا وعدہ تہا انہون نے اپنے گہرونمین قبرین کہودین اور اوسمین بیٹہہ کر منتظر عذاب رہے جب چوتہا دن ہوا اور آفتاب نے طلوع کیا عذاب نازل نہونے پایا تہا کہ یہہ سب اپنی گہرونمین سے نکلے اور یہہ ایک دوسرے کو پکارنے لگا

کہ ناگاہ حضرت جبرئیلؑ اپنی صورت اصلی سے پاؤن زمین پر اور سر آسمان پر اور پر مشرق سے مغرب تک پہیلی ہوئی کہ پاؤن انکے زرد
اور بال سفید اور پیشانی نورانی اور رخسارہ روشن اور سر کے بال سرخ برنگ مرجان اونپر نمایان ہوئے جب انہون نے یہہ حال
دیکہا انکی ہیبت سے اپنی گہرون مین گہسکر قبرونمین بیٹہہ گئے حضرت جبرئیلؑ نے نعرہ مارا کہ مُوتُوْا عَلَیْکُمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ یعنے مرو تم
اوپر تمہارے لعنت خدا کی یکبارگی سب مر گئے اور بہونچال انکے گہرون پر آیا اور چہتین مکانونکی اونپر گر پڑین حضرت صالحؑ نے گروہ
مسلمانون سے بعد سننے اس خبر کے کہا کہ تم اس شہر کو چہوڑ دو کہ جای نزول غضب الٰہی ہے اور حرم مکہ کا احرام باندہو اور وہین رہو
چنانچہ اسیطرح عمل مین آیا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
شہر حجر پر سفر تبوک مین گذر فرمایا اپنے یارون سے ارشاد کیا کہ چاہیے کوئی تم مین سے اس شہر مین نہ آوے اور پانی اس شہر کا نہ پیوے
اور اس گروہ عذاب چشیدہ پر نگذرے مگر اسلئے کہ یہ لئان اور عبرت گیران ہووے کسواسطے کہ ارواحین اون شقیون کی اسی شہر مین معذب
تہین اور جہان کہ عذاب الٰہی ظاہر ہووے اوس مسکن سے دور رہنا خوب ہے اور تفسیر وسیط مین آیا ہے کہ خداتعالی نے اوس
ایک آواز کے ساتہہ ہلاک کیا اون لوگون کو کہ قوم ثمود مین سے تہے مشرق مین اور مغرب مین اور زمین پر اور پہاڑون پر مگر ایک شخص کہ
اوسکو ابو زغال کہتے تہے کہ یہہ کسی تقریب سے حرم مکہ مین وارد تہا جب تک کہ حرم مین تہا محفوظ رہا اور جب کہ حرم کے باہر آیا اور طائف کیطرف
روانہ ہوا اثنای راہ مین اسکو بہی وہی پیش آیا جو کہ اوسکی قوم کو آیا تہا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت توجہ مہم طائف کے
اسکے قبر پر پہنچے اور اوس شہر کے لوگونکی عادت تہی کہ جو کوئی اوسکی قبر پر گذرتا تو سنگسار کرتا آپ نے یارون سے فرمایا کہ آیا تم جانتے
ہو یہہ کسکی قبر ہے یارون نے عرض کیا ہم نہین جانتے خدا اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا
تمام قصہ بیان کیا اور فرمایا کہ علامت میری صدق کی یہہ ہے کہ اس شخص کے ہمراہ ایک سونے کی چہڑی مدفون ہوئی ہے آدمیون نے
جب یہہ ماجرا سنا دوڑے اور اوسکی قبر کو تلوارون سے کہودا وہ چہڑی زرین نکلی اوٹہا لائے اور اوسکی قبر کو پہر بند کر دیا اور حضرت
رسالت پناہ سے پوچہا کہ ابو زغال کون تہا فرمایا کہ پدر قبیلۂ ثقیف اور صاحب مواہب علیہ نے تفسیر سورۂ ص مین لکہا ہے اور نکت
اور عیون مین وارد ہے کہ جہٹلانا حضرت صالحؑ کا انکی قوم سے وقت دعوت ثانی کے ہوا ہے کسواسطے کہ جب پہلی حضرت صالحؑ نے اپنی قوم
کو دعوت کی تہی تو سب ایمان لائے تہے اور جب حضرت صالحؑ نے وفات پائی تو مرتد ہو گئے حق سبحانہ تعالی نے انکو پہر زندہ کر کر انپر بہیجا
اور انہون نے انکو نہ پہچانا اور معجزے طلب کیے اور اخراج ناقہ کا ہوا بعضے ایمان لائے اور اکثر نے تکذیب کی اور بسبب عقر ناقہ کے ہلاک
ہوئے حضرت صالحؑ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے تہے سلامت رہے۔ اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ابن عباس سے منقول ہے

کہ جب حضرت صالح ایمان لانی قوم کی سے ناامید ہوئے مغموم ہو کر مناجات کی اور کہا الٰہی مجکو سفر کی رخصت فرما تا سفر کرون شاید تیرے بندو مین سے کوئی بندا بزرگوار پاؤن اور کوئی لحظہ اوسکی مصاحبت سے انس حاصل کرون حضرت باری تعالیٰ نے شرف اجابت ارزانی فرمایا حضرت صالحؑ نے اطراف اور جوانب مین سیر کرنی شروع کی تا آنکہ ایک شخص کے پاس پہنچے کہ بعبادت پروردگار مشغول تہا حضرت صالحؑ نے اوس سے تنہائی کا سبب پوچہا اوس شخص نے کہا مین ایک مقام مین تہا کہ بدترین خلق خدا وہان مقیم تھے اور کوئی شخص سوای میرے خدای عالم کی پرستش نکرتا تہا آخر الامر بارگاہ جلال احدیت سے حکم اونکی ہلاکت کے واسطے صادر ہوا بجز میرے کسی نے خلاصی نپائی ناچار اب بنا برادای لوازم شکر نعمت کی پیوستہ بمراسم عبادت حضرت رب الارباب مشغول ہون حضرت صالحؑ بہی شکر منعم علی الاطلاق بجا لائے اور بجانب دریا متوجہ ہوئے تا آنکہ ایک جزیرہ مین پہنچے اور وہان ایک شخص کو دیکہا کہ نماز ادا کر رہا ہے حضرت صالحؑ نے بعد فراغ نماز کے اوسکی سکونت اور اقامت سے اوس جزیرہ مین پوچہا اوسنے کہا ایک جماعت خبیث ترین خلائق کے ساتہ مین کشتی مین تہا اور اونمین سے سوای میری پرستش معبود حقیقی مین کوئی مشغول تہا آخر الامر حق سبحانہ وتعالیٰ کا غضب اوس گروہ فساق وفجار پر نازل ہوا اور وہ سب اوس دریا مین غرق ہوئے اب بجلدوی نعمت ایزدی عبادت مین مصروف ہون پہر حضرت صالحؑ اوسکو رخصت کیکر اور مراحل طی کر کر ایک شہر مین پہنچے کہ وہان سب لوگ کافر تہے تمام اوس شہر مین دو مرد صالح پائے کہ ہر روز بکسب مشغول ہو کر جو کچہہ کہ انکی قوت سے زیادہ رہتا تہا راہ تو انکو تصدق کرتے تہے ایکدن حضرت صالحؑ انکے پاس جا کر بیٹہہ گئے جب شام قریب ہوئی ایک آواز ہولناک انکے کانمین پہنچی حضرت صالحؑ نے اوسکی کیفیت دریافت کی اونہون نے کہا کہ یہہ ایک جانور کی آواز ہے کہ ہر روز اس جگہہ دریا مین سے باہر آتا ہے اور جسکو پاتا ہے مار ڈالتا ہے حضرت صالحؑ نے کہا اگر مین اس جانور کو مار ڈالون تو اس شہر کے آدمی مجکو کیا دین اون دو شخصون نے اس بات سے خلائق کو آگاہ کیا اونہون نے کہا اگر صالحؑ اس جانور کو ہلاک کرے تو ہم اپنا آدہا مال اوسکو دین حضرت صالحؑ نے انکا وعدہ سنکر درگاہ احدیت سے اوس جانور کی ہلاکت کی طلب کی اور دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی اور وہ جانور دو ٹکڑے ہو کر مر گیا اوس شہر کے آدمیون نے اپنے وعدہ پر وفا کر کر اپنا آدہا مال حضرت صالحؑ کو دیا اور حضرت صالحؑ نے اون دو شخصون سے التماس کیا کہ اس مال کو قبول کرو اونہون نے اوسکے لینے سے انکار کیا اور کہا جو کچہہ کہ ہم اپنے کسب سے حاصل کرتے ہین ہمکو کفایت کرتا ہے اوسوقت حضرت صالحؑ نے اوس مال کو جن سے لیا تہا اونکو واپس کر دیا اور کہا الٰہی شکر کہتا ہون تجکو کہ اپنے عالی مقدار بندونکو مجکو دکہایا اور مقارن اس حال کی وحی آئی کہ تو نہین جانتا کہ میری ایسے بندے ہین کہ نظام دنیا اونکے ساتہ منوط اور مربوط ہے اگر میرے اہل طاعت نہون

تو ایک طرفۃ العین نظر حال اہل عصیان پر نہ ڈالون پھر حضرت صالحؑ نے بعد حصول سیر و سلوک اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت
کی اور انکی قوم پر جو کہ اونکے نصیب مین ہونا تھا سو ہوا اور تفسیر جلالین مین بیچ سورہ ہود کے اور معالم مین بیچ سورہ اعراف
کے لکھا ہے کہ چار ہزار آدمی مومن تھے حضرت صالحؑ نے اونسے کہا کہ یہان قہر خدا نازل ہونے والا ہے یہان سے چلے جانا چاہیے
ایک روایت سے کہ یہہ شام کو چلے گئے اور شہرستان عوج مین پہنچکر وہان مقام کیا۔ روایت ہے کہ جب حضرت صالحؑ کی مدت عمر ہو چکی
اور اس عالم سے برحمت الٰہی واصل ہوئے تو انکو جامع مسجد مین دفن کیا اور ایک روایت ہے کہ حرم مین آنکر مقیم ہوئے اور اوسی جگہہ
وفات پائی اور صفا اور مروہ کے درمیان مین قبر ہے اور بقول بعضے وفات حضرت صالحؑ کی حضرموت مین ہوئی اور بعضے کہتے ہین
کہ مکہ مین اور عمر انکی اٹھاون برس کی تھی اور مواہب علیہ مین سورہ حج مین قبیل آیہ کریمہ وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ کے آیا ہے کہ جب قوم
ثمود ہلاک ہوئی حضرت صالحؑ چار ہزار مومنون کے ساتھ شہر یمن مین آئے بعضے منازل اوس ولایت مین انکی موت حاضر ہوئی اور اوس
جگہہ کا حضرموت نام رکھا اور بستان فقیہ مین بروایت کعب الاحبار عمر انکی دو سو اٹھاون برس کی تھی اور بروایت اصح بزعم
مورخان دو سو اسی اور بقول مشہور دو سو چالیس اور ایک روایت سے دو سو برس کی تھی اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ حضرت صالحؑ
بغایت صبیح الوجہ تھے اور انکے رخسار کا رنگ سفید تھا اور سرخ موی اور بلند قامت اور عریض القفا اور کشیدہ محاسن اور ضخیم البدن
تھے واللہ اعلم **فصل تیسری** احوال ذی القرنین اکبر مین اور حقیقت یاجوج اور ماجوج اور صفت سد سکندری مین مترجم کہتا ہے
کہ یہہ قصہ عجائب القصص مین نہ تھا لیکن چونکہ منجملہ قصص قرآنی ہے لہذا قصص الانبیا اور حدیقۃ الاقالیم اور حبیب السیر اور روضۃ الصفا
سے اور وغیرہ مین نقل کیا گیا۔ حبیب السیر مین مرقوم ہے کہ بروایت مشہور بین الجمہور اسم شریف ذی القرنین کا اسکندر ہے
اور یہہ اسکندر بقول بعضے مفسر اور اکثر اہل خبر غیر اسکندر فیلقوس رومی ہے اور ایک گروہ یہہ کہتے ہین کہ ذی القرنین سوائے
اسکندر رومی کے کہ بادشاہ کل ممالک دنیا ہو گذرا ہے اور کوئی نہین ہے بالجملہ نسبت ذی القرنین مین بہت اختلاف ہے ایک
طائفہ کہتا ہے کہ یہہ ایک عجوزہ فقیرہ کے فرزند تھے بخشندہ بیمنت نے انکو بدرجہ سلطنت پہنچایا اور روضۃ الصفا مین مرقوم
ہے کہ بزعم اکثر مورخین اسطرح پر ہے کہ بعد حضرت نوحؑ و قبل از ابراہیم علیہ السلام سوائے حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام
کے کوئی پیغمبر نہین ہوا لیکن اہل تاریخ کا کلام خبر دیتا ہے کہ ذوالقرنین اکبر حضرت صالح علیہ السلام کے بعد اور حضرت ابراہیمؑ
سے پہلے بمرتبہ رفیعہ رسالت فائز ہوئے اور بروایت اصح تاریخ ملوک عجم مین مذکور ہے کہ نسب ذوالقرنین اکبر کا سام بن یافث
بن نوح علیہما السلام کے منتہی ہوتا ہے اس روایت سے بھی ظاہر اور ہویدا ہوا کہ ذوالقرنین اکبر غیر اسکندر رومی ہے کس واسطے

کہ اسکندر رومی اعقاب عیص بن اسحاق سے ہی کہ یہہ فرزندان سام بن نوح علیہما السلام سے ہین اور حدیقۃ الاقالیم مین لکہا ہے
کہ بعضے کہتے ہین کہ ذوالقرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت مین تہے اور بعضے کہتے ہین کہ موسی علیہ السلام کے بعد تہا اور بعضے کہتے ہین حضرت عیسی علیہ السلام کے پیچہے تہا اور
جمہور اہل تاریخ اس امر پر ہین کہ قریب تر وقوع طوفان یعنے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کے بعد ہوئے ہین اور اولاد
یافث بن نوح علیہ السلام مین سے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ پیغمبر نہ تہے بادشاہ تہا اور بعضی روایت مین ہے کہ نہ بادشاہ تہے
نہ پیغمبر ایک مرد زاہد تہے اور اسیطرح انکی وجہ تسمیہ مین اختلاف ہی کہ ذوالقرنین کیون نام ہوا حبیب السیر مین لکہا ہے کہ بعضے کہتے
ہین چونکہ ذوالقرنین نے طرفین دنیا کو کہ عبارت مشرق اور مغرب سی ہے طواف کیا اس لقب کے ساتہہ ملقب ہوئے اور بعض کا یہہ عقیدہ
ہے کہ یہہ کریم الطرفین تہے ابا و اما اس سبب سے انکو ذوالقرنین کہا اور صاحب متون الاخبار کہتا ہے انکا ذوالقرنین اسواسطے نام ہوا
کہ انکے سر پر تانبے یا لوہے یا سونے کے دو صغیرہ گیسو تہے اور رسالک ممالک ولایت علی المرتضی علیہ السلام سی تفسیر مدارک مین مروی
ہے کہ انہ لیس بملک ولکن کان عبدا صالحا ضرب علی قرنہ الایسر فمات ثم بعثہ اللہ فسمی ذی القرنین انتہی کلامہ یعنے
بدرستیکہ تحقیق وہ بادشاہ نہ تہا ولیکن تہا بندہ صالح ضرب پہنچی داہنے قرن پر اسکے عبادت خدا مین پس مر گیا پہر زندہ کیا اوسکو اللہ
نے پس ضرب پہنچی بائین قرن پر پس مر گیا پہر زندہ کیا اوسکو اللہ نے پس نام ہوا ذی القرنین اور صاحب متون الاخبار نے اوس
مقتدای اخیار سے نقل کیا ہے کہ انہ کان نبیا بعثہ اللہ الی قوم فکذبوہ وضربوہ الی قرنی راسہ فقتلوہ فاحیاہ اللہ تعالی
فسمی ذی القرنین یعنے بدرستیکہ وہ تہا نبی مبعوث کیا اوسکو اللہ نے طرف ایک قوم کے پس جہٹلایا اونہون نے اوسکو اور ضرب
پہنچائی اوسکو طرف دونون قرنون سر اوسکے کے پہر قتل کیا اوسکو پس زندہ کیا اوسکو اللہ تعالی نے پس نام ہوا ذوالقرنین۔
بنا بران دونون متنون کے ذوالقرنین کی نبوت مین بہی اختلاف ہی اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ مجاہد نے عبد اللہ بن عمر
سے روایت کی ہے کہ ذوالقرنین اکبر انبیاء مرسل مین سے تہے کسواسطے کہ حق تعالی نے انکو اپنی طرف سی خطاب فرما کر ارشاد کیا کہ
قلنا یا ذا القرنین الآیہ اور یہہ خطاب سواے ذوات کاملۃ الصفات انبیاء عظام علیہم السلام کے مخصوص نہین ہو سکتا اور مولف
مدارک نے تفسیر آیہ مذکورہ مین لکہا ہے کہ ان کان نبیا فقد اوحی بہذا والا فقد اوحی الی نبی فامرہ النبی بہ یعنے یہہ اگر تہا
نبی پس تحقیق وحی کی اللہ نے ساتہہ اوسکے اور اگر نبی نہ تہا پس تحقیق وحی کی اللہ نے طرف نبی کے پس حکم کیا اوسکو نبی نے ساتہہ
اوسکے۔ اور روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ سنان بن ثابت الاصبحی نے اپنی کتاب جامع مین نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین اکبر حضرت
صالح علیہ السلام کے بعد مبعوث ہوے اور محل اقامت انکا دیار فرنگ تہا اور سلطنت عظیم اور مملکت وسیع رکہتے تہے اور پیوستہ جہاد

کفار مصروف اور مشغول ہوتے تھے تاآنکہ اونہون نے ہمت ہمایون بسیر اطراف بلاد و بقاع اور تفرج امصار و اقطاع متوجہ کر کر پہلے عزم دیار مغرب کا لیا اور چونکہ اون مواضع مین اصناف کفار متوطن تھے اور ہر چند کہ انکو اسلام کیطرف دعوت کی کفر اور افعال ناشائستہ سے باز نہ آئے القصہ ایک برس تک ذوالقرنین وہان رہے پہر انکے ساتھہ محاربات عظیم واقع ہوئی اور بہ تیغ بیدریغ اون قوم اہل ضلالت اور بطالت کو قتل کیا اور طائفہ مسلمین کہ انکے ہمراہ تھے وہان متوطن کیے اور آپ وہانسے مراجعت کر کر زمین بیت المقدس مین آئے اور بعد چندمدت وہان سے باقصای دیار مغرب توجہ کی اور قصص الانبیا مین بیچ تفسیر قولہ تعالی اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰہُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ؕ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ؕ یعنے تحقیق ہمنے جمایا تہا اوسکو ملک مین اور دیا تہا ہر چیز کا اسباب پہر پیچہے پڑا ایک اسباب کی لکہا ہے کہ خدای تعالی نے اونکو از قاف تا قاف مملکت عطا فرمائی تہی اور تمام راہین انکو بتادی تہین یہہ تمام شہرونمین پہرے اور عجائبات بہت دیکہے اور تمام جہانکی سیر کی تاآنکہ پہنچے مغرب کیطرف وہان ایک شہر تہا کہ اوسکا بازوی روئین نام تہا اور کسیطرف اوسمین جانے کا رستہ نظر نہین آتا تہا اپنا لشکر اوس شہر کے گرد اوتارا اور کہا کہین رستہ نہین ملتا اس شہر مین کیونکر جاوٴن پس سب نے حیلہ کرہو کر رسیان اور کمندین اوسکی ایک دیوار پر ڈالین اور ایک شخص کو اوس دیوار پر چڑہایا جب وہ شخص دیوار پر پہنچا ہنسکر اوس جانب دیوار کے گر پڑا اور پہر نہ آیا انہون نے پہر ایک اور شخص کو اوسپر چڑہایا اور اوس سے عہد لیا کہ جب تو دیوار پر پہنچے تو اپنے تئین اوپر سے اودہر نگرا دینا جبتک ہمکو آگاہ نکر دے کہ وہان کیا ہے وہ شخص بہی جب چڑہ چکا تو اوسنے بہی اپنے تئین اوس جانب گرا دیا اور پہر نہ آیا تب ذوالقرنین نہایت اندیشناک ہوئی کہ جسکو مین بہیجتا ہون وہ کچہہ خبر نہین دیتا اور اودہر کو کود جاتا ہے روایت کرتے ہین کہ وہ شہر سبا تہا اور اوسمین میوہ ہاے گوناگون اور سبزہ ہاے بوقلمون اور آب روان انہار جاودانی رہتا تہا اور وہان نہ گرمی تہی اور نہ سردی کفران نعمت کہ وہان کے لوگون نے کیا تہا حق تعالی نے سبکو ہلاک کر دیا تہا پس ذوالقرنین وہانسے گذر کر مشرق کیطرف متوجہ ہوئے تاآنکہ متصل ایک جزیرہ کے پہنچے کہ اوس جزیرہ مین کئی شہر آباد تھے اور اونمین حکیم رہتے تہے اور اون شہرونمین بغیر کشتی اور زورق کوئی نجا سکتا تہا جب وہان کے لوگ ذوالقرنین کے آنے سے آگاہ ہوئے اپنی کشتیونکو جزیرہ کے اندر لیگئے تا یہہ نہ آسکین اور ذوالقرنین کئی دن تک کنارہ دریا پر رہے اور پہر کچہہ حیلہ کر کر یہہ بہی اوس شہر مین گئے اور وہان دُبلے دُبلے نیلی نیلے آدمی دیکہے ذوالقرنین نے پوچہا کہ یہہ کیا ہے کہا یہہ ایک عذاب ہے کہ ہمنے بحکمت بنایا ہے پہر اونہون نے ذوالقرنین کی مہمانی کی اور حکیم جمع ہوئے اور ہر ایک نے کلمہ حکمت کہا جب ذوالقرنین کی نوبت پہنچی تو انہون نے بہی ایک کلمہ حکمت کا کہا اونہون نے ایک خوان آراستہ کر کر ذوالقرنین کے روبرو رکہدیا اور آپ دور ہو گئے ذوالقرنین نے کہا

تم کسواسطے اسمین سے کچہہ نہین کہاتے انہون نے اوس خوان پرسے سرپوش اوٹہالیا ذوالقرنین نے دیکہا طاس اور چند کاسۂ
زرین یاقوت اور موتیون سے بہرے ہوئے اوسمین دہرے ہین ذوالقرنین نے کہا یہہ کہانیکی چیز ہے انہون نے کہا یہہ وہ چیز ہے کہ جسکی
طلب مین تو اتنی دور سے آیا ہے لیکن تیری بہوک کو نفع نہین کرینگے - پہر ذوالقرنین وہان سے ہندوستانکی طرف روانہ ہوئے
جب سرحد اوس کشور پر پہنچے تو ایک ایلچی وہانکے بادشاہ کے پاس بہیجا اور کہا اونکو کہنا کہ میری اطاعت اور فرمان برداری قبول کرو
کہ میرے ساتہہ بہت لشکر ہے اور مین نہین چاہتا کہ لشکر تمہارے شہر مین داخل ہون اور فساد عظیم ہو کر تمہارا شہر خراب ہو جاوے
اور وہ ایک ولایت تہی با آب وہوای خوب اور درختان بسیار مرغوب - جب ذوالقرنین کا ایلچی وہان گیا اور شاہ ہند کو انکا پیغام
پہنچایا اوسنے بہی اپنا سفیر انکے پاس بہیجا جب وہ حاضر بارگاہ ذوالقرنین ہوا اونہون نے حکم دیا کہ اسکو اچہی جگہہ اوتارو تا آرام و راحت
پاوے الغرض تیسرے دن اوسکو ذوالقرنین کے روبرو لیگئے جب ذوالقرنین نے اوسکو دیکہا سر جہکا دیا اور رسول ہند نے ناک
مین اونگلی کی اور پہر نکال لی اور بے سخن اور کلام باہر چلا گیا ناصحان ذوالقرنین نے پوچہا کہ جب رسول ہند کو تمنے دیکہا تو سر کیون
جہکایا اور اوسنے اپنی اونگلی ناک مین ڈالکر کیون نکال لی اور بے عرض اور معروض کیون چلا گیا - ذوالقرنین نے کہا جب وہ آیا
تو مینے دیکہا کہ مرد طویل القامت ہے مینے سر نیچے کیا کہ کہتے ہین دراز قد آدمی کم عقل ہوتے ہین اوسنے ناک مین اونگلی کی اور کچہہ نکہا اور
باہر چلا گیا یعنے مجہہ مین خیر اور صلاح ہے پہر ذوالقرنین نے کہا اسکی مدارات بہت کرنی چاہئے اور خاص میرے مکان مین اوتارو کہ
مرد بزرگ اور عقیل معلوم ہوتا ہے چنانچہ اوسکی بہت خاطرداری اور مدارات عمل مین آئی - پہر ذوالقرنین نے ایک روغن سیاہ کی
ٹہلیہ اوسکو بہیجے اوسنے تہلی مین سوئیان ڈالکر اولٹی بہیجدی مقربان بارگاہ متعجب ہوئے پوچہا کہ یہہ حضرت نے کیا کیا تہا کہا کہ مینے روغن
کی ٹہلیہ اوسکو بہیجی تہی اور اوسمین یہہ حکمت تہی کہ ہمارے پاس ایک شخص پر حکمت آیا ہے جیسے یہہ ٹہلیہ اوسنے اوسمین سوئیان ڈالدین یعنے
علم اور حکمت تمہارا تیرہ اور تاریک ہے اور ہمارا علم روشن مثل آئینہ یعنے لوہا اور فولاد سے بعد صیقل آئینہ بنتا ہے چونکہ اس ایلچی نے
مدت دراز تک پیشگاہ ذوالقرنین سے رخصت نپائی بادشاہ ہند نے ایک اور ایلچی کی زبانی کہلا بہیجا کہ سفیر اول کو رخصت کردیا
چاہیے کہ انتظام مملکت اوسپر موقوف ہے اور اس ملک مین سوای اوسکے اور کوئی لائق سرانجام مہام سلطنت نہین ہے ہنوز اس سفیر
کو رخصت ندی تہی کہ بحسب اتفاق ذوالقرنین طہارت خانہ مین گئے اور وہان ایک شکل مہیب دیکہی کہ شدت خوف سے انکا رنگ
متغیر ہو گیا جب یہہ باہر آئے سفیر ہند نے انکی بشرہ سے آثار پریشانی اور خوف دریافت کیے اور انسے پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے انہون نے
صورت حال بیان کی اسنے کہا میرے پاس ایک دوا ہے کہ اوسکی ساتہہ تمہارا علاج کرتا ہون چنانچہ وہ دوا انکے استعمال مین لایا

ذو القرنین پہر دوبارہ پاٸخانہ مین گئے اور وہی صورت پہر انکے سامنے آئی انہون نے چاہا کہ اوسکو مار ڈالین لیکن نہ مار سکے اور
اور پاٸخانہ مین سے باہر نکل آئے تو گونہ انکا رنگ بحال ہوا غیر مندلو نکو دیکھکر خوش ہوا اور کہا بڑا افسوس ہوتا اگر تمہارا علاج
نکرتا کہ یہہ صورت تمکو ہلاک کردیتی وہ ایک جادوگر تہا کہ بقصد تمہارے ہلاک کرنیکے آیا تہا پہر ذو القرنین نے ایلچی مذکور کو رخصت
کیا اور بہت سی عذر خواہی کی۔ پہر بعد سیر ممالک مغربی گذر انکا زمین مشرق مین ایک ایسی قوم پر ہوا کہ وہ چٹیل میدان اور
ریگستان مین رہتے تہے اور مطلق گہر اور دیوار انکو میسر نتہا اور جو کہ زراعت پنبہ اور غلات وہان نہوتی تہی
سب مرد اور عورت ننگی رہتے تہی اور کہانا او شہر نسے لاتے تہے اور مانند حیوانات کچہہ حیا و حجاب اونمین نتہا بول اور براز
اور جماع ایک دوسرے کے سامنے کرتا تہا اور انکو موسم گرما مین شدت گرمی سے اور رات کو افراط سردی سے جاڑے مین نہایت
تکلیف اوٹہاتے تہے ولیکن سکونت اور توطن اوس مقام کا ترک نکرتے تہے ذو القرنین نے انکے مشاہدہ اس حال سے کمال تعجب
کیا اور آگے روانہ ہوئے ہر گاہ انکا ورود اقصای دیار مشرق پر ہوا تو متصل دو پہاڑون بلند کے ایک نہایت آبادی دیکہی وہان
انہون نے مقام کیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝
یعنے یہانتک کہ جسوقت پہنچا درمیان دو دیوار کے پایا ورے اون دونون کے ایک قوم کو نہ نزدیک تہی کہ سمجہین بات کو۔ مراد
سدین سے دو پہاڑ ہین کہ ارمنیہ اور آذربائجان کے بیچ مین ہین اور اون دونون پہاڑون کے پیچہے یاجوج ماجوج رہتے ہین
کہتے ہین وہان ایک قوم تہی اونکے اتنے بڑے بڑے کان تہے کہ ایک کان اوڑہتے تہے اور ایک کان بچہاتے تہے اور اونکو مکان بنانا
نہ آتا تہا۔ عمر بن مالک کہتا ہے کہ مین وہان گیا جہان سے آفتاب نکلتا ہے کہتا ہے مینے آواز اوسکے نکلنے کی ایسی سنی جیسے زنجیر
کی جہنکار اور اوسکی ہیبت سے بیہوش ہوگیا۔ کہتے ہین یاجوج ماجوج دو قومین ہین اولاد یافث بن نوح علیہ السلام سے ۔
جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ بعضونکا قد یاجوج ماجوج مین سے ساٹہہ گز کے ہین اور بعضون کے
اتنی ہی زیادہ ہین اور ایک گروہ انمین سے ایسے ہین کہ جتنے لمبے ہین اوتنے ہی چوڑے یعنی طول اور عرض مین برابر ہین اور بعضے
ایسے ہین کہ ایک کان اوڑہتی ہین اور ایک کان بچہاتے ہین۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ چار لاکہہ
لوگ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ دس لاکہہ آدمی ہین اور انمین کوئی نہین مرتا جبتلک کہ اپنی نسل مین ہزار جوان لڑنیوالے
ندیکہہ لے۔ ایک گروہ کا نام انمین سے ناسک اور ایک کا منسک ایک کا تاویل اور ایک کا ہاویل تہا القصہ کہا اونہون نے یا ذا القرنین
اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ۝ یعنے ای ذو القرنین

تحقیق یاجوج اور ماجوج فساد کرنیوالے ہین بیچ زمین کے پس آیا ہم ٹہراوین واسطے تیری کچہہ محصول اوپر اس بات کے کہ بنادیوے تو درمیان ہمارے اور درمیان انکے روک اور حدیقۃ الاقالیم مین لکہا ہے یہہ لوگ کہ وہان رہتے تہے اور یاجوج اور ماجوج نے حیران کر رکہا تہا اولاد سقلاب بن سے تہے اور ایک شہر مین کہ دار الملک سقلابیان تہا رہتے تہے اور انمین ایک بادشاہ تہا ذوالقرنین کے پاس آیا اور ذوالقرنین نے اوسکو اپنی شریعت پر دعوت کی رئیس سقلاب نے قبول کی اور کہا ہم یاجوج ماجوج کی ہاتہون نہایت تنگ ہین کہ ہمکو تباہ کر رکہا ہے اگر ہمارے اونکی درمیان مین کسیطرح سے ایسی سد باندہی جاوے کہ اونکے آنیکی روک ہو جاوے اور کوئی اونمین سے اوپر نہ آسکے تو کمال باعث استحکام اطاعت اور فرمان برداری کا ہو ذوالقرنین نے قبول کیا قولہ تعالی قَالَ مَا مَکَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ کہا جو کچہہ قدرت دی ہے مجکو بیچ اوسکے پروردگار میری نے بہتر ہے پس مدد کرو تم میرے ساتہ محنت مین بنادون مین درمیان تمہاری اور درمیان اونکے دیوار موٹی لاؤ تم مجکو تختہ لوہے کے یہانتک کہ جب برابر کر دیا درمیان دونون پہاڑون کے — القصہ وہیہ دیا ذوالقرنین نے اور ہاتہہ پاؤن سے مدد کی اوس قوم نے تو درمیان اون دونون پہاڑون کے کہ جہان سے یاجوج ماجوج آتے جاتے تہے بڑی گہری بنیاد کہودوائی تا آنکہ پانی نکل آیا پہر اوسمین بڑے بڑے پتہر ڈالکر اور نیو اوٹہا کر زمین کے برابر کیا پہر لوہے کی اینٹین برابر اوپر تلے رکہہ کر چنین اور اتنا بلند کیا کہ اون دونون پہاڑونکی چوٹیون کے برابر وہ دیوار ہو گئی کہتے ہین کہ اون دونون پہاڑون کے درمیان مین چار ہزار قدم کا فاصلہ تہا کہ سد کہنچی اور عرض سد پنشہہ گز اور ایک قول سے پانچ کوس اور طول ڈیڑہ سو فرسخ اور ارتفاع دونون کا دو ہزار چہہ سو ارش پہر بموجب حکم ذوالقرنین کے کورین یعنے دہونکنیان اوسمین رکہکر پہونکا کہ وہ آہنین اینٹین سرخ ہو گئین پہر اوپر شیشہ اور رانگ پگہلا کر ڈالا کہ وہ سوراخ کہ اوسمین سے کئے تہے بند ہو کر مضبوط ہو گئے اور اوس دیوار نے استحکام پایا اور بقول مولف ہفت اقلیم اوس سد مین ایک دروازہ رکہا ہے کہ اوسکے دو کواڑ ہین ہر کواڑ ساٹہہ گز کا عریض اور ستر گز کا طویل اور پانچ گز کا ضخیم اور کواڑونکو بند کر کر ایک قفل اوسمین لگا دیا ہے کہ طول اوسکا سات گز کا ہے اور کنجی بہی سات گز کی ہے کہ اوسمین لٹکا دی ہے اور اوس کنجی مین چوبیس دندانہ ہین ہر دندانہ جیسے ہاون دستہ اور وہان کی بادشاہ نے مقرر کر رکہا ہے کہ ہر جمعہ کے دن مع ایک جماعت کثیر اوس دروازے پر آنکے گرز مارے گر ان اوسپر مارتے ہین تا اس بات سے اونکو معلوم ہو کہ اس دروازے پر نگاہبان اور پاسبان حاضر اور موجود ہین پس یاجوج ماجوج نہ اوسپر چڑہ سکتے نہ سوراخ کر سکتے ہین اور اونکی عادت یہہ ہے کہ جو چیز پاتے ہین کہا جاتے ہین آدمی ہو یا جانور یا کہیتی اور یہہ نسب مین ترکون کے بہائی بند ہین — القصہ جب یہہ سد تیار ہو چکی تو ذوالقرنین نے سجدہ شکر

ادا کیا اور کہا یہہ ایک بخشش ہے میرے پروردگار کی طرف سے پس آویگا جب وعدہ آفریدگار ہو جائیگی یہہ سد زمین ہموار ترجمہ قول اوسکا
مین درذیل آیہ کریمہ فاذا جاء وعد ربی جعلہ دکاء وکان وعد ربی حقا یعنے پس جب آوے وعدہ پروردگار میرے کا کر دیوے
اوسکو ڈھا کر اور ہے وعدہ رب میریکا سچا۔ کہتے ہین اوس دیوار مین ایک چھید ہو گیا ہے صبح ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج اوسے توڑنے لگتے
ہین جب شام ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ کل توڑینگے اور انشاء اللہ تعالی نہین کہتے جب انکے نکلنے کا وقت برابر آویگا اوس روز
کہین گے کہ انشاء اللہ تعالی کل کو توڑینگے پس دوسرے دن توڑ کر چلے آوینگے اور سب عالم مین عمل کرینگے پہر قصد کرینگے
اور آسمان پہ تیر چلاوینگے وہ تیر خون آلودہ ہو کر آویگا پہر حق تعالی انپر کیڑی غالب کریگا کہ یہہ سب ہیچ جاوینگے پہر انکو کہا جاوینگے
اور تمام پانی پیا وینگے اور پہر بہی پیاس نہ بجہیگی تمام مر جاوینگے لیکن کہا ہے بعضی نکل نہ سکینگے۔ حدیقة الاقالیم مین لکہا
کہ کتاب مسالک الممالک سے نقل ہے کہ واثق باللہ خلیفہ عباسی نے خواب مین دیکہا کہ سد یاجوج ماجوج کہل گئی ہے اور ایک قول
ہے بانکے بغیر خواب دیکہنے کو چاہا کہ احوال سد سے مطلع ہووے بنا بران سلام ترجمان کو پچاس آدمیون کے ساتھ تحقیق کے واسطے
بہیجا سلام ترجمان سامرہ سے ارمنیہ اور تفلیس ہوتا ہوا ان مین اور وہان سے باب الابواب مین اور وہان سے ولایت خزر
مین گیا اور بادشاہ خزر نے کہ جو ان تمام کہتا تھا چند شخص کو اسکے ہمراہ کر دیا سلام وغیرہ نے ولایت خزر سے نکل کر ستائیس دن
تک راہ چلکر ایک زمین مین پہنچے کہ وہان سخت بدبو انکے ناک مین پہنچتی تہی اور دس دن اور راہ قطع کی کہ پہر ایک مقام پر انکو
ایک شہر نظر آیا کہ وہان کے لوگ شخص تھے لیکن ویران آبادی تہی سلام وہان سے بہی گذر کر ساتہ منزل اور گیا حتی کہ بعض
قلعہ سد مین کہ نزدیک سد یاجوج ماجوج ایک گڑہے مین واقع ہے پہنچا پس اگرچہ شہر اوسکے تو ٹوٹے تہے لیکن تمام اماکن
اور عمارتین اوسکے نہایت سہمناک تہے اور اوس زمین مین ایک حصن تہا نہایت مستحکم کہ محافظان سد وہان رہتے تہے اور دین اسلام
رکہتے تہے اور زبان عربی اور فارسی جانتے لیکن خلفاء بنی عباس کے حال سے بیخبر تہے بہر تقدیر دوسرے دن سلام کو سد کے نزدیک
لیگئے سلام نے ایک پہاڑ دیکہا اور ایک دو سرنگ کہ دو سو پچاس گز اوسکا عرض تہا تخمینا اور وہان پانی نہ تہا اور اوس پہاڑ پر
کوئی گہاس اور کوئی درخت نہ تہی ایکبارہ اوسکو نظر آیا کہ پختہ اینٹون سے اوس درے مین بنا ہوا تہا اور ایک قلعہ بہی اوس روز
مین تعمیر کیا ہوا تہا اور اوس قلعہ کی دیوارین اوسقدر بلند تہی کہ اوس سے زیادہ کوئی عمارت بلند نہوگی پہر سلام نے وہان سے
مراجعت کی مدت جانے اور آنے سلام کی کہ روز روانگی سے پہر آنے تک منزل بمنزل مع مشاہدہ عجائب اور غرائب کہ اوسنے
اپنے رسالہ مین تفصیل لکہی ہے دو برس اور چار مہینے تہی۔ الغرض ذوالقرنین بعد پہرنے گرداگرد اطراف جہان اور باندہنے

اراضی اسکندریہ مین پہنچے اور شہر مقدونیہ کی عمارت بنا کی کہ یہہ عمارت شہر دو سو پچاس برس مین تمام ہوئی پہر ذوالقرنین نے حکم
دیا کہ اوس شہر کے گرد چار دیوارین پختہ بنا دین اور اوسکو ایسا شفاف اور سفید کیا کہ وہان کر رہنے والی بنا بر محافظت نور بصر کے
نقاب باندہے رہتے تہے اور اوس شہر کے ایک کونے مین ایک مینار تہا چہ سو گز کا بلند اور اوسمین سوراخ رکہے تہے اور آبگینہ اوسمین
لگادئے تہے کہ اونمین سے دریا کی سیر کرتے تو جبکہ کوئی لشکر اوس شہر کیطرف آتا تہا تو وہان کی اہالی اور موالی مطلع ہو کر سامان جنگ
درست کرتے تہے اور وہ شہر ایکہزار اور پانچ سو برس آباد رہا بعد ازان ہزار برس خراب رہا پس سکندر ثانی نے کہ عبارت ذوالقرنین
اصغر سے ہے پہر اوسکو تعمیر اور آباد کیا اور اسکندریہ نام رکہا۔ مصنف حدیقۃ الاقالیم لکہتا ہے کہ یہہ شہر واقع کنار رود نیل ہے
اور سب عمارت اسکی سنگ رخام زنگار رنگ سے ہے اور حصار اوسکا چار دروازے رکہتا ہے ایک جو ہمیشہ مسدود رہتا ہے اوسکو باب السدا اور دوسرے
کو باب الرشید اور تیسرے کو کہ بجانب دریای شور ہے باب البحر اور چوتہے کو باب سدرہ بسبب ایک درخت بیری کے روبرو اوسکے کہتے ہین اور
صحیح یہہ ہے کہ وہ مینار صحیح بہی اسکو دقت بلیناس حکیم یونانی نے بنایا ہے۔ اور مولف ہفت اقلیم نے رقم کیا ہے کہ جو کشتی قسطنطنیہ
مین مخالفین کی آتی تہی اوس آبگینہ مینار سے معلوم ہوتی تہی اور اہالی شہر مستعد بقتال اور جدال ہوا کرتے تہے اور ہوام اوس
سے یہہ تہا کہ ہوام اور موذیات مثل مار و کژدم وغیرہ مطلق وہان پیدا نہوتے تہے اور ہر صباح سب رہنے والے اپنے مکانون کو پاکیزہ اور
مصفا رفت اور روب کئے ہوئے پاتے تہے اور دہوان کہ صعود کرتا تہا بلند ہوتے ہی اثر اوسکا ناپدید ہو جاتا تہا اور اکثر اہل تاریخ
نے لکہا ہے کہ اہل فرنگ بسبب مطلع ہونے سنگہاے اسکندریہ کے اور بہ قرب جہازات انگلستانی بسبب آبگینہ ہای مینار کے درپے دریافت
اوسکی حقیقت کے ہوئے اور بعد مشورہ ہمدگر کے بعضے اعیان فرنگ کو از روے نیرنگ و تلبیس بصورت صاحبان زہد و تقوی بنایا اور
اسکندریہ مین بصورت مساکین اور فقرای باخدا پہنچایا تا آنکہ سکنا وہان کے اہل اللہ جانکر معتقد ہوئے اور ان زاہدان لباسی نے
از روے مکاشفہ ظاہر کیا کہ اسکندر رومی نے اس مینار مین گنج فراوان رکہا ہے اور انکا کہنا لوگون نے باور کیا حتی کہ عمر عاص
باوصف کمال دانش اور عقل رسا فریفتہ اس قول کا ہوا اور آبگینہ کو بامید خزینہ اوکہڑوایا جو کہ کچہہ دفینہ سے اوسمین نپایا تو پہر بدستور نصب
کروایا ولیکن اس نقل اور تحویل سے وہ خاصیت رویت سفائن مسافت دور و دراز بالکل زائل ہو گئی۔ القصہ ذوالقرنین نے
بعد از فراغ سیر اور سیاحت اپنی سپاہ کو رخصت کیا اور آپ عبادت الٰہی مین مشغول ہوا تا آنکہ جہان فانی سے بدار جاودانی رحلت
کی اور مدفن انکا ایک قول سے جبال تہامہ ہے اور مدت مملکت ایک قول سے چالیس برس اور بروایت صحیح چہ سو برس اور زنبیل
بنتے تہے اور اپنا قوت حاصل کرتے تہے اور جو کچہہ زیادہ رہتا تہا تصدق کر دیتے تہے اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ ذوالقرنین

۱۲۰

سرخ اور سفید تہا اور میانہ قد اور عظیم الراس العینین اور گیسو سیاہ رکہتے تہے اور اسم اور لقب انکا مسعودی نے کتاب اخبار الزمان
مین لکہا ہے کہ اصل نام انکا ہرمس ہے اور رہگذار کہ منتہاے مغرب اور مشرق عالم تک پہنچے اور نشیب اور فراز جہان کا مشاہدہ کیا ملقب بذی القرنین
اور خلیق اور متواضع بہت تہے اور جہاد پر کمال رغبت رکہتے تہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **باب آٹھوان** بیان احوال حضرت ابراہیم
علیہ السلام مین اور حالات بعضے اولاد اور اجداد انکی مین اور اس باب مین تین فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور ولادت اور رسالت
حضرت ابراہیم علیہ السلام مین معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ حضرت ابراہیم پانچ پشت کے ساتھ حضرت ہود تک پہنچتے ہین اور ولادت باسعادت
اونکی زمانہ نمرود مردود مین ہوئی اور نمرود چہہ پشت کے ساتھ سام بن نوح علیہ السلام کو پہنچتا ہے اور نمرود اون چار آدمیون مین سے
تہا کہ بادشاہ تمام دنیا کے ہوئے تہے دو مسلمان کہ ایک کو سکندر ذوالقرنین کہتے تہے اور دوسرے حضرت سلیمان تہے اور دو کافر کہ
ایک نمرود اور دوسرا بخت نصر اور بعضے شداد اور عاد کو کہتے ہین تفسیر بحر المواج مین بیچ آیہ الم تر الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ
ان اتیہ اللہ الملک یعنے کیا نہ دیکہا تونے طرف اوس شخص کے کہ جہگڑا ابراہیم سے بیچ پروردگار اوسکے کہ دی اوسکو
اللہ نے بادشاہت - لکہا ہے کہ اول ظالم جبار کہ بیچ جہان کے پیدا ہوا اور تمام عالم اپنے تحت حکومت مین کیا تہا اور بہت سے
طلسم بنائے تہے کہ چہہ اونمین سے بحر گلاثین مین مذکور ہوئے نمرود مردود تہا القصہ وہ ناپاک ہے اور اک دعوا خدائی کا کرتا تہا
اور اپنی صورت کے بت بنوا کر اطراف عالم مین بہیجے تہے اور تمام آدمی اونہین پوجتے تہے اور اس بات سے غافل اور جاہل تہے کہ یہہ کفر
اور شرک ہے اور یہہ نسبت حضرت رب العزت جل اسمہ نالائق اور ناسزا ہے - کہتے ہین کہ نمرود بن کنعان کہ بادشاہ روے زمین تہا شہر
بابل مین ایک رات اوسنے خواب مین دیکہا کہ افق شہر سے ایک ستارہ نے طلوع کیا کہ اوسکے جمال کی روشنی سے آفتاب او مہتاب
کا نور جاتا رہا گہبرا کر بیدار ہوا اور کاہنون اور منجمون کو جمع کر کر اس خواب کی تعبیر پوچھی اونہون نے کہا ولایت بابل مین ایک
لڑکا خجستہ طالع خلوتخانہ عدم اور نابود سے فضاے صحراے وجود مین منصہ شہود پر جلوہ گر ہوگا کہ وہ تجہکو اور اہل مملکت کو ہلاک کریگا
اور ابہی یہہ مولود اپنے باپ کی صلب سے ماں کی رحم مین نہین پہنچا ہے لیکن بالیقین اسی سال مین پیدا ہوگا اور بڑا ہو کر خلقت کو دعوت
کریگا جب یہہ بات اس مردود نے سنی تو ایک جماعت کو اپنی مملکت مین مقرر کیا کہ تمام مردون کو عورتون کی صحبت کرنے سے باز رکہین
اور جن عورتون کو کہ حمل رہ چکا ہے جستجو کرتے رہین اگر بیٹی پیدا ہو تو چہوڑ دین اور اگر لڑکا پیدا ہووے تو اوسکو مار ڈالین چنانچہ
بفرمان اوس ملعون کے ہزارون اور لاکہون لڑکے مار ڈالے لیکن کچہہ فائدہ نہوا - جب وہ ساعت نزدیک پہنچی کہ یہہ مرکز نطفہ
دائرہ رحم مین قرار پکڑے کاہنان موزون قیاس اور منجمان اخترشناس نے نمرود مردود سے کہا کہ وہ نطفہ کہ جس سے ایسا فرزند

پیدا ہوگا فلانی شب مین اپنے باپ کی صلب سے شکم مادر مین قرار پکڑیگا نمرود نے حکم کیا کہ ایک دن پہلے اوس دن سے تمام مرد اپنی عورتون
کے پاس سے دور شہر سے باہر چلے جاوین اور معتمدونکو دروازون پہ شہر کے بٹھایا کہ کوئی مرد اندر نہ جانے پاوے اور کوئی عورت
باہر نہ نکلنے پاوے چنانچہ ایک دروازے پر آذر کو کہ رفیق اور ملازم قدیم اور اوسکے مقربون اور محرمون مین سے تہا بٹھایا اور آپ ساتہہ
ایک جماعت خواص کے باہر چلا گیا اوس وقت تمام عورتین سیر کرتی ہوئین اپنے اپنے گہرونمین سے باہر نکلین اور ہر طرف پہرنے لگین اتفاقاً
اوسکی بی بی یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مانکا گذر اوس دروازے پہ ہوا کہ جہان آذر حفاظت کے واسطے بیٹہا ہوا تہا جب اوسکی نظر
اوس عورت مجسمہ صورت پر پڑی آتش عشق کا نون دلمین روشن ہوئی اور شعلہ شمع شہوت نے غلبہ پکڑا آذر نے اوس خاتون جلیلہ کے
ساتہہ خلوت کی اور اوس دغدغہ باطن سے فارغ ہوا منتہبان قضا و قدر نے باجراے قضاے وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللَّهُ
أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا اور تہوڑا دکہلاتا تہا تمکو بیچ آنکہون اونکی کے تو کہ تمام کرے اللہ کام کہ تہا کرتا - اوسوقت قطرہ نطفہ کو سحاب صلب
آذر سے صدف رحم مادر مین کہ مستقر اوس گوہر زاہر کا تہا قرار دیا - ابن عباس کہتے ہین کہ صبح کو کاہنون اور منجمون نے فریاد کی کہ اے
بادشاہ اصل مادہ اوس فرزند نے کہ اوس سے اندیشہ تہا اور اوسکے دفع کرنے مین اتنی کوشش ہوئی رحم مادر مین قرار پکڑا - نمرود اس
حال کے سنتے ہی کمال خفا ہوا اور پہر بتاکید تمام حکم دیا کہ جو لڑکا پیدا ہو اوسکو مار ڈالو - القصہ جب حضرت ابراہیمؑ کی مان نے اپنے
حمل کو آذر سے چہپایا اور اوسکے پوشیدہ رکہنے کی حد گذر گئی تو بنا بضرورت آذر سے اطلاع کی اور کہا کہ اگر یہہ فرزند لڑکا ہوگا تو بادشاہ
پاس لیجانا مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکہا ہے کہ جب زمان ولادت حضرت ابراہیم علیہ السلام نزدیک ہوا تو انکی مان
کسی بہانہ سے شہر کے باہر گئین اور دو پہاڑونکے درمیان مین کہ ایک غار تہا وہان حضرت ابراہیمؑ کو جنا اور ایک کپڑے مین لپیٹ کر وہین
چہوڑ دیا اور اوس غار کے منہہ پہ ایک پتہر لگا دیا اور آذر سے آنکر کہا کہ مینے بخوف گماشتگان نمرود جنگل مین جاکر ایک لڑکا جنا اور
اوسیوقت وہ مر گیا مینے اوسکو وہین خاک مین دفن کر دیا آذر نے اوسکا کہنا باور کیا - اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ پیشتر از وقت
ولادت حضرت ابراہیمؑ کے مان نے آذر سے کہا کہ عورتون کو جننے کے وقت ہلاک ہونیکے خطرہ ہوتے ہین چاہیئے کہ تو بتکدہ مین جاکر صنم اعظم
کے پاس اعتکاف کر کر التماس کر کہ مین اس ورطۂ ہولناک سے سلامت رہون آذر چالیس رات دن وہان رہا اور اس مدت مین
حضرت ابراہیمؑ کی مان نے اپنے گہر مین درستی کر کر اور جو کچہہ چاہیئے تیار کہکر وضع حمل کیا یعنے جنی جب آذر گہر مین آیا اور حال دریافت
کیا حضرت کی مان نے کہا تو جیتا رہے تیرے گہر مین ایک فرزند پیدا ہوا اور اوسیوقت مر گیا آذر نے سچ جانا اور اپنی بی بی کی خلاصی
پانے پہ خوش ہوا پہر تقدیر جب آذر باہر جاتا تو حضرت ابراہیمؑ کی خبر لیتی اور جو دیر مین پہنچتی تو دیکہتی کہ اپنے انگوٹہو چوس رہے ہین

اور اوس سے دودہ ٹپکتا ہے تفسیر تیسیر مین لکہا ہی کہ ایک دن حضرت ابراہیم کی مان نے دیکہا کہ حضرت کی ایک انگلی سے پانی اور ایک
سے دودہ اور ایک سی شہد اور ایک سی شراب اور ایک سی روغن نکلتا ہے اور عبد اللہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت ابراہیم
ایکدن مین ہفتہ کی برابر بڑہتے تہے اور ہفتے مین مہینے کی برابر اور مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ ایکدن مین مہینے کی برابر اور مہینے مین برس کی
برابر نشو و نما پکڑتے تہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نو مہینے تک انکی مان نے شہر ایا پہر غار مین رکہا پہر تین مین ایکدن انکی خبر لیتی تہی
اور جب غار مین سے باہر جاتی تہی تو ایک پتہر ہوا مین سے آنکر غار کے منہ پر قرار پکڑتا تہا اور جب انکی مان پہر غار پر آتی تہین تو وہ پتہر دور
ہو جاتا تہا اور مواہب علیہ مین تفسیر سورۂ انعام مین لکہا ہی کہ جب حضرت ابراہیم پندرہ مہینے کے ہوئے تو مانند پندرہ برس کے جوان نظر
آتے تہے غار سے باہر آئے کہتے ہین کہ سات برس یا تیرہ برس یا سترہ برس اسیطرح علی اختلاف الاقوال غار مین رہے اور جبکہ حضرت ابراہیم غار سے
باہر آئے اور اونہون نے ستارے روشن اور ماہ تابان اور آفتاب درخشان دیکہا ہر ایک پر تفرقہ گمان پروردگار ہونیکا کیا اور پہر بسبب
زوال اور تغیر حال ہر ایک کے خالق لم یزل پر اعتقاد درست باندہا یعنے سبکو چہوڑکر اوسی ایک کو پکڑا چنانچہ باری تعالی کلام مجید مین اسیطرح
فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ إِبْرٰهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ
هٰذَا رَبِّي فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ الْاٰفِلِينَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّي فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ
مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّينَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّي هٰذَآ أَكْبَرُ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ إِنِّي
وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ یعنے اوسیطرح دکہاتے تہے ہم ابراہیم کو بادشاہی
آسمانونکی اور زمینون کی اور تاکہ ہو یقین لانیوالون سے پس جب اندہیرا ہوا اوسپر رات نے دیکہا ایک تارے کو کہا یہہ ہے پروردگار میرا
پس جب چہپ گیا کہا نہین دوست رکہتا مین چہپ جانیوالیکو پس جب دیکہا چاند کو روشن کہا یہی ہی پروردگار میرا پس جب چہپ گیا
کہا اگر نہ ہدایت کریگا مجکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤنگا مین قوم گمراہون سے پس جب دیکہا سورج کو روشن کہا یہی ہے
پروردگار میرا یہی سب سے بڑا ہی پس جب چہپ گیا کہا اے قوم میری تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین تحقیق مینے
متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اوسکے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو توحید کرنیوالا اور نہین مین شریک کرنیوالون مین سے
القصہ جب حضرت ابراہیم بزرگ اور بڑے ہوئے انکی مان نے آذر سے کہا کہ تیرا فرزند کہ اوسدن ہوا تہا تجکو اوسکے مرنیکی خبر دی تہی
جوان ہوا ہے اور کمال خوبرو اور نیک خو ہے پہر ایکبار آذر کو غار مین لاکر حضرت ابراہیم کو دکہایا آذر دیکہتے جمال فرزند ارجمند
سے نہایت خوش ہوا اور انکی مانسے کہا کہ انکو گہر لیچلو تا انکو ملازمت نمرود مین لیجاؤن آذر گیا اور اوسکی بی بی نے حضرت ابراہیم کو

غار سے باہر نکالا تو شام کا وقت تہا غار کے گرد و پیش گہوڑی اور اونٹ اور دُنبی جمع تہی حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچہا کہ یہہ کیا چیزین ہین اوسنے ہر ایک کو بتا دیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا انکا کوئی پروردگار ہے کہ جسنے انکو پیدا کیا ہے اور روزی پہنچاتا ہے انکی ماں نے کہا کہ کوئی مخلوق خالق سے خالی نہین ہے کہ وہ اوسکو پیدا کرتا ہے اور وہ اوسکی پرورش کے ساتہہ تربیت پاتا ہے ۔
حضرت ابراہیمؑ نے کہا میرا پروردگار کون ہے کہا مین کہ تیری ماں ہون کہا تیرا پروردگار کون ہے کہا آذر کہا اوسکا پروردگار کون ہے کہا نمرود کہا نمرود کا پروردگار کون ہے وہ اس بات پر خفا ہوئی کہ ایسی باتین نہ کہو کہ انمین خوف وخطر ہین اور معارج النبوۃ مین ہے کہ انہون نے کہا خاموش کہ وہ رب عظیم ہے اور ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی ماں نے کہا کہ پروردگار بادشاہ کا کواکب ہین کہا پروردگار انکا کون ہے پس انکی ماں شرمندہ ہو گئی اور کچہہ نکہہ سکی اور روایت ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچہا کہ میرا منہہ اچہا ہے یا تیرا کہا تیرا منہہ پہر کہا تیرا حسن زیادہ ہے یا میری باپ کا حسن کہا میرا حسن پہر کہا میرا باپ صاحب جمال ہے یا بادشاہ کہا تیرا باپ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اگر پروردگار میرے باپ کا بادشاہ ہی تو اوسنے اوسکو اپنے سے اچہا کیون پیدا کیا اور جو تو میری پروردگار ہے تو نے مجکو اپنے سے اچہا کیون پیدا کیا حضرت ابراہیمؑ کی ماں جواب نہ دیسکی اور پریشان ہو کر آذر کے پاس آئی اور کہا وہ لڑکا کہ جسکا وعدہ ہوا تہا کہ دین نمرود کو متغیر کریگا قیاس چاہتا ہے کہ تیرا ہی بیٹا ہے آذر نے حیران ہو کر کہا کہ میرا بیٹا کونسا ہے اسنے تمام حال اوسکے چہپانیکا اور پرورش پانیکا تہخانہ مین اور پہاڑ مین اور بحث اور حجت کرنی اوسکی اوس سے بیان کی آذر نہایت خشمناک ہو کر اور اونکے مارنیکے قصد پر بسوی غار روانہ ہوا اور وہان جا کر حضرت ابراہیمؑ کو دیکہا مقلب القلوب نی اوسکے دلمین محبت پیدا کی کہ اپنے فرزند کو کچہہ ضرر نہ پہنچا سکا اور حضرت ابراہیمؑ نے اپنی باپ کی ساتہہ بہی وہی کلام اور جواب سوال کیے جو اپنی ماں کے ساتہہ کیے تہے آخر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ نمرود کا خدا کون ہی آذر نے ایک طمانچہ مارا اور کہا ای لڑکے خورد سال بزرگ مقال چپ ہو چہوٹا منہہ بڑی بات منہہ سے نہ نکال اور مواہب علیہ مین تفسیر سورہ انعام مین لکہا ہے اور تفسیر منیر مین بہی مذکور ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ شہر کے اندر آئے تو انکے والدین انکو نمرود مردود کی پاس لیگئے وہ آدمی نہایت بدشکل تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو دیکہا کہ تخت پر بیٹہا ہے اور غلامان ماہ منظر اور کنیزان پری پیکر گرد تخت اوس بدبخت کی صف باندہی ہوئی ہین حضرت ابراہیمؑ نے اپنی ماں سے پوچہا کہ یہہ کون ہے جسکے کہا جسکے واسطے تجکو لائی ہو کہا یہہ سب کا خدا ہی حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ یہہ ملازم انکے گرد تخت کی ہین کون ہین کہا یہہ سب اسکی پیدا کیے ہوئے ہین حضرت ابراہیمؑ نے تبسم کیا اور کہا ای اماں یہہ تمہارا خدا کیسا ہے کہ جسکا شکل اور ان کو اپنے سے اچہا پیدا کیا ہے بلکہ چاہیے تہا کہ یہہ سب سے اچہا ہوتا القصہ حضرت ابراہیمؑ بتونکی خدمت کیا کرتے اور جو لوگ

پوجتے تہے اونکو برا کہا کرتے اور وہ لوگ انکے ساتھہ مجادلہ کیا کرتے اور تفسیر مواہب علیہ مین ذیل آیہ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ جسوقت کہا حضرت ابراہیم ع نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اوسکی کے کیا ہین یہہ پتلی کہ تم واسطے اونکے گرد بیٹہنے والے ہوا اور معالم مین لکہا ہے کہ وہ بہتر صورتین تہین بعضی سونیکی اور بعضی چاندی کی اور بعضی لوہے کی اور بعضی پہرت کی اور بعضی لکڑی کی اور بعضی پتہر کی اور تیسیر مین لکہا ہے کہ نوّے بت تہے جو سب مین بڑا بت تہا وہ سونیکا تہا اور اوسکی دو آنکہونکی جای دو گوہر شاہوار جڑے ہوئے تہے اور تبیان مین لکہا ہے کہ وہ بت جانورون درندا اور پرندا اور چارپایون اور انسان کی صورت تہا اور بقول بعضے کواکب کی صورت تہے بہر تقدیر انہون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جواب دیا کہ ہمارے بزرگ انکو پوجا کیے ہین ہم بہی اونکی تقلید کرتے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخدای عزوجل کہ بزرگ تمہاری گمراہی روشن اور ضلالت مین پڑے تہے اور تم خطا پر ہو اور گمراہ ہو - تا آنکہ نمرودیون نے ایک دن عید کا مقرر کیا تہا اوس دن جنگل مین جایا کرتے تہے اور شام تک تماشا کیا کرتے تہے شام کو وہان سے پہر کر بتخانہ مین آتے اور بتونکو آراستہ کر کر باجی بجایا کرتے تہے اور پہر زمین پر سر رکہکر رسم پرستش بجالایا کر اپنے اپنے گہر جایا کرتے تہے - جب حضرت ابراہیم ع نے درباب تماثیل انکے ساتھہ مناظرہ کیا انہون نے کہا کل عید ہے ہمارے ساتھہ تو بہی چل اور دیکہہ کہ دین اور آئین ہمارے کیسے اچہے ہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کچہہ ہان نا نہہ کا انکو جواب نہ دیا دوسرا دن کہ عید کا ہوا اور یہہ جانے لگے چاہا کہ حضرت ابراہیم کو بہی ساتھہ لیجاوین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیماریکا بہانہ کر کر عذر کیا یہہ اونکے لیجانے سے باز رہے اور آپ چلے گئے اونکے جاتے وقت حضرت ابراہیم ع نے چپکے سے کہا خدا کی قسم جب تم تماشاگاہ مین جاؤگے تو مین ان بتونکو توڑ ڈالونگا ایک نے ان مین سے یہہ بات سن لی لیکن کسی سے کچہہ نکہا پس جب یہہ چلے گئے خلیل رب جلیل نے ایک پتہر سے سب بتونکو توڑ ڈالا ایک بت کہ سب مین بڑا تہا اوسکو چہوڑ دیا اور تیر و کمان اوسکی گردن پر رکہدی کہ شاید نمرودی آنکر اوس بڑے بت سے پوچہین کہ بتونکو کسنے توڑا کسواسطے کہ معبود کی شان سے ہوتا ہے کہ حل مشکلات مین اوسکی ساتھہ رجوع کرتے ہین اور غرض حضرت ابراہیم ع کی اس عمل سے الزام دینا قوم کا تہا - القصہ جب نمرودی وہان سے پہر کر بتخانے مین آئے اپنے بتون کو ٹوٹا دیکہکر حیران ہوئے اور کہا یہہ کام ہمارے خداؤنکے ساتھہ کسنے کیا ہے اور اس امر مین تفحص اور تجسس کرنے لگے کہ کسیطرح بت شکن کو پیدا کرین - جس شخص نے کہ بت توڑنیکے کلام حضرت ابراہیم ع سے سنے تہے دوسرے سے کہدیے اور فی الحال زبان بزبان ایک سے ایک کو تمامی امرا اور نمرود تک معلوم ہوگیا اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم ع کے حاضر کرنیکا حکم دیا اور انمین رسم تہی کہ جو کوئی بادشاہ کے پاس آتا تہا تو پہلے سجدہ کرتا تہا پہر گفتگو کرتا جب حضرت ابراہیم ع آئے رسم سجدہ مین کہ اونکی عادت نہ تہی

رعایت نکی اور سجود ان بتکبر ان نمرود کی قیام نکیا پوچھا کہ تونے مجکو سجدہ کیون نکیا حضرت ابراہیمؑ نے کہا مین اپنے پروردگار کے سوا کسیکو سجدہ نہین کرتا نمرود مردود نے کہا تیرا پروردگار کون ہے حضرت ابراہیمؑ نے کہا رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ یعنے پروردگار میرا وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارڈالتا ہے نمرود نے کہا اَنَا اُحْيِي وَاُمِيتُ مین ہون وہ شخص کہ زندہ کرتا ہون اور مارتا ہون اور پہر کہا کہ دو آدمی قیدخانہ مین سے لے آؤ چنانچہ اوسیوقت دو آدمی اوسکے ملازم لے آئے ایک کو مارڈالا دوسرے کو چھوڑ دیا جسکو چھوڑ دیا اوسکو احیا اور جسکو مارڈالا اوسکو امانت تصور کیا یہ نجانا کہ احیا عبارت پیدائش اور حیات سے ہے نہ اوسکے چھوڑ دینے سے اور امانت عبارت نکالنی روح سے بغیر عمل قتل وغیرہ کی حضرت ابراہیمؑ اگرچہ اس مقدمہ کو بخوبی جانتے تہے لیکن چونکہ اون گمراہون کے ذہن قاصر ایسے امور کے ساتھ نہ پہنچ سکتے تہے اور دلیل کے ساتھ کہ اس سے روشن تر تہی تمسک کیا اور کہا فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ یعنی اگر دعوی خدائیکا کرتا ہے پس تحقیق اللہ جل وعلی لاتا ہے آفتاب کو ہر روز اس فلک فیروزہ پر مشرق سے پس لا تو ای نمرود اوسکو مغرب سے فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝ یعنے پس ہو چکا ہوا وہ جو کافر تہا اور اللہ نہین منزل مقصد کو پہنچاتا کافرونکو پس نمرود کہ کافر تہا دم بخود اور متحیر رہگیا حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ سے فرمایا کہ قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ قیامت قائم نہین ہونیکی جبتک کہ خورشید کو ایکدفعہ مغرب سے نہ نکالونگا تا قدرت اور کمال میرا ظاہر ہووے جیسی کہ اس مردود اور مطرود کی عاجزی اور بے قدرتی ظاہر ہوئی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور فرمایا تہا کہ اگر یہہ لعین حضرت ابراہیمؑ کو کہے کہ تو آفتاب کو مغرب سے نکال تو فی الحال آفتاب مغرب سے نکال دینا اور کیا عجب ہے کہ واسطے حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ الرحمان کے آفتاب کو نکالا حضرت ابراہیمؑ کہ اونسے مرتبہ مین بلند تر ہین انکے واسطے بہی نکالدیتا۔ لیکن چونکہ نمرود مردود نے اس امر پر تعرض نکیا قیامت پر موقوف رہا پہر نمرود اور اوسکی قوم نے حضرت ابراہیمؑ سے پوچھا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يَا اِبْرَاهِيمُ یعنے آیا کیا تونے کیا ہے یہہ ساتھ خداون ہمارے کے ای ابراہیم یعنے توڑا ہے بتونکو حضرت ابراہیمؑ نے کہا بتون سے پوچھو اونہون نے کہا بت کلام نہین کرتے اور کسیکا کلام نہین سنتے حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے کہا جو کہ نہ کہے اور نہ سنے خدا ہونیکے قابل نہین ہے سب جواب دینے سے عاجز اور شرمندہ ہوکر سرنگون ہوئے اور جب انکی کوئی حجت اور دلیل باقی نرہی تو انہون نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مارڈالنے پر کمر باندہی اور کہا کہ ہم اسکو جلادین گے

فصل دوسری

ڈالنا حضرت ابراہیمؑ کا آتش نمرودی مین اور گلزار ہوجانا اوس آگ کا بزودی اور خواستگاری کرنی حضرت ابراہیمؑ کی سارا خاتون کو اور ہلاک ہونا نمرود مردود کا ساتھ لشکر مطرود کے قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ سرکار نمرود مین

ایک تنور تھا انہی جب نمرود کسی پر بہت خفا ہوتا تھا تو اوس تنور کو آگ سے بھر کر اوس شخص کو اوسمین ڈالدیتے تہے کہ وہ جل جاتا تھا
جب یہہ مردود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خفا ہوا کہا حضرت ابراہیمؑ کو بہی اوس تنور مین ڈالدو چنانچہ حضرت ابراہیم کو اوسمین ڈالا
لیکن بحکم خدا تعالی آگ نے حضرت ابراہیمؑ کو کچہہ ضرر نہ پہنچایا پہر نمرود مردود نی کہا اسکو نکالو جب حضرت ابراہیمؑ کو باہر نکالا دیکہا
کہ بال تک بہی اوسکا نہ جلا پہر اہل مملکت کو جمع کر کر کہا اب ابراہیمؑ کے حق مین کیا کہتے ہو کہا اب یہہ مصلحت ہی کہ اسکو قید کرو اور
ایک جگہہ صحرا ای مین مین بہت سی لکڑیان جمع کرو اور اونکو روشن کر کر اسکو اوس آتش مین ڈالدو ناچار اور بے اختیار اوس
آتش سیاہ مین جل جایگا اور اپنے جادو سے اوسکو بجھا نہین سکیگا اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ چالیس دن تک اور بعضے
کہتے ہین کہ زیادہ یعنے سات برس تک قید خانہ مین حضرت ابراہیمؑ کو قید رکھا۔ پہر نمرود نے حکم دیا کہ قریب ایک قریہ کی کوثی گاون
مین سے کہ اوسکو کوثی کہتے ہین ایک چار دیواری چار کوس زمین مین بنائین اور بلندی اون دیوارونکی سو گز کی کرین اور
مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ ارتفاع اون دیوارون کا ساٹھہ گز کا تہا اور بروایت مدارک طول اونکا اسی گز کا تہا اور عرض
بیس گز کا اور معالم مین تفسیر سورۂ انبیا مین لکھا ہے کہ بعضے مردون مین کہ بیمار تہے وہ کہتے تہے کہ اگر ہم اس مرض سے شفا پاوینگے
تو حضرت ابراہیمؑ کے جلانیکو واسطے ہم بہی لکڑیان لاوینگے اور بعضے وصیت کرتے تہے اپنی بیماری مین کہ لکڑیان خرید کر اوس چار
دیواری مین ڈالنا اور بعضی عورتین نذر مانتی تہین کہ اگر ہماری فلانی حاجت برآوے تو ہم بہی لکڑیان اوسمین جمع کرین اور
شاگرد پیشہ اور دکاندار ثواب جانکر لکڑیان خرید کر اوسمین ڈالتے تہے۔ القصہ مہینے بہر تک اوسمین لکڑیان جمع کیا کیے کہ اون
دیوارون کے اوپر تک لکڑیان بہر گئین تو پہر تیل بہت سا اور گولین کی گولین ڈالین اور پہر اوسمین آگ دی تب آگ اوسمین
بہڑک گئی اور ایسی شعلہ افروز ہوئی کہ اوسکے نزدیک کوئی نجا سکتا تہا تو حیران ہوئے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اوسمین کیونکر ڈالین
ابلیس پر تلبیس نے انکو تعلیم کیا کہ ایک منجنیق یعنے ڈہیکلی بناکر اور اوسپر ابراہیم کو بٹہاکر دور سے آگ مین پہینک دو اوسوقت
نمرود کے وزیر نے کہا ای نمرود اپنا پیراہن ابراہیمؑ کو پہنادیا چاہیے اگر یہہ جل جاوے تو فہو المراد اور اگر نہ جلے تو کمی نہین
آوے کہ برکت پیراہن بادشاہ کی نجلا پس بادشاہ نی اپنا پیراہن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا اور گردن مین طوق اور ہاتہون
مین ہتکڑیان اور پاؤن مین بیڑیان ڈالکر اور منجنیق پر بٹہاکر دور سے آگ مین ڈالدیا۔ فی الحال بحکم ایزد متعال حضرت جبرئیل
علیہ السلام ستر ہزار فرشتون کے ساتھہ ہوا مین حضرت ابراہیمؑ کے پاس پہنچے اور کہا اگر تو کہے تو ایک اپنا پر اس آگ پر مارون
اور اوسکو دریاے محیط مین ڈالدون حضرت ابراہیمؑ نے کہا خدا تعالی نے تجکو اسطرح حکم کیا ہے کہا نہین حضرت ابراہیمؑ

کہا جسطرح خدای عزوجل نے فرمایا ہے اوسیطرح کہ جبرئیل نے کہا آیا تجکو کوئی حاجت ہے حضرت ابراہیم ع نے کہا مجکو حاجت
ہے لیکن تیری ساتھہ نہین ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا پہر جسکے ساتھہ ہے اوس سے اپنی حاجت چاہ حضرت ابراہیم ع نے
کہا وہ میری حاجت جانتا ہے کہنے کی حاجت نہین پس جو کہ توکل خلیل خدای جلیل پر اور انقطاع اوسکا ماسوای اوسکے سے درست تہا
خدا تعالی نے فرمایا قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ یعنے ای آگ ہو تو خداوند برودت اور سلامت اوپر ابراہیم ع
کے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اگر نفرماتا برودت کے ساتھہ سلامت کا لفظ ابراہیم ع برف مین گل جاتے۔ القصہ
جب حضرت ابراہیم ع آگ مین پہنچے طوق اور ہتکڑیان اور بیڑیان اور جامہ نمرود سب جل گئے اور حضرت ابراہیم ع کو کچہ آسیب نہ پہنچا اور
بفرمان حضرت یزدان آگ سرد ہو گئی اور چشمۂ آب شیرین اوسمین پیدا ہوئے اور حضرت جبرئیل ع نے علی الفور ایک تخت بلور اور حلہ
بہشتی حاضر کر کر حضرت ابراہیم ع کو اوس تخت پر بٹہایا اور وہ حلہ پہنا دیا اور کہا ای ابراہیم ع مین قدرت اوس رب قدیر سے تعجب نہین
کرتا ہون لیکن تیری صبر سے مجکو عجب آتا ہے کہ اس حال مین تو نے سوای خدا کے کسی سے حاجت نچاہی۔ کہتے ہین کہ جب آگ ٹہنڈی
ہو گئی اور لکڑیان کہ کچہ جل گئین تہین درختونکی جڑین بن گئین اور اوسمین سبز شاخین پیدا ہوئین اور اونمین پہل پہول ظاہر ہوئے
اور چارون جانب کو گوشہ تخت با بخت کی نرگس اور بنفشہ اوگے۔ کواشی نے از روی روایات کی لکہا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے کہا کہ مین ہرگز خوش عیش تر اون دنون سی کہ جن دنون آگ مین تہا نہین رہا۔ اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا
تہا تو نمرود ایک منارہ پر جا کر دیکہہ رہا تہا جب یہ حال دیکہا کہا دریغا میری محنت ضائع ہوئی اور پہر کہا کہ پتہر منجنیق مین رکہہ کر
اسپر ڈالو جب وہ مردود پتہر پہینکتے تہے تو وہ ہوا مین معلق جمع ہو کر مثل ابر باران کے آگ پر برستے تہے تا آنکہ اونسے سب آگ
بجھ گئی۔ نمرود کا وزیر کہ اس مردود کے پاس منارہ پر کہڑا تہا کہا ای ابراہیم ع تیرا خدا کیا اچہا ہے کہ تجکو اتنی آگ مین محفوظ رکہا اور
تفسیر معالم اور مواہب مین لکہا ہے کہ جب حضرت ابراہیم ع درمیان آتش نمرود کے اوترے فی الحال طوق اور زنجیر انکا جل گیا
اور گرد انکے گل نرگس اور نسترن اور گلدستہ بنفشہ اور یاسمن شگفتہ ہوئے اور چشمہ شیرین پیدا ہوئے اور سات دن تک اوس
آگ مین رہے اور نمرود بالای قصر سے دیکہا کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بوستان خوش اور گلستان دلکش مین بیٹہے ہوئے ہین
اور ملک الظل کے ساتہہ باتین کر رہے ہین۔ معالم مین لکہا ہے ملک الظل بصورت ابراہیم ع تہا جب نمرود نے دیکہا کہ حضرت
ابراہیم علیہ السلام ایک گلشن پر بہار اور چمن لالہ زار مین خوش و خرم بیٹہے ہوئے ہین اور گرداگرد انکے آگ شعلہ مار رہی ہے
آواز دی کہ ای ابراہیم ع خدا تیرا کہ جسکی قدرت اس مرتبہ کی ساتہہ ہے دیکہتا ہون کہ بہت بزرگ خدا ہے مین اوسکی قربانی کرتا ہون

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کریگا جبتک کہ تو اپنی کیش اور ملت پر رہیگا اور حدیث مین
آیا ہے کہ نمرود نے ہزار گائین قربانی کین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایذا دینے سے بازرہا اور چندروز تک تردد مین رہا اور تدبیر
کیا کیا کہ کسیطرح مسلمان ہو جاوے لیکن بخوف اس امر کے کہ اگر مسلمان ہو جاؤنگا تو میری بادشاہت کو نقصان پہنچیگا نہوا
جب اورون نے یہہ حال مشاہدہ کیا جسکے جمعین آیا حضرت ابراہیمؑ کے پاس آکر مسلمان ہوا اور ایمان لایا ازانجملہ ایک دختر نمرود
تھی اور اوس وقت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سولہ برسکی عمر تھی — معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ جب حق تعالی نے آتش نمرود
کو حضرت ابراہیمؑ پر سرد کیا اور وہ اوس آگ مین سے صحیح اور سالم باہر آئے بہت بندگان خدا کہ مقر اپنی عبودیت پر تھے حضرت
ابراہیمؑ کے ساتھہ ایمان لائے چنانچہ اونمین سے ایک لوط برادرزادہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے یعنی لوط بن ہاران بن تارخ کہ آزر
ہے — اور حق تعالی نے انکو بھی دولت نبوت کے ساتھہ مشرف کیا ہے اور ایک سارا دختر عم حضرت ابراہیمؑ تھی یعنے سارا بنت اران الاکبر
اخ آزر ہم حضرت ابراہیمؑ اور ہاران پدر حضرت لوط حضرت ابراہیمؑ کے بہائی اور ہاران پدر سارا حضرت ابراہیمؑ کے چچا دونون کا ایک
نام تہا اور ایک عصمہ خاتون بنت نمرود کہ نہایت عاقلہ اور نہایت ہوشمند تھی جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا تو اسنے مبالغہ
بسیار اپنے پدر نامدار سے اجازت چاہی کہ اوس منارہ پر آن کر حضرت ابراہیمؑ کو دیکہون اور اوسکے حال سے واقف اور آگاہ ہون
جب اسنے دیکہا کہ آگ مین حضرت ابراہیمؑ کے واسطے گلستان پر بہار اور بوستان لالہ زار بنی ہوئی ہین اور بناز و اعزاز ایک تخت بہشتی
پر بیٹھے ہوئے ہین کہا اے ابراہیمؑ تیرا کیا حال ہے کہ تو آگ مین جلوہ افروز ہے اور آگ تیرے اوپر رونق افروز ہے حضرت ابراہیمؑ
نے جواب دیا من کان فی قلبه معرفة الله لم یحرقه النار یعنے جو شخص کہ ہو دل اوسکے مین معرفت اللہ کی نہین جلاتی اسکو
آگ عصمہ نے کہا اگر تو اجازت دے تو مین بہی اس آگ مین تیرے پاس آؤن حضرت ابراہیمؑ نے کہا لا اله الا الله ابراہیم خلیل الله
کہکر اس آگ مین بیخوف وخطر چلی آ عصمہ خاتون نے وہان سے اوترکر کلمہ توحید پڑہا اور آگ مین قدم رکہا اور آگ اکبار اسکے قدم
کے نیچے کہلا کر افسردہ ہوگئی اور یہہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس صحیح اور سالم چلی آئی اور پہر حضرت ابراہیمؑ کے ساتھہ اپنا ایمان تازہ کیا
اور وہان سے سلامت بسلامت اپنے باپ کے پاس پہر آئی جب اسکے باپ نے زبان اور ایمان اسکا مشاہدہ کیا اسکو تعجب پر تعجب ہوا لیکن
ترس ملامت و نقصان مملکت سے اپنے دین باطل پر قائم رہا اور اپنی بیٹی کو راہ ارتداد پر دلالت کرنے لگا اور از روی شفقت
سخنان نصیحت آمیز کہتا تہا اسنے اوسکی کلام ضلالت التیام پر کچہہ التفات نکیا پہر اسنے تخویف بہ تعذیب کی یہہ بہی اوسکو موثر
نہوا تا آنکہ رائے صواب اوس بداختر نے اسپر قرار پکڑا کہ اوس پاکیزہ سیر کو سیاستگاہ زندان مین چارون ہاتہہ پاؤن مین میخین جڑکر

آفتاب سوزان مین درد مند کرے حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ ای جبرئیل کنیزک رب جلیل پاس جا اور اوسکو
دشمنون میں سے نکالکر ابراہیم علیہ السلام کے پاس لیجا حضرت جبرئیل ع نے رعضہ خاتون کو اوس مہلکہ سے نجات دیکر حضرت ابراہیم
کے پاس پہنچایا اور پھر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محنت اور مسافرت مین ہمراہ رہی اور حق سبحانہ نے اوس دختر نیک اختر سے
بیس فرزند بطنا بعد بطن پیدا کیے اور سبکو مسند نبوت پر جلوہ افروز کیا واللہ الموفق ۔ القصہ جب حضرت ابراہیم آتش سوزان سے
سلامت باہر آئے اور چند گروہ انکے ساتھ ایمان لائے یہہ قصہ افواہ عالم مین مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اہل عالم کے دلون مین انکا اعتقاد
بیٹھ گیا اور اعلام دین اسلام روز بروز بلند تر ہوئے اور نمرود مردود کو باطن مین دہشت اور وحشت پیدا ہوئی ایکدن حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو خلوت مین طلب کیا اور کہا تیرے دین محدث اور دعوت کی سبب میرے امور مملکت مین خلل عظیم پیدا ہوا اور
تمام امور ملکی مین قصور اور فتور ظہور دار ہوئے بہتر یہہ ہے کہ تو اپنے اصحابون کو لیکر ہماری دار الحکومت سے باہر چلا جا کہ تیرا پروردگار
تیری حفظ و حمایت اور اعانت اور کفالت مین ناصر اور معین ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہہ امر قبول کیا اور اقلیم بابل سے شام
مین ہجرت کی اور ایک روایت مین اسطرح ہے کہ جب حضرت ابراہیم لوگونکو دعوت کرتے تہے نمرود اور نمرودیون پر کمال دشوار
گذرتا تہا اور وہ اسکے مارڈالنے کا قصد کرتے تہے بعضے کہتے تہے اسکا قتل ہم سے نہین ہونیکا جب کہ جلانا پیش رفت نگیا بہتر یون ہے کہ
اسکو اس ملک سے نکالدیجیے جب حضرت ابراہیم کو ارادہ اوس قوم کا ایسا معلوم ہوا حضرت لوط اور سارا خاتون کو لیکر وہان سے
ہجرت کی ایک منزل چلے تہے کہ حکم الہی صادر ہوا کہ ای ابراہیم سارا خاتون کو اپنی نکاح مین لا اور بعضون سے روایت ہے کہ اول وحی
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہی آئی تہی ۔ اور سارا خاتون نہایت حسین اور بنہایت جمیل تہی چنانچہ بعضی روایات مین آیا ہے
کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن دوچند سارا خاتون سے تہا ۔ کہتے ہین کہ سارا خاتون بصورت حور عین تہی لیکن یہی اک تفاوت
تہا کہ اوسکے پاس حلہ ہای بہشتی نہ تہی ۔ اور حیض سے پاک نہ تہی غرض یہہ مقرر تہا کہ تمام عالم مین ایسا حسین دوسرا نتہا ۔ پہر حضرت ابراہیم
نے بیس درم کو ایک خچر خریدا اور سارا خاتون کو اوسپر سوار کیا اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اٹھتیس ۳۸ برس کی تہی ۔
تا آنکہ یہہ حیران مین پہنچے اور وہان چند روز رہے پہر حضرت ابراہیم ع نے شہر مصر کا قصد کیا اور بعضے کہتے ہین کہ سارا ملک حیران
کی بیٹی تہی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بجانب حیران ہجرت کی تہی تو اوسکو اپنے نکاح مین لائے تہے واللہ اعلم بالصواب
اور صاحب کشاف نے تفسیر سورہ عنکبوت مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم ع کی ہنگام ہجرت پچہتر برس کی عمر تہی اور اسی سال مین ایزد
متعال نے حضرت ابراہیم کو حکم ہاجرہ کنیزک سارا خاتون سے حضرت اسمعیل عطا فرمائے اور قصص الانبیا مین لکھا ہے کہ سارا

بادشاہ کی بیٹی تھی کہ حضرت ابراہیم ؑ نے اثنا راہ مین اوسکی خواستگاری کی تھی اور اوسکی حقیقت اسطرح پر ہے کہ جب حق تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرودی سے خلاص کیا اور یہہ شہر شام کیطرف روانہ ہوئے اثنا راہ مین ایک شہر مین وارد ہوئے دیکھا کہ وہان آدمی اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے ہین ایک میدان مین چلے جاتے ہین انسے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اونہون نے کہا یہان کے بادشاہ کی ایک بیٹی ہے کہ خوبصورتی مین اپنا نظیر نہین رکھتی ہر چند اطراف و جوانب کے بادشاہزادے اوسکی خواستگاری کرتے ہین اور عاشق اور فریفتہ اوسپر ہوتے ہین وہ قبول نہین کرتی کہتی ہے کہ جو پسند آویگا اوسکی وصلت قبول کرونگی سات دن ہو چکے ہین کہ لوگ صحرا مین جمع ہوتے ہین اور وہ سب کو دیکھتی ہے لیکن کسیکو قبول نہین کرتی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انکے ساتھہ جا کے ایک کونے مین بیٹھہ رہے وہ دختر کنیزون لونڈیون کے ساتھہ منہہ پر نقاب ڈالے ہوئے اور ترنج زرین مرصع ہاتھہ مین لیے ہوئے تمام مردمین لوگونکو دیکھتی پھرتی تھی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچی اور نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تابان اور درخشان دیکھا انکے جمال عدیم المثال پر عاشق ہوئی اور وہ ترنج انکی گود مین ڈالدیا اور آپ جا کے تخت پر بیٹھہ گئی پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوسکے باپ کے روبرو لائے اوسنے دیکھکے اپنی بیٹی سے کہا کہ تجکو اچھا خاوند ملا لیکن مسافر ہے پھر تمام شہر کے بزرگ جمع ہوئے اور اونکی شادی ہوئی اور دختر بلند اختر کا سارا خاتون نام تھا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم نے آتش نمرود سے نجات پائی اور ایمان لائے اپنی قوم اور باپ سے مایوس ہوئے وطن چھوڑ کر بسمت حیران اپنے چچا کے پاس کہ ہاران نام تھا تشریف لیگئے ہاران نے اپنی بیٹی کو کہ سارا خاتون نام تھا اونکے نکاح مین کر دیا اور بکمال خوبی اور خاطر داری آپکو اپنے پاس رکھا اور غرض ہاران کی اس امر سے یہہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بطمع مال و متاع دنیوی اور زن و فرزند اپنے دین سے پھر جاوین معاذ اللہ عن ذالک جب حضرت ابراہیم ؑ نے توحید پر اصرار کیا اور سارا خاتون بھی اونکے ساتھہ متفق ہو گئی اور کیش بت پرستی کو نام دہرنے لگی ہاران نے آشفتہ ہو کر اثاث البیت اونسے چھین لیا اور اون دونون کو اپنے گھر مین سے نکالدیا حضرت نے سارا خاتون کو ہمراہ لیا اور سارا خاتون نے انسے کہا کہ تم میری ساتھہ عہد کرو کہ مین ہرگز تمہاری نافرمانی نہین کرنے کا بشرطیکہ تم بھی میری فرمانبردار مین رہو گی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسبات پر عہد کیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور سوا حضرت لوط کے کہ برادرزادہ انکے تھے کوئی اور ہمراہ نہوا۔ القصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مصر کی جانے کا قصد کیا اتفاقاً وہان ایک بادشاہ جبار نہایت ظالم اور بکمال خونخوار مسلط تھا کہ مردم آزاری اوسکی عادت تھی اور جو عورت خوشرو ہوتی تھی اوسکے مالک اور وارث سے چھین لیتا تھا اور اگر اوسکا خاوند ہوتا تھا تو اوسکو قتل کروا ڈالتا تھا اور اگر بھائی یا کوئی اور وارث ہوتا تھا تو

اوسکو عمل نکرتا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس شہر مین داخل ہوئے اور یہہ حقیقت سنی انکو خطرا اور تردد لاحق ہوا کسواسطے کہ سارا خاتون
حسن اور جمال مین عدیم المثال تھین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو حسن اور جمال ایزد متعال نے حضرت آدم علیہ السلام کو
عطا فرمایا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف علیہ السلام کو دیا تھا اور چھٹا حصہ سارا خاتون کو اور باقی جمیع بنی آدم کو۔ القصہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے سارا خاتون سے کہا کہ یہان کے بادشاہ کی اسطرح پر عادت ہے اگر اوس ظالم کے پیادے تمہاری لیجانیکو واسطے آوین تو
تم یہہ ظاہر نکرنا کہ مین تمہارا شوہر ہون بلکہ کہنا کہ یہہ میرا بھائی ہے کسواسطے کہ مین باعتبار دین اسلام کی تمہارا بھائی بھی ہوسکتا ہون
حق تعالی تمکو اوس ظالم کے ہاتھ سے محفوظ رکھیگا اور میری ناموس کو ضائع نکریگا۔ ناگاہ اوس بادشاہ کے آدمیون نے حسن اور جمال سارا خاتون
سنکر بادشاہ سے عرض کیا کہ اس شہر مین ایک عورت وارد ہوئی ہے کہ حسن مین بے نظیر ہے اوس ظالم نے کہا اوسکو جلد لے آؤ اور اگر شوہر
رکھتی ہے تو اوسکو مار ڈالو پیادے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور پوچھا یہہ عورت کہ تمہارے ہمراہ ہے تمسے کیا علاقہ رکھتی ہے حضرت ابراہیم
نے کہا کہ یہہ میری دینی بہن ہے اونہون نے حضرت ابراہیم کو تو چھوڑ دیا اور سارا خاتون کو زبردستی سے لیگئے حضرت ابراہیمؑ نے جب یہہ حال
دیکھا نماز کیواسطے کھڑے ہوکے مشغول بدعا ہوئے اور جب سارا خاتون اوس ظالم کے پاس پہنچین بمجرد انکی دیکھنے کے وہ ملعون فریفتہ حسن اور
جمال اوس خاتون کا ہوا اور چاہا کہ بی ادبی کرے سارا خاتون نے کہا کہ مجکو ذرا مہلت دے کہ ابھی غبار راہ مجھپر پڑا ہوا ہے ذرا دھولون
اور اپنی رسم عبادت کرلون پھر جو کچھ تیرا دل چاہے سو کرنا اوس ظالم نے کہا کہ جلد آفتابہ اور طشت حاضر کرو اور یہین ہاتھہ منہ انکا
دھلاؤ سارا خاتون نے وضو کیا اور نماز کیواسطے کھڑی ہوئین اور نماز کو طول دیا اور دعا مین مشغول ہوئین اوس ظالم نے جب دیکھا
کہ نماز سے کسیطرح فراغت نہین کرتی چاہا کہ عین نماز مین انکے ساتھہ بی ادبی کرے سبکو اوس مکان سے ہٹا دیا اور خلوت کی اسی
ارادہ سے کہ اپنا دست درازی کرے فورًا اوسکے دونون ہاتھہ خشک ہوگئے اور [illegible] گر پڑا اور دم بند ہوگیا اور کف منہ سے جاری
ہوئے جب سارا خاتون نے دیکھا کہ اس ظالم کا یہہ حال ہوگیا انکو خوف ہوا کہ مبادا بسبب اسکی گھرہ کی آواز کے چوکیدار خبردار ہوکر چلی آوین
اور مجکو اسکے قتل کے ساتھہ تہمت لگاکر مار ڈالین جناب الہی مین دعا کی کہ بار خدایا اس ظالم کو نجات دے کہ اسکو عبرت حاصل ہووے
جب یہہ ہوش مین آیا اسنے پھر وہی ارادہ کیا اور پھر وہی مرض لاحق ہوا چنانچہ تین مرتبہ اسیطرح یہہ امر ظہور مین آیا آخر کو تیسری دفعہ
اسنے کہا اس عورت کو لیجاؤ کہ یہہ آدمی نہین جنیہ ہے یا ساحرہ اور اس شہر سے نکالدو اور اسی قسم کی میرے پاس ایک اور عورت
ہے ہاجرہ نام کہ اوسکو قبطیون سے مین لیا تھا اور اوسپر بھی قادر نہین ہوا اوسکو بھی اسکے حوالے کرو۔ القصہ سارا خاتون ہاجرہ
کو لیکر اوسکے پاس سے صحیح اور سلامت بسلامت اپنی مقام پر آئین اوسوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نماز مین مشغول تھے جب سارا کو دیکھا

سلام پھیر کر پوچھا کیا حال ہے اور کیا ہوا سارا خاتون نے کہا خیریت ہے حق تعالی نے اوس ظالم کا ہاتھ کوتاہ کیا اور ایک لونڈی ہمکو
دی ہے کہ ہاجرہ نام ہے حضرت ابراہیم خوش ہوئے اور تفسیر بحر المواج میں ہے کہ بروقت بخشش اوس لونڈی کے یہہ کہا کہ ہاجر ک
یعنے یہہ اجر تیرا ہے ہو اسطے اسکا نام ہاجرہ ہوا تھا۔ القصہ سارا خاتون نے تفصیل ماجرہ ہونا اوس بادشاہ جبار کا ظاہر کیا حضرت ابراہیم
نے فرمایا کہ تم اندیشہ نکرو جو ماجرا کہ وہان گذرا حق تعالی نے بسبب تمہارے حجاب کے سب مجکو دکھا دیا تھا۔ اوسوقت سارا خاتون نے
ہاجرہ کو برضا و رغبت حضرت ابراہیم کی خدمت میں دیا پھر باتفاق کبھی وہان سے کوچ کیا اور زمین فلسطین میں کہ وسط
شام میں ہے اقامت کی اور حدیقة الاقالیم میں لکھا ہے کہ وہ مقام بیت المقدس سے تیرہ میل ہے اور بعضونکی تحقیق دو فرسخ دور
ہے اور وہ ایک گانون ہے کہ بسبب تعلق حضرت کے مشہور بمقام خلیل ہے اور معروف بناصرة الخلیل ہوا ہے اور وہانکی آدمیون نے
انکے قدوم میمنت لزوم کو غنیمت جانکر زمین وافر نذر کی کہ اوسکا محصول انکو پہنچتا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اوس زمین کی
زراعت فراوان سے وسعت بیشمار حاصل ہوئی اور بہت غلام خریدے اور مواشی فراوان بہم پہنچائے اور رسم ضیافت اور لنگرخانہ
برپا کیے اور حضرت لوط کو بہم رسالت سدوم اور اور شہرونکی طرف بھیجا۔ القصہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس میں پہنچے تو
حضرت جبرئیل ع آئے اور کہا ای ابراہیم زمین میں نگاہ کر کہ جہان تک تیری نظر پہنچیگی نعمتیں ظاہر ہونگی چنانچہ جہانتک حضرت ابراہیم
کی نظر پہنچی وہان تک آبہای روان اور درخت میوہ دار پیدا ہوگئے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہان کے آدمیونکو شریعت
سکھائی اور حضرت جبرئیل بہشت میں سے ایک پتھر لائے اور جہان کہ بیت المقدس ہے وہان رکھا اور کہا کہ یہہ تیرا قبلہ ہے اور تمام انبیا
کہ تجھسے پیدا ہونگے اونکا قبلہ ہوگا قوله تعالى وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ یعنے تحقیق
کہ مکر کیا اون کفار نے حق مکر کرنے کا اور نزدیک خدا کے اور جزا اونکے مکر کی اگرچہ تھا مکر اونکا کہ ٹل جاوین اوس مکر سے پہاڑ۔ معالم میں
حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب سے نقل ہے کہ یہہ آیہ قصہ نمرود مردود میں ہے کہ جب اوس مردود نے سلامتی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کی آگ سے مشاہدہ کی اپنی قوم سے کہا ابراہیم ابزرگ خدا کہتا ہے کہ اوسنے اوسکو آگ سے محفوظ رکھا چاہتا ہون کہ اوسکو آسمان
پر جاکر دیکھون اونہون نے کہا آسمان نہایت بلند ہے اوسپر جانا آسان نہین ہے اسنے انکا کہنا نسنا حکم دیا کہ ایک صرح یعنے
منارہ بنائین چنانچہ تین برسکی مدت میں ایک منارہ بغایت بلند تیار ہوا جب اوسپر گیا آسمان ویسا ہی دور دکھائی دیا جیسا زمین پر سے
دکھائی دیتا ہے اور دوسرے دن وہ منارہ گر پڑا اور مواہب علیہ میں تفسیر آیہ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللهُ بُنْيَانَهُمْ
مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ تحقیق کہ مکر کیا جو تھا سے خدا سے اون لوگون نے

جو پیش از قریش کفار تھے پس لایا اللہ تعالی مکانون اونکے کو ستونون اور قواعد سے پس گر پڑی اوپر اونکے چھت اوپر اونکی
سے پس آیا کفار متقدمین کو عذاب جہان سے نجانتے تھے لکھا ہے کہ بعضے اس امر مین کہ مراد اس بنا سے ایک قصر ہے کہ اوس مردود
نے بابل مین بنایا تھا پانچ ہزار گز کا اونچا اور عرض اوسکا اتنا تھا کہ اوسپر چڑھ جا سکے تا اوسپر امور آسمانی کو مشاہدہ کرے اور خدائے
ابراہیم پر مطلع ہووے اور اوسکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرے جب وہ صرح یعنی قصر بن چکا تو ایک ہوائے تند مہیب آئی سے
چلی اور وہ قصر جڑ سے اوکھڑ کر پڑا اور تفسیر ثعلبی اور معالم مین ہے کہ سر اوس قصر کا دریا مین گرا اور باقی نمرودیون کے گھرون پر آرہا اور ایک
آواز مہیب اوسمین پیدا ہوئی کہ ساری قوم کی زبان متبلبل یعنے درہم اور برہم ہوگئی اور انکے کلام اور سخن مختلف ہوگئے اور وجہ تسمیہ
اوس شہر کا کہ اوسکا نام تھا بابل ہوگیا یہی ہے اور محمد جریر طبری نے لکھا ہے کہ تمام آدمیونکی زبان نمرود کے زمانے مین سریانی تھی جب
وہ صرح گر پڑا تو انکی زبانین مختلف ہوگئین اور ہر قوم ایک زبان خاص کے ساتھ کلام کرنے لگی کہ دوسری قوم اوسکو نجانتی تھی اور
نسمجھتی تھی اور بہت خلقت ہلاک ہوگئی ۔ نمرود مردود نہایت خفا ہوا اور کہا کہ آسمان پر جاتا ہون اور خدائے ابراہیم کے ساتھ
کہ اوسنے میرا منارہ گرا دیا ہے جنگ کرتا ہون پھر چار کرگسونکو پرورش کیا جب وہ کمال قوی ہوئے تو ایک صندوق چہار گوشہ
بنایا اور اوسمین ایک دروازہ اوپر اور ایک نیچے رکھا اور اوسکے چارون طرف چار نیزے کلدار کہ چاہے اونکو اوپر اور چاہے نیچے کرے
لگائی پھر اون کرگسونکو کئی دن بھوکا رکھا اور چار مردار جانور اون چار نیزون پر پر دکر اطراف صندوق کو اون کرگسون پر باندہا اور
آپ اور ایک شخص اور اوس صندوق مین بیٹھہ گیا چارون کرگس نہایت بھوک سے اوپر مردارون کی جانب میل کرکے صندوق
لیکر اوڑے تین رات دن کے بعد نمرود نے اوپر کا دروازہ کھولکر نگاہ کی آسمانکو ویسا ہی دور دیکھا جتنا زمین پر سے دیکھتا تھا
پھر اپنے رفیق کو کہا کہ تو نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھ کہ کیا دکھائی دیتا ہے اوسنے دیکھکر جواب دیا کہ پانیکے سوا کچھ نظر نہین آتا پھر
ایک دن کے بعد اوپر کا دروازہ کھولکر دیکھا وہی نظر آیا جو پہلے دیکھا تھا اور اوسکے رفیق نے نیچے کا دروازہ کھولکر دیکھا سوائے
تاریکی کے کچھہ نظر نہ آیا ۔ نمرود کو خوف ہوا اور ڈرنے لگا اون چار نیزونکو مردارون کے ساتھ اولٹا کیا کرگسون نے نیچے کو میل کی
اور نیچے آتے وقت ایسی آواز مہیب کرگسونکی پرون سے ظاہر ہوئی کہ یقین ہوا کہ اب پہاڑ اپنی جگہہ سے اوکھڑ جاوینگے منتخب
حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے کہ کرگس ایک جانور ہے تمام جانورون سے عظیم الجثہ اور سریع الطیران بمرتبہ کہ ایکدن مین مشرق سے مغرب تک
سطے کرتا ہے اور قصص الانبیا مین ہے کہ نمرود کے دلمین جب یہہ داعیہ پیدا ہوا کہ آسمان پر جاوے تو بتعلیم ابلیس پر تلبیس اوسنے حکم دیا کہ چار
کرگس لاکر پرورش کرین اور ایک صندوق بنائین کہ دو آدمیونکے بیٹھنے کی گنجائش رکھتا ہووے اور اوسمین دروازے ہون

ایک اوپر اور ایک نیچے اور اوسکے چارون کونون مین چار چوبین نصب کرین اور ہر چوب پر گوشت کا ٹکڑا لٹکا دین اور پہر ایک شبانہ روز
اونکو بہوکا رکہکر اوس صندوق کو انپر باندہ دین کہ یہہ گوشت کیطرف قصد کرکے اوپر کو اوڑین ۔ جب یہہ صندوق تیار ہو چکا تو آپ اور
ایک اور خواص اوسمین بیٹہا اور کرگس صندوق کو لیکر اوڑے تین دن کے بعد نیچے کا دروازہ کہولا تمام روے زمین پر پانی پانی نظر آیا
پہر اوپر کا دروازہ کہولا اور تیر کمان مین جوڑا خواص نے کہا یہہ تیر کسکو ماریگا کہا خدا کو خواص نے کہا یہہ وہ خدا ہی کہ سبکو قہور کرے نمرود
اوسپر غصہ ہوا اور اوسکو نیچے گرا دیا خدا تعالی بحساب اوسکو بہشت مین لیگیا ۔ پہر نمرود نے وہ تیر آسمانکی طرف چہوڑا خدا تعالی نے اوس
تیر کو ایک مچہلی کے خون مین آلودہ کرکر نمرود مردود کے پاس رکہا اسنے خوش ہوکر اوس گوشت کو کہ اوپر تہا نیچے کیا کرگسون نے نیچے کا قصد کیا
جب زمین پر آیا تو پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس پاس گئے اور کہا ایمان لا اوسنے کہا مینے تیرے خدا کو مار ڈالا یہہ تیر خون آلودہ
موجود ہے حضرت ابراہیم نے کہا میرے خدا کو کوئی نہین مار سکتا کہا تیرے خدا کا کتنا لشکر ہے حضرت ابراہیم نے کہا اوسکے لشکر کا شمار سوا
اوسکے کوئی نہین جانتا اور وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ یعنے اور کوئی نہین جانتا لشکرون پروردگار تیرے کو مگر وہ آپ ہی ۔ نمرود نے کہا مین اپنا
لشکر جمع کرتا ہون تو خدا کا لشکر جمع کر کہ تیرے ساتہہ لڑون گا پہر اوس مردود نے تمام سپاہ کو زمین پر جمع کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
مناجات کی کہ ای احد جیون یہہ ملعون تیرے لشکر سے لڑنے آیا ہو اسکو ہلاک کر حضرت ابراہیم کی دعا قبول ہوئی اور فرشتونکو حکم ہوا کہ ایک دریا
کوہ قاف مین سے کہولدو اور پہر ہر سوار نمرود پر ایک ایک مچہر بہیجدو وہ مچہر جمع ہوکر ابر کے مانند ہوا مین آئے حضرت ابراہیم نے کہا
دیکہہ یہہ ہے خدا کا لشکر نمرود نے کہا علم کہڑے کرو اور نقارہ بجاو وہ آدمی غل مچانے لگے اور بوق بہونکنے لگے تا مچہرونکا لشکر متفرق ہو جاے
لیکن کچہہ فائدہ نہ نکلا ہر سوار پر ایک مچہر بیٹہہ گیا اور ہر ایک مچہر اپنی خرطوم سے ہر ایک کا مغز اور گوشت اور رگ وپے کہا گیا اور ایک
ذرہ اسکے بدنکا باقی نہ چہوڑا ۔ ان مچہرونمین ایک ایسا مچہر تہا کہ وہ ایک پاؤن سے لنگڑا اور ایک آنکہہ سے کانا اور تمامی اعضاؤن
مین سے ایک عضو سے ناقص تہا وہ کہتا تہا اوسنے خدا تعالی سے درخواست کی کہ یا الہی نمرود کا ہلاک میرے ہاتہہ ہووے چنانچہ اسکی دعا
قبول ہوئی نمرود مردود اپنے محل مین بیٹہا ہوا فکر کر رہا تہا کہ وہ پشہ لنگ بیمار لنگڑا اسکے زانو پر آن بیٹہا اسنے اپنی جورو سے کہا ایسے
جانور تہے کہ جنہون نے میرے لشکر کو ہلاک کیا اور یہہ مین انہین سے ایک کو نہ مار سکا فی الحال وہ مچہر وہان سے اوڑ کر ناک کے رستے سے اسکے
دماغ مین گہس گیا اور اسکا مغز کہانے لگا یہہ درہم وبرہم ہوتا تہا کبہی کہڑا ہو جاتا تہا اور کبہی بیٹہہ جاتا اور گاہے لیٹتا اور لوٹتا
غرض کچہہ علاج نہ بن آتا تہا لیکن اگر کوئی کچہہ اسکے سر پر مارتا تو کاوش اوس مچہر کی کم ہو جاتی اور اسکو تسکین ہوتی ورنہ پیچ وتاب کہایا
کرتا پہرتا مرا اوسی چالیس دن تک بعد حضرت ابراہیم نمرود کے پاس گئے اور کہا کہو لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ نمرود نے کہا کون ہے

کہ گواہی دے کہ خدا ایک ہے اور تو رسول ہے پس جو کچھ کہ وہان اثاث البیت سے تہا فرش اور ہتہیار وغیرہ سب نے بزبان فصیح اور
بیان صریح کہا لا الٰہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ اوس نمرود نے کہا سب جہاب جادو ہے اور دریا مین ڈالدو۔ پہر کہا اب کون ہے
گواہی دیوے پہر دیوارین اور ستون اور دروازے بہی کلمہ توحید اور رسالت کے ساتہہ گویا ہوئے ملعون نے کہا انکو بہی اوکہاڑ ڈالو اور
جلادو اور کہا اب کون ہے جو گواہی دیوے حضرت ابراہیم نے کہا اب تیرے بدن کے کپڑے اونہون نے بہی اسیطرح گواہی دی۔ اور اسنے
خفا ہوکر انکو بہی اوتار ڈالا اور جلادیا اور کہا اب کون ہے گواہی دیوے اوسوقت حضرت جبرئیل آئے اور کہا اے ابراہیم کافر بوقت مرگ
خدا سے ڈرتے ہین اور ایمان لاتے ہین لیکن یہہ اور زیادہ کفر کرتا ہے اب اسکی ہلاک ہونے مین دیر نہین چاہیئے فی الحال مچہر اوسکی ناک مین
سے باہر نکل آیا اور نمرود مرگیا اور ایک روایت مین ہے کہ نمرود کا ایک نوکر تہا وہ اوسکے سر پر موگری لکڑی کی مارتا تہا جب اوسکو قرار
ہوتا تہا تا انکہ چالیس رات دن اسیطرح پر گذری اور وہ عاجز ہوا ایک دن خفا ہوکر ایک مرتبہ ایسی زور سے وہ موگری اوسکے سر پر
ماری کہ سر اوسکا پہٹ گیا اور اوسیوقت مرگیا اور وہ مچہر مرغ کے مثال اوسکے مغز مین سے نکلکر اوڑ گیا اور رلباب مین لکہا ہے کہ
خدا تعالی نے نمرود کو مبتلا کیا ساتہہ ایک مچہر کے کہ اوسکی ناک کے رستے دماغ مین چلا گیا اور ام الدماغ مین رہنے لگا اور بڑا ہوگیا اور
چار سو برس تک اوسکے دماغ مین رہا اس مدت مین جب اوسکے سر پر لکڑیان مارتے تہے تو اوسکو ذرہ تسکین ہوتی تہی پہر جو آدمی کہ قوم
نمرود مین سے باقی رہے تہے وہ ایمان لائے اور حضرت ابراہیم کے ساتہہ شام کو گئے اور راہ مین اکثر لوگ اور شہرونکے بہی ایمان لائے اور مسلمان
ہوئے **فصل تیسری** ولادت حضرت اسمٰعیل اور اقامت کرنی انکی حریم حرم محترم مین روضۃ الصفا مین مذکور ہے کہ جب حضرت حق
ذو المنت اور بمقتضی رحمت تعالت صفاتہ وتبالت عطیاتہ حضرت ابراہیم کو بکثرت مواشی وخدم وخیل وحشم ودواب انعام اور
مواشی اور اغنام اور مزارع وضیاع اور بیوت اور بقاع سے مستظہر فرمایا تو انکی خاطر مبارک مین آیا کہ حضرت الوہیت نے الطاف بیغایت
اور اعطاف بینہایت ارزانی فرمائی ہین اور نعمت دنیا وآخرت تمام عنایت کی ہو اگر ایک فرزند بہی کرامت فرمائے کہ وارث منصب نبوت
اور رسالت اور خلق اللہ کو مسالک شریعت قویم اور منہج مستقیم پر راغب ہو تو سلسلہ ہدایت میری نسل مین جاری رہے چنانچہ اسکا تذکرہ
اندر دل تاسف اکثر فرماتے اور دعا مانگتے تہے اور جوکہ ابتک سارہ خاتون تقدیر ربانی اور قضای سبحانی علیہ انتاج سے معطل اور عاری
تہین یعنی انکو کوئی لڑکا بالا پیدا ہوا تہا سبب فرط رغبت حضرت ابراہیم علیہ السلام بوجود فرزند دوام خیال کرتی تہین کہ اس باب
مین کوئی تدبیر کیا چاہیئے آخر الامر باشارہ ملہم توفیق ہاجرہ کو انکی خدمت مین دیا اس غرض سے کہ شاید آنحضرت کی تمنا حاصل ہووے
اور اس سے کوئی فرزند پیدا ہووے چونکہ ہاجرہ بغایت جمیلہ اور فرخندہ حال تہین شرف مصاحبت اور مضاجعت آنحضرت کی [illegible]

اور اوسیوقت ان کا قالب مطہر صدف گوہر وجود اسماعیل ہوا پھر بعد انقضای مدت حمل ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا کہ ہرگز دیدہ مادر دہر
نے اسطرحکا چہرہ نورانی نہ دیکھا تھا اور قابلہ روزگار نے ایسا طفل بے مثل پرورش نکیا تھا - اور اونکا نام بزبان عبرانی اشمویل کہا
کہ آخر کو بسبب کثرت استعمال اسماعیل ہوگیا حضرت ابراہیمؑ کو انکے ساتھ محبت عظیم پیدا ہوئی اکثر اوقات انکو گود مین لیتے تھے اور سارا خاتون کو
مشاہدہ اس حال سے رشک آتا تھا - بنابرین انہون نے قسم کھائی کہ تین عضو اعضاء ہاجرہ سے قطع کرین جبکہ ہاجرہ اس حال سے مطلع ہوئین
بارادہ فرار روپوش ہوگئین اور حضرت ابراہیمؑ نے سفارش کر کر التماس کیا کہ انکے کانون کی لوین چھید کر کچھ اندام نہانی انکے سے
قطع کرین تا انکی قسم راست ہووے اور سارا خاتون نے اس امر کو قبول کیا حضرت ابراہیمؑ نے انکو پیدا کیا اور جسطرح سے کہ قرار پایا تھا
ہاجرہ کے ساتھ عمل مین آیا اسی سبب سے کانونمین سوراخ اور عورتونکا ختنہ کرنا سنت ہوا اور باوجود اس گوشمالی کے بھی عرق حمیت سارا نے
تسکین نپائی اور پیوستہ رشک ہاجرہ اور اسماعیل سے اندوہگین رہتی تھین اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ بخوف ملول
ہونے سارا خاتون کی اسماعیلؑ کو بظاہر نظر محبت سے نہ دیکھتے تھے ایکدن بحکم جبلت بشری ایک مکان مین تنہا اسماعیلؑ کو ہاجرہ کی گود مین دیکھا
اور مہر پدری نے غلبہ کیا اپنی گود مین لیکے انکے رخسارون پر چند بوسے دیے ناگاہ سارا خاتون نے دیکھ لیا اور اونکو نہایت رشک آیا
کہا کہ اسماعیل کو اور اسکی مانکو جہان کہ عمارت اور زراعت نہووے لیجا کر چھوڑ آؤ اور حضرت ابراہیمؑ کہ کثرت حقوق سارا سے ممنون اور
مرہون تھے انکی مخالفت کو قرین مروت نجانتے تھے بلکہ حضرت رب الارباب سے بھی باتباع مشفقت اور دلجوئی مین مامور ہوئے تھے فوراً براق
برق رفتار پر سوار ہو کر اور ہاجرہ اور اسماعیلؑ کو ایک اور سواری پر سوار کر کہ بدلالت او بہمراہی حضرت جبرئیلؑ مکہ معظمہ کیطرف
متوجہ ہوئے اور بعد طی منازل اور قطع مراحل زمزم کے قریب پہنچے - حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا امر الہی اسطرح
ہے کہ ان دونون ماں بیٹونکو یہین چھوڑ دو بعد ازان ہاجرہ اور اسماعیل باشارہ حضرت ابراہیمؑ زیر سایہ درخت کہ قادر مختار نے
اوس مکان سے آب بیخ بغض اپنی قدرت سے سرسبز فرمایا تھا اوترے اور اوسوقت مین طائفہ عمالقہ خارج حرم محترم مین اقامت رکھتے
تھے الغرض حضرت ابراہیمؑ نے تین شبانہ روز اوس مقام مین انکے ساتھ بسر کی اور وہ موضع کہ بغایت خشک اور سنگلاخ خارستان
لق و دق کا نام تھا اور اوسکی ہوا گرمی اثیر سے شعلہ اور ریگ پست زمین اوسکی معدن کبریت سے مخبر گویا کہ خاک سوختہ اوسکی آتش طبیعت
اور ریگ تافتہ اوسکی بہرنگ یاقوت احمر تھی - القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے وہان سے پھرنیکا قصد کیا ہاجرہ نے تضرع و زاری کرنی شروع
کی اور کہا مین عاجزہ ضعیفہ زار اور یہ طفل شیرخوار اور دشت پرخس و خار اور کوہسار سراسر آزار ہمکو کسکو سونپے جاتے ہو حضرت
ابراہیمؑ نے رو کر کہا کہ تمہین خدا تعالی حافظ حقیقی کو سونپا کہ اوسکا حفظ تمکو کافی اور مقصد تمہارا اوسکے الطاف سے حاصل گا

ہاجرہ نے کہا رضیت باللہ ربا حسبی اللہ وعلیہ توکلت اور حضرت ابراہیم اوس مکان سے روانہ ہوئے اور اعلای مکہ پر پہنچکر
بجانب اسماعیل اور ہاجرہ نگاہ کی اور اونکو بیخانمان اور بیآب ودانہ اور بییار وغمگسار اوس بیابان کوہسار مین تنہا دیکھا اور یہ
دعا اوٹھایا ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس
تہوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون یعنے ای رب میرے تحقیق مینے بسائی ہے اولاد اپنی بیچ میدان بن کہیتی
کے نزدیک گہر تیرے باحرمت کی ای پروردگار میرے تو کہ قائم رکہین نماز کو پس کر دل کتنے لوگون کی کہ جہکتے ہون طرف اونکی اور
رزق دے اونکو میووں سے تو کہ وہ شکر کرین۔ القصہ حضرت ابراہیم باچشم پرآب محزون اور غمگین مقام شام کو روانہ ہوئے اور
جب ہاجرہ کے پاس آب وطعام ہوچکا تو حضرت اسماعیل اور انکی مان پر تشنگی غالب ہوئی اور ہاجرہ کا دودہ خشک ہوگیا تو انکو
گمان ہوا کہ اب بجز مرگ کے چارہ نہین معلوم ہوتا اور حضرت اسماعیل نے اضطراب اور بیطاقتی کرنی شروع کی ہاجرہ مشاہدہ اس حال
سے تاب بیتابی فرزند لہذا اسکی اور نہایت اضطراب سے تلاش آب مین کوہ صفا پر چڑہین تا دیکہین کہ کہین پانی یا آبادی نظر آتی
ہے یا نہین ایک لحظہ وہان ٹہر کر اطراف وجوانب کو دیکہا کہین دور ونزدیک کوئی مقام آباد نظر نہ آیا اور کوئی فریادرس نہ دکہائی
دیا مجبور وہان سے اوتر کر اور کپڑے سنبہال کر جلدی جلدی چلنا شروع کیا تا آنکہ اوس وادی سے گذر کر کوہ مروہ پر آئین اور
وہان بہی قدرے توقف کیا اور پانی کا کچہہ پتا نہ پایا چنانچہ سات مرتبہ اسیطرح سعی کی کہ اوسی دستور سے ابتک حاجی اوسکے ساتہہ عمل
کرتے ہین اور ہر دفعہ مین اپنے جگر گوشہ کی خبر لیتی تہین کہ کوئی جانور درندہ نہ پہنچا ہو آخر کار جانب صفا سے انکو کان مین ایک
آواز آئی اوسطرف دہیان کیا اور خوب طرح سے دیکہا کچہہ نظر نہ آیا پہر اوس مکان کی طرف کہ جہان حضرت اسماعیل کو چہوڑ آئی تہین
ایک جانور درندہ کی آواز سنی گہبرا کر جلدی سے اوسکے پاس آئین دیکہا کہ چشمہ آب خوشگوار انکے روبرو جاری ہے اور بعضے کہتے
ہین کہ اوسوقت حضرت اسماعیل کو ایڑیان رگڑتے اور انکے پانو کے نیچے سے پانی اوبلتے دیکہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل
کی پاشنہ سے زمین شگافتہ ہوئی اور چشمہ آب جاری ہوا اور ان دونون نے پانی پیا اور محنت گرسنگی اور زحمت تشنگی سے نجات
پائی اور ہاجرہ نے چاہا کہ مشک آب زمزم سے بہر لین حضرت جبرئیل نے کہا کچہہ حاجت نہین کہ یہہ پانی ہمیشہ رہیگا کہتی ہین کہ ہاجرہ
کنکر پتہر اور خاک نمناک چشمہ مین سے سوت سوت کر نکالتی تہی تا پانی زیادہ آوے اور چشمہ کے گرد تہالہ سا بناتی تہین تا ضائع
نہووے اس اثنا مین ایک آواز جانب آسمان سے سنی کہ پانیکی بہت سے خوف نکر کہ فیاض وہاب نے اس چشمہ کو تیرے فرزند کیواسطے
جاری کیا ہے اور یہہ کبھی خشک نہین ہونیکا اور اللہ تعالی اس سعادتمند کو بشرف نبوت مشرف فرماویگا اور بتوفیق الہی اس مقام

سترگ مین باتفاق خلیل الرحمن کے بنای خانہ خدا مین شریک ہوویگا اور خلق اللہ اقطار عالم سے بزیارت وطواف آویگی
اور اس پانیکو پیئے گی ہاجرہ سُننے سے اس حکایت کو خوشدل ہوئین اور انکی خاطر جمع ہوئی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
و آلہ سے منقول ہے کہ فرمایا ہے رَحِمَ اللّٰہُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْ تَرَکَتِ الْمَاءَ عَلٰی حَالِہٖ لَکَانَ زَمْزَمُ مَاءً مَّعِیْنًا یعنی رحمت کرے خدا تعالے
مادر اسمعیل عم کو کہ اگر چھوڑ دیتی زمزم کو بحال خود ہر آئینہ چشمۂ آب روان ہوتا زمین پر ظاہر القصہ قبیلہ جرہم کہ ایک قوم تھی بنی اعمام
حضرت ابراہیم عم سے کہ ولایت یمن کے ساکن تھے اور بہر تجارت پیوستہ راہ مکہ سے بلاد شام مین جاتے تھے ایک طائفہ انمین سے بعد پیدا
ہونے زمزم کے اسی آمد و رفت مین حرم محترم پر پہنچا ہجوم جانوران پرند خلاف عادت وہان پایا دو آدمی بھیجتا معلوم ہووے
کہ ان جانورونکے یہان جمع ہونیکا کیا سبب ہے جب یہ اوس مقام پر پہنچے دیکھا کہ ایک عورت ایک لڑکے کو لیے ہوئے چشمۂ آب پر بیٹھی ہوئی
ہے انہون نے پوچھا تم انسان ہو یا جن ہاجرہ نے صورت حال بیان کی اور کہا کہ یہ ایک کرامت ہے کہ باری عز اسمہ نے مجھے اور اس
لڑکیکو عطا فرمائی ان دونون نے کہ اوس پانی مین سے پیا بغایت شیرین اور خوشگوار پایا اور پھر پوچھا کہ آیا تمہارے سوا اور کوئی
بھی اس پانیمین حقدار ہے کہا نہین اور انہون نے وادی حرم کو ملاحظہ کیا تو بہت پسند آیا پھر ہاجرہ سے اوس قوم کے آنیکے
واسطے اجازت حاصل کی اور مراجعت کر کر انکو کیفیت حال سے مطلع کیا اور اوس جماعت نے یمن مین جا کر اپنے اہالی اور توابع کو
ہمراہ لیکر ایک اور قبیلہ کے اپنی بنی اعمام مین سے کہ اونکو قطورا کہتے ہین مکہ مین آئے اور سید بنی جرہم مضاض بن عمر اعلای مکہ مین
اوترا اور جہۃ قطورا سمیدع بن عامر نے اسفل اوس بلدہ مبارک مین نزول کیا اور اوس مقام کریم مین عمارتین بنا کر بودوباش اور
رعایت ہاجرہ و اسمعیل عم مشغول اور مصروف ہوئے اور انکو بسبب اختلاط بنی جرہم ایک جمعیت حاصل ہوئی تو سب وحشت تنہائی
انکی جاتی رہی اور حضرت اسمعیل نے اوس قبیلہ مین نشو و نما پایا اور زبان عربی انسے سیکھی حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم عم کو
انتظام حال ہاجرہ اور اسماعیل سے آگاہ کیا انکو اپنے فرزند کے دیکھنے کی آرزو ہوئی سارا خاتون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ
اسماعیل عم کو دیکھون کہا بہتر لیکن اس شرط سے کہ جب وہان پہنچو تو سواری ملاقات کرو آؤ حضرت ابراہیم عم نے قبول کیا اور روانہ ہوئے
جب وہان پہنچے تو ہاجرہ نے انکو دیکھا فی الحال انکے استقبال کیواسطے آئین اور انکو اپنے گھر کے پاس لائین اور چاہا کہ یہ سواری
پر سے اوترین اور انکا سر دہووین حضرت ابراہیم عم نے کہا مینے سارا سے عہد کیا ہے کہ سواری سے ملاقات کرون ہاجرہ ایک
پتھر لائین اور حضرت ابراہیم عم نے اونٹ کو بٹھایا اور ایک پاؤن اوس پتھر پر رکھا اور اوسطرف جھکے اور ہاجرہ نے انکا آدھا سر دہویا
پھر اوس پتھر کو دوسری طرف رکھا اور اونہون نے دوسرا پاؤن اوس پر قائم کیا اور ادہر کا آدھا سر دہویا گیا —

پہر حضرت اسمعیلؑ کو دیکہا یہہ بڑے ہو گئے تھے انکو دیکہکر بہت خوش ہوئے اور کہتے ہین کہ انکے دونون قدمونکا اوس پتھر مین نقش
ہو گیا کہ ابتک وہ پتھر موجود ہے اور حاجی اوسپہ نماز پڑہتے ہین اور اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہین پہر انسے رخصت ہو کر سارا کے
پاس آئے اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے ۔ روایت ہی کہ جب حضرت ابراہیمؑ عبادت مین قرائت کرتے تھی تو کوس بہر تک آواز
خوش الحان جاتی تھی اور روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ ہر سال حضرت ابراہیمؑ باجازت سارا خاتون حضرت اسمعیلؑ کی دیکہنے کو شہر شام
سے مکہ مین آتے تھے اور سر سواری ملکر اوسیدن پہر جاتے تھے مفسرین نی لکہا ہی کہ حضرت ابراہیم نی نذر کی تھی کہ جب حضرت کبریائی
ذو الجلال انکو فرزند عطا فرماوے تقربًا الی اللہ اوسکو قربانی کرین ہر گاہ کہ حضرت اسمعیل پیدا ہوئی حضرت ابراہیمؑ اوس کلام
کو بہول گئے تا آنکہ حضرت اسمعیلؑ بڑے ہوئے ایک شب حضرت ابراہیمؑ قربانگاہ مکہ مین سوتے تھے خواب مین دیکہا کہ ایک شخص کہتا ہی
فرمان الٰہی نافذ ہوا ہی کہ اپنے فرزند کو قربانی کر حضرت ابراہیمؑ خواب سی بیدار ہو کر متفکر ہوئے کہ آیا یہہ خواب رحمانی ہی یا شیطانی
دوسری رات پہر وہی خواب دیکہا اور بہت مضطر ہوئے تیسری شب اوسی دستور سے پہر خواب ہوا اور ندا آئی کہ ای ابراہیمؑ
شیطان تجکو اطاعت حکم پروردگار نہین کرنے دیتا اوٹھ جس امر پر کہ مامور ہوا ہی بجا لا ۔ اور عجائب القصص مین لکہا ہے کہ انہون
نے آٹھوین شب ذی الحجہ کو خواب مین دیکہا کہ انکو کوئی کہتا ہی کہ اوٹھہ قربانی کر انہون نی صبح کو دو سو اونٹ قربانی کیے نوین شب کو
پہر وہی خواب دیکہا پہر دو سو اونٹ قربانی کیئے اور چوتھی رات خواب مین دیکہا کہ انکو کہتے ہین کہ اوٹھہ اور اپنے فرزند کو قربانی
کر کہ پیغمبرون کا خواب بمنزلہ وحی واجب التعمیل ہوتا ہی پس صبح کو حضرت ابراہیمؑ سارا خاتون سے اجازت لیکر ہاجرہ اور اسمعیلؑ کے
پاس آئے اوسوقت حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نو برسکی عمر تھی اور انوار التنزیل اور مدارک مین لکہا ہی سورۂ والصافات مین کہ تیرہ برسکی
عمر تھی اور معالم مین لکہا ہی کہ بقول بعضی سات برسکا سن تہا پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ہاجرہ سی کہا کہ اسمعیلؑ کی زلفون مین کنگہی کر اور اوسکی زلفونکو مشک
اور عنبر سی آلودہ کر کی گوندہ اور آنکہون مین سرمہ دی اور اچہی کپڑی پہنا کہ ایک جگہہ اسکو مہمان لیجاؤنگا ہاجرہ نی بموجب کہنی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے حضرت اسماعیلؑ کو آراستہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک چہری اور ایک رسّی اپنی آستین مین رکہکر روانہ ہوئے اور حضرت
اسماعیل پیچہی پیچہے ۔ شیطان بصورت ایک پیر مرد حضرت ابراہیمؑ کے پاس آیا اور پوچہا کہان جاتی ہو حضرت نی کہا اس شعب مین ایک
مہم درپیش ہے ابلیس نے کہا واللہ کہ شیطان نے تجکو اسماعیل کے ذبح کے واسطے کہا ہی انہون نے اسکو پہچانا اور کہا دور ہو
ای دشمن خدا کہ اپنی پروردگار کے حکم پر عمل کرونگا شیطان انسے مایوس ہو کر ہاجرہ کی پاس آیا اور کہا ابراہیمؑ تیری بیٹے کو اسواسطے
لیگیا ہے کہ اوسکو مار ڈالی ہاجرہ نی کہا کوئی باپ اپنی بیٹے کو بیگناہ نہین مار ڈالتا کہا خدا نی اوسکو اسطرح پر کہا ہی ہاجرہ نے کہا

اگر خدا نے کہا ہی تو رضینا برضاء اللہ پہر وہ ملعون حضرت اسمعیلؑ کے پاس آیا اور کہا تیرا باپ تجکو اسواسطے لیجاتا ہی حضرت اسمعیلؑ
نے کہا کوئی باپ بیٹے کو نہین مارتا کہا خدا نے اسطرح کہا ہی حضرت اسمعیل نے کہا میری جان خداتعالی پر فدا ہے جو میری قربانی
خدا کی واسطے ہو تجکو ای لعنتی میرے ساتہہ کیا کام ہے اور جب آگے چلے تو پہر حضرت اسماعیلؑ نے اپنے باپ سے پوچہا کہ ای پدر مہربان
مجکو کہان لیے جاتے ہو حضرت ابراہیمؑ نے کہا یَا بُنَیَّ اِنِّی اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّی اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یعنے ای چہوٹے بیٹے میرے
تحقیق مین دیکہتا ہون بیچ خواب کے تحقیق مین ذبح کرتا ہون تجکو پس دیکہہ کیا دیکہتا ہے تو حضرت اسماعیلؑ نے کہا دوستان
خدا انکو خواب نہین کرتے اور تو اوسکی دوستی کا دعوی کرتا ہے اگر رات کو نہ سوتا تو یہہ خواب نہ دیکہتا خواب کو دیدہ عشاق مین کیا
کام اور عاشقونکی آنکہونمین خواب کا کیا مقام پہر کہا یَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ یعنے ای باپ میرے
جس امر کے ساتہہ کہ تو مامور ہوا ہے اوسکو عمل مین لا کہ مجکو انشاء اللہ تعالی صبر کرنے والونمین سے پاویگا اور تاخیر نکر کہ شیطان
چاہتا ہے کہ مجکو اس راہ نیک سے پہیرے پہر دونون ابلیس کیطرف پتہر پہینکنے لگے کہ حاجیون پر رمی جمرہ اسی سبب سے مقرر ہوا ہے
پہر حضرت ابراہیمؑ نے کہا ای فرزند اب کیا کہتا ہے کہا ہزار جان میری خدا پر فدا ہے اور معالم مین ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے
کہا ای پدر تجکو تین وصیتین کرتا ہون اول یہہ کہ میرے ہاتہہ پاؤن مضبوط باندہہ دینا کہ مبادا اوسوقت مجکو جنبش ہووے اور صبر
نکر سکون اور گنہگار ہوؤن یا اضطراب کرون اور تڑپون اور تیرے کپڑے لہو مین بہرجاوین اور مین بے ادبی کے ساتہہ منسوب
ہون دوسرے یہہ کہ منہہ میرا خاک پر رکہدینا کہ تو میرا منہہ نہ دیکہہ سکے اور مین تیرا منہہ نہ دیکہہ سکون مبادا مہر پدری اور فرزندی جوش
مین آوے اور قربان خداوندی مین تقصیر یا تاخیر واقع ہووے تیسرے یہہ کہ جب تم گہر مین جاؤ تو میری طرف سے سلام اور دعا
بسیار میری مادر دلفگار کو پہنچانا اور جامۂ خون آلودہ میرا اوسکو دیدینا کہ میری نشانی اوسکے پاس ہی اور وہ اوسکو دیکہنے
سے تسکین پاتی رہے کہ میرے سوا اور فرزند نہین ہے پہر حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتہہ پاؤن رسی سے
مستحکم باندہے اور چہری انکے حلق پر پہیری چہری نے کام نکیا کہا ای پدر شاید تو چہری کی پشت پہیرتا ہے چاہیے کہ کچہہ دغدغہ اپنے
خاطر شریف مین نلاؤ کہ مین نہایت خوش ہون حضرت ابراہیم نے بقوت تمام چہری کو کہینچا پہر بہی چہری نے نہ کاٹا۔ حضرت
اسماعیل نے کہا ای پدر چہری کی نوک میرے حلق مین اوتار دے حضرت ابراہیمؑ نے چہری کی نوک حلق پر رکہکر زور کیا یہانتک
کہ پہل دستہ مین گہس گیا حضرت ابراہیمؑ نے خفا ہو کر چہری کو زمین پر پہینک دیا چہری نے گویا ہو کر کہا ای ابراہیمؑ جسنے تجکو ایک بار
کہا کاٹ مجکو ستر بار کہا مت کاٹ اور کشاف مین لکہا ہی کہ حق تعالی نے تانبے کے خار بشکل حلقہ اسمعیلؑ کے حلق پر ظاہر کردیے

کہ وہ چہریکو کاٹنے سی باز رکہتی تہے اور یہہ بہی لکہاہی کہ حلق اونکا کٹتا تہا لیکن پہر درست ہو جاتا تہا اوسیوقت تکبیر سنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور مدارک مین لکہاہے کہ ذبح کرنیکے وقت حضرت جبرئیلؑ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
پہر حضرت اسماعیلؑ نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ حضرت ابراہیمؑ نے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور یہہ سنت ذبح کے وقت باقی رہی او
اوسی ساعت مین خدا تعالی نے فدای حضرت اسماعیلؑ ایک گوسفند ابلق بہیجا کہ رنگ اوسکا سیاہ اور سفید تہا اور ایک روایت سی تمام
بدن سفید تہا اور سر اوسکا سیاہ معالم مین ہے کہ بقول اکثر مفسرین وہ بکرا تہا کہ چالیس برس جنت مین چرا تہا اور بقول ابن عباسؓ اور
مدارک مین بہی ہے کہ وہ گوسفند قربانی ہابیل تہا کہ خداتعالی نے اوسکو فردوس اعلی مین پرورش کرکے حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ کیا کہ
وَفَدَیْنَاہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ یعنے فدیہ کیا ہمنے اوسکا ایک مذبوح عظیم — فرمایا ہے اور اگر حضرت اسماعیلؑ ذبح ہو جاتے تو یہہ سنت باقی رہتی
اور آدمیون پر اپنے فرزندون کا ذبح کرنا واجب ہوتا اور روضۃ الصفا مین ظاہر ہوتا ہی گوسفند کو اسطرح پر لکہاہی کہ چہری نی حضرت
اسماعیلؑ کے گلے پر کام نکیا اور ابراہیمؑ متعجب ہوئی اس اثنا مین ندا غیب سے آئی کہ یا ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا یعنے ای ابراہیمؑ تحقیق
کہ راست کیا تونے اپنی خواب کو اور دوبارہ پہر انکے کانمین ندا آئی کہ اپنے پیچہے نگاہ کر جو کہ تجہکو دکہائی دیوے اوسکو ذبح کر کہ تیرے فرزند
کا فدا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہر کر دیکہا کہ ایک گوسفند پہاڑ کیطرف سی آتا ہے حضرت اسمعیلؑ کو اوسیطرح چہوڑکر اوس گوسفند
کی طرف متوجہ ہوئی اور وہ انکی طرف سے بہاگا اور یہہ اوسکے پیچہے روانہ ہوئی اور نزدیک ہر جمرہ کی جمرات سے کہ عبارت جمرہ اولی اور
وسطی اور کبری سے ہے سات پتہر اوس گوسفند کیطرف پہینکے تا آنکہ جمرہ کبری مین اوسکو پکڑا اور منا مین کہ قربانگاہ مکہ ہے لاکر ذبح
کیا اور اس اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ہاتہہ پاؤن ذبیح کے کہولکر کہا کہ ای اسمعیلؑ اسوقت حضرت قاضی الحاجات سے
دعا مانگو اور اپنا مطلب چاہو کہ یہہ وقت اجابت دعا ہی حضرت اسمعیلؑ نے دست نیاز بدرگاہ کارساز بے نیاز اوٹہایا اور کہا کہ یارب
جمیع اپنے بندونکو کہ مومن اور موحد ہو گذرے اپنی بخشش اور عفو کر جب خلیل الرحمن اپنے فرزند کیطرف متوجہ ہوئی اور حضرت جبرئیلؑ
کے ہاتہہ پاؤن کہولنے اور کیفیت دعا سے مطلع ہوئی کہا ای فرزند تو موید ہے بتائید ربانی اور موفق ہے بتوفیق سبحانی اور انکو
ہاجرہ کی سپرد کیا اور سارا پاس گئے اور ہر سال مین ایک مرتبہ سارا سے اجازت لیکر بسواری براق برق رفتار صبح کو روانہ ہوتے اور
بوقت چاشت مکہ مین پہنچتے اور اہل و عیال کو دیکہکر اوسیوقت مراجعت کرتے تہے — القصہ جب گیارہ برس سن مبارک حضرت
اسماعیلؑ سے گذرے ہاجرہ نے کہ بانی قصر حیات انکی تہین تولیت ولایت عمر سے معزول ہو کر عالم قدس علوی پر عروج کیا اور
بنی جرہم نے باتفاق فرزند ارجمند کے تجہیز اور تکفین مین مشغول ہو کر انکی جسد مبارک کو مکہ معظمہ مین قریب حجر اسود مدفون کیا

حضرت اسمعیلؑ نے شدت حزن اور مفارقت والدۂ ماجدہ سے چاہا کہ اوس سرزمین مین سے رحلت کرین خلان و احباب و
اخوان و اصحاب کہ بیدار رہا یون انکے انس تمام رکھتے تھے مانع آئے اور بنا بر رفع وحشت اور تنہائی ایک دختر نیک اختر قبیلہ اشراف ایسے
انکے نکاح مین دی اور انکو سواری اور شکار پر رغبت تمام پیدا ہوئی اکثر اوقات کوہ و صحرا مین پہرتے تہے اور تفسیر معالم التنزیل اور
بحر المواج اور زاہدیہ مین لکہا ہے اور ابن عباس نے نقل کی ہے کہ بعد انتقال ہاجرہ حضرت خلیل الرحمن بسبب معمول مکہ مین تشریف لائے
اور ہاجرہ کی وفات پر مطلع ہوئے اور سنا کہ اسماعیلؑ خانہ دار ہوئے ہین انکے دروازے پر آئے اتفاقاً اوس وقت یہ بنا بر شکار صحرا
مین گئے تہے اور معیشت انکی یہی تہی کہ تیر و کمان سے حلال جانورونکو شکار کر لاتے تہے اور آب زمزم مین پکا کر کہاتے تہے اور حق تعالیٰ
انکو اسیقدر پر قناعت دیتا تہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب حضرت اسمعیلؑ کو نپایا انکی بی بی کو دروازہ پر بلایا اور پوچہا کہ تیرا خاوند
کہان گیا ہے اور کب آویگا اوسنے کہا بنا بر تلاش معاش صحرا مین گیا ہے اور شام کو آویگا حضرت ابراہیمؑ کو اندیشہ ہوا کہ اگر مین شام
تک یہان توقف کرونگا اور حضرت اسمعیلؑ آوینگے تو مجکو جانے نہین دینگے اور شبکو رہنا پڑیگا اور خلاف شرط اور وعدہ لازم
آویگا اور مدعا احوال پرسی سے تہا بہتر یہہ ہے کہ انکی بی بی سے احوال پوچہہ کر مراجعت کرون دروازے پر کہڑے ہوکر انکی بی بی سے
احوال پوچہنا شروع کیا تا آنکہ گذران اور معیشت انکی دریافت کی اوس عورت نے کہا غایت تنگی اور مشقت سے گذرتی ہے اور بہت سی
شکایت کی حضرت ابراہیمؑ نے سنکر فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اور یہہ کہدینا کہ اپنے دروازے کی
چوب سر دل بدل ڈالے کہ یہہ سردل لائق تیرے نہین ہے پس یہہ کہکر مراجعت کی جبکہ شام کو حضرت اسمعیلؑ گہر مین آئے کچہہ آثار انوار
برکات نبوت کہ انکو محسوس ہوئے اپنی بی بی سے پوچہا کہ کوئی شخص یہان آیا تہا کہا ہان ایک پیر مرد نے کہ گہوڑے پر سوار ایسی
شکل تہی اور ایسا رنگ اس دروازے پر کہڑے ہوکر مجکو بلایا اور تمہارے حالات سے بیان ہوا حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے
دلمین جانا کہ یہہ پیر مرد حضرت ابراہیمؑ تہے کسواسطے کہ اپنی والدہ سے حلیہ اور شمائل حضرت کے سنے تہے۔ القصہ حضرت اسمعیلؑ کی بی بی نے
تمام ماجرا بیان کیا اور کہا کہ مجہسے وجہ معیشت پوچہتے تہے مینے کہا ہم کمال فقر اور تنگی مین گرفتار ہین حضرت اسمعیلؑ نے پوچہا کہ پہر وہ
پیر مرد کیا کہہ گیا کہا یہی فرمایا گیا کہ اپنے خاوند کو بعد سلام کے کہنا کہ اپنے گہر کی دہلیز بدل ڈالے حضرت اسمعیلؑ نے کہا کہ وہ
میرے باپ تہے کہ تیرے بدلنے کو کہہ گئے ہین پس اب تو اپنے باپ کے گہر جا اور مجہسے کچہہ سروکار نہ رکہہ الغرض جب حضرت اسمعیلؑ نے
اوس بی بی کو جدا کیا ایک اور شخص نے فرقہ جرہم سے اپنی دختر نیک اختر کا انکے ساتہہ نکاح کر دیا تا آنکہ بعد از مدت معہود حضرت
ابراہیمؑ پہر سارا خاتون سے اجازت لیکر حضرت اسمعیلؑ کے دیکہنے کے واسطے روانہ ہوئے جب گہر پر پہنچے تو اتفاقاً پہر انکو نپایا

پوچھا کہ اسمعیلؑ کہان ہے انکی نئی بی بی دروازہ پر آئی اور کہا کہ مرحبا یا حضرت آئیے اور اوترئیے اور فرمایئے کہ مین سر مبارک دہوؤن کہ غبار راہ سے بہت گردآلودہ ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجکو سواری پر سے اوترنیکی اجازت نہین ہے وہ بی بی ایک بڑا پتھر لائی اور اونکی رکاب کے متصل رکہا اور اوسپر چڑہی اور حضرت ابراہیمؑ نے بہی اپنے پاؤن سے اوس پتھر پر زور دیا اور سر کو جہکایا اوس بی بی نے اونکے سر کو خوب دہویا اور شانہ کیا اور حضرت ابراہیمؑ احوال پرسی حضرت اسمعیلؑ کی کرتے تہے اور وہ شکرگذاری اونکی اخلاق اور اوضاع کی کرتی تہی تا آنکہ پوچھا معیشت اور گذران کسطرح پر ہے کہا الحمد للہ کمال رفاہیت سے اوقات گذرتی ہے حق تعالی نے ہمکو کسیکا محتاج نہین کیا حضرت اسمعیلؑ صحرا سے گوشت شکار لاتے ہین اور آب زمزم ہمارے پاس موجود ہے اوس گوشت اور اوس پانی سے بخوبی گذرتی ہے حضرت ابراہیمؑ نے انکی حق مین دعاے خیر کی اور کہا کہ حق تمکو اس گوشت اور پانی مین برکت عطا فرماوے حدیث شریف مین آیا ہے کہ خاصیت انکی دعا کی سے یہہ ہوا کہ جو کوئی مکہ معظمہ مین گوشت اور پانی پر اکتفا کرے اوسکو قسم غلہ سے حاجت نہ پڑے اور قوت اوسکی برقرار رہوے اور اور شہرو نمین یہہ خاصیت نہین ہے القصہ جب حضرت ابراہیمؑ نے بخوف شب باشی زیادہ توقف نکیا اور قصد مراجعت کر کر اوس بی بی سے فرمایا کہ جب تیرا خاوند آوے تو میری طرف سے اوسکو سلام پہنچانا کہ یہہ دہلیز تیرے گہر کے دروازہ کی بہت خوب ہے اسکو غنیمت جان اور نگہہ رکہہ شام کو کہ حضرت اسمعیلؑ آئے انوار و برکات اپنے باپ کی آنیکے دریافت کر کر اپنی بی بی سے پوچھا کہ آج کوئی شخص یہان آیا تہا انکی بی بی نے کہا ایک پیر روشن ضمیر متصف باوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ آیا تہا مینے اوسکا سر دہویا اور خدمت کی لیکن وہ سواری پر سے نہ اوترا اور ہماری معیشت کا بہت حال پوچھا اور ہمارے واسطے دعاے خیر کی اور چلا گیا حضرت اسمعیلؑ نے کہا کہ سوا اسکے اور کیا فرما گیا کہا کہ بعد از سلام کے تمکو بنا بر حفاظت دہلیز خانہ کی حکم دیا ہے حضرت اسمعیلؑ نے کہا کہ وہ پیر مرد میرے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام تہے کہ تیرے حق مین سفارش کر گئے ہین کہ تا بحسن سلوک تجہسے پیش آؤن — الغرض جب ایک مدت گذری پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمعیلؑ کے دیکہنے کا اشتیاق ہوا سارا خاتون سے کہا کہ مین دوبارہ اسمعیلؑ کے دیکہنے کے واسطے گیا لیکن اوسکو نہ دیکہا اگر اجازت دو تو ایکبار چندروز وہان رہون کہ تسلی حاصل ہووے حضرت سارا نے بخوشی رخصت دی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام روانہ ہوئے جب وہان پہنچے دیکہا کہ حضرت اسمعیلؑ ایک درخت کی نیچے زمزم کے متصل بیٹہے ہوئے تیرونکو درست کر رہے ہین بمجرد دیکہنے کے حضرت اسمعیلؑ نے پدر بزرگوار اپنے کو پہنچانا اور بے اختیار اوٹہکر معانقہ کیا اور جو کچہہ کہ فرزند سعادتمند کو پدر بزرگوار کے ساتہہ چاہیے عمل مین لائے اور حضرت ابراہیمؑ چندروز وہان رہے - ایکدن حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا خدا تعالی تجکو بعد سلام فرماتا ہے کہ ایک مکان بنا کہ وہ طواف گاہ خلائق ہووے پوچہا کہان بناؤن

کہا روانہ ہو تا تجکو معلوم ہو دسے پہر حضرت ابراہیمؑ اونٹ پر سوار ہوئے اور ایک ابر پیدا ہوا کہ وہ موافق اندازہ خانہ کعبہ تھا وہ ابر
بہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برابر جاتا تھا پہر جبرئیلؑ نے کہا جہان یہہ ابر ٹھہر جاوے اوسکے سایہ کے نیچے کی زمین پر بنا کرو جب وہ
ابر کعبہ کی جگہہ پر پہونچا وہان کہ ایک ٹیلہ ریگ سرخ کا تھا ٹھہر گیا اور ایک روایت سے ایک سانپ آیا اور کعبہ کے اندازہ کے موافق اوسنے
گنڈلی ماری اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو بتایا کہ اسقدر بنا اور ایک خط مدور برابر سایہ ابر کے کہینچا
اور معالم مین سورہ انبیا مین لکہا ہی کہ بقول بعضے حق سبحانہ تعالی نے ہوا چلائی کہ وہ اوس جاگہی اور گرد آگرد کعبہ کے جگہہ کو جہاڑ دیا
اور بقول کلبی اوس ابر مذکور مین ایک سر تہا کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے ساتہہ کلام کرتا تہا کہ برابر میرے گہر بنا پہر تقدیر حضرت ابراہیمؑ کندیدگی
اطراف ٹیلہ مذکور مین مصروف ہوئے اور تہ زمین سے ایک بنیاد سنگین مستحکم نکلی کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت کی بہری ہوئی تہی
اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ قبل از نازل ہونے بیت المعمور کے اس جگہہ پر ابو البشر کو حکم ہوا تہا کہ بنیاد اسکی بہر و چنانچہ حضرت جبرئیلؑ
نے ایک پر اپنا مارا اوسکے صدمہ سے طبقہ ساتوان سفلی زمین کا ظاہر ہوا تہا اور معلوم ہوتا تہا کہ گویا ایک بنیاد موجود ہے اوسپر فرشتون
نے سنگہای کلان کہ ایک ایک ایسا بہاری تہا کہ تیس آدمی قوی ہیکل اوسکو نہ اوٹہا سکین وہان لائے اور اوس بنیاد مضبوط کو تا بطبقہ
اعلی اور سطح ظاہر زمین تک پہنچایا کہتے ہین کہ وہ پتھر ان پانچ پہاڑون کے تہے کہ کوہ لبنان اور طور زیتا اور طور سینا اور جودی اور حرا ہی
پہر اوسوقت بیت المعمور کو کہ صفت اوسکی بیچ قصہ حضرت آدم علیہ السلام کے مفصل مذکور ہوئی وہان رکہا تہا جو کہ وہی بنیاد
آپ نکل آئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسپر دیوارین بنانی شروع کین تفسیر بحر المواج مین لکہا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام
پتھر لاتے تہے اور حضرت ابراہیمؑ اور اسمعیل علیہ السلام بناتے تہے اور بعضی روایتون سے چُننا عمارت کا کام حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا اور پتھر لانا کوہ ابو قبیس اور حرا اور ورقان سے عہدہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کا تہا اور ارتفاع عمارت حضرت ابراہیمؑ نے اوسوقت
مین نو گز کا کیا تہا اور دور اسکا حجر اسود سے تا رکن شامی تینتیس ۳۳ گز اور رکن شامی سے تا رکن غربی بائیس ۲۲ گز اور رکن غربی سے تا رکن
یمانی اکتیس ۳۱ گز اور رکن یمانی سے تا حجر اسود بیس گز اسی ہیات کعبہ معظمہ کی اوس زمانہ مین بشکل طولانی کہ دروازہ اوسکے عرض سے
زیادہ تہی اور درمیان طول شرقی اور غربی کے بہی اختلاف ہے مگر کم کہ بدون غور کامل نظر نہین آتا اور ایسا ہی عرض جانب جنوب
و شمال بہی مختلف ہے اور اوسوقت خانہ کعبہ پیوستگی زمین سے رکہتا تہا یعنی کرسی وار نہ تہا بلندی اوسمین نہ تہی اور فضای محض
تہی مگر بادشاہ تبع حمیری نے اوسمین کواڑ لگائے اور زنجیر و قفل واسطے اوسکی بنائے اور حضرت ابراہیمؑ نے اندرون خانہ کعبہ جانب
راست مین ایک گڑہا کہودا تہا بمنزلہ خزانہ کے کہ نذر اور ہدایا جو آوے تو اوس مین رکہا جاوے اور جب دیوار برابر قد انسان بلند ہوئی

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیلؑ کو فرمایا کہ میری واسطے ایسا بڑا پتھر لاؤ کہ اوسپر کھڑا ہوکر دیوار کو بلند تر بناؤن یہہ اوسکی تلاش
کوہ ابوقبیس پر کرتے تہے کہ حضرت جبرئیل سے ملاقات ہوئی انہون نے کہا کہ دو سنگ بزرگ حضرت ابوالبشر کے ساتہہ بہشت
سے روی زمین پر آئے ہین اور بہت برکت عظیم رکہتے ہین کہ اوسکو حضرت ادریس علیہ السلام نے خوف ظہور طوفان نوحؑ اسی پہاڑ مین
مخفی دفن کردیا ہے ایک کو حضرت ابراہیمؑ کے کہڑے ہونیکے واسطے لیجاؤ اور دوسریکو جانب گوشہ خانہ کعبہ پر جانب راست دروازیکے
رکہو تاکہ جو کوئی طواف کرے پہلے اس پتہر کو چومے حضرت اسمعیلؑ دو مرتبہ مین دونون کو اوٹہالائے اور حضرت جبرئیلؑ بہی ہمراہ اونکے
آئے اور سنگ سیاہ کو کنج خانہ کعبہ پر رکہنے کو کہا اور دوسرے پتہر پر حضرت ابراہیمؑ کو کہڑے ہونیکو اشارہ کیا اس سنگ مین یہہ خاصیت
ظاہر ہوئی کہ بقدر ارتفاع عمارت کے یہہ بہی بلند ہوتا جاتا تہا اور اثر نقش اونگلیونکی ہر دو قدم حضرت ابراہیمؑ اوسمین منقش ہوا اور سنگ دوسرا
جو سیاہ تہا اوس سے ایک روشنی ایسی ظاہر ہوئی کہ چارون طرف کعبہ معظمہ کی مسافت بعید تک نور اوسکا پہنچتا تہا چنانچہ حد حرم
منتہای اوسی نور تک مقرر ہوئی ہے کہ بعد فراغ اور اتمام تعمیر کعبہ کے وہین تک حد حرم تعین کی ہے **اور** لکہا ہی کہ اختتام تعمیر ابراہیمی
پچیس دنمین ہوئی تہی یعنی غرہ ذیقعدہ کو بنانا شروع کیا تہا اور اوسی مہینے کی پچیسوین کو تمام ہوا **اور** حدیث صحیح مین وارد ہی کہ حجر
اسود ابتدا مین سفید تہا اور نورانی ایسبب مس کرنے گنہگارونکی کالا اور بےنور ہوگیا ہے **اور** قتادہ سے مروی ہے کہ ہاتہہ لگانا
اور مس کرنا اوس پتہر کو کہ جسپر نقش قدم حضرت ابراہیمؑ تہا قبل از امت محمدی رواج نہ تہا لہذا ایسبب ہاتہہ پہنچنے ہزارون آدمیون کے
اب نشان قدم فرسودہ ہوگیا ہے **اور** عبداللہ بن الزبیر سے نقل کی ہے کہ انہون نے ایک گروہ کو مسح کرتے ہوئے اوس سنگ
کو دیکہا کہا اونکو کہ خدا تعالی نے مسح کرنیکو حکم نہین کیا بلکہ نماز پڑہنا متصل اسکے فرمایا ہے اور درحقیقت یہہ سنگ بزرگ عہد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلافت خلیفہ اول رضی اللہ تعالی عنہ مین متصل خانہ کعبہ تہا مگر بیچ زمان خلافت خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالے
عنہ ایسبب طغیانی آب سیل عظیم معروف بسیل ام نہشل اوکہڑ کر دور جا پڑا تہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خود جاکر اوسکو ایک مکان بلند
پر رکہا اور گرداگرد اوسکے فرش سنگین کیا تا بزور آب سیل پہر نہ اوکہڑ جاوے چنانچہ اوس وقت سے ابتک اوسی مقام پر قائم ہے
اور کتاب اور سنت صحیحہ سے ثابت ہی کہ بنیاد کعبہ کی حضرت ابوالبشر کے وقت مین رکہی گئی تہی اور اول تعمیر سطح ظاہر زمین پر خاص
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے ولیکن اور کتب تواریخ معتبرہ سے پایا جاتا ہے کہ اول حضرت ابراہیمؑ کے بنانیسے اور بعد بہی تعمیر اوس کی
ہوئی ہے چنانچہ حدیقۃ الاقالیم مین بتصریح مذکور ہے کہ ابتدا سے انتہا تک دس دفعہ خانہ کعبہ بنا ہوا ہے پہلی سب سے ملائکہ زمین نے
بفرمودہ رب العالمین محاذی بیت المعمور اسی جگہہ پر ایک گہر بنایا تہا اور بیت الحرام اوسکا نام کہا تہا جب کہ ملائکہ آسمانی بیت المعمور

کا طواف کرتے تہے ملائکہ ارضی اس گہر کے گرد اگرد پہرتے تہے اور ردت اس بنا کی زمین پر بیت المعمور کے چالیس برس بعد ہوئی تہی دوسری
بنا حضرت آدمؑ کی کہ بہ تعلیم حضرت جبرئیلؑ اور باتفاق حضرت حوا ایک خانہ گلی یہان بنایا تہا اور فاصلہ درمیان اس عمارت اور بنای ملائکہ
کے بارہ ہزار برس کا تہا تیسری بنا حضرت شیثؑ نے کی کہ انہون نے مٹی اور پتہر سے بنایا تہا کہ تا زمان طوفان نوح علیہ السلام قائم
رہا چوتہی بنا حضرت ابراہیمؑ کہ مذکور ہوئی پانچوین اور چہٹی ترمیم جرہم اور عمالقہ سے ساتوین بنای قصی اور کلاب ہی کہ انہون نے ساتہہ
چوب مقل کے مسقف کیا اور چوب خرما سے تختہ بندی کی آٹہوین بنای قریش ہے اور یہہ اوسوقت مین ہوئی تہی کہ حضرت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پچیس ۲۵ برس کی عمر تہی اور سبب انکی تعمیر کا یہہ ہوا ہے کہ بسبب پہنچنے آب سیل عظیم کے چند جگہہ سے دیوارون مین
دراڑین پڑین تہین اور سوا اسکے ایک عورت دہونی خوشبو پوشش کعبہ کو دیتی تہی کہ ایک پتنگا اوسکا اوڑا اور اکثر چوب خانہ کو جلا دیا
اور انکی بنا مین تغیر اور تبدیل بہت واقع ہوئی کسواسطے کہ انہون نے یہہ التزام کیا تہا کہ مال حلال خالص اسمین لگاوین اور ایسا مال
سود خور ہو زانی کی دولتمندونکی نہ جمع ہوا اور تصرف ظاہر عمارت مین ایک تو یہہ ہوا کہ عرض کعبہ چند گز نسبت اول سے کم کیا اور
بقیہ اوسکا داخل حطیم ہوا۔ دوسرے یہہ کہ دروازہ کو بہت بلند بنایا تا جسے چاہین آنے دیوین اور جسکو روکین نہ آنے پاوے تیسرے
یہہ کہ اندر خانہ کعبہ کے ستون دو صفحہ کہڑے ہوئے ہر صف مین تین تین ستون۔ چوتہی یہہ کہ ارتفاع خانہ دوگنا کیا یعنی نو گز پہلے تہا
اب اٹہارہ گز بنایا۔ پانچوین یہہ کہ اندرون کعبہ متصل رکن شامی کے زینہ پایہ بنایا کہ بام خانہ پر جایا کرین اور جبکہ یہہ بنا تمام ہو چکی
اور نوبت رکہنے حجر اسود کی اوسکے مقام پر پہنچی درمیان قریش کے لڑائی اور تکرار اسبات پر واقع ہوئی کہ ہر فرقہ یہہ چاہتا تہا کہ
اس سنگ بزرگ کو اپنے ہاتہہ سے اوٹہا کر وہان رکہین بعد تکرار بسیار کے یہہ امر قرار پایا کہ جو شخص اول اس مسجد مین آدے اوسکو حکم
اور منصف مقرر کرین اور جو اسباب مین وہ کہے عمل مین لاوین حسب اتفاق ناگاہ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ
دروازہ بنی شیبہ سے تشریف لائے سبہون نے موافق قرارداد اپنے کے حکم کیا حضرت نے فرمایا کہ ایک چادر لاؤ اور اوسکو بچہاؤ اور
حجر اسود آپ نے دست مبارک سے اوٹہا کر اوس چادر پر رکہا اور سردارون ہر فرقہ قریش کو ارشاد کیا کہ کونے اس چادر کے پکڑ کر
اوٹہاو جب وہ چادر متصل اوس مقام کے پہنچی حضرت نے اپنے دست حق پرست سے اوٹہا کر وہان رکہدیا اور اور پتہرونکے ساتہہ وصل
کیا چنانچہ آج تک اوسیطرح پر ہے اور یونہین اہل اسلام مین رہیگا اور نوین بنا عبداللہ بن زبیر کی عبداللہ بن زبیر نے بسبب سنی اس حدیث
کے حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بنا ے خانہ کعبہ مثل قدیم کے صحیح بخاری اور صحاح معتبر مین اسطرح پر
مروی ہے کہ رسول خدا نے ایکدن حضرت عایشہ صدیقہؓ کو متصل خانہ کعبہ کے لیجا کر فرمایا کہ دیکہو تمہاری قوم قریش نے بروقت

بنانے اپنے کے قواعد ابراہیمی سے کمی کی ہے انہون نے عرض کیا کہ آپ اوسکو پورا کردین آپ نے فرمایا کہ ہنوز تمہاری قوم تازہ وارد
اسلام مین آئی ہے اگر مین اسکو توڑ کر موضع بناے ابراہیم پر بناؤنگا تو یہ لوگ از روے طعن کہین گے کہ انہون نے زیادہ زمین آپ
اسمین ملادی ہے اس لحاظ سے بنانا مناسب نہین جانتا اور اگر مین بناتا تو دروازہ اسکا زمین کے متصل کرتا اور دو در اسکے بناتا
ایک جانب شرق اور دوسرا طرف غرب چاہیے جاننا کہ خانہ کعبہ کے چار کنج ہین دو کو کنج یمانی کہتے ہین ایک وہ کہ جانب شرق ہے اور حجر اسود
اوسمین لگا ہے اور دوسرا طرف غرب اور دو کنج کو رکن شامی کہتے ہین وہ جو جانب شرق ہے رکن عراقی ملقب ہے اور دوسرا کہ جانب
غرب مین ملقب بہ رکن غربی ہے اہل قریش نے وقت بناے کعبہ دونون رکن شامی کو قواعد ابراہیمی سے پست کیا اور قدرے زمین خانہ
کعبہ خارج کرکر اوسی زمین کو داخل حجر کیا اور وہ دیوار کہ کنج حجر اسود سے تا رکن عراقی تھی اوسکے آثار کو بھی آثار اول سے کمتر کیا اس جہت سے
اس جانب تمام رو بناے ابراہیمی سے مانند چبوترہ دوکان زمین سے بلند تر رہگیا کہ اوسکو شاذروان کعبہ کہتے ہین غرض کہ عبداللہ بن زبیر
نے جو حدیث کہ روایت مین ہوئی تھی اسکو موقوف کیا اور لگا ہر درس کہ کل خوشبو مین ہوتی ہے برابر گچ کے ملا کے بنیاد اوس سے
بنایا اور حطیم کو خانہ کعبہ مین ملا دیا اور دو دروازے اوسمین رکھے ایک جانب شرق اور دوسرا جانب غرب اور مشک عنبر سے اوسکی کی اور دیبا کے
تیزو بسے پوشش بنائی یہ تعمیر [illegible] جب سنہ [illegible] ہجری مین واقع ہوئی اور دسوین ایام حکومت حجاج مین بنا ہوئی مگر اوسنے عمدہ کرکے رکن
رکن شامی کو توڑ کر بناے قریش پر بلند کیا اور زمین کو سنگہاے کلان سے پر کیا اور دروازہ شرقی کو بلند تر بنایا اور دروازہ غربی کو بند کر دیا
اور سب باب کعبہ کو [illegible] کیا اور یہ تصرف اور ترمیم [illegible] مین ہوا اور کسی بادشاہ نے تا وقت سلطان مراد بن احمد خان کچھ تعمیر نہین کی
مگر اسی بادشاہ نے تمام عمارت کو از سر نو وضع حجاج تعمیر جدید کی سواے حجر اسود کہ اوسکو اوسی جگہ رہنے دیا اور یہ بنا سنہ ہزار و چالیس
ہجری کو ظہور مین آئی اور ابتک اوسی طور پر ہے اور اکثر کتب تواریخ مین مذکور ہے کہ ہارون رشید نے اپنے عہد سلطنت مین حضرت
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے استفتا کیا تھا کہ اگر فرماؤ تو مین خانہ کعبہ کو بناے ابن الزبیر اور موافق خواہش کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بناکر دون انہون نے کہا ہر چند کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے موافق عمل کرنا اتباع مرضی آنحضرت ہے لیکن تو مین مصلحت نہین کہ بازی
کعبہ کو بادشاہ اور امیر اوسکی بنا مین تغیر اور تبدیل کرین کس واسطے کہ اس صورت مین بناے کعبہ بازیچہ بادشاہان ہو جاویگا کہ ہر بادشاہ اپنے
طور پر بنانا چاہیگا اور اوسکو رسوم بادشاہت سے جانکر اوسپر اقدام کریگا اور مفسدہ عظیم عائد حال ہوگا پس جہان کہ مصلحت مفسدہ کے ساتھ
تقابل پیدا کرے دفع مفسدہ کی رعایت کرنی چاہیے اور مصلحت سے دست بردار ۔ القصہ جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل تعمیر اور بناے کعبہ سے
فارغ ہوئے حضرت جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو کہا کہ اب آدمیونکو ندا دے کہ حج کرین حضرت ابراہیم نے کہا کیونکر ندا دون اور کسطرح

وہ ندا خلائق کے کان تک پہنچی گی مین کوہستان مین اور خلق اطراف جہانمین فرمان آیا کہ تو ندا کر سنوا ہم دینگے پھر حضرت ابراہیم ع
کوہ ابو قبیس پر آئے اور ایک پتھر پر کھڑے ہوئے اور وہ پتھر خود بخود بلند ہوا تا آنکہ سب پتھرون سے بلند ہو گیا اور خدا تعالی نے تمام
روے زمین کی خلق کو مانند سفرہ طعام کے جمع کر کر حضرت ابراہیم ع کے آگے کر دیا پھر حضرت ابراہیم ع نے ندا کی کہ ای جماعہ مسلمانان خدا تعالے
نے تمہارے واسطے گھر بنا کر درست کیا ہے اسکی زیارت کا قصد کرو اور حج بجا لاؤ حق سبحانہ تعالی نے انکی آواز ذرات اور ذریات کو پہنچائی
اور سبکو دعوت کی صدا سنوائی اور جنکو کہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ حج کرین گے باوجودیکہ ہنوز پشت پدرون اور شکم مادرون مین تھے
انہون نے بھی قبول کیا اور تلبیہ کہا یعنے لبیک اللہم لبیک آخر سبکی زبان پر جاری ہوا اس سبب سے تلبیہ کہنا حاجیونکو سنت ہوا اور تاقیامت
عمل مین آویگا پس جسنے اوسوقت ایکبار کہا تھا ایکبار حج کریگا اور جسنے دس مرتبہ کہا تھا دس دفعہ حج بجا لاویگا ولیکن جو ایک مرتبہ بھی نہی کہی
تکلیف اور صعوبت سفر مسافت اوٹھا کر سعادت زیارت اس خانہ متبرک سے بہرہ مند ہوگا پھر مدۃ العمر مشتاق مراجعت رہیگا کسواسطے اللہ
تعالی نے قطع نظر اس بات کے کہ وعدہ اجر ثواب بسیار حجاج و زوار کے لیے فرمایا ہے خاصیت خاص اس جای مبارک مین ودیعت کی ہے
کہ بد اختیار دل خلائق کا اودھر راغب اور مائل ہوتا ہے جیسا آہن قوت جاذبہ سنگ مقناطیس سے اودھر کھنچتا ہے چنانچہ آیہ وافی ہدا
وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَۃً لِلنَّاسِ ناطق اسپر ہے حتی کہ سواے اکثر ذریات حضرت آدم ع سے کفار بھی ہمیشہ اوسکی تعظیم و تجلیل بجا لاتے
رہے ہین بلکہ لکھا ہے کہ حیوانات نے بھی کوتاہی اسکی بزرگی مین نہین کی چنانچہ ازرق بروایت طلق بن حبیب نقل کرتا ہے کہ ایکدن
ہم عبد اللہ بن عمر کے ہمراہ سایہ کعبہ مین بیٹھے ہوے تھے تا آنکہ سایہ بسبب بلند ہونے آفتاب کے جاتا رہا اور آدمی مجلسونمین سے اوٹھ کر ناگاہ
زرق شدید یعنی ایک سنگ مسجد الحرام کے ایک دروازہ کی طرف سے ظاہر ہوئی ہمنے دیکھا کہ ایک سانپ نکلتا ہے تمام حاضر اوسوقت اوس
سانپ کیطرف دیکھنے لگے وہ سانپ سیدھا خانہ کعبہ کیطرف آیا اور سات شوط طواف ادا کیے پھر مقام ابراہیم ع کے پیچھے گیا اور دو رکعت نماز
گذاری عبد اللہ بن عمر اور کبار مجلس اوس مار کے پاس گئے اور کہا ای عزیز طواف تیرا ادا ہوا لیکن اس شہر مین ناواقف لوگ اور غلام
اور خدمتگار بہت ہین بہتر یہی ہے کہ تو آپکو آدمیونکی نظر سے پوشیدہ رکھ کہ مبادا تجکو ایذا پہنچائین بمجرد سنے اس کلام کے وہ سانپ
اپنا سر دم مین رکھکر بسوی آسمان اوڑ کر ہماری نظر سے غائب ہو گیا اور ابو الطفیل سے نقل ہے کہ ایک نوجوان صلحاے جن سے کہ
مقام ذی طوی مین رہتا تھا اکثر بصورت سانپ بنکر خانہ کعبہ کے طواف کو واسطے آتا تھا اور عقب مقام ابراہیم ع نماز گذارتا تھا اور اپنی
ماں کہ وہ بھی جنیات سے تھی اور بارہا بطواف آیا کرتی تھی اوسکو اس کار سے منع کرتا تھا اور ڈرتا تھا کہ مبادا تجکو آدمی سانپ جانکر مار ڈالین
وہ باز نہ آتی تھی تا آنکہ جماعہ بنو سہم نے اوسکو مار ڈالا بمجرد اوسکے مارنیکے ایک غبار عظیم مکہ مین پیدا ہوا اور ایک گرد باد شدید یعنی بگولا

آیا اوس جماعت کو منجملہ نے اپنے گہرون مین مردہ پایا اور یہی تواریخ مکہ مین حکایت جمل طائف مشہور ہے خلاصہ اسکا یہہ کہ سنہ بارہ سو
پندرہ ہجری ماہ جمادی الثانی مین ایک اونٹ جمال فاروقی کے اونٹون مین سے بہاگ کر مکہ معظمہ کیطرف جاکر مسجد الحرام مین داخل ہوا
ہرچند کہ بہت سو آدمی اوسکے گرد اگرد دوڑے اور چاہا کہ اوسکو پکڑین وہ کیسکی طرف ملتفت نہوا تا آنکہ گرد خانہ کعبہ کے سات شوط طواف
بجا لایا اور پہر حجر اسود پاس آنکر بوسہ دیا اور پہر بجانب مقام حنیفہ متوجہ ہوا اور مقابل میزاب الرحمۃ کے کہڑا ہو کر رونا شروع کیا اور
اشک بسیار اوسکی چشم خونبار سے روان ہوئے اور اسی حالت مین آپکو زمین پر گرادیا اور جان بجان آفرین تسلیم کی اور آدمی تماشا
دیکہا کیے جب وہ مر گیا تو اوسکو اوٹہاکر درمیان صفا اور مروہ کے دفن کیا اور ایک سبب اسباب رجوع کرنے خلائق کے اور خانہ معظم
اور محترم کی طرف یہہ ہے کہ چند جا اوس مقام ذوی الاحترام پر دعا مستجاب ہوتی ہے اور اکثر آدمیون نے تجربہ کیا ہی اور بنابر
حصول مقاصد اور مطالب دینی اور دنیوی اپنی کے اون مقامونکی دعا کو بہترین وسائل جانتے ہین چنانچہ حسن بصری سے بروایت صحیحہ
ثابت ہوا ہے کہ مکہ معظمہ مین گیارہ مکان ہین کہ وہان دعا قبول ہوتی ہے۔ ملتزم کے قریب اور زیر میزاب اور نزدیک رکن
یمانی اور صفا اور مروہ پر اور مابین ان دونون جبل بزرگ کے اور درمیان رکن اور مقام اور جوف کعبہ مین اور منا اور
مزدلفہ مین اور عرفات مین اور متصل جمرات ثلثہ اور وقت پینے آب زمزم کے۔ اور تصنیف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہے کانت الانبیاء
اِذَا اَتَتْ عَلَمَ الْحَرَمِ نَزَعُوا نِعَالَهُمْ یعنے تہے انبیا علیہم السلام جبکہ آتے تہے قریب جہنڈے حرم کے اوتار لیتے تہے نعلین اپنی اور ابو نعیم
نے حلیۃ الاولیا مین مجاہد سے روایت کی ہے کہ بعضے اوقات لاکہہ لاکہہ آدمی بنی اسرائیل مین سے حج کو آتے تہے اور جب حد حرم مین
پہونچتے تہے تو پا برہنہ ہوتے تہے اور ازرقی اور ابن عساکر ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ حوارین نے بہی اس خانہ معظم کا
حج کیا ہے اور جب حرم مین داخل ہوئے ہین تو سواری سے اوترکر پیادہ روی اختیار کی ہے اور ازرقی نے جو مطلب ابن عبد العزی
سے روایت کی ہے کہ ہم ایکدن ایام جاہلیت اپنے مین کعبہ کے سایہ مین بیٹہے ہوئے تہے ناگاہ ایک عورت آئی اور اوسنے کعبہ کا پردہ
ہاتہہ مین لیکر فریاد کی کہ بار خدایا مین اپنے خاوند کے ہاتہہ سے نالان ہون کہ مجکو بے موجب مارتا ہے بمجرد اس دعا کرنیکے اوسکی خاوند
کے ہاتہہ خشک ہوگئے یعنے اوسکو اسلام مین بہی شل اور معطل دیکہا اور تواریخ مین ثابت ہے کہ اساف و نائلہ دونون انسان
تہے ایک مرد اور ایک عورت جبکہ عورت کعبہ مین آئی تو مرد نے عورت کا بوسہ لیا دونون بصورت سنگ مسخ ہوگئے آدمیون نے اونکو
کعبہ مین سے نکالکر بنابر عبرت کعبہ کے باہر کہڑا کردیا اور ابن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتا ہے کہ آدمی موسم حج مین
باہر آئے تہے ایک چور نے مکانکو خالی پاکر سونیکا ٹکڑا کسیکے گہر مین سے لاکر کعبہ کے اندر رکہہ دیا جب ہنگام مراجعت کعبہ مین اوس قطعہ زر

خاص اوس خدا کو کہ جسنے یہہ خانہ کعبہ میرے ہاتھ سے بنوایا اور اتمام کو پہنچایا حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ یہہ میرے آگے چندان قدر نہیں رکہتا اگر کسیکا مطلب پورا کر دے یا بہوکی کا پیٹ بہر دے یا ننگے کو پہنا دے تو وہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے بعد اسکے حضرت ابراہیم نے نذر کی کہ بغیر از مہمان طعام نکہاؤنگا اور ایک مہمان خانہ بنایا کہ اوسمین خلقت کی دعوت کرتے تہے اور کہانا کہلاتے تہے قولہ تعالی وَاِذْ قَالَ اِبْرَاہِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یعنے جسوقت کہا ابراہیم نے ای رب میرے دکہا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہے تو مردونکو اور تفاسیر مین آیا ہے کہ ایکدن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا خدایا پیدا کرنیوالا اور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا تو ہے لیکن مجکو دکہا کہ مردہ کو کیونکر زندہ کرتا ہے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ یعنے کہا پروردگار نے کیا نہین ایمان لایا تو قَالَ بَلٰی کہا بلکہ ہان لایا ہون وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ولیکن تو کہ آرام پکڑے دل میرا اور یقین زیادہ ہووے مواہب علیہ والا کہتا ہے کہ حضرت ابراہیم نے واسطے دیکہنے کیفیت زندہ کرنیکے یہہ سوال کیا اسواسطے کہ اصل زندہ کرنیمین اونکو شبہ تہا مگر اللہ عز و جل کے معالم اور ہوا مین تفسیر آیہ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَّاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے کہا پس لیجا چار جانورون سے پس صورت پہچان رکہ طرف اپنے لیکر پہر کر دے اوپر پہاڑ کے اونمین سے ایک ٹکڑا پہر بلا اونکو چلے آوینگے تیرے پاس دوڑتے اور جان کہ اللہ غالب ہے حکمت والا ــ اور لکہا ہے کہ ابلیس تلبیس ایک دریا کے کنارہ پر چلا جاتا تہا ناگاہ ایک مردار پر اسکی نظر پڑی دیکہا کہ مرغان ہوا اور جانوران دریا اور جنگلیان صحرا ایک دوسمین سے پارہ پارہ لیے جاتی ہین شیطان کی آنکہ ولمین کہا اچہا دام میرے ہاتہ لگا جماعت کو نظر ان سلسلہ کی طمع کو فریب دے سکتا ہون کہ آخر اس اجزا متفرقہ کو جانوران درندے اور پرندے کے پیٹ مین سے اور نہنگ اور مچہلیونکی انترین مین سے نکالکر کیونکر زندہ کریگا حق سبحانہ تعالی نے حضرت ابراہیم خلیل کو وحی بہیجی کہ نکلو کنارے دریا پر آو جس امر کی تونے درخواست کی ہے دیکہہ کہ میرے دشمن نے مکر کا جال پہیلایا ہے اس اثنا مین خلیل اللہ اوس دریا پر آئے اور ابلیس نے حیرت زدہ ہو کر اپنے شبہ کو القا کیا حضرت ابراہیم نے کہا یہ کیا مقام تحیر ہے جو شخص کہ ان اجزا کو کتم عدم سے فضاء صحرائے وجود مین لایا ہے قدرت رکہتا ہے کہ وہ دوبارہ ان اجزاء متفرقہ کو جمع کر دیوے کسواسطے کہ کمہار ٹوٹے ہوئی کوزہ کو توڑکر جب چاہے پہر کوزہ بنا سکتا ہے پس جو کہ پہلے سے کوزہ بنانا جانتا ہے کیا عجب ہے کہ وہ ٹوٹے ہوئے کو درست کر دے پہر حضرت ابراہیم نے چار جانور بفرمان الہی ایک مرغ اور ایک مور اور ایک کوا اور ایک کبوتر یا کرگس لیکر مار ڈالے اور انکے سر جدا کرکے رکہ چہوڑے اور باقی کو جمع کر کر ہاون مین کوٹا اور چار یا سات گولیان بناکر چار یا سات پہاڑون پر رکہدین اور سرونکو ہاتہ مین لیکر کہا آؤ فلان اور فلان بفرمان خدا تعالی ذرہ ذرہ ہو کر اپنے اپنے جوڑ کے ساتہ مل گئے اور انکے ہاتہ پر زندہ ہو گئے پس گاہ کہ حضرت ابراہیم نے اس حالت عجیب کو مشاہدہ کیا

خطاب آیا کہ فردا ے قیامت باواز اسرافیل چارون گوشہ عالم سے خلقت کو زندہ کرونگا جیسے کہ آج ان چارون مرغونکو زندہ کیا ہے وہُو القادرُ علیٰ مَا یَشَاءُ اور کچھ احوال حضرت ابرہیم علیہ السلام کا اور ولادت حضرت اسحاق قصہ حضرت لوط مین بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالی **باب نوان** قصہ حضرت لوط مین بیان ہوتا ہے اور اس باب مین پانچ فصلین ہین **فصل پہلی** ذکر حضرت لوط علیہ السلام اور ہلاک ہونے قوم انکی مین چونکہ جمہور اہل تاریخ نے قصہ حضرت لوط کو انتما حکایات حضرت ابرہیم مین بنا بر مناسبت چند در چند کے کہ واقفان کنوز رموز و اشارات پر مخفی اور محتجب نہین ہے ایراد کیا ہو محرر کلمات ہذا بہی انکی شرط متابعت بجا لا کر اتمام کرتا ہی کہ اکثر ارباب تواریخ اس امر پر ہین کہ موتفکات پانچ شہرون سے عبارت ہو کہ نواحی اردن بلاد شام مین واقع تہی اور بعضے کہتی ہین کہ نواحی کرمان مین اور اول صحیح ہو اور اسامی ان مواضع مین اختلاف ہی روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ مواضع مذکور یہہ تہے سدوم عمودا ازوما صعفرا صدوایم اور شہر مین ان شہرون مین سے لاکہ لاکہ آدمی جانباز اور شمشیرزن رہتے تہے اور یہہ باوجود بت پرستی کے بفعل شنیع لواطہ اور رہزنی اور کبوتر بازی اور ریشمی کپڑا پہننا اور زنا کرنا اور مسخرا پن کرنیکے قیام کرتے تہے اور قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ وہ سات شہر تہے کہتی ہین اول جو قدم رکہا لوگ بمعمل غیر متعارف ہوئے اہل موتفکات تہے اور سبب ظہور اس فساد کا یہہ تہا کہ ابلیس تلبیس بصورت ایک امردان لوگونکے ایک باغ مین آیا اور اوس باغکو خراب کرنا شروع کیا جب صاحب باغ اوسکے پکڑنیکا قصد کرتا تہا تو یہہ بہاگ جاتا تہا اور جسوقت کہ یہہ شخص باہر جاتا تہا تو شیطان اپنے کام مین مصروف ہوتا تہا تا آنکہ تہوڑے دنون مین نقصان صریح اوسکے مالک کو عائد ہوا اور اوس شخص سے اس مردود کا کچہہ علاج نہو سکا ایکدن ابلیس نے اس سے کہا کہ تو چاہتا ہے کہ مین تیرے باغ مین سے چلا جاؤن کہا اس سے کیا بہتر ہے کاش تیرا قدم کبہی یہان نہ آتا شیطان نے کہا جب تک کہ میرے نفس کو تو اپنے تصرف مین نہین لاینگا یعنے میرے ساتہہ فعل شنیع نکریگا مین اس خرابی سے دست بردار نہین ہونیکا صاحب باغ اس امر پر راضی ہوا اور بجان ممنون ہو کر اس فعل قبیح پر اقدام کیا پہر ابلیس اوس باغ مین سے نکل کر اور باغ مین گیا اور بدستور سابق وہان سے ایسا ہی عمل مین لایا تا آنکہ اسیطرح سب باغونمین پہرا اور سب مالکان باغ کو مرتکب اس فعل ناشائستہ کا کیا حتی کہ رسم مذموم اسکا بدکی ساری قوم مین جاری ہوئی اور ابن عباس سے منقول ہے اتفاقاً بعض بلاد شام مین قحط غلہ ظاہر ہوا خلائق پریشان ہو کر موتفکات مین چلی گئی کسواسطے کہ وہان نعمت فراوان ارزانی تہی القصہ وہان کی رہنے والی غریبون سے تنگ ہو کر باہمدگر مشورہ کرتے تہی کہ کسیطرح سے غربا کی زحمت ہمسے دفع ہووی کہ ناگاہ اس اثنا مین شیطان انکی مجلس مین حاضر ہوا اور اونکو اوسی فعل ناشائستہ پر ساتہ فقرا اور مساکین کے کہ اصحاب باغات کو تعلیم کیا تہا دلالت کی اہالی بلاد مذکور نے سواے اہل صغر اکی بقول شیطان عمل کیا

اس سبب غربا اون دیار مین سے فرار اختیار کیا اور اونہون نے باہم عہد کیا کہ جو غریب اوس شہر مین پہنچے بنوع معہود اوسکے ساتھ
فعل شنیع عمل مین لاوے ہر گاہ کہ تمرد و تمادی اہل اون بلاد نے امتداد کیا حضرت لوط انکی ارشاد ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے اور ایک
عورت بھی اوس قوم مین سے اپنے حبالۂ نکاح مین لائے اور اوس جماعت شقاوت پژوہ کو ارتکاب اعمال شنیعہ سے منع فرمایا اور بتوحید
رب العزت اور تصدیق نبوت داعی ہوئے کہ حضرت ابراہیم کی شریعت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کیے مگر انہون نے انکے
مقالات پر مطلق عمل نکیا اور نصائح دلپذیر ہرگز نہ سنے اور متفق ہوئے کہا ائتنا بعذاب الله ان کنت من الصادقین یعنی لا تو ہمارے واسطے
عذاب الله کا اگر ہے تو سچون سے حضرت لوط علیہ السلام نے دوبارہ عذاب الہی اور عقوبت کبریائی سے ڈرایا اور کہا کہ عذاب خداوندی
بغایت الیم ہے انہون نے کلمات نصائح آمیز حضرت لوط سے آشفتہ ہو کر لوائے خصومت و عداوت ساحات سینہ کینہ پرور پر افراشتہ کیے
اور کسی طرح سے جادۂ ضلالت اور گمراہی سے منحرف نہوئے ناچار حضرت لوط نے دست التماس بدرگاہ منتقم قہار اوٹھا کر اپنا عجز اور ضعف
اور ان کا اقتدار و تسلط ظاہر کیا اور کہا رب نجنی واہلی مما یعملون یعنی ای بار خدایا نجات دے تو مجھکو اور میری اہل کو اوس چیز
سے کہ عمل کرتے ہین مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان اہل سے مراد دختر زادگان لوط ہین کس واسطے کہ سوا انکے لوط کے کسونکو کوئی اقربا یعنی
متصف بصفت اہلیت نہ تھا۔ القصہ حضرت جلال احدیت نے دعا حضرت لوط علیہ السلام بشرف اجابت مقرون فرمائی اور حضرت
جبرئیل کو ساتھ اور کئی ملائک عظام کے قوم بدکار کی ہلاکت کیواسطے مامور فرمایا تبیان میں بیچ تفسیر سورہ والذاریات کا لکھا ہے کہ چار فرشتے مقرب یعنی جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور بعضے علما سے مرقوم ہے کہ بقول ابن عباس اور عطا تین فرشتے تھے سوا
حضرت عزرائیل کے اور بقول بعضی گیارہ اور بقول مقاتل بارہ بہرحال یہ سب ملائک بصورت جوانان امرد زیبا منظر پہلے حضرت
ابراہیم کے گھر مین آئے اور انکو ولادت اسحاق علیہ السلام اور خلاصی حضرت لوط علیہ السلام از اہل شقاق بشارت دی چنانچہ الله
تعالی نے سورۂ ہود مین فرمایا ہے ولقد جاءت رسلنا ابراهيم بالبشرى قالوا سلاما قال سلام فما لبث ان جاء بعجل حنيذ فلما رأى
ايديهم لا تصل اليه نكرهم واوجس منهم خيفة قالوا لا تخف انا ارسلنا الى قوم لوط وامرأته قائمة فضحكت فبشرناها باسحق
ومن وراء اسحق يعقوب قالت يا ويلتى أألد وانا عجوز وهذا بعلي شيخا ان هذا لشيء عجيب قالوا أتعجبين من امر الله رحمت الله
وبركاته عليكم اهل البيت انه حميد مجيد فلما ذهب عن ابراهيم الروع وجاءته البشرى يجادلنا في قوم لوط ان ابراهيم
لحليم اواه منيب يا ابراهيم اعرض عن هذا انه قد جاء امر ربك وانهم آتيهم عذاب غير مردود یعنے اور البتہ
تحقیق آئے بھیجے ہوئے ہمارے ابراہیم کے پاس ساتھ خوشخبری کے کہنے لگے کہ سلام بھیجتے ہین ہم کہا سلام ہے پس نہ دیر کی کہ

لے آیا گای کا بچہ تلا ہوا پس جب دیکھا ہاتہہ اونکی نہین پہنچتی طرف اوسکے انجان ہوا اونسے اور جی مین چہپایا ڈر کہا انہون نے مت ڈر تحقیق ہم بہیجے گئے ہین طرف قوم لوطؑ کے اور بی بی اوسکی کہڑی تہی پس ہنسی پس بشارت دی ہمنے اوسکو ساتہہ اسحاقؑ کے اور پیچہے اسحق کے یعقوبؑ کے کہا ای وای ہے مجکو کیا جنونگی مین اور مین بوڑہی ہون اور یہہ خاوند میرا بوڑہا ہے تحقیق یہہ بات ہی تعجب کی کہا انہون نے کیا تعجب کرتی ہے تو حکم خدا کی سے رحمت ہی اللہ کی اور برکتین اوسکی اوپر تمہارے ای گہر والو تحقیق وہ تعریف کیا گیا بزرگ ہے پس جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی اوسکو خوشخبری جہگڑنے لگا ہمسے بیچ قوم لوطؑ کی تحقیق ابراہیم علیہ السلام البتہ تحمل کرنیوالا دردمند رجوع کرنیوالا ہے ای ابراہیمؑ منہ پہیرلے اوس سی تحقیق آیا ہی حکم پروردگار تیرلیکا اور تحقیق وہ لوگ آنیوالا ہی اونکو عذاب پہیرا گیا - اور تفصیل اس قصے کی تمام احوال حضرت ابراہیمؑ اور ذکر ولادت اسحقؑ مین مرقوم ہوگی انشاء اللہ تعالی - القصہ ہرگاہ کہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ کی گہر سے بجانب اراضی موتفکات متوجہ ہوئی کنارہ شہر پر کہ حضرت لوطؑ وہان متوطن تہے پہنچے اور انکی بیٹی کو دیکہکر اوسکی ہمراہ حضرت لوطؑ کی گہر مین گئے اوس دختر نیک اختر نے فرشتونسی پہلے گہر مین آنکر اپنی پدر بزرگوار کو خبر پہنچائی کہ چند مہمان یہان آئی ہین کہ تمام عالم مین اونسی خوشتر شدید کوئی نہوا اتنی مین پیچہے سی فرشتے بہی داخل ہوئی اور حضرت لوطؑ کو سلام کیا یہہ اونکو حسین اور جمیل دیکہکر دلتنگ ہوئی اور کہا کیا مشکل ہے ان مہمانونکو اس قوم سے کیونکر بچاؤن الغرض کہ حضرت لوطؑ نی گہر کا دروازہ بند کر دیا اور اپنی آدمیونکو منع کیا کہ کسیکو اس حال سے خبر نکرین انکی بی بی کہ کافرہ تہی اوسنی فرصت پاکر گروہ کفار کو خبر کر دی کہ ایک جماعت میرے گہر مین ایسی آئی ہے اور اسقدر خوبصورتی اور ملاحت رکہتی ہی کہ تمنے ایسے حسین نہ دیکہے ہونگی رئیس قوم نابکار نے زبانی دس آدمیونکی حضرت لوطؑ کو پیغام بہیجا کہ ہمنے تمکو نہ کہا تہا کہ ترک طریقہ مہمانی کرو اور اپنی گہر مین مہمانونکو نہ اوتار - اب ہمنی سنا ہی کہ ایک جماعت تمہاری پاس مہمان آئی ہی چاہیے کہ اوسی ہمارے پاس بہیجدیجیے اور اون آدمیونکو یہہ کہدیا تہا کہ اگر لوطؑ اس امر سے انکار کرے اور وہ لوگ نہ آوین تو بزور لی آنا جبکہ انہون نے پیغام قوم انکو پہنچایا حضرت لوط علیہ السلام نی کہا مین انکی عوض مین اپنی بیٹیان زوجیت قوم مین دیتا ہون خدا سی ڈرو اور مجکو ان مہمانونکی روبرو رسوا نکرو انہون نی انکی پاس سے مراجعت کر کے اسیطرح اپنی قوم ست کہا اور پہر آکر حضرت لوطؑ سی کہا کہ قوم کہتی ہے کہ ہمکو تیری بیٹیونسے رغبت نہین ہے جو کہ ہمارا مطلب ہے تو جانتا ہی حضرت لوطؑ نے کہا اگر مجکو تمہاری برابر کی طاقت ہوتی تو تم میری ساتہہ ایسی باتین نکہہ سکتے پہر دو شخصون نی زمین سے چاہا کہ وہ مہمان کہ جبرئیلؑ تہا اسکو پکڑلیوین جبرئیلؑ نی انپر ایک پہونک ماری کہ یہہ اندہی ہو گئے سب نے جاکر قوم سے کہا لوطؑ کی مہمان جادوگر ہین کہ دو شخصونکو ہم مین سے اندہا کر دیا انہون نے پہر حضرت لوط علیہ السلام کو پیغام بہیجا کہ ابتک تو جسطرح چاہتا تہا ہم مین اوقات بسر کرتا تہا اب تو جادوگرونکو اپنی گہر مین بلاتا ہی کہ وہ ہماری آدمیونکو اندہا کرتے ہین ہمارے شہر مین سے چلا جا اگر آج راتکو تو نہین جانیکا تو ہم صبح کو آنکر تجکو اور تیری سب خویش تبار کو نگا

کو اندھا کر دینگے حضرت لوطؑ کو بھی اس امر سے گمان ہوا کہ فرشتے شاید جادوگر ہیں جبرئیل نے کہا اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ یعنے تحقیق تم قوم
جادوگر ہو جب فرشتوں نے دیکھا کہ لوط نے شریروں کی تہدید سے ڈر گئے اور ہماری نسبت بدگمان ہوئے حقیقت حال اور اپنے آنیکا سبب بیان
کیا کہ پروردگار نے ہمکو بھیجا ہے تاکہ اس فرقہ باغی اور قوم طاغی کو ہلاک کریں حضرت لوط سنتے اس کلام سے خوش و خرم ہوئے اور ایصال
عقوبت قوم میں جلدی کی حضرت جبرئیل نے کہا کہ اونپر صبح کو عذاب نازل ہوگا اوسوقت حضرت لوط اپنی چارپائی اور اسباب لیکر ہنگام سحر سرحد
موتفکات سے نکل کر متوجہ منزل ابراہیم ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ مصر میں یا صفر میں چلے گئے اور اہل صفر واکے افعال ناپسندیدہ انسے صادر ہوتے
تھے اس بات سے خوش ہوئے غرضکہ جب تباشیر صبح صادق ظاہر ہوئی مرغ بولی حضرت جبرئیلؑ نے اپنی پر پھیلا کر زمین کے نیچے لیگئے اور اون
چاروں شہروں کو جگہ سے اکھیڑ کر مع جمیع مردم و مواشی و حواشی انکے اوپر کو لیکے بجانب آسمان اتنا بلند کیا کہ انکے شہروں کے مرغوں اور کتوں کی
آوازیں ملائکہ آسمانی سننے لگے اور وہاں سے اولٹ کر پٹکا فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا یہی حال ان مخذولوں پر پہنچا اور صاحب
تفسیر مواہب علیہ نے سورہ ہود میں ذیل آیہ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ یعنے اور جب آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط علیہ السلام کے پاس غمگین ہوا ساتھ اونکے اور تنگ ہوا ساتھ اوسکے دل میں اور کہا یہ دن سخت ہے
اور آئے اسکے پاس قوم اوسکی دوڑتی ہوئی طرف اوسکی اور پہلے اس سے تھے کرتے برائیاں کہا ای قوم میری یہ ہیں بیٹیاں میری
وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے پس ڈرو اللہ سے اور مت رسوا کرو مجھکو بیچ مہمانوں میرے کیا نہیں تم میں سے کوئی مرد اچھا کہا ہے
کہ جب ملائکہ سدوم میں گئے دیکھا پہنچے کہ وہاں حضرت لوط علیہ السلام ہل رہے تھے اور اونکو دیکھا کہ زمین پر کھیتی کر رہے ہیں سلام علیک کی حضرت
لوط نے دیکھا کہ یہ لوگ خوبصورت ہیں یہ فرشتے شام تک وہیں کھیتی پر صاحبت میں [illegible] حضرت لوط علیہ السلام گھر جانے لگے
تو انکو قوم آئی اور فرشتوں کو [illegible] خوبصورت [illegible] اپنی قوم سے اندیشہ کیا
[illegible] کرنے [illegible] اور اطوار اس قوم کے تمہیں نہیں معلوم
[illegible] حضرت جبرئیلؑ نے فرشتوں سے کہا یہ شہادت ہوئی پھر انکے ساتھ
گھر کو روانہ ہوئے جب شہر کے دروازے پر پہنچے پھر وہی کلام کا اعادہ کیا اور جبرئیلؑ نے کہا یہ دوسری شہادت ہے اور اپنے گھر کے
دروازے پر آئے اور پھر وہی سخن فرمایا جبرئیلؑ نے کہا یہ تیسری گواہی ہے اور حضرت لوط انکو گھر میں لائے اور اپنی بی بی سے کہا کہ انکی مہمانی
کے واسطے کھانا پکاؤ اور کسیکو اس حال سے خبردار نکر کہ انکو پوشیدہ یہاں لایا ہوں اوس عورت نے کسی بہانہ سے باہر جا کر اوس قوم کو صورت

واقعہ سے خبردار کیا اور اپنی ہم قوموں سے مہمانونکی شکل و شمائل بکمال خوبروئی کہ واقع مین کہتے تہے بیان کی بمجرد سننے اس امر کے وہ فجار
و کفار حضرت لوطؑ کے گہر مین گہس آئے حضرت لوطؑ نے اس حال کو دیکہا مہمانونکو حجرہ مین چہپا دیا اور آپ دروازہ حجرہ پہ کہڑے ہو کر
انکو مانع آئے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت لوط کی بارہ بیٹیان تہین انہون نے مضطر ہو کر کافرون سے کہا کہ یہہ لڑکیان موجود ہین لیکن
ان مہمانون سے مت بولو قالوا لقد علمت ما لنا فی بناتک من حق وانک لتعلم ما نرید ۃ قال لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن
شدید ۃ یعنے کہا منکرون نے پہر تحقیق جانتا ہی تو نہین ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کچہہ حق اور تحقیق تو جانتا ہی جو ارادہ کرتے ہین
ہم کہا کاشکے ہوتا واسطے میرے ساتہہ تمہارے زور یا لگ پکڑتا مین طرف قلعہ محکم کے آخر الامر قوم نے غلبہ کیا اور جس گہر مین کہ حضرت
جبرئیل تہے گہس آئے اور چاہا کہ انکو باہر نکالین انہون نے ایک پہونک ماری کہ یہہ اندہے ہو گئے اور منکرون نے فرشتونکو جادوگری کیساتہہ
منسوب کرکے حضرت لوطؑ کو ڈرایا اور بینا اور نابینا انکے گہر سے بہاگے اور حضرت لوط بہی تخویف قوم سے ڈر گئے اور گمان لیگئے کہ یہہ فرشتہ جادوگر
ہین جب فرشتون نے حضرت لوطؑ کو خوفناک پایا قالوا یا لوط انا رسل ربک لن یصلوا الیک فاسر باہلک بقطع من اللیل ولا یلتفت
منکم احد الا امرأتک انہ مصیبہا ما اصابہم ان موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب ۃ فلما جاء امرنا جعلنا عالیہا سافلہا وامطرنا
علیہا حجارۃ من سجیل منضود مسومۃ عند ربک وما ہی من الظلمین ببعید ۃ کہا انہون نے ای لوط تحقیق ہم بہیجے ہوئے ہین رب تیرے کے
ہرگز نہ پہنچ سکین گے طرف تیرے پس نکل لیکر لوگون اپنے کو ایک ٹکڑے رات کے سے اور نہ مڑ کر پیچہے دیکہے تم مین سے کوئی مگر جورو
تیری تحقیق وہ پہنچنے والا ہے اوسکو جو کچہہ پہنچا اونکو تحقیق وقت وعدہ انکے کا صبح ہے کیا نہین صبح نزدیک جب آیا حکم ہمارا کیا ہم نے اوپر
اوسکا نیچے اوسکا اور برسایا ہم نے اوپر اونکے پتہر کنکر سے تہہ بتہہ نشان کیے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے سے اور نہین وہ ظالمون سے دور
القصہ فرشتون نے حضرت لوطؑ کو حقیقت حال سے مطلع کیا اور یہہ مژدہ اس خبر سے بہت خوش ہوئے اور جب تہوڑی سی رات گذری تو
حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کو مع انکے تابعون کے اپنے پرون پہ بٹہا کر شہر کے باہر کر دیا کہ بجانب صغر روانہ ہوئے اور قوم لوط
جسطرح سے کہ سابق مذکور ہوا اجمال حضرت جبرئیل علیہ السلام ہلاک کر ہوئے اور مجموعۃ القصص اور تواریخ مین لکہا ہے اور قرآن مجید بہی اوسپہ
ناطق ہے کہ جسوقت حضرت لوط علیہ السلام قوم مین سے نکلے تو حضرت جبرئیلؑ نے وصیت کی کہ اثنای قطع مسافت راہ مین تم مین سے
کوئی موتفکات کی طرف نہ دیکہے اور پیچہے نگاہ نکرے چنانچہ حضرت لوط اور انکی بیٹیون نے بموجب فرمودہ عمل کیا کہ پیچہے مڑ کر نہ دیکہا مگر انکی
بی بی بنابر قرابت اور قربت کی کہ کشش خاطری مین اہل موتفکات سے رکہتی تہی ہر لحظہ مڑ مڑ کر دیکہتی تہی اور مترصد دریافت حال قوم
تہی کہ کیا ہوتا ہے ناگاہ اثنای نظر کرنے مین ایک پتہر اوپر سے گرا اسکے سر کو لگا اور یہہ ادہی جو غم کو راہی ہوئی اور اسیطرح جو شخص اس قوم

مین سے سفر کو گیا تہا ایک ایک پتہر اونکے سرون پر جہان تہے وہین پہنچا اور پہر واحد اونمین سے بجانب سقر روانہ ہوا۔ خلاصہ یہہ کہ جو وہان مقیم تہے وہ زیر زمین ہوئے اور جو کہ مسافر تہے اونپر پتہر گرے۔ تفسیر زاہدی مین لکہا ہو کہ ہر ایک پتہر مشک کے برابر تہا اور چہوٹا آبنجورے کے مساوی اور منقول ہے کہ ایک شخص انمین سے حریم حرم محترم مین اقامت رکہتا تہا کہ ناگاہ ایک پتہر اوسکے طرف بہیجا ہوا آتا اوسکو ہلاک کرے کہ اس اثنا مین فرشتون نے خطاب کیا ای پتہر اسکو نہ مار نا کہ حرم خداوندی مین ایسی بلاؤن سے امین ہے وہ سنگ وہین ہوا مین معلق کہڑا رہا تا آنکہ وہ سنگدل حرم سے باہر آیا اور وہ حجر اوسکے سر پر گرا اور جہنم واصل ہوا نعوذ باللہ من غضب اللہ۔ القصہ بروایت اصح حضرت لوطؑ نے بڑی توقف حضرت ابرٰہیمؑ پاس پہنچکر توقف کیا اور جب ہلاک قوم لوطؑ پر سات برس منقضی ہوئی تو بدہ کی دن دسمہ مین بارہ وفات کو بجوار رحمت الٰہی انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون ٭ حلیہ حضرت لوطؑ سبز رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین والساعدین تہے اور لوطؑ اسواسطے نام ہوا کہ انکی محبت حضرت ابرٰہیمؑ کے دل مین آمیختہ تہی قال المفسرون انما سمی لوطاً لان محبتہ لاط بقلب ابرٰہیم ای تعلق بہ یعنی کہا مفسرون نے کہ سوا اسکے کہ نام ہوا انکا لوطؑ اسواسطے کہ محبت انکی نے تعلق پکڑا ساتہ قلب ابرٰہیمؑ کے پس اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام انکا کچہہ اور ہے اور شریعت انکی موافق شریعت حضرت ابرٰہیمؑ کی تہی اور بغایت عابد اور سخی اور متحمل اور مہمان نواز تہے کہ جمیع افعال مین حضرت خلیل الرحمان کی متابعت کرتے تہے اور صنعت انکی زراعت اور کشتکاری تہی اور منجملہ انکی معجزون مین سے ایک یہہ تہا کہ جب بارانکی واسطے دعا کرتے تہے تب ابر مینہ برستا تہا اور دوسرے یہہ کہ جس پتہر پر پیر رکہکر سوار ہوتے تہے تو انکے پیر مبارک کا اوسمین نشان ہو جاتا تہا اور بعضون نے کہ اس حال کو مشاہدہ کیا انکی رسالت پر مقر ہوئے اور متابعت اختیار کی اور مدت دعوت انکی ایک روایت سے بیس برس چند روز اور ایک قول سے سینتیس برس تہے اور تعداد عمر کہ معلوم نہین ہوئی اوسکے لکہنے پر تعرض نہین کیا گیا اور قد مبارک انکا حضرت ابرٰہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ اور سارا خاتون کے قریب ہو فصل دوسری تتمہ احوال سعادت اشتمال حضرت ابرٰہیمؑ اور بشارت ولادت حضرت اسحاقؑ اور بیان مدت عمر اور وفات اور دیگر حالات انکی مین۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مقام قیام علی الدوام حضرت ابرٰہیمؑ کا دیار شام تہا ایکدن چند مہمان خوبصورت آدمی آپکے پاس وارد ہوئے حضرت حسب عادت اکرام ضیف بکمال التفات پیش آئے اور جلد ایک گوسالہ بریان کیا انکے پیشے ... لیکن ... توجہ کہانیکی طرف نکی چونکہ رسم اوس زمانہ مین یہہ تہی کہ جو کوئی دشمن ہوتا تہا وہ طعام کہانا تہا ... تا خوف آپکے جمیع مین سے دریافت کیا اور بنا بر طمانیت کہا کہ تم خوف نکرو کہ ہم ... کار قہار کے ہین اور ... انتقام کفار قوم لوطؑ کی آئے ہین اور تمکو خوشخبری دیتے ہین

اسبات کی کتہا رہے یہان ایک پسر نیک اختر پیدا ہوگا سارا خاتون نے متعجب ہوکر اپنا ماتہا کوٹا اور کہا کہ مین بوڑہیا بانجہ اور خاوند میرا
بوڑہا اونہون نے کہا کہ یہی حکم ہے پروردگار تیرا کا چنانچہ آیات بینات سورہ والذاریات مین فرمایا ہے ہل اتاک حدیث ضیف
ابراہیم المکرمین ۝ اذ دخلوا علیہ فقالوا سلاما قال سلام قوم منکرون ۝ فراغ الی اہلہ فجاء بعجل سمین ۝ فقربہ الیہم قال
الا تاکلون ۝ فاوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف وبشروہ بغلام علیم ۝ فاقبلت امراتہ فی صرۃ فصکت وجہہا وقالت
قالوا کذلک قال ربک انہ ہو الحکیم العلیم ۝ یعنے کیا آئی ہے تیری پاس بات مہمانون ابراہیم حرمت کیے گیے کی جسوقت اندر آئے
اوپر اوسکی پس کہا اونہون نے سلام ہے کہا سلام ہے تم قوم ہو ناپہچان پس پہر آیا طرف لوگون اپنی کے پس لے آیا گائی کا بچہ
مین تلا ہوا پس نزدیک کیا اوسکو طرف اونکے کہا کیا نہین کہاتے تم پس چہپایا اونسے جیمین ڈر کہا اونہون نے مت ڈر اور خوشخبری
دے اوسکو ساتہ ایک لڑکے علم والیکے پس آئی بی بی اوسکی بیچ حیرت کی پس ہاتہ مارا موہنہ اپنی کو اور کہا مین بوڑہی ہون بانجہ کہا
فرشتون نے اسیطرح کہا ہی پروردگار تیرے نے تحقیق وہ حکمت والا جاننے والا ہی غرض کہ اوسی سال مین سارا خاتون کو حمل رہا اور
بعد انقضای مدت معہود کی بیٹا پیدا ہوا اور نام اوسکا بسحب طالع کا اسحق رکہا اور کنار عاطفت والدین مین پرورش پاکر جوان خوش منظر
نیک سیر ہوا اور ہر سال انکو حضرت ابراہیم ع مع سارا خاتون واسطے ادای مناسک حج کی مکہ معظمہ مین لیجایا کرتے تہے اور ملاقات حضرت اسمعیل ع سے کہ متولی
اوس بقعہ مبارکہ کی تہے میسر ہوتی اور پہر وطن مالوف مین آکے ہر صادر و وارد اور مقیم مسافر کی مہمانی اور ضیافت مین دائم مصروف رہتے بلکہ
التزام کیا تہا اس باتکا کہ تنہا کہانا آپ کبہی نکہاتے تہے اتفاقا کئی دن گذرے کہ کوئی مہمان نہ آیا اور انہون نے بسبب عادت کے اس عرصہ میں
کچہہ نکہایا تا آنکہ شدت اشتہا غالب اور طبیعت انکی مہمان کی طالب ہوئی اور اوسکی تلاش ہوئی بجانب صحرا گئے اثنای راہ مین ایک پیر مرد
دوچار ہوا اور اوسکو بہوکا پایا انہون نے بکمال تمنا اوسکو اپنے ساتہ لیا اور گہر مین آکر دسترخوان بچہایا اور کہانا حاضر کیا جو کہ اوس
شخص نے نوالہ اوٹہانی مین اول نام خدا تعالی نہ لیا تو حضرت کو اوسکی بیدین ہونیکا اشتباہ ہوا اور کہانا اوسکی ہمراہ کہانا انکی طبیعت نے
قبول نکیا اوسکے سبب ہمراہ نکہانیکا انسے پوچہا آپ نے فرمایا کہ جو کوئی دیندار نہو ہمکو رفاقت اوسکے کہانیمین گوارا نہین یہہ بات اوس
مہمانکو ناگوار آئی اور بغیر تناول طعام اندوہگین اوٹہہ گیا اوسیوقت حضرت ابراہیم ع کو فرمان عتاب نشان آیا کہ ہمنے تمامی مدت عمر
اس شخص کو باوجود اسکی کفران نعمت کے رزق مقدر پہنچایا ہے اور ایکدن بہی کا نہین رکہا ایک وقت کی کہلانی مین تمنے یہہ حجت نکالی
اور وہ کہلانا بہی خاص میری رضا کی واسطے نہ تہا بلکہ اپنی بہی نفس کی خواہش اور شکم پری غرض تہی اوسپر بہی تمنے اوسکو گرسنہ نکال دیا
بیت خدایا بہست مسلم بزرگی و الطاف + کہ جرم بیند و نان برقرار می دارد + حضرت یہہ سنتی ہی فی الفور مثل برق و باد

اوسکو ڈھونڈھنے کو روانہ ہوئے اور جب وہ ملا تو بہت سا تملق اور مدارا کیا اور عذر بے اعتنائی اول چاہا وہ شخص اس تلافی مافات سے انکی متعجب ہوا اور پوچھا کہ سبب اس خشونت کا کیا تھا اور اس استمالت کا موجب کیا ہے آپنے بے توقف ارشاد ہدایت بنیاد باریتعالی کی ارشاد کیا وہ اسکو انکی تقریر سے کمال تاثیر ہوئی اور کراہت اور نفرت کلی کفر اور شرک سے اور رغبت اور میلان کامل دین اسلام پر حاصل ہوا بمقتضای واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وہ توبہ نصوح کی اور بشرف دین ابراہیمی مشرف ہوا۔ روایت ہے کہ ایکدن حضرت ابراہیمؑ واسطے لانے گھانس کے مواشی کے لیے ایک پہاڑ بیت المقدس پر سیر کرتے تھے تو مکان سے مواشی کا تلاش کریں اس عرصہ مین ایک آواز انکی کانمین ایکطرف سے آئی کہ کوئی شخص ذکر کرتا ہے اور اوصاف پاکی انجناب کے پڑہتا ہے مجرد سننے آواز کی مطلب اپنا فراموش کیا اور اوسطرف متوجہ ہوئے دیکھا کہ ایک شخص ضعیف دراز قد کا کہ بدن اوسکا بالون سے بھرا ہوا ہی کھڑا ہو کر توحید اللہ تعالی کی پڑہتا ہے روبرو اوسکے گئے اور پوچھا کہ ای شخص خدا تیرا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ خدا میرا آسمان پر ہے پوچھا کہ زمین پر بھی وہی ہے یا اور کہا زمین پر بھی وہی ہے سوا اوسکے اور کوئی لیاقت خدائی کی نہین رکھتا ہے پھر پوچھا کہ قبلہ تیرا کدہر ہے کہا طرف کعبہ کی پھر پوچھا کہ تو کہانسے کہاتا ہے اوسنے کہا وقت پکی ہوئی دانہ خورد جنگل کے آخر موسم گرمی مین انکو نکال لاتا ہون اور جمع کر کر رکھ چھوڑتا ہون تو وہ موسم جاڑے کے مین کام آتا ہے اور وہی میری خوراک ہے پھر پوچھا کہ کوئی تیرے اہل و عیال سے باقی رہا ہے کہ تیری خدمت وہ بجا لاوے کہا نہین پھر پوچھا کہ تیرا گھر کہان ہے کہا کہ اس پہاڑ کے نیچے ایک غار مین رہتا ہون انہون نے کہا کہ چل نشان اوس غار کا مجکو بتا دے کہ تیرے گھر ہم بھی تیرے ساتھ چلین اور طرف قبلہ تیرے دیکھین اوسنے کہا کہ درمیان اوس غار کے اور اوس مکان کے ایک ندی ہے کہ پانی اوسکا بہت عمیق ہے آدمی کو گذرنا اوس سے ممکن نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کسطرح اوس ندی سے گذرتا ہے کہا کہ مین بطریق خرق عادت کے اوس پانی پر چلا جاتا ہون اور وہ پانی میرے واسطے مسخر ہو جاتا ہے کہ سوای میرے تلوون کے تر نہین ہوتے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ آؤ تو تیرے گھر چلین شاید کہ اوس پانی کو جسنے تیرے واسطے مسخر کیا ہے میرے واسطے بھی کر دیوے حضرت ابراہیمؑ اور وہ ضعیف روانہ ہوئے جبکہ ندی پر آئے دونون اوس پانی پر سے گذر کر چلے گئے اوس ضعیف نے تعجب کیا جب غار مین پہنچے طرف اوسکے قبلہ کے دیکھا اور بہت خوش ہوئے بعد اوسکے پوچھا کہ ای شیخ بتا مجھکو کہ کونسا دن سخت تر دنون سے ہے اوس ضعیف نے کہا جسدن کہ حضرت رب العرش کرسی اپنی کو واسطے حساب خلقت کے رکھین گے اور دوزخکو روشن کرینگے یہانتک کہ کوئی فرشتہ مقرب و پیغمبر مرسل نہ رہیگا کہ اپنے مونہہ سے عاجزی کرتا ہوا پہرے گا اور حال اپنے سے سراسیمہ ہوگا حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ ای ضعیف نیکبخت واسطے میرے دعا کر کہ حق تعالی مجکو اوسدنکی ہول سے امن اور اطمینان نصیب کرے ضعیف نے کہا کہ میری دعا کس کام آویگی مجسے ساعت چاہ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کسواسطے اوسنے کہا تین برس

سے ہر وقت اور ہر لمحہ دعا کرتا ہون اصلا قبول نہین ہوتی فرمایا کہ وہ دعا کیا ہے کہا کہ ایکدن مین اس جنگل مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین
ایک جوان اودہر سے مواشی کو لیے ہوے جاتا تھا اور بال اوسکے سر کے آشفتہ اور پراگندہ تھے کہا مینے کہانسے آیا تو اور یہہ مواشی کس شخص
کی ہے کہا اوسنے کہ خدا کی دوست کی گہر سے کہ نام اوسکا ابراہیم ہے آیا ہون اور یہہ مواشی بھی اوسیکے گہر کی ہے چنانچہ مین اوسدن سے دعا مین
مشغول ہون کہ بارخدایا اگر اس زمین مین کوئی شخص ایسا ہے کہ دوست تیرا ہو مجھکو زیارت اوسکی نصیب کر اس سے پہلے کہ مین مر جاؤن سو
ابتک مین اوسکے دیدار سے مشرف نہین ہوا ہون حضرت ابراہیمؑ نے اوس ضعیف کے تئین کہ پہنچا معانقہ کیا پہر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اوسدن سے معانقہ رائج ہوا ہے اس سے پہلے رسم سجدہ کی تہی مقام تعظیم مین اسواسطے بیچ اسلام کے **مصافحہ** رائج ہوا ہے
نقل ہے ایک جگہ بطریق صحیح کے روایت کی ہے کہ ایک برس حضرت ابراہیمؑ کے شہر مین قحط غلہ کا ہوا تہا حضرت ابراہیمؑ واسطے لانے غلہ
کے اور شہر مین تشریف لیگئے ہر چند تلاش کیا غلہ کہین نپایا مایوس ہوکر گہر کیطرف پہر آتے راہ مین ایک میدان مین پہنچکر ریت سرخ
رنگ کی اوس میدان مین بہت تہی غلامونکو فرمایا کہ اس ریت کو تہیلیون مین بہرلو لوگ ہمکو خفیف نکرین کہ یہہ خالی ہاتہہ آتے پہر اوس ریت کو
تہیلیون مین بہر لائے ہر گاہ لوگ ہاتہہ کے پوچہتے کہ ان تہیلیون مین کیا لاے ہو اور کونسا غلہ ہے آپ مین غلام حضرت ابراہیمؑ کے کہتے کہ گیہون سرخ
ہین پہر جب تہیلیان گہر مین اوتارے اور کہولا وہ ریت سرخ سب گیہون سرخ ہوگئی حق تعالی نے بچایا کہ بات اپنے دوست کی غلامونکی جہوٹی کرے
اور کہتے ہین کہ ایکبار کافرون نے بسبب عداوت کے دو شیر بہوکے حضرت ابراہیمؑ پر چہوڑ دیے اور دونون شیرون نے جب حضرت ابراہیمؑ
کو دیکہا سجدہ کیا اور اونکی قدمونکو چاٹنا شروع کیا صاحب روضۃ الصفا نے لکہا ہے کہ جب عمر سارا خاتون کی ایکسو ستائیس اور ایک قول
سے ایک سو تیس برسکی ہوئی طائر روح پر فتوح انکی نے بجانب گلستان قدس پرواز کی اور مزرعہ حبیرون کہ ملک حضرت ابراہیمؑ کا تہا وہان
مدفون ہوئین **اور** راوی لکہتے ہین کہ بعد وفات سارا خاتون کے ایک عورت کنعانیون مین سے حضرت ابراہیمؑ نے حبالۂ نکاح مین لائے
اور چہہ بیٹے اوس سے پیدا ہوئے اور اونکی اولاد آفاق عالم مین متفرق ہوئی ولیکن اتفاق جمہور اسپر ہے کہ سوا حضرت اسمٰعیلؑ اور اسحقؑ
کے اور کوئی فرزند صلبی انکا مرتبہ جلیلہ نبوت سے سرفراز اور ممتاز نہین ہوا الا کثرت اموال انکی زیادہ ہوئی تہی کہ چار ہزار کتے حفاظت کے
واسطے انکی مواشی کی رہتی تہی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ اِخْتَتَنَ بِالْقَدُوْمِ وَہُوَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً
یعنے تحقیق ابراہیمؑ نے ختنہ کیا قدوم مین درحالتیکہ یہہ اسّی برسکے تہے بعضے فضلا کہتے ہین قدوم نام ایک مقام کا ہے کہ شام مین واقع ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ قدوم نام تیشہ کا ہے یعنے حضرت خلت پناہ نے اسّی برسکی عمر مین تیشہ سے اپنا ختنہ لیا اور یہہ سنت تا روز قیامت اونکی
بزرگوار سے یادگار ہے **اور** ایک حضرت کی سنتون مین سے انار کا پہننا ہے کہ حق جل وعلا نے انکو وحی بہیجی کہ تو مکرم ترین خلق ہے نزدیک

سیدھی پاہیہ کہ سجدہ کے وقت مین تیر استرہ نہ کہلے حضرت ابرہیمؑ نے اپنے واسطے سراویل یعنی ازار ترتیب کی اور مشہور ہے کہ سنت ضیافت
جملہ مخترعات انکی سے ہی کہ صبح اور شام بغیر مہمان نکہاتے تہے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکہا ہی جیسا کہ حضرت ابرہیمؑ کی حیات مین انکی مہمانخانہ
مین بساط دعوت بچہا ہوا تہا اتبک بعد ممات بہی بر سر قبر مبارک ایک لنگرخانہ ہی کہ اسمین رسم ضیافت جاری ہے اور تا روز قیامت رہیگی
اور کہتی ہین کہ پہلے جس نے مسواک کی اور پانی کے ساتھ استنجا کیا اور لباس سلا ہوا پہنا اور بڑہاپا دیکہا حضرت ابرہیمؑ تہے اور سبب سفیدی موی صورت
کا اسطرح پر ہے لکہا ہی کہ ہرگاہ قادر علی الاطلاق نے انکی کبرسنی مین حضرت اسحاقؑ کو عطا فرمایا کنعانیون نے کہا عجب بات ہی کہ سارا اور ابرہیمؑ
نے غیر کے فرزند کو اپنا مشہور کیا ہی اور پرورش کرتے ہین لاجرم خداوند تعالی نے بنابر دفع تہمت کے حضرت اسحاقؑ کو ایسا حضرت ابرہیمؑ
سے شبیہ پیدا کیا کہ کوئی بعد ظہور داڑہی مونچہہ حضرت اسحاقؑ کے دونون باپ بیٹون مین امتیاز نکرتا تہا بنابراین حکمت الہی مقتضی اس امر کی
ہوئی کہ محاسن شریف انکی سفید ہوگئی تا خلائق پر ظاہر ہووے کہ ابرہیمؑ یہہ ہین اور اسحاقؑ یہہ اور منقول ہی کہ ایک شخص نے حضرت رسالت
پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا یا خیر البریۃ حضرت نے فرمایا کہ یہہ حضرت ابرہیمؑ کی شان مین وارد ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے
ارشاد کیا نحن احق بالشک من ابراہیم یعنی مین جقدر زیادہ ہون ساتہہ شک کے ابرہیمؑ سے اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتی
قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنی جبکہ کہا ابرہیمؑ نے ای رب میرے دکہا تو مجکو کیونکر زندہ کرتا ہی مردیکو کہا پروردگار
نے کیا تو نہین ایمان لایا کہا ابرہیمؑ نے ہان ایمان لایا ہون لیکن تا کہ اطمینان پکڑے دل میرا چنانچہ تفسیر اس آیہ کریمہ کی بالتفصیل
اوپر بیان ہوچکی اور خواجہ کائنات علیہ افضل الصلوۃ باوجود کمال شرف مرتبت اور علو منزلت کے متابعت شریعت آنحضرت کی مامور
ہوئے کہ خدا تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفا خلاصہ یہہ کہ مناقب اور کمالات حضرت خلیل الرحمن کے بسیار ہین
اور سنن اور آداب انکی بیشمار کہ آج تک ملت محمدی اور شریعت احمدی ہر ایک اعمال حسنہ انکی سے معمول بہا اور طریقہ موثوق علیہا ہین کہ قلم
شکستہ رقم تعداد مآثر اور مفاخر انکی سے بعجز اور قصور معترف ہوکر قدر قلیل پر اختصار کرتا ہی چاہیے جاننا تفسیر عزیزی مین لکہا ہی ابراہیم
اعداء اللہ ۲ اور ترک اصنام ۳ اور ختنہ ۴ اور عقیقہ ۵ اور آداب ضیافت ۶ اور لبس ثیاب یعنی کپڑے پہننا ۷ اور ہنگام عبادت زینت
کرنا ۸ اور نماز مین رفع یدین کرنا ۹ اور تکبیر جس مین رفع یعنی بلندی اور پستی پر چلنے مین ۱۰ اور چار رکعت نماز چاشت ۱۱ اور ماہہای محرم
کو بزرگ جاننا ۱۲ اور نکاح مین حرام چیزونکو حرام سمجہنا ۱۳ اور قبول کرنا گواہی اور مہر کا نکاح مین ۱۴ اور سجدہ سہو پہلے رکعت کرنا نماز مین ۱۵
اور جدا کرنا حصہ کا اموال مین سے برائے اداء عبادت کے جسکو تہی سب ۱۶ اور ستر عورت کا واجب ہونا ۱۷ اور زنا اور لواطہ اور سحق اور اور
کبائر کا حرام ہونا ۱۸ اور قبلہ کیطرف متوجہ ہونا ۱۹ اور مناسک حج بہ تمام ۲۰ اور خصال فطرت بجمیعہا ۲۱ اور آداب قربانی ۲۲ اور احکام

نجوم پر معتقد نہونا ۲۳ اور نجومیون سے ساعت نیک و بد نہ پوچھنی ۲۴ اور تفحص سعد و نحس ساعات نکرنا ۲۵ اور ایام اور مہینوں اور
تواریخ کی درپی نہونا ۲۶ اور شگون بد نہ لینا ۲۷ اور جادوگری پر اعتقاد نکرنا ۲۸ اور نذر بنام جن اور دیوون اور پریون کی نکرنی ۲۹
اور اونکے واسطے ذبح نکرنا ۳۰ اور رزق اور شفا اور موت اور حیات کو بلا واسطہ مسبب الاسباب سے جاننا ۳۱ اور مصیبت کے وقت صبر
کرنا ۳۲ اور جزع اور فزع اور نوحہ اور شیون مرنے دوستون اور اقارب کے سے ترک کرنا ۳۳ اور راہ خدا مین جان دینی ۳۴
اور بابکو گناہ فرزند مین اور فرزند کو گناہ پدر مین نہ پکڑنا ۳۵ اور کپڑے اور بدن اور گھر اور مسکن کو پاک اور پاکیزہ رکھنا ۳۶ اور
معطر کرنا ۳۷ اور لہو و لعب سے احتراز کرنا ۳۸ اور تصویر بنانی اور پاس رکھنی سے اجتناب کہنا ۳۹ اور ترک نکاح نکرنا ۴۰ اور ترک
کھانون لذیذ اور لباسون نفیس اور عزلت یعنی گوشہ گیری آدمیونکو معتبر نجاننا ۴۱ اور ریاضت مفرط کہ موجب تلف حق نفس یا حق
اپنے اہل و عیال کے ہو نہ پسند کرنی ۴۲ اور سوال بلا ضرورت سے پرہیز کرنا ۴۳ اور مکاسب سے معیشت کو حاصل کرنا + اور مثل انکے
احکام ملت ابراہیمی سے ہین کہ اس شریعت مین بعینہا باقی ہین بلکہ یہی احکام ہین کہ اصل اس شریعت اور قاعدہ اس دین کے ہین اور
ہر ایک ان امور مذکورہ مین سے فروع بسیار نکلتی ہین شاید تمام شریعت کو احاطہ کر لیوین اسواسطے کہ درحقیقت ملت ابراہیمؑ گویا ایک متن
اور شریعت محمدی اوسکی شرح ہے ناقلان اخبار کہتی ہین کہ دس صحیفہ حضرت ابراہیمؑ پر نازل ہوئے اکثر اونکی مشتمل تھے موعظت اور حکمت
پر چنانچہ ترجمہ چند کلمات صحائف کا تبرکاً و تیمناً لکھا جاتا ہی ۔ ایک یہہ کہ عاقل کو بوقت توجہ امور معدلت کی رعایت اس بات کی ضرور ہے
کہ اوسکی زبان سے کوئی کلمہ نامناسب خلاف منصب اوسکے اور خلاف دادخواہ کی نہ نکلے ۲ دوسری یہہ کہ عاقل کو لازم ہی کہ ہر کام اپنی رائے پر کرے
نہ کہ جیسا کوئی کہدیوی کرنے لگی اور اولی یہہ ہی کہ ادہم مین مشورہ عقلمندون سے واجب جانی ۳ تیسرے یہہ کہ دانا کو لازم ہی کہ تقسیم اوقات
شبانہ روزی چار قسم پر کرے یعنی ایک ساعت اگر اکل و شرب مین گذارے تو واجب ہی کہ اسیقدر مناجات حضرت قاضی الحاجات کی کرے
اور اتنی ہی مدت تفکر بیچ صنائع اور بدائع باریتعالی کی عمل مین لاوے اور اسیطرح محاسبہ نفس اپنے کا یعنی جو نیک و بد کہ امور دینی اور دنیوی
مین اوس روز و شب مین اس سے ہوئے ہون اوسکو یاد کرے برائی سے توبہ اور استغفار و نکوئی کی توفیق کا شکر گذار ہووے ۴ چوتھی یہہ کہ
دانشمند کو یہہ بھی ضرور ہے کہ زبانکو غیر ضروری کی بیان مین دراز نکرے کہ بیہودہ گوئی موجب خفت دنیا اور عذاب عقبی کا ہوتی ہے
۵ پانچوین یہہ کہ انسان دانشور کو ہمت مصروف کرنا اوپر حصول تین چیزونکی واجب ہی یعنے تلاش معاش اور فکر معاد اور اجتناب گناہ
۶ چھٹے یہہ کہ آفرینش پلک کی آنکھون پر اسیواسطے ہی کہ نادیدنی نہ دیکھا چاہیے اور ہونٹھ دہن پر اسلیے پیدا کیے ہین کہ ناگفتنی نکہا کرے
پس لازم ہے انکو کہ جب قساوت اپنی دلمین پاوے یا بیماری بدنمین یا نقصان مال مین یا تنگی رزق مین تو چاہیے سمجھنا کہ یہہ سب شومی

سخن لایعنی سے لاحق ہوئی ہے ساتوین یہہ کہ رزق مقسوم ہی اور حریص محروم اور بخیل مذموم اور رازق اللہ حی القیوم ہی اور دنیا اور مافیہا معدوم ہی آٹھوین یہہ کہ فقیر حقیر کو بزرگ جاننا چاہیے کہ وہ خاص مہمان میرا ہی نوین یہہ کہ شدت غصہ مین خدا تعالے فرماتا ہی کہ میرا یاد کرنا لازم ہے تا مین تجکو یاد کرون عالم غضب و عتاب مین دسوین یہہ کہ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون وقتون مین تیرے مہمات کو کفایت کرونگا گیارہوین یہہ کہ ارشاد کرتا ہی پروردگار تیرا ای پسر آدم جو کوئی تجھسے قطع کرے تو اوس سے پیوند کر اور جو کوئی تجہپر ظلم کرے تو اوسپر رحم کر اور جو کوئی تجھے محروم رکھے تو اوس سے رعایت دریغ نرکھ اور جو خیانت کرے اوسکو نصیحت کر اور جو تیرا گناہ کرے تو اوسکو بخش اور جسکا تو گناہ کرے اوس ہی عفو کی خواستگاری بمنت و زاری کر کہ تو مستحق اول جانیوالون بہشت مین سی ہووے اور لکہا ہی کہ پیشہ اصلی حضرت ابرہیم کا زمینداری تہی اور اہل کتاب کہتی ہین کہ عمر مبارک ایکسو پچہتر برسکی تہی اور قبیصی نے معارف مین دوسو برس اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین پانچ کم دوسو برس اور محمد فخرالدین بناکتی نے ایکسوتئیس ۱۲۳ اور ایکسو اونتیس ۱۲۹ لکہی ہین اور اصح روایات قول امام مسعودی ہی اور اس تقدیر پر مدت دعوت ایک سو اسی برس ہوتی ہین اور روضۃ الاحباب مین مذکور ہے کہ بمرگ مفاجات حضرت کا انتقال ہوا تہا اور جامع اعظم مین مسطور ہے کہ جمعرات کے دن نوین ماہ محرم کو پچیس روز بیمار ہو کر دار محنت سے روضۂ رضوان مین انتقال فرمایا اور روضۃ الصفا مین ایک مقام پر لکہا ہی کہ جب انکی ایک سو پچاس برس کی عمر ہوئی تو انہون نے آثار پیری اور موئی سفید محاسن مبارک مین کہ قبل ازین کسیکو یہ صورت لاحق نہین ہوئی تہی مشاہدہ کیے بہت سی جزع اور فزع کی اور کہا الٰہی یہہ کیا حال ہے کہ اسکی حقیقت مجہپر منکشف نہین ہی خطاب آیا کہ یہہ میری طرف سی وقار ہے کہ تجکو ارزانی فرمایا ہی حضرت ابراہیم اس اس کلام فرحت التیام سے نہایت خوش ہوئی اور کہا اللّٰہم زدنی وقارًا مشہور ہے کہ آنحضرت نی خالق موت و حیات سی دعا کی تہی کہ جبتک مین موت کا طالب نہون جان اس زندگانی مقراض اجل منقطع نہووے اور یہہ دعا بشرف اجابت مقرون ہوئی تہی ہرگاہ کہ وقت رحلت نزدیک پہنچا اور ہنگام سفر ضروری قریب آیا ملک الموت بصورت ایک پیرمرد آنکی مجلس شریف مین تشریف لائی اور حضرت ابراہیم نے حسب العادت طعام حاضر کیا ملک الموت کا ہاتہ نوالہ اوٹہانے کے وقت کانپنے لگا اور وہ لقمہ کو بجد و جہد کبہی کانکی پاس اور کبہی ناک کی طرف لیجاتا تہا اور کبہی بیجانب ہان حضرت ابراہیم نے پوچہا کہ ای پیر یہہ کیا حال ہے کہ دیکہتا ہون ملک الموت نے کہا یہہ سب بڑہاپے کے سبب ہی پوچہا کہ تیری عمر کتنی ہے اسنے دو برس زیادہ حضرت کی عمر سے بتائی خلیل الرحمن نے فرمایا کہ مجہمین اور تجہمین دو برس سے زیادہ فرق نہین ہے بعد گذرنے اس مدت کے میرا بہی یہی حال ہوگا اسنے جواب دیا ہان حضرت ابراہیم اس امر سی اندیشہ مند ہوئے اور کہا الٰہی ودیعت حیات کہ مجکو سپرد کی ہے ترے نزدیک مجکو نعمت دنیا اور زندگانی اسطرح سے مقرون بعجز و ناتوانی درکار نہین اوسکو وقت

ملک الموت بقبض روح شریف مامور ہوا اور حضرت ابراہیم عالم بقا کو تشریف لیگئے اور بعضے لکہتے ہین کہ جب حضرت باری سبحانہ و تعالے
نے نعمتہای دنیا اور مقاصد دنیوی حضرت ابراہیم ع پر تمام کی اور جزائل انعام و افضال بتکمیل پہنچاسے تو بعض ازواج انکی خدمت
بابرکت مین پہنچا اور کہدیا تہا کہ اگر وہ اجازت نیوے تو اوسکی روح پاک قبض کرنا والا اپنے مقام پر پہر آنا ملک الموت بمقتضای فرمان
انکی مجلس مین حاضر ہوا اور صورت واقعہ عرض کی حضرت ابراہیم ع نے کچہہ مہلت چاہی اور بکفایت بعض مہمات دنیا و عقبی کہ ضروریات
سے تہی مشغول ہوئے اور حضرت اسحاق ع کو دیار شام مین اپنا ولیعہد کیا جب مہلت موعود بسر ہوئی ہادم اللذات ذکر خدمتگاری باندہکر
وظیفہ جانستانی ادا کیا اور بعض کتب تواریخ مین مسطور ہے کہ جب حضرت عزرائیل ع بنا قبض روح باشارۂ رب جلیل حضرت ابراہیم
پاس آئے تہے اور انہون نے مہلت چاہی تہی تو یہہ اوسیوقت آسمان پر گئے اور انکی مہلت طلبی کا حال جناب کبریائی مین عرض کیا
اوسکے جواب مین فرمایا کہو ابراہیم ع کہ تم نے کبہی ایسا دیکہا اور سنا ہے کہ کوئی دوست اپنے دوست کو مکروہ جانے اور اوسکے حاصل کرنے
مین تاخیر روا رکہے جب حضرت عزرائیل نے یہہ پیغام خداوندی خلیل کو پہنچایا انہون نے اوسیوقت بکمال خوشی قبض روح پر مجاز
کیا اور ملک الموت نے انکی روح مطہر قبض کی اور انکو سارا خاتون کے پاس مدفون کیا حلیہ انکا یہہ تہا کہ رنگ روپ ہمایون انکا سرخ
و سفید تہا اور دراز قد اور نرگسی چشم اور کشادہ سینہ اور ضخیم الساقین یعنے کلان ساق تہے **فصل تیسری** ذکر حضرت اسماعیل ع مین اور شرح
بعضے حالات و بعثت انکی مین روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ولادت باسعادت انکی حدود شام مین واقع ہوئی اور سن بعد صغر سنی مین
ببلای ہجرت مبتلا ہوکر اراضی مکہ مین نشو و نما پائی چنانچہ بالتفصیل مذکور ہوا اور تیر اندازی اور چابک سواری سیکہی اور ظاہر وسعت
معیشت ابتدا مین انکا یہہ ہوا تہا کہ جب قبیلہ جرہم نے بدستور ہاجرہ انکی قرب و جوار مین اقامت کی تہی سات دنبیان حضرت اسماعیل کو دین
اور حضرت منزل البرکات نے اون دنبیون مین برکت ارزانی فرمائی اور کثرت اوس مرتبہ کو پہنچی کہ محاسبان روزگار ضبط و شمار
اونکی سے عاجز آئے اور مسعودی نے کتاب اخبار الزمان مین لکہا ہے کہ اول جس قوم نے مصاحبت اسماعیل ع پیشتر زمزم پر میل کی ایک طائفہ
تہا عمالیق سے اور پہر بنی جرہم ولایت یمن سے آنکر مکہ معظمہ مین متوطن ہوئے اور چونکہ سابقًا قصہ نزول حضرت اسماعیل ع اور آنا حضرت
ابراہیم ع کا انکے پاس بیان ہو چکا اگر یہان پہر لکہا جاوے تو خالی تکرار سے نہووے ارباب اخبار کہتے ہین کہ حق تعالی نے برکت دعای حضرت
ابراہیم ع حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہم السلام کو فرمان دیا تہا کہ رملہ اور طائف کو اپنے مقام سے اوٹہا کر مکہ کی قریب لے آئے تہے تا اولاد امجاد
انکی وسعت عیش اور رفاہت سے اوقات گذاری کرین کسواسطے کہ اطعمہ اور فواکہ کہ ان دونون مقامون مین بہت ہوتی ہین قال اللہ
تعالی و تقدس وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا کلبی کہ ایک مفسر اہل اسلام سے ہے لکہتا ہے کہ

حضرت اسماعیل ایسے صادق الوعدہ تھے کہ کسی نے اونسے ایک مقام پر اقرار کیا کہ آپ ٹھہرے رہیں میں ابھی گھر ہو کر آتا ہوں وہ شخص اتفاقاً کسی
کار ضروری میں مصروف ہوا اور آپ کا منتظر چھوڑ جانا بھول گیا لیکن اوسکے انتظار میں حضرت تین روز تک وہیں کھڑے رہے جب پھر اوسکا
گذار بعد اس عرصہ کے وہان ہوا تو انکو دیکھکر پوچھا کہ اسوقت آپ کیونکر آئے ہیں حضرت نے فرمایا کہ برعایت وفاء وعدہ کے میں اوسدن سے
تیرے انتظار میں یہان سے گیا نہیں وہ شخص بہت عذرخواہ اپنی نسیان شعاری کا ہوا اور روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بعد وفات
پدر عالی صفات اپنے کے ولایت شام میں گئے اور مرقد منور کی زیارت حاصل کی اور میراث کو قسمت کیا تو اوسکے بعد بشرف نبوت مشرف
ہوئے اور حق جل و علا نے انکو بدعوت ایک جماعت فراعنہ بھیجا کہ انہون نے شہر مصر سے جاکر دریائے یمن میں توطن کیا اور حضرت اسمٰعیل
نے اوس سرزمین میں پہنچکر اوس طائفہ باغی وطاغی کو سالہای فراوان بدین قویم حضرت ابراہیم پر دعوت کی و لیکن وہ متمرد بمقتضای مَن يُضْلِلِ اللهُ
فَلَا هَادِيَ لَهُ از قبول اس سعادت عظمی سے محروم اور اسیطرح سرگردان بادیۂ ضلالت وغوایت ہے اور کہتے ہیں حضرت اسماعیل کے بارہ
فرزند تھے اسمیں اکبر اولاد ثابت نام رکھتا تھا اور انکے سب فرزندوں میں سے ثابت اور قیدار نے حرم حریم میں سکونت کی منقول ہے کہ
جب حضرت اسماعیل نے آخر ایام اپنی حیات کے آثار ابتری او ضعف مشاہدہ کیا قیدار کو اپنا وصی اور ولیعہد گردانا اور بعد اندک فرصت وحشت آباد
دنیا سے بریاض جنت الماوی خرامان ہوئے اور لکھا ہے کہ حضرت بغایت مشابہ تھے حضرت ابراہیم اور امین اور صادق الوعدہ اور متحمل اور
صابر انکی صفات میں سے ہے اور تیر تراشنا اور تیر اندازی خوب جانتے تھے اور روایت کرتے ہیں کہ ایکمرتبہ جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جماعت بنی اسلم پر گذرے کہ یہ لوگ آپس میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اِرْمُوا بَنِي اِسْمٰعِيلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ یعنی اسمٰعیل
كَانَ رَامِيًا یعنی تیر لگاؤ ای پسران اسمعیل پس تحقیق کہ باپ تمہارا یعنی اسمعیل تھا تیر انداز اور حضرت اسماعیل بصید و شکار میل تمام رکھتے
تھے اور کنیت انکی ابوالعرب اور لقب عراق الثری تھا اور معجزے انسے بہت ہوئے ہیں ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ایکدن ایک بکری نہایت لاغر
اور دبلی بیروان سے دودھ نہ دیتی تھی انکے پاس لائے اور حضرت نے دست بابرکت اوسکے تھنون پر پھیرا فوراً دودھ دینے لگی اور دوسرے
یہ کہ ایکروز ایک جماعت انکے گھر میں وارد ہوئی اوسوقت طعام حاضر نہ تھا قدرے آب زمزم ایک باسن میں ڈالکر اوسپر سرپوش رکھدیا اور
دعا کی چند قسم کا طعام اوسمین سے برآمد ہوا اور دیکھنے والون کو موجب زیادتی تصدیق نبوت کا ہوا اور بستان فقیہ میں مذکور ہے
کہ اکثر عرب انکی نسل سے ہیں اور کیا انکی بزرگی اور شرف ہو کہ خواجہ ہر دو جہان نبی آخرالزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی اولاد
میں سے ہیں اور آپنے انکے محاسن و محامد ثبت فرمائے ہیں اور ایام حیات انکی ایک قول سے ایکسو تیس برس اور بروایت اصح ایکسو
سینتیس سال ازانجملہ نوے برس اپنے پدر بزرگوار کے ہم عصر رہے اور سینتالیس برس نبوت کی اور بعضے کہتے ہیں پچاس برس و بر تقدیر قول

اخیر انکی بعثت پیش از رحلت حضرت ابرہیم تھی اور یہ کلام قول طبری کی مخالف ہمہ معتمد علم - مرتبہ یون انکا مزار متبرک ما جرہ کے
قریب ہی اور بقول بعضے درمیان رکن و مقام ہے اور بعضون کتب مذکورہ میں صحف ... [illegible]
و احفاد حضرت اسماعیل ع کی بہت ہو گئی اور کثرت دودمان نبوت اس مرتبہ ہوئی کہ وسعت آباد مکہ معظمہ مین نسما سکی ناچار و مجبور بعضے
اونمین سے بعزم توطن باطراف دیار عرب حرم مین سے نکلے اور ہر شخص نے راہ صفا اختیار کی مگر ایک ایک پتھر اچھا حرم میں سے اپنے ساتھ
اوٹھا لیا القصہ جس مقام پر کہ یہ اوترے تھے اوس پتھر کو ایک پاکیزہ جگہہ مین رکھکر بہ تصور زیارت بیت الحرام اوسکے گرد طواف کرتے تے
تا آنکہ انکی نظر مین جو پتھر اچھا معلوم ہوتا تھا اوسکو اوٹھا کر اوسے مکان مناسب مین رکھتے اور اوسکی زیارت اور طواف کے ساتھہ مشغول ہوتے
آخر الامر احکام صحف ابراہیم طاق نسیان پر رکھکر کیش بت پرستی کو مستحسن سمجھنے لگے مگر باوجود ارتکاب اس فعل قبیح کے فیصلہ بعض قضایا میں
بشریعت ابراہیمی ع عمل کرتے تھے اور بدستور معہود مناسک حج بجا لاتے اور بطریق تعظیم حرم خداوندی اور تبجیل اور تکریم خانہ کعبہ میں تقصیر
نکرتے اور اہل تاریخ میں ایک طائفہ کا یہہ زعم ہے کہ ظہور بت پرستی ذریت اسمعیل ع میں اسطرح ہوا کہ اساف اور نائلہ ایک مرد اور ایک عورت
تھی قوم جرہم سے جبکہ شہوت اور بدنفسی نے اونپر غلبہ پایا تو انہوں نے خاص اندر خانہ کعبہ کی مرتکب زنا ہوئے حضرت قہار شدید الانتقام
نے دونوں کو مسخ فرما کے پتھر کا کر دیا اور مکہ کے آدمیوں نے اون دونوں قطعہ سنگ کو خانہ کعبہ سے اوٹھا کر بنا بر عبرت خلائق اساف کو
کوہ صفا پر اور نائلہ کو مروہ پر نصب کیا اور بعد مرور ایام حضرت اسمعیل ع کی اولاد دین ابراہیمی سے منحرف ہو کر اونکی پرستش میں
مصروف ہوئے اور کہتے ہیں اول جسنے ملت ابراہیم ع حنیف کو تغیر دیکر لوگوں کو بعبادت اساف و نائلہ مامور گردانا عمرو بن لحی خزاعی تھا
اور بعضی کتب میں مرقوم ہے کہ عمرو بن لحی نے ہبل کو شام سے لاکر کوہ خشت پر کہ مکہ کی پہاڑون میں سے ہے منصوب کیا اور خلائق کو کہا
کہ اوسکی عبادت کریں اور بعد چندے اس حرکت ناپسندیدہ کو عبادت اصنام نے عرب میں شیوع پایا چنانچہ قبیلہ ازد اور قسارہ مناة کو
کہ کنارہ دریا پر بتخانہ مین تہا پوجتے تھے اور انصار بھی زمانہ جاہلیت مین پرستش مناة مین مشغول رہتے تھے اور عزی کو واسطے کہ قوم بنی شیبہ نے
مقام نخلہ مین گھر بنایا تھا کہ بنی خزاعہ اور قریش نے اوسکو بروش خانہ کعبہ بخیال حصول عزت دنیا و آخرت زیارت گاہ بنا کر اوسکی عبادت
اختیار کی تھی اور اسی طرح سے بنی ثقیف کہ عظمای قبائل عرب سے تھے لات کی پرستش کرتے تھے اور اس شیوہ نامحمود نے تا زمان ارتفاع
اعلام دولت حضرت خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب میں استمرار پایا مگر آنحضرت کے وقت مین بالکل انقطاع کیش بت پرستی ظہور مین
آیا **فصل چوتھی** ذکر بعثت حضرت اسحاق علیہ السلام مین روایت کرتے ہین کہ ہر گاہ حضرت اسحاق سن رشد پر پہنچے حضرت ابراہیم ع نے
انکو کنعان مین واسطے ہدایت گمراہون کی بہیجا اور یہہ اپنے پدر بزرگوار کی حیات مین مبعوث ہوئے اور اپنے چچا کی بیٹی کہ رفقا

نام تہا نکاح کیا اور اوس سے عیص اور یعقوب توام یعنے جوڑوان پیدا ہوئی لکھا ہے کہ ہنگام ولادت حضرت یعقوب کا ہاتہہ حضرت عیص کی
عقب یعنی ایڑی پر چپکا ہوا تہا اور پہلے عیص پیدا ہوئے اور انکی عقب یعقوب اسواسطے انکا نام یعقوب ہوا اور ان دونون نے کنار
عاطفت والدین مین پرورش پائی باپ کو عیص سے بہت محبت تہی اور مان کو یعقوب سے جبکہ حضرت اسحاق آخر عمر مین حلیہ بصارت سے
عاری ہوکر نابینا ہوگئے تہے اس حالت مین انکو ایکدن بتناول گوشت شکار نہایت رغبت ہوئی عیص سے کہ شکار دوست بہت تہے فرمایش
کی کہ میرا جی چاہتا ہے اگر جلدی سے کسیطرح شکار کے کباب مجکو کہلاویگا تو مین تیرے واسطے دعا کرونگا کہ حق تعالی تجہہ مین مین اور برکت
عطا فرمائیگا فی الفور عیص تیر و کمان لیکر بجانب صحرا روانہ ہوئے رفقا نے یہہ بات سنکر بنابر وفور محبت کہ یعقوب سے رکہتی تہی کہا ای فرزند
تیرے باپ نے عیص سے اسطرح فرمایش کی ہے تجہے چاہیے کہ اسیوقت ایک بکری کا بچہ کہ تونے پال رکہا ہے اوسکے کباب لگاکر اونکے پاس لیجا یعقوب
نے بموجب انکی تاکید کی کباب جلدی طیار کیے اور چونکہ عیص کے تمام بدن پر بال بہت تہے رفقا نے کہا یعقوب سے اس بچہ کی کہال اپنے ہاتہون پر
لپیٹ لے اور جب تجہسے تیرا باپ کلام کرے تو عیص کیسی آواز بنا لینا اگر حضرت تیرا ہاتہہ پکڑین یا تجہسے کلام کرین تو یہہ پہچانین یعقوب بفرمودہ
مادر مہربان عمل مین لاکر وہ کباب اپنے پدر عالیقدر کے پاس لیگئے حضرت اسحاق نے انسے کہا ای عیص آگے آ اور اپنا ہاتہہ انکے ہاتہون پر رکہا اور ہمکلام
ہوئے اور یعقوب نے بہی جسطرح عیص کلام کرتے تہے باتین کین حضرت اسحاق نے فرمایا عجب حالت ہے کہ ہاتہہ عیص کے معلوم ہوتے ہین اور روشن
کلام یعقوب ہے پہر اون کبابونکو تناول کیا اور بغایت محظوظ ہوئے اور کہا بارک اللہ فیہ وکذلک وجعل فیہم النبوۃ والکتب یعنے برکت
عطا کرے اللہ بیچ فرزندون تیرے کے اور گردانے اونمین نبوۃ اور کتاب اور ارباب تاریخ لکہتے ہین اوس دعا کی برکت سے ستر ہزار شخص نبوت
یعقوب کے بشرف رتبہ نبوت مشرف ہوئے یہہ جبکہ عیص شکارگاہ سے اور گوشت نخچیر کے کباب طیار کرکے اپنے پدر بزرگوار پاس لائے اور کہا جو حضرت
نے ارشاد کیا تہا حاضر ہے حضرت اسحاق نے جانا کہ مجکو دہوکا والدہ یعقوب نے دیا ابن عیص کو کہا کہ نتیجہ اوس دعا کا جو تیرے واسطے مکنون ضمیر تہا
یعقوب اور اوسکی اولاد کو نصیب ہوا لیکن اب تیرے واسطے یہہ دعا کرتا ہون کہ حضرت مجیب الدعوات تیری نسل کو بہت کرے اور اونمین ملوک
عالی مقدار اور سلاطین رفیع الاقتدار ظاہر فرماوے اور تیری اولاد مین سے ایک پیغمبر صاحب پیدا ہووے یہہ دعای خیر اوس شخص کی روایت
مین واقع ہوئی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو عیص کی اولاد مین جانتا ہے القصہ بعد وقوع اس قضیہ کے نائرہ حقد اور حسد نے باطن عیص
مین اشتعال پایا ایکدن یعقوب کو کہا مین چاہتا ہون کہ آج میرے غریبخانہ مین حضرت تشریف لاوین کہ مینے آپکی ضیافت کے واسطے کچہہ طعام
مہیا کیا ہے انہون نے قبول کیا اور انکے گہر گئے ہرگاہ کہ کہانا کہانیسے فارغ ہوئے عیص نے بہت سے تحفے ہدایا مثل اسپ شتر وغیرہ یعقوب
کو دیکر برسم وداع بغلمین کہینچا اور انکا ٹینٹوا دانتونمین پکڑکر چاہا کہ مارڈالین اس اثنا مین قادر ذوالجلال نے انکے دانتون کو موم سا کر دیا

جب عیص سے اس باب مین کچهہ نہو سکا اور عاجز ہوئے کہا اَستَغفِرُ اللهَ رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیهِ ای برادر مینے جانا کہ وہ دعا جسمین تم سبقت لیگئے
بحکم حکیم علی الاطلاق تہی اب خیریت تمام سے تشریف لیجاؤ اور حفظ امان الٰہی مین رہو کہ وہ خیر و برکت تمہارے نصیب مین ہی اور یعقوب ع
صحیح و سلامت اپنے گہر آئے پس بعد مدت طویل حضرت اسحاق ع بعد اتمام تبلیغ رسالت چند روز کے عارضۂ جسمانی سے بجوار رحمت رب جلیل ملحق
ہوئے حلیہ انکا درازقد سیاہ چشم سرخ رنگ اور صفات انکی عابد اور صالح اور مشفق اور رحیم دل اور معجزات انکی ایک یہہ کہ ایک بکری پر دست مبارک
پہیر اور دعای برکت کی بقدرت باریتعالی اوس گوسفند سے ستر راس پیدا ہوئی اور ایام حیات انکی ایکسو اسی اور ایک سو برس تہے جب
انکی روح پر فتوح نے دنیا سے مفارقت کی حضرت عیص نے بعد تجہیز و تکفین انکے جسد مبارک کو اوس موضع مین کہ اب بقدس خلیل مشہور ہے
انکے والدین ماجدین کے پاس مدفون کیا **باب دسوان** قصہ حضرت یعقوب مکروب اور حضرت یوسف علیہما السلام اور انکی فرزندون کے
احوال مین اور اس باب مین چہہ فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت اور بعثت حضرت یعقوب علیہ السلام مین اور حسد کیجانا حضرت
یوسف کی بہائیون کا اور کوئین مین ڈالنا حضرت یوسف علیہ السلام کا حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ السلام کبار انبیاء مرسل مین سے ہین
اور بہت سے نبی کہ بعد انکے مبعوث ہوئے انکی نسل مین سے تہے۔ اکثر کتب تواریخ نے لکہا ہی کہ حضرت اسحاق ع نے حضرت یعقوب ع کو وصیت کی
تہی کہ کنعانیون مین سے بی بی نکرین بلکہ اپنے خالو لیان کی بیٹی کو کہ مقام قدان مین جو علاقہ دیار شام مین سے رہتا ہی نکاح مین لاوین
اور چونکہ انکی والدہ کی تدبیر سے حضرت اسحاق نے انکے حق مین دعا کی تہی عیص انسے کمال عداوت رکہتے تہے چنانچہ پہلے لکہا گیا الغرض
بعد وفات حضرت اسحاق ع کے ایک شب کو اور بعضے کہتے ہین اوسی رات مین حضرت یعقوب ع نے بنا بر مزید خوف اپنی مان کے اشارے سے کنعان سے نکلکر
قدان کیطرف توجہ کی لہذا بعد ہجرت کرنے وطن مالوف کے انکا اسرائیل نام ہوا لانہ اسری باللیل یعنے اسواسطے کہ انہون نے سیر کی رات کو
اور روایت کرتے ہین کہ اوسی سفر مین اثنای راہ مین انکو ضعف تمام لاحق ہوا تہا ایک پہاڑ پر ٹہہر گئے اور انکو نیند آگئی اتفاقاً انکو وہان
رویا ہوا تو خواب مین دیکہا کہ فضای ہوا روی زمین سے تا مقعر آسمان دنیا ایک سیڑہی لگی ہوئی ہے اور فوج فوج فرشتے اوسپر اوترتے اور
چڑہتے ہین اثنای اس حال مین سرادق مجد و جلال سے خطاب مالک متعال پہنچا کہ مین ہون وہ قابل پرستش کہ تیرا اور تیرے باپ
دادا کا خدا سواے میرے نہین ہے اور تجکو اور تیری ذریت کو وراثت اور تولیت اس زمین مقدس کی ارزانی فرماتا ہون اور ذوات
فاضلہ تمہاری کو بکرامت اور برکت ہدایت آثار گردانتا ہون اور بافاضۂ کتاب و حکم نبوت افتخار بخشتا ہون اور تمکو اپنے حفظ اور حمایت کے ساتہہ
محفوظ رکہونگا چاہیے کہ اس مکان تقدیس بنیان مین عبادت اور تعمیل میرے احکام کی کرو اور بیت المقدس مین جمیع ذریت
اور اعقاب اپنی کے میری عبادت کے ساتہہ مصروف ہو حضرت یعقوب ع نے جب اسطرح سے خواب مین بشارت پائی حضرت اسحاق کی دعا قبول

ہونیکا انکو یقین حاصل ہوا وہان سے کوچ بکوچ جہان انکا خالو رہتا تہا پہنچے اور منقول ہے کہ جس سال مین حضرت یعقوبؑ اپنے خالو کے
مکان مین کہ لیّان نام تہا وارد ہوئے سال قحط تہا اور اوسکا ایک کوان تہا کہ اوسمین سے دنبیان اسکی پانی پیتی تہین اتفاقًا
اوس حال مین اوسکا پانی خشک ہو گیا لیّان نے حضرت یعقوبؑ سے صورت حال بیان کی حضرت نے ایک ڈول پانی کا اوسمین سے
کہینچکر تہوڑا سا پیا اور باقی پہر اوسمین ڈالدیا بقدرت خداوند علی الاطلاق اوسکا پانی سابق سے بہی زیادہ ہو گیا اور ان کا خالو
یہہ دیکہکر انکی مصاحبت پر راغب ہوا اور اقامت کی استدعا کی انہون نے قبول فرمایا چند روز کے بعد لیّان کی چہوٹی بیٹی کہ راحیل
نام رکہتی تہی اپنے خطبہ مین مانگے۔ پدر راحیل نے بنا بر مہر اپنی بیٹی کے حضرت یعقوبؑ سے مال و منال کو کہ ابواب ضروریات بسبب اسکے نہونیکے
مسدود ہوتے ہین طلب کیا حضرت یعقوبؑ نے کہا متاع دنیوی سے میرے پاس کوئی چیز موجود نہین ہے لیکن کچہہ مدت مقرر کرو کہ جب تک
تمہارا خادم اور اجیر رہون اور ادای خدمت سے کفت صداق مہیا کرون لیّان نے قبول کیا اور سات برس کی خدمت راحیل کے مہر کی
مقرر کی اور بعد تعیین میعاد کے کہا طرفین کو رعایت ایک اور شرط کی بہی لازم ہے وہ یہہ کہ اس اقرار کو کسی سے ظاہر نکرنا کہ افشا اسکا
جانبین کے واسطے سبب عیب اور عار کا ہوگا حضرت یعقوبؑ نے یہہ بہی قبول کیا اور ادای خدمت مقررہ مین مشغول ہوئے بعد اسکے حضرت نے
سات برس ساتہہ شبانی اور حفاظت گلہ کے یون قیام فرمایا بعد اسکے انکے خالو نے اپنی بڑی بیٹی سے کہ لیّا نام تہا عقد کر دیا پہر گاہ کہ شب
زفاف بسر ہوئی اور دواج ظلمانی لیل ساتہہ سیماج نورانی نہار کے مبدل ہوا حضرت یعقوبؑ نے زبان تشنیع وطعن دراز کی کہ سات برس
تک مجہسے کارہای شاق لیے اور پہر آخر الامر بطریق مکر و حیلہ میری نامزد کو بدل دیا انکے خالو نے کہا یہہ بات عیب کی بات
ہوتی ہے کہ بڑی بیٹی گہر مین رہے اور چہوٹی کی شادی کردین اگر تیری خاطر راحیل پر مائل ہے تو سات برس اور خدمت کرو اسکا
بہی تمہارے ساتہہ نکاح کردون لیکن نظر اسبات کے کہ اوسوقت مین جمع بین الاختین حرام نہ تہا اور جبتک کہ حضرت موسیٰؑ مبعوث
ہوئے یہہ حکم منسوخ نہین ہوا حضرت یعقوبؑ نے اور سات برس رعایت اور حفاظت مواشی اور اغنام پر قیام فرمایا اور پہر لیّان
نے راحیل کا بہی انکے ساتہہ نکاح کر دیا اور دو لونڈیان بہی انکی عوض خدمت مین عطا کین ایک کافلہ نام کہ لیّا سے تعلق رکہتی
تہی اور دوسری زلفہ کہ راحیل سے متعلق تہی جامع اعظم مین مرقوم ہے کہ لیّا سے چہہ فرزند پیدا ہوئے روبیل اور شمعون اور
یہودا اور لاوی اور زبالون کہ اوسکو زبولون بہی کہتے ہین اور یشجر کہ سافار اور یشجور بہی اسکا نام ہے اور راحیل سے
یوسفؑ اور ابن یامین اور کافلہ سے دان اور نیفتالی اور زلفہ سے کاد اور اشیر کہ سب بارہ نفر ہوئے اور اسباط کہ کلام مجید
مین واقع ہے انہین کیطرف اشارہ ہوا اور معارف عضدیہ مین لکہا ہے کہ چار سبط لیا سے پیدا ہوئے روبیل و شمعون و یہودا

ولادت اور دو ر احیل سے یوسف اور ابن یامین اور تین تین ایک ایک حرم سے اور پہر گاہ کہ حضرت یعقوب ع نے فدان سے کنعان کی جانیکا
ارادہ کیا لیان نے کہا اگر برس روز اور یہان مقام کرو تو مجہسے تمکو نفع عظیم پہنچے حضرت نے پوچہا وہ نفع کیا ہی کہا مین اپنے گوسفندونکو
دو قسم کرتا ہون اور ایک قسم کو تمہارے نامزد کر دیتا ہون جو بچہ نر کہ اوس قسم سے اس سال مین پیدا ہو وہ تمہارا ہوگا آپ
نے یہہ بہی درخواست قبول کی اور ایک برس اور اقامت فرمائی کہ اس اثنا مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے یعقوب ع فلان
درخت کے پتے لاکر اون گوسفندون کو کہ تیرے نامزد ہین کہلا ہر ایک بچہ نر پیدا ہوگا حضرت نے بفرمودہ جبرئیل ع عمل کیا جتنے بچے اوس قسم نامزد
یعقوب ع سے پیدا ہوئے موافق قول جبرئیل ع نر ہی پیدا ہوئے لیان نے اس امر کو نہایت عظیم جانکر پہر استدعا کی کہ ایک سال اور توقف
کرین تا جو مادہ کہ قسم دوسرے سے پیدا ہووے حضرت کو تسلیم کیجئے یعقوب ع نے بنا بر التماس خال اور خیال انتظام حال و مآل اسکو بہی قبول
فرمایا اور بدستور سابق حضرت جبرئیل ع نے انکو تعلیم کیا اور دوسرے سال مین بہی گوسفندونکے بچے حضرت کو نصیب ہوئے پہر بعد مرور دونون
سال کے مع جمیع اہل و اولاد اغنام اور اموال وہان سے رخصت ہوکر متوجہ اراضی کنعان ہوئے اور وقت خروج کے لیا زوجہ یعقوب ع نے
اپنی ایک بیٹی سے کہا کہ وہ بت جو تمہارا نانا اوسکو پوجتا ہے چراکے اپنے پاس رکہ لو چنانچہ اوس فرزند نے اسیطرح کیا اور روانہ ہوئے
لیان کہ بعد جانی فرزندون کے اپنے گہر مین آیا ہرچند کہ اوس بت کو ڈہونڈہا نہ پایا فی الحال اسپ تیز رفتار پر سوار ہوکر عقب انکے روانہ ہوا
تا آنکہ انکے پاس پہنچا اور کہا اے یعقوب ع میرے احسانکی یہی جزا تہی کہ میرے صلہ رحم کو قطع کیا حضرت یعقوب ع متحیر ہوئے اور پوچہا کہ کیا سبب ہے
کیا ہوا لیان نے کہا میرا آلہ تو چرا لایا ہے حضرت نے کہا اے خالو کیا آلہ ہے کہ جسکو چرا لیے میرا اور تیرا خدا آفریدگار زمین آسمان کا ہے
خدای تبارک و تعالی سے ڈر کر اور اسکی وحدانیت کو ساتھ ایمان لا کہ جو تیرا مال مین تجہسے لیکے مین لایا ہون تجکو واپس کر دونگا
اسنے کہا میرا مطلب یہی ہے کہ میرا آلہ مجکو دیدے جوابدیا کہ مینے تیرا بت نہین لیا اور نہین جانتا ہون کہ میرے لوگون مین کسنے یہ فعل کیا ہے
لیان نے کہا اے یعقوب ع اسواسطے اوس صحبت اور قرابت کے کہ میرے اور تیرے درمیان مین ہے تو دعا کر کہ سارق اور سرقہ دونون
ظاہر ہو دین یہہ کہی رہا تہا کہ اس اثنا مین سنا کہ جو مرکب کہ اوسپر دختر لیان سوار اور زوجہ یعقوب ع بہی اوسپر سوار تہا کہ یکایک مرکب پر سے
زمین پر گر پڑے اوسوقت حضرت یعقوب ع نے کہا اے خالو اب بہی ایمان لا اور خدا کو ایک جان کہ جو تیرا مطلب اسی صورت سے حق تعالی نے
باجابت فرمایا لیان نے جوابدیا کہ مین اپنے دین سے مفارقت نہین اختیار کرونگا اور اپنے معبود کی خدمت سے باز نہونگا کہ تقلید پدر
کی چہوڑنا مکروہ ہے — آخر الامر اپنے بت کو لیکر پہر گیا اور حضرت یعقوب ع باتمام اسباب قطع مسافت مین تعجیل کرتے تہی اور جتنا کہ کنعان
نزدیک ہوتا تہا نوائر شوق زیادہ مشتعل ہوتی تہی بیت — منزل وصل چون شود نزدیک + آتش شوق تیز تر گردد — پہر گاہ کہ کنعان

آیت للسائلین کا موجب لفظ احسن القصص شروع کیا جاتا ہے۔ روضۃ الصفا اور کتب صحیحہ مین لکہا ہی کہ حضرت یوسف بتحقیق و یقین
کہ بابرہ انبیای مرسل اور اعاظم پیغمبران اگلے مین سے تہے مروی ہی کہ یہہ اپنے سب بہائیون مین بہت خوبصورت تہے چنانچہ کہتے ہین کہ
باری تعالی نے حسن کے دس حصے کیے اون مین سے ایک حصہ تمام عالم کو اور نو حصے حضرت یوسف کو دیے اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت
یعقوب علیہ السلام کی ایک بڑی بہن تہی ایک دن حضرت یوسف کو دیکہنے کو گئی اور اپنے بہائی سے کہا کہ یہہ فرزند مجہے دیجیے کہ اسکو
مین پرورش کرونگی حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو اونہین دیدیا وہ لیکر اپنے گہر مین آئی اور پرورش کرنے لگی جب حضرت یعقوب
کو حضرت یوسف کے دیکہنے کا اشتیاق ہوتا تہا تو اپنی بہن کے گہر مین جاکر دیکہہ آتے تہے چنانچہ کئی برس اسیطرح سے گذرے اور حضرت
یوسف سن و قد مین بالا اور خوش رو تہا اور شگفتہ گفتار ہوا ایکدن حضرت یعقوب نے اپنی بہن سے کہا کہ یوسف کی جدائی کی مجکو طاقت
نہین ہے یوسف کو پہر مجہی دیدے جب یہہ سخن اونے حضرت یعقوب کا سنا بظاہر انکی زبان سے انکار نکلا لیکن چونکہ یوسف کی محبت
زیادہ تہی حیلہ سازی کی کہ بہار اوس حیلہ سے یوسف کو یعقوب سے لیوے ایک کمربند تہا کہ حضرت ابراہیم اوسکو ہمیشہ اپنی کمر پر باندہتے تہے
اور اونسے حضرت اسحاق کو پہونچا تہا اور اونسے حضرت یعقوب کو چنانچہ وہ کمربند حضرت یوسف کو کرتے کے نیچے باندہ دیا اور اصلا اوسنے
کسیکو آگاہی نکی اور حضرت یعقوب کے پاس بہیجدیا اور مشہور کردیا کہ وہ کمربند چوری جاتا رہا اور از روی حکمت اسواسطے دفع تہمت کے بیٹے سب کے
پاس تہونڈہا جب نوبت حضرت یوسف کی پہنچی اور یوسف کی کمر مین تلاش کیا کہول لیا چونکہ انکی شریعت مین دستور اور معمول تہا کہ اگر کوئی
کچہہ چراتا تہا اور بعد التلاش وہ چیز اوسکی پاس نکلتی تہی تو اوسکو اوس چیز کا مالک غلام کرلیتا تہا — اور بعضی روایتون سے یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ مکافات چوری یہہ سرقت مین ایک سال تک سارق کا مسروق منہ کی خدمت مین رہنا دستور تہا اور مدت العمر چوری کرنیکا صاحب مال کا غلام رہتا
تہا — اس بہانے سے خواہر یعقوب یوسف کو اپنے گہر لیگئی اور بعد چند مدت کے جو وفات پائی تو اوسوقت پہر حضرت یعقوب حضرت یوسف کو اپنے
پاس لائے اور خوش و خورم ہوئے اور سب فرزندون سے زیادہ انکو چاہنے لگے۔ اہل تاریخ لکہتے ہین کہ جب حضرت یوسف کی عمر قریب بارہ
برس کے ہوئی تو انہون نے ایک شب خواب مین دیکہا اور اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ گویا مین اپنے بہائیونکے ساتہہ لکڑیان چننے مین مشغول ہون
اور جب سب بہائیون نے پشتہ ہیزم فراہم کیے سب کی لکڑیان کالی ہین اور میری سفید اور اون سب سیاہ پشتون نے میری نورانی پشتہ
کو سجدہ کیا اور بعد اسکے ایک شخص ظاہر ہوا ایسا بزرگ اور بلند قامت کہ سر اوسکا آسمان تک اور پاؤن زمین پر لگے ہین ملبس بلباس پاکیزہ
اور ترازو اوسکے ہاتہہ مین تہا اور وہ بہت تعظیم و تکریم مجہسے پیش آیا اور سلام مجکو کیا اور ایک پلہ ترازو مین میری لکڑیان اور دوسرے
پلہ مین سب بہائیونکی رکہکر تولا میری لکڑیون کا پلہ بہاری نکلا اوسوقت سب بہائیون نے بہی مجکو سجدہ کیا انکی بہن نے ماجرہ اس رویا کا

حضرت یعقوب ع سے ظاہر کیا آپ نے بسبب دریافت کرنے مرتبہ بلند یوسف ع کے اوس خوابکی افشا کو منع کیا اور پہر بعد ایک سال کے
انہوں نے اور ایک خواب دیکھا کہ کوئی سوار فلک سے کہتا ہے کہ اے یوسف ع اوٹھہ اور اپنے عصا کو زمین پر گاڑ جب انہوں نے اوسکو
نصب کیا تو انکے بہائیوں نے بہی اپنے عصاؤنکو گرد و پیش اوسکے زمین مین فرو کیے ولیکن انکا عصا سرسبز اور میوہ دار ہوا
اور ایک نور اوس سے چمکا کہ مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا اوس حال مین انکے بہائی اوس درخت کا میوہ کہانے لگے اور
بعد اسکے انکو سب نے سجدہ کیا اور وہ رویای صادقہ کہ جسکا ذکر کلام الٰہی مین مصرح ہے اور مفسرین نے بتفصیل لکہا ہے ان آیات بینات
سے واضح اور لائح ہے اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۵ یعنے جسوقت
کہا یوسف ع نے واسطے باپ اپنے کے اے باپ میرے تحقیق مینے دیکہا ہے گیارہ ستارونکو اور سورج اور چاند دیکہا مینے اونکو واسطے اپنے سجدہ
کرنیوالے اور معالم اور مواہب اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ حضرت بارہ برسکی عمر مین شب جمعہ کو اپنے باپکی گود مین سو گئے ناگاہ
خواب سے سراسیمہ بیدار ہوئے حضرت یعقوب ع بمشاہدہ اس حال سے نہایت متردد ہوئے اور کہا اے فرزند تجکو کیا ہوا کہ اسطرح گہبرا کر اوٹہے
حضرت یوسف نے کہا مینے اس ساعت مین خواب دیکہا ہے کہ اوسکی غایت صعوبت سے خوف معلوم ہوا صورت واقعہ یہہ ہے کہ مینے دیکہا
کہ ایک بلند پہاڑ ہے کہ گرد اگرد اوسکے آبہای روان اور سبزہای فراوان اور اشجار بسیار اور اثمار بے شمار اور انواع شقائق و سمن
اور اصناف شگوفہ و ریاحین سرسبز و شاداب ہین اور ناگاہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان پر سے اوترے ہین اور مجکو
سجدہ کرتے ہین حضرت یعقوب ع نے جانا کہ وہ شگوفہ نتائج سرمد دولت آسمان فرسای اسکا ہے کہ ایکدن چشمہای زلال اقبال اسکے
جویبار تمکین مین جاری ہونگے اور ریاحین بانزہت اسکے چمن باسعادت عالمین کہلینگے کہ ہر لحظہ دہانسے ایک گل مراد شگفتہ اور
بیشک سرمد دولت ابد پیوند پر وجود عزیز اسکا متمکن ہوگا — اور گیارہ سبط اسرائیل کہ کواکب آسمان جلالت اور نجوم سپہر رسالت
ہین اسکے آگے جبین استکانت زمین پر رکہینگے — اور آفتاب و مہتاب کہ عبارت دو شخص عالیمقدار اور دو اصل نامدار سے ہین
اسباط کے ساتہ موافقت کرینگے لیکن حوادث ایام اور شوائب شہور و اعوام سے اندیشہ ناک ہو کر اونہونے صورت واقعہ سے رو برو بہائیون
کے منع فرمایا کسواسطے کہ جانتے تہے اگر اسکے بہائی معلوم کرینگے تو بنا بر اغوای شیطان اسکے باب مین کچہ مکر و دغا سے از روی حسد پیش
آوینگے قال عز من قائل یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰۤی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۵ یعنے کہا اے
چہوٹے بیٹے میرے مت بیان کیجو خواب اپنے کو اوپر بہائیون اپنے کے پس مکر کرینگے واسطے تیرے کچہ مکر تحقیق شیطان واسطے آدمیون
کے دشمن ہے ظاہر ہر گاہ کہ مراسم اس نصیحت سے فراغت حاصل کی حضرت یوسف ع سے کہا اے فرزند ارجمند وَکَذٰلِکَ یَجْتَبِیْکَ

ربک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی آل یعقوب کما اتمہا علی ابویک من قبل ابراہیم واسحٰق ان ربک علیم حکیم ٭ یعنے اور اسیطرح برگزیدہ کریگا تجکو پروردگار تیرا اور سکھلاویگا تجکو تعبیر بانی باتون کی اور پورا کریگا نعمت اپنی اوپر تیرے اور اوپر اولاد یعقوب ع کی جیسا پورا کیا تہا اوسکو اوپر دو باپ تیرے کے پہلے اس سے ابراہیم اور اسحاق کے تحقیق پروردگار تیرا جاننے والا حکمت والا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جلد بخشندہ بیمنت قامت باکرامت تیری کو بشرف خلعت اجتبا مشرف کرے اور اسرار الوہیت شعار کی محرمیت تجکو ارزانی فرماوے اور نعمت فیض موہبت تجپر اور تیری اولاد پر فائض کرے تا آنکہ بمراتب بلند آبا واجداد کی پہنچاوے بمقتضای مثل مشہور کہ جو بات ہونٹوں سے نکلی اور کوٹھون چڑہی تہوڑی مدت نگذری کہ اس خواب بشارت کی خبر بھائیونکو پہنچی اور سب جمع ہوکر روبیل کے پاس کہ سائر اسباط یعقوب ع مین امتیاز تمام بعقل و فراست رکہتا تہا گئے اور کہا پسر راحیل نے عجب خواب بنایا ہے کہ اوسکی سبب سے خاطر انور والد ماجد کو اپنی طرف بہت مائل کیا ہے روبیل کو سنکے اس حال سے تعجب ہوا کہا ای لا اری وجہا اوجہہ الکذابین ٭ یعنے تحقیق نہین دیکہتا مین مونہہ اوسکا مونہہ جہوٹون کا سا اور لیکن چونکہ آثار جاہ و اقبال اوسکے ناصیہ حال سے ظاہر اور ہویدا ہین کیا عجب ہے کہ افضال ایزد متعال سے نہال سعادت و اجلال اوسکا جویبار اعمال پر نشو ونما پکڑے اور ہلال جلال اوسکا سپہر کمال پر بدر تمام ہووے اکثر اخوان استماع سخن روبیل سے کہ اوسکو دانا تر اپنے سے جانتے تہے زیادہ تر مشوش اور مضطر ہوئے اور بحر تحیر اور تفکر مین منتظر انجام اوس واقعہ کی شب و روز ہمکنار قلق و اضطرار رہے کہ بعد انقضای ایک سال سے پہر حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکہا کہ ابر گویا ہیکی پورون مین سے پانی ٹپکتا ہے اور ہوا مین جاکر بھائیونکے سر پر برستا ہے پس انہون نے اس واقعہ کو اپنے پدر بزرگوار سے عرض کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے جانا کہ یہہ خواب دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ قحط ظاہر ہووے اور اسکا دریای پنج شاخ دست احسان کشت زار برادران تشنہ لب کو بفیض مکارم و امتنان سیراب کرے پہر حضرت نے اس خواب کو بہی اخفا مین مبالغہ فرمایا و لیکن بعد چند روز کے اوسکی بہی اطلاع بھائیونکو ہوگئی اور مزید اختصاص بنسبت انکی پدر مہربان کا مشاہدہ کیا اور انکا مادہ حسد اور رشک مستزاد ہوا اور بعضون نے اس باب حقد و عداوت مین یہہ بہی لکہا ہے کہ صحن بستانسرای یعقوب ع مین ایک درخت تہا بہت بلند جب اللہ تعالی حضرت یعقوب ع کو فرزند عطا فرماتا تہا تو ایک شاخ تازہ اوس درخت مین اوسیوقت اوگتی تہی اور اوس فرزند کی قد کی برابر ٹہر جاتی تہی جب وہ فرزند سن بلوغ کو پہونچتا تہا تو حضرت یعقوب ع اوس شاخکو کاٹکر اور اوسکا عصا بناکر اوس فرزند کو دیتے تہے جب حضرت یوسف ع پیدا ہوئے تو وہ شاخ اوس درخت مین نہ پہوٹی ایک رات اکیلے حضرت یوسف ع نے اپنے باپ سے دعا کرو کہ خدا تعالی مجکو ایک عصا بہشت سے عنایت کرے

تا مجکو عہد جوانی سے بڑہاپے تک دستگیری کرتا رہی حضرت یعقوبؑ نے دعا کی اور حضرت جبرئیلؑ حضرت یوسفؑ کیواسطے عصای سبز
زبرجد کا بہشت سے لائے اس سبب سے ان بہائیون کا حسد اور زیادہ ہوا پہر آپسمین انہون نے مشورہ کیا ایک نے کہا اسکو مار ڈالنا چاہیے
دوسرے نے کہا قتل نفس بے قصور اور خون ناحق گناہ عظیم ہے یہہ نکرنا چاہیے بلکہ اسکو ایک بیابان ہولناک مین چہوڑ دیجیے کہ باپ سے
جدا ہوکر اپنی موت سے مرجاوے تیسرے نے کہا یہہ قتل سے بہی بدتر ہے بہتر یون ہے کہ اسکو لیجا کر ایک کنوئین مین کہ سرراہ ہووے
ڈالدیجیے کہ کوئی سوداگر آتا جاتا اسکو نکالکر کسی اور شہر مین لیجاوے۔ القصہ سب نے اسپر اتفاق کیا اور حضرت یوسفؑ کو اس امر پر
فریفتہ کیا کہ ایکبار ہمارے ساتھہ جنگل مین چلکر سیر اور تماشا کرے حضرت یوسف نے کہا اگر باپ سے اجازت لیلو تو کیا مضائقہ سب جمع
ہوکر حضرت یعقوبؑ پاس گئے اور کہا ان دنون فضای صحرا خوب ہے اور ہوای موسم مرغوب اگر یوسف کو ہمارے ساتھہ کردو تو وہ
بہی سیر اور تماشا کر آوے اور اسکا غنچہ دل کہلے حضرت یعقوبؑ نے کہا ای بے بہا گل گلزار یوسفؑ چون بلبل ہزاران دیدہ ہو جاتا
تمکو نہین چاہیے کہ آپ گلزار مین ہو اور مجکو خار ہجر الفین گرفتار کرو۔ کہتے ہین کہ سبب جانے [illegible] قول فرزندان اسرائیل یہہ تہا کہ حضرت
یعقوبؑ نے ایک رات خواب دیکہا تہا کہ زمین پہٹ گئی ہے اور یوسف کو اپنی طرف بلا کر کہتی ہے کہ [illegible] میرے پاس آ کہ
تیرے بہائی بعد تجہپر ظلم کرینگے اور زمین اوسکو نگل گئی اور یوسفؑ ناپدید ہو گیا۔ الغرض ہر گاہ کہ حصول مقصود فرزندان
یعقوبؑ جیز تعویق مین پڑا ملول او محزون اپنے باپ کے پاس سے آکر ایک گوشہ مین محل مشورہ منعقد کیا اور تجویزین انکے چلنے کی
مکر و دغا سے سوچنے لگے کہ اس اثنا مین ابلیس پر تلبیس کہ جسکی شان مین اَلَّذِی یُوَسْوِسُ فِی صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
واقع ہے بتبدیل ہیات اوس مقام پر بصورت ایک پیر مرد متبرک لباس زاہدانہ در بر و عمامہ عابدانہ بسر تسبیح ہزار دانہ در دست
وظیفہ خوان مثل مرد خدا پرست حاضر ہوا اور انکے اندوہ و ملالت اور کنکاش و مصلحت کا باعث پوچہا پسران یعقوبؑ نے کہا ایک
مدت سے کہ سررشتہ تدبیر ہمارا گم ہے کوئی تدبیر نہین بنتی کہ یوسفؑ کو نظر شفقت پدری سے گرا دین یا باپ پاس سے دور لیجاوین
جتنا کہ ہم عرض کرتے ہین وہ برخلاف جواب دیتے ہین یعنے اب ہمی چاہا تہا کہ اسکو صحرا مین لیجا کر کوئی تدبیر کرین باپ نے نہ مانا اور
ہمارے ساتھہ جانے نہ دیا شیطان نے کہا کہ سبب توقف اور درنگ یہی ہوا کہ تدبیر بے وقت اور بے محل تمسے ظہور مین آئی مصرع ہر سخن
وقتی و ہر نکتہ مکانی دارد + بہتر اور مستحسن اسطرح ہے کہ اتنا صبر کرو کہ ایام بہار اور موسم نظارت گلزار آجاوے جب اپنے بہائی یوسفکو
سیر اور تماشے پر ترغیب کرو اور لہو و لعب کو اوسکی نظر مین جلوہ دو تا وہ آپ اپنے باپ سے گلگشت کی درخواست کرے اور سو
بیشک چہرہ مطلوب پردہ حجاب سے رخ دکہائیگا ان سبکو اسکی یہہ رای مستحسن معلوم ہوئی چنانچہ اسکے استحسان عقل سلیم پر تحسین

وآفرین کی اور تحریکیا اس مقدمہ کی ملتوی بوقت کہی اور جبکہ خسرو انجم اپنے بیت الشرف مین خرامان ہوا بہیات اجتماعی
یوسفؑ کی پاس آئے اور کہا ای یوسفؑ ہمکو جو تجھسے محبت بہت ہی سیر و تماشا اسمین چاہتے ہین کہ تو بہی شریک ہووے اور لذت
اوٹھاوی اون دونمین بعض سیر صحرائی و گلستان کی حضرت والد نے تمکو اجازت ہماری ہمراہی کی ندی تو ہمکو وہ تماشا بطفیل تیرے
گذرا اب اوس سے زیادہ کیفیت کا وقت آیا ہے یعنی گل خودرو دشت مین کہلا ہی اور ہر کوہ و کمر گلہای رنگا رنگ سے بستان
گلشن خوش نما بنا ہی دل نہین چاہتا کہ ہم ایسی تماشا گاہ مین تیری بغیر سیر و سیاحت کرین اور تجھکو کنج خانہ مین کہ مثل زندان ہے
چہوڑ جاوین اور فی الواقع جسکو کہ ہوای روح افزای موسم بہار اور نغمہ دلکش مزامیر اوتار سے سرور حاصل نہو چاہیے
کہ وہ بیمار ہے محتاج معالج جیسا کہ حکمای سلف نے کہا ہی مَنْ لَّمْ يُهِجْهُ الرَّبِيْعُ وَاَزْهَارُهٗ وَالْمَزَامِيْرُ وَاَوْتَارُهٗ فَهُوَ فَاسِدُ الْمِزَاجِ
مُحْتَاجٌ اِلَى الْعِلَاجِ غرض ایسے افسون اور فسانے پڑھے کہ یوسفؑ کہ انکا دل بے اختیار رغبت مائل اوس سیر گاہ کا ہوا اور یہہ انکی
رفاقت پر راضی ہوئے مگر درصورت رخصت حضرت پدر عالی قدر چنانچہ بہائی خوش ہو کر باتفاق یکدگر حضور حضرت یعقوبؑ مین
آئی اور عرض کیا کہ اب ہم برادر یوسفؑ کو بہی اجازت سیر گاہ دیجئے کہ جہان باغ و بستان مانند گلزار ارم شاد و خرم ہے اور ہوا اسکی ایسی
جانفزای ہی کہ آدم حضرت خاطر مبارک تر بہت طمانینت کرین کہ دلجوئی اور ملاطفت مین ہمسے نسبت اس نور نظر انور کے اصلا قصور
نہوگا آپنے یہہ سنکر فرمایا کہ اولا دل تو مجھکو جدائی اوسکی ایکدم کی گوارا نہین اور دوسرے یہہ خوف ہے کہ مبادا تم غفلت کرو اور اوسکو بہیڑیا
کہا جاوے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ
عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ یعنی کہا انہون نے ای باپ ہمارے کیا ہی واسطے تیرے کہ نہین امانت جانتا تو ہمکو اوپر یوسفؑ کی اور
تحقیق ہم واسطے اوسکے البتہ خیر خواہ ہین بہیج دے اوسکو ساتھ ہمارے کل تاکہ سیر کہاوے اور کہیلے اور ہم واسطے اوسکی البتہ محافظت
کرنے والے ہین کہا تحقیق مین البتہ غمگین کرتا ہے مجکو یہہ کہ لیجاؤ تم اوسکو اور ڈرتا ہون مین یہہ کہ کہا جاوے اوسکو بہیڑیا اور تم
اوس سے غافل ہو کہا اونہون نے اگر کہا جاوے اوسکو بہیڑیا اور ہم جماعت ہین زبردست تحقیق ہم اوس وقت
زیان پانیوالون سے ہین اور بعضے اہل تفسیر نے لکہا ہی کہ سبب اس اندیشہ کا یہہ تہا کہ ایک مرتبہ حضرتؑ نے خواب مین دیکہا تہا کہ گویا
آپ ایک قلہ کوہ پر بشکوہ پر بیٹہے ہین اور یوسف بطن وادی اور اوس پہاڑ کے دامن مین پہرتے ہین ناگاہ ایک گرگ کسی طرف سے نکلا
اور اوسنے انپر حملہ کیا اور جب حضرت نے معاینہ اس حال سے جو قصد بہی اوترنے کا انکی حفاظت کیواسطے کیا تو زمین شق ہوئی اور

یوسفؑ اوسمین سماگئے بالجملہ فرزندون نے انکا ذکر خوف گرگ سنکر بیان کیا کہ گرگ تیز دندانکو کیا قدرت کہ حریم شیر ژیان مین
قدم رکہی اور سگ زشت خصلت کو کہان تاب و طاقت کہ سامنے پیلتن پلنگ منزلت کی آدے پہر جو قیل و قال انکی دراز ہوئی یوسف
بہی آئی اور اجازت کیواسطے مصر ہوئے اور رخصت ندینے سے حضرت کی رونے لگے پیر کنعانکو رونا اوس نوجوانکا گوارا نہوا اور چارہ ناچار
اجازت بخشی اور رضا بقضا کرکے کہا کہ یوسفؑ کا سر و تن دہوؤ اور نئے کپڑے پہناؤ اور خوشبو سے معطر کرو اور وہ پیراہن کہ حضرت
جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کیواسطے آتش نمرود میں ڈالنے کی وقت لائے تہے اور حضرت یعقوبؑ کو میراث مین پہنچا تہا تعویذ کرکے بازو پہ
باندہا اور عمامہ اسحاقؑ سر پر رکہا اور ردای شیثؑ وصی اوڑہائی اور نعلین آدم صفی اللہ پہنائی اور عصای یحییؑ ہاتہہ مین دیا اور
آپ کنعان کی دروازے تک اپنے سب فرزندونکے ساتہہ آئے اور حضرت یوسفؑ کو بغلمین لیکر وداع کیا اور ایک روایت مین ہے کہ
قریب در شہر کنعان ایک درخت تہا بلند کہ زیر سایہ اوسکی ملاقات وداعی احباب مرسوم تہی وہان تک حضرت تشریف لیگئے اور کہا
ای یوسفؑ تیرے جانیسے مجکو نہایت غم و اندوہ ہوتا ہے نہین معلوم کہ آخر کار کیا ہوگا مجکو بہول نجانا مین تجکو نہین بہولونگا اور
پہر فرزندونسے حضرت یوسفؑ کی محافظت کیواسطے مبالغہ سے کہا اور بالخصوص یہودا کو فرمایا کہ تجکو اسی سپرد کیا بہت محافظت مین
کوشش کرنا اور فرط محبت سے پہر حضرت یوسفؑ کو بغلگیر کیا اور کہا شاید مدت مفارقت زیادہ اوس سے کہ خیال مین ہے ہووے
تجکو واجب ہے کہ بوڑہے باپکو فراموش نکرنا کہ مین بہی نہین بہولونگا اور جبتک مجہے پہر ندیکہیو اور کہیو یا کہ نہ ہنسنا کہ مین بہی بغیر دیدار گل رخسار
تیرے اصلا لب تبسم آشنا نکرونگا اور بعد اس کہنے کے کہ آنکہو پر رقت ہوئی پہر گلا لگا کر رخصت کیا اور صاحب روضۃ الصفا لکہتا ہے
کہ از روی اخبار صحیحہ ثابت ہے کہ سبب درازی مدت مہاجرت حضرت یوسف یہی بات ہوئی تہی کہ حضرت یعقوبؑ سے بوقت وداع نکلی تہی
کہ انہون نے حالت اضطرار مین یہودا کو سپرد کیا اور خوف انکو گرگ کا غالب ہوا اور ترس خدای غالب کو اوسوقت فراموش
کیا چنانچہ باریتعالی نے از روی وحی ارشاد کیا کہ اَتَدرِی لِمَ فَرَّقتُ بَینَکَ وَبَینَ یُوسُفَ قَالَ لَا فَقَالَ اللہُ تَعَالٰی لِاَنَّکَ خِفتَ
الذِّئبَ وَلَم تَخَف مِنِّی وَنَظَرتَ اِلٰی غَفلَۃِ اِخوَتِہٖ وَلَم تَنظُر اِلٰی رِعَایَتِی وَاختَرتَ مُحَافَظَتَہٗ لِغَیرِی بہر حال انکے بہائی حضرت یوسف
کو لیکر روانہ ہوئے کوئی اپنے کاندہے پر بٹہاتا تہا اور کوئی اپنے سر پہ سوار کرتا تہا اور حضرت یعقوبؑ انکی طرف دیکہتے تہے اور شوق
لقای فرزند ارجمند سے روتے تہے جبکہ یہ حضرت کی نظر سے غائب ہوئے اور کنعان کی سرحد سے باہر گئے حضرت یوسفؑ کو زمین پہ
گرادیا اور ظلم اور زیادتی کرنی شروع کی اور کہا وہ گیارہ ستارے کہان ہے کہ جنہون نے تجکو سجدہ کیا تہا اب چاہیے کہ ہمارے
ہاتہہ سے چہڑاویں حضرت یوسفؑ روتے تہے اور ہر ایک انمین سے برا کہتا تہا اور نالہ و فغان انکی اگر فائدہ نکرتا تہا تا آنکہ

کنعان سے تین فرسخ دور ایک کنوئین پر پہنچے کہ وہ حوالی بیت المقدس اردن مین واقع تہا کہ اعمال سام بن نوحؑ کا بنایا ہوا مشہور ہے جب الاحبار اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا اور ستر گز کا یا زیادہ عمق اوسکا اور پانی شور تہا وہان حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتہہ باندہ کر اور ایک رسی مضبوط کمر مین ڈالکر اس عالیجاہ کو بحال تباہ اوس چاہ مین لٹکانیکا قصد کیا انہون نے پہلے منت و سماجت سب بہائیونسے کی جب کسی نہ سنی تو دامن یہودا کا پکڑا اور کہا کہ باپ نے تمکو سونپا تہا میری ہلاک کا روز حساب کو کیا جواب دوگے یہہ متاثر ہوا اور غضبناک ہوکر کہا کہ تا حیات میرے کوئی مقدور تیرے قتل کا کرنے نہین پانیکا یہہ حال اسکا اور بہائی دیکہکر گہبرا گئے اور اس سے کہا اگر یوسف پدر بزرگوار پاس پہنچا تو افشای راز ہوگا اور سبکو واسطے برا ہوگا ہم سبکی صلاح یہی ہے کہ چاہ مین زندہ گرادیوین پہر یہہ بہی نظر بحال اور مآل اندیشی راضی ہوا اور انکو پکڑکر اوسمین ڈالدیا اور پیراہن بہی انکے بدنمین سے چہوڑا اوسوقت بیکسی مین فرمان حضرت ملک المنان بطائر آشیان سدرۃ المنتہی صادر ہوا کہ ادرک عبدی یعنے لینا بندہ میرے کو اور تہامنا ہوا مین کہ کنوئین مین نگرنے پاوے حضرت جبرئیل امین بحکم حضرت رب العالمین اوسیوقت پہنچے اور حضرت یوسفؑ کو اپنے پرون پر لے لیا اور ایک صخرہ یعنے ایک پتہر پر بٹہادیا ۔ بحر المواج مین لکہا ہے کہ اوس کنوئین کا پانی کہاری اور تیز تہا جب حضرت یوسفؑ اوسمین گئے تو صاف اور میٹہا ہوگیا اور کنوئین کے جانور موذی مثل بچہو وغیرہ کہ آنے پیغمبر کیسی آگاہ ہوے اپنے سوراخون مین سے نہ نکل سکے الا سانپ کہ اسنے حضرت یوسفؑ پر حملہ کیا اور حضرت جبرئیلؑ نے اسپر ایک آواز ماری کہ یہہ بہرا ہوگیا اور تا قیامت اسکی نسل مین بہرا پن رہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک نیزہ اوس کنوئین مین پانی چڑہ آیا اور اوسمین ایک پتہر بفرمان حق تعالی وہ پتہر پانی پر تیر آیا اور حضرت یوسفؑ اوسپر بیٹہہ گئے اور حضرت جبرئیلؑ نے وہ پیراہن کہ تعویذ کیا ہوا بازو پر بندہا ہوا تہا کہولکر پہنادیا اور کہانا پینا بہشت سی لاکر حضرت یوسفؑ کی آگے رکہا اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ غمگین اور اندوہناک نہو نا تجکو بہائیونسے جلد نکالکر مسند جاہ پر بٹہاتا ہون اور تیرے بہائیونکو تیرا حاجتمند کرتا ہون انکو اس پیام طمانینت انجام سے کمال سرور ہوا جیسا کلام الہی مین بتصریح ارشاد کیا ہے فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ یعنے پس جب لیگئے اوسکو اور مقرر کیا یہہ کہ کردین اوسکو بیچ گہراؤ کنوئین کے اور وحی بہیجی ہمنے طرف اوسکے کہ البتہ خبر دیگا تو ساتہہ کام انکے کے اور وہ نہین سمجہتے ہونگے ۔ بحر المواج مین لکہا ہے کہ وحی حضرت یوسفؑ پر بہی لڑکپن کی عمر مین آئی جیسے کہ حضرت عیسے علیہ السلام اور حضرت یحیی علیہ السلام پر حالت کودکی مین وحی آئی تہی ۔ کہتے ہین کہ اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام بارہ برس کے تہے یا سترہ اٹہارہ برس کے تہے اور اوس مانی مین

اتنی عمر تک لڑکپن ہوتا تہا اور تیس برس یا چالیس برس سے پہلے بلوغ حاصل نہوتا تہا اور روایت معتبر ہے کہ انکی بہائی بعد
ڈالنے کوئین کی اوسپر ایک سنگ گران ڈہانپ گئی تہے اور ایک جاسوس کو سر چاہ بٹہا گئے تہو تا اگر کوئی قافلہ ادہر گذرے اور
شاید بضرورت آب اس چاہ کا سنہ کہولے تو اوسوقت وہ نگہبان موت اور زندگی کی خبر پہنچاوے تفسیر معالم التنزیل
مین لکہا ہی کہ پہر بہائیون نے ایک بکری کا بچہ مار کر اوسکے لہو مین حضرت یوسف ؑ کا پیراہن آلودہ کیا اور نوحہ کنان اپنے باپکے
پاس آئے اور کہا کہ ہم بکرے اور دنبی کی گلہ مین گئے تہے اور یوسف ؑ تنہا رہگیا تہا اوسکو بہیڑیا آنکر کہا گیا جب حضرت یعقوب علیہ السلام
نے یہ بات سنی اور دیکہا کہ پیراہن لہو سے بہرا ہوا ہے لیکن پہٹا ہوا نہین ہے اپنی فرزندون سے کہا کہ اس خون مین یوسف ؑ کی
بو نہین آتی اور وہ عجب بہیڑیا تہا کہ اوسنے یوسف ؑ کو کہا لیا اور پیراہن نہ پہٹا اسمین تمہاری شرارت معلوم ہوتی ہی اگر تم سچے ہو
تو اوس بہیڑئی کو لے آؤ یہ جنگل مین جا کر اور ایک بہیڑیے کو پکڑ کر اور اوسکا منہ خون مین آلودہ کر کر اپنی باپکے آگے لے آئی اور
کہا یہ وہ بہیڑیا موجود ہے حضرت یعقوب ؑ نے کہا ای بہیڑیے تو نے میری فرزند دلبند کو کسواسطے کہایا بہیڑیے نے بحکم خداوند بزرگ
گویا ہو کر بزبان فصیح کہا السلام علیک یا نبی اللہ نعوذ باللہ کہ مجہسے یہ فعل قبیح صادر ہوا ہو مجکو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے تجکو
پیغمبر کیا مینے یوسف ؑ کو نہین کہایا کسواسطے کہ گوشت اور پوست پیغمبرونکا ہم درندون پہ حرام ہی بلکہ کہتے ہین کہ خاک پر بہی حرام
ہے کہ گوشت انکا کہاوے چنانچہ مرنیکے بعد بدن انبیونکا بدستور اپنے حال پر رہتا ہے مطلق خاک اوسکو نہین کہاتی اور
بحر المواج مین لکہا ہی کہ اوس بہیڑیے نے کہا ہم تیرے اوسپید دنکی ہی نزدیک نہین آتے تیرے فرزند کے پاس کیونکر آتے اور
صاحب تکملۃ اللطائف لکہتا ہی کہ جب وہ گرگ حضرت یعقوب ؑ سے رخصت ہو کر چلا تو ایک پہاڑ پر کہڑے ہو کر پکارا کہ ای ابنای
جنس میرے اگر فرزند یعقوب ؑ کا تمنے قصد ہلاک کا کیا ہے تو کمال تاسف ہی تمہارے حال پر اور اگر تم اس خیانت اور گناہ سے
پاک ہو تو چاہیے کہ جلد بارگاہ یعقوبی مین حاضر ہو کر عذر داری کرو تا ساحت احوال تمہارا اس جریمہ سے پاک ہوا اور راوی
کہتا ہے کہ ہزارون گرگ اطراف و جوانب سے گرد اگرد خانہ یعقوب ؑ کی جمع ہوئی اور فریاد و زاری کرنے لگی حضرت باہر آئے
سبہونے سر ارادت زمین استکانت پر رکہا اور اون بے زبانون کی بزبان حال عرض کیا حاشا و کلا ہمارے بنی نوع مین
سے کوئی مرتکب آزار تمہارے فرزند دلبند کا نہین ہوا اور ظاہر ہے کہ حیات ہماری برکت وجود با جود تمہارے سے ہی اور
معاش ہماری وابستہ انعام وجود تمہارے سے ہی حضرت یعقوب ؑ خفا ہوئے اور اپنی فرزندون سے کہا سنا تمنے کہ گرگ وہ بہیڑیے
کیا کہتا ہی پہر شدت اندوہ سے نالہ کنان جنگل مین آئے اور فریاد کی یَا قُرَّۃَ عَیْنِیْ وَیَا ثَمَرَۃَ فُؤَادِیْ فِیْ اَیِّ بِیْرٍ طَرَحُوْکَ

اَحَدَقِیْ اَیْ بَحْرٍ غَرَّقُوْکَ اَوْ بِاَیِّ سَیْفٍ قَتَلُوْکَ وَبِاَیِّ اَرْضٍ دَفَنُوْکَ یعنے ای میری آنکھہ کی تپلی اور ای میوہ میرے دل کے کونسے
کوئین مین تجکو ڈالا یا کونسے دریا مین تجکو غرق کیا یا کونسی تلوار سے تجکو قتل کیا اور کس زمین مین دفن کیا تجکو مین نہین جانتا
کہ تیرا کیا حال ہے اور کہتے ہین کہ پیراہن یوسف علیہ السلام نے تین اثر بخشے اور تین عقدے حل کیے۔ ایک یہہ کہ پیراہن یوسف
علیہ السلام درست تہا اوسکے درست ہونیسے خبر دریدگی یوسفؑ کی نادرست کی۔ دوسرے یہہ کہ وہ پیراہن کہ زلیخا نے پشت
سے پہاڑ ڈالا تہا اوسنے حضرت یوسفؑ کی پاکی ظاہر کی تیسرے یہہ کہ وہ پیراہن بشیر لایا تہا اوسنے حضرت یوسفؑ کی حیات کی
خبر دی اور حضرت یعقوبؑ کی منہ پر ڈالنے سے آنکہین کہل گئین پہر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا مینے اس امر کو خدا پر رکہا اب
صبر کی درخواست کرتا ہون پہر رات دن رویا کیے تا انکہ اندہے ہو گئے اور اپنے فرزندون کیطرف سے غضب مین بہری رہتے تہے
لیکن ظاہر کرتے تہے اور گریہ وزاری مین رہتے تہے لیکن ظاہر نکرتے تہے منقول ہے کہ ایک دن اثنای اس جزع فزع مین حضرت جبرئیلؑ
امین نازل ہوئے اور کہا یا نبی اللہ تمہارے افراط حزن واندوہ سے مقربان ملاء اعلی گریہ کرتے ہین اور پاکان صوامعہ وحشت زدہ
ہین برآمد مقاصد صبر پر منحصر ہے استعجال کام نہین آتا آپ نے کہا ای برادر حبل المتین صبر و شکیبائی پکڑتا ہون اور اجر اوسکا کریم کارساز
سے مانگتا ہون فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۞ بعد چند روز کے پہر حضرت جبرئیلؑ حضرت یعقوبؑ کی پاس آئے
انہون نے کہا ای جبرئیل مجکو یوسفؑ کی خبر دو حضرت جبرئیل نے کہا تمنے یوسفؑ کو اپنے فرزندون کو سپرد کیا تہا نہ خدا کو اونہین سے
پوچہو اور تفسیر مدارک التنزیل اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ سبب حضرت یوسفؑ کی جدا ہونیکا حضرت یعقوب سے یہہ تہا کہ ایکدن انہون
نے مہمانی کی تہی اور ایک فقیر نے کہانا مانگا تہا اور یہہ اوس سے غافل رہے اور اوسنے کہانا نپایا حق تعالی نے فرمایا جیسے تونے
اوس درویش دلریش کو اوسکی آرزو سے باز رکہا مینے تجکو تیری آرزو سے باز رکہا اگر اوسکو کہانا ملتا تو وہ اوسکی قوت سے چالیس
دن میری عبادت کرتا اب چالیس برس تک تجکو غم و اندوہ مین گرفتار رکہونگا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوبؑ نے ایک لونڈی
مع فرزند اوسکیکے خریدی تہی اور اوسکے بچہ کو اوس سے جدا کر کے بیچ ڈالا تہا اوسکا دل آتش فراق فرزند مین جلا کیا اور وہ اپنے
فرزند کی جدائی مین جبتک جیتی رہی رویا کی اور روتی روتے اندہی ہو گئی۔ اس سبب سے حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کا فراق دکہائے
اور اونکو بکوایا اور انکو رونیسے اندہا کیا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب نے ایک نبی کا بچہ ذبح کیا تہا اور وہ نبی اپنے بچے کے
فراق مین رویا کی سبب شومی اس کام کے حضرت یعقوبؑ کو فراق حضرت یوسفؑ حاصل ہوا۔ اوسوقت حضرت یعقوبؑ نے کہا خداوندا
جو کچہہ مینے کیا غفلت سے کیا قصداً نہین کیا۔ فرمان آیا کہ اگر بقصد ہوتا تو احوال تیرا اس سے بدتر ہوتا **فصل دوسری**

باہر نکلنا حضرت یوسف علیہ السلام کا کنوئین مین سے اور عاشق ہونا زلیخا کا جمال عدیم المثال انکے پر اور خریدنا عزیز مصر کا انکو
سے اور سوا اسکے قولہ تعالی وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ یعنے اور آیا قافلہ پس بہیجا انہون نے آگے چلنے
والے اپنے کو پس لٹکایا اوسنے ڈول اپنا مفسرونکو اختلاف ہے اس امر مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کتنی مدت کنوئین مین رہے
بعضے کہتے ہین ایک رات دن اور بعضون کا قول ہے تین رات دن اور بعضے کہتے ہین سات رات دن القصہ ایک سوداگر مدین سے مصر کو
جاتا تہا اور راہ بہول گیا تہا ناگاہ اوس کوئین پر پہونچا اور وہان منزل کی مالک بن زعر خزاعی کہ کاروان سالار تہا اوسنے دو غلام
پانی لانے کے واسطے بہیجے کہ ایک کا نام بشیر اور دوسرے کا بشرے تہا بشیر نے سر چاہ پر جاکر ڈول پانی کے لیے اوس کوئین مین ڈالا حضرت
یوسفؑ نے کہ سوائے خدا کے توسل نرکہتے تہے یا بخوف اس بات کے کہ مبادا بہائیون نے میرے امتحان ممات وحیات کے لیے ڈالا ہو اور بعد نکلنے کی مجکو ہلاک
کوئین اوس ڈول کو نہ پکڑا حضرت جبرئیل نے کہا امر خدا قبول کرو اور اس ڈول کو پکڑے حضرت یوسفؑ نے اوسکو پکڑ لیا اور اوسمین بیٹھ گئے
معالم مین لکہا ہے کہ کوئین کی دیوارین حضرت یوسفؑ کی فراق مین رونے لگین اور انیس المریدین مین لکہا ہے کہ بشیر ڈول کہینچنے مین
حیران ہوا کہ بوجہ کس سبب کہینچ نسکا انتر کر کوئین مین جہانک کر دیکہا اور اوس ماہ منیر کو ڈول مین مشاہدہ کیا قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ
یعنے کہا اے مژدہ وشادمانی کہ یہ لڑکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بشری اوسکی یار کا نام تہا اوسکو اعانت کے لیے طلب کیا اور کہا هَٰذَا
غُلَامٌ یعنے یہ ایک لڑکا ہے اسنے ڈول کو بوجہل کر دیا ہے پس بشیر اور بشری نے حضرت یوسفؑ کو کوئین مین سے نکالا جب انکو ساتھ
اس صورت کے لا کے دیکہا پوچہا کہ تو کون ہے فرشتہ ہے یا پری یا آدمی کہا مین آدمی ہون کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کی بہائی
تفحص کر رہے تہے کہ دیکہیے انجام کار کیا ہوتا ہے جب انکو اوس جاسوس متعینہ نے جلد جاکر خبر انکے زندہ نکلنے کی پہونچائی تو بیتاب
وہان گئے اور مالک کاروان سے کہا کہ یہ غلام ہمارا ہے لیکن گریز پائی یعنے بہاگ بہاگ جاتا ہے ہمارے خوف ڈر سے اسنے اپنے تئین
کوئین مین گرادیا ہم چاہتے ہین کہ اسکو جس قیمت کے ساتھ کوئی لے بیچ ڈالین اور زیادہ قیمت کی خواہش نکرین حضرت یوسفؑ نے
چاہا کہ اپنا حال کہدین انکے بہائیون نے پوشیدہ زبان عبرانی مین کہا جو کچہ کہ ہم کہتے ہین اگر تو کچہ بہی اسکے برخلاف کہے گا تو تجکو
اس سے لیکر اور دور لیجاکر مار ڈالینگے حضرت یوسف علیہ السلام خاموش ہوئے مالک نے انکی طلاقت زبان اور حضرت یوسفؑ
کی خاموشی سے بہائیونکو سچا سمجہا اور معتبر جب انسے تصدیق چاہی تو انہون نے کہا واقعی مین بندہ ہون اور اپنے گناہون سے شرمندہ
اوسوقت سوداگر نے کہا جتنا مال میرے پاس تہا سب کا میننے اسباب خرید لیا ہے چند درم کہوٹے باقی رہگئے ہین الغرض سترہ یا اٹہارہ
یا انیس یا بیس درم مصری کہ دو درم مصر کے برابر ایک درم کنعانی کے ہوتے ہین حضرت یوسفؑ کو بیچ ڈالا اور بیع نامہ اوسنے

اونسے کہوا لیا مگر شمعون نے یہ شرط کی کہ جب تک مصر مین نجاؤ اسکو قید سے مخلصی ندینا اور لکھا ہی کہ انکو پابزنجیر کیا اور ایک اونٹ پر بٹھایا انہون نے
کہا کہ مین ملاقات آخری اونسے کرون مالک نے تعجب سے کہا کہ انکو تجھپر شفقت نہین تو کیون رغبت کرتا ہی انہون نے کہا کہ انکا حق میرے ذمہ ہے اونسے
اجازت دوبارہ ملنے کی دی اور اوس حال مین یہ روتے ہوئے آئے اور رخصت چاہی انمین سے کسینے مطلق رحم نکیا اور روایت ہے کہ حضرت یوسف کے
بھائیون نے وہ درم لیے اور پھر اون درمونکو زمین مین پھینک دیا اور کہا درم ہمکو مطلوب نتہے مقصود ہمارا یوسف ع کو باپ سے جدا کرنا اور دور پہونچانا
تہا سو حاصل ہوا اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ وہ ستر درم تہے یا بیش دو درم ایک ایک بھائی نے لیے اور تفسیر وسیط مین لکھا ہے
کہ یہودا نے کچھ نہ لیا تفسیر معالم التنزیل مین وارد ہے کہ بقول ابن عباس و ابن مسعود اور قتادہ رضی اللہ عنہم وہ بیس درم تہے اور بقول مجاہد بائیس
اور بقول عکرمہ چالیس واللہ تعالی اعلم اور بحر المواج مین لکھا ہے سبب غلام ہونے یوسف علیہ السلام کا یہ تہا کہ ایکدن انہون نے آئینہ مین اپنی شکل دیکھی
اور کہا اگر مین غلام ہوتا تو کوئی میری قیمت دیکر نہ خرید سکتا حق تعالی نے فرمایا تو نے اپنی صورت دیکھکر مصور کا تو شکر نہ ادا کیا اپنی قیمت مین آپ ہی
مغرور ہوا تیرے تئین غلام بنا کر تیری قیمت تجکو دکہا دیتا ہون اور بعضے کہتے ہین کہ خواستہ خدا یوہین تہا کہ تا بادشاہ مصر ہووے اور حال غلام
ہونے سے آگاہ رہے کہ جب کسیکے پاس غلام ہووین تو اونکی یہ قدر پہچانے ۔ القصہ قصص مین لکہا ہی کہ جب سوداگر وہان سے روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین یوسف ع کی ماکی قبر تہی یہ دیکھکر اونٹ پر سے کود پڑے اور اوس قبر سے لپٹ کر گریہ وزاری کرنے لگے اور کہتے تہے کہ یوسف کو بھائیون
نے آوارہ اور اسیر اور بیچارہ کیا اور خدمت پدر اور زیارت قبر مادر سے دور اور وطن اور کنبے سے مہجور اور غربت و ناکامی مین گرفتار کیا اور
کاروان کا قافلہ آگے چلا گیا ایک شخص اوس قافلہ مین سے پیچھے رہگیا تہا جب وہان پہونچا وہ غلام کہ حفاظت مین انکے مامور تہا اوسنے حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکھکر کہا ای غلام تو جیسا سنا تہا ویسا ہی نظر آتا ہے معلوم ہوا کہ حقیقت مین گریز پا ہی اونہون نے تجکو خوب کیا کہ بیچ ڈالا
اور وہ سچ کہتے تہے اور اوس بدبخت نے ایک طمانچہ سخت حضرت یوسف ع کے مارا کہ انکی آنکھون مین اندہیرا آگیا کہا خداوندا تو دانا اور بینا اور ظاہر و باطن
جانتا ہے کہ یوسف ع مظلوم پر کیا گذرتی ہے تا آنکہ وہ شخص حضرت یوسف ع کو لیکر قافلہ مین پہونچا کہ فی الحال ایک ہوا خشمناک اور ابر سیاہ اور
چلنا اور گرجنا صاعقہ اور بادل کا پیدا ہوا ۔ کاروانیون نے جب یہ حال دیکہا کمال خوف مین آئے کہ مبادا ہلاک ہوجاوین کہا دیکھو اور دریافت
کرو کہ کسینے تازہ گناہ کیا ہے کہ یہ عقوبت پرصعوبت اوسکے سبب سے نظر آتی ہے ۔ جس شخص نے کہ حضرت یوسف ع سے بے ادبی کی تہی کہا
میںنے اس غلام کو ایک طمانچہ مارا تہا اسنے آسمان کیطرف منہ اوٹھا کر اوسوقت اپنے ہونٹھ ہلائے تہے اوسی ساعت مین یہ حال ظاہر ہوا ہے اہل کاروان
جمع ہوکر حضرت یوسف ع کے پاس آئے اور عذرخواہی کی حضرت یوسف ع نے معاف کیا اور انتقام سے درگذرے اور یہ بلا انسے دفع ہوئی
مالک نے جب انکی یہ کرامت مشاہدہ کی غلام کا ہاتہ پکڑکر حضرت یوسف ع کے پاس لایا اور درخواست کی کہ اپنے قصاص پر اسکو حضرت تادیب

فرماوین حضرت یوسف ع نے کہا یہ کیا بات ہے ہم اہل حیا سے ہین غماز نہین ہین اور جزای بدکردار و نہین سوای عفو کے کچھ نہین جانتے الغرض کہ اوس غلام کے گناہ سے درگذرے اور قلم عفو و نسیان اوسکے جریدہ عصیان پر کھینچا اور بعد ظہور اس خارق عادت کے حضرت کے پاؤنمین سے بیڑیان نکالڈالین اور بعین تعظیم اور بچشم احترام انکی طرف دیکھنے لگے القصہ جب مصر کیطرف روانہ ہوئے تو بعد قطع منازل نواحی مصر مین پہونچے اور ایک مقام پاکیزہ دیکھکر قریب ایک چشمہ آب صاف کے اوترے اور تعب سفر سے کہ آئینہ جمال بے مثال یوسف ع آلودہ زنگار غبار تہا مالک نے انکو کہا تم اسمین نہاؤ اور گرد کدورت راہ دور کرو پس جب حضرت یوسف ع اوس چشمہ پر رونق آرا ہوئے حضرت جبرئیل امین نے بفرمان حضرت رب العالمین قبہ آدم صفی کہ قبل از وقوع ذلت حوا کے ساتھہ اوسمین رہے کنارہ چشمہ پر نصب کیا تا بدن ہمایون نظر اغیار سے مصئون اور آفت عین الکمال سے مامون رہے صاحب عین المعانی کہتا ہے کہ جب حضرت یوسف ع بہت دیر تک اوس غسل خانہ مین رہے مالک نے کسی شخص کو بھیجا اوس منبع سعادت و کرامت کی خبر لاوین کہ کیون اتنی دیر تک نہاتے ہین انہون نے جبکہ لب چشمہ پر اونکو نہ دیکہا تو اطراف صحرا مین متفرق ہوئے ہر چند کہ حضرت کو تلاش کیا بسبب محتجب اور مستتر ہونے قبہ عزت اور حجاب عصمت مسکن بو البشر مین انکا کہین نشان نپایا اور انکی گم گشتگی سے مالک کو آگاہ کیا وہ نہایت متردد ہوا کہ اس اثنا مین ناگاہ ایک طرف سے قافلہ والون نے دیکہا کہ حضرت یوسف ع ساتہ اس صورت اور ہیات کے کہ دیدہ اولی الابصار مشاہدہ خورشید رخسار انکی سے خیرگی اور جمال ماہ پر انوار سے تیرگی کرتا تہا خرامان خرامان جلوہ افروز ہوے مالک نے دیکہا اور کہا اے یوسف ع تو کہان تہا کہ ہر چند مینے تجکو بیشتر طلب کیا کہین تہ پایا انہون نے بہدایت خرد خوردہ شناس جواب دیا کہ چشمہ غور کو کون دیکہ سکتا ہے القصہ جبکہ بعد انکے قافلہ مین ملحق ہونیکے اہل کاروان اوس مقام سے متوجہ شہر ہوئے اور اول سے کہ آوازہ جمال باکمال اوس بدر منیر کا آویزہ گوش عالم ہوا تہا تمامی پیر و جوان سکنای مصر تماشای جمال اور تمنای وصال اوس جان جہان کے بطریق استقبال آئے صاحب زبدۃ التواریخ لکہتا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے جمال عالم آرای یوسف ع کو ایسا نور و ضیا عطا فرمایا تہا کہ اوسکی تابش مسافت ایک فرسخ پر پہونچتی تہی اتفاقا اوسدن آسمان پر ابر غلیظ محیط تہا اور مہر جہانتاب زیر سحاب چہپ گیا تہا جبکہ چہرۂ تابان یوسف ع زیر حجاب نقاب ساطع اور لامع ہوا جہان کو مانند ضمیر ارباب صفا اور گیاست ذکا روشن اور منور کیا اور حدیث حسن یوسف ملک مصر مین منتشر اور ملک مصر کو اس صورت سے خبر ہوئی دل اشتیاق مقدم ہمایون انکی مین بیتاب ہوا اور بادشاہ مصر نے بہی کہ ملقب بہ فرعون اور موسوم بہ قطفیر یا اطفیر تہا امیر عمال اور امین اعمال یعنے وزیر اعظم اور دستور معظم کہ اوسکو عزیز مصر کہتے تہے انکی خریداری کے واسطے بہیجا بعد ازانکہ قافلہ مین پہونچے اور حکایت بیع و شرا درمیان مین آئی مالک نے کہا آتنا صبر کرو کہ شہر مین پہونچکر دو تین دن رنج و محنت راہ سے آسودہ ہو وین پہر جو حسب فرمان واجب الاذعان عمل مین آویگا عزیز نے یہ امر قبول کیا اور انکو بحشمت تمام دسوین ماہ محرم کو مصر مین لایا بعد انقضای ایام ثلثہ موافق

قاعدہ تجاران مصر ایک کوس نصب کیا اور یوسفؑ کو اوسپر بٹھایا اور منادی نے ندا کرنی شروع کی کہ من یشتری ہذا الغلام الحسیب
من یشتری ہذا الغلام اللبیب یعنی کون خریدتا ہی اس غلام عالی حسب کو کون خریدتا ہی اس غلام دانشور کو حضرت یوسفؑ نے کہا یون نکہو
بلکہ یون کہو کہ من یشتری ہذا الغلام الکئیب من یشتری ہذا الغلام الغریب یعنی کون خریدتا ہی اس غلام [illegible] کو کون خریدتا ہی
اس غلام مسافر کو اور ساعت بساعت خریدار زیادہ ہوتے تھے اور مشتری لحظہ بلحظہ قیمت اوس در یکتا کی گران بہا کی بڑہاتے تھے صدیق
نے جب یہ حال مشاہدہ کیا اندوہ و ملال انکی خاطر پر چندان مستولی ہوا کہ طاقت صبر و شکیبائی نرہی اور بے اختیار رونے لگے اوسوقت
طائر سدرۃ المنتہی جبرئیل امین نے فرمان حضرت رب العالمین پہونچایا کہ ای یوسفؑ غمگین اور دلتنگ مت ہو سوگند بعزت و جلال خود کہ
تجکو شہر سے باہر لیجاؤنگا تا آنکہ داغ عبودیت و فرمان ناصیہ حال اس قوم پر کہ اب تجکو بیچنے آئی ہین اور تیری خریداری کرتے ہین
نرکہونگا اس پیام روح فزا کی سننے سے انکو تسکین ہوئی جب پہر منادی نے ندا کی انہون نے آہستہ سے اوسی کہا کہ یہ کہو من یشتری الصدیق
ابن اسرائیل اللہ بن خلیل اللہ مالک نے جو قریب تہا اوسنے پوچہا کہ معنی اسکے کیا ہین انہون نے اوسکی زبان مین سمجہایا کہ یہ نسب ہے
اس بندہ اسیر بے تقصیر کا وہ حیران ہوا اور تنہا انکو لیجا کر کہا کہ تمنے اس حال سے اول مجکو مطلع کیون نکیا کہ تمکو معرض بیع مین نلاتا اب
کیا کرون سخت پریشان ہون اگر عذر کرون تو حرف ہے میری زندگی پر اور آبرو جاتی ہیگی حضرت یوسفؑ نے کہا کہ تم خاطر جمع رکہو
کہ رضا بالقضا ہی دنیا اور عقبیٰ کے واسطے آپ تکلیف اوٹہانا ہماری عادات سی ہے ولیکن وہ قبالہ بیع کہ تمنے بوقت خریدنے کے بہائیون سے
لکہوالیا ہی وہ میرے حوالہ کر دو تا کبھی بوقت حجت و انکار اونکے واسطے الزام کی کام آوے مالک نے فی الفور سپرد کیا آپ نے فرمایا کہ اب
جو تمہارے نزدیک مناسب ہو عمل مین لاؤ چنانچہ پہر اونکو مجمع خریدارون مین لایا اوسوقت عزیز مصر حسب الحکم اپنے بادشاہ کے
وہان پہونچا اور مالک سے وفای وعدہ کا خواستگار ہوا اور اوسیوقت حضرت یوسفؑ کو ہمراہ اپنے لیکر روانہ ہوا جبکہ خبر انکی آنے کی بادشاہ
کو پہونچی اور تعریف انکے حسن کی بدرجہ کمال سنی اسکو غیرت دامنگیر ہوئی حکم دیا کہ جسوقت وہ غلام یہان حاضر ہووے تمام خوبان مصر اور نازنینان
شہر لباسہای نفیس پہنکر یہان جمع ہووین اور اوسکے ساتہ مقابلہ کرین اس تقریب سی گرمی بازار اوسکی سرد ہووے چنانچہ بوقت انکی حضور کے
تمام پری پیکران خوش اندام اور خوبرویان دلآرام حاضر ہوئے اور مالک حضرت یوسفؑ کو آراستہ کر کے سامنے لایا اور مصریون نے
جمال بے مثال اوس شاہ خوبان کو دیکہا شور و خروش امنین ظاہر اور ہویدا ہوا اور حیران و ششدر رہگئے اور سب خوبصورت اور خوبرو
منفعل اور شرمندہ ہوئے پہر منادی نے آواز دی کہ کون اس غلام ظریف لطیف نیک رو خوشخو خردمند دلبند کو خریدتا ہی —
چنانچہ مصریون نے موافق حوصلہ اور لیاقت اور طاقت اپنی کے ہوس خریداری کی کہتے ہین کہ پہلے ایک شخص ہزار دینار کا خریدار ہوا

پہر اور خریدارون نے لاکھہ دینار تک قیمت پہونچائی پہر ایک اور نے بقدر وزن حضرت یوسفؑ مشک زیادہ کیا پہر ایک اور نے
حضرت یوسفؑ کی وزن کے برابر لعل آبدار اور گوہر آبدار زیادہ کیے پہر اسیطرح پر اورون نے انواع اور اقسام کے نفائس
زیادہ کیے تا آنکہ عزیز مصر آگیا سب سے دو چند قیمت دیکر خریدار ہوا۔ قصص مین لکہا ہے کہ آخرکار عزیز نے دس لاکہہ دینار
زر سرخ اور چالیس ہزار درم اور سولہ ریان گوہر آبدار اور ہزار نافہ مشک تاتار اور ہزار شمامہ عنبر اور ہزار سیر کافور اور ہزار جامہ
اطلس رومی اور ہزار قصب مصری اور ہزار اونٹ بختی اور ہزار گہوڑے تازی خوش خرام نیکو اندام مع زین یا زین زرین ولگام
اور ہزار لونڈیان رومی اور ہزار خطائی اور ہزار دستہ صلاح بلکہ زیادہ مالک کو دیکر یوسفؑ کو خریدا **اور** بعضی روایتون
مین یہ ہے کہ سبب عزیز کے سب سے زیادہ قیمت دینی کا یہ تہا کہ زلیخا نے بمبالغہ تمام کہا تہا کہ جس قیمت کو ہووے لینا اور کچہ فکر زر
بہا مین نکرنا کہ مین سرانجام کرونگی اسواسطے عزیز نے اسقدر زر و مال دیا چنانچہ تفصیل اسکی زلیخا کے حال مین بیان ہوگی
اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ بعضے کہتے ہین حضرت یوسفؑ نے پہلے اپنی نام و نسب سے مالک کو آگاہ نکیا تہا اسوقت خفا ہوے
اور مالک سے کہا کہ ان چیزونکو میری قیمت مین نہ لے کہ مین آزاد ہوتا اور قبضۂ بندگی مین ہونے سے برتر ہون تو جانتا ہے
کہ مین کون ہون مین یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ عبرانی ہون مالک نے کہا خریدنیکے وقت مجہسے کیون نکہا حضرت
نے کہا وہ وقت کہنے کا نتہا پہر مالک نے عزیز سے کہا مینے اسکو بیس درم کو خریدا ہی تجہسے کیا پوشیدہ کرون اور تیرے ہاتہ اپنی خرید سے
سوا نہین بیچتا اور حضرت یوسفؑ سے کہا مین تیرے کہنے پر یقین کرکر اتنا مال چہوڑتا ہون جہت تعظیم و تکریم نسب حضرت ابراہیمؑ کے
کہ تو بزرگ زادہ ہے خدای عزوجل کی درگاہ مین دعا کر کہ مجکو فرزند عطا کرے اور مال دیوے کہ میرے گہر مین فرزند نہین ہے
اور مال تہوڑا سا ہے حضرت یوسفؑ نے دعا کی اور وہ دعا مستجاب ہوئی اور آخر مالک کی جورو حاملہ ہوئی اور دو لڑکے جنی تا آنکہ
بارہ دفعہ حمل رہا اور ہر مرتبہ دو فرزند پیدا ہوئے **اور** بعضے کہتے ہین مالک کی بارہ لونڈیان تہین حق سبحانہ تعالی نے نسل کا دروازہ
اوسپر کہولدیا کہ ہر ایک سے دو دو فرزند پیدا ہوئے۔ القصہ عزیز حضرت یوسفؑ کو اپنے گہر مین لیگیا اور اپنی جورو کو کہ زلیخا نام
تہا اور حسن و جمال عجب رکہتی تہی سپرد کیا وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا
یعنے اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا اوسکو مصر سے واسطے بی بی اپنی کے باحرمت رکہنا اوسکو شاید یہ کہ نفع دیوے ہمکو یا پکڑین ہم اوسکو
فرزند پس اسکو چاہیے اچہی طرح پالنا اور شفقت بی نہایت سے پرکرنا جب اسنے اونکو دیکہا تیر عشق قبضۂ تقدیر سے چہوٹ کر ہدف
دل پر لگا اور حسن یوسفؑ پر بجان و دل عاشق و شیدا ہوئی **اور** بعضے کہتے ہین کہ اصل نام اسکا راعیل اور عرف زلیخا تہا **اور** صاحب

عین المعانی لکھتا ہے کہ بضم زای معجمہ و فتح لام صحیح ہے ولیکن زبان زد عوام بلفظ فتح زا اور کسر لام سے مشہور ہے اور بعضی
روایتون سے ثابت ہے کہ زلیخا غائبانہ کئی برس پہلے حضرت یوسف کو خواب مین دیکھکر انکے حسن جمال پر عاشق ہوئی تھی اوسکا
حال اسطرح پر ہے کہ زمین مغرب مین طیموس نام باحشمت تمام ایک بادشاہ کافر تھا اور اوسکی ایک بیٹی تھی زلیخا نام کہ حسن مین
دلپذیر اور صورت مین بے نظیر تھی ایک رات خواب مین دیکھا کہ ناگاہ ایک جوان فرخندہ خصال بحسن و جمال بے مثال دروازے
مین سے آیا کہ اوسکا جمال حد شمر سے بیرون اور صورت مین پری اور حور سے افزون تھا جب صبح کو خواب سے بیدار ہوئی ہر طرف
دیکھنے لگی اوس جان جہان سے کہین نشان نپایا چاہا کہ گریبان صبر و قرار کو چاک کرے لیکن شرم و حیا آدمیونکی مانع ہوئی شب و روز
بادل پرسوز گذارنے لگی اور دیدۂ غمدیدہ سے اشک خونبار بہانے لگی اور کسی سے اپنا حال دل ظاہر نکیا اوسکی لونڈیون اور باندیون
نے جب یہ حال دیکھا حیران ہوئین کہ یہ ماجرا کیا ہے اور اسکا کیا سبب ہے کسی نے کہا کہ بظاہر جو یہ خوبصورت بہت ہے اسکو کسیکی
نظر لگی ہے اور کسینے کہا اسکو دیو اور پری نے گزند پہونچائی ہے اور کسینے کہا اسپر کسینے جادو کیا ہے اور کسینے کہا کہ یہ عشق
کے آثار ہین اسکا دل بیشک یہ بار عشق سے ہے لیکن بظاہر تو اسنے کسیکو دیکھا ہی نہین ہے خواب مین کوئی آفت جان اسکی جانکو آفت
لگا گیا ہے اونمین ایک اسکی دایہ تھی ایک رات اسکے پاس آئی اور خوب خدمت اسکی بجا لائی اور کہا مجھسے اپنا بھید نہ چھپا جو کچھ تیرے دل
مین ہے مجھے اوس سے آگاہ کر زلیخا نے کہا اسطرحکا مینے خواب دیکھا ہے دایہ نے کہا اسطرح کا خواب سچا نہین ہوتا بلکہ یہ کام دیو کا ہے
کہا دیو کی کیا طاقت کہ اس شکل دلارام کے ساتھ اپنے تئین دکھا سکے جب اوسکی نصیحت نے کچھ تاثیر نکی خاموش ہو رہی اور جب
ایک برس اسی حال سے گذرا دوبارہ پھر ایک رات اسنے اوسکو اوسی شکل اور صورت کے ساتھ خواب مین دیکھا اور جلدی سے خواب
ہی مین اپنا سر ننگا کر کر اوس پریرو کے پاؤن پر رکھدیا اور کہا ایجان جہان تونے میرا دل لے لیا اور میری جان کو پر غم کیا سچ کہہ
کہ تو کون ہے فرشتہ ہے یا آدمی کہا مین آدمی ہون اگر تیرا عاشقی کا دعوی صادق ہے تو بے جفت رہیو کہ مین بھی تیرے
داغ محبت سے نشانمند اور داغدار ہون جب زلیخا خواب سے بیدار ہوئی سودا اسکا دوچند ہو گیا اور غوغا اسکا حد سے گذر گیا
اسکا باپ اس واقعہ جانکاہ سے آگاہ ہوا اور دانایان درگاہ سے اسکا علاج چاہا سوائے زنجیر کے کوئی تدبیر ند کھائی دی ایک مار
پیچان سونے کا بنا کر اور لعل و گوہر سے مرصع کر کر بطور زنجیر اوسکے پاؤنمین ڈالدیا بعد ایک سال کے پھر تیسرے مرتبہ وہی شکل
ہوش ربا خواب مین دیکھی اور اوسکا دامن ہاتھ مین پکڑ کر زار زار مثل ابر نوبہار رو ئی اور کہا تجکو قسم ہے اوس پاک پروردگار
کی کہ جس نے تجکو پیدا کیا اور خوبان دو عالم مین برگزیدہ فرمایا مجکو اپنے نام اور شہر اور مقام سے آگاہ کر کہا مین عزیز مصر ہون اور

مصر میرا مقام ہے اور یہ اس اعتبار سے کہا کہ آخر الامر عزیز مصر ہونگا اگرچہ اب عزیز مصر اور تہا لیکن زلیخا نے سمجھا کہ جس شخص کو
اسنے خواب مین دیکہا وہی عزیز ہے کہ بالفعل مصر مین ہے - زلیخا نے جب یہ مژدہ سنا تو بقصد حصول کام دل لونڈیونکو بلاکر کہا
کہ جاؤ اور میرے باپ کو بشارت پہونچاؤ کہ ہوش و حواس جو میرے جاتی رہے تہی پہر بجا آئے جب اسکے باپ نے یہ خبر سنی اسکے پاس
آیا اور اوسکو خوش و خورم پایا اسکے پاؤنمین سے زنجیر نکالڈالی --- اور چند روز کے بعد کئی ایلچی کئی بادشاہون کے زلیخا کی خواستگاری
واسطے اسکے باپکے پاس آئے اور زلیخا کو خبر ہوئی اور اندیشہ سے اسکا دل زیر و زبر ہوا کہ آیا انمین کوئی عزیز مصر کا بہی ایلچی ہے یا نہین
کہ اتنے مین اسکے باپ نے اسکو بلایا اور ہر بادشاہ کا پیغام اسکو پہونچایا جب زلیخا کو معلوم ہوا کہ انمین کوئی عزیز مصر کا ایلچی نہین ہے
کسیکے ساتہ راضی نہوئی اور باپ کی آگے سے ناامید ہوکر اوٹہ گئی جب اسکے باپ نے خواہش عزیز مصر کی اسکی دریافت کی اور سب سے
ناراضامند جانا اون ایلچیونکو خلعت دیکر اور عذر خواہی کرکر رخصت کیا اور کہا عزیز نے تمسے پہلے سبقت کی ہے اور یہ فرزند اوسکے
نامزد ہوئی ہے پہر ایک عقلمند اور ہوشیار اپنے مقربون مین سے عزیز مصر کی طرف روانہ کیا اور بہت سے تحفے بہیجے اور پیغام دیا کہ
ہرچند اندنون مین اسی فرزند کی خواستگاری کی واسطے بادشاہ روم اور شام وغیرہ کے پیغام آتے ہین لیکن قبول نہین کرتی اور
اسکی خاطر روم کے ساتہ رام نہین ہوتی اور آب خاک شام کو شوم جانتی ہے راہ مصر مین قدح چشم اسکے سلسبیل ہین اور واسطے مصر کے
اشک چشم اسکے رود نیل ہین عزیز نے جب یہ نوید سنی مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا اور کہا اگرچہ لازم اور مناسب تہا کہ مین خود
واسطے لانے اوس دختر نیک اختر کے یہان سے روانہ ہوتا لیکن خدمت بادشاہ مصر سے اتنا عدیم الفرصت ہون کہ ایک ساعت
اوس سے دور نہین ہوسکتا لاچار اور مجبور بنابر حق گذاری دوسو زرین عماری اور ہزار لونڈیان خوبرو اور ہزار غلام خوش خرام
اسپ اور امرا روانہ کرتا ہون تا بہ تعظیم تمام اور باعزاز و اکرام اوسکو لے آوین زلیخا کی باپ کے ایلچی نے کہا ہمارے بادشاہ کو ان چیزون
کی حاجت نہین اور اوسکی سرکار دولتمدار مین کچہ کمی نہین ہے پہر زلیخا کے باپ نے ہزار لونڈیان خوش اندام اور ہزار امرد غلام
باحسن تمام اور ہزار گہوڑے خوش خرام اور ہزار اونٹ بختی اور اور چیزین نفیس اور اچہی اور دوسو فرش دیبا اور دوسو درج گہر بہا
اور دوسو طبلہ مشک اذفر مہیا اور درست کرکر زلیخا کے ساتہ روانہ کیے جب سواری زلیخا کی اس شان و شوکت سے مصر کے نزدیک
پہونچی عزیز مصر باتمام لشکر استقبال کے واسطے آیا اور جو کچہ برسم پیشکش لونڈیان اور غلام اور گہوڑے اور جوڑے اور گہر اور شتر
اور پشمینہ اور خزینہ اور شکرہای مصری تنگ کی تنگ اور حلوہای رنگارنگ لایا تہا زلیخا کے روبرو گذرانا زلیخا کو جو شوق غالب تہا
شگاف خیمہ سے اوسکو دیکہا ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچی اور اپنی ہمرازون سے کہا کہ یہ وہ شخص نہین جسکو مینے خواب مین

دیکہا ہے اور جسکی جستجو مین محنت اور مشقت کھینچی ہے ہائے فلک نے کیا کیا کہ داغ بے نصیبی پر غربت مین ایک اور داغ
زیادہ کیا کہ مینے اپنے دلربا کے سات عہد کیا تہا کہ بے جفت رہونگی اب کیا کرون یہ کہکر زار زار رونے لگی کہ ناگہان ہاتف
غیبی نے آواز دی کہ اگرچہ یہ عزیز تیرا مقصود نہین ہے لیکن اسکی راہ مین تیرا مقصود اور مطلوب دل حاصل ہوگا —
القصہ آخر الامر اسکو سواری فرحت افزاے عزیز مین لیگئے کہ تمام اسباب حشمت اوسمین حاصل اور مہیا تہا لیکن سب بیفائدہ تہا
پس یہ بیچاری دل فگار ہوارہ انتظار اوس نگار مین گذارتی تا آنکہ ایکدن سیر کنان ایک صحرا مین گئی تہی جب وہان سے
پہری تو دیکہا کہ بادشاہ کے دروازے پر ایک غوغا ہے پوچہا کہ یہ غل کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ مالک ایک کنعانی غلام
فرخندہ نام بیچنے کیواسطے لایا ہے جب زلیخا نے اوسکو دیکہا پہچانا اور فریاد کی اور بیہوش ہوگئی ہودج کشون نے اسکا ہودج
کھینچ کر اسکے گہر پہونچایا جب یہ ہوش مین آئی تو عزیز کو اس غلام کے لینے پر فریفتہ کیا کہ جسطرح ہوسکے اس غلام کو خریدے عزیز نے
کہا جو کچہ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے اسکی آدہی قیمت کے ساتہ بہی وفا نہین کرنے کا زلیخا کے پاس ایک ڈبا تہا موتیون سے
بہرا ہوا کہ ہر گوہر خراج کشور تہا سب لیکر عزیز کے حوالے کیے کہ یہ اسکی قیمت مین دے اور اوسکو خریدے عزیز نے کہا بادشاہ اوسکو
خریدنے کی خواہش رکہتا ہے کہا بادشاہ سے جاکر کہو کہ مین فرزند نہین رکہتا اگر حکم ہووے تو اس غلام کو خرید لون جب عزیز نے
بادشاہ سے جاکر کہا اور بادشاہ نے اسکی التماس سنی اجازت دی کہ خریدے اور روضۃ الصفا مین تفسیر آیہ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ یعنے اور جب پہونچا جوانی اپنی کو دیا ہمنے اوسکو حکم اور علم اور اسیطرح جزا دیتے ہین
ہم احسان کرنے والون کو — علماے تفسیر کو معانی اشدہ مین اختلاف ہے — قتادہ اور مجاہد کہتے ہین کہ مراد اس لفظ سے تینتیس برس کی
عمر ہے کہ غایت سن نمو ہے اور پہر چالیس برس تک کہ سن توقف ہے اور وہ وقت سن انحطاط اور عطا اور ایک طائفہ نے بجاے حلم
تعبیر کیا ہے — اور ضحاک کہتا ہے بیس برس کی عمر کیطرف اشارہ ہے — مگر اتفاق جمہور حکما اسپر ہے کہ انتہاے سن نمو قریب
ستائیس یا تیس برس اور بعد اسکے تا پینتیس ۳۵ برس سن الوقوف کہ اوسکو سن شباب اور عالم جوانی کہتے ہین اور اسکے بعد تا ساٹہ برس
سن کہولت کہ ہندی مین جسے ادہیڑ کہتے ہین اور اس عمر مین انحطاط مخفی قواے بدن انسانی مین ہوتا ہے اور بعد اسکے سن شیخوخت
کہ بڑہاپا جس سے مراد ہے اور اوس وقت مین انحطاط نمایان ظاہر و باطن مین ہوتا ہے اور انتہا اس سن کی تا آخر عمر ہے — اور
اصح اور اشہر نزدیک ہوشمندونکے اسطرح پر ہے کہ حضرت یوسف ع اوان قصد اخوان سترہ برس کے تہے اور جب ایک سال اوس
حادثہ نازلہ پر منقضی ہوا حضرت قادر توانا نے اونکو مزید الطاف بے غایت اور اعطاف بے نہایت سرفراز فرمایا اور ضمیر منیر اور خاطر خطیر

اوسوقت اوسکے صومعہ مین جاکر حدیث تمادی ایام فراق اور حکایت توالی لیالی اشتیاق بعرض بیان لاکر کہنا ایتہا المحموم
اللّمیب ہذہ رسالۃ ولدک المظلوم الکئیب ہذہ رسالۃ من ولدک الغریب اے اعرابی مجکو پیامے اور میر احلیہ صفحہ خمیر
پر ثبت کرلے اور جوکہ تونے دیکہا ہے اور سنا ہی بعرض یعقوب ع پہونچا اور میرے والد بزرگوار کو میرے حال سے آگاہ کر اعرابی
اپنے مہم کو سرانجام دیکر مصر سے باہر گیا اور بعد قطع مراحل منازل آل یعقوب ع مین پہونچا اور اتنا توقف کیا کہ پہر رات گذری
پہر بیت الاحزان یعقوب ع مین جاکر پیغام یوسف ع پہونچایا حضرت یعقوب ع لپٹے کلبہ احزان سے باہر نکل آئے اور کہا لبیک لبیک یا عبد اللہ
من این قدمت اور دیر تک بیہوش رہے جب افاقہ ہوا اعرابی نے اپنی حق القدوم اور رمز سفارت مین اجازت چاہی حضرت
یعقوب ع نے دست نیاز اوٹہاکر کہا اللّٰہم البسک اللّٰہ لباس العافیۃ وجعلک من نفقاں فی الجنۃ پہر حضرت یعقوب ع ذکر اس سرکو
افشا کرین جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا اجازت رب العزت نہیں کہ من بعد ذکر یوسف ع زبان پر آوے اور یہ راز نہان مکتوم
ہو وے حضرت یعقوب ع نے فرمان سیاست آمیز سکر زبان سخن کام خاموشی مین کہینچی اور مہر سکوت اپنی لب حق گو پر رکہنکا ارادہ
مصمم کیا کہ بعد ازین بساط حدیث یوسف ع طی فرماوین اور اس گنج شادی کو کنج دلمین پوشیدہ رکہین مگر ایکدن کہ کچہ غنودگی آگئی تہی
یوسف ع کو خواب مین دیکہا گمان کیا کہ نسیم صبح وصال چلی اور شب تیرہ ہجران نے رو نقاب حجاب مین کہینچا اور متعاقب خاطر خطیر
انکی نے بخیال جمال یوسف ع آرام پایا جب خواب سے آنکہ کہلی اوس قرۃ العین کو نپایا فریاد یا اسفا بلند کی اور یوسف ع کو پکارا
اوسیوقت عقل دور اندیش نے خبردار کیا کہ بے فرمان ربانی یوسف ع کا نام کیون لیا حضرت نے کفارہ فراموش کاری مین
مشت خاک سے بنا بر عذر خواہی دہان گوہر افشان کو آلودہ کیا اور فی الحال حضرت جبرئیل ع پہونچے اور پیغام پہونچایا کہ باری تعالےٰ
فرماتا ہے کہ بنا بر اوس حرمت کی کہ میرے فرمان پر کہ تو نے رکہی قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف ع مرگیا ہوتا تو مین
اوسکو دوبارہ زندہ کردیتا کہ آنکہین تیری اوسکے شمع رخسار سے روشن اور کلبہ احزان تیرا اوسکے قامت طوبیٰ مثال سے
گلشن ہوتا حضرت یعقوب ع نے کہ مژدہ وصال اور نوید جمال پسر مفقود الخبر اور معدوم الاثر کا سنا سجدہ کیا اور مراسم شکر
گذاری قیام فرمایا اور پیوستہ اپنے فرزند کے فراق مین روزگار تلخ بامید وصال موعود دلبیت ولعل گذارنے لگے القصہ
سات برس اسیطرح گذرے اور اس مدت مین حضرت یوسف ع نے بہت سی لونڈیونکو زلیخا کی مسلمان کیا اور اونسے بپاس
خاطر اور رضا جوئی انکے اس امر کو گوارا کیا و لیکن جتنا کہ وہ انکی صحبت کی راغب تہی اوتنی ہی یہ نفرت کرتے تہے حتی کہ اس
عرصہ دراز مین ایک مرتبہ بہی انہون نے نظر التفات سے اوسکو ندیکہا اور ہمیشہ گریزان رہے ۔ اور جبکہ زلیخا اپنی

اوسوقت اوسکے صومعہ مین جاکر حدیث تمادی ایام فراق اور حکایت توالی لیالی اشتیاق بعرض بیان لاکر کہنا یا ایہا المغموم
اللبیب ہٰذہٖ رسالۃ ولدک المظلوم الکئیب ہٰذہٖ رسالۃ من ولدک الغریب اے اعرابی مجکو یہہ لے اور میرے حلیہ صفحۂ خاطر
پر ثبت کرلے اور جو کہ تو نے دیکہا ہے اور سنا ہے بعرض یعقوبؑ پہونچا اور میرے والد بزرگوار کو میرے حال سے آگاہ کر اعرابی
اپنے مہم کو سرانجام دیکر مصر سے باہر گیا اور بعد قطع مراحل منازل آل یعقوبؑ مین پہونچا اور اتنا توقف کیا کہ پہر رات گذری
پہر بیت الاحزان یعقوبؑ مین جاکر پیغام یوسفؑ پہونچایا حضرت یعقوبؑ اپنے کلبہ احزان سے باہر نکل آئے اور کہا لبیک لبیک یا عبد اللہ
من این قدمت اور دیر تک بیہوش رہے جب افاقہ ہوا اعرابی نے اپنی حق القدوم اور مزد سفارت مین اجازت چاہی حضرت
یعقوبؑ نے دست نیاز اوٹہاکر کہا البسک اللہ لباس العافیۃ وجعلک من رفقائی فی الجنۃ پہر حضرت یعقوبؑ ذکر اس سر کو
افشا کرین جبرئیل امین نازل ہوئے اور کہا اجازت رب العزت نہین کہ من بعد ذکر یوسفؑ زبان پر آوے اور یہ راز نہان مخفی
ہووے حضرت یعقوبؑ نے فرمان سیاست آمیز سنکر زبان سخن کام خاموشی مین کہینچی اور مہر سکوت اپنے لب حق گو پر رکہکر ارادہ
مصمم کیا کہ بعد ازین بساط حدیث یوسفؑ طی فرماوین اور اس گنج شادی کو کنج دل مین پوشیدہ رکہین مگر ایکدن کہ کچہ غنودگی آگئی تہی
یوسفؑ کو خواب مین دیکہا گمان کیا کہ نسیم صبح وصال چلی اور شب تیرہ ہجران نے رو نقاب حجاب مین کہینچا اور متعاقب خاطر خطیر
انکی نے بخیال جمال یوسفؑ آرام پایا جب خواب سے آنکہہ کہلی اوس قرۃ العین کو نپایا فریاد یا اسفا بلند کی اور یوسفؑ کو پکارا
اوسیوقت عقل دور اندیش نے خبردار کیا کہ بے فرمان ربانی یوسفؑ کا نام کیون لیا حضرت نے لفارہ فراموش کاری مین
مشت خاک سے بنابر عذر خواہی دہان گوہر افشان کو آلودہ کیا اور فی الحال حضرت جبرئیلؑ پہونچے اور پیغام پہونچایا کہ باری تعالے
فرماتا ہے کہ بنابر اوس حرمت کی کہ میرے فرمان پر کہ تو نے رکہی قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر یوسفؑ مر گیا ہوتا تو مین
اوسکو دوبارہ زندہ کردیتا کہ آنکہین تیری اوسکے شمع رخسار سے روشن اور کلبۂ احزان تیرا اوسکے قامت طوبی مثال سے
گلشن ہوتا حضرت یعقوبؑ نے کہ مژدۂ وصال اور نوید جمال اس مفقود الخبر اور معدوم الاثر کا سنا سجدہ کیا اور بمراسم شکر
گذاری قیام فرمایا اور پیوستہ اپنے فرزند کے فراق مین روزگار تلخ بامید وصال موعود بلیت و لعل گذارنے لگے القصہ
سات برس اسیطرح گذرے اور اس مدت مین حضرت یوسفؑ نے بہت سی لونڈیونکو زلیخا کی مسلمان کیا اور اوسنے بپاس
خاطر اور رضاجوئی انکے اس امر کو گوارا کیا ولیکن جتنا کہ وہ انکی صحبت کی راغب تہی اوتنی ہی یہ نفرت کرتے تہی حتی کہ اس
عرصۂ دراز مین ایک مرتبہ بہی انہون نے نظر التفات سے اوسکو نہ دیکہا اور ہمیشہ گریزان رہے — اور جبکہ زلیخا اپنی آ

سکے آگے گلہ کیا کرتی اور کہا کرتی کہ یہ میری طرف التفات نہین کرتا اور اصلا میری جانب نظر نہین ڈالتا اور آخر دایہ کو حضرت یوسف کے پاس بھیجتی تھی اور یہ وہان جاکر سخنان نصیحت کیا کرتی تھی لیکن ہرگز کوئی بات اسکی قبول نہین ہوتی تھی بلکہ حضرت در جواب کہدیتے تھے کہ زلیخا سے کہہ دینا کہ ایسا اپنے دلمین خیال نرکھے کہ مین فرمان خدا سے باہر نہین ہونیکا اگرچہ مین غلام زرخرید ہون لیکن چونکہ عزیز نے مجکو فرزندی مین لیا ہے اور اپنے گھرمین امین جانکر رکھا ہے مین اوسکے گھرمین کیونکر خیانت کرون اس سبب سے معذور و مجبور ہون جب زلیخا کی طاقت طاق ہوئی دایہ کے خیال مین ایک تدبیر آئی اور زلیخا سے کہا کہ اگر ایک مکان دلربا کہ اوسمین ہرجگہ تیری اور یوسف ع کی صورت باہم منقش کھچی ہوئی ہووے بنوا اور وہان مین یوسف ع کو لاؤن جب وہ تیری صورت اپنی صورت کے ساتہہ ہم آغوش دیکھے شاید کہ اوسکا دل تیری طرف مائل ہووے اور بآسانی تجکو اوسکا وصال حاصل ہو چنانچہ بمصلحت دایہ ایک بناے دلکش بنوائی کہ فرش اوسمین سنگ مرمر کا تہا اور دروازے اوسکے موصل اور عاج اور آبنوس کے تھے اور اوسمین سات خانہ یعنے سات درجے تھے اور ساتون درجی مین چالیس ستون سونیکے مرصع لگائی تھی اور تمثیل جانور ان زیبا اون پر نقش تہین اور صحن پر از طاؤس زرین کہ دمین اور پر اونکے مرصع بجواہر اور رنگین اور اوسمین ایک درخت کہ تنہ اوسکا چاندی کا اور شاخین سونیکی اور پتے فیروزہ کے اور ہر شاخ پر جانور بیٹھا ہوا کہ بال اوسکے زمرد کے اور چونچ اوسکی لعل کی اور ہر جگہ تمثیل یوسف ع اور زلیخا کی ہم آغوش کھچی ہوئی جب یہ مکان طیار ہوا زلیخا نے اوسکو دیکھا اور مہر یوسف ع نے اوسکے دلمین از سر نو جوش کیا پہر اپنے تئین آراستہ کرکر اور حضرت یوسف ع کو بلا کر اور ہاتہ اونکا پکڑ کر بصد افسون خانہ اول مین لیگئی اور اوسکے دروازے کو قفل دیدیا اور ہر چند باتون سے فریفتہ کیا اصلا راضی ندیکہا پہر دوسرے خانہ مین لیگئی اور اوسکے دروازیکو بہی مقفل کیا تا آنکہ ساتوین خانہ مین لائی اور ہر خانہ مین قفل دیدیا چونکہ حضرت یوسف ع اپنا سر جھکائے ہوئے تھے اور اوسکی طرف نہ دیکھتے تھے اتفاقاً حضرت یوسف ع کی فرش پر نظر پڑی اپنی صورت اوسکی صورت کی ساتہ ہم آغوش دیکھی وہان سے نظر پہیر کر اوپر دیکہا وہان بہی اوسیطرح مشاہدہ کیا پہر داہنے اور بائین طرف دیکہا اوسیطرح ہم آغوش آپکو پایا پہر ناچار اور بے اختیار زلیخا کی طرف دیکہا اوسکے حسن و جمال پر حیران ہوئے زلیخا نے کہا اگر ایک بار مجہ دل افگار کی طرف دیکھو اور میرے اوپر رحم کرو اور مجہ ناکام کو باکام لاؤ تو کیا ہوجاویگا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا مجکو دو چیز کا ملاحظہ ہے ایک عذاب خدا سے اور دوسرے قہر عزیز سے کہا جو کچہ کہ میرے پاس خزینہ اور دفینہ ہے صدقے مین دیدونگی کہ اوس سے تیرے گناہ کی تلافی ہوجاویگی اور عزیز کو ایسا شربت پلادونگی کہ قیامت تک بستر خواب سے نہین اوٹھنے کا غرض اسیطرح حضرت یوسف ع کو فریفتہ کرتی تھی اور یہ اوسکی باتونکو

رد کرتے تھی تا آنکہ زلیخا نے خنجر کھینچا اور کہا اگر تو میری کام روائی نہین کریگا تو مین اپنے تئین اس خنجر سے مار ڈالونگی اور جب
عزیز مجکو تیرے آگے مرا ہوا دیکھیگا تو تجکو مار ڈالیگا حضرت یوسفؑ نے کہا ای زلیخا مجھسے یہ ہرگز نہین ہونیکا اوسکو تاثیر نہوئی اور
حضرت یوسفؑ کو بھی وسوسہ خاطر مین پہونچا کہ اوس سے انکی عصمت نرہی ولیکن انتظار تہا کہ دیکھیے انجام اسکا کیا ہوتا ہے
تا آنکہ عنایت ربانی دستگیر ہوئی قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط ارباب تالیف سے بیان
قصد اور سبب توقف مطلوب زلیخا کے کہ وہ سبب برہان ربانی اور حجت سبحانی تہا کئی قول منقول ہین ایک جماعت کہتی ہے کہ
یوسفؑ اور زلیخا کے ایک ہاتھ پیدا ہوا کہ اوسکی ہتھیلی پہ تین سطرین عربی لکھی تہین سطر اول وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ
اور دوسری سطر وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ط اور تیسری سطر وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ اور بحر المواج
مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین ناگاہ حضرت جبرئیلؑ بصورت یعقوبؑ ظاہر ہوئے اور انگلی دانتون مین رکھکر کہا کہ یعقوبؑ زادہ کو
ارادہ زنا نہایت معیوب ہے اور بعضے کہتے ہین اسرافیل تھے اور انہون نے کہا اِسْمُكَ مَكْتُوْبٌ فِي الْاَنْبِيَاۤءِ وَاَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ
السُّفَهَاۤءِ ط یعنے نام تیرا دفتر انبیا مین ہے اور جو عمل کہ تو کرنا چاہتا ہے عمل سفیہون کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوس مکان مین
ایک لڑکا شش ماہہ یا چہار ماہہ گہوارہ مین تہا کہ وہ خالہ زادہ یا برادر زادہ عزیز کا تہا اوسنے آواز دی کہ ای یوسفؑ یہ عمل تجکو
سزاوار نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ کو چھت پر لکھا ہوا نظر آیا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى یعنے زنا کے نزدیک نہو اس عورت
کی صحبت سے پیچھے ہٹ اور بعضے کہتے ہین جو دیوار کہ حضرت یوسفؑ کے برابر مین تھی اوسپر نقش دیکھا وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ
كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاۤءَ سَبِيْلًا ط یعنے اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بیحیائی اور بری ہے راہ سبب دوسری دیوار کے طرف
دیکھا اوسپر آیہ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ یعنے اوپر تمہارے یعنے تمہارے کردار اور گفتار پر فرشتے نگہبان ہین مشاہدہ کیا
پہر اور تیسری دیوار پر ملاحظہ کیا وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ط یعنے ڈرو اوس دن کے عذاب سے کہ رجوع کروگے تم اوس دن
طرف خدا تعالیٰ کے مرقوم دیکھا اور جب نظر چوتھی دیوار پر پڑی نقش يَعْلَمُ خَاۤئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ط یعنے جانتا ہے خدا تعالیٰ
خیانت چشم اور اور کچھ کہ پوشیدہ کیا ہے سینون تمہارے مین یعنی ضمائر اور سرائر سب جانتا ہے معاینہ کیا اور جب نیچے جھکایا
تو اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى یعنے بدرستیکہ مین تمہارے ساتھ ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون مرقوم زمین پر پایا اور جب سر
اوپر دیکھا تو خدا تعالیٰ نے صورت حضرت یعقوبؑ اور بقول بعضے صورت عزیز بہاگنے کی واسطے اشارہ کرتی ہوئی انکی نظر مین
لایا اور بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے جب انکو راغب پایا تو جلد اوٹھکر پردہ طاق زرنگار پر کہ اوس عمارت کی ایک گوشہ مین تھا

حضرت یوسفؑ نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اسمین کہ مجھسے تو نے چھپائی زلیخا نے کہا اسمین ایک بت ہے کہ تمام بدن اوسکا سونیکا ہے اور آنکھین گوہر کی اور اندر اوسکے مشک اذفر بھرا ہے اسکو جب سے پیدا ہوئی ہون پوجتی ہون اب یہ پردہ اسکے ڈالدیا ہے کہ مجھسے جو یہ بیدینی تو دیکھتا ہے یہ نہ دیکھے - حضرت یوسفؑ نے کہا ہرگاہ کہ تو اس بت بیحس اور بے ادراک سے شرمناک ہووے مین تجھسے زیادہ سزاوار ہون کہ اپنے خدا سے دانا ہی نہان و آشکار اسے شرم کرون کیا خوب تو اس پتھر سے شرمناک ہووے اور مجکو ایزد پاک سے شرم نہ آوے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہتا ہی اے یوسف اگر تو یہ کام کریگا تو تیرا رتبہ نبوت کا تنزل ہو جاویگا - بھر تقدیر حضرت یوسفؑ بعد اس تنبیہات نمایان اور ہدایات فراوان بالہام ربانی باہر کیطرف متوجہ ہوئے جس دروازے پر کہ پہونچتے تھے خود بخود وہ دروازہ اور قفل کھلجاتا تھا اور زلیخا پیچھے پیچھے دوڑتی تھی اور گر پڑتی تھی لیکن انکا پیچھا نچھوڑتی تھی تا آنکہ دروازہ آخر پر حضرت یوسفؑ کو آلیا اور انکا دامن پکڑ لیا تکہ حضرت یوسفؑ کو دکر اور ادچک کر اوس دروازے میں سے بھی باہر ہوئے لیکن دامن پیچھے سے پھٹ گیا جب باہر آئے تو عزیز نے حضرت یوسفؑ کو آشفتہ اور پریشان حال دیکھا پوچھا کہ کیا حال ہے حضرت یوسفؑ نے از روے حسن ادب کچھ ایسا جواب دیا کہ اوسمین افشای راز ہوا عزیز از سر مہر ہاتہ اوس پری چہر کا پکڑ کر گھر مین لیگیا جب زلیخا نے انکو دیکھا اسکے خیال مین آیا کہ یوسفؑ نے میرا احوال بالیقین کہدیا ہوگا عزیز سے کہا یہ غلام کہ جسکو تو نے نازو اکرام کے ساتھ پرورش کیا ہے مین سوتی تھی کہ میرے یہ سرہانے آیا اس خیال مین کہ مین اس سے آگاہ نہون اور یہ اپنا مطلب مجھسے حاصل کرے جب اسنے مجھپر ہاتہ دراز کیا مین جاگ اوٹھی تو یہ ہراسان ہوکر بھاگا اور مین اسکے پیچھے دوڑی کہ اسکو پکڑ لون یہ میرے ہاتہ سے نکل گیا اور اسکا دامن کہ میرے ہاتہ آگیا تھا پھٹ گیا قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٭ کہا زلیخا نے کیا سزا ہی اوسکی جو ارادہ کرے ساتھ جورو تیری کے برائی کا مگر یہ کہ قید کیا جاوے یا عذاب دردناک چکھایا جاوے عزیز نے حضرت یوسفؑ سے کہا کہ عوض میری پرورش اور رعایت کا یہی تھا کہ خیانت میرے ناموس کی قصد ہووے حضرت یوسفؑ نے کہا اے عزیز زلیخا میرے اوپر افترا کرتی ہے مجکو زبردستی آپ لیگئی تھی مین وہان اسکے پاس سے بھاگا اور یہ میرے پیچھے دوڑی اور میرا دامن پھاڑ ڈالا - عزیز نے اپنے دلمین خیال کیا کہ جب سے یہ غلام میرے گھر مین ہے ہرگز اس سے مینے کوئی خیانت نہ دیکھی اور دروغ اسکے منہ سے نسنا حیران ہوکر یہی کہا اے یوسفؑ اس اپنے دعوی پر کوئی گواہ رکھتا ہے حضرت یوسفؑ نے جھولیکی طرف اشارہ کیا عزیز نے کہا یہ چار مہینہ کا لڑکا کیا کہہ سکیگا حضرت یوسفؑ نے کہا اللہ تعالی قدرت رکھتا ہے کہ اسکو گویائی

عطا فرماوے اور یہ باتین کرنے لگا اور بہیرسے کلام صداقت نظام کی تصدیق کرے سبعین مین لکھا ہی کہ عزیز نے اوس لڑکے سے
پوچھا کہ تو نے کیا دیکھا ہے بتا مجہے بقدرت ربانی وہ لڑکا گویا ہوا اور کہا یوسفؑ سچ کہتا ہے اور تفسیر معالم اور مواہب علیہ مین
لکھا ہی کہ وہ لڑکا خالہ زادہ زلیخا کا تہا اور بعضے کہتے ہین اوسکے چچا کا بیٹا تہا اور بحر المواج مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ زلیخا ہی کی
خالہ کا بیٹا تہا اور دانا تہا کہ گفتار اور کردار اوسکے معتمد علیہ تھے کہ بادشاہ اور عزیز مصر اپنے کامون مین اسکی طرف رجوع کرتے
تھے اور بعضے کہتے ہین ایک مرد تہا کہ عزیز کے پاس ایک جگہہ بیٹھا ہوا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک صغیر تہا کہ کلام کرنے سے عاجز
تھا بطریق خارق عادت زبان اوسکی کھلی اور پاکی حضرت یوسفؑ پر گواہی دی اور بعضے کہتے ہین ایک مخلوق تھی نہ انسی نہ جنی
خدا تعالی نے اوسکو پیدا کیا تھا کہ تا مدعای حضرت یوسف علیہ السلام پر گواہی دیوے بہرحال جو کوئی تہا اوسی گھر مین کا تھا کہ
اوسنے گواہی دی جیسا کہ باریتعالی فرماتا ہے وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ یعنی اور
گواہی دی گواہ نے اہل اوسکی سے اگر ہے کرتا اوسکا پہٹا ہوا آگے سی پس سچ بولی ہے عورت اور وہ یعنے مرد جہوٹون سی ہے
اور ہے کرتا اوسکا پہٹا ہوا پیچہے سے جھوٹی ہے عورت اور وہ ہے سچون سے پس جب دیکھا کرتا اوسکا پھٹا ہوا پیچھے سی کہا
تحقیق یہ مکر تمہاری سے ہی تحقیق مکر تمہارا بڑا ہی — الغرض عزیز نے اوس سے پوچہا تو کیا کہتا ہے وہ گویا ہوا اور کہا دیکہہ اگر پیراہن
یوسفؑ کا آگے سے پہٹا ہوا ہے تو زلیخا سچی ہے جب عزیز نے اوس سے یہ بات سنی اور پیراہن کو دیکھا معلوم ہوا کہ پیچھے سے پہٹا ہوا
ہے زلیخا کی طرف دیکہکر کہا یہ سب تیرے مکر و فریب ہین پہر ارادہ کیا کہ زلیخا کو مار ڈالے اور حضرت یوسفؑ کو قید خانے مین بہیجدے
اوس لڑکے نے کہا ای عزیز اگر ایسا کریگا تو رسوا اور خراب ہوگا یہ سنکر عزیز نے کہا ای یوسفؑ اس امر کو پوشیدہ رکہہ اور کسی سے
ظاہر نکر اور ای زلیخا تو اس فعل سے استغفار کر اور کہتے ہین کہ یہ سخن بعد تین مہینے کے یا سات مہینے کے سب مین مشہور اور زبان زد
خلائق ہوا اور مصر کی عورتین زلیخا کو طعنہ دینے اور عیب کہنے لگین کہ عجب گمراہی اوسنے اختیار کی اور کمال نالائق ہے کہ اپنے غلام
پر عاشق ہوئی ہے اور یہ واہم اشک ریزان اسیر وہ گمریزان ہے جب زلیخا نے سنا کہ عورتین مجکو ملامت کرتی ہین اوسنے انکی
دعوت کی اور اپنے گھر مین بلایا اور ہر ایک کو جدا جدا کرسیون پر بٹھایا اور ہر ایک کی ہاتہ مین ایک ایک ترنج یا لیمو اور ایک ایک
چھری دی اور کہا جب مین اوسکو لاؤن اور تم اوسکو دیکہو اپنے اپنے ترنج کو کاٹنا پھر زلیخا حضرت یوسفؑ آراستہ کرکر انکی آگے
لائی اونکو دیکھتے ہی سب بیہوش ہوگئین اور ترنج کی جگہہ اپنے ہاتہ کاٹ ڈالے اور حیران رہین جب حضرت یوسفؑ چلے گئے

تو یہ ہوش مین آئین کہا یہ بشر نہین ہے بلکہ فرشتہ ہی۔ زلیخا نے کہا یہ ہے کہ جسکے عشق مین تم مجکو ملامت کرتی تہین کہا سبب اسکے
تعشق کے تو سزاوار ملامت نہین ہے بلکہ اس نظر سے کہ ایسا نازنین کہ تیرے گہر مین ہے اور تو بہی حسن و خوبروئی رکہتی ہے
اور اسپر بہی تو نے اتنی مدت مین اسکو اپنا فریفتہ اور شیفتہ نکیا البتہ لائق لعن و تشنیع ہے زلیخا نے کہا مینے بہت سی کوشش
کی لیکن یہ میری طرف ہرگز التفات نہین کرتا اور میرے ساتہ مشغول نہین ہوتا اب مین تنگ آئی ہون اگر بعد ازین مجسے ناکام رکہیگا
تو مین اسکو ضرور قید خانے مین بہیجدونگی انہون نے کہا پہر اسکو ہماری پاس بلا کہ ہم اسکو نصیحت کرین شاید ہمارے کہنے سے تیری
فرمان برداری کرے اور غرض انکی اس کہنے سے یہ تہی کہ پہر اس سرو ناز کا نظارہ کرین زلیخا نے پہر حضرت یوسفؑ کو طلب
کیا انہون نے حضرت یوسفؑ کو اپنے پاس بٹہایا اور ملامت کی اور کہا تو کسواسطے زلیخا کا کہنا نہین مانتا اگر تو اوسکے ساتہ موافقت
نہین کرنے کا اور اوسکا کہنا نہین ماننے کا تو وہ تجکو قید خانہ مین بہیجدیگی کہ وہ ایک گہر ہے تیرہ و تنگ کہ بہاگتے ہین آدمی اوس سے
بفرسنگ اور اگر تیری طبیعت راغب اوسکی طرف نہین ہوتی تو ہمارے ساتہ ہمراز اور دمساز ہو کہ ہم بہی خوبصورتی اور حسن مین نامی
اور بے نظیر ہین جب یہ حضرت یوسفؑ نے فضیحہ باتین سنین دست مناجات اوٹہایا اور کہا خداوندا قید خانہ مجکو دوست تر ہے
صحبت ان مکارون سے خدا تعالی نے دعا انکی قبول فرمائی۔ روایت کرتے ہین کہ جب یہ عورتین حضرت یوسفؑ سے بالکل
ناامید ہوئین زلیخا سے کہا بہتر اور صلاح نیک یہی ہے کہ اسکو چند روز زندان مین شاید تکلیف زندان یہ دلارام تیرا رام ہووے
چنانچہ زلیخا نے عزیز سے کہا مین اس غلام سے بدنام ہوئی ہون اور طبیعت میری اسکی خدمت سے کراہت کرتی ہے بہتر اور
مناسب یون ہے کہ اسکو چندے قید کردو تا لوگ گمان کرین کہ کچہ گناہ اس سے ہوا ہے اور مین آدمیونکی ملامت سے
رہائی پاؤن۔ عزیز نے یہ بات قبول کی اور حضرت یوسفؑ کو قید خانہ مین بہیجدیا جب قیدیون نے انکو دیکہا خوشیان
کین اور اسیر زندان مثل گلبرگ خندان ہو کر گلستان بنگیا اور زلیخا نے اوس شاہ خوبان کے واسطے زندانیان سے کہکر
ایک مکان جداگانہ مقرر کروایا اور ایک تخت مرصع اور فرش زیبا اطلس و دیبا کا اوسمین بچہوایا اور معطر کردایا حضرت یوسفؑ
وہان ہمیشہ بر رسم عادت عبادت مین مشغول رہتے تہے اور زلیخا ہر روز انکے واسطے کہانے اور نعمتین لونڈیون محرم کے ہاتہ
بہیجتی تہی اور ہمیشہ رویا کرتی تہی اور اپنے کیے سے پشیمان تہی اور آپ راتون کو پنہان اوس زندان پر جاتی تہی اور دور سے
حضرت یوسفؑ دیکہہ آتی تہی اور دنکو اپنے کوٹہی پر سے در و دیوار قید خانہ کو ملاحظہ کر کے اپنے دل مضطر کو تسلی دیتی تہی اور معالم
التنزیل مین لکہا ہی کہ ملک ریان کے دو غلام تہے ایک ساقی اور دوسرا طباخ یا خباز بادشاہ کو بعد نظر بندی حضرت یوسفؑ

کے ان دونون پر ایسا گمان ہوا کہ انھون نے مجکو زہر دیا ہے حکم کیا کہ انکو قیدخانہ مین رکھو اور روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ اصل
اس واقعہ کی اسطرح پر ہے کہ بادشاہ روم نے ایک سفیر ملک مصر مین بھیجا تھا اور زر خطیر اور کچھ زہر ہلاہل اوسکے ہمراہ کر دیا تھا تا کوئی
خواص بادشاہ اوس مال پر فریفتہ ہو کر کیسیطرح سے شاہ مصر کو زہر کھلا کر مار ڈالی سفیر بادشاہ روم نے بعد از تاکید تمام صحبت
خوان سالار اور شرابدار بادشاہ سے صورت واقعہ بیان کی شرابدار نے اس امر مین عذر کیا اور خوان سالار نے بطمع کثرت زر و
جواہر راہ صواب سے منحرف ہو کر اس امر کو قبول کیا اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچی کہ ایک ان دو شخصون مین سے ایسا ارادہ رکھتا ہے لیکن یہ
تحقیق نہوا تھا کہ مرتکب اس امر خطیر کا کون ہے بنابرین حکم دیا کہ دونون کو قیدخانہ مین لیجاوین تا صالح طالح سے اور طیب خبیث سے
ممتاز ہووے اور بعضے مورخ کہتے ہین کہ بواسطہ ظلم اور سوء خلق بادشاہ کے اعیان اور ارکان مملکت اوسکی ہی نے یہ تدبیر کی تھی
اور آبدار اور باورچی دونون نے اس خدمت کو بنابر طمع دنیا قبول کیا تھا انھون نے باہم گر مشورہ کیا کہ اوس زہر کو کسوقت اور
کیونکر کام مین لاوین بعد قرارداد اور تصمیم عزیمت جب دوسرے دن کہ مجلس سلطانی منعقد ہوئی اور جمیع ادوات ضروری مہیا
ہوئے ساقی کہ مرد دور بین اور خردمند دانا تھا بممارست تجربہ مراسم احتیاط ملحوظ رکھکر جب اوس محفل مین دور شرب گردش مین آیا
قدح شراب کو آلائش زہر سے بچا کر شراب صافی بسان آب زندگانی جام عیش بادشاہی مین ڈالی اور بادشاہ نے چاہا کہ کاسہ کو ساقی
کے ہاتھ سے لیکر نوش کرے طباخ نے فریاد کی کہ ایہا الملک تم ہاں یہ جام اس نافرجام کے ہاتھ سے نہ لینا کہ یہ جام جان گداز ہے نظر بر این قرار
بادشاہ نے وہ قدح نہ پیا اور اوسکے ہاتھ مین دیکر کہا کہ تو پی لے ساقی سارا جام بے تامل پی گیا اور اوسکو کچھ گزند نہ پہونچا پھر
ساقی نے کہا اے بادشاہ میری برائت ساحت نظر عاطفت سلطانی مین روشن ہوئی اب مین یہ عرض کرتا ہون کہ یہ طباخ کہ خاصہ
خاص حاضر لایا ہے ارشاد ہو کہ یہ آپ ہی سے کھاوے تا امین اور خائن مین امتیاز حاصل ہووے جب خوان سالار رسانہ کہانے
طعام کے مامور ہوا اسنے انکار کیا بادشاہ کو معلوم ہوا کہ یہ طعام زہر آلود ہے لاجرم صولت بادشاہی یعنی صورت غضب فرمان دہی
ریان بن الولید مقتضی اس امر کی ہوئی کہ معصوم اور مجرم دونون کو قید کرے کسلیے کہ اگر طباخ نے جو کہا تھا صرف از روی اتہام ہوتا
تو اوسکے امتحان کو اوسیوقت کیون عرض کرتا اور ساقی اگر ناواقف آمیزش زہر سے طعام مین ہوتا تو کیون باعث طباخ کے کہلانے
کا ہوتا مگر یہ کہ پہلے سازش آپسمین کی تہی اور اسوقت کسی مصلحت کے باعث یا بسبب سیری بقای زندگانی کے انمین نفاق ہوا
غرض اس اشتباہ سے دونون کو اوسیوقت زندان خانہ مین بھیجدیا اور زندان بان نے انکو مقرب بادشاہی جانکر اوس جگہ مین
کہ حضرت یوسف علیہ السلام تہے اونکو رکہا اور حضرت یوسفؑ کا یہ طریقہ تہا کہ بعد فراغ عبادت ہدایت محبوسون مین مصروف رہتے تہے

لہذا بعضے اونمین سے بدولت اسلام مشرف ہوئے اور غمخواری احوال قیدیون مین ہر وقت کوشش کیا کرتے اور انکے خوابونکی تعبیر دیا کرتے **القصہ** ان دونون قیدیون نے بھی خواب دیکھے - کہتے ہین کہ ساقی نے خواب دیکھا تھا اور طباخ نے نہین دیکھا مگر دونون دیدہ و نادیدہ نے حضرت یوسف سے ازروی امتحان پوچھا ساقی نے کہا مینے خواب دیکھا ہی کہ ایک باغ مین ایک تاک ہے اور اوسمین تین خوشے انگور کے لگے ہین اور خاص کاسہ بادشاہ کا میرے ہاتہ مین ہے اور مین اوس کاسے مین اون انگورون کا شربت بادشاہ کے پینے کے واسطے نچوڑتا ہون اور طباخ یا خباز نے کہا مینے یہ خواب دیکھا ہے کہ باورچیخانی مین روٹیون کا دستارخوان اپنے سر پر لیئے ہوئے ہون اور جانور آتے ہین اور اوسمین سے روٹیان لے لے جاتی ہین اور کھاتے ہین خبر دے ہمکو ان دونون خوابونکی تعبیرون سے - کہتے ہین پہلے ان دونون کو مسلمان کیا اور کہا ایک کہ تم مین سے بادشاہ کا ساقی ہے تین دن کے بعد خلاصی پاویگا اور چھوٹ جاویگا اور بادشاہ جسطرح پہلے شراب پلاتا تھا اوسیطرح اپنی خدمت پر مامور ہوگا - اور دوسرا کہ طباخ ہی اوسکو دار پر کھینچینگے اور جب ایک مدت گذریگی تو جانور اوسکے سر اور کلہ کو کھاوینگے پھر طباخ نے کہا مینے دروغ کہا ہی اور کچہ خواب نہین دیکھا حضرت یوسف نے کہا اسیطرح پر حکم کر دیا گیا جسطرح مینے کہا ہے اسکے خلاف نہین ہونیکا اور ساقی سے کہا جب تو بادشاہ پاس جاوے تو مجہ بیگناہ کو یاد رکہکر جتنا تجسے ہوسکے میرا احوال عرض کرنا کہ اتنی مدت سے غلام عبرانی محبوس ہے اور فوائد نعم اور تلذذ اس جہان سے محروم اور باوجود شاید کہ مجکو اس بلاسے رہائی دیوے اور خلاص کرے جب تین دن گذرے بادشاہ نے آدمی بہیجا کہ طباخ یا خباز کو کہ خیانت اوسکی ثابت ہوئی تھی دار پر کھینچو اور ساقی کہ امانت اوسکی اثبات کو پہونچی تھی اپنے منصب پر مامور ہوا - پس جب وہ رتبہ قرب شاہی پر پہونچا اوسیطرح وہ ساغر بادشاہ کو پلایا کیا اور اوسکو شیطان نے احوال حضرت یوسف سے غافل کر دیا اور بالکل انکا حال ظاہر کرنا بہول گیا اور کئی برس تک اوسکو یاد نہ آیا — معالم التنزیل مین حسن بصری سے نقل ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل قیدخانہ مین آئے اور حضرت یوسف نے انکو پہچانا اور کہا کہ یا اخا المرسلین کیا سبب ہے کہ مین تمکو قیدخانہ مین دیکھتا ہون حضرت جبرئیل نے کہا یا طاہر الطاہرین حضرت رب العالمین نے تجکو سلام بہیجا ہے اور فرمایا ہے کہ شرم تجکو نہ آئی کہ آدمی کو سبب رہائی جانا اور اپنا شفیع اوسکو گردانا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ مین تجکو چند سال اور زندان مین رکہونگا حضرت نے کہا اس صورت مین مجھسے راضی ہے کہا ہان اب کچہ خوف نہین - پہر حضرت یوسف نے کہا اے جبرئیل خدا تعالی نے کہ مجکو رنج اور مذلت غلام ہونیکی دی پہر محنت زندان کی مجہپر کسواسطے منظور کی کہا تو نے اسواسطے کہا کہ یارب بہتر ہے نزدیک زندان دوست تر ہے صحبت زنان مکار سے اختیار پروردگار مین کیون چہوڑا اور عافیت مکر زنان اور زندان سے کیون نچاہی اور روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ جبرئیل روانہ کیا بارگاہ کبریا

ہوئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد انکے پاس آئے کہا خداوند مطلق نے پوچھا ہے کہ تمکو کسنے عدم سے عرصۂ وجود مین کون لایا اور بعد اسکے محبوب
پدر مہربان تمہین کسنے کیا اور پس ازان قعر چاہ تاریک سے کون تمکو نکال لایا اور علم تعبیر خواب کسنے تمہین سکھایا اور رنج و غم فاسد نسبت
زلیخا کسنے تیری خاطر سے مٹایا انہون نے کہا سب خدا تعالی نے اپنے فضل و احسان سے کیا اور اس بندۂ شرمندہ کو نوازا جبرئیل ع نے
کہا کہ باری تعالی ارشاد کرتا ہے کہ باوصف اقرار چندین عنایات میری کیون تم رجوع و التجا اپنے ہمصورت و ہمجنس سے لائے اسکی مکافات میں
دیر تک قید رہوگے پھر انہون نے عرض کیا کہ مین راضی برضای خدا تعالی ہون پھر کہا ای جبرئیل ع کچھ تمکو میرے باپ کی خبر ہے کہا
بیت الاحزان مین جاکر بیٹھا ہے اور ملنا جلنا آدمیون سے ترک کر دیا ہے اور اندھا ہوگیا ہے اور سوای رونیکے تیرے فراق میں
کچھ کام نہین رکھتا حضرت یوسف ع نے کہا میرے باپ کو کسواسطے میرے فراق مین مبتلا کیا کہ یہانتک اوسکی نوبت پہونچی حضرت جبرئیل
کہا تیری دوستی کے سبب کہ حق تعالی نہین پسند کرتا کہ کوئی سوای اوسکے کسیکو دوست رکھے حضرت یوسف ع نے کہا اوسکو اس رنج کے
عوض مین کچھ اجر ہوگا کہا ہر روز اوسکو ایک شہید کا ثواب دیتے ہین کہا تو کچھ خوف نہین ہے - صاحب کشاف کہتا ہے کہ حضرت رسالتمآب
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جبرئیل ع سے پوچھا کہ غم و اندوہ یعقوب ع کا فراق یوسف ع مین کس مرتبہ تہا کہا برابر ستر بار فرزند مردہ کے
یعنے برابر اون ستر ماؤنکے کہ ایک ایک کا فرزند مر گیا ہو پھر حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اوسکو کس قدر مزد دیتے ہین کہا
سو شہید کا مزد البتہ کوئی برابر یعقوب ع کے آتش مفارقت مین چالیس برس تک نہ جلا اور مدارک مین لکھتا ہے اسّی برس تک فراق اوس
یگانۂ آفاق سے تازمان وصال آن فرخندہ خصال حضرت یعقوب ع کی آنکھ سیلابی گریہ سے خشک نہوئی اور باوجود اسکے انکی چشم نم ہوئی

فصل تیسری بیچ سبب ہونے حضرت یوسف علیہ السلام کے عزیز مصر کا اور رجوع لانا دولت و اقبال کا طرف اوس حمیدہ خصال کے

قوله تعالی فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۔ یعنے پس رہا یوسف ع بیچ قیدخانہ کے کئی برس ۔ تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ بعد خلاص
ہونے ساقی کے قیدخانہ سے سات برس حضرت یوسف ع زندان مین رہے اور مشہور یون ہے کہ اول سے آخر تک دس یا بارہ برس
رہے اور معالم مین لکھا ہے کہ پانچ برس پہلے اوس سے رہے اور سات برس پیچھے اوسکے جب مدت محنت کی بسر ہوئی ملک ریان نے
خواب دیکھا اور صبح کو حکیمون اور ندیمون کو طلب کیا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ
خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۔ یعنے اور کہا بادشاہ نے تحقیق مین دیکھتا ہون سات
بیل موٹے کہا جاتے ہین اونکو سات دبلے اور سات بالیان سبز اور سات سوکھی ای سردارو جواب دو مجکو بیچ خواب میرے کے اگر ہو تم واسطے
خواب کی تعبیر کرتے قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۔ یعنے کہا انہون نے یہ ہین پریشان خواب اور نہین ہم ساتھ

تعبیر خوابون پریشان کے جاننے والی اور جو کہ خواب شوریدہ اور محال ہو اوسکا فراہم آورندہ وہم و خیال ہوتا ہی ہم ایسے
خواب کی تعبیر نہین جانتے ۔ ساقی کو کہ حاضر الوقت تھا یہ ماجرای رویا سنکر تعبیر صحیح دینے حضرت یوسفؑ کی یاد آئی کہا ای بادشاہ
مینے اور طباخ نے خواب زندان مین دیکھے تھی اور وہان یوسفؑ نام کہ ایک شخص ہے اوسکے آگی کہتے جسطرح اوسنے اون خوابونکی
تعبیر دی تھی اور کہا تھا اوسیطرح ہوا انکو اوسکے پاس بھیجے تو اوس خواب کو اوس سے کہون اور تعبیر پوچھون یقین ہے جو تعبیر
بکہ وہ دیگا ویسا ہی ظہور مین آئیگا ملک ریان شادمان ہوا اور اوسکو بھیجا جب ساقی حضرت یوسفؑ کی پاس گیا بہت عذر خواہی کی اور
کہا اَلْاِنْسَانُ مرکب من الْخَطَاءِ وَالنِّسْیَانِ تمہاری بیان حال مین مجھسے فراموشی ہوئی حضرت یوسفؑ نے فرمایا تیرا کچھ قصور نہین
تقدیر خداوند تعالی یون اسیطرح تھا پھر ساقی نے بادشاہ کا خواب لکے آگی کہا حضرت نے فرمایا سات گاو فربہ اور سات خوشہ سبز عبارت
سات سال سے ہے کہ جنمین فراخی ہووے اور مینہ بہت برسے اور کھیتیان خوب پیدا ہووین اور وہ سات گاو لاغر اور سات خوشے
خشک اشارت اور سات برس کی طرف ہے کہ اونمین قحط شدید اور تنگی مدید ظاہر ہووے اور آدمی ہلاکت پہونچی ۔ ساقی نے خدمت
بادشاہ مین انکے خواب کی تعبیر بیان کی بادشاہ اور تمامی حاضرین بارگاہ حیران رہے بادشاہ نے چاہا کہ اپنے کانون سے اوسکا بیان سنے
زندانبان اور ساقی سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے اور سیرت اسکی کیسی ہے اور کیا کام کرتا ہے کہا ایک جوان ہے دانا اور خوبرو
نیک خو عزیز کا غلام کہ اوسکو مالک سے بقیمت گران خریدا تھا وہ کہتا ہو کہ مجھکو بیگناہ زندان مین رکھا ہی اور مین غلام نہین ہون بلکہ
اور پیغمبرزادہ ہون میرے بھائیون نے مجھپر حسد لیجاکر میرے باپ سے چھڑا کر بیچ ڈالا ہی اور نماز با نیاز گذارتا ہے اور بندگی خدا ہمیشہ
ہر وقت بجا لاتا ہے اور تسبیح اور تہلیل کہتا ہے اور ہمیشہ راہ ملکوت کی طے کرتا ہی اور غمخواری قیدیون کی کرتا ہے اور جو کچھ اوسکو زلیخا
کے گھر سے آتا ہی محتاجونکو دیتا ہے پھر بادشاہ نے عزیز کو بلایا اور کہا کہ یہ جوان کہ جسکے یہ نشان دیتے ہین اور اوسکی تعریف اور توصیف
کرتے ہین اور اوسکی امانت اور نجابت پر دلیلین ظاہر ہین اوسکو کسواسطے قیدخانہ مین رکھا ہے عزیز نے کہا مینے اوسکو فرزندی مین
رکھا تھا اور اوس سے کوئی خیانت نہ دیکھی تھی لیکن تہمت خیانت کی میری اہل کے ساتھ معلوم ہوئی تھی اوسکو نظربند رکھا ہو لیکن تحقیق اب
ثابت نہین ہوا کہ اوس سے کوئی گناہ ہوا ہے یا نہین بادشاہ نے کہا جاؤ اور اوسکو با اکرام تمام ہمارے پاس لاؤ جب لوگ حضرت یوسفؑ
کے پاس گئے کہا ہمین ادھر بھیجا ہے کہ تمکو لیچلین کہ بادشاہ حال مجھ بیگناہ سے آگاہ نہین ہوسکیگا اور عزیز خوشنود اور راضی نہوگا اور وہ
عورتین کہ جنہون نے زلیخا کے گھر مجھکو دیکھا ہے اور بچاپے سے ہاتھ اپنے کاٹے ہین اونسے میری حقیقت حال سوال نکریگا
چنانچہ لوگون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ وہ اسطرح کہتا ہے بادشاہ نے کہا زلیخا اور اون عورتون کو حاضر کرو اور اونسے تمام

حقیقت پوچھو جب طلب بادشاہ کے زلیخا اور اون عورتوں کو حاضر کیا اور اونسے حال دریافت کیا سب نے کہا کہ ہمنے یوسف
سے سوای پاکی اور بزرگی کے کچھ نہیں دیکھا۔ زلیخا نے دیکھا کہ اب سوای سچ کہنے کے فائدہ نہیں ہے کہا اوسنے بھی حضرت یوسف
کی پاکی کے ساتھ اقرار کیا اور کہا میں نے اوسکو اپنے وصل کے واسطے بلایا تھا لیکن وہ میرے مطلب پر نہ آیا میں خود ملامت کا باعث
اوسکی قید کے واسطے تھی اور پاکی اوسکے اوپر بادشاہ نے جب زلیخا اور عورتوں سے یہ باتیں سنیں حضرت یوسف کی دیکھنے کا شوق
زیادہ ہوا اور کہا حضرت یوسف علیہ السلام کو اور تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ ستر ہزار سوار کو اور پیدل بسیار آراستہ لباس سے
قیدخانے میں پہونچ کر بتعظیم تمام حضرت یوسف کو لیں آویں اور رکاب میں حکم دیا از زندان بادشاہ ہو ستا بزندان دوسرے سپاہ
آراستہ ہو کر حضرت یوسف کی سلامی کے واسطے کھڑی تھی اور جب حضرت یوسف نے تمام خلعت خسروانہ پہن کر قلعہ کو روانہ ہوئے
تمام سپاہ نے سلام بجا لاتی اور جب نزدیک پہونچی بادشاہ آپ سے استقبال کو آیا اور حضرت یوسف کمال ادب سے بغلگیر ہو کر اپنے
پہلو میں تخت پر بٹھایا اور بسیار تمام اعزاز اکرام سے کلام ہوا اور تفسیر حسینی اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ بادشاہ ستر
زبانیں جانتا تھا سب زبان میں حضرت یوسف سے کلام کیے اور انہوں نے اوسی زبان میں جواب دیا اسکا جواب سنکر بادشاہ
کمال شگفتہ اور خندان اور شادان و فرحان ہوا اور تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف نے چاہا کہ مراجعت کریں
اور بادشاہ کے پاس سے اوٹھے زبان عبرانی میں دعا کی اور بادشاہ کو اس زبان کو نہ جانتا تھا پوچھا کہ یہ کونسی زبان ہے کہا یہ زبان
عبرانی ہے میرے باپ اور دادا کی یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم اوپر مناجات کے وقت اسی زبان میں دعا کیا کرتے اور یہ کلام
بھی ایک اور زبان میں کیا کہ اوس زبان کو بھی بادشاہ نہ جانتا تھا پھر بادشاہ نے پوچھا کہ یہ زبان کونسی ہے کہا یہ زبان عربی ہے اور زبان
خلیل علیہ السلام اور میرے عم اسماعیل پیغمبر ذبیح کی ہے اور معالم میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف جب آتے تھے تو بادشاہ کو زبان عربی میں سلام
کرتے تھے اور پھر زبان عبرانی میں دعا دیتے تھے اور روضۃ الاحباب کہتا ہے کہ حضرت یوسف اوس وقت اگرچہ تیس برس کے تھے بادشاہ نے ستر زبانوں
میں اونسے کلام کیا اور انہوں نے ہر کلام کا اوسی زبان میں جواب دیا اور بہت سی زبانیں کہ اوسکو نہ آتی تھیں زیادہ ہوئیں بادشاہ جلال و کمال
اور حسن و جمال حضرت یوسف سے متعجب ہوا اور حیران رہا اور اپنے خواب کی تعبیر پوچھی اور جواب دلپذیر سنا پھر کہا تدبیر
اون سات سال قحط اور وبال کی کیا ہے حضرت یوسف نے کہا تمام قلمرو میں منادی کرانی چاہیے کہ ان سات سال فراخی اور کشادگی
کے سال میں زمیندار اور مزارع کھیتیاں بہت سی کریں اور جب غلہ تیار ہو جاوے ہر سال کے موافق اوس میں سے نکال کر خرچ
کریں اور باقی بہ تدبیر آیندہ خوشوں میں رکھتے جاویں کہ کاہ اور غلہ خوشے میں رہے اور ہر سال اکٹھا اور جمع کیا جاوے

معالم مین لکہا ہے کہ ملک ریان بہی از دست حضرت یوسفؑ مشرف باسلام ہوا اور مواہب علیہ مین در ذیل آیہ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ یعنے البتہ تحقیق لایا تمہارے واسطے یوسفؑ پہلے سے دلیلین لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ملک ریان کے اسلام لانیکا سبب یہ تہا کہ ایک گہوڑا قیمتی مر گیا تہا اور حضرت یوسفؑ نے اوسکو اپنی دعا سے زندہ کیا تہا اور وہ دیکہنے اوس معجزہ سے ایمان لایا تہا اور تفسیر مدارک اور معالم مین لکہا ہے کہ ایک تخت زرین مرصع بجواہر رنگین حضرت یوسفؑ کے واسطے مقرر کیا اور تاج مکلل سر پر رکہا اور انگوٹہی اپنی در دست یوسفؑ کی اور شمشیر کو حمائل کر کر حضرت کی گردن مین ڈالا اور کنجیان خزانونکی سپرد کین اور مدار اختیار مملکت شاہ کنعان کو دی اور تمام ملوک اور سلاطین اور اعیان دولت اور ارکین اور رعیت اور لشکر تابع اور فرمان بردار یوسف علیہ السلام کا کر دیے اور عزیز کو عہدہ وزارت سے معزول کیا کہ یہ تہوڑی مدت مین اس جہان فانی سے کوچ کر گیا اور بقضاے الٰہی مر گیا - زلیخا کو محنت و اندوہ کوہ بر کوہ ہوا اور ایک ویرانہ مین جا کر بیٹہ رہی اور جس کسی سے حضرت یوسفؑ کا قصہ سنتی تہی مال و زر اوسکو دیتی تہی تا آنکہ جو کچہ اسکے پاس تہا سب تلف ہوا اور آپ بڑہیا اور نابینا ہوئی اور بار غم سے خمیدہ قامت ہو گئی اور بہر غلبۂ ضعف سے یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکو محافہ مین یعنے ڈولی مین بٹہا کر جس راہ اور رستہ مین سے حضرت یوسفؑ کی سواری جاتی تہی رکہدیتے تہے تے آواز سم سمند اوس جان جہان سے خورسند ہوتی تہی اور ایک روایت ہے کہ آخر کار بر سر راہ حضرت یوسفؑ اسنے ایک جہوپڑی بنوائی تہی اوسمین شب و روز با دل پر سوز رہا کرتی تہی اور کہتے ہین کہ جب حضرت یوسفؑ باہر آتے تہے کئی ہزار پیادے اور سوار بے سلاح اور سلاحدار انکی خدمت مین ہوتے تہے تا آنکہ ایک دن زلیخا نے حضرت یوسفؑ کے آگے ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچی اور فریاد کی کہ یا کریم ابن الکریم ذرا ٹہرو اور تصدیق حال اس ضعیفہ کا سنو حضرت نے جب اسکو دیکہا اور اسکی فریاد سنی باگ گہوڑے کی تہامی اور کہا اے زلیخا کیون تیرا حال پر ملال ہے - کہا جب سے تمنے شاہد ملک کو آغوش مین لیا اور مجکو فراموش کیا لاجرم یہ دیدۂ غمدیدہ ازبسکہ بہت پہوٹ کر روئے نابینا ہوئے اور بار غم ہجر سے میرا قد خمیدہ اور دوتا ہوا حضرت نے کہا وہ مال اور جمال کیا ہوا کہا سب تیری راہ مین برباد اور پائمال ہوا - اور مروی ہے کہ زلیخا نے آپ کا ٹہہرنا غنیمت جانکر غایت شوق سے چاہا کہ دست آرزو سے انکا دامن پاک پکڑے آپ نے گہوڑا اوٹہایا اوسنے دنبالہ اوسکا پکڑا اور پہونکا دم گرم زلیخا سے فی الحال وہ جلکر شعلہ ور ہوا حضرت نے بخیال گزند آتش اوسکو پہینک دیا زلیخا نے کہا کہ میرے ضبط کو دیکہا چاہیے کہ اس دم گرم و سوزان کو مینے مدت دراز سے اپنے سینۂ بریان مین رکہا اور مطلق خوف جلنے سے نکیا آپ ایک لمحہ بہی تحمل اندک حرارت و سوزش نہوسکے - آپ نے فرمایا کہ تو اگر اس الفت مخلوق کے عوض

خالق کی محبت مین سرگرم رہتی تو کیون تشنہ دیدار تیری اوقات گذرتی بلکہ اوسکے احسان افضال سے بزلال وصال سیراب
ہوتی ۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ایمان لا خداوند ذوالجلال پر فی الحال زلیخا ایمان لائی اوسوقت پوچھا کہ اب تجھکو
کیا حاجت ہے کہا چاہتی ہون کہ خدا تعالی پھر مجھکو روشنائی آنکھونکی اور وہی جمال اور جوانی ارزانی فرماوے تا تمہاری صورت
دیکھون اور آپکی خدمت مین مشغول ہون وحی آئی کہ اے یوسف جو کچھ زلیخا چاہتی ہے چاہ کہ باجابت مقرون ہوگا پھر حضرت
یوسفؑ نے دوگانہ نماز ادا کر سر سجدہ مین رکھا اور دعا بدرگاہ کبریا کرنی شروع کی ہنوز سر سجدہ سے نہ اوٹھایا تھا کہ زلیخا نے کہا اے
یوسفؑ سر سجدہ سے اوٹھاؤ جو حاجت کہ چاہتی ہوں اللہ تعالی نے عنایت فرمائی اور دیکھتے ہین آنکھین اوسکی بینا ہوگئین اور جوانی کی
حسن وجمال بدرجہ کمال ظاہر ہو رہا ہوا بلکہ آگے سے زیادہ چند در چند پیدا ہوا پھر حضرت یوسفؑ نے کہا اب کچھ اور آرزو بھی ہے
کہا اب میرا مقصد یہ ہے کہ مجھکو اپنے عقد مین لاؤ اور شربت وصل اپنا پلاؤ وحی آئی کہ اے یوسف علیہ السلام جسطرح زلیخا کی تمنا ہے
اوسیطرح کرو اور کسی امر مین خوف وخطر خیال مین نہ لاؤ سو چنانچہ حضرت نے بہ جشن خسروانہ ترتیب دیکر بقانون خلیلؑ اور دین یعقوبؑ اوسے
بآئین جمیل اور صورت خوب زلیخا کو اپنے ساتھ منسوب کیا مدارک التنزیل وغیرہ مین ہے تفسیر وَلَاَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا
يَتَّقُونَ کی یہ ہے اور البتہ ثواب آخرت کا بہتر ہے واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائے اور تھے پرہیزگاری کرتے ۔ وارد کیا ہے کہ
حضرت یوسفؑ نے زلیخا کے ساتھ خلوت کی باکرہ پایا اور اوسنے دو فرزند اونسے پیدا ہوئے افرائیم اور میشا ۔ القصہ جب حضرت یوسف
مسند جاہ و حشمت پر بیٹھے امور ممالکات اور مہمات سلطنت مین بہ انتظام اور بندوبست کیا کہ کوئی آزردہ نہوا اور بموجب حکم تمام
آدمی زراعت مین مشغول ہوئے اور اوس مہرنیت اور کثرت بارش سے غلہ بہت پیدا ہوا اور بموجب انکے فرمانے کے انبار خانہای غلہ کے
اور سات برس مین جو غلہ جسقدر کہ حاصل ہوا تھا بقدر کفاف اوس خرچ اوسمین سے نکالکر آدمیونکو دیتے تھے اور باقی اوسیطرح سے
خوشہ مین نگاہ رکھتے تھے تا آنکہ قحط سالی ظاہر ہوئی اور زمین مصر اور شام مین بسبب امساک باران کے تنگی کمال پیدا ہوئی ۔ مصر کے آدمیون
حضرت یوسفؑ کی طرف رجوع کی اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے سال اول مین جتنی نقدی یعنے روپیہ پیسا ہر ایک کے پاس تھا
سب نے دیکر ذخیرہ بادشاہی مین سے غلہ خریدا ۔ اور دوسرے سال مین زر و جواہر اور تیسرے سال مین غلام اور لونڈیان ۔ اور چوتھے
سال مین گھوڑا اونٹ اور چارپائے ۔ اور پانچوین سال مین زمین اور حویلیان اور باغات اور چھٹے سال مین فرزند اور اولاد اور پھر کچھ
باقی نرہا ۔ تو ساتوین سال مین سب نے خط بندگی حضرت یوسفؑ کو دیئے جن سے وہ تمام غلام ہوئے اور غلہ لیکر تب حیات مین
ہے ورنہ در صورت نایابی سب ہلاک ہوجاتے اور مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ تیسرے سال مین چارپائے اور چوتھے سال مین

لونڈی غلام۔ اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ تیسرے سالمین گہوڑا ٹٹو اور مواشی اور چوتہے سال مین زمین اور حویلیان اور پانچوین
سال مین لونڈی اور غلام اور باقی جیسا کہ مذکور ہوا۔ پہر حضرت یوسف علیہ السلام نے صورت حال بادشاہ سے ظاہر کی بادشاہ نے
کہا اب تیرے غلام ہین تجکو اختیار ہے انہون نے سب کو بادشاہ کے سامنے آزاد کیا۔ اور مال و اولاد جو کچہ انسے لیا تہا انکو پہیر دیا
اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ حکمت کاملہ حکیم مطلق سے نزول بلای قحط اہل مصر پر اسیواسطے تجویز ہوا تہا تا مصری لوگ جو انکو بندہ درم گمان
کرتے تہے سب انکی بندگی اور غلامی پر اقرار کرین اور انکا مملوک آپکو سمجہین اور بعد ازین انکے باب مین بے ادبانہ کلام کرنیکی مجال اور طاقت
نہووے۔ کہتے ہین حضرت یوسف علیہ السلام مدت قحط مین پیٹ بہر کر نکہاتے تہے اور مصاحب اور ندیم انکو کہتے تہے کہ تمام خزانہ ملک مصر کے
تمہارے اختیار مین ہین تم کیون بہوکے رہتے ہو تو آپ یہی کہتے تہے کہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر مین پیٹ بہر کر کہاؤن شاید بہوکون کا
حال بہول جاؤن اور انکی تدبیر مین بخوبی مصروف نہون اور پانچوین باب ذخیرۃ الملوک مین لکہا ہے کہ حدیث مین آیا ہے جب حضرت
یوسف مسند ثروت پر بیٹہے روز بروز لاغر اور دبلے ہونے لگے۔ اور جب لوگ انسے اس امر مین سوال کرتے تہے تو چپ ہو رہتے تہے کچہ
جواب نہ دیتے تہے۔ ایکدن جب انہون نے بکمال الحاح اور زاری کہا اگر یہ ضعف بسبب کسی امر نہانی کے ہے تو حکیم اسکے علاج مین مشغول
ہووین کہا علاج اس مرض کا حاضر اور موجود ہے ولیکن مین نہین کرسکتا پوچہا کہ اسکا کیا سبب ہے کہا مدت سے حکومت مین
میرا نفس آرزومند ہے کہ اسکو روٹی پیٹ بہر کر دون اور مین نہین دیتا اور صرف اسیلیے یہ مشقت اپنے نفس پر کہینچتا ہے کہ تا بہوکون
اور محتاجونکی موافقت حاصل ہو اور ڈرتا ہون اس سے کہ مبادا کوئی شخص ولایت مصر مین بہوکا رہے اور روز قیامت کو اوسکی جوابدہی
مجہکو گرفتار کرین اور کہین کہ تو حکومت ملکی مین مشغول ہوا اور حال ضعیفون اور محتاجون بندگان خدا سے غافل رہا **فصل چوتہی**
پہونچنا حضرت یوسف کے بہائیون کا ایام تنگی اور قحط مین واسطے طلب غلہ کے انکے پاس **قوله تعالى** وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا
عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ یعنے اور آئے بہائی یوسف کے پس داخل ہوئے اوسپر پس پہچانا اونکو اور وہ واسطے اوسکے ناشناسا تہے
اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ جب اثر قحط کنعان مین پہونچا اور اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام تنگ ہوئی کہا ای پدر سنا ہے
کہ شہر مصر مین ایک بادشاہ عادل ہے کہ سب قحط زدونکو نوازتا ہے اور غریبون کا کام بعطای غلہ اور طعام نکالتا ہے اگر تم فرماؤ
تو ہم بہی جاوین اور وہان سے کنعانکے بہوکون کے واسطے کچہ لاوین حضرت یعقوب نے اجازت دی اور ابن یامین کو کہ برادر حقیقی
حضرت یوسف کے تہے اپنے پاس رکہہ لیا۔ اور دسون فرزندونکو ایک ایک اونٹ اور کچہ بضاعت کہ اوسمین پشم اور پنیر اور روغن
اور چلغوزہ اور چوب صنوبر اور کفشین اور ادہوڑیان تہین دیکر روانہ کیا اور ایک اونٹ مع بضاعت مذکور ابن یامین کا بہی

اونکو سپرد کیا جب یہ مصر مین پہونچے جو اسپس نے حضرت یوسفؑ کو خبر پہونچائی کہ ایک جماعت کنعان سے غلہ کے خریدنیکے واسطے
آئی ہے فرمایا کہ اونکو ہمارے پاس لے آؤ جب یہ دربار مین گئے تو انکو حضرت یوسفؑ نے پہچانا اور اونہون نے نہ پہچانا چنانچہ حضرت
جبرئیلؑ امین نے کوئین مین انکو پیغام ملک العلام پہونچایا تہا کہ ای یوسفؑ تیرے بہائی تیرے پاس آوینگے اور اپنا احوال تجہسے عرض
کرینگے اور سر مو تجکو نہین پہچانتے کر اور لکہا ہو کہ نہ پہچاننا انکا بسبب طول مدت کے تہا اسواسطے کہ بقول اصح چالیس برس واقعہ سابق پر
گذر گئے تہے اور یا یہ کہ حضرت یوسفؑ نے پردہ کے پیچہے سے انکے ساتہ کلام کیا تہا اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ بسبب بدل جانے شکل حضرت
یوسفؑ کے کہ جب لڑکپن تہا اور اب بڑے اور بزرگ ہوگئے تہے یا جب نحیف و ضعیف تہے اور اب موٹے اور تازے ہوگئے تہے انہون نے
حضرت یوسفؑ کو نہ پہچانا باوجود حدت نظر اور شدت بصر انکی کے خدا تعالی نے انکو حضرت یوسفؑ کو نہ دکہایا اور پوشیدہ رکہنے حضرت
یوسفؑ مین انسے سر اور حکمت رکہی یا بسبب اسکے کہ حضرت یوسفؑ بادشاہونکی طرح تخت پر بیٹہے ہوئے تہے اور لباس خسروانہ پہنے ہوئے
اور تاج مرصع اور طوق زرین گردن مین تہا اور تمام ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر تہے ہیبت اور سطوت سے انکی طرف نہ دیکہ سکے حضرت
یوسفؑ نے کہا تم کون لوگ ہو کہ جاسوس معلوم ہوتے ہو کہا معاذ اللہ ہم پسران یعقوبؑ پیغمبر ہین حضرت یوسفؑ نے پوچہا تمہارے باپ کے کے
بیٹے ہین کہا بارہ فرزند تہے ایک کو تو دریا مین بہیڑیا کہا گیا اور ایک کو اوسنے اپنی تسلی کے لیے پاس رکہا ہے اور ہم دس بہائی تیری
ملازمت مین آئے ہین حضرت یوسفؑ نے کہا جسکو تم چہوڑ آئے ہو اوسکا نام کیا ہی کہا ابن یامین کہتے ہین سو والدہ اوسکی ہنگام ولادت
کے راحیل نام رکہتی تہی مر گئی اور باپ نے اوسکو بشیر دایہ پرورش کیا اور در یتیم کو صدف وار اپنی کنار مین رکہا ابن یامین مشہور ہوا اور
ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بہائیونکو دیکہا خشمناک ہوئے اور چاہا کہ انسے بدلا لین اور عقوبت کرین
وحی آئی کہ ای یوسف علیہ السلام جیسے انہون نے تیرے ساتہ برائی کی ہے اگر تو بہی انکے ساتہ اوسکے بدلے مین برائی کریگا تیرے اور
اونکے درمیان مین فرق کیا ہوگا فی الحال انہون نے اونپر التفات کرنا شروع کیا اور ہر ایک کو بضاعت کے عوض مین غلہ دیا قولہ تعالی
وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ
لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝ یعنے اور جب طیار کیا واسطے اونکے سامان اونکا کہا کہ لے آؤ میرے پاس بہائی اپنا جو باپ تمہارے سے
ہے کیا نہین دیکہتے تم کہ مین پورا دیتا ہون میان اور مین بہتر مہمانی کرنے والا ہون پس اگر نہین لاؤگے تم اوسکو میرے پاس
پس نہین میان واسطے تمہارے نزدیک میرے اور نہ پاس آیئو میرے قولہ تعالی قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝
یعنے کہا انہون نے شتاب پہسلاوینگے ہم اوس سے باپ اوسکے کو اور ہم البتہ کرنے والے ہین پہر کہا یہان تمہین کوئی پہچانتا ہے

کہا مصر کے آدمی ہمکو نہین پہچانتے ہین حضرت یوسف نے کہا ایک تم مین سے یہان رہجاوے اور اور جاکر اپنے اوس بہائیکو
کہ وہان باقی رہگیا ہے لے آوین تا تمہارا حال مجہپر ظاہر اور تحقیق و تصدیق تمہارے کلام کی ہووے - اور شتباہ جاسوسی
تمہاری کا جاتا رہے اور نظر براست گفتاری رعایت بہت کیجاوے انہون نے قرعہ پہینکا اور اوسمین شمعون کا نام نکلا یہ وہان رہا
اور باقی نو بہائی ابن یامین کے لانیکے واسطے روانہ ہوئے قولہ تعالی وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا
إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؁ اور کہا واسطے جوانون اپنے کے رکہدو پونجی اونکی بیچ شلیتون اونکی کے کہ وہ پہچانین اوسکو
جب پہر جاوین طرف لوگون اپنی کے شاید کہ وہ پہر آوین یعنے حضرت یوسف نے محافظان خرمن غلات کو کہا بضاعت کہ اسنے
لی ہے اسکے عوض مین ایک ایک اونٹ گیہون سے لادکر حوالہ کردو اور یہ بضاعت انکی ہر بار گندم مین چہپاکر رکہدو کہ انکو خبر
نہووے اور یہ اسواسطے تہا کہ حضرت یوسف جانتے تہے کہ میرے باپ کے پاس اسکے سوا اور سرمایہ نہین پہیر دیا چاہیے تا یہ کہ جب
یہ اپنے گہر مین جاکر اونٹونکی بار کہولین اور وہ سرمایہ کہ انہون نے یہان تسلیم کیا ہے اوسمین ملاحظہ کرین اپنے اوپر اوسکو حلال
نجانین اور پہر آوین - القصہ جب اونٹ پر بار کرکر انکو دئے انہون نے کہا کہ ایک اونٹ ہمارے بہائی کا کہ باپ کی خدمت مین ہے
وہ بہی دو حضرت یوسف نے کہا مین شمار آدمیون پر دیتا ہون نہ شمار اونٹون پر انہون نے بہت زاری کی کہ ہمارے حال
زار پر رحم کرو تا تمہاری نوازش اور کرم سے سرفراز اور ممتاز ہووین حضرت یوسف نے کہا کہ اگر تم دوبارہ اوسکو لاؤ تو تمکو
گندم دیتا ہون اور اگر نلاؤ تو کیا ضرور ہے غائب کا حصہ لینا کہتے ہین کہ یہودا نے گمان کیا کہ یہ بادشاہ شاید یوسف ہو کہ ہمارے
اوپر احسان بے پایان کرتا ہو اور ہمارا احوال پوچہتا ہو اور تاکید لانے ابن یامین کی فرماتا ہے - اور علاوہ اسکے آواز اسکی
کی آواز یوسف سے ملتی ہے اور بہائیون نے کہا یوسف کو یہ سلطنت کسنے دی اور یہ حشم کہانسے بہم پہونچا خدا
جانے کہ وہ جہان مین کہان ناپدید ہوا اور اگر یہ یوسف ہوتا تو ہمارے ساتہ اتنی نکوئی نکرتا بلکہ بدلا بد سلوکیون کا لیتا بہر حال
یہی گفتگو کرتے ہوئے بہ کنعان کو روانہ ہوئے قولہ تعالی فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا
نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ؁ یعنے جب پہر آئے طرف باپ اپنے کی کہا انہون نے اے باپ ہمارے منع کیا گیا ہے ہمسے میان پس بہیج
ساتہ ہمارے بہائی ہمارے کو میان کر دلا دین ہم اور ہم واسطے اسکے البتہ نگہبان ہین حضرت یعقوب نے انسے احوال پوچہا
اور کہا یوسف کی بہی کچہ خبر معلوم ہوئی اور کسی سے پوچہا کہا تعجب ہے کہ اتنے برس گذرے کہ اوسکو پہیڑیا کہا گیا ہم کس سے
پوچہتے - پہر حضرت یعقوب نے کہا عزیز تمسے کیونکر پیش آیا جو کچہ کہ گذرا تہا انہون نے من وعن بیان کیا اور بہت شکر گزاری

اوسکی ظاہر کی اور بغایت اوسکی تعریف اور توصیف زبان پر لائے اور کہا باران کرم اوسکا سب پر برستا ہے اور خوان الوان
نعمت اوسکا سب جگہہ بچھا ہوا ہے اور اوسنے یہی ہمسے کہدیا ہے کہ اگر بار دگر اوس بھائی کو کہ وہان چھوڑ آئے ہو نہ لاؤگے تو مین
تمکو طعام نہین دیونگا اور تمہارے کذب و فریب پر یقین ہوگا حضرت یعقوب ع نے اپنے دلمین کہا کہ شاید یوسف ع ہے کہ ایسی باتین
انسے کہین پھر جب انہون نے گندم کے بار کھولے اور اپنا سرمایہ اون بارون مین پایا باپ کے آگے دوڑے آئے اور کہا ای پدر جو کچھ
ہمنے عزیز کے احسان بیان کئے از راہ دروغ نہین کہا ہمارا سرمایہ بھی ہمکو پھیر دیا ہے یہ موجود ہے اب اگر ہم پھر جاوینگے اور ابن یامین
کو اپنے ساتھ لیجاوینگے اوسکی بابت سے طعام بیشمار لاوینگے حضرت یعقوب علیہ السلام کا اس امر سے گمان اور زیادہ ہوا کہ وہ یوسف ہے
پھر کہا ابن یامین کو مین تمہارے ساتھ نہین بھیجونگا تاوقتیکہ تم قسم نکھاؤگے کہ اوسکو زندہ اور سلامت میرے پاس نہ پہونچا دوگے کہ
اسکے دو بھائی بغایت متفکر ہونگا اور اسکی جدائی سے نہایت مضطر ہونگا - انہون نے قسم کھائی پھر حضرت یعقوب ع نے اوس
طعام مین سے آدہا کنعانیون کو دیا اور آدہا اپنی اہل کے واسطے رکہا اور فرزندونکو جانیکے واسطے رخصت کیا اور کہا جب مصر مین
پہونچو تو سب بھائی ایک دروازے سے نجانا مبادا کسیکی نظر تمکو لگجاوے اور یہ سرمایہ کہ تمنے اپنے اونٹونکے تھیلیونمین پایا ہے پھیر لیجاؤ
شاید غلطی سے تمہارے غلے کے بارونمین رکھا ہو کیونکہ اسکا کہانا حلال نہو پس یہ روانہ ہوئے اور ادہر حضرت یوسف علیہ السلام
انتظار مین تھے کہ ابن یامین کو کب لاوینگے جب یہ مصر مین پہونچے تو الگ الگ اور جدا جدا دروازونمین سے کہ جسطرح باپ نے
وصیت کردی تھی داخل ہوئے جب حضرت یوسف کو خبر ہوئی کہ گیارہ آدمی کنعان سے یہان آئے ہین حضرت یوسف ع شادمان
اور باغ باغ بتصور اس بات کے ہوئے کہ گیارہوان ابن یامین ہوگا اور حکم دیا کہ سب توقف آنے دو اور اوسوقت حضرت یوسف تخت پر
بیٹھے ہوئے تھے اور نقاب اپنے مونہہ پر ڈال لی تھی پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انہون نے کہا ہم وہی کنعانی ہین کہ آپنے ہمکو فرمایا تھا کہ
اپنے بھائی کو لے آؤ اوسکو باپ سے کہکر اور عہد و پیمان کرکر لائے ہین اور سرمایہ کہ لیگئے تھے روبرو رکھدیا کہ شاید یہ بھول سے ہمارے
تھیلیونمین بند ہوگیا تھا حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا ہمکو اسکی حاجت نہین ہے ہمنے تمکو دیا اور کہا بیٹھ جاؤ یہ فرش پر بیٹھ گئے پھر خوان
کہانے نیک آراستہ کرکے انکے آگے رکھوا دیے اور کہا دو دو بھائی حقیقی ایک ماں باپ کے ایک ایک خوان مین طعام کھاؤ دو دو ایک ایک خوان
پر بیٹھ گئے اور ابن یامین اکیلا رہگیا اور رونے لگا حضرت یوسف نے کہا ای جوان کنعانی تو کیون روتا ہے کہا ای بادشاہ کیا کرون
تو نے حکم کیا کہ ہر شخص اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایک خوان پر بیٹھے میرا بھائی یوسف مجھے یاد آیا اگر وہ ہوتا تو اسوقت میرے ساتھ
موافقت کرتا اور مین تنہا نہ ہوتا حضرت یوسف نے کہا اے بھائی مین ہونگا اور تیرے ساتھ خوان پر بیٹھونگا پھر کہا اس خوانکو

او تنہا کر پردہ کے پیچھے لیجاؤ اور آپ بھی پردہ کے پیچھے گئے اور اوسکو بلایا۔ بحر المواج مین لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام
نے ابن یامین کے جامہ پر یوسف کا نام بہت لکھا ہوا دیکھا پوچھا اسکا کیا سبب ہے اوسنے کہا کہ یہ نام اوسی برادر گم گشتہ کا ہے کہ اوسکے
شوق اور محبت سے مینے لکھا ہے تا ہر وقت پیش نظر رہے پھر جب حضرت یوسف نے نقاب بستہ ہاتھ کہانے پر دراز کیا ابن یامین
نے کہ وہ ہاتھ دیکھا تو پھر رونا شروع کیا حضرت یوسف نے کہا اب کیون روتا ہے کہا یہ ہاتھ یوسف کے ہاتھ سے مشابہ ہے اسواسطے
روتا ہون کہا تیرا بھائی یوسف کیا ہوا کہا اوسکو بھیڑیا کہا گیا اور آرام میرے اور میرے باپ کی دل سے لی گیا۔ کہا تونے اوسکو بھیڑیے
کہاتے دیکھا ہے کہا مین اوسوقت وہان نتھا اپنی بھائیون سے سنا ہے۔ پھر حضرت یوسف نے بھائیونکو طلب کیا اور یہ حال انسے
پوچھا انہون نے کہا ہان اسیطرح پر ہے اور ہماری آنکھونکے سامنے واقع ہوا ہے حضرت یوسف نے کہا مینے سنا ہے کہ تم مین سے
کوئی اونٹ کے پیچھے دوڑکر اونٹ کو پکڑلیتا ہے اور اوسکو پارہ پارہ کرڈالتا ہے کہا اسیطرح پر ہے اور شمعون کو دکہایا کہ وہ شخص
یہ ہے حضرت یوسف نے کہا جو شخص کہ اونٹ کا یہ حال کرے اوسکے آگے اوسکے بھائی کو بھیڑیا کیونکر پھاڑ ڈالے پھر کہا مینے سنا ہے
کہ کوئی تم مین سے درخت کو جڑ سے اوکھاڑ لیتا ہے اور اوسکی ٹہنی اور ٹہنیان ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتا ہے کہا ہان اور روبیل کیطرف
اشارت کی کہ وہ یہ ہے حضرت یوسف نے کہا ایسے بھائی کے آگے بھیڑیے کو بھائی کا پھاڑ ڈالنا کیونکر میسر ہوگا پھر حضرت یوسف نے کہا مینے
سنا ہے کہ تم مین سے ایک شخص ایسا ہے کہ اگر دروازہ پر آنکر نعرہ مارے تو حاملہ کہ شہر مین ہووے اوسکی آواز کی ہیبت سے اوسکا
حمل گر پڑے اور پھر دوبارہ اگر آواز مارے تو تمام چوپائے اپنا حمل گرا دیوین کہا ہان ایسا ہی ہے اور یہودا کو آگے کرکے کہا یہ صفت اسی
شخص مین ہے حضرت یوسف نے کہا ایسے شخصونکی روبرو بھیڑیے کی کیا طاقت کہ اوس سے ایسا امر وقوع مین آوے یہ سب شرمندہ
ہوکر چپ ہو رہے پھر انکو رخصت کیا اور فقط ابن یامین کو تنہا واسطے کہانے کے رکہہ لیا اور اسکا شوق دیدار بسیار غالب دیکھا اور
کلمات شوق آمیز اوس سے سنے نقاب چہرے سے اوتار ڈالی اور گلے لگا لیا آیہ قال انی انا اخوک فلا تبتئس بما کانوا یعملون کہا تحقیق
مین ہون بھائی تیرا پس مت غمگین ہو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے کرتے ابن یامین نے حضرت یوسف کا منہ دیکھا بیہوش ہوگیا اور جب
ہوش مین آیا بزبان حال کہا بیت انچہ می بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب ﴿ خویشتن را در چنین راحت پس از چندین عذاب پھر تمام
قصہ حضرت یوسف نے جو کچھ کہ گذرا تھا ابن یامین کے آگے بیان کیا اور کہا باپ کا اہتمام تیرے باب مین جو کچھ ہے مین جانتا ہون اگر
بے بہانہ اور حیلہ تجھکو بٹھا رکھونگا تو اونکو غم واندوہ پیشتر سے بیشتر ہوگا اگر تو راضی ہو تو کسی بہانہ سے اپنے پاس رکھ لون لیکن تجکو
چاہیے کہ یہ راز اور بھائیون سے پوشیدہ رکھے اور ہرگز زبان پر نلاوے ابن یامین نے قبول کیا اور پردہ کے باہر آیا۔

پھر حضرت یوسف ع نے حکم کیا کہ کارسازی کنعانیونکی کردین پھر ہر بھائی کو ایک ایک اونٹ گیہون سے بھر کر حوالہ کیا آیہ فلما جہزہم
بجہازہم جعل السقایۃ فی رحل اخیہ پس جب طیار کیا واسطے اونکے سامان اونکا رکھدیا ایک پیالہ مرصع پانی پینے کا بیچ تھیلیہ بھائی
اپنے کے آیہ ثم اذن مؤذن ایتہا العیر انکم لسارقون ۝ پھر پکارا ایک پکارنیوالے نے ای قافلہ والو تحقیق تم البتہ چور ہو —
لکہا ہے کہ ایک پانی پینے کا باسن تہا یا طاس یا کٹوری اور باسن تانبے کا یا سونے کا یا چاندی کا یا زبرجد کا مرصع بجواہر اوسمین بادشاہ
وقت پانی پیتا تہا اور اندنون مین اوسکو طعام کا پیمانہ بنا لیا تہا حضرت یوسف ع نے کہا کہ اسکو ابن یامین کے بار مین چھپا کر رکھدو چنانچہ
ہو جب حکم کے رکھدیا پھر اونکو اجازت دیکر روانہ کیا جب یہ ایک منزل گئے ایک جماعت ملازمین ہنکے پیچھے پیچھے اوس ظرف کی تلاش مین گئی
تا اونکے اسباب مین تفحص اور تجسس کرین شاید کہ وہ شئے پیدا ہووے جب ملازمین وہان پہونچے انکو آواز دی کہ ای کاروانیان
تم چور ہو یا یہ معنی کہ یوسف کو تمنے اپنے باپ سے چرایا ہے بی اختیار خدایتعالی نے انکی زبان سے کہوایا انہون نے یہ سخن بفرمان حضرت
یوسف ع نہین کہا جب یہ ندا انہون نے سنی آیہ قالوا واقبلوا علیہم ماذا تفقدون ۝ کہا اونہون نے اور مونہہ پھیر کر کھڑے ہوئے اوپر
اونکے کہا کیا چیز کہوئی گئی ہے تمہاری کہ جسے تفحص کرتے ہو اور ہمکو چور کہتے ہو آیہ قالوا نفقد صواع الملک ولمن جاء بہ حمل بعیر
وانا بہ زعیم ۝ کہا انہون نے کہو گیا ہے پیالہ بادشاہ کا اور واسطے اوس شخص کے کہ لیکے آوے اوسکو بوجہہ ہے اونٹ کا اور مین ساتہ اوسکے
ضامن ہون آیہ قالوا تاللہ لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی الارض وما کنا سارقین ۝ کہا اونہون نے قسم ہے خدا کی تحقیق جانتے ہو
تم نہین آئے ہم تو کہ فساد کرین بیچ زمین کے اور نہین ہم چور — کیونکہ ہم امین اور اہل دین ہین وہ سب روپیہ کہ تمنے پہلے ہمارے تھیلیونمین
رکھدیا ابکی نوبت کہ ہم آئے اوسکو لیتے آئے اور تم دیکھتے ہو کہ ہمنے اونٹونکے مونہہ باندہ دیئے ہین تا کسیکی کہیتی نکہانے پاوین
آیہ قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین ۝ کہا انہون نے پس کیا ہے سزا اوسکی اگر ہو تم جہوٹے — حضرت یوسف ع کے ملازمین نے
کہا اگر تم جہوٹے ہو اور وہ شئے تمہارے بار مین سے نکلے تو کیا سزا ہووے آیہ قالوا جزاؤہ من وجد فی رحلہ فہو جزاؤہ
کذلک نجزی الظلمین ۝ کہا اونہون نے سزا اوسکی یہ ہے جو شخص کہ پایا جاوے بیچ تھیلیے اوسکے پس وہی ہے بدلا اوسکا ایسے طور
بدلا دیتے ہین ہم ظالمونکو کہ جو کوئی چوری کرے اور وہ چیز چورایا ہوا اوسکے پاس نکلے چرانیوالا صاحب چیز گمگشتہ کا غلام ہوجاوے
آیہ فبدا باوعیتہم قبل وعاء اخیہ ثم استخرجہا من وعاء اخیہ ۝ پس شروع کیا ساتہ تہیلیون اونکے پہلے تہیلیے بہائی اپنے کی پھر نکالا
اوسکو تہیلیے بہائی اپنے کی سے — پھر انہون نے اونکے سب بار ڈہونڈہے اور بار ابن یامین سے اوسکو نکالا اور باندہا
کے پاس لائے حضرت یوسف ع نے کہا یہ کیسا فعل تمسے عمل مین آیا تم کہتے ہو کہ ہم اولاد پیغمبر ہین اور بزرگ اور یہ ہین انہونے

حیا سے سر جھکایا اور زبان طعن ابن یامین پر کھولی کہ یہ کیا فعل نامناسب تجھسے سرزد ہوا کہ اس شہر بیگانہ مین ہمکو رسوا کیا اور
عوض انکے احسان کے کفران نعمت کیا۔ پھر کہا اگر اسنے چورایا تو کچھ عجب نہین کہ اسکے بھائی نے بھی طفولیت مین چوری کی تھی
اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ بحر المواج مین بیچ تفسیر قَالُوا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّہٗ مِنْ قَبْلُ ط کہا اونہون نے اگر چورا وے
پس تحقیق چورایا تھا ایک بھائی اسکے نے پہلے اس سے۔ لکھا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے لڑکپن مین درحالت خوردی اپنے باپ کے
گھر مین سے یا خالہ کے گھر مین سے ایک بکری کا بچہ یا ایک روٹی یا ایک مرغی چرا کر ایک فقیر کو دی تھی یا یہ کہ اپنے نانا کے گھر مین سے
وہ کافر ہی تھا اسپنے خالو کے گھر مین سے کہ وہ بھی ایسا ہی تھا ایک تھیلی مین سے ایک سونے کا بت نکالکر اور اوسکو توڑ کر
جس جگہہ کہ مرے ہوئے جانور ڈالدیتے تھے دفن کردیا تھا۔ یا یہ کہ جب انکی مان نے چاہا کہ حضرت یعقوبؑ کے ساتھ حیران سے فلسطین کو
جاوین حضرت یوسفؑ کو انکی نانا کے گھر بھیجا تھا اور وہان انکو ایک دشنہ زرین خفیہ ہاتھ لگا تھا اور انہون نے لاکر اپنی ماںکو دیدیا تھا
اور یہ اوسکو اپنے ساتھ لیگئی تھی انکی بھائیون نے انکو چوری کے ساتھ متہم کیا تھا۔ یا یہ کہ ایک کمربند خفیہ انکی پھوپھی نے انکی کمر مین باندھ دیا
تھا اور چوری کے ساتھ تہمت کی تھی اور اس امر سے انکی پھوپھی کی یہ مراد تھی کہ یہ ہمیشہ میرے پاس رہے چنانچہ پہلے بھی یہ مذکور ہوچکا
اور یہ روایت اخیر اتہام سرقہ نسبت اور روایات کے قریب بصحت ہے اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہ بات حضرت یوسفؑ
کو بری بہت معلوم ہوئی اور اپنے دلمین کہا کہ اتنی ایذا اور جور وجفا مجھپر کیے ہین اور اتنے برس گذرے ہین اب بھی ایسا ایسا
میرے حق مین کہتے ہین پھر ابن یامین کو اپنے آدمیون سے پکڑ لیا اور بھائیون نے ہر چند کہ انکی رہائی مین مبالغہ کیا کچھ پیش
نگیا۔ اوسوقت روبیل کی آنکھین شعلہ زن ہوئین اور بدن کے بال مثل خار کھڑے ہوکر اوسکے کپڑون مین سے باہر نکل آئے
اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہو کہ روبیل نے اپنے بھائیونکو کہا دس بازار اور انکی اہل کہ اس شہر مین ہین اونکو تنہا مجھپر چھوڑدو اور
اور حاکم کو تم پکڑ لو یا حاکم کو مجھپر چھوڑدو اور تم سب اہل بازار پر حملہ کرو بھائیون نے کہا فقط حاکم سے اپنی کفایت اور حمایت چاہو
اور یہ امر عظیم اور کار فخیم نہ اختیار کرو کہ ہمسے جدا ہو اور دوہو اور چاہا کہ فریاد کرے اور نعرہ مارے حضرت یوسفؑ نے جب یہ حال دیکھا خوف
مین آئے اور اپنے بیٹے کو کہا کہ اپنے دونو ہاتھ اسکے پیٹھہ پر رکھ۔ جب اوسکا ہاتھ روبیل پر پہونچا اسکے غضب اور غصہ نے تسکین پائی
روبیل نے اپنے بھائیون کیطرف دیکھکر کہا تمنے مجکو مس کیا ہے انہون نے کہا نہین سمجھا کہ اس شہر مین حضرت یعقوبؑ کی اولاد کا
تخم ہے کسواسطے کہ جب انمین کوئی خشمناک ہوتا تھا اور دوسرا اولاد یعقوبؑ سے اوسکو مس کرتا تھا تو اوسکا غصہ تسکین پاتا تھا
معالم مین لکھا ہے کہ دوبارہ پھر روبیل خشمناک ہوا اور حضرت یوسفؑ کی تخت کیطرف ارادہ کیا یہ جلدی سے نقاب بستہ تخت سے

وحزنی الی اللہ واعلم من اللہ ما لا تعلمون کہا سوا اسکے نہین کہ شکایت کرتا ہون مین بیقراری اپنی کی اور غم بیٹے کی طرف اللہ کے
اور جانتا ہون مین خدا کیطرف سے جو کچھ کہ تم نہین جانتے ۔ القصہ جب بیٹا نا امید ہوا اور جانا کہ عزیز ابن یامین کو نہین دینے کا لاچار
ہو کر طرح طرح کی تدبیرین اور تجویزین شروع کین روبیل نے یہودا سے کہا نکلت بن یامین مین باپ نے تم سے عہد و پیمان کیا ہے
اور اس امر مین تمنے تقصیر کی ہے اور آگے تم سے یوسف کے باب مین تقصیر واقع ہوئی ہے مصلحت اور مقدور ن صلاح اسطرح پر ہے
کہ مین یہان رہون اور تم جا کر حقیقت حال باپ کے آگے بیان کرو دیکھو وہ کیا فرماتا ہے یہ کہکر انکو روانہ ہوئے اور باپ کی خدمت
مین جا کر جو کچھ بھائی نے کہا تھا عرض کیا حضرت یعقوب نے کہا تمنے آپسمین قرار دیکر اپنے ہاتھون سے آپ کیا ہے وگرنہ حاکم مصر کیا جانے
کہ ملت ابراہیمی مین چور کی یہ سزا ہے کہ اسکو غلامی مین لے لیا چاہیے کسواسطے کہ بادشاہ مصر کے آئین مین چور کو مارنا اور دوچند
چیز چوری جا انکا تاوان لینا تھا نہ غلام کر لینا اب میری او میرا صبر جمیل اور شکر جزیل لازم ہے شاید خدا تعالی یوسف اور بن یامین
اور اوس تمہارے بھائی کو کہ مصر مین رہگیا ہے لاوے کہتے ہین کہ بعد اسکے حضرت یعقوب کی آنکھین اور زیادہ تاریک ہوئین اور کمر
بہت جھک گئی اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب کا ایک دوست تھا اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ انکا ایک ہمسایہ تھا وہ اسکے
پاس آیا اور کہا اے یعقوب یہ کیا چیز ہے کہ جس سے تمہاری آنکھونکی بینائی جاتی رہی اور کمر جھک گئی اور مونہہ کی آب و رونق اور رنگ
متغیر ہوا حضرت یعقوب نے کہا یوسف کے رونے سے بینائی آنکھونکی جاتی رہی اور بن یامین کے غم نے میرے قد کو خمیدہ کیا اور اولاد
اور بھائی انکے کے مصر مین ہے اس نے رنگ مونہہ میرے کا متغیر کیا حضرت جبرئیل آئے اور کہا اے یعقوب اگر خدا تعالی کے آگے رووے
تو فائدہ رکھے اوسکے آگے رونا فائدہ نہین کرتا بعضے کہتے ہین کہ حضرت یعقوب چھتیس برس تک حضرت یوسف کی یاد کیا کیے کوئی وقت
ہوتا تھا کہ حضرت یوسف کا حال فراموش کرتے تھے تا آنکہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا خدا تعالی بعد سلام فرماتا ہے کہ یوسف کو کبتک
یاد کیا کریگا اب یوسف کا نام لیگا تو تیرا نام دفتر پیغمبری سے نکال ڈالونگا پھر حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کا نام نہ لیا جبتک کہ حضرت
یوسف اپنے تئین نقل سے ظاہر کرے ایک دن فرزندان یعقوب نے کہا اے پدر یاد یوسف مین کبتک نالہ و زاری کروگے ایسا نہو کہ اس غم
کے اندوہ سے ہلاک ہوجاو حضرت یعقوب نے کہا اس غم و اندوہ کی اپنے خدا سے شکایت کرتا ہون کہ وہ دستگیر بیکسان ہے اور چارہ ساز
بیچارگان ہے سوا اسکے اور کسی سے حاجت نہین کہتا ہون جو اسکی جناب مین ہے کہ بعضی تفسیرون مین روایت کی ہے کہ جب حضرت
یعقوب کی یہ بات کسی دشمن نے سنی کہا اے یعقوب یہ جو تو اپنے حضرت اور جلال کی کہ اگر یوسف اور بن یامین مر گئے ہوتے اس زاری اور نالہ
سے کچھ فائدہ جاری درگاہ مین تو کہا بات پھر زندہ کرکے تیرے پاس پہونچا دیتا اس خبر فرحت اثر سے اپنے فرزندونکو کہا کہ مین جانتا ہون

جو کچھ کہ تم نہین جانتے ہو حیات اوسکی یعنی یوسفؑ اور بعضے یون بھی کہتے ہین کہ ایکدن حضرت یعقوبؑ نے جبرئیلؑ سے کہا ملک الموت
سے پوچھو کہ یوسفؑ کی جان قبض کی ہے یا نہین جبرئیلؑ گئے اور پھر آئے اور کہا ملک الموت کہتا ہے کہ اوسکی جان مینے قبض نہین
کی اور معالم مین لکھا ہے کہ ایکدن ملک الموت حضرت یعقوبؑ کی زیارت کے واسطے آئے تھے۔ اور بحر المواج اور مدارک مین لکھا ہے
کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت کو خواب مین دیکھا تھا پھر تقدیر اونسے پوچھا کہ یوسفؑ کی روح قبض کی ہے کہا نہین واللہ
کہ وہ زندہ ہے اگر اوسکو تو ڈھونڈے اور طلب کرے شاید کہ اوسکو پاوے پس اس امیدواری سے حضرت یعقوبؑ نے کہا ای فرزند
جاؤ اور حال یوسفؑ اور اوسکے بھائی کا تفحص کرو اور رحمت خدا سے ناامید نہو اور جواب مین بیچ آیۃ یَا بَنِیَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا
مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَايْئَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا
الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝ یعنے ای بیٹو
میرے جاؤ پس خبر لو یوسفؑ سے اور بھائی اوسکے سے اور رحمت سے ناامید ہو رحمت اللہ کی سے تحقیق نہین ناامید ہوتا رحمت خدا کی
سے مگر قوم کافرونکی پس جب داخل ہوئے اوپر یوسفؑ کے کہا اونھون نے ای عزیز لگی ہے ہمکو اور اہل ہمارے کو سختی اور لائے ہین ہم
پونجی حقیر یعنے تھوڑی پس پورا دے ہمکو پیمانہ اور خیرات کر اوپر ہمارے تحقیق اللہ ثواب دیتا ہے صدقہ دینے والونکو لکھا ہے کہ حضرت
یعقوبؑ نے فارس مین یہودا کو کہ جو زیرک تر ہے اور متانت فکر تمام اعتقاد و اعتقاب اسرائیل مین امتیاز رکھتا تھا طلب کیا کہ عزیز مصر کو
اس مضمون کا نامہ لکھا چاہیے کہ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کیطرف سے معلوم ہووے عزیز
مصر کو کہ ہم وہ اہل بیت ہین کہ خدا تعالی نے ہمکو ہمیشہ مبتلا کیا ہے یعنے ابراہیم خلیل اللہ کو کہ میرے دادا تھے اونکی ہاتھ پاؤن باندھ کر
آتش نمرودی مین ڈالا اور حق تعالی نے اونکو اوس آگ سے نجات دی اور میرے باپ اسمٰعیلؑ کے گلے پر چھری رکھی خدا تعالی نے
اونکے واسطے فدیہ بھیجا اور میرا ایک بیٹا تھا کہ سب فرزندونمین دوست تر تھا اوسکو جنگل مین لیگئے اور پیراہن خون آلودہ لائے
اور کہا اوسکو بھیڑیا کھا گیا مین اوسکے فراق مین اتنا رویا کہ میری آنکھین سفید ہوگئین اور اوسکا ایک بھائی سگا تھا کہ اوس سے اپنی
تسلی کرتا تھا اوسکو تمنے چور بنا کر رکھ چھوڑا ہے اور ہم اوس خاندان مین سے نہین ہین کہ چوری کرین یا ہم مین سے کوئی چور
ہووے اگر میرے اس فرزند کو چھوڑ دو تو خوب اور اگر نہ چھوڑوگے تو تیرے واسطے دعا کرونگا کہ اوس دعا کا اثر تیری ساتوین نسل تک پہونچیگا
والسلام یہ لکھکر اپنے فرزندونکو دیا اور تھوڑا اسباب جنس از قسم کم قیمت یا کچھ پشم اور روغن اور پنیر اور مثل اوسکے مرتب کر کے اونکو
مصر مین بھیجا اور جب وہان پہونچکر باتفاق اوس بھائی کے کہ وہان تھا حضرت یوسفؑ کی پاس گئے اور وہ نامہ کو دیا حضرت یوسفؑ

علیہ السلام نے اوس نامہ کو زیر نقاب پڑہا اور زار زار مثل ابر نوبہار کے روئے اور اوسیوقت اوس نامہ کا جواب لکہا کہ یعقوب اسرائیل اللہ
بن ذبیح اللہ بن خلیل اللہ کو عزیز زمان کی طرف سے معلوم ہو کہ تحقیق پہونچی میرے پاس ایک کتاب مستطاب کہ مشتمل تہی اوپر محنتوں آبا
کرام تمہارے کے اور مبتلا ہونے تمہارے کے ساتہ فراق اولاد امجاد کے اور واقف ہوا مین اسپر چاہیئے تمکو صبر جمیل کسواسطے کہ جو کوئی صبر
کرے ظفر پاوے جیسے تمہارے بزرگون نے صبر کیا اور ظفر پائی والسلام جب یہ نامہ کا جواب بوساطت قاصد حضرت یعقوبؑ کو پہونچا کہا
مین اوس نامہ سے کلام یوسفؑ کا پاتا ہون کسواسطے کہ اس نامہ مین بادشاہون کا کلام نہین بلکہ پیغمبرون کا سخن ہے پہر حضرت یعقوبؑ نے
اپنے فرزندونکو نامہ لکہا کہ تم وہین رہو اور عزیز کے ساتہ تواضع کرو تا اللہ تمپر فضل کرے اور میرے فرزند بہیجدیوے اور طعام کے
بارہی دیوے کہ قحط اور تنگی یہان بہت ہے جب یہ نامہ فرزندونکو پہونچا سب بہائی جمع ہو کر حضرت یوسفؑ کے پاس آئے اور عجز
اور زاری کرنی شروع کی اور کہا ہم یہان مسافر اور غریب ہین اور ہمارا باپ وہان محنت اور مشقت سے ہے اسلیئے بمقدار اور بے اعتبار کر ہم
اپنے فضل و کرم سے قبول کر اور ہمکو حیران و پریشان نکر اور اسقدر ہمین گیہون عنایت فرما اور ہمارے بہائی کو بہی صدقہ مین ہمکو دے
کہ چونکہ تمام اہل ولایت تیرے غلام ہین اسکے غلام ہونیسے تجکو کیا فائدہ اوسوقت حضرت یوسفؑ کا دل بہر آیا آیہ قال ہل علمتم ما فعلتم
بیوسف واخیہ اذ انتم جاہلون ۵ یعنی کہا کہ جانتے ہو تم کیا کیا تہا تمنے ساتہ یوسفؑ کے اور بہائی اوسکے جب تم جاہل تہے اور کلمات کہ بہائی کرتا
انکا حضرت یوسفؑ کی بابت قول تہا ... اور ... ہین کے ساتہ تہا کہ اوسکو فرار اور بے اعتبار رکہتے تہے ... کے ساتہ یہ کلام نکرتا تہا
کہ عجز و ذلت سے اور حضرت یوسفؑ نے یہ باتین ازروے نصیحت کہین نہ بوجہ عتاب اور پہر حضرت یوسفؑ نے اپنے مونہہ پرسے نقاب اوتار ڈالی
اور تاج سر پرسے اوٹہا لیا اونکی جب اوس شکل و شمائل پر نظر پڑی آیہ قالوا ءانک لانت یوسف کہا اونہون نے کیا تحقیق تو ہی یوسف ہے
اسواسطے کہ یہ جمال بوجہ کمال اور کا نہین ہے آیہ قال انا یوسف وہذا اخی قد من اللہ علینا انہ من یتق ویصبر فان اللہ
لا یضیع اجر المحسنین ۵ کہا کہ مین ہون یوسفؑ اور یہ بہائی میرا ہے تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے تحقیق جو کوئی پرہیزگاری کرے
اور صبر کرے پس تحقیق اللہ تعالی نہین کرتا ثواب احسان کرنے والون کا پس سب بہائی تخت کے پاس آئے اور چاہا کہ حضرت یوسفؑ
کی پابوسی حاصل کرین حضرت یوسفؑ تخت پرسے اوتر کر انکو گلے سے لگایا انہون نے کہا آیہ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا وان کنا
لخاطئین ۵ قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق پسند کیا تجکو اللہ نے اوپر ہمارے اور تحقیق تہے ہم خطاکار بعد اسکے حسن صورت اور نکوئی سیرت
خدا تعالی نے تجکو ... برگزیدہ فرمایا اور ہم گنہگار ہین اپنے فضل و کرم سے ہمکو بخشش کر آیہ قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر
اللہ لکم وہو ارحم الراحمین ۵ کہا کہ نہین ملامت اوپر تمہارے آجکے دن بخشے گا اللہ واسطے تمہارے اور وہ بہتر رحم کرنیوالا ہے

حضرت یوسفؑ نے کہا تمہارے واسطے کچھ سرزنش نہین ہے آج کے دن تمہارا ہرگز تذکرہ گناہ زبان پر نہ لاؤنگا اور امیدوار ہون کہ خدا تعالی
بھی تمکو عفو کرے کہ تمنے اپنے گناہ پر اعتراف کیا اور اوس سے پشیمان ہوئے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیونکی
خطا معاف کی اور ہر روز اپنے پاس بہائے طعام ہر صبح و شام طلب کرتے تھے ایکدن انہون نے حضرت یوسفؑ کو پیغام بھیجا کہ ہمسے بہت
خطائین واقع ہوئی ہین اور اسقدر کہ تو عنایت اور التفات ہمپر فرماتا ہے ہم زیادہ شرمندہ ہوتے ہین کہا تمنے قدوم سعادت لزوم
اپنے سے میرے اوپر منت عظیم رکہی ہے کسواسطے کہ اہل مصر مین ہرچند مین حکمران ہون اور یہ سب میرے مملوک ہین لیکن یہ بھی میری نسبت
بندۂ بیس درم خریدہ بحکومت رسیدہ جانتے تھے اب تمہارے آنیسے میرا نسب بزرگ بھی ظاہر ہوا اب امیدواری حضرت باری سے یہ ہے
کہ دیدار پدر بزرگوار مجہکو جلد میسر ہووے انہون نے کہا کہ اب ہم تمکو ہمیشہ دوست رکہینگے آپ نے فرمایا کہ مجہکو کسیکا دوست رکہنا راس نہین
باپ نے عزیز کیا تو اوسکے انجام مین مجہکو کنوئین مین گرنا پڑا زلیخا نے دوست کہا تو آخر زندانی ہوا کسیکی دوستی مجہکو سوا ہی دوست حقیقی
کے مبارک نہین ہے **فصل پانچوین** ملاقات ہونی حضرت یعقوب علیہ السلام کی ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کے اور بیان وفات اور
مدت عمر ہر کدام۔ بحر المواج مین لکھا ہے کہ روز فراق حضرت یوسف علیہ السلام سے تا روز وصال اسی برس گذرے تھے کہ اس مدت مین حضرت
یعقوب علیہ السلام کی آنکہین روتے روتے خشک ہوئین تہین اور بعضے کہتے ہین کہ نابینا ہوگئین تہین اور بعضے کہتے ہین ہنوز اندک
آنکہونکی روشنی باقی تہی ایکدن حضرت یوسف نے بھائیون سے کہا کہ میرا باپ نابینا کیونکر ہوگیا کہا تیرا پیراہن اپنے منہ پر رکہتا تہا اور روتا
تہا تا آنکہ اندہا ہوگیا کہا اوسکا علاج اور درمان بھی میرے پیراہن سے ہوگا یہ وہ پیراہن خلیلؑ کا حضرت جبرئیلؑ نے انکے بازو سے
کہولکر کنوئین مین پہنایا تہا۔ وحی بہیجی کہ اوسکو کنعان مین بہیجدے حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیون سے کہا کہ اس پیراہن کو لیجاؤ اور
باپ کے منہ پر ڈالو کہ بقدرت خدا بصیر اور بینا ہوجاویگا پہر وہ تم مع سب آدمیون کے یہان آؤ اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ یہودا نے
کہا اے یوسفؑ پیراہن خون آلودہ تیرے باپ کے پاس مین لیگیا تہا یہ پیراہن فرحت دہ بھی میرے حوالہ کر کہ مین لیجاؤن تا اس پیراہن
کی خوشی مین اوس پیراہن کے اندوہ کا تدارک کرے حضرت یوسفؑ نے یہودا کو دیا اور اسباب باپ کے واسطے اور متعلقونکے واسطے اور بھائیونکے واسطے
تفویض کیا اور تمام اہل کنعان کو بشکرانہ ملاقات کے باپ کو پایا ہدیہ اور تحفے بہیجے۔ جب یہ قافلہ مصر سے جدا ہو کر جنگل مین پہونچے باد صبا کو حق تعالی
نے حکم دیا کہ اوسی ساعت مین بوی پیراہن یوسفؑ مشام حضرت یعقوبؑ مین پہونچادے حضرت نے اون لوگون کو کہ انکے پاس اوس وقت
حاضر تھے کہا یوسفؑ کی بو مجہکو آتی ہے لیکن لوگ اس بات کو خلل حواس پر نسبت کرینگے اور انہون نے کہا اب تک تمکو وہی آرزوی محال
باقی ہے چالیس برس یا اسی برس کے بعد کثرت محبت یوسفؑ سے توقع ملاقات رکہتے ہو اور اوسکو زندہ سمجھتے ہو یہ بڑے تعجب کی بات ہے

اور یہ ضلالت قدیم ہے آیہ قالوا تاللہ انک لفی ضلالک القدیم طلب کہنے لگے قسم ہے اللہ کی تحقیق تو بیچ وہم قدیم اپنے کے ہے اور
جب بعد چند روز کے یہودا سب بہائیون سے پہلے کنعان مین پہونچا اور پیراہن حضرت یوسفؑ کا باپ کے منہ پر ڈالا اوسیوقت
حضرت یعقوبؑ بینا اور بصیر ہوئے اور یہودا کو آفرین کی اور مرحبا کہا ۔ قصص مین لکہا ہے کہ حضرت یوسفؑ نے یہودا سے پہلے ایک
اور شخص کو کہ ایکدن مین پچاس فرسنگ چلتا تہا بہیجا کہ حضرت یعقوبؑ کو جا کر بشارت دیوے پہلے اوسنے جا کر کہا کہ یوسفؑ مصر مین بادشاہ ہے
اور بن یامین کو اچھی طرح رکہا ہے اور یہودا ابہی پیچھے سے آتا ہے اور پیراہن یوسفؑ کا لاتا ہے کہ اوسکو تمہاری آنکھون پر ملے
تا بینائی حاصل ہووے حضرت یعقوبؑ نے کہا یوسفؑ کس دین اور ملت پر ہے اوسنے کہا دین اسلام اور ملت اپنے آباء کرام پر
پہر حضرت یعقوبؑ اور اہل کنعان خوش ہوئے اور یہودا ابہی پہونچا اور پیراہن باپ کے منہ پر ڈالا اور آنکہین انکی روشن ہوئین کہا
مین تمکو نہین کہتا تہا کہ مین جانتا ہون جو کچھ کہ تم نہین جانتے اور بعضے لوگون نے پوچھا کہ اسوقت آپ نے بوی پیراہن یوسفؑ
استشمام کی اور بعد مسافت مانع اوسکی دریافت کی نہوئی اسکا کیا باعث ہے کہ اونکے حال تکلیف چاہ سے کہ متصل کنعان ہے آگہی نہائی
مثنوی یکے پرسید ازان گم کردہ فرزند + کہ ای روشن گہر پیر خردمند + ز مصرش بوی پیراہن شمیدی + چرا در چاہ کنعانش
ندیدی + بگفت احوال ما برق جہان است + دمی پیدا و دیگر دم نہان است + گہی بر طارم اعلی نشینم + گہی بر پشت پای خود
نبینم + بالجملہ علم غیب سوای علام الغیوب کے اور کسیکو نہین ہے مگر جب وہ چاہتا ہے جسکو چاہے آگہی دیتا ہے جہان ہے پردہ رہ گا
کا کہ انجام اس کام کا اچہا ہوا اور جبکہ اور بہائی بہی آئے اور باپ کے پاؤن پر گرے اور کہا ای باپ آمرزش خدا سے ہماری واسطے
طلب کر کہ ہم گنہگار ہین حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا مین تمہارے واسطے آمرزش خدا سے چاہونگا کہ وہ توبہ قبول کرنے والا تائبونکا
ہے اور بحر المواج مین اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے دعا کرنے مین تاخیر اسواسطے کی کہ شب جمعہ یا وقت سحر کہ جن اوقات
مین مظنہ اجابت دعوت ہوتا ہے آجاوے یا اسواسطے کہ معلوم ہو لیوے کہ حضرت یوسفؑ نے بہی انکی خطا معاف کی ہے اور صحیح تر یہ ہی کہ اوسوقت
تک تاخیر کی کہ حضرت یعقوبؑ مصر مین پہونچے پہر ایک رات کو بعد از نماز تہجد رو بقبلہ کہڑے ہوئے اور حضرت یوسفؑ اپنے پیچہے کہڑا کیا اور
اور اپنے فرزندونکو حضرت یوسفؑ کے پیچہے اور دعا کی اور سب فرزندون نے آمین کہی حق سبحانہ تعالی نے وہ قبول فرمائی تفسیر
مواہب علیہ مین لکہا ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام مع جمیع اہل و عیال اور اطفال اور متعلقان مصر کو روانہ ہوئے ۔ اور معالم التنزیل
مین لکہا ہے کہ بہتر آدمی تہے مرد اور عورت اور بقول مسروق ترانوین ۔ اور معارج النبوۃ مین بیچ ضمن بعثت سابقہ کے لکہا ہے
کہ ایک روایت سے ستر نفر تہے اور ایک روایت سے دو سو اور ایک روایت سے چار سو جب مصر کے نزدیک پہونچے یہودا نے اپنے بیٹے کو

که فارض نام رکہتا تہا بنا بر اطلاع بشارت قدوم اہل کنعان سے روانہ کیا جب اسنے حضرت یوسفؑ کو خبر فرحت اثر قرب قافلہ اقربا
پہونچائی فی الفور واسطے اجازت استقبال ملک ریان کے پاس گئے بادشاہ نے کہا کہ مین بہی سعادت پیشوائی مین ہمراہی کرونگا
اور حکم کیا کہ فردا خیمہ و خرگاہ شاہی بیرون شہر برپا کیے جاوین اور تمام سپاہ سوار و پیادہ وہان فراہم ہووے - صباح حضرت
یوسفؑ نے فرمایا کہ مصر کو آراستہ اور آئینہ بند کرین - پہر آپ لشکر کو آراستہ کر کے مع ملک ریان اور تمامی اشراف مصر باستقبال
پدر عالی قدر فرخ فال اور اولاد فرخندہ مآل اوسکی باہر آئے جب جنگل مین پہونچے سواران لشکر دستہ دستہ ہوگئی اور ہر دستہ مین
دو ہزار سوار تہے اور حضرت یعقوبؑ ایک ٹیلے پر سے مع فرزندان سیر اور ملاحظہ کرتے تہے اور سپاہ حضرت یوسفؑ جوق جوق انکے
آگے سے گذرتی تہے اور رسم الطاف [illegible] بجا لاتے تہے اور حضرت یعقوبؑ اس تجمل فیل و حشم سے تعجب کرتے تہے کہ حضرت جبرئیلؑ آئے
اور کہا آراستگی اس لشکر سے کیا تعجب کرتا ہے [illegible] دیکہہ کہ لشکر [illegible] کے واسطے آئے ہین اور تیری شادی کے ساتہ خوشحال
ہین جیسے کہ تیرے [illegible] دوست غمناک تہے [illegible] حضرت یوسفؑ [illegible] عماری مرصع مین بیٹہے اور علما اور حکما مصر حضرت کے گرد
صف باندہے ہوئے - جب دور سے حضرت یوسفؑ کی نظر حضرت یعقوبؑ اور انکی اولاد پر پڑی عماری زر کار سے اترے اور
چاہا کہ سلام کرین جبرئیل علیہ السلام نے کہا ٹہر جاؤ کہ پہلے تمہارا باپ تمپر سلام کرے - [illegible] آیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ پیادہ ہوکے
اور دست بگردن ہو کر روانہ ہوئے جب انکی نظر یوسف کے جمال پر پڑی کہا السلام علیک یا مذہب الاحزان یا مزیل التعب
والاہوال یعنے سلام تیرے پر ہو جیسا کہ غمونکی بہجانے والے اور دور کرنے والے اور دونون گلے لگ کر اتنا روئے کہ بیہوش
ہوگئے بعد افاقہ حضرت یوسفؑ نے ہاتہ حضرت یعقوبؑ کا پکڑ کر ملک ریان [illegible] کے پاس لیگئے بادشاہ نے بسبب اسکے کہ نبوت حضرت
ابراہیم اور اونکی اولاد اور اہل بیت پر ایمان لایا تہا فرط اعتقاد سے ناموس سلطنت کو طاق نسیان پر رکہکر روبرو حضرت یعقوبؑ
کے سر اوپر [illegible] خم کیا اور انکے قدمون پر گرا اور دست مبارک انکا چوما - معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ دونون ایک دوسرے کی گردن
مین ہاتہ ڈالکر اتنا روئے تہے کہ بیہوش ہوگئے تہے چنانچہ پانچ ساعت تک ہوش مین نہ آئے اور اوسوقت ساکنان ملاء اعلی اور
کروبیان عالم بالا ان دونون مشتاق سوختہ آتش فراق کا تماشا دیکہتے تہے اور جبرئیلؑ ساتہ ستر فرشتون کے طبقہای بیشمار براز
گوہر دار القرار انکے سر پر نثار کرتے تہے اور بجناب باری گریہ و زاری کرتے تہے کہ خداوندا ہر ایک کو ہر ایک کے ساتہ ایسی محبت ہوگی
جیسے آج یعقوبؑ کو یوسف کی ساتہ ہے فرمان آیا کہ میرے [illegible] پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ستر حصہ
اس سے زیادہ ہے اور بحر المواج مین لکہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسفؑ اوسوقت گہوڑے پر سے نہ اوترے کہ اوسکی

شومی سے انکی نسل مین نبوت نہوئی یہ حضرت یوسفؑ پر افترا ہے اور نسبت کرنی ایسے امر کی ناروا ہے کس واسطے کہ حضرت یوسفؑ
برگزیدۂ خدا تھے ایسا کار ناشائستہ اور عمل ناپسندیدہ انسے وقوع مین آنا بغیر وحی و الہام ربانی متصور نہین ہوتا ۱۲ ۔ بحر المواج مین
لکھا ہے کہ بعد از ملاقات حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ سے پوچھا ای پدر مہربان جو تم جانتے تہی کہ قیامت مین ملاقات میسر ہوگی
پہر کسواسطے روتے تہے اور اتنا غم و اندوہ کرتے تھے کہا مجکو یقین تہا کہ تو پیغمبر ہوگا اور اپنے آبا و اجداد کے دین پر قائم رہیگا ڈرتا تہا
کہ عیاذا باللہ اور دین پہ ہو جاوے اور قیامت مین بہی ملاقات میسر نہووے اس سبب سے مین روتا تہا۔ القصہ جب مصر مین آئے انکو
اپنے محل مین اوتارا اور باپ اور لیا خالہ کو تخت پر لیگئے اور باپ اور خالہ اور بہائیون نے سجدۂ تحیت کیا کہ تعظیم اوس زمانے مین سجدے کے
ساتھ ہوتی تہی جب حضرت یوسفؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا آیۃ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ اور کہا ای باپ میرے یہ ہی تعبیر
خواب میری کی پہلے سے اور کہا ای پدر بزرگوار یہ تمہارا سجدہ کرنا اوس میرے خواب کی تعبیر ہے کہ حالت خوردی مین مینے دیکہا تہا کہ خدا نے
اوسکو راست کیا اور مجکو اس مرتبہ بلند پر پہونچایا اور یہ اوسکی لطف و قدرت سے کچہ بعید نہین ہے ۔ اور معارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ جب
حضرت یعقوبؑ اور اونکی اولاد مصر مین آچکے تو حضرت یوسفؑ نے تمام مصر کے آدمیونکو جامع مسجد مین جمع کیا اور منبر پر آئے اور خطبہ پڑہا
اور پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پر صلوات و تحیات بہیجی اور پہر فرمایا کہ ای اہل مصر تم کون ہو سب نے کہا ہم تیرے غلام ہین
حضرت یوسفؑ نے کہا سب جانو اور آگاہ رہو کہ یہ پیغمبر برگزیدہ اور نور دیدہ میرے یعنے حضرت یعقوبؑ میرے باپ ہین اور یہ فرزند انکے
ہین اور بہائی میرے ہین تم سبکو بطفیل اس شیخ اور بزرگ کے کہ منبر کے پاس بیٹہا ہے مینے آزاد کیا فریاد انکی تمہادسے باہر آئی اور جلالت
اور عظمت و منزلت حضرت یوسفؑ کی سب پر ظاہر ہوئی مدارک نے تفسیر قولہ تعالی تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ مین لکہا ہے کہ ایکدن حضرت
یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کا ہاتہ پکڑے ہوئے خزانہ اور چاندی اور سونا اور اقمشہ اور امتعہ اور سلاح وغیرہ دکہاتے پہرتے تہے جب کاغذ کے
خزانے پر پہونچے حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ سے پوچہا ای فرزند تیرے پاس اسقدر کاغذ تہا اور آٹہہ دن یا ایک مہینہ کی راہ پر مطلق
میرے پاس خط نہ بہیجے حضرت یوسفؑ نے کہا مجکو حضرت جبرئیل نے اسیطرح کہا تہا کہا ایک مرتبہ ہمکا سبب اوس سے پوچہہ کہا آپکو اونکے ساتھ
مجہسے زیادہ خلوص اور راہ و رسم محبت ہے حضرت یعقوبؑ نے حضرت جبرئیل سے پوچہا کہا کہ خدا تعالی نے مجہے اسیطرح فرمایا تہا اسواسطے
کہ تو نے اپنے فرزندون سے کہا تہا کہ یوسفؑ کو مین تمہین نہین دیتا اور اسکے بہیڑیے کے کہا جانیسے ڈرتا ہون مجہسے کیون نہ خوف کیا
اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب زمان مواصلت اور مجالست یعقوبؑ اور یوسفؑ نے امتداد پایا اور سترہ برس اور ایک قول ہے کہ
چار سال اس حال منقضی ہوئے ناگاہ جریان احکام قضا ہی موکل اجل نے دو تحانہ یعقوبؑ کی دروازہ کہلایا اور زنجیر ابواب خلوت سرای کو حرکت

اسرائیل اللہ نے جانا کہ دست ملک الموت سے کسیکو نجات نہیں ہے اپنے فرزندونکو بلایا اور سب اشراف کو وصیت عمل مین لا کر حضرت یوسفؑ کو اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور کہا جب مین اس مرحلۂ فانی سے منزل باقی رحلت کرون تو مجھکو میرے آبا ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کے پاس دفن کرنا ہنوز اس کلام سے فارغ نہوئے تھے کہ ہمای بلند پرواز روح مطہر انکا صحبت مقربان بارگاہ ملک متعال مین بجوار رحمت ذوالجلال خرامان ہوا اور معالم التنزیل مین بیچ تفسیر آیۃ اِنَّ رَبِّی لَطِیفٌ لِمَا یَشَاءُ اِنَّهُ هُوَ الْعَلِیمُ الْحَکِیمُ کے یعنے تحقیق پروردگار میرا لطف کرنیوالا ہے جسکو چاہے تحقیق وہ جاننے والا حکمت والا ہے مین نقل کیا ہی کہ حضرت یعقوبؑ کو سال کی لکڑی کے تابوت مین اور بعضونکی نزدیک صندوق سنگین مین رکھکر بیت المقدس مین لیگئے ۔ عرائس التفسیر مین لکھا ہی کہ اتفاقاً اوسیدن وہان عیصؑ کہ حضرت یعقوبؑ کے بھائی تھے مر گئے تھے دونون کو ایک قبر مین دفن کیا اور یہ دونون ایک بطن سے جوڑوان پیدا ہوئے تھے اور عمر ہر ایک کی ایکسو سینتالیس یا پینتالیس برس یا ایکسو ستاون برس کی تھی علی اختلاف الاقوال حلیۂ مبارک حضرت یعقوبؑ نہایت شبیہ تھے بحضرت اسحاقؑ اور ایک تل تھا انکے رخسار پر اور دراز قد اور نحیف البدن تھے ۔ صفات انکی صدوق اور متحمل اور صابر اور صنعت انکی اوائل حال مین مواشی اور انعام چرایا کرتے تھے اور مدت دعوت پچاس برس ۔ القصہ جب حضرت یوسفؑ تجہیز و تکفین اپنے پدر عالی قدر سے فارغ ہوئے پھر مصر مین آئے اور اپنے کام مین مصروف ہوئے اور چندی ریان بن الولید نے اسلام اور توحید پر تخت سلطنت کو وداع کیا اور رحیل عالم قدس ہوا اسکے بعد ایک کافر فاجر اسکے بنی اعمام سے کہ قابوس بن مصعب نام رکھتا تھا سریر فرمانروائی پر بیٹھا اور تجدید رسوم عمالقہ اور فراعنہ کہ زمان سعادت اقتران ریان مین صفحات خواطر اہل زمان سے محو ہوگئے تھے حکم دیا ہر چند کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنابر وحی سماوی اوسکو امور ردیہ سے منع کیا اور ارتکاب اعمال ناپسندیدہ امر کیا اوسنے انکی تصدیق نبوت پر اعتراف نکیا اور رعیت پر دراز ظلم ہوا حضرت یوسفؑ اسلام قابوس سے مایوس ہو کر اپنے طول ایام حیات سے بیزار ہوئے تا آنکہ ایک شب کہ خلق انکی یوں اشتغال اور گفتگو سے ہجر و وصال سے سوگئی تھی مناجات کی اور کہا ای کریم کارساز و ای رحیم بندہ نواز ہر گاہ کہ مجھکو حضیض چاہ سے بدولت جاہ پہونچایا اور حضیض قید سے باوج عزت لایا اور رسالہ اور معرفت تعبیر و تاویل کے میری چراغ خاطر کو روشن اور منور اور مجھکو بسرور بوصال پدر عالیقدر کیا اب میرے مرغ روح کو کہ قفس قالب مین تنگ ہی رہائی بخش اور گلشن جنان اور روضۂ رضوان مین پہونچا اور مقام ابراہیمؑ خلیل اور اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اسمٰعیلؑ مین مقیم فرما اور بیقین اجابت اس دعا کی بھائیونکو بلا کر اپنے پاس بٹھایا اور خطبۂ وداع ادا کیا اور یہودا کو کہ انوار فراست اور آثار نجابت انکی جبین مبین سے ظاہر تھے خلیفہ اپنا کیا اور بامارت و ریاست بنی اسرائیل اور اتباع و اشیاع خاندان خلیل منصب فرما کر سب کو بانقیاد امر و نہی اور اطاعت و فرمان برداری اسکی مین اشارہ کیا اور اولاد یعقوبؑ

وصایای یوسف کو قبول کرکر پوچہا کہ بعد از حضرت احوال سبطیان دودمان رسالت رضا اور شدت اور ضعف قوت مین کہانتک پہونچیگی
جواب دیا کہ تم جادۂ ملت ابراہیم پر مستقیم رہو اور متابعت شریعت اور طریقت آبا و اجداد کی بجا لاؤ لیکن بعد میرے انتقال
مدت قلیل اور زمان اندک مین ایک بادشاہ جبار ستمگار اور ظالم قہار نتائج اسباط عمالیق اور قبط سے ملک مصر پر مستولی ہوگا اور باوصف
رعایت عجز بشریت از رہ گمراہی ربوبیت کا دعوی کریگا اور چارسو برس قادر ذوالجلال اوسکو سلطنت مین مہلت دیگا مگر وہ کفر
اور طغیان سے روگردان نہوگا اور اوس بدکردار کے ظہور کی علامت یہ ہے کہ یہ جو مرغ سفید میرے گہر مین ہی آخرس خاموش یعنی بہرا
اور گونگا ہو جاویگا اور مطلق اسکی آواز بگوش اہل صلاح و فساد نہ پہونچیگی اور جب ایام سلطنت اوس ملعون غدار کی منقضی ہونگی سبط
[illegible] لاوی سے ایک پیغمبر موسی نام مبعوث ہوگا اور بوجود بکرمت وجود اوسکے یہی مرغ پہر خروش مین آویگا اور وہ نبی اسرائیل
بکلمات دلایح اور آیات لائح اوس جہود کو عاجز کریگا اور اوسکے معجزے سے وہ خاکسار بادیہ پیما جہنم واصل ہوگا چاہیے کہ اپنے فرزند و
بیٹا بعد بطن وصیت کرو کہ جب وہ پیغمبر ظاہر ہووے اور تمہاری ذریت اوسکے ہمراہ لیکر مصر سے باہر جاوے میری نعش کے صندوق
کو مدفن سے نکالکر اپنے ہمراہ بہر اقتدا آبای کرام میرے لیجا کر مدفون کرین اور یہ فرماکر بہ روضۂ وصال انتقال کیا اور مولانا
عبد الرحمن جامی نے حضرت یوسف کی وفات کو اسطرح بیان کیا ہے کہ ایکدن حضرت یوسف بقصد سواری لباس شہریاری پہن کر
گہوڑے پر سوار ہونے لگے ایک پاؤن رکاب مین رکہا تہا کہ انکے پاس حضرت عزرائیل آئے اور کہا بس اب دیر نکرو کہ تمہاری عمر مین
کچہ باقی نہین ہا کہ دوسرا رکاب مین ہی نہین آپ پاؤن رکہنے پاوینگے اور اونکے ہاتہ مین ایک سیب بہشتی تہا وہ حضرت یوسف کے ہاتہ
مین دیا اور اونہون نے اوسکو سونگہا اور اوسی حال سے جان بحق تسلیم کی حلیۂ مبارک انکا مجدد وہی سفید بود
معتدل القامت مستوی الخلقت صغیر اسر دیدۂ چشم مبارک کشادہ و بزرگ اور جب حضرت تبسم فرماتے تو دندان پر نور مین سے ایک نور
ساطع اور لامع ہوتا اور ہنگام تکلم شعاع دہان معجز بیان سے لائح ہوتے کہتے ہین کہ صورت حضرت کی نہایت مشابہ تہی بصورت حضرت آدم
کہ پیش از صدور خطا و زلت تہا اور صفات انکی صبر اور یاد وقار اور عالم تاویل رویا اور امور مخفیہ اور حوادث آئندہ سے مطلع بلطف و بر
کرامت و عطا اور ملبس بلباس عز و شان ہوا الکریم ابن الکریم علی نبینا و علیہ افضل الصلوة والتسلیم اور شریعت اور مذہب حضرت کا تمام
ملت آبا و اجداد تہا اور معجزات انسے بہت ہوئی ہین از انجملہ ایک یہ کہ جب بدعوت قابوس بن مصعب مشغول ہوئے اور اوسنے معجزہ
طلب کیا آپ نے دعا کی قریب تخت بادشاہ ایک درخت تہا اوسکے سبز پتے کئی رنگ کے تسبیح خوان ہوگئے اور ایک طفل نابینا آپ کی خدمت
بابرکت مین لائے آپ نے منہ پر سے نقاب اوٹہا کر اوسکی طرف دیکہا وہ بینا اور بصیر ہوگیا اور اسیطرح زلیخا نے حالت ضعف و پیری

و اخبار ... ہے اور توریت اسکے ذکر پر ناطق اور کیفیت اوسکی سے مخبر اور تمہاری کتاب اوس سے خالی پہر تم کس سبب سے قرآن کو
تمامی کتب انبیاء سابق پر تفضیل اور ترجیح دیتے ہو اوس صحابی نے خلاصۂ ارباب دین کو بعرض سید المرسلین پہونچایا آئینۂ ضمیر انور کہ
مظہر آیات رحمانی تہا استماع قول یہودی پر غبار اور مکدر ہوا مقارن اس حال کے حضرت جبرئیلؑ امین نازل ہوئے اور اس حکایت مطبوع
کو ضمن آیات بینات مین قرع سمع ہمایون کیا اور بعض کا یہ عقیدہ ہی کہ جب مہاجرین نے وطن مالوف اپنی سے مفارقت کلی پذیر ہو کر مدینہ
مین آئے کبہی کبہی محنت غربت اور کدورت سے کہتے تہے ای کاش قرآن متضمن کسی حکایت پر ہوتا کہ مشابہت مہاجرت اصحاب سے رکہتا تا
اوسکے مطالعہ اور پڑہنے سے دلہای حزین اور خاطرہای اندوہگین کو تسلی حاصل ہوتی اور موجب بہجت اور مسرت ضمائر ارباب رنج و محن
ہوتا اور اور سبب بہی نزول سورۂ یوسف مین منقول اور مروی ہین کہ ایراد اونکا موجب تطویل ہوتا ہے اسواسطے انہین ایک دو پر
اکتفا کیا گیا **فصل چہٹی** ذکر اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام مین ۔ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ مراد اسباط سے آیات بینات فرقانی مین اثنا عشر
فرزندان حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں اور اکثر اہل تاریخ اولاد حضرت یعقوبؑ کو پیغمبران مرسل سے شمار کرتے ہین اور سب اسباط کو تین سو
تیرہ نفر کہتے ہین کہ ہر ایک انمین سے بہدایت اولاد اور اعقاب اپنے مامور ہوئے ہین اور کوئی راوی اخبار اور ناقل آثار تفصیل احوال
اخوان صدیق مشغول اور مصروف نہین ہوا اور جو کچہ ذیل قصہ حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی مذکور ہوا اوس سے کچہ اور
زیادہ بیان نہین کیا ۔ راقم حروف نے اکثر کتب تواریخ سے تتبع کیا سوای تعداد اولاد اور اعقاب اسباط حضرت یعقوب علیہ السلام
ہنگام خروج موسی بن عمران مصر سے کچہ اور نظر نہین آیا اور جو کچہ مسودہ اوراق نے اوسپر اطلاع پائی لکہا جاتا ہے **روبیل** فرزندان
صلبی اوسکے چار نفر لیکن کثرت ذریت انکی اس مرتبہ کہ شمارۂ اول مین نفر موسی بیس سال کے اوپر اور پچاس برس سے نیچے چہیالیس ہزار
مرد مقاتل تہے اور شریف اوس قوم کا اوس وقت مین الیصور بن شدیئور تہا **شمعون** اولاد صلبی اسکے بہی چار نفر لیکن احفاد بسیار اور
اعقاب بیشمار تہے پیدا ہوئے چنانچہ شمارۂ اول مین بیس سے اوپر اور پچاس سال سے نیچے اکتالیس ہزار مرد مبارز اور مہتر اس طائفہ کا اوس ہنگام
شلومیئل بن صوریشدای تہا **دان** دو فرزند رکہتا تہا اور انکی نسل سے امت عظیم ظاہر ہوئی تہی چنانچہ شمارہ اول مین باسٹھ ہزار سات سو
مرد سپاہی حساب مین آئے اور مرجع اس سبط کا اخی عزر بن عمی شدای تہا **زبالون** تین بیٹے رکہتا تہا اور اونکی نسل سے بوقت شمارہ
اول ستاون ہزار چار سو مرد سوای اطفال و شیوخ کے اور بزرگتر اس فرقہ کا اوس دن الیاب بن حیلون تہا **نفتالی** اولاد صلبی اوسکی چار نفر تہے
انکی شمارۂ اول مین ترپن ہزار چار سو مرد اور رئیس اس زمرہ کا اوس وقت اخیرع بن عینان تہا **اشیر** اوسکے بہی چار فرزند تہے اور وقت شمارہ
اول اکتالیس ہزار پانسو مرد کارزار انکی ذریت سے لکہنے مین آئے اور شریف انکا فجعائل بن عجران تہا **کاد** چہہ فرزند رکہتا تہا اور اعقاب

لکھا ہے کہ ابلیس پرتلبیس انپر حسد سے گیا اور کہا الٰہی ایوبؑ عافیت اور فراخی مین عیش اور وسعت کے ساتھ رہتا ہے اور مال و فرزند بہت رکھتا ہے
اس سبب سے تیری عبادت کرتا ہے اگر اسکو بزوال اموال اور اولاد مبتلا فرماوے تو یہ طاعت اور عبادت تیری چھوڑ دیوے اور کفران نعمت
اختیار کرے حق تعالیٰ نے فرمایا جسطرح تو کہتا ہے اوسطرح نہین ہے وہ ہمارا بندہ پسندیدہ اور برگزیدہ ہے اگر ہزار بار ہم اوسکو آتش بلا مین
مبتلا کرین محک اعتبار پر کامل عیار ہوگا ابلیس نے کہا مجکو اوسکے مال اور اولاد پر مسلط فرما تا حقیقت حال اوسکی ظاہر ہووے حق تعالیٰ نے
ابلیس کو اوسپر تسلط دیا اور اوسنے دیوونکو متعین کیا تا ہلاک اموال اور اولاد حضرت ایوبؑ مشغول ہووین۔ بعضے مفسرین کا یہ قول
ہے کہ فرشتون نے کہا ایوبؑ اسقدر طاقت بقوت اس نعمت کے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو عطا کی ہے اور تندرستی دی ہے اور اوسکا دل فرزندون سے
شادمان ہے بجا لاتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا مین یہ نعمتین اس سے لیتا ہون تا تمکو معلوم ہووے کہ یہ عبادت محض میری رضامندی کے
واسطے کرتا ہے اور ایک روایت سے حضرت ایوبؑ نے آپ کہا یارب مجھی کسی بلا مین گرفتار کرتا اوس بلا مین صبر کرون اور صابرون کا ثواب
پاؤن اور بعضے کہتے ہین کہ ایکدن ایک مبتلا پر گذرے اور کہا اے مبتلا تیری یہی سزا تھی اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ناپسند آیا کہ انکو مبتلا فرمایا اور
بعضے کہتے ہین کہ شیطان نے انکو کہا حق تعالیٰ نے تجکو نعمت بہت دی ہے اور تیرے ساتھ نکوئی بہت کرتا ہے انہون نے کہا مین بھی طاعت اور عبادت
اور شکرگذاری حضرت باری کی بہت کرتا ہون خدا تعالیٰ نے یہ سخن پسند نکیا اور بلا کو ان پر متعین کیا۔ مواہب علیہ مین بیچ سورۂ انبیا کے لکھا ہے
کہ اونکے اونٹون پر بجلی گری یا صاعقہ اور بھیڑ بکری اور گوسپندین بسبب سیل آب گرداب فنا مین غرق ہوئین اور زراعت انکی باد عاصف سے تباہ ہوئی
اور ساتون بیٹے اور تینون بیٹیان ایک دیوار کے نیچے دب کر مرگئین اور بعضے کہتے ہین کہ گائین اور جو کچھ گھر مین تھا سب آگ سے جل گیا اور ایک دیوار
یا گھر اولاد پر گر پڑا کہ سب مرگئے۔ القصہ جب حضرت ایوبؑ کو کسی چیز کے ہلاک ہونیکی خبر پہونچتی تھی کہتے تھے مین کیا کرون جس خدا نے دی تھی
اوسنے لی اور صبر اور شکر بجا لاتے تھے اور کہتے تھے شکر ہے کہ اصل نعمت اب تک موجود ہے یعنے دین میرا سلامت ہے اور بدن میرا تندرست ہے
یہ دنیا کہ ایک دار بلا ہے اور محل ابتلا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندونکو اوسمین آزماتا ہے تا کوئی اوسمین دل بستہ نرہے اور اوسکے ساتھ محبت نرکھے بہرحال
ایک دن حضرت ایوبؑ محراب عبادت مین کھڑے ہوے نماز ادا کرتے تھے کہ ناگاہ انکے پاؤن مین ایک درد پیدا ہوا اور پاؤن سوج گیا
اور اوسی ساعت مین مجروح ہوگیا اور رفتہ رفتہ تمام بدن انکا پرزخم ہوا پھر بعد ایک مدت کے اوسمین کیڑے پڑے اور جب اسپر ایک مدت گذری
تو بدبو انکے بالین پیدا ہوئی اور کیڑون نے غلبہ کیا کہتے ہین کہ کئی ہزار کیڑے انکی بدن مین پیدا ہوئے تھے اور دوست آشنا اور تمام گھر کے لوگ
انسے بیزار تھے اور اونکی چار بیبیان تھین تین نے بیطاقت ہوکر کہا ہمکو طلاق دیجے حضرت ایوب علیہ السلام نے انکو طلاق دی اور ایک
بی بی رحمت یا رحیمہ بیٹی افرائیم بن یوسفؑ یا ماخیر نام بیٹی میشا بن یوسف علیہ السلام کی یا لیا نام بیٹی حضرت یعقوب علیہ السلام کی انکی پاس ہی

اور کہا مین طلاق نہین چاہتی کسواسطے کہ نعمت اور خوشی مین [illegible] اوس گاؤن کے لوگون نے حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا یہان سے باہر جاؤ مبادا یہ تمہاری بیماری ہم مین سرایت کرے اور بہ سختی اور درشتی انکو وہان سے نکالدیا اور کسینے انکے اقربا مین سے انکی طرف التفات نکیا مگر دو شخصون نے کہ انکے شاگرد تھے انکو لیکر روانہ ہوئے اور زار زار روئے — اور حضرت ایوب ع کہتے تھے کہ سبحان اللہ مین بزرگتر تھا اس قریہ کا تھا اب مجکو اس خواری اور زاری سے نکالا تاکہ دونون شاگرد انکو ایک اور گاؤن مین لیگئے اور وہان رکہا چند روز گذرے کہ وہان کے آدمیون نے بھی انکو نکال دیا چنانچہ اسیطرح سات گاؤن مین انکے شاگرد اوٹھا اوٹھا کر انکو لیے گئے اور ہر اہل قریہ نے باہر کر دیا جب وہ شاگرد عاجز ہوئے لاچار ایک جنگل مین ایک جگہ ایک چوب کے چھپر سے جھوپڑا بنایا اور اونکو وہان رکہا اور بعد چند روز کے وے بھی چلے گئے اور صرف بی بی رحیمہ انکے پاس رہی اور خدمت کیا کی اور حضرت ایوب ع اس شدت ضعف اور سستی مین بھی عبادت اور طاعت حالت تندرستی سے کم نکرتے تھے اور ذکر اور تسبیح معمولی فرو گذاشت ہونے دیتے تھے اور ایک طرفۃ العین غافل نہوتے تھے — معالم مین لکھا ہے کہ مدت مرض انکی بقول وہب تین برس کامل رہی اور بقول کعب سات برس اور بعضے روایات سے سات برس اور سات مہینے اور سات دن اور انوار التنزیل مین ہے کہ سات ساعت اور مدارک مین ہے کہ تیرہ برس اور مدارک اور معالم مین اٹھارہ برس بھی ایک روایت سے ہین — تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ ایک دن انکی بی بی نے کہا خدا تعالی سے اپنی عافیت کے واسطے دعا کرو کہ تمکو اس بلا سے نجات دیوے کہا ہمارے عیش اور فراخی کی مدت کتنی تھی کہا اسی برس حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا مجکو شرم آتی ہے کہ خدا سے دعا کرون اور سلامتی چاہون — حالانکہ مدت بلا و مرض بقدر مدت صحت و عیش نہین پہونچی — مواہب علیہ مین سورۂ انبیا مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت ایوب علیہ السلام نے بدرگاہ ملک العلام زاری کی اور کہا رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ بظاہر اس آیت سے شکایت معلوم ہوتی ہے اور بے صبری مفہوم — اور حال آنکہ حق تعالی نے صابر نام کیا اور فرمایا اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا یعنے تحقیق پایا ہمنے اوسکو صبر کرنے والا — جواب اسکا مفسر معتبر اسطرح پر تقریر کرتے ہین کہ شیطان رجیم سے انکو رنج عظیم پہونچا کہ اس ملعون نے حضرت ایوب ع کے پاس آنکر کہا مجکو سجدہ کرتا مین تجکو اس بلا سے نکالدون حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے اوس مردود کی رنج سے شکایت کی یا اس رنج سے یا یہ کہ وہ لوگ کہ انکے ساتھ ایمان لائے تھے اونہون نے کہا اگر اسمین خیر ہوتی تو یہ اس بلا مین گرفتار نہوتا اس شماتت اعدا سے انکا دل مجروح ہوا اور یہ کلام زبان سے نکالا — یا یہ کہ ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ بغرض نماز اور بغرض نماز قیام نکر سکتے تھے کہ اس کلمہ کے ساتھ تکلم کیا اور حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ع کی زاری کرنیکی وجہ یہ ہے کہ انکے دو شاگرد تھے اور انکے ساتھ قرابت رکھتے تھے ایکدن انکے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نے دوسرے سے کہا اگر ایوب ع گنہگار نہوتا تو اللہ تعالی اس بلا مین گرفتار نکرتا —

کچھ اوسکا اثر ہوا ایکدن اوس ملعون نے اپنے تئیں بصورت ایک عورت کوتاہ بالون کے ظاہر کیا اور اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے گیسو مجھکو کتر دیوے تو مجھکو مین رعایت بہت کرون اوسکو جو مزدوری بہت نہ ملی تھی لاچار اوسپر راضی ہوئی اور وہ لعین اوسکے پہلے پہونچنے کے حضرت ایوبؑ کے پاس گیا اور کہا کہ بمکافات فعل ناروا نوبت بریدہ ہونے گیسوون تمہاری بی بی کی ہوئی آپ نے غصہ ہوکر سو چوب مارنیکی قسم کھائی لیکن تنگ گذران جناب باری اور طاعت اور عبادت مین مطلق کمی نکی اوس مردود کو حسد آیا اور غایت رشک سے ایکروز اپنی صورت کو بزرگ اور مقدس بناکر ساکنان اوس بقعہ کو کہا کہ مین ایک فرشتگان مقرب سے ہون مجکو بہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ حق تعالی نے غایت عتاب سے نام اسکا جریدہ انبیا مین سے محو کیا ہے اب تم جلد انکو یہان سے نکالدو ورنہ انکے قرب سے تمپر بھی آفت آسمانی نازل ہوگی حضرت کو اس بات کے سننے سے کمال ملال و اندوہگیر حال ہوا اور بے اختیار دست دعا انہون نے اوٹھایا اور ضرر اور تکلیف پانے کا گلہ ابلیس پر تلبیس کی شرارت کا کیا جیسا کہ خدا تعالی کلام مجید مین حکایتاً فرماتا ہے آیہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۘ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ یعنے اور یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو جسوقت پکارا اوسنے پروردگار اپنے کو یہ کہ ہاتہ لگایا ہے مجکو شیطان نے ساتہ ایذا کی اور عذاب کے لات مار پاؤن اپنے سے یہ ہی جا گہہ نہانیکی ٹھنڈی اور پینے کی اور دی ہمنے اوسکو اہل اوسکی اور مانند اوسکے ساتہ اونکے رحمت یعنی مہربانی اپنی طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے

فصل دوسری زائل اور دور ہونے اون محنتون مین حضرت ایوبؑ بکرم رب اکبر کے صاحب علیہ مین پارہ سورۂ انبیا مین اور پارۂ سورۂ ص مین لکھا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ایوبؑ کے پاس آئے اور کہا کہ کیون بیٹھے ہو انہون نے کہا رضا بقضاء الہی صبر کیا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بلائین خدا کے خزانون مین بہت ہین تم نہین اوٹھا سکنے کے حق سبحانہ تعالی سے اپنی عافیت چاہو حضرت ایوبؑ نے دعا کی اور اللہ تعالی نے وہ دعا قبول کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اپنا پاؤن زمین پر مارو حضرت ایوبؑ نے اپنے پاؤن زمین پر مارے بقدرت رب الارباب دو چشمہ آب انکے قدم کے نیچے پیدا ہوکر اوبلنے لگے ایک سرد اور ایک گرم حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ گرم چشمہ نہانے کے لیے ہے اور یہ سرد چشمہ پینے کے لیے پس حضرت ایوب علیہ السلام نے اوس گرم چشمہ مین غسل کیا کہ تمام علتین ظاہری بر طرف ہوگئین اور سرد چشمہ مین سے پیا کہ کل باقی علتین باطنی زائل ہوئین اور بعضی کہتے ہین ایک ہی چشمہ تہا غسل کے وقت گرم تہا اور پینے کے وقت سرد اور بعضون نے لکہا ہے کہ داہنے پاؤن سے آب گرم نکلا اور بائین پاؤن سے آب سرد اوسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت سے ایک چادر لائے کہ حضرت ایوبؑ اوسکو اپنے اوپر ڈالکر ایک ٹیلے پر بیٹھہ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرش پاکیزہ بہشتی پر انکو بٹھایا بعد ازان انکی بی بی آئی اور انکو انکی جگہہ پر نپایا فریاد و زاری کرتی تھی اور چپ و راست دوڑتی تھی حضرت ایوب علیہ السلام نے جب آواز سنی کہا ای عورت

کچہ اوسکا اثر نہوا ایکدن اوس ملعون نے آپکو بصورت ایک عورت کوتاہ بالون کے ظاہر کیا اور اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے گیسو مجہکو کتر دیوے
تو تجہکو مین رعایت بہت کرون اوسکو جو مزدوری بہت نہ ملی تہی لاچار اسپر راضی ہوئی اور وہ لعین اوسکے پہلے پہونچنے کے حضرت ایوب ع کے پاس
گیا اور کہا کہ بمکافات فعل ناروا نوبت بریدہ ہونے گیسوون تمہاری بی بی کی ہوئی آپنے غصہ ہو کر سو چوب مارنیکی قسم کہائی لیکن تنگ گزاری
جناب باری اور طاعت اور عبادت مین مطلق کمی نکی اوس مردود کو حسد آیا اور غایت رشک سے ایکروز اپنی صورت کو بزرگ اور مقدس بنا کر
ساکنان اوس بقعہ کو کہا کہ مین ایک فرشتگان مقرب سے ہون مجکو بتحقیق معلوم ہوا ہے کہ حق تعالی نے غایت عتاب سے نام اسکا جریدہ
انبیا مین سے محو کیا ہے اب تم جلد انکو یہان سے نکالدو ورنہ انکے قرب سے تمپر ہی آفت آسمانی نازل ہوگی حضرت کو اس بات کے سننے سے
کمال ملال و امنگیر حال ہوا اور بے اختیار دست دعا انہون نے اوٹہایا اور ضرر اور تکلیف پانے کا گلہ ابلیس پر تلبیس کی شرارت کا کیا جیسا کہ
خدا تعالی کلام مجید مین حکایتاً فرماتا ہے آیہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۘ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ
هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ یعنے اور یاد کر بندے ہمارے ایوب
کو جسوقت پکارا اوسنے پروردگار اپنے کو یہ کہ ہاتہ لگایا ہے ہمکو شیطان نے ساتہ ایذا کی اور عذاب کے لات مار پاؤن اپنے سے یہ ہے جاگہ نہانیکی
ٹہنڈی اور پینے کی اور دی ہمنے اوسکو اہل اوسکی اور مانند اوسکے ساتہ اونکے رحمت یعنی مہربانی اپنی طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون

فصل دوسری زائل اور دور ہونے اون محنتون مین حضرت ایوب ع کو رب الوہاب علیہ مین پارہ ۱۷ سورۂ انبیا مین اور پارہ ۲۳ سورۂ
ص مین لکہا ہے کہ حضرت جبرئیل حضرت ایوب ع کے پاس آئے اور کہا چپکے کیون بیٹہے ہو انہون نے کہا رضا بقضاء الہی صبر کیا ہے حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے کہا بلائین خدا کے خزانون مین بہت ہین تم نہین اوٹہا سکنے کے حق سبحانہ تعالی سے اپنی عافیت چاہو حضرت ایوب ع نے دعا کی اور
اللہ تعالی نے وہ دعا قبول کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اپنا پاؤن زمین پر مارو حضرت ایوب ع نے اپنے پاؤن زمین پر مارے
بقدرت رب الارباب دو چشمہ آب انکی قدم کے نیچے پیدا ہو کر ابلنے لگے ایک سرد اور ایک گرم حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ گرم چشمہ نہانے کے
لیے ہے اور یہ سرد چشمہ پینے کے لیے پس حضرت ایوب علیہ السلام نے اوس گرم چشمے مین غسل کیا کہ تمام علتین ظاہری بر طرف ہو گئین
اور سرد چشمہ مین سے پیا کہ کل باقی علتین باطنی زائل ہوئین اور بعضے کہتے ہین ایک ہی چشمہ تہا غسل کے وقت گرم تہا اور پینے کے وقت سرد
اور بعضون نے لکہا ہے کہ داہنے پاؤن سے آب گرم نکلا اور بائین پاؤن سے آب سرد اوسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بہشت سے
ایک چادر لائے کہ حضرت ایوب اوسکو اپنے اوپر ڈالکر ایک ٹیلے پر بیٹہہ گئے اور ایک روایت مین ہے کہ فرش پاکیزہ بہشتی پر انکو بٹہایا بعد از ساعت
انکی بی بی آئی اور انکو انکی جگہہ پر نہ پایا فریاد و زاری کرتی تہی اور چپ و راست دوڑتی تہی حضرت ایوب علیہ السلام نے جب آواز سنی کہا ای عجوز

تجھکو کیا درپیش آیا کہ تو زاری کرتی ہے کہا یہان میرا ایک بیمار تہا معلوم نہین کہ اوسکو کیا ہوا اور کہان گیا تمکو کچہ معلوم ہی حضرت ایوبؑ نے
کہا اوسکا کیا نشان ہے اور کیا نام اور کیا حال تہا کہا جب وہ تندرست تہا تو تجہ جیسا تہا اور نام اوسکا ایوبؑ پیغمبر خدا ہے اور اب کمال ضعیف
ہوگیا تہا کہ کیڑون نے تمام گوشت اور پوست اور رگ و پے اوسکا کہا لیا تہا حضرت ایوبؑ نے کہا اگر تو اوسکو دیکہے تو پہچان لیوے
کہا ہان پہچان لون کہا مین ایوب ہی ہون جب بغور اسنے دیکہا جانا کہ یہی ہین خوش ہوئی اور پوچہا کہ تم کیونکر ایسے ہوگئے حضرت ایوبؑ
نے اپنا حال بیان کیا اور زبان بشکر گذاری حضرت باری کشادہ کی اور باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اپنے گاؤن کو روانہ ہوئے
جب وہان پہونچے کہ جہان انکے فرزند ہلاک ہوئے تہے دیکہا کہ حضرت جبرئیلؑ نے ایک ایک کو آواز دی اور یہ بفرمان الٰہی باہر آئے تا آنکہ سب زندہ
ہوئے اور جب چراگاہ چارپایون مین گئے سبکو زندہ پایا اور تین عورتونکو کہ جنہون نے طلاق لی تہی پہر اونکو اپنے گہر مین لائے - اور صاحب
مواہب علیہ نے سورۂ انبیا کی تفسیر مین لکہا ہی کہ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جو نعمت کہ اونسے جاتی رہی تہی نقدی اور گائین اور
اونٹ اور گوسپند اور فرزند اللہ تعالی نے دوچند کر دیے اور ابر سرخ یا سفید انکے واسطے بہیجا کہ تین شبانہ روز ملخ زرین انپر برسائے
اور احتاف مین لکہا ہے کہ تین رات دن انکی گہر کے گرد سونیکی ٹڈیان برسین اور معالم مین لکہا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے انکی بی بی کو پہر جوان کر دیا
اور اوس سے چہبیس فرزند پیدا ہوئے اور معالم مین اور جلالین مین لکہا ہے کہ انکے دو خرمن تہے ایک گیہونکا اور ایک جو کا حق سبحانہ
نے دو ابر اوٹہائے کہ ایک خرمن گاہ گندم پر سونا اور ایک خرمن گاہ جو پر چاندی برسائی اور یہ سب نتیجہ انکے صبر کا تہا او سعالم مین
آیہ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ یعنے سوای اسکے نہین کہ پورا دیے جاوینگے صبر کرنیوالی ثواب اپنا بے حساب - لکہا ہے
کہ روز قیامت بلاکشان صابر کہ عرصات پر حاضر ہونگے اور انکے واسطے ایک ترازو نصب کرینگے اور مزد بیشمار اور صلہ بیحساب پاوینگے اور
انجام کام انکی بزرگی کا اس مرتبہ کو پہونچیگا کہ صاحب عافیت کہ دنیا مین جنکو کوئی الم نہ پہونچا ہوگا اور کوئی سختی نہ دیکہی ہوگی تمنا
کرینگے کہ کاشکے ہمارے جسم بھی مقراضون سے پارہ پارہ دنیا مین ہوئے ہوتے تا آج اہل بلا کے سلک مین جمع ہوتے اور اجر و ثواب انکا
پاتے اور حضرت ایوبؑ پہلے فقط نبی ہی تہے اور اس زمانہ مین صاحب شریعت ہوئے اور بسبب نازل ہونے صحائف کی منصب رسالت
پہونچے تب جب اوس قسم کے چاہا کہ اپنی بی بی کو سو لکڑیان مارین حضرت جبرئیل علیہ السلام از جانب حضرت ذوالجلال والاکرام پیغام
لائے کہ ای ایوبؑ یہ بے قصور ہے اور تمہاری خدمت بہت سی کی ہے اگر تم اسکو سو چوب مارو گے تو اچہا نہوگا حضرت ایوبؑ نے
کہا پہر کیا کرون کہ مینے جب قسم کہائی تہی کہا ایک دستہ چوب خرما خشک کی کہ گنتی مین سو ہون لیکر اسکو مارو کہ حکم خدا تعالی کا یہ ہے
آیہ وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ یعنے اور لے بیچ ہاتہ اپنے کے جہاڑو پس مار

ساتھ اوسکے اور مت چھوڑ اگر قسم اپنی تحقیق پایا ہمنے اوسکو صبر کرنیوالا اچھا بندہ تھا تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا یعنی - اور اپنی قسم اوتار
چنانچہ انہوں نے اسیطرح کیا اور اہل تاریخ نے لکھا ہی کہ بعد حصول شفا اسی برس انہوں نے زندگانی کی اور بعضون نے لکھا ہی کہ منزل حضرت ایوب
ارض شام میں مابین دمشق اور رملہ کی تھی جس مقام کو کہ اثینہ کہتے ہیں اور وہ ایک شہر تھا معمور اور آباد کہ دو چشمہ انکے قدوم میمنت لزوم
سے اوسمین پیدا ہوئے تھے اور ابتک موجود ہیں کہ اکثر علیل و مریض اطراف آفاق سے وہان آتے ہیں اور اوسکے استعمال سے صحت کلی
پاتے ہیں اور پھر اپنے وطن کو چلے جاتے ہیں اور انکے زمانہ میں کل تین شخص انکے ساتھ ایمان لائے تھے اور باقی لوگ طریق کفر و ضلالت
پر قائم تھے اور وہ تین بھی آخر الامر بعد ایمان کے مرتد ہو گئے اور انکی مجلس شریف سے حضوری موقوف کی اور لکھا ہے کہ ہرگاہ انہونے
امراض لاحقہ سے نجات پائی بدعوت اہل روم مامور ہوئے اور اوس دیار میں تشریف لیگئے اور آخر ایام حیات اور قریب وفات میں حومل کو
کہ ارشد اولاد انکا تھا اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور تجہیز و تکفین کی وصیت کی حلیہ ہمایون انکا کشیدہ قامت سیاہ چشم مجعد موی کوتاہ گردن
بزرگ سر غلیظ الساقین و الساعدین تھے اور رنگ انکا مائل بسرخی اور صفات انکے بر اور متقی اور رحیم دل بمساکین اور یتیم اور ارامل اور
مہمان نواز اور نعمت اور شدت میں ایکسے تھے ہمیشہ شکر منعم حقیقی بجا لاتے تھے اور شریعت انکی موافق ملت ابراہیم تھی اور مدت ابتلائے
مصائب انکی بقول کعب الاحبار سات برس تھی اور بروایت وہب تین سال اور انس بن مالک کہتا ہے تیرہ برس - کہتے ہیں کہ سات
برس مزبلہ یعنے گھورے میں بنی اسرائیل کے پڑے رہے کہ کوئی انپر التفات نکرتا تھا - اور وہان سے انکو اوٹھاتا تھا آخر الامر انکی بی بی رحمہ نے
اپنی سعی سے عذر و در کرکے اور انکو عریش پر ڈالکے وہان سے نقل کیا اور عمر مبارک انکی ترانوے سال اور بروایت صاحب عقد الجواہر
دو سو برس اور منتخب الجواہر میں ایک سو چار برس اور مدت دعوت ستائیس سال اور یہ قول اس روایت کی منافی ہی کہتے ہیں کہ بعد
از خلاصی بلا ستر برس زندگانی کی اور خلائق کو ہمیشہ بدین حضرت ابراہیم دعوت کرتے تھے اور حضرت حق جل و علا انکے باب میں فرماتا ہے
آیہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ۔ **بارہوان باب** ذکر شعیب خطیب الانبیا میں اور اس باب میں دو فصل ہیں **فصل پہلی**
ذکر نسب اور رسالت حضرت شعیب اور ہلاکت قوم کے اہل مدین سے تھے علما کو اختلاف ہی کہ حضرت شعیب نسل حضرت ابراہیم سے ہیں یا
اعقاب حضرت صالح علیہ السلام سے معالم التنزیل وغیرہ میں لکھا ہی کہ یہ دو پشت سے مدین بن ابراہیم کو پہونچتے ہیں اور روضۃ الصفا
میں مرقوم ہے کہ بروایت بعضے والدہ انکی میکائیل نام بنت لوط پیغمبر تہین - اور حضرت شعیب فصاحت بیان اور طلاقت لسان میں مشہور
جہانیان تھے اور خدا تعالی نے انکو دو قوم پر مامور فرمایا تھا ایک اہل مدین اور دوسرے اصحاب ایکہ اور بعضے کہتے ہیں کہ اہل مدین
اور اصحاب ایکہ ایک ہی گروہ سے عبارت ہی اور یہ باوجود عبادت اصنام اور پرستش اوثان کیال اور موازین میں عدالت نکرتے اور

کہتے تھے درہم اور دینار صرف مین لاتے تھے اور اتباع احکام شرعی نکرتے تھے حق سبحانہ تعالی نے حضرت شعیبؑ کو اونپر مبعوث فرمایا
چنانچہ سورۂ اعراف مین ارشاد کیا ہے آیہ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ
مِّن رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم
مُّؤْمِنِينَ ترجمہ یعنی اور بھیجا طرف مدین کے بھائی اونکے شعیبؑ کو کہا ای قوم میری عبادت کرو اللہ کو نہین واسطے تمہارے کوئی معبود
سوا اوسکے تحقیق آئی ہے تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے پس پورا کرو پیمان اور تول اور مت کم دو لوگونکو چیزین اونکی
اور مت فساد کرو بیچ زمین کے پیچھے درستی اوسکی کے یہ بہتر ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے جب حضرت شعیبؑ نے اس قوم کو افعال
ناشائستہ سے منع کیا اور صراط مستقیم ملت ابراہیمؑ پر دعوت فرمائی ایک جماعت کہ فی الجملہ بصیرت رکھتی تھی اور بحلیۂ دانش محلی تھی مطیع اور منقاد
ہوئی اور عادت قوم کو اختیار نکیا اور ایک طائفہ کہ اونکی جبلت مفطور شقاوت پر تھی اوسیطرح ضلالت و غوایت پر مصر رہا اور اعمال و
افعال قدیم سے اجتناب نکیا القصہ ہر گاہ آوازہ دعوت شعیبیؑ آویزۂ گوش عالم ہوا ساکنان دیار شام مشتاق دیدار ہمایون اطراف و
اکناف سے حضرت پاس آنے لگے منکران شریعت بدریافت حال رجوع خلائق اثنای راہ مین شائقونکو متابعت اور مصاحبت حضرت سے
مانع آئے حضرت شعیبؑ نے اوس طائفہ باغیہ کو فرمایا کہ ای قوم تم کیسبب ضلالت سرگردان وادی ہلاکت ہو اور نصیحت اور موعظت سے
متاثر نہین ہوتے اور دوسرونکو واسطے مانع آتے ہو اور حالات قرون سابقہ اور امم ماضیہ سے عبرت نہین پکڑتے خدا سے ڈرو اور اوسکی عقوبت
سے حذر کرو اور احکام الٰہی سنو اور اوسکے مطابق عمل مین لاؤ والا تم بھی بعذاب الٰہی اور عقوبت نامتناہی گرفتار ہوگے اور کچھ بہبود
اور تلافی نہوسکیگا اون بدکردارون نے سنتے زبان بخشونت کہولکر کہا شعیبؑ بت پرستی سے کہ ہم مین قدیم سے استمرار پایا ہے کیونکر چھوڑ دین
کہ اقارب اور عشائر ہمارے تیرے مطیع اور منقاد ہوجاوین اور جس جماعت نے کہ تیری متابعت کی ہے بالتحقیق وہ دیوانی ہوگئی ہین اگر
وہ عقیدۂ قدیمی پر درست اور اپنے آبا و اجداد کے دین پر مراجعت نہین کرینگے تو اونکو بیخانمان اس شہر سے نکالدینگے اور یہ مسامحت
اور رعایت کہ تیری نسبت ہمسے ظہور مین آئی ہے بواسطۂ قرابت اور بجہت ضعف و نقاہت کہ تجہ مین مشاہدہ کیا جاتا ہے ملحوظ ہے ورنہ سزا کو
دیتے ان تخیلات فاسدہ کی اسطرح تجکو دین کہ قدر عافیت معلوم ہووے اور از روی استہزا اور تمسخر اونکو انکو نماز پڑھتے دیکھکر
یہ بھی کہتے تھے کہ شاید یہ نماز ہی تمکو کہہ جاتی ہی کہ ہمکو پرستش اصنام اور تغلب موازین و مکیال اور تغیر درہم و دینار سے مانع آتا ہے
بھلا ایسا کب ہو سکتا ہے کہ تیرے اوہام و خیالات باطلہ کو راست سمجہ کر اپنے عقیدہ موروثی اور دین آبائی اور عادت قدیمی کو
چھوڑ دین جب حضرت شعیبؑ نے یہ جواب ناصواب سنے تو فرمایا کہ انجام اس بدگمانی کا عنقریب عتاب ربانی پاؤگے اور تمکو پاس قرابت

کہ ایذا دینے مین لحاظ کرتے ہو طرفہ نادانی ہے کہ پاسداری قرابت کی تو ملحوظ ہو اور رعایت بجا آوری احکام پروردگار مطلق کی ذرا اونکو بلکہ
برخلاف اطاعت سرکشی اور طغیان عمل مین لاؤ سواے ضلالت اور جہالت فطری کے کیا تصور کیا جاوے آیہ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا
اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنْهَا یعنے تحقیق باندہ لیا ہو ہمنے اوپر اللہ کے جھوٹ اگر پہر آوین بیچ دین تمہارے پیچہے اسکے کہ نجات
دے ہمکو اللہ اوس سے ــ بہرحال اب وقت تمہارے تعذیب کا قریب آپہونچا ہے اور جلد ظاہر ہو جاوے گا کہ باقی کون رہے گا
اور ہالک کون ہوگا اور حضرت نے بسبب طول مدت بغاوت کے زبان مناجات ساتہ دعا کی آیہ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ
خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ یعنے اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہمارے اور درمیان قوم ہمارے کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنے والا ہے ـ
کیونکہ انکے واسطے منتظر عذاب اور مترصد عقاب ہی کسواسطے کہ وحی سماوی باجابت دعا نازل ہو چکی تہی اور آپ مع مومنین باشارۂ حضرت
جبرئیل انسے ایک فرسنگ دور چلے گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز مہیب کی کہ اوس سے زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اوسکے
صدمے سے ہلاک ہوئے ــ روایت صحیح ہے کہ سواے دو قوم کے کوئی امت عذاب صیحہ سے ہلاک نہوئی ایک قوم صالحؑ اور دوسری انکی
قوم ــ لیکن قوم ثمود پر آواز نیچے سے حضرت جبرئیل نے کی تہی اور اہل مدین پر اوپر سے اور ایک روایت مین یہ بہی آیا ہے کہ جب اہل شہر
مدین نے آواز ہیبت ناک سنی اور زلزلہ عظیم دیکہا تو گہبرا کے بخوف وقوع عذاب سب اہل وعیال اور مال ومنال لیکے بیرون شہر جنگل و
صحرا کی طرف بہاگے اور وہان ابر آگ بہی برسی اور سب خاکستر ہو گئے چنانچہ تفصیل اسکی فصل آیندہ مین لکہی جاتی ہے

فصل دوسری

نازل ہونا عذاب کا اہل ایکہ پر کہ حضرت شعیبؑ انپر بہی مبعوث ہوئے تہے اور ذکر وفات اور مدت عمر انکی ــ جاننا چاہیے کہ اہل ایکہ مراد ہے
اسی قوم کے جنگل اور بن کے رہنے والون مین کہ وہ بہی وہی حرکات ناشائستہ دغابازی تول مین اور کمی ساتھ درہم و دنانیر مین کیا کرتے
تہے بعد ہلاک ہونے شہری لوگون کے حضرت شعیبؑ انکی موعظت و نصیحت پر مامور ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ اصحاب الرس پر
بہی یہی مامور ہوئے تہے لیکن صحیح یہ ہے کہ اصحاب رس کی ہدایت کو حضرت حنظلۃ الصادق کہ جنکا ذکر بعد حضرت عیسے علیہ السلام کے لکہا جاوےگا
مبعوث ہوئے تہے کسواسطے کہ نص صریح ناطق ہے حضرت شعیبؑ کے مبعوث ہونے کو اصحاب مدین پر بمقتضاے آیہ کریمہ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاهُمْ
شُعَیْبًا ط اور بموجب منطوق لازم الوثوق آیہ کَذَّبَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِیْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا
مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۝ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۝ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ یعنے جھٹلایا رہنے والون بن کے نے پیغمبرونکو جسوقت کہا واسطے اونکے شعیبؑ نے کیا نہین ڈرتے

تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون با امانت پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا اور نہین سوال کرتا مین تمسے اوپر اوسکے کچہ بدلا نہین بدلا میرا
مگر اوپر پروردگار عالمون کے پورا کرو میان کو اور مت ہو نقصان دینے والون سے اور تولو ساتہ ترازو سیدہی کے اور مت
کم دو لوگونکو چیزین اونکی اور مت پہرو بیچ زمین کے فساد کرتے اور ڈرو اوس سے جو پیدا کیا اوسنے تمکو اور خلقت پہلی کو اور تفسیر
اس آیہ مین صاحب مواہب علیہ نے لکہا ہی کہ اہل ایکہ سے حضرت شعیبؑ کے ساتہ کوئی ایمان نہین لایا ہرچند حضرت شعیبؑ نے انکو دعوت
کی ان بیدینون ناسعادتمندون نے اوسکی تکذیب کی آیہ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ۝ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ یعنے کہا انہون نے سوای اسکے نہین کہ تو جادو کیے گیون سے
ہے اور نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے اور البتہ گمان کرتے ہین ہم تجکو جہوٹون سے پس ڈالدے اوپر ہمارے ایک ٹکڑا آسمان سے
اگر ہے تو سچون سے آیہ قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ کہا حضرت شعیبؑ نے کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے جو کچہ کہ کرتے ہو تم
عبادت اصنام اور کم فروشی در طعام اور تمام معاصی جو عذاب کہ تمہارے اعمال کی جزا ہوگا تمہارے پاس پہونچیگا اگر مہلت چاہو گے
تو نہین ہوویگی آیہ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
یعنے پس جہٹلایا اوسکو پس پکڑا اونکو عذاب دن سائبان کے نے تحقیق وہ تہا عذاب دن بڑے کا تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے
اور نہ تہے اکثر اونکے ایمان والے ۔ اور **روایت** کرتے ہین کہ جب انہون نے انکار و استکبار مین حد سے تجاوز کیا حق تعالی نے
سات شبانہ روز حرارت انپر غالب کی اس مرتبہ کہ انکی چشمون اور کوؤن کا پانی جوش کہانے لگا اور بہ شدت گرمی سے گہبرا کر اپنے
گہرونمین گہس گئے وہان اور بہی زیادہ حرارت معلوم ہوئی پہر جنگل مین آئے اور ایک درخت کے نیچے بیٹہہ گئے الحاصل جو کہ دوزخیون کو
بعد قیام قیامت جہنم مین عذاب آتش ہوگا انکو دنیا مین ہی ہونے لگا جیسا کہ باریتعالی نے اصحاب شمال کے واسطے سورہ واقعہ
مین فرمایا ہے وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ۝ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝
وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَي الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنے اور صاحب بائین طرف والے کیا ہین صاحب بائین طرف والے بیچ باد گرم کے اور پانی
گرم کے اور سایہ دہوئین کے کہ نہین ٹہنڈا اور نہ حرمت والا تحقیق وہ تہے پہلے اس سے نعمت مین پلے ہوئے اور تہے استادگی کرتے
اوپر خلاف قسم بڑی کے ۔ القصہ مارے گرمی کے تڑپنے لگے کہ ناگاہ ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ٹہنڈی ہوا چلنے لگی اور ایک
دو مہر یکو پکارنے لگا کہ آؤ تا زیر سائبان ابر آسائش کرین تا آنکہ سب اوس سایہ ابر مین جمع ہوئے اور اوس ابر مین سے برق عظیم
چمکی اور ایک آگ پیدا ہوئی اور سبکو جلا کر خاکستر کر دیا اور بعضے کہتے ہین کہ جب انکو حرارت اور گرمی نہایت معلوم ہوئی حق تعالی نے

ایک پہاڑ کو حکم دیا کہ وہ پہاڑ اپنے مقام سے اوٹھکر مثل سائبان ہوا مین کھڑا ہوا اور اوسکے نیچے آب خنک پیدا ہوا اور جبکہ سب
اوس پہاڑ کے نیچے آرام و آسائش کے واسطے جمع ہوئی وہ اونپر گر پڑا اور یہ اوسکے نیچے سب دبکر ہلاک ہوئے اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ ایک جماعت ضعیف کہ شہر مین رہگئے تہے اونپر حضرت جبرئیلؑ نے ایک آواز ماری کہ جہنم واصل ہوئے اور جہان شرک اور لوث
وجود ناپاک انکے سے پاک ہوا اور حضرت شعیبؑ اور انکے توابع نے شر اوس طائفہ اور شر اوس عذاب نازل سے صحت و عافیت حاصل کی
پائی منقول ہے کہ جو لوگ کہ حضرت شعیبؑ کی متابعت کرتے تہے ستر آدمی تہے ہرگاہ کہ بقیہ قوم ہلاک ہوئی فرمان الٰہی صادر ہوا کہ
کہ اب تم یہین مدین مین اقامت کرو اور باتفاق اہل ایمان بہ پیغمبری مشغول اور مصروف رہو چنانچہ آنحضرت بموجب فرمودہ حضرت رب العزت
اوس سرزمین پر مقیم ہوکر باوامر و نواہی شریعت اقدام کیا کیے اور کہتے ہین کہ اپنی قوم کی ہلاکت سے اتنا روئے کہ اندہے ہوگئے
تا آنکہ حضرت موسیٰؑ انکے پاس آئے اور شبانی انکی بکریونکی اختیار کی اور انکے داماد ہوئے چنانچہ احوال اسکا حضرت موسیٰؑ کے قصے مین
بالتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ایک جماعت کہتی ہین کہ بعد مفارقت حضرت موسیٰؑ مکہ معظمہ مین تشریف لائی اور سات
برس چار مہینے تک یہین رہے پہر اس دنیاء فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی حلیہ مبارک انکا گندم گون میانہ قد اور صفات
انکے بغایت فصیح اور طلیق اللسان کہ فن مناظرہ اور مباحثہ مین اپنا نظیر نرکھتے تہے اور بکثرت استعداد علمی معروف اور مشہور تہے زبان
عربی مین انکو شعیبؑ کہتے تہے اور یثروب سریانی مین اور لقب انکا خطیب الانبیا تہا اور معجزے انکے بہت ہین ازانجملہ ایک یہ کہ جب
چاہتے تہے کہ جب بلند پہاڑ پر چڑہین وہ پہاڑ نیچا ہوجاتا تہا اور یہ اوسپر بآسانی چڑہ جاتے تہے اور عمر انکی بروایت بستان فقیہ ابو اللیث
دوسو چوبیس برس کی تہی اور بروایت روضۃ الصفا دوسو اور مدت دعوت اٹہاون سال اور مدفن ہمایون انکا بعضے کہتے ہین کہ ناحیہ
شام اور طائف کی ہے اور بعضون کے نزدیک مکہ مین درمیان صفا و مروہ کے اور اصح یہ ہے کہ حرم شریف مین وسط رکن اور
مقام کے مدفون ہین واللہ اعلم بالصواب باب تیرہوان بیچ بیان احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اس باب مین چودہ فصلین ہین

فصل پہلی بیچ نسب اور ولادت حضرت موسیٰؑ کے ایام بادشاہی فرعون بے عون مین اور ڈالنا انکو صندوق مین رکہکر دریا کے

رود نیل مین — معالم التنزیل مین در تحت آیہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ذُرِّیَّۃًۢ بَعْضُهَا
مِنْۢ بَعْضٍ یعنے تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آل ابراہیمؑ کو اور آل عمرانؑ کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے
اونکے بعضون سے — روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تین پشت کے ساتہ لاوی بن یعقوبؑ کو پہونچتے ہین اور ولادت
انکی زمان فرعون مین تہی اور صاحب مواہب علیہ نے سورۂ اعراف مین در ذیل آیہ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ

وَمَلَائِہٖ یعنی پہر بہیجا ہمنے پیچہے اون سب کے موسیٰ کو ساتہ نشانیون اپنی کے طرف فرعون کی اور سردارون اوسکے کی ۔ لکہا ہی اور روایت
کی ہے کہ وہ قابوس بن مصعب یا ولید بن مصعب تہا اور فرعون اوسکا لقب تہا کسواسطے کہ ہر بادشاہ مصر کو فرعون کہتے تہے جیسیکہ
خوندکار روم کو قیصر اور فرمان فرمای فارس کو کسری اور شہریار چین کو خاقان اور ملک حبش کو نجاشی اور شاہ یمن کو تبع اور فرمانروای
ہند کو راجہ کہتے ہین اور یہ فرعون اوس فرعون کی اولاد مین سے تہا کہ زمانہ حضرت یوسفؑ مین تہا ۱ور سورۂ غافر مین در ذیل آیہ
وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسفؑ پہلے اس سے ۔ بروایت اکثر ناقلان اخبار اسطرح پر ہے کہ جب
ریان ابن الولید نے دار دنیا سے بسرای عقبی رحلت کی قابوس اسکی سلطنت پر متصرف ہوکر مسند فرماندہی پر باستقلال تمام متمکن ہوا اور
رسوم کفر وضلالت کہ زمان ریان مین برطرف ہوگئی تہی اختیار کی اور عامہ مصریون نے انکی متابعت کی جب اسنے مشاہدہ کیا کہ اعقاب یعقوبؑ
اوس شیوۂ ناپسندیدہ سے انحراف کرتے ہین اور اوس طریقۂ مذموم سے استبعاد ڈہونڈہتے ہین تمامی بنی اسرائیل کو اپنی طاعت اور
بندگی مین لاکر کہا تم خادم اور مملوک ہمارے اقارب کے رہتے ہو اور غیبت یوسف علیہ السلام اور اوسکے بہائیون کی بسبب اقتضای روزگار
غنیمت جانکر ارتکاب اعمال شاقہ اور افعال فوق الطاقت پر انکو مامور کیا اور روزگار بنی اسرائیل زمان قابوس مین بمحنت گذران تہا
ہر گاہ کہ اسنے دار فنا غرور سے بمقام عذاب مقدور رحلت کی اوسکا بہائی ولید بن مصعب مملکت مصر پر قابض اور متصرف ہوا اور
اوسوقت مرغ سفید نے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکی تسکین خبر بخش پر عہدہ کیا تہا خاموش ہوا جب بنی اسرائیل نے یہ حال
مشاہدہ کیا تضاعف اعتقاد ورزالت اور جاہلیت انکا ہوا ۱ور یہ فرعون کہ فرعون الٰہی سے بی نصیب تہا بمراتب اور فراعنہ سے ظالم تر
تہا ۱ور بعضے کہتے ہین فرعون موسیٰؑ وہی فرعون یوسفؑ تہا کہ حضرت یوسفؑ کے ساتہ ایمان لایا تہا جب حضرت یوسف علیہ السلام نے
اس جہان سے رحلت کی تہی تو وہ پہر دین اسلام سے پہر گیا تہا اور تا زمان حضرت موسیٰؑ زندہ رہا ۱ور تفسیر عزیزی مین لکہا ہے کہ
جب فرعون کہ نام اوسکا ولید بن مصعب تہا اور اسکا سبب افروختگی چہرہ قابوس لقب ہوا تہا کسواسطے کہ قابوس آتش افروز کو کہتے
ہین ملک مصر پر دستیاب ہوا اور اسباب سلطنت وجاہ ہر طرف سے بہم پہنچاکر نزدیک اپنے قرار دیا کہ سب ارکان دولت اور اعیان
مملکت اور امیر وزیر تا ادنی اور فقیر مجکو سجدہ کیا کرین چنانچہ اول جسنے کہ اوسکو سجدہ کیا ہامان تہا اور پہر اور امرای اور جو لوگ کہ اسکے پایۂ
تخت سے دور تہے اونکے واسطے اپنی صورت کی تصویرین زرین بناکر اور تختہاے عاج و آبنوس اور زر وسیم پر نصب کرکر اور
گرد اون تختون کے تختہ ہای درختان زرین تنہ کہ پتے اونکے زمرد کے تہے اور شاخ اون درختون پر چاندی سونیکے جانور بناکر اور
چونچین اونکی جواہر نفیس سے تراش کر نصب کی تہی کہ جب اونکو خادمان تخت حرکت دیوین تو اون جانورون مین سے آواز پیدا ہووے

که ای اہل مصر فرعون تمہارا خدا ہے اوسکے واسطے سجدہ کرو بہیجی تہین کہ تمام مردم قصبات و قریات استماع اس صدا سے بی اختیار سجدہ کرتے
تہے اور اسنے آوازہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی آویزہ گوش کر رکہا تہا - جب تمام اہل مصر فرعون پرستی کرنے لگی بنی اسرائیل نے انکے ساتھ موافقت نکی اور
اوسکو سجدہ نکیا فرعون نے اونکے سردارون کو بلا کر ڈرایا اور کہا تم مجکو سجدہ نہین کرتے اور میری تصویرونکو نہین پوجتے معلوم ہوتا ہی کہ اپنی
زندگانی سے تم سیر ہوئے ہو اب اگر مجکو اور میری تصویرونکو سجدہ نکروگے تو مین تمکو بانواع عذاب معذب کرونگا - یہ کہا اور جلادونکو اسباب
تعذیب اپنے روبرو طلب کیا اور بنی اسرائیل کو ڈرایا سردارون بنی اسرائیل نے اپنے فرقہ سے کہا کہ عذاب اس بندہ جابر کا ایک ساعت سے
زیادہ نہوگا اور عقاب خدا تعالی دائم اور جاودان رہے گا - بہتر یہ ہے کہ عذاب فرعون پر صبر کرو اور ہرگز اسکو سجدہ کرنے سی گنہگار نہو تمام فرقہ
بنی اسرائیل نے اس عزم بالجزم پر متفق ہو کر آشکارا فرعون سے کہا کہ سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا جائز نہین ہے ہم تجکو ہرگز سجدہ نہین کرینگے
جو تیرا جی چاہے سو کر فرعون نے دیگہای مسی اور آہنی منگوائین اور اونمین روغن زیت اور گوگرد ڈالکر آگ پر گرم کروایا - جب وہ
دیگین گرم ہوئین اور روغن اور گوگرد جوش کہانے لگا تو بنی اسرائیل کو اوسمین ڈالتا تہا اور جلاتا تہا اور یہ ہرگز اوس ملعون کو سجدہ
نکرتے تہے اور کہتے تہے کہ پروردگار ہمارا وہی خدا ہے کہ پیدا کنندہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا تہا ہم اوسی خداوند کی ساتہ گرویدہ ہین آخر
تا آنکہ جماعت کثیر بنی اسرائیل سے جل گئی - ہامان کہ وزیر فرعون تہا عرض کی کہ بادشاہ اسوقت انکو مہلت دیوی تا سوچ سمجہ کر یہ فرمان
بادشاہی کو قبول کرین فرعون جلانے انکے سے بازرہا اور تکلیفین مثل بیگار وغیرہ انپر مقرر کین اور روز بروز دعوی انانیت اسکا بڑہتا گیا
کہتے ہین کہ ابلیس علیہ اللعنہ نے جب یہ بات سنی کہا مجکو اس کلام کے سننے کی طاقت نہین ہے یعنی اسپنے بہتر ہونیکا دعوی کیا تہا تو یہ تمام بلا مجکو ہوئی
یہ کہ ایسا لاف و گزاف مارتا ہی اسکا کیا حال ہوگا - قصص مین لکہا ہی بعد ازانکہ فرعون نے دعوی خدائی کا کیا حق تعالی نے اوسکے بدن مین
بہت سے عیب پیدا کیے اور دریاے رود نیل کو خشک کیا خلق جمع ہو کر آئی اور کہا اگر تو خدا ہے تو رود نیل کو روان کر بس یہ تنہا جنگل مین
گیا اور لشکر مین سے اپنے ساتہ کسیکو نہ لیگیا اور جہان کہ آبادی نہ تہی وہان ایک غار کے اندر گیا اور بسبب ترس خوف خدا تعالی کے طوق گلے
مین پہنا اور روبقبلہ ہو کر بدرگاہ حضرت معبود حقیقی سجدہ مین گیا اور کہا خداوندا تو خدائی بی نیاز ہے اور برحق ہے اور مین باطل پر ہون
ولیکن مینے ملک دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہے جو کچہ مجکو چاہیے اس جہان مین مجکو دے کہ دنیا کے واسطے دین کو کہوتا ہون آخرت مین
کچہ نہین چاہتا معاذ اللہ عجب بے نصیب تہا کہ ملک فانی کو سعادت جاودانی چہوڑ کر اختیار کیا اور جو کہ اسمین اور اوسمین تفاوت
تہا نہ دیکہا - القصہ جب فرعون بے عون نے یہ مناجات کی ناگاہ حضرت جبرئیل ایک مرد بزرگ کی صورت پیدا ہوئے کہ فرعون نے کہا تو
کون ہے کہا مین ایک فریادی ہون ایک شخص کی شکایت لایا ہون کہا یہ داد چاہنے کا کیا مقام ہے یہ کلام ہو رہا تہا کہ رود نیل پر

بقدرت رب جلیل پانی پیدا ہوا فرعون نے شاد ہو کر کہا ای شخص اپنا قصہ بیان کر کہ تیری داد مین دون کہا جو بندہ کہ اپنی گردن حکم
خداوند سے پھیرے اور اوسکا صاحب اوسکو نافرمانی پر بھی اچھی طرح رکھے اوسکی سزا کیا ہووے ۔ فرعون نے کہا اوسکی جزا یہ ہے
کہ رود نیل مین غرق کرین اوس مرد نے کہا کہ تمہاری بارگاہ بادشاہی مین مجھ غریب کو بار کب ملیگا اگر اس حکم کو آپ دستخط کر دین تو کمال
انصاف ہووے تا اس حجت سے اوس بندیکو کاربند کرون کہا قلم اور دوات اور کاغذ موجود نہین کہا میرے پاس ہے اور قلمدان اوسکے
روبرو رکھدیا فرعون نے لکھا کہ جو بندہ نافرمانی اپنے خداوندکی کرے اور اپنے ہی مالک اوسکو اچھی طرح رکھے جزا اوسکی یہی ہے کہ اوسکو دریای نیل
مین غرق کرین وہ فرد یہ نوشتہ لیکر چلا گیا اور بعضے روایت کرتے ہین کہ فرعون نے ایک آواز سنی کہ ہمنے رود نیل کو تیرے فرمان مین کیا جب
تو کہیگا رواں ہوگا اور جب تو کہیگا ٹھہر جا ٹھہر جاویگا اور جب تو کہیگا بلند ہو تو پہاڑ پر چڑھ جاویگا اور جب تو کہیگا نیچے ہو تو اوتر جاویگا چنانچہ
فرعون نے اپنی قوم کے آگے اسیطرح کر دکھایا اور جب یہ کرامت ظاہر دیکھی تو اوسکی خدائی پر اعتقاد کامل لائی اور مطلق اس مضمون سے
آگاہ نہوئی کہ بندہ کو خواجہ کا دعوی سزاوار نہین ہے خصوصًا ایسی نعمتون پر اوسکی جو کفران کرتا ہو اوسکا انجام کیا ہوگا اور مدارک
التنزیل اور تبیان وغیرہ تفسیرونمین نقل کیا ہے کہ ایکدن حضرت جبرئیل بصورت مستغاثی دیوان مظالم فرعون مین آئے اور کہا
حکم امیر اوس بندیکی شان مین کیا ہے کہ جو بندہ اپنے خواجہ کے مال مین نشو و نما کرے اور اختیار امور دنیوی اوسکو حاصل ہو اور یہ ترتیب
سب بندون مین ممتاز ہووے پھر کفران نعمت کر کر دعوا خواجگی کا کرے اور اپنے مولا کا فرمان نہ بجا لاوے اور بعضے کہتے ہین کہ عبارت لکھکر
پیش کی پھر کیف فرعون نے اپنے ہاتھ سے اوس فتوی کے نیچے لکھا ۔ کہتا ہی ابو العباس ولید بن مصعب کہ سزا اوس بندیکی کہ اپنی آقا پر خروج اور
اوسکی نعمت پر کفران کرے یہ ہے کہ اوسکو دریای نیل مین غرق کرین حضرت جبرئیل اوس خط کو اوسکے ہاتھ سے لیکر چلے گئے تا آنکہ ایکدن فرعون نے
تین شب متواتر خواب ہای متوحش اور خوفناک دیکھے کہتے ہین کہ آگ اوس خواب مین نظر آئی کہ تمام شہر مصر اور ملک قبطیونکو جلاتی چلی آتی ہے اور
جب محلہ بنی اسرائیل مین لگتی ہے لوگیکو کچھ ضرر نہین پہونچاتی اور بنی اسرائیل کے محلہ مین سے بڑے بڑے اژدہا اون نکلکر فرعون
پر حملہ کر کر تخت پر سے اوسے گرا دیا اور مولانا یعقوب چرخی نے تفسیر سورہ والنازعات مین لکھا ہو وہب بن منبہ کی روایت سے کہ فرعون
علیہ اللعنہ نے ایک شب خواب مین دیکھا کہ اوسکو کہتے ہین ایک شخص پیدا ہوگا اور تیرا الملک خراب کریگا پھر کیف جب یہ بیدار ہوا اپنی قوم کو کہا
اندوہناک ہو کر کہا کہ یہ خواب نہایت پریشان سے دیکھا ہے سب زاہد وعابد اور اوسکی مملکت مین ہزار جادوگر اور ہزار کاہن اور ہزار منجم تھے
سبکو جمع کیا اور خواب کو اونکے روبرو بیان کیا سبنے کہا چالیس دنکے بعد ہم جواب دینگے پھر سب نے کمبل پہنی اور جو کی روٹی کھانی شروع
کی اور زمین مین خاک پر سونا اختیار کیا اور راتونکو بیدار رہنا اور دنکو روزہ رکھنا اور جنکو پوجتے تھے اونکو پوجنا اور آگے اونکے زاری کرنی اور اونکی

تسخیر کے اعمال پڑھنے مین مصروف ہوئے تا وہ حقیقت خواب فرعون سے آگاہ کرین اور جو کہ دیو اوس زمانے مین آسمان پر جاتی تھے اور
فرشتون سے کلام کرتے تھے اور جو چیز کہ دنیا مین پیدا ہوتی تھی دیو وہان سے سنکر کاہنونکو خبر پہونچاتے تھے اکثر تفاسیر مین تحت آیہ وحفظناہا
من کل شیطان رجیم کے لکھا ہے کہ ابن عباس نے نقل کی ہے کہ از زمان حضرت آدم علیہ السلام تا زمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیو آسمان پر
جاتے تھے اور فرشتون سے کہ اخبار لوح محفوظ کی درس مین پڑھتے تھے سنکر زمین پر آکر اپنے دوستون سے اور کاہنون سے کہتے تھے اور
وہ اونکے آگاہ کرنے سے خبرین غیب کی دیتے تھے اور وہ ظہور مین اوسیطرح پر آتی تھین تو لوگ انکے معتقد بہت تھے جب حضرت روح اللہ پیدا
ہوئے تو اونکو تین آسمانون سے ممانعت ہوئی اور جب ولادت باسعادت حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی سب آسمانون
پر جانے سے موقوف ہوئے اور انکے رجم کے لیے شہاب ثاقب آسمان دنیا پر مقرر ہوا اور اب کہانت بالکل مسدود ہو گئی۔ القصہ جب حاملان
عرش کو وحی پہونچی کہ ہم بنی اسرائیل مین ایک پیغمبر پیدا کرتے ہین کہ وہ ملک فرعون کو برباد کریگا اور اوسکو ہلاک کریگا اور شب جمعہ فلانے
مہینے مین تین ساعت کے بعد اپنے باپ کی پشت سے اپنی ماں کے رحم مین آویگا۔ دیوون نے سنکر زمین پر آنکر کاہنون اور منجمون اور ساحرون سے
کہا کہ چالیس دن کے بعد اسطرح ہوگا انہون نے فرعون بے عون کے آگے آنکر بیان کیا فرعون نے کہا کیونکر اسکی مان معلوم ہووے کہ مار ڈالون
تا یہ موجود نہونے پاوے کہا ہم نہین جانتے کہ وہ کسکے رحم مین آویگا لیکن اتنا کرسکتے ہین کہ شب جمعہ مردان بنی اسرائیل کو انکی عورتون سے
جدا کرین تا یہ شخص وجود مین نہ آوے اور یہ نجانا کہ تبدیل تقدیر ربانی بہ تدبیر انسانی امر محال ہے جو وہ کرنا چاہتا ہے اوسمین کسیکی کیا
مجال ہے کہ ہونے دیوے۔ غرض اوس رات کو سب مردان بنی اسرائیل کو ایک جا جمع کیا اور ہر ایک کو کہدیا کہ آجکی رات صبح تک یہان رہنا
اور منجم تمام شب بیدار رہے اور فرعون مع عمران پدر موسیٰ کہ یہ اوسکی خواص مین سے تھا شہر مصر مین گیا اور فرعون کو معلوم تھا کہ فر
عمران بنی اسرائیل مین سے ہی اور لشکر شہر کے باہر رہا فرعون نے عمران کو کہا کہ میرے محل کے دروازے پر رہیو کہین جانا نہین اور اسیطرح
کپڑے پہنے ہوئے سورہنا عمران نے اسیطرح کیا عمران کی بی بی کو کسی سے معلوم ہوا کہ اس وقت وہ شہر مین ہے انکی پاس آئی اتفاقاً یہ دونون
جمع ہوئے اور قطرہ نطفے نے کہ مادہ وجود اوس دریتیم یعنے حضرت موسیٰ کا تھا سحاب نیسان صلب پدر سے صدف شکم مادر مین قرار پکڑا اور
لکھا ہے کہ عمران کے پہلے بھی دو فرزند تھے ایک پسر کہ ہارون نام رکھتا تھا اور ایک دختر کلثوم نام عمران نے اپنی بی بی سے کہا اگر تجکو حمل
رہے گا اور بچہ پیدا ہوگا جس شخص سے کہ فرعون ڈرتا ہے غالب ہے کہ وہی فرزند ہوگا اگر ایسا ہو تو اوسکو پوشیدہ بہت رکھنا اور کبھی زبان پر نہ لانا
غرض کہ اوسی شب مین بعد آدہی رات کے جو منجمون نے آسمان پر نظر کی نشان پایا کہ اوس پسر کا مادہ رحم مادر مین آیا فریاد کرنی شروع کی
فرعون نے پوچھا کہ یہ کیا غل ہے عمران نے کہا بنی اسرائیل کی آواز ہوگی کہ آپسمین بازی کرتے ہین جب صبح ہوئی منجمون نے منہ اپنا

نکالا گیا اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور فرعون کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اور کہا کہ تیرا دشمن آج رات کو اپنی ماں کی پیٹ مین آیا فرعون غصہ ہوا
اور کہا جب اوسکی ماں جنے گی تو مین اوسکی تدبیر کرونگا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے کاہنون نے کہا کہ اب تیرا دشمن ظاہر ہوا
فرعون ناپاک غمناک ہوا اور کہا سب بنی اسرائیل کی عورتونکو جمع کرو اور انکے فرزند کہ اس مہینے مین پیدا ہوئے ہین اونمین سے لڑکونکو
مار ڈالو اور لڑکیونکو چھوڑ دو۔ صاحب معالم اور مدارک اور مواہب علیہ نے بیچ تفسیر آیہ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَہْلَہَا شِیَعًا
یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِیْ نِسَآءَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۝ یعنے تحقیق فرعون نے تکبر کیا تھا بیچ زمین کے اور
کیا تھا لوگون اوسکے کو فرقہ مختلف ضعیف جانتا تھا ایک فرقے کو اونمین سے ذبح کرتا تھا بیٹون اونکے کو اور زندہ رہنے دیتا تھا بیٹیون
اونکی کو تحقیق وہ تھا مفسدون سے اس کی تفسیر مین لکھا ہے اور کہا ہے کہ مراد فرقہ ضعیف سے گروہ بنی اسرائیل ہے اور مصنفین مذکورین نے
تفصیل اس اجمال کی یون لکھی ہے کہ فرعون نے دایہ ہای مصر کو بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر متعین کیا اور اونپر اورونکو موکل کیا
تھا کہ جس جگہ کوئی حاملہ لڑکا جنے فی الحال اوسکو مار ڈالو تا آنکہ نوے ہزار لڑکا مار ڈالا جو دائی کہ حضرت موسیٰ کی ماں پر موکل تھی جب وہ
پیدا ہونے لگے تو وہ حاضر ہوئی اور انکو اپنے ہاتھو مین لیا اور انکی صورت دیکھی انکے جمال باکمال پر شیفتہ اور فریفتہ ہوئی اسنے حضرت
موسیٰ کی ماں سے کہا ای بی بی غم نکہا کہ مین اس لڑکے کو ظاہر نہین کرونگی اور جو لوگ کہ موکل اور متعین ہین اونسے کہدونگی کہ یہ بچہ
لڑکی تھی مری ہوئی پیدا ہوئی اوسکو خاک مین دبا دیا لیکن اس شرط سے کہ اس فرزند سعادتمند کو کوئی تیرے اقربا اور ہمسائی مین سے
بھی نہ دیکھنے پاوے حضرت موسیٰ کی ماں نے تین مہینے تک پوشیدہ رکھا اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ بعد ولادت
جو لوگ کہ اوپر موکل اور متعین تھے وہ ناگاہ انکے گھر مین دیکھنے کیواسطے آگھسے تھے اور حضرت موسیٰ کی بہن نے انکو اوٹھا کر ایک تنور مین کہ روٹیان پکانیکے
لیے روشن کیا تھا ڈالدیا اور وہ لوگ کہ دیکھنے کو واسطے آئے تھے جب اونہون نے دیکھا کہ کوئی بچہ نہین ہے پھر گئے اور انکی ماں نے تنور پر
جا کر دیکھا کہ آگ گلزار سراسر بہار ہو رہی ہے اور حضرت موسیٰ اوسمین کھیل رہے ہین اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ بعد خالی پھر جانے
جواسیس فرعون کے مادر موسیٰ نے انکی بہن سے پوچھا کہ بھائیکو کیا کیا اوسنے حال ڈالدینے تنور کا ظاہر کیا یہ گھبرا کر تنور پر آئین دیکھا
کہ آگ بھڑک رہی ہے اور اندر سے آواز آتی ہے کہ ای مادر مہربان غم نکہا کہ حق تعالیٰ نے آتش سوزانکو مجہپر گلستان کیا ہے جیسا کہ میری جد امجد
حضرت ابراہیم پر کیا تھا یہ سنکر حیران ہوئی اور کہا کیونکر تجھکو نکالون اونہون نے جواب دیا کہ بسم اللہ کہکر ہاتھ ڈالو اور مجھکو نکالو تجھکو
بھی کچھ گزند اس آتش تند سے نہین پہونچیگا۔ القصہ بعد اسکے انکی ماں انکو پوشیدہ پرورش کرتی تھی اور پیوستہ با دل خستہ ترسان
اور ہراسان رہتی تھی کہ فرعون بدرجہ کمال تفحص اور تجسس مین مشغول تھا۔ مواہب علیہ مین مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی ماں اونکو

لاوی بن یعقوب علیہ السلام سے تھی اور معالم مین لکہا ہی کہ دختر لاوی تھی اور یوخابذ نام تہا نون کے ساتہ اول ہم مین اور عین المعانی
مین لکہا ہی یوخابذ یای مثناۃ تحتانی کے ساتہ اول اسم بہر تقدیر منطوق لازم الوثوق آیۃ وَاَوْحَیْنَا اِلٰی اُمِّ مُوْسٰی اَنْ اَرْضِعِیْهِ فَاِذَا خِفْتِ
عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ہ یعنے اور وحی کی ہمنے طرف ماں موسیٰ کی یہ کہ دودہ پلا
اوسکو پہر جب ڈر تو اوپر اوسکے پس ڈالدے اوسکو بیچ دریا کی اور مت ڈر اور مت غم کہا تحقیق ہم پہیرنے والے ہین اوسکو طرف تیرے اور
کرنے والے ہین اوسکو پیغمبرون سے۔ حضرت موسیٰ کی ماں کو الہام ہوا یا اونہون نے خواب مین دیکہا کہ کوئی کہتا ہے کہ اسکو دودہ پلا
اور پرورش کر اور جب تجکو خوف و خطر ہووے کہ لوگ اسکا قصد کرینگے اسکو صندوق مین رکہکر دریای نیل مین ڈالدے اور دشمنونکی
طرف سے خاطر جمع رکہ کہ اوسکو ضائع نہین کرسکینگے اسکی فراق مین غمگین اور اندوہناک نہو کہ اندک زمانہ مین ہم اسکو تیری سپرد کردینگے
اور بسبب دلخواہ تیرے پاس پہونچا وینگے اور اوسکو نبوت اور رسالت کی ساتہ مشرف کرینگے جب حضرت موسیٰ کی ماں کو معلوم ہوا کہ فرعون
تجسس درباب بنی اسرائیل مین مبالغہ رکہتی ہین ایک نجار سا عمران نام کہ عمران کا آشنا تہا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لنبا اور
پانچ بالشت چکلا بنا دیوے جب وہ صندوق بنچکا تو عمران کے پاس وہ بڑہی اوسکو لایا اون نے اوسکو حضرت موسیٰ کی ماں کو سپرد کیا
اور عمران کے خیال مین آیا کہ اوسکے پاس وہ جو لڑکا ہو چاہتی ہے کہ اوسکو اس صندوق مین رکہکر جو لوگ کہ پسران بنی اسرائیل پر موکل ہین
اونسے پوشیدہ کہین بہیجدیوے یہ کماشتہ فرعون کے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے زبان بستہ ہوگئی پہر اپنے گہر مین آنکر چلا
کہ فرعون کے پاس جاکر تمامی حالات بیان کرے آنکہین نابینا ہوئین جانا کہ وہ مولود کہ جسکا کاہنون نے نشان دیا ہے یہی ہے توبہ کی
فی الحال آنکہین روشن ہوگئین اور نادیدہ اوسکے ساتہ ایمان لایا اور بعضے کہتے ہین کہ آل فرعون مین سے مومن وہی ہے اور پہر
حضرت موسیٰ کی ماں نے اوس صندوق کو رال سے لپیٹ کر اور حضرت موسی علیہ السلام کو نہلا کر اور لباس فاخرہ پہنایا اور خوشبو
لگائی اور اوسمین لٹا کر آنکو کنارہ رود نیل پر لیگئی ناگاہ ابلیس پر تلبیس بصورت اژدہای بزرگ نمودار ہوا اور بولا کہ اسکو اگر بہاؤگی
تو ایک لقمہ کرجاؤنگا مادر موسیٰ کہ عقیلہ صالحہ تہی تہیا سا یہ سمجہی کہ اگریہ جانور ہے تو قوت نطق اسکو کیونکر حاصل ہے غالبا کہ شیطان رجیم
ہے کہ مجکو وسوسہ مین ڈالتا ہی تا فرمان الہی سے جو مجکو خواب مین ہوا ہے باز رہون اس تصور سے کچہ توہم نکیا اور اوس صندوق کو دریا
مین ڈالدیا اور آپ روتی ہوئی گہر کو پہری چونکہ اوس دریا کی ایک جدول فرعون کے خانہ باغ کی نہر مین جاتی تہی وہ صندوق بہتا ہوا
مجہری نہر سے اوس باغمین آیا اور اوسوقت فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نام اوس نہر کی کنارے پر بیٹہے ہوئی سیر اور تماشا دیکہہ رہی تہے
آسیہ قوم بنی اسرائیل سے تہی سبط نبوت سے۔ اور عین المعانی مین لکہا ہی کہ آسیہ حضرت موسیٰ کی پہوپہی تہی۔ الحاصل جب وہ صندوق

انکے آگے پہونچا انہون نے اوسکو پکڑ لیا اور کہولکر دیکہا ایک لڑکا خوبصورت کہ رخ مانند ماہ اور آنکہین سیاہ اوسمین لیٹا ہوا ہی جمال بیمثال
دیکہکر حیران ہوئے قتادہؓ کہتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ کی آنکہونمین ایسی سیاہی اور ملاحت تہی کہ جو کوئی انکو دیکہتا تہا شیفتہ اور مفتون
انپر ہوتا تہا - آسیہ خاتون زن فرعون نے جب اونکی آنکہین دیکہین بجان و دل اوسکو الفت اور محبت پیدا ہوئی اور معالم مین
لکہا ہی کہ فرعون کی ایک بیٹی تہی سوای اوسکے اور کوئی لڑکا بالا نہ تہا اور اوسکو بہی علت برص عارض تہی کہ کسیطرح کا علاج فائدہ نکرتا تہا
اور کاہنون نے کہا تہا کہ فلانے دن اور فلانی ساعت وقت طلوع آفتاب رود نیل مین سے ایک بچہ نو پیدا آدمی کا دستیاب ہوگا اور
یہ علت آب دہن اوسکے سے زائل ہوگی اوس روز معہود کہ پیر کا دن تہا فرعون اور آسیہ مع دختر اور دیگر محارم اور اہل کنارہ رود نیل پر
آنکے انتظار مین مشغول موعود کا کہ رہے تہے کہ ناگاہ وہ صندوق برو سے آب ظاہر ہوا اور لہرون مین ہوتا ہوا آیا فرعون نے اوسکو دیکہکر حکم دیا کہ یہ چیز جو دریا
مین بہتی ہوئی چلی آتی ہے اسکو میرے پاس لے آوو آیہ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
كَانُوا خَاطِئِينَ یعنے پس اوٹہا لیا لوگون فرعون کے نے تاکہ ہووے واسطے اونکے دشمن اور غم تحقیق فرعون اور ہامان اور لشکر اوسکے تہے خطاکار
انہون نے ہر طرف سے کشتیان دوڑاکر اوس صندوق کو لیکر فرعون کے آگے حاضر کیا جب اوس صندوق کو کہولا تو اوسمین ایک لڑکا خوشنما
دیکہا حاضرین اور ناظرین کے دلمین محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو غصہ پیدا ہوا کہ اس فرزند کو قتل کرنا چاہئے کیونکہ سالہا گذرے [illegible]
کہ جسکو کاہنون نے کہا ہی وہ دشمن فرعون کی ہووے گا [illegible] شاید یہ وہی ہو جس بات سے فرعون کو واسطے خوف و خطر کے
[illegible] وہی اس بچے کا [illegible] باز رہو اور اسکو زندہ رہنے دو کہ اپنی بیٹی کا اسکے ساتہ علاج کرینگے پہر تہوڑا سا آب دہن حضرت موسیٰؑ کا
کوڑہ کی جگہ ملا دیکہا کہ فی الحال جاتی رہی جلدی سے اوس لڑکی نے اوس لڑکے کا مونہہ چوما اور گود مین لیکر گلے سے لگا لیا آیہ وَقَالَتِ امْرَأَتُ
فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ یعنے اور کہا عورت فرعون کی نے ٹھنڈک
آنکہونکی ہے واسطے میرے اور واسطے تیرے مت مار اسکو شاید کہ نفع دے ہمکو یا کر لیوین ہم اوسکو بیٹا اور وہ نہ سمجہتے تہے القصہ آسیہ نے
فرعون سے کہا یہ بچہ کہ میری اور تیری آنکہونکی روشنی ہی اسکے سبب ہمارے فرزند نے شفا پائی اسکو نمار شاید کہ ہمکو اس سے اور فائدے
ہوویں کہ علامتین خیریت اور برکت کی جبین مبین اسکی سے ظاہر اور ہویدا ہین قابل فرزند مین لینے کے ہی فرعون نے کہا مجہکو بذات خود اسکے
ساتہ حاجت نہین ہے لیکن جو تو اسکے ساتہ محبت رکہتی ہے اور خواہش کرتی ہے اسکو تجہکو بخشا وہ انکی تربیت اور پرورش مین مشغول ہوئی
اور حدیث نبوی اور قول مصطفوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا ہے کہ اگر جسطرح آسیہ نے کہا اسیطرح فرعون بہی کہتا ہر آئینہ حق تعالی
اوسکو بہی ہدایت فرماتا جیسے کہ آسیہ کو ہدایت فرمائی القصہ آسیہ سے لوگون نے کہا کہ اسکا نام رکہہ کہا مینے اسکا نام موسیٰ رکہا کسو واسطے کہ اسکو

پانی اور شجر مین سے پایا ہے اور موسی بمعنی آب ہی او شجر بمعنی درخت یعنے صندوق چوبین بہتا ہوا دریا مین سے آیا ہی روایت
کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کی مان نے اپنی بیٹی سے کہ مریم نام تھا اور صحیح یہ ہے کہ نام اوسکا کلثوم تھا اوس سے کہا تھا کہ تو رود نیل کے کنارے
پر جا اور دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہے جب وہ فرعون کے باغ مین گیا یہ بھی باغ مین آئی اور صورت حال مشاہدہ کی اور جلد سے جا کے
مانکو خبر دی جب حضرت موسیٰ کی مان نے یہ حال سنا نہ صبر او رہا نہ قرار ہوئی اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ جب سنا کہ اوسکو فرزند بنا لیا
اسکا دل اندوہ اور غم سے فارغ ہوا آیہ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰی فَارِغًا اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنے اور ہو گیا دل مان موسیٰ کا خالی صبر سے تحقیق نزدیک تھی کہ ظاہر کر دیوے اوسکو اگر نہ باندہ رکھتے ہم اوپر دل اوسکے
کے ہمت تو کہ ہووے ایمان والون مین سے ۔ اور نزدیک تھا مارے خوشی کے چاہا کہ اظہار کرے کہ یہ فرزند میرا ہے لیکن احتیاطاً سکوت اور صبر کیا آیہ وَقَالَتْ
لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۔ اور کہا اوسنے واسطے بہن موسیٰ کی پیچھے پیچھے چلی جا اوسکے پس دیکھتی تھی اوسکو دور سے
اور وہ نہ جانتی تھی کہ حضرت موسیٰ کی بہن ہے روایت کرتے ہین آٹھ رات دن کسی دائی کا دودہ نہ پیا آیہ وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ اور
حرام کر دین ہمنے اوپر اوسکے دائیان پہلے اوس سے تا آنکہ وہ بیچارہ اور اوسکی قوم لاچار ہوئی اور حضرت موسیٰ انگشت شہادت چوستے تھے
جب حضرت موسیٰ کی بہن نے دیکھا کہ یہ دائی کسکے واسطے مضطرب و حیران ہین آیہ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤی اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ
لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۔ پس کہا اوسنے کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر ایک گھر والون کے کہ پالین اوسکو واسطے تمہارے اور وہ واسطے اوسکے بہت خیر
خواہ ہی شفقت سے اسکو تربیت کرین ہامان کہ فرعون کا وزیر تھا اوسنے یہ کلمہ سنتے ہی کہا اس عورت کو پکڑ لو کہ جس گھر مین کا یہ لڑکا ہے جانتی
ہے اسنے کہا میننے اس غرض سے کہا ہی کہ نیک خواہ فرعون کی ہون یہ مین نہیں جانتی کہ بچہ کسکا ہے چنانچہ اوسکی تسلی ہوئی اور کہا جا اوسکو لے آ یہ جا کر مانکو لے آئی
آیہ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ پس پھیر لائے ہم اوسکو طرف مان اوسکی
کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اوسکی اور نہ غم کہا وے اور تو کہ جانے تحقیق وعدہ اللہ کا حق ہے و لیکن اکثر اونکے نہین جانتے ۔ اوسوقت حضرت
موسیٰ فرعون کی گود مین تھے فرعون نے حضرت موسیٰ کو اسکی گود مین دیدیا ۔ اور ہر چند اور دایہ کو بلا لاتے اور انکو دیتے تھے حضرت موسیٰ
اوس سے منہ پھیر لیتے تھے اور اوسکا دودہ نہ پیتے تھے جب انکو انکی مان کی گود مین دیا اوسکا دودہ پینے لگے فرعون نے پوچھا کہ تو کون ہے
کہ اس طفل روشن ضمیر نے تیری طرف میل کی ہے کہا مین عورت ہون خوشبو اور پاکیزہ تن اور دودہ میرا بغایت شیرین اور پاک ہے جو لڑکا
میرے پاس ہوے آوے گا وہ دودہ میرا پینے لگے گا فرعون نے کہا اجرت اسکی مقرر کر کر اسکو دیدو کہ یہ اپنے گھر لیجا کر پرورش کرے ہر ہفتے
مین ایکدن ہمارے پاس لے آیا کرے حضرت موسیٰ کی مان انکو لیکر شادان اور فرحان اپنے گھر مین چلی آئی اور جانا کہ وعدہ الٰہی سچ اور درست ہے

اور مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین بیچ سورہ طہٰ مین لکھا ہی کہ ایکدن فرعون حضرت موسیٰ کو گود مین لیے ہوئے تھا حضرت موسیٰ نے ایک ہاتھ اسکی داڑھی کیطرف کہ جواہر سے مرصع تھی دراز کرکر قدرے اوسمین سے نوچ لی اور دوسرے ہاتھ سے ایک سخت طمانچہ اوسکے منہ پر مارا فرعون بدبخت غصہ ہوا اور حکم کیا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ آسیہ خاتون نے کہا اس بچہ نے کہ چمکتا ہوا جواہر دیکھا اس سبب سے یہ حرکت کی اگر آگ کی انگارے دیکھے تو یقین ہے کہ اوسمین بھی ہاتھ ڈالدیوے اور ہاتھ مین لیلیوے پھر ایک طشت پر از انگارۂ آتش اور ایک طاس پر از یاقوت احمر لاکر حضرت موسیٰ کے سامنے رکھو انہون نے اپنا ہاتھ دراز کیا اور چاہا کہ یاقوت اوٹھالیوین حضرت جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم ملک العلام نے الفور اوس مقام پر پہونچے اور انکا ہاتھ انگارون پر رکھدیا اور انہون نے ایک چنگاری اوسمین سے اوٹھا کر منہ مین رکھلی کہ زبان جل گئی اور گرہ زبان مین پڑگئی کہ اس سبب سے لکنت اور بستگی انکی زبان مین ہوئی تھی اور ایسا تتلا کر بولتے تھے کہ اچھی طرح انکا کلام سمجھ مین نہ آتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اونکا ہاتھ جل گیا تھا اور ہرچند فرعون علاج کرتا تھا اچھا نہوتا تھا جب مبعوث ہونیکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کی فرعون نے کہا کونسے خدا کی طرف دعوت کرتا ہی کہا اوس خدا کیطرف کہ جسنے میرے ہاتھ کو شفا بخشی اور تو اوسکے علاج سے عاجز تھا اور جب موسیٰ آٹھ برس کے ہوئے تو ایکدن فرعون کی روبرو مودب بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ فرعون نے مرغباز سے کہا کہ ہمارے جنگی مرغ کھولدے اوسنے جو پہلے مرغ کو کھولا وہ نکل کر اپنے دونون بازو ونکو حرکت دیکر آواز کرنے لگا حضرت موسیٰ نے کہا سچ کہا تو نے فرعون نے کہا یہ کیا کہتا ہے حضرت نے جواب دیا کہ اسنے اپنے پروردگار کی تسبیح کی اس عبارت مین کہ پاک ہے وہ خداوند کہ بیشمار ان کو تا این مدت دراز بدولت و حشمت سرفراز کیا اور نعمتہای گوناگون عطا فرمائین اور وہ ہر نعمت کے مقابلہ مین کفران اور ناسپاسی کرتا ہی فرعون نے کہا ای موسیٰ مرغکوان باتون سے کیا مطلب اپنی طرف سے یہ سب طوطیہ بندی تو کرتا ہی حضرت موسیٰ نے مرغکو آواز دی کہ ہان آؤ اور جس زبان مین کہ مفہوم خاص و عام ہو کلام کر وہ خروس آگے آیا اور بزبان فصیح اوسی کلام کا اعادہ کیا اوسوقت فرعون کا چہرہ متغیر ہوگیا اور نہایت خوفناک ہوا ہامان اوسکا وزیر حاضر تھا عرض کیا کہ اس مرغکو جادو کیا ہے اسکو اسیوقت ذبح کرڈالا چاہیے اوسکو ذبح کرڈالا حق تعالی نے پھر اوسمین اعادہ روح فرمایا کہ وہ ہوا مین اوڑ گیا اور آدمیونکی نظر سے غائب ہوا اور جب حضرت موسیٰ نو برس کے ہوئے تو ایکدن فرعون نے انکو تخت پر اپنے پاس بٹھایا اور جمیع اعیان دولت اور ارکین سلطنت گرد اگرد تخت کھڑے تھے فرعون نے موافق عادت از روی نخوت و تکبر کلمات کفر کہنے شروع کیے حضرت موسیٰ خشم آلودہ ہو کر تخت پر سے اوتر آئے فرعون نے کہا ای موسیٰ کہان جاتا ہے حضرت نے تخت پر ایک لات ماری کہ اوسکے دونون پائے ٹوٹ گئے اور فرعون اوسپر سے اوندھا گر پڑا اور اوسکی ناک سے بہت سا خون بہا حاضرین دربار کفر مدار مین ولولہ پیدا ہوا اور حضرت موسیٰ جلدی سے بھاگ کر آسیہ پاس چلے آئے اور اس قصہ سے مطلع کیا۔ جب فرعون محل مین آیا دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہین فرعون

آسیہ پر عتاب شروع کیا کہ تو نے مجکو اس طفل کو مارنے ندیا اب یہ اخر کا شورہ پشتی کرتا ہی آسیہ [illegible] اطفال صغر سنی مین اپنے مان
باپ کی ساتہ شوخیان کیا کرتے ہین جای شکایت نہین ہے بلکہ دلیل ہے اس امر پر کہ بعد از بلوغ لیس ہنیز یہ سب شوخیان اور قوت مان
باپ کی دشمنون پر عمل مین لاویگا اور وزیر و امیر سب خوف سطوت اس طفل بزرگ قدر سے بر سر حساب رہین گے پہر فرعون کی روبرو
دستار خوان چناگیا اور خاصہ حاضر ہوا اور فرعون نے کہانا زہر مار کرنا شروع کیا اور حضرت موسیٰ اوسکے ہمراہ کہاتے تہے اتفاقاً ایک بزغالہ
تمام و کمال دم پخت کیا فرعون کے روبرو رکہا ہوا تہا حضرت موسیٰ نے اوس بزغالہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ وہ بزغالہ اوٹھکر
دوڑنے لگا فرعون نہایت متعجب ہوا آسیہ نے کہا یہ سب باتین بنا بر بقای ملک و دولت تیری کے کام آوینگے اس فرزند کو غنیمت جان —
القصہ مدت تک فرعون حضرت موسیٰ کے ساتہ براہ ادب اور شفقت سلوک کرتا اور کسیطرحکا تعرض انکی حال سے نکرتا تہا تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
تینتیس ۳۳ برس کے ہوے ایکدن کنارہ رود نیل پر بعد وضو نماز پڑہ رہے تہے ناگاہ ایک شخص خواص فرعون مین سے وہان گذرا کہا ای موسیٰ یہ کسکے
واسطے عبادت کرتا ہی کہا اپنی آقا اور خداوند کے واسطے اوسنے کہا تمکو کوئی خداوند اور آقا نہین چاہیے اپنی باپ کی یہ فرعون ہے عبادت کرو
اور مین اس بات سے فرعون کو خبردار کرتا ہون حضرت موسیٰ نے کہا ای زمین اسکو لے زمین تا بزانو اسکو دہنسا لیگئی اور ہرگز نچہوڑا تا آنکہ اوسنے
قسم غلیظ یاد کی کہ مین ہرگز فرعون کو اس حقیقت سے آگاہ نہین کرنے کا زمین نے اوسکو چہوڑدیا اور یہ چلا گیا لیکن انکی حکایت نماز اور طریق
عبادت فرعون کے خصوصون مین شایع اور ذائع ہوئی اور رفتہ رفتہ فرعون کو بہی خبر پہونچی اوسنے کہا جب موسیٰ نماز و عبادت مین مشغول ہووے
تو مجکو خبر کرو کہ مین اپنی آنکہ سے دیکہون کہ کسطرح پرستش کسکی کرتا ہی ایک خواص فرعون منتظر وقت اور کمین فرصت مین رہا جب دیکہا کہ
حضرت موسیٰ نے نماز شروع کی جاکر فرعون کو مطلع کیا یہ ملعون آپ آیا اور کہڑا رہا تا آنکہ حضرت موسیٰ نماز سے فارغ ہوے پوچہا کہ ای موسیٰ
یہ پرستش کسکے واسطے کرتا ہی فرمایا بنا بر اپنے اوس آقا کی کہ مجکو کہلاتا ہی اور پلاتا ہے اور پہناتا ہے اور تربیت کرتا ہے فرعون نے کہا تو نے
سچ کہا کہ یہ سلوک مینے تیرے ساتہ کیے ہین اور کرتا ہون بالجملہ حضرت موسیٰ اس امر کے بعد بوڑہے ہوے اور دراز عمر بنی اسرائیلونکو اپنے پاس بلاتے
اور اونکے ساتہ صحبت رکہتے اور انس و الفت پکڑتے تہی اور یہ امر فرعونیون پر نہایت شاق ہوتا تہا حتی کہ ایکدن سرداران بنی اسرائیل
کو اپنے مجلس مین جمع کیا اور پوچہا کہ تم کب سی بعذاب فرعون گرفتار ہوا انہون نے کہا کہ مدت دراز سے ان بلیات مین مبتلا ہین حضرت موسیٰ نے
فرمایا کہ یہ عقوبت خدا کی طرف سے ہے تمہارے گناہونکی مکافات مین ہے اب چاہیے کہ کچہ نذر اپنے اوپر لازم کرو کہ اگر حق تعالی یہ عقوبت
تمپر سے اوٹہالیوے تو اوسکے شکرانہ مین ادا کرو سب نے کہا کہ ہم روزے رکہین گے اور بہت طعام مساکینونکو کہلاوینگے فرمایا کہ ایک
چیز اپنے واسطے سوای اسکے قبول کرلو کہ کفایت کریگی اور وہ یہ ہے کہ اپنے پروردگار کی اطاعت کرو اور عصیان اور کفران سی پرہیز و اجتناب

جانو سب نے کہا بجان و دل ہمنے قبول کیا۔ پہر حضرت موسیٰؑ نے کہا مینے سنا ہے کہ زمان پیشین مین جماعت بت پرستونکو حق تعالیٰ نے
بہیج کر ایک پیغمبر سے سرفراز کیا تہا اونہون نے اوس ہادی کی قدر نجانی بلکہ اوسکے واسطے ہیزم کرشتاری جمع کرکر آگ روشن کی اور
اوسکو اوس آتش مین ڈالا۔ لیکن اوس آگ نے اوسکو کچہ ضرر نہ پہونچایا یہ قصہ کیونکر تہا کہا وہ پیغمبر ہمارا اور تمہارا جد تہا حضرت ابراہیم علی نبینا
و علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ بس اپنے جد کے طور پر رہو اور ایذاے فرعون اور فرعونیون سے نہ ڈرو کہ حق تعالیٰ انکے
شر کو تمسے آخر کو دفع کریگا واللہ الموفق والمعین **فصل دوسری** مارنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک قبطی کو اور جانا مدین مین اور حضرت
شعیبؑ کی دختر کو خواستگاری مین لانا قولہ تعالیٰ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَاسْتَوٰی اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ یعنے اور
جب پہونچا جوانی اپنی کو اور پورا ہوا دیا ہمنے اوسکو حکم اور علم اور اسیطرح جزا دیتے ہین ہم احسان کرنیوالونکو۔ بہرحال جب حضرت موسیٰ
علیہ السلام بڑے ہوئے تو تمام آدمی انکو بزرگ کہتے تہے اور فرزند فرعون سمجہتے تہی تا آنکہ جب یہ بیس برس کے ہوئے چنانچہ مواہب علیہ مین
سورہ شعرا مین درذیل آیہ وَلَبِثْتَ فِیْنَا مِنْ عُمُرِکَ سِنِیْنَ ۝ اور رہا ہے تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے کتنے برس اور معالم مین سورہ
طٰہٰ مین بیچ تفسیر آیہ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰکَ مِنَ الْغَمِّ یعنے اور قتل کیا تہا تو نے ایک نفس کو پس نجات دی ہمنے تجکو ایک غم سے اور
بقول ابن عباس کہ کعب الاحبار سے نقل کیا ہے کہ اسوقت حضرت موسیٰؑ کی بارہ برس کی عمر تہی اور ایک قول سے معالم مین سورہ شعرا مین
تیس برس کی بہی روایت کی ہے بہرحال وقت قیلولہ یعنے دوپہر کو یا بعد نماز شام حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر مصر مین یا کسی اور شہر مین
کہ ولایت مصر مین سے تہا آئے اور دیکہا چنانچہ خدا تعالیٰ سورہ قصص مین فرماتا ہے آیہ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَۃٍ مِّنْ اَہْلِہَا فَوَجَدَ
فِیْہَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ ہٰذَا مِنْ شِیْعَتِہٖ وَہٰذَا مِنْ عَدُوِّہٖ فَاسْتَغَاثَہُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِہٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّہٖ فَوَکَزَہٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْہِ
قَالَ ہٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ ۝ یعنے اور اندر آیا بیچ شہر کے اوپر وقت غفلت کے لوگون سے پس پایا بیچ اوسکے دو مرد
کہ لڑتے تہے یہ کہ ایک قوم اوسکی سے اور یہ دوسرا دشمن اوسکے سے تہا پس فریاد کی اوسنے کہ قوم اوسکی سے تہا اوپر اوس شخص کے
کہ دشمن اوسکے سے تہا پس مکا مارا اوسکو موسیٰ نے پس تمام کی زندگی اوپر اوسکے کہا یہ حرکت شیطان کی ہوئی تحقیق وہ دشمن ہے
گمراہ کرنیوالا ظاہر۔ کہ ایک مرد قبطی کہ قوم فرعون مین سے تہا اور ایک بنی اسرائیل کہ اولاد حضرت یعقوبؑ مین سے تہا آپسمین خصومت
کر رہے تہے اور وہ قبطی فرعون کا نان بائی تہا اور اوس مرد کو کہ بنی اسرائیل مین سے تہا لکڑیان اوٹہانیکی تکلیف دیتا تہا اور تفسیر
عزیزی مین لکہا ہے کہ وہ قبطی داروغہ مطبخ بادشاہ کا تہا اور بوجہ لکڑیونکا بزور حکومت بنی اسرائیل سے چہینتا تہا جب بنی اسرائیل نے
حضرت موسیٰؑ کو دیکہا فریاد کرنے لگا حضرت موسیٰؑ نے قبطی سے کہا اسکو چہوڑ دے اور اس غریب سے کچہ نکہو قبطی نے انکا کلام کو رد کیا اور کہنا

نہ مانا انہون نے اوسکے ماتھے پر ایک ایسا مکا مارا کہ وہ گر پڑا اور مر گیا حضرت موسیٰ اور وہ بنی اسرائیل وہان سے بھاگ گئے اور قبطیون مین سے اوسوقت کوئی موجود نہ تھا پھر حضرت موسیٰ نے پروردگار کے آگے استغفار کیا آیہ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ٭ کہا اے پروردگار میرے تحقیق مینے ظلم کیا جان اپنی کو پس بخش مجکو پس بخش دیا اوسکو تحقیق وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بعضے کہتے ہین یہ بھی کہا یارب یہ ذلت مجھسے بسہو و غفلت واقع ہوئی اور مینے اپنی نفس پر ستم کیا مجکو بخش اور معاف کر حق تعالی نے معاف کیا۔ الغرض حضرت موسیٰ ہراسان تھے کہ مبادا کوئی قصاص کی طلب کو پیدا ہووے آیہ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ٭ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ مَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ٭ یعنے پس فجر اوٹھا بیچ شہر کے ڈرتا ہوا خبر لیتا پس ناگہان وہ شخص کہ جسنے مدد مانگی تھی اوس سے کل پکارتا ہے اوسکو کہا واسطے اوسکے موسیٰ نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر پس جب قصد کیا کہ پکڑے اوس شخص کو کہ وہ دشمن تھا اون دونون کا کہا اے موسیٰ کیا چاہتا ہے تو یہ کہ مار ڈالے مجکو جیسا مار ڈالا تھا ایک جی کو کل نہین ارادہ کرتا تو مگر یہ کہ ہو سرکش بیچ زمین کے اور نہین ارادہ کرتا یہ کہ ہو صلح کرنے والون سے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ دوسرے دن پھر اوسی شخص کو کہ جسنے استغاثہ کیا تھا دیکھا کہ فریاد کر رہا ہے اور ایک اور قبطی پر یاری اور مددگاری طلب کرتا ہے حضرت موسیٰ نے کہا تو عجب مرد گمراہ ہے اور اوسپر غصہ کیا اور چاہا کہ قبطی کو پکڑ کر اوس سے چھڑا دین بنی اسرائیل نے جانا کہ میری طرف آتا ہے تا مجکو مار ڈالے کہا اے موسیٰ آیا تو چاہتا ہے کہ مجکو بھی مارے جیسے کل قبطی کو مار ڈالا جب اوس قبطی نے سنا معلوم کیا کہ کل اوس قبطی کو موسیٰ نے مارا ہے اسنے جا کر فرعون کو خبر کی اور اوسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا اور حضرت موسیٰ کا قتل مقرر ہوا اور ایک شخص مومن کہ آل فرعون مین سے تھا کہتے ہین کہ خالہ زاد بھائی فرعون کا تھا اور نام اوسکا جبرئیل تھا اور تیسر مین لکھا ہے کہ خازن فرعون تھا اور مدارک اور معالم مین لکھا ہے کہ بقول بعضے ابن عم فرعون تھا اور بقول بعضے سبطی یعنی بنی اسرائیل تھا۔ بہرحال جب وہ اس حال پر ملال سے آگاہ ہوا اوسنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر کہا فرعون اور اوسکی قوم کے اشرافون نے مشورہ کیا ہے اور چاہتے ہین کہ تیرے اوپر قبضہ اوٹھاوین اور بقصاص اوس قبطی کے کہ جسکو تونے مار ڈالا ہے خون تیرا کرا دین۔ اگرچہ جانتا ہون کہ بکرم اللہ تعالی تجکو آزار نہین پہونچا سکتے لیکن چاہیے کہ تو اس شہر سے باہر چلا جا کہ مینے از روی مسلمانی اور نصیحت اور مہربانی جتا دیا ہے چنانچہ خدا تعالی کلام مجید مین فرماتا ہے آیہ وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ۫ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ٭ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٭ یعنے اور آیا ایک مرد پرلی طرف شہر کی سے دوڑتا ہوا اور کہا اے موسیٰ تحقیق یہ سردار

مصلحت کرتے ہین بیچ تیرے تو کہ مار ڈالین تجکو پس نکل تحقیق مین واسطے تیرے خیر خواہون سے ہون پس نکلا اوس شہر سے ڈرتا ہوا خبر لیتا ہوا کہا ای رب میرے نجات دے مجکو قوم ظالمون سے چنانچہ حضرت موسیٰ اوسیوقت بے زاد و بے راحلہ اور بے رفیق طریق اوس شہر سے نکلے اور ڈرتے تھے کہ مبادا کوئی پیچھے تلاش مین نہ آوے اور کہتے تھے خداوندا مجکو اس گروہ ستمگار سے بچا ۱۱ اور ایک جگہ لکھا ہے کہ حضرت جبرئیل آئے اور کہا ای موسیٰ شہر مدین کیطرف متوجہ ہو اور سر راہ مدین پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کر دیا اور حضرت موسیٰ اودہر کو متوجہ ہوئے مصر سے مدین تک آٹھ دنکی راہ تھی اور حضرت موسیٰ رستہ نجانتے تھے کہتے تھے شاید خدا تعالی مجکو راہ راست مدین کی دکہاوے پس آٹھ دن راہ چلے گئے اور بجز گہانس اوس راہ مین کچھ کہانیکی چیز نتھی آیہ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے پانی اوپر اوسکے ایک جماعت لوگونکی کہ پلاتے تھے پانی اور پایا ورے اونسے دو عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنی کو کہا کہ کیا ہے حال تمہارا کہا اون دونون نے کہ نہین پلاتے ہم یہانتک پانی کہ پہر جاوین چرواہے اور باپ ہمارا بوڑہا ہے بڑا۔ القصہ ایک کوئین پہ شہر مدین کے کنارے پر تہا پہونچے دیکہا کہ ایک گروہ آدمیون کا جمع ہے اور اپنے مواشی کو پانی دیتے ہین اور دو عورتین الگ ایک گوشہ مین اپنی گوسفندین لیئے کہڑی ہین اور اپنی گوسفندونکو روک رہی ہین تا وہ جو پانی پیتی ہین اوسمین جاکر نہ ملجاوین چونکہ انبیا کو شفقت ذاتی ہوتی ہے حضرت موسیٰ کا دل کڑہنے لگا اور چاہا کہ اونکی مدد کرین اونکے پاس گئے اور بطریق ادب کہا تم کسواسطے اپنی گوسفندونکو پانی نہین دیتی اور اور ونکے ساتھ اختلاط کرنیسے منع کرتی ہو اونہون نے کہا ہم اپنی گوسفندونکو پانی نہین دیتے جبتک کہ وہ چرواہے اپنی گوسفندونکو پانی پلاکر اپنے ریوڑون کو چراگاہ مین نہین لیجاتے پہر جو کچھ کہ زیادہ اور جو پایا انکے مواشی سے پانی بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی گوسفندون کو دیتے ہین کسواسطے کہ اس کام مین کوئی ہمارا مددگار نہین ہے اور باپ ہمارا پیر ضعیف ہو اونکو طاقت نہین کہ ہمارے ساتھ آوے اور ہماری مدد کرے۔ کہتے ہین کہ وہ حضرت شعیب کے بہائی کی بیٹیان تہین اور مشہور یہ ہے کہ حضرت شعیب کی بیٹیان تہین جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اونکے حال سے آگاہ ہوئے تو الیونکے پاس گئے اور کہا ان ضعیفونکو کیون انتظار مین رکہتے ہو پہلے انکی بہیڑ گوسفندونکو سیراب کردو کہ جلد اپنے گہر چلی جاوین۔ اونہون نے اونکو از روے تحکم اوسنا اور کہا ہم انکو پانی نہین دیتے اگر تجسے ہوسکتا ہے تو ہی انکو پانی کہینچکر پلادے حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئین پر گئے اور حضرت موسیٰ کو قوی ہیکل اور رشید دیکہکر وے چپ ہو رہے اور ایک کنارے پر جاکر نظارہ کرنے واسطے کہڑے ہوگئے آیہ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝ یعنے پہر پانی پلایا واسطے اونکے پہر گیا طرف سایہ کی پس کہا ای رب میرے تحقیق مین واسطے اوس چیز کے کہ اوتارے تو طرف میرے بہلائی سے محتاج ہون۔

لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے باوجودیکہ آٹھہ دن سے بھوکے تھے تنہا اوس ڈول سے کہ دس آدمی پانی کھینچتے تھے کھینچکر عورتونکی گوسفندون کو سیراب کیا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک اور کوئین پر جاکر اور پتھر کہ چالیس آدمی اوٹھا سکتین او سپر رکھا تھا اکیلے اوس کوئین پر سے اوٹھا کر پھینک دیا اور اوس ڈول کے ساتھ کہ چالیس آدمی کھینچ سکتین اکیلے کھینچکر انکی مواشی کو سیراب کیا پھر چلی گئین اور حضرت موسی علیہ السلام ایک دیوار یا درخت کی سایہ مین بیٹھہ گئے اور کہا خداوندا جسطرف کہ تونے مجکو بھیجا وہان پہونچنے کا محتاج ہون اور تو جانتا ہے کہ بسبب مدد کرنے دین کی محتاج ہوا ہون اور تونگری کہ فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑ دی ہے الغرض حضرت شعیبؑ کی بیٹیان کہ اوسدن جلد اپنے گھر پہونچین انکے باپ نے پوچھا کہ آج تم جلد کیونکر آئین اور حضرت شعیبؑ باوجودیکہ اندھے تھے لیکن بسبب عادت ہر روز گوسفندون کو ہاتھہ پھیر لیا کرتے تھے اور معلوم کر لیتے تھے کہ بھوکی ہین یا پیاسی اوسدن جو گوسفندونکو دیکھا کہ اچھی طرح سے سیراب ہین اسکا سبب دریافت کیا انہون نے تمام قصہ عرض کیا اور فضائل اور مناقب حضرت موسی علیہ السلام کے بیان کیے حضرت شعیبؑ نے ایک بیٹی کو کہا کہ اوسکو جا کے لے آؤ تا اوس فرخندہ صفات سے اوس حسن سلوک کی مکافات کرون آیہ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا یعنے پس آئی اوسکے پاس ایک اون دونون مین سے چلتی تھی شرماتی کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجکو تو کہ دیوے تجکو مزدوری اوسکی کہ پانی پلایا تونے واسطے ہمارے ۔ چنانچہ اوسنے آنکر حضرت موسیٰ کو کہا کہ میرے باپ نے سلام کہا ہے اور تمکو بلایا ہے کہ مزدوری دیوے کہ تمنے ہماری مواشی کو پانی پلایا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے نہ بطمع مزدوری بلکہ حضرت شعیبؑ کی زیارت کیواسطے جانا قبول کیا اور روانہ ہوئے پس جس راہ سے کہ جاتے تھے وہ دختر نیک اختر آگے آگے جاتی تھی اور حضرت موسی علیہ السلام پیچھے پیچھے اور جب ہوا سے اوس لڑکی کا کپڑا اوڑتا تھا اور کہین سے بدن کھل جاتا تھا تو آپ اوسکو کہتے تھے کہ تو میرے پیچھے پیچھے آؤ اور منہ سے مجکو رستہ بتاتی جا اور ایک روایت ہے کہ نامحرم کے کلام کرنیسے بھی راضی نہوئے اور کہا کہ پتھر اوٹھا اوٹھا کرکے پھینکتی جا پس لڑکی جسطرف پتھر پھینکتی تھی حضرت موسیٰ اوس طرف کو جاتے تھے آیہ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٭ یعنے پس جب آیا موسیٰ اوسکے پاس اور بیان کیا اوپر اوسکے قصہ کہا مت ڈر نجات پائی تونے قوم ظالمون سے ۔ غرض کہ جب یہ حضرت شعیبؑ کے گھر مین پہونچے اور سلام کیا اور حضرت نے سلام کا جواب دیا اور مصافحہ کیا اور احوال پوچھا حضرت موسیٰ نے تمام قصہ بیان کیا حضرت شعیبؑ نے جانا کہ یہ نبوت کے گھرانے سے ہے کہا خوف نکر کہ تونے گروہ ستمگاروں سے نجات پائی اس ولایت مین اونکو دسترس نہین ہے پھر حضرت موسیٰ کے آگے کھانا رکھا حضرت موسیٰ نے اوسپر ہاتھ نہ ڈالا اور کہا مین کار آخرت کو دنیا کے واسطے نہین بیچتا یعنے میں نے تمہارے مویشی کو برائے خدا پانی پلایا ہے نہ برائے جزا ۔ حضرت شعیبؑ نے کہا یہ طعام تیرے کام کی مزدوری مین نہین ہے بلکہ ہماری عادت ہے کہ جو کوئی ہمارے گھر مین

آتا ہے بطریق ضیافت اوسکی خدمت کرتے ہین اب کہ تم مہمان ہو اور یہ ما حضر حاضر ہے تمہاری مروت سے ایسا جانتے ہین کہ اسکو رد نکرو گے
حضرت موسی علیہ السلام نے کہانا تناول کیا اثنا ے اس حال مین آیہ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ
الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿ یعنے ایک بیٹی نے اپنے باپ سے کہا کہ اس شخص کو اگر ہو سکے تو گوسفندونکی چرائیکے واسطے نوکر رکہا چاہیے کہ امین
اور طاقت والا ہے کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے کہا تجکو قوت اور توانائی اسکی کیونکر معلوم ہوئی اوس دختر بلند اختر نے تمام احوال
ڈول کہینچنے کا اور پتہر کے اوٹہانے کا اور پیچہے پیچہے آنے کا بیان کیا حضرت شعیبؑ جب اس حال سے مطلع ہوئے آیہ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ
اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ سَتَجِدُنِیْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ ﴿ یعنے
حضرت موسیٰ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ان دونون لڑکیون مین سے جسکو تم کہو تمہاری زوجیت مین دون اس امر پر کہ آٹہہ برس
میری گوسفندونکی شبانی کرو اور اگر دس برس تک کرو تو تمہاری عنایت اور مہربانی ہوگی حضرت موسی علیہ السلام نے قبول کیا
اور کہا ان دونون مدتون مین سے کہ آٹہہ برس یا دس برس ہین جو نسی مجسے ہو سکیگی تمام کرونگا اور تمہاری خدمت اپنی سعادت جانتا ہون
اور کچہ مجہپر شاق نہین ہے اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ ہم کہتے ہین کارساز ہے۔ عیون المعانی مین سورۂ قصص مین لکہا ہے کہ پہلی شرعیتون مین
لڑکیون کا مہر باپ کے واسطے ہوتا تہا اور عورتون کے باپ لیتے تہے ہماری شرعیت مین بحکم آیہ جلیلہ آیہ وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ﴿ اور دو
عورتونکو مہر اونکی خوشی سے۔ منسوخ ہوا اور یہ کہ جو منافع کہ مہر ہو سکتے ہین ممنوع ہے امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رضی اللہ
عنہ اور کہتے ہین معنی اس آیت کریمہ کے مراد یہ ہے کہ تزویج کرتا ہون مین بیٹی اپنی کو تیرے ساتہ نہ یہ کہ مہر میری بیٹی کا یہ کہ آٹہہ برس میری
شبانی کرے۔ القصہ حضرت شعیبؑ نے چاہا کہ گوسفندونکو حضرت موسی علیہ السلام کے حوالہ کرین ایک عصا انکے لیے چاہیے تہا اور حضرت
شعیبؑ کے گہر مین ستر عصا انبیا علیہم السلام کے رکہے ہوے تہے اونمین ایک عصا تہا کہ حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے ہمراہ لائے تہے
اور وہ آس کی لکڑی کا تہا اور بروایت کعب الاحبار چوب درخت عوسج کا تہا اور درخت عوسج ایک درخت ہے کہ پہلے سب اشجار سے
جو نہار تہو وہ پر بلند ہوا تہا اور طول اوسکا دس گز کا اور سر اوسکا دو شاخہ تہا اور نیچے اوسکے ایک بہال لگی ہوئی تہی اور حضرت آدم علیہ السلام
سے نسلا بعد نسل حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تہا اور قرار پایا تہا کہ وہ عصا کلیم الرحمن کے واسطے رکہہ چہوڑین جب وہ پردۂ غیب
سے ظہور عالم مین باہر آوین تو اونکے حوالہ کردین اور حضرت شعیبؑ نے اوسکو بحجت رفعت شان وعظمت برہان بحرمت تمام رکہہ چہوڑا تہا
اور کسیکا اوسمین تصرف نہونے دیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان عصاؤن مین سے ایک عصا حضرت موسی

علیہ السلام کے واسطے لی آوے اوسنے جاکر وہی عصا لاکر اپنے باپ کے ہاتہ مین دیا حضرت شعیبؑ نے کہا اس عصا کو وہین رکہہ آ اور اور عصا
لا کہ اس عصا کے لیے حکم الٰہی اسطرح پر ہے کہ ایک پیغمبر مرسل کے واسطے رکہہ چھوڑا جاے ہر کسیکو دینا سزاوار نہین ہے اوس لڑکی نے سات دفعہ
آمد و رفت کی اور وہی عصا اوسکے ہاتہ مین آیا لیکن صحیح یہ ہے اور مدارک مین بہی اسطرح پر ہے کہ ایک رات کو حضرت شعیبؑ نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو عصا کے لیے اوس حجرہ مین جہان سب عصا رکہے ہوئے تہے بہیجا کہ ایک عصا اختیار کر لیوے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اون عصاؤنکی طرف ہاتہ دراز کیا اوسی عصا نے جو عصای حضرت آدم علیہ السلام تہا آواز دی کہ مجکو اختیار کر کہ تیرا عصا مین ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام
اوسکو لیکر حضرت شعیبؑ کے پاس آئے اونہون نے کہا اے موسیٰ اس عصا کی شان بہت بزرگ ہے یہ کلیم اللہ کے واسطے ہی اسکو وہین رکہہ آ اور
اور عصا لے آ حضرت موسیٰؑ نے چاہا کہ اسکو رکہہ کر اور اوٹہاوین کہ پہر وہ عصا بولا کہ اے موسیٰ مجکو لے حضرت موسیٰؑ پہر اوسکو لے آئے
اور حضرت شعیبؑ پہر مانع آئے تا آنکہ چار یا سات مرتبہ اسیطرح حضرت شعیبؑ اور حضرت موسیٰؑ کے گفت و شنود رہی آخر حضرت موسیٰؑ نے
کہا جب اوسکے لینے کا قصد کرتا ہون یہ میرے ساتہ خصومت کرتا ہی کہ مجکو اوٹہا مجسے نہین ہو سکتا کہ عطای خدا کو واپس کرون حضرت شعیبؑ
متعجب ہوئے کہ حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو بہیجا تا انکے درمیان مین حکم کرے اوس فرشتے نے اوس عصا کو زمین مین گڑہ دیا کہ مقدار چار
اونگل زمین مین گڑ گیا پہر کہا جو کوئی اس عصا کو بقوت نبوت زمین سے کہینچ لیوے یہ عصا اوسکا ہو جاوے پہلے حضرت شعیبؑ نے بقوت تمام
اوس عصا کو کہینچا وہ نہ کہینچ سکا جب حضرت موسیٰؑ کی نوبت پہونچی تو انہون نے زمین سے کہینچ لیا حضرت شعیب علیہ السلام نے اس صورت
عجیب کے وقوع سے جانا کہ موسیٰؑ خلعت نبوت پہن کر بشرف تکلم حضرت باری مشرف ہونگے لہذا انکو وصیت کی کہ اس عصا سے غافل نہونا
کہ اس سے امور غریبہ مشاہدہ کریگا اور یہ بوقت ضرورت تیری حاجتین روا کریگا پہر حضرت شعیبؑ نے وہ عصا اور گوسفندین حضرت موسیٰؑ کو
سپرد کین معالم مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے عصا مین اختلاف ہے بقول عکرمہ حضرت آدمؑ اوس عصا کو بہشت سے لے آئے تہے اور بعد وفات
حضرت جبرئیل علیہ السلام اوسکو لیگئے اور اونکے پاس رہا تا آنکہ ایک رات کو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰؑ سے ملاقات کی اور وہ عصا
انکے حوالے کیا اور بقول اوروں کے چنانچہ بیان ہو چکا اور مدارک مین لکہا ہے کہ بقول کلبی درخت عوسج سے تہا کہ ندا ے انا ربک اوسی سے آئی
تہی القصہ حضرت شعیبؑ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ زنہار ان گوسفندونکو فلانی جگہہ نہ لیجانا کہ وہان ایک اژدہا ہے ایسا نہو کہ سب گوسفندونکو
ضائع کرے حضرت موسیٰ علیہ السلام ریوڑ گوسفندونکو لیکر باہر آئے اور گوسفندین اوسی جنگل کیطرف چلین ہر چند کہ حضرت موسیٰؑ نے روکا
نہ رک سکین جب وہان پہونچین حضرت موسیٰؑ ایک ٹیلے پر بیٹہہ گئے اور گوسفندین چراکین ناگاہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نیند نے
غلبہ کیا اور سو گئے اور اوس عصا کو اپنے پہلو مین رکہہ لیا کہ وہ اژدہا جنگل مین سے نکلا اور ریوڑ کیطرف آنیکا قصد کیا عصا نے کہ پہلو مین تہا

رکھا ہوا تھا اژدہا بنکر اوس اژدہے کو مار ڈالا جب حضرت موسیٰ بیدار ہوئے دیکھا کہ ایک اژدہا مرا ہوا پڑا ہے بہت خوش ہوئی اور تعجب
کیا جب گھر مین آئے اژدہے کو مرنیکے حال سے حضرت شعیبؑ کو آگاہ کیا انہون نے جانا کہ یہ کام عصا کا ہی کہ ببرکت موسیٰؑ ظہور مین آیا۔

اور نقل ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے آٹھ برس شبانی کی نوین سال حضرت شعیبؑ نے کہا اب کے برس سے جو ان گوسفندون مین نر ہووے
وہ تیرا اور جو مادہ ہووے وہ ہماری اوس سال مین سب نر پیدا ہوئے دوسرے سال کہا اس برس مین جو مادہ پیدا ہووے وہ تیری
اور نر ہمارا اوس سال مین سب مادہ پیدا ہوئین تیسرے سال کہا جو کہ سیاہ ہووے وہ تیرا اوس سال مین تمام سیاہ پیدا ہوئی چوتھے
سال کہا جو سفید ہووے وہ تیرا اوس سال مین سب سفید ظاہر ہوئی پانچوین برس کہا جو کہ سیاہ اور سفید یعنی ابلق پیدا ہووے وہ تیرا
اوس برس مین بالکل ابلق پیدا ہوئی غرض کہ ہر بار حضرت شعیبؑ نے اپنے وعدہ کو وفا کیا تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی گوسفندین حضرت شعیبؑ
سے زیادہ ہو گئین مواہب علیہ مین سورۂ قصص مین لکھا ہی دس برس حضرت موسیٰؑ نے شبانی کی اور دس برس حضرت شعیبؑ کی مصاحبت کی
اور معالم التنزیل مین سورۂ طہٰ مین ذیل آیہ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى - پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون
مدین کے پھر آیا تو اوپر اندازے کے اے موسیٰ - ایراد کیا ہے کہ سوای اوس دس برس مہر کے اٹھارہ برس اور حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے
پاس رہے

فصل تیسری رسالت حضرت موسیٰ اور ہارون اور دعوت کرنا انکا فرعون بےعون کو تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین
لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ چالیس برس کے ہوئی تو انہون نے چاہا کہ مصر مین جاکر اپنی مان اور بہائی کو دیکھین چنانچہ حضرت شعیبؑ سے اجازت لیکر
مع اپنی اہل کے روانہ ہوئے پانچ روز کی مسافت قطع کی تھی کہ چھٹی شب کو وادی سینا مین پہونچے اور وہ رات کہ نہایت اندھیری تھی اور
ہوا کمال تند و سرد چلتی تھی اور برف برستی تھی یہ راہ بھول گئے اور نزدیک وادی ایمن کی پہونچے اور مواشی انکے متفرق ہو گئی اور وہ شب جمعہ
تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی نے کہ بقول صحیح صفورا نام تہا وضع حمل کیا اور ایک لڑکا پیدا ہوا اور آگ کی احتیاج ہوئی حضرت موسیٰؑ
نے ہر چند کہ سعی اور کوشش کی پتھر اور لوہے سے آگ نہ نکلی مضطر اور مضطرب متحیر زانوی تفکر پر رکھا تہوڑی دیر کے بعد کہ چشم بصیرت کھلی
اطراف و نواحی اوس وادی مین نگاہ کی ناگاہ دور جانب کوہ طور سے روشنی عظیم دکھائی دی اپنی بی بی سے کہا تم یہین ٹھہری رہو مجکو آگ
دکھائی دی ہے جاتا ہون شاید کہ آگ ہاتھ آوے تو تمہارے واسطے اوس شعلۂ آتش سے ایک لکڑی یا نے یا چھوٹی سی انگیٹھی یا بتی اوس سے
روشن کر کے یا کوئی چنگاری لاتا ہون یا وہان کوئی شخص ہوتا ہی تو اوس سے راہ راست معلوم کرتا ہون بشرطیکہ وہ راہ بتاوے اور ہمکو اون
سے محروم نکرے غرض کہ سبکو وہان چھوڑ کر تنہا اوس آگ کی طرف روانہ ہوئی چنانچہ حق تعالی سورۂ قصص مین فرماتا ہی آیہ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى
الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ

تَصْطَلُوْنَ ﴿ پس جب تمام کی موسیٰ نے مدت اور لے چلا بی بی اپنی کو دیکھی طرف طور کی سے آگ کہا بی بی اپنی کو تم جاؤ تم تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤں میں اوس پاس سے خبر یا انگاری آگ کی تو کہ تم سینکو جب اوس آگ کے پاس پہونچے دیکھا کہ ایک درخت سبز عناب کا یا اور سیکا روشن ہے اور اوسکے گرد و پیش کوئی نہیں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کمال متحیر ہوئے اور اوس آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے تعجب کیا اور فرشتونکی تسبیح سنی پس ڈر کر بیہوش ہو گئے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ ہر چند اوس آگ کے قریب جاتے تھے وہ اونسے دور ہوتی تھی جب اوسکو چھوڑ دیتے تھے تو قریب معلوم ہوتی تھی ڈر کر بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو ندا سنی کہ یا موسیٰ جب یہ آواز سنی پوچھا کہ یہ کلام کرنے والا کون ہے جواب آیا آیہ اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی وَاَنَا اخْتَرْتُکَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰی ط اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخْفِیْہَا لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْہَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِہَا وَاتَّبَعَ ہَوٰہُ فَتَرْدٰی ﴿ یعنے تحقیق مین ہون پروردگار تیرا پس اوتار ڈال دونون جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اوسکا طویٰ ہے اور مینے پسند کیا تجکو پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی معبود مگر مین پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز کو واسطے یاد میری کے کہ تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہو کہ چھپاؤں اوسکو تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتا ہے پس نہین بند کرتے تجکو فکر اوسکی سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ساتھ اوسکے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی پس ہلاک ہو جاوے تو کہ مین تیرا پروردگار ہون پھر شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ شاید معاذ اللہ یہ کلام ربانی نہووے پھر آپ نے تامل اور بغور سنا اور جانا کہ یہ کلام خدا تعالیٰ کا ہے کسواسطے کہ جمیع جہات اور تمام اعضا سے سنائی دیتا ہے پھر آواز سنی کہ ای موسیٰ اپنے پاؤن سے نعلین اتار کر کہتے ہین کہ نعلین نجس تھین پوست خر غیر مدبوغ سے اور صحیح تر یہ ہے کہ گاے کے چمڑے کی تھین پاک لیکن حق تعالیٰ نے کہ اونکے اوتارنیکے یہ حکم فرمایا تا حضرت موسیٰ کے قدم زمین مقدس پر مس کرین اور اوسکی برکت انکے پاؤن مین پہونچے اور محقق کہتے ہین یہ تعلیم طریق تواضع اور ادب ہے کہ بادشاہون کے بچھونے پر نعلین کے ساتھ جانا نچاہیے اسیواسطے اگلے لوگ مثل بشر حافی قدس سرہ وغیرہ کے پا برہنہ سیر کرتے تھے اور بعضے نعلین کے اوتارنیکے یہ معنی کرتے ہین کہ یعنے اپنے دلکو فکر اہل اور ولد سے فارغ کر اور امام قشیری کہتے ہین کہ فکر دنیا اور آخرت کو دل سے باہر کر یعنے عالم تفرید مین قدم دو جہان پر رکھ ۔ القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پا برہنہ ہوئے اور وادی مقدس مین آئے خطاب پہونچا آیہ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یَا مُوْسٰی ط یعنے اور کیا ہے بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے ای موسیٰ ۔ یہ کلام حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے اور الفت پکڑنے اور دفع ہونے ہیبت کے فرمایا ورنہ وہ جانتا تھا کہ ہاتھ مین اوسکے کیا ہے یا تنبیہ کے واسطے فرمایا یعنے حاضر ہوتا اوسکے عجائب دیکھے آیہ قَالَ ہِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْہَا وَاَہُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْہَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ﴿ یعنے کہا کہ یہ عصا میرا ہے

تکیہ کرتا ہون نہین اوپر اوسکے اور پتے جہاڑتا ہون نہین ساتہ اوسکے اوپر ریوڑ اپنی کے اور مجکو بیچ اوسکے فائدے ہین — اور حضرت موسی علیہ السلام
کے تئین کہ شوق اور نشاطیت حاصل ہوا اسی لفظ پر کہ عصا میرا ہے اکتفا نکیا اور جواب مین طول دیا روایت کیا ہے کہ حق سبحانہ تعالے
نے بعض عجائب اوس عصا مین ظاہر فرمائے تھے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل اور مدارک التنزیل مین تفصیل بیان ہوئے ہین کہ وہ عصا حضرت
موسی علیہ السلام کے ساتہ راہ مین جاتا تہا اور کلام کرتا تہا اور درندہ اور گزندہ جانورون سے نگاہ رکہتا تہا اور دشمن کے ساتہ لڑائی لڑتا
تہا اور جب حضرت موسی علیہ السلام سوتے تہے تو ریوڑ کی محافظت کرتا تہا اور جب کسی کوئین پر پہونچتے تہے تو اوسکا تنہ رسی ہو جاتا تہا
اور شاخین ڈول بن جاتی تہین اور پانی کہینچتا تہا اور اگر زمین پر گاڑ دیتے تہے تو ایک درخت سایہ دار ہو جاتا تہا اور جو میوہ کہ مرغوب اور
مطلوب ہوتا تہا اوسمین ظہور پکڑتا تہا اور اندہیری راتونمین مانند شمع اور چراغ کے روشنی دیتا تہا اور اگر پانی کے واسطے زمین پر مارتے تہے
تو چشمہ آب روانی پاتا تہا اور جب زمین پر سے اوٹہا لیتے تہے تو پانی جاتا رہتا تہا اور تفسیر ینابیع مین یہ بہی لکہا ہے کہ جب حضرت موسیٰ
ماندے ہو جاتے تہے تو اوسپر تکیہ کرتے تہے اور سوار بہی ہوتے تہے — القصہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ کلام کہا ندا آئی آیہ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی
فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی ڈالدے اوسکو اے موسیٰ پس ڈالدیا اوسکو پس ناگہان وہ سانپ تہا دوڑتا — کہ ڈالدے اوسکو اے موسیٰ
حضرت موسیٰ نے اوسکو ڈالدیا فی الحال پیچہے سے ایک آواز عظیم انکے کان مین آئی اور پہر کر جو دیکہا ایک سانپ نظر آیا کہ ہر طرف دوڑتا تہا تفسیر موسیٰ علیہ
مین سورہ نمل مین لکہا ہے کہ اول چہوٹا سانپ ہوتا تہا اور آخر کو اژدہا ہو جاتا تہا اور تفسیر امام ابو اللیث مین لکہا ہے کہ وادی مقدس مین
جان تہا یعنے ایک سانپ باریک تیز رو اور فرعونیون کے پاس اژدہا ہو گیا تہا اور مواہب علیہ مین سورہ طہ مین ہے کہ پہلے چہوٹا سانپ
باریک تیز رو ہوا پہر زرد سانپ ہوا عصا کے برابر موٹا اور لنبا پہر بڑا اژدہا شتر بختی کے برابر اور دراز ہوا چارون کونے سے پہیلا ہو کر
چلنے لگا اور درمیان دونون طرف منہ اوسکے ستر یا چالیس گز کا فاصلہ تہا اور اوسکے منہ مین بڑے بڑے دانت اور دو آنکہین مثل
برق چمکتی تہین اور جس چیز پر پہونچتا تہا اوسکا ایک لقمہ کر جاتا تہا اور بڑے بڑے درختونکو جڑ سے اوکہاڑ لیتا تہا اور کہا جاتا تہا
جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ حال دیکہا ڈرے اور بہاگے کہ فرمان پہونچا آیہ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰی اے موسی اسکو
پکڑ لے اور ڈر نہین کہ اسکو اسکی پہلی طرح کر دینگے حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتہ اوسکے منہ مین ڈالکر اوسکی موچہین پکڑ لین وہی عصا
ہو گیا اور حضرت موسیٰ کا دل ٹہکانے ہوا پہر ندا آئی آیہ وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰی جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَاءَ مِنْ غَیْرِ سُوْءٍ اٰیَةً اُخْرٰی لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا
الْکُبْرٰی ۔ اور ملالے ہاتہ اپنا طرف بازو اپنی کے نکل آویگا سفید بغیر برائی کے نشانی اور تو کہ دکہلا دین ہم تجکو نشانیون اپنی بڑی مین سے
حضرت موسی علیہ السلام اپنے ہاتہ کو جیب مین لیگئے جب باہر نکالا تو بقدرت ربانی وہ ہاتہ نورانی مثل برق چمکتا ہوا کہ نور اوسکا آفتاب کے

اوس پر غلبہ کرتا تہا باہر آیا اوسوقت خطاب آیا آیہ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی یعنی جا طرف فرعون کے تحقیق اوسنے سرکشی کی ہے
کہ ان دو معجزون کے ساتہ فرعون کے پاس جا اور اوسکو ہماری پرستش کیطرف دعوت کر کہ وہ حد سے گذر گیا ہے اور خدائی کا دعوی
کرتا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ مضمون سنا اپنے دلمین اندیشہ کیا کہ مین تنہا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتہ کیونکر برابری کرونگا
خدا تعالی سے تقویت طلب کی اور از روی نیاز دعا کرنی شروع کی آیہ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً
مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ هٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا
اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا اور کہا ای پروردگار میرے سینے کو کشادہ کر تا او مین سماوے جو کچہ کہ وحی کرے ساتہ میرے اور متحمل اور بردبار
ہوؤن اور ہر سخن سے تنگدل نہوؤن اور آسان کر میرے اوپر تبلیغ رسالت اور کہول میری زبانکی گرہ تا میری کلام سمجہین اور کردان
یاری دہندہ میرا ہارون میرے بہائی کو اور شریک کر اوسکو نبوت مین میرے ساتہ تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت تحقیق تو ہے ہمکو دیکہنے والا
معالم مین لکہا ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام سے زبان مین فصیح تر اور صورت مین جمیل زیادہ اور سفید پوست اور گورے
تہے اور حضرت موسی گندم رنگ تہے اور لکنت انکی زبان مین تہی اسواسطے انہون نے سوال انکی شرکت کا اپنے ساتہ نہایش فرعون مین چاہا
اور خدا تعالی ذکر اسکے جواب مین اون احسانونکو کہ انپر روز ولادت سی تا حال کیے تہے یاد دلایا آیہ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی وَلَقَدْ مَنَنَّا
عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤی اِذْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤی اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ
وَعَدُوٌّ لَّهٗ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ اِذْ تَمْشِیْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤی اُمِّكَ كَیْ
تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی
وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ
اَوْ یَخْشٰی کہا کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا ای موسی اور البتہ تحقیق احسان کیا تہا ہمنے اوپر تیرے ایکبار اور جسوقت کہ وحی ڈالی ہمنے طرف
مان تیری کے وہ چیز کہ وحی کیجاتی ہے اب یہ کہ ڈالدے اوسکو بیچ صندوق کی پس ڈالدے اوسکو بیچ دریا کی پس چاہیے کہ ڈالدے اوسکو دریا
کنارے پر لیوے اوسکو دشمن میرا اور دشمن اوسکا اور ڈالدی ہمنے اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے اور تو کہ پرورش کیا جاوی اوپر
آنکہون میری کی جسوقت کہ چلتی تہی بہن تیری پس کہتی تہی کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر اوس شخص کے کہ پالے اوسکو پس پہیر لائے ہم تجکو طرف
مان تیری کے تو کہ ٹہنڈی ہون آنکہین اوسکی اور نہ غم کہاوے اور مارا تہا تو نے ایک جان کو پس نجات دی ہمنے تجکو غم سے اور آزمایا ہمنے
تجکو آزمایش پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے پہر آیا تو اوپر اندازے کے ای موسی اور پسند کر لیا مینے تجکو واسطے ذات اپنی کی جا تو

اور بہائی تیرا ساتہ نشانیون میری کے اور مت سستی کیجیو یاد میری کے جاؤ تم دونون طرف فرعون کے تحقیق اوسنے سرکشی کی پس کہو اسکو
بات نرم شاید کہ وہ نصیحت پکڑے یا ڈرے - اور تفسیر تیسیر مین آیا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی اہل اور آدمیون نے وہ شب باتفاق
گذاری اور انکو بہی کچہ خبر نپائی اور اوسی صحرا مین متحیر رہے قضارا ایک گروہ اہل مدین سے وہان پہونچا اور صفورا کو پہچانا اور حضرت شعیب
کے پاس لیگئے اور بعد غرق ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ کی خبر انکو پہونچی اور ایک روایت اسی طرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
صفورا کے پاس آئے دیکہا کہ حورین گرد بیٹہی ہوئی ہین اور بہیڑیے گوسفندون کی شبانی اور پاسبانی کر رہے ہین سجدۂ شکرانہ بدرگاہ یگانہ
ادا کیا اور تمام احوال صفورا سے بیان کیا - صفورا نے کہا ای موسیٰؑ جلد پیغام حضرت رب الارباب پہونچا دیر نکر حضرت موسی علیہ السلام نے
عصا اپنے ساتہ اوٹہا لیا اور جو کچہ تہا صفورا کے پاس چہوڑ دیا اور تنہا روانہ ہوئے عشا کی نماز کیوقت مصر مین پہونچے جب اپنے گہر مین آئے
دروازہ کہٹکہٹایا اونہون نے کہا تو کون ہے کہا مہمان ہون اونہون نے دروازہ کہولا اور کچہ کہانا انکے آگے رکہا مگر انکے باپ عمران
نرہے تہے یعنی مرگئے تہے یہ اکیلے کہانا کہانے لگے کہ ایک ساعت کے بعد ہارونؑ آئے پوچہا کہ یہ کون ہے کہا ایک مہمان ہے ہارون نے پاس آکر
دیکہا پہچانا اور بیہوش ہوگئے پہر ماں اونکی نے جب پہچانا وہ بہی بیہوش ہوگئین تہوڑی دیر کے بعد کہ ہوش مین آئے ایک دوسرے کی بغل
مین لیا اور گلے سے لگایا اور احوال پوچہا پہر حضرت موسیٰؑ نے کہا تمکو بشارت ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجکو پیغمبری دی اور بیواسطے میرے ساتہ کلام
کیا جب ہارونؑ نے یہ کلام سنا بہت شاد ہوئے اور خدمت کے واسطے روبرو کہڑے ہوگئے حضرت موسیٰؑ نے کہا ای بہائی تمکو بہی میرے ساتہ
پیغمبری مین شریک کیا ہی تا باتفاق ہم اور تم فرعون کے پاس جاوین اور اوسکو دعوت کرین اور مجکو ایک معجزہ دیا ہی کہ اگر اس عصا کو
ڈالدون تو اژدہا ہی عظیم ہوجاوے اور جو کچہ مین کہون یہ کرنے لگے اور دوسرے یہ کہ جب مین ہاتہ جیب مین ڈالکر نکالون تو مثل
آفتاب تابان نکلے حضرت ہارونؑ اور زیادہ خوش ہوئے - مواہب علیہ مین سورۂ طہ مین لکہا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے
مصر کو توجہ کی تو حضرت ہارونؑ کو وحی آئی کہ اپنے بہائی کے استقبال کے لئے مدین کی راہ پر روانہ ہو چنانچہ حضرت ہارونؑ روانہ ہوئے اور
اثنای راہ مین ملاقات ہوئی اور حضرت موسی علیہ السلام نے تمام احوال اپنا بیان کیا اور حضرت ہارونؑ کو اس امر سے کہ باتفاق فرعون کے
پاس جانا چاہیے اور بحق دعوت چاہیے کرنی خبر دی اور حضرت ہارونؑ نے کہا ای بہائی ہیبت اور شوکت فرعون کی کہ تمنے دیکہی تہی
اب اوسوقت سے بہت زیادہ ہی اور ذراسی خلاف مرضی پر حکم قطع عضو اور قتل اور دار پر کہینچنے کا کرتا ہی حضرت موسی علیہ السلام غمناک
ہوئے آیہ قَالَا رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى قَالَ لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَا اِنَّا رَسُوْلَا
رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَا

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ٭ یعنے کہا دونون نے ای رب ہمارے تحقیق ہم ڈرتے ہین یہکہ جلدی کرے اوپر ہمارے یا یہ کہ سرکشی
کرے کہا مت ڈرو تحقیق مین ہون ساتہ تمہارے سنتا ہون اور دیکہتا ہون پس جاؤ اوسکے پاس پس کہو تحقیق ہم دونون بہیجے ہوئے
ہین رب تیرے کے پس بہیج ساتہ ہمارے بنی اسرائیل کو اور مت عذاب کر اونکو تحقیق ہم لائے ہین تیرے پاس نشانی رب تیرے سے اور سلامتی
اوپر اوس شخص کے ہی کہ پیروی کرے ہدایت کی تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یہ عذاب اوپر اوس شخص کے ہی کہ جہٹلادے اور منہ پہیرے
اور معالم مین سورۂ شعرا مین لکہا ہے کہ بقول بعضے رات کو فرعون کے دروازے پر گئے اور دروازہ کہٹکہٹایا دربانون نے پوچہا کہ دروازہ پر
کون ہے حضرت موسی علیہ السلام نے کہا رسول رب العالمین ہون فرعون نے کہا صبح کو آنا جب صبح ہوئی تو انکو اپنے پاس بلایا اور بقول
بعضے ایک برس کے بعد ملاقات میسر ہوئی۔ جب فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو دیکہا پہچانا اور کہا ای موسیٰ آیا ہمنے تجہکو پرورش
نہین کیا جبکہ تو طفل تہا اور بیس برس تک میرے گہر مین رہا اور تو نے قبطی کو مار ڈالا تو نے میری نعمت کی ناسپاسی کی کہ میرے خاص آدمیون
سے قتل کیا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا اوسوقت مین آگاہ نہ تہا کہ ایک مکا مارنے سے مرجاویگا تمسے ڈرکر بہاگا اور مدین مین گیا پس عطا فرمایا
مجکو میرے پروردگار نے جب رجوع کی مینے مدین سے وطن کیطرف علم اور فہم اور نبوت اور کیا مجکو پیغمبر مرسل۔ القصہ حضرت موسی اور ہارون
علیہما السلام نے کہا ہم پروردگار کیطرف سے رسول یعنے بہیجے ہوئے آئے ہین کہ تجکو اوسکی عبادت کے واسطے دعوت کرین اور جو کلمات کہ
حق تعالی نے انکو فرمایا ہے تہا ادا کیے قَالَ فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی فرعون نے کہا کون ہی پروردگار تم دونون کا ای موسیٰ۔ کہ مجہکو اوسکی پرستش
کے واسطے دعوت کرتے ہو باوجودیکہ دونون بہائی وہان موجود تہے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہ اسواسطے خطاب کی تخصیص کی کہ جانتا
تہا حضرت موسی علیہ السلام کی زبان مین بستگی اور لکنت ہے کہ اچہی طرح کلام مفہوم نہین ہوتا ہے اور چاہا کہ انکو حاضرین مجلس کے
روبرو منفعل کرے اور اوس گرہ کے کہل جانیکی خبر نہ تہی آیہ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی ٭ کہا رب ہمارا وہ ہی جسنے
دی ہر چیز کو پیدایش اوسکی پہر راہ دکہائی۔ حضرت موسیٰ نے بزبان فصیح کہا پروردگار میرا وہ شخص ہے کہ دی ہی ہر چیز کو انواع مخلوقات سے
صورت اور شکل لایق اور موافق حال اوسکے اور اور صفات حق تعالی کی بیان کین۔ جب یہ سخن حضرت موسیٰ کے سنے ڈرا کہ مبادا
قوم اوسکی ایسے خدا کی عبادت کیطرف میل کرے اس کلام کی تاویلین کرنے لگا اور خلط مبحث کر کر اور باتونمین مصروف ہوا اور حضرت
موسیٰ کو فرمان اسطرح پر تہا کہ بہ نرمی فرعون کے آگے کلام کرین سختی اور درشتی نکرین کہ شاید نصیحت قبول کرے اور عبرت پکڑے یہ بہ نرمی
اور مدارا اوسکے ساتہ کلام کرتے تہے اور اوس سے جواب بدمزہ سنتے تہے آشفتہ نہوتے تہے۔ روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے اوسکو
کہا کہ خدا تعالی کے ساتہ ایمان لا کہا اگر مین ایمان لاؤن تو تیرا خدا مجکو کیا دیگا اونہون نے کہا تین چیزین۔ ایک تو جوانی دوسرے

تمام عالم کی حکمرانی تیسرے سو برس تیری عمر مقرری پر زیادہ ارزانی فرماویگا فرعون نے کہا ای موسیٰ اب تو جا جواب اسکا اپنے وزیر کے ساتہ مشورہ کرکر دونگا حضرت موسیٰ اور ہارون اپنے گہر مین آئے اور فرعون نے ہامان بے سامان سے کہ وزیر بے تدبیر اس شریر کا تہا حکایت کی اور کہا مجکو کسی چیز کی طرف رغبت نہین الا جوانی کی خواہش ہے ہامان نے کہا مین تجکو جوان کردیتا ہون جب رات ہوئی تو اوسکی ڈاڑہی کو خضاب کیا بال سیاہ ہوگئے فرعون نے جانا کہ مین جوان ہوگیا دوسرے دن حضرت موسیٰ پہر فرعون کے پاس آئے اور دعوت کرنی شروع کی کہ مین بہیجا ہوا پروردگار عالم کا تیری قوم کے واسطے آیا ہون اور معجزہ پیدا اور حجت ہویدا میرے رسول ہونے پر گواہ ہی تو بنی اسرائیل کو میرے ساتہ بہیجدے کہ ارض مقدسہ یعنی شام مین کہ انکے باپ دادا کا وطن ہے جاوین اور انکے غلام اور خادم کرنے سے باز رہ مواہب علیہ مین بیچ تفسیر آیہ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ طلب ہیج ساتہ میرے بنی اسرائیل کو۔ کے لکہا ہے کہ فرعون بنی اسرائیل کو انواع تکالیف پہونچاتا تہا اور اسکا سبب یہ تہا کہ جب حضرت یعقوب نے اپنی اولاد کے ساتہ مصر مین آنکر قرار پکڑا اور نسل انکی بہت ہوگئی اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام اور انکے بہائی سب اس جہان سے گذر گئے اور ملک ریان کہ فرعون زمان حضرت یوسف علیہ السلام تہا مرگیا بیٹا اوسکا مصعب نام بنی اسرائیل کو معزز رکہتا تہا جب وہ بہی مرگیا تو فرعون زمان حضرت موسیٰ تخت سلطنت پر بیٹہا اور زبان بلاف اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلیٰ کہولی اور اوسکی قوم نے گمراہی اوسکے کہنے سے اختیار کی الا بنی اسرائیل اسکا دعوی قبول نکرتے تہے یہ کہتا تہا کہ تمہارا باپ زرخرید ہمارے بزرگون کا تہا تم ہمارے خانہ زاد ہو تمکو نافرمانی روا نہین ہے اور بزور حکومت بندہ وار انکو گرفتار کرکر کار خدمت لیتا تہا اسواسطے حضرت موسیٰ نے بموجب فرمان حضرت ملک المنان انکی رہائی چاہی اور اپنی ہمراہی کے لیے کہا اور معالم اور مدارک التنزیل وغیرہ مین مذکور ہے کہ فرعون نے کہا اگر اس دعوای پیغمبری مین راست گو ہو تو کوئی معجزہ اور حجت لا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ہاتہ سے ڈالدیا وہ اژدہا ہوگیا کہ ظاہر الامر کسیکو کچہ شک اور شبہ نہین رہا اس امر مین کہ اژدہا ہے اور اوسنے منہ کہولا کہ مابین جبڑون اسکے اسی گز کا تہا اور جبڑا نیچے کا زمین پر رہا اور اوپر کا جبڑا فرعون کے قصر کے کنگری کے اوپر اور فرعون کے تخت کیطرف متوجہ ہوا جتنے لوگ بارگاہ مین حاضر تہے سب نے ہزیمت غنیمت جانی یعنے سب بہاگے اور فرعون بہی بہاگا کہ ہنگام فرار شدت خوف سے ایک دوسرے پہ گر گر کر پچیس ہزار آدمی ہلاک ہوگئے اور فرعون نے نعرہ مارا کہ ای موسیٰ قسم دیتا ہون مین تجکو ساتہ اوس خدا کے کہ بہیجا ہوا تو اوسکا ہے اپنے عصا کو پکڑے کہ مین تیرے ساتہ ایمان لایا اور بنی اسرائیل کو تجکو دیتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اژدہے کی گردن پکڑ لی اوسیوقت عصا ہوگیا فرعون پہر اپنے تخت پر آنکر بیٹہا اور کہا اگر کچہ اور معجزہ رکہتا ہی تو وہ بہی دکہا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے داہنا ہاتہ گریبان مین سے زیر بغل لیجاکر باہر نکالا وہ ید بیضا بسان آفتاب تابان اور برق درخشان نور افشان ہوا روایت کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گون تہے تو پوست انکی ہتیلیون کا سفید نہ تہا اور وہ ہاتہ کہ سن طفولیت مین جل گیا تہا اوسمین داغ بہی ظاہر تہا ولیکن اوسکو جب گریبان

مین لیجاکر باہر نکالتے تھے تو اس مرتبہ نورانی ہوتا تھا کہ آفتاب کی نور پر غلبہ کرتا تھا اور آسمان و زمین کے درمیان مین اوسکی روشنی ہوجاتی تہی اور جب پہر گریبان مین لیجاتے تہے تو پہر ویساہی ہوجاتا تھا **فصل چوتھی** مقابلہ کرنا حضرت موسی علیہ السلام کا جادوگرون کے ساتھ اور غالب آنا عصا کا اونکے سحر پر۔ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ معجزہ بہی انکو دکھایا فرعون نے اپنے اشراف قوم کے ساتھ مشورہ کیا کہ تم موسیٰ کے باب مین کیا کہتے ہو انہون نے کہا موسیٰ جادوگری سیکھہ آیا ہی اور فن سحر مین کامل ہوگیا ہے کہ لکڑی کو اژدہا کرتا ہی اور ہاتھ گندم گون کو ید بیضا بناتا ہے اور اس حیلے سے غرض اسکی یہ ہے کہ قبطیونکو ولایت مصر سے نکالدیوے اور بنی اسرائیل کو تحت حکومت اپنی مین لیوے فرعون نے کہا تدبیر اسکی الزام کی کیا کیجا دے کہا کہ دانشمند آدمیونکو شہرہای آباد مین بہیجو کہ جہان ساحر اور دانا فن سحر ہو وین اونکو لے آوین۔ کہتے ہین کہ کسی قرن مین اتنے ساحر اور جادوگر نہ تہے جتنے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین تہے اور سردار اور رئیس جادوگرون کے اقصای سعید مصر مین رہتے تہے **قوله تعالى** وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِيْنَ يَأْتُوْكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيْمٍ ۞ اور بہیج بیچ شہرونکی اکہٹا کرنیوالے لاوین تمہارے پاس ہر جادوگر دانا کو۔ مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ تفسیر دمیاطی مین مندرج ہے کہ مدائن سعید مین دو بہائی تہے کہ فن سحر مین مشہور آفاق تہے جب فرستادہای فرعون اونکے پاس پہونچے انہون نے اپنی ملنے کہا کہ ہمکو ہمارے باپ کی قبر پر لیچل جب وہ اونکو قبر پر لیگئی انہون نے اپنے باپکو آواز دی اور کہا ای پدر پادشاہ مصر نے ہمکو طلب کیا ہی اسواسطے کہ دو شخص اوسکے پاس آئے ہین نہ اونکے پاس لشکر ہے نہ سپاہ نہ ہتہیار بادشاہ کو نہایت تنگ کیا ہے مگر اونکے پاس ایک عصا ہی کہ جب اوسکو ڈالدیتے ہین تو وہ اژدہا ہوتا ہے اور جو کچہ اوسکے روبرو آتا ہی اوسکو کہاجاتا ہی اور فرعون نے دعوی کیا ہی کہ ہمکو اونکے مقابلہ مین لاوے۔ صاحب قبر نے جواب دیا کہ جب مصر مین پہونچو معلوم کرو کہ جب وہ سوتے ہین تب بہی وہ عصا اژدہا ہوجاتا ہی یا نہین اگر اوسوقت بہی اژدہا بنجاتا ہے تو جان لینا کہ وہ جادوگر نہین ہین۔ اور وہ جادو سے اژدہا نہین ہوتا بس اس تقدیر پر تم کیا بلکہ کوئی تمام عالم مین سے اونکی ساتھ مقابلہ اور برابری نہین کرسکیگا القصہ دونو بہائی مع مصاحب اور شاگردکہ بہتر آدمی تھے یا بارہ ہزار یا پچیس ہزار یا ستر ہزار یا اسّی ہزار مصر مین آنکر بارگاہ فرعون مین جمع ہوئے **آیة** وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۞ اور آئے جادوگر فرعون کے پاس کہا اونہون نے تحقیق واسطے ہمارے کچہ بدلا ہی اگر ہوون ہم غالب **آیة** قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۞ کہا البتہ اور تحقیق تم البتہ مقربون ہوگے۔ اور تم سبکو امیر بناونگا کہتے ہین کہ مہتر ان جماعت چار آدمی تہے وہ دونون بہائی اور دو اور۔ لباب مین لکہا ہے کہ چار آدمی مصر مین بہی مہتر تہے جب وہ جادوگر مع مصاحب اور شاگرد مصر مین پہونچے بموجب آواز قبر حال خواب و بیداری حضرت موسیٰ اور اژدہا ہونا عصا کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ جب حضرت موسیٰ سوتے ہین تو اوسوقت عصا اژدہا ہوکر محافظت اور پاسبانی کیا کرتا ہے ستی اس

انکو تردد پیدا ہوا لیکن انہون نے اسکو کسی سے ظاہر کیا تا آنکہ فرعون نے حضرت موسیٰ کو طلب کیا اور مقرر ہوا کہ جادوگرون کے ساتھ مناظرہ
اور مقابلہ کرین اور مجلس خاص و عام انعقاد پاوے اور معالم التنزیل مین سورۂ طٰہٰ مین لکھا ہے کہ روز نوروز یا روز عاشورہ یا روز عید ایک
مقام پر تمام اہل مصر حاضر ہوئے سب جادوگرون اور ساحرون نے اپنی عصا اور رسیان میدان مین لاکر حاضر کین اور فرعون تخت پر بیٹھا
اور ہزارون آدمی دیکھنے کے واسطے جمع ہوئے ستر ہزار ساحر ایک طرف صف باندہ کر کھڑے ہوئے اور حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون انکی سامنے
کھڑے ہوئے قوم فرعون نے گمان کیا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اس جماعت کثیر سے کہ حد سے زیادہ ہے برابری نہین
کر سکتے لیکن بعضے مومن بیدار دل نے یقین کیا کہ انکا یہ احتمال محض وہم اور خیال ہے اور مغلوبی حضرت موسیٰ اور ہارون کی باعانت قادر
ذو الجلال محال ہے جادوگرون نے بطریق ادب پاس انکو کہا آیۃ یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّاۤ اَنْ نَّکُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ ف ای موسیٰ اول تم
اپنے عصا کو ڈالوگے یا ہم اپنی رسیان اور عصا ڈالین حضرت موسیٰ نے ازروی کرم و خلق فرمایا کہ اَلْقُوْا کہ پہلے تمہین ڈالو تفسیر مواہب علیہ
مین لکھا ہے کہ انہون نے بڑی بڑی رسیان اندر سے خالی سوراخ دار کر رال سے آلودہ تہین اور لکڑیان اندر سے خالی کر کر پارہ سے بھر
میدان مین ڈالین آیۃ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ف پس جب ڈالا اونہون نے جادو کر دیا آنکہون
لوگون کی اور ڈرایا اونکو اور لائے سحر بڑا جب حرارت آفتاب کی پہونچی پارہ حرکت مین آیا اور وہ رسیان اور لکڑیان بشکل مار آپسمین پیچ و تاب
کہانے لگین تفسیر عیون المعانی مین لکھا ہی کہ زمین کو نیچے سے خالی کر لیا تہا اور آگ روشن کر دی تہی اور اوسپر ریت ڈالدی تہی جب نیچے سے
آگ کی حرارت اور اوپر سے آفتاب کی تمازت نے اثر کیا فی الحال وہ اشکال بیجان حرکت مین آئین اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ تمام میدان
سانپون سے بہر گیا اور سوای تاثیر حرارت ناری اور تمازت شمسی کے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اون چوب مجوف ساحرون کا متحرک بسان مار
جاندار اثر سحر سے بہی تہا کیونکہ بعضے اعمال سفلی سے بہی یہ لوگ نظربندی دیکھنے والونکی کرتے تہی اور معالم مین لکہا ہی کہ حضرت موسیٰ
کے دلمین خوف پیدا ہوا اور بمقتضای بشریت خیال مین آیا کہ مبادا اسیر اقتصد کرین یا اس امر سے کہ دیکھنے والے جادو اور معجزے مین فرق
نکرین اوسیوقت وحی آئی کہ ای موسیٰ ڈر نہین تیرا امر خاص و عام پر پوشیدہ نہین رہنے کا اور تو ہی غالب ہوگا اپنے عصا کو ڈالدے حضرت
موسیٰ نے اوسکو ڈالدیا اور وہ اژدہا بنکر منہ کہولا اور جو کچھ کہ اونہون نے سحر اور جادو اور تدبیر اور تزویر سے ظاہر کیا تہا نگل گیا چنانچہ
حق تعالی سورۂ اعراف مین فرماتا ہے آیۃ وَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسٰۤی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ج فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ہ فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ف کہتے ہین کہ وہ چالیس رسیان اور لکڑیان تہین یا ستر خروار یا تین سو خروار یا کم و بیش
اور بعضے کہتی ہین کہ ستر ہزار رسیان تہین اور ستر ہزار لکڑیان اور مدارک التنزیل مین لکہا ہی کہ بہتر ہزار رسیان اور بہتر ہزار عصا تہے

بہرحال دفعتاً سبکو نگل گیا اور پہر جو خلقت دیکہنے کے واسطے کہڑی تہی اونکی طرف منہ پہیلایا اور خلقت بہاگی اور انبوہ کثیر ہلاک ہوا اور
کہتے ہین فرعون بہی بہاگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اوس اژدہے کو پکڑ لیا وہی عصا ہو گیا اور رسیون اور لکڑیون کا کچہ نشان
بہی باقی نرہا جادوگرون نے آپسمین کہا اگر یہ سحر ہوتا تو چاہیے تہا کہ ہمارے جادو باطل نکرتا **آیۃ** وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا
آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ اور سب جادوگر اوندہے گرے اور خدای جل وعلا کو سجدہ کرنے لگے اور بصدق
دل کہا ہم ایمان لائے اوس پروردگار عالمیان پر کہ بیچون ہے اور خدای موسیٰ اور ہارون ہے اور تعریف اسکی حد سے زیادہ
اور افزون ہے **آیۃ** قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ
تَعْلَمُونَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ کہا فرعون نے آیا تم ایمان لائے موسیٰ کے ساتھ پیشتر اسکے
کہ مین تمکو اجازت دون معلوم ہوا موسیٰ تمہارا بزرگ ہے اور سحر اور جادو مین معلم اور اوستاد اور [illegible] جادوگرون کا ہے اور تم
سب ملکر چاہتے ہو کہ میرے ملک کو برباد کرو اور قبطیون کو شہر سے نکالکر اس ملک کو خاص بنی اسرائیل اور [illegible] اوپر قرار دو مین
تمہارے داہنے ہاتہ اور بائین پاؤن کاٹ ڈالونگا اور درخت خرما پر کہ درازترین درختان ہے دار پر کہینچونگا تا اور لوگ تمہین دیکہین اور
عبرت پکڑین اور تم جانو کہ موسیٰ کا خدا سخت تر ہے از روی عذاب اور عقاب کے مین تمام جادوگر کہ جام جذبہ حقانی سے مست ہو گئے
تہے اور شعاع نور ربانی انکے دلون پر جلوہ گر ہوا تہا **آیۃ** قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا
لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ لاجرم سب نے فرعون کو جواب دیا کہ ہم تجکو اختیار نہین کرینگے کسو واسطے کہ دیکہنے
معجزونسے ایمان لائے ہین بعضی کہتے ہین کہ جسوقت کہ یہ سجدہ مین گرے تہے تو نعیم بہشت حق تعالی نے انکو دکہا دی تہین اور ایک روایت
سے سجدہ کیوقت خدا تعالی نے انکی آنکہونکے آگے سے حجاب اوٹہا لیے تہے انکو تحت الثریٰ تک نظر آیا تہا اور جب سجدے سے سر اوٹہایا تہا تو
فرش سے تا بعرش مشاہدہ کیا تہا بہرحال انہون نے کہا کہ ہم تیری نعمتین نہین قبول کرتے جسطرح تو چاہے ہمارے ساتہ کر ہمکو کچہ پروا نہین
کہ تیرا حکم دنیای فانی مین پیش نہین ہے نہ آخرت مین کہ بہتر اور پاینده ہے وہان تو اپنے حکم سے معزول اور اپنے غم مین مشغول ہوگا
ہمارا کیا کر سکےگا اور منہ اپنا فرعون کی طرف سے پہیرکے کہا خداوندا ہمکو صبر اور شکیبائی دے کہ اس بلا مین بیطاقت نہووین اور موت دے
ہمکو اسلام پر کہ ثابت قدم ایمان پر مرین — مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین لکہا ہے کہ روایت کرتے ہین فرعون نے کہا کہ انکے
ہاتہ اور پاؤن کاٹ ڈالو اور دار پر کہینچو حضرت موسیٰ انکے واسطے رونے لگے اوسوقت حضرت رب العزت نے حجاب نظر سے حضرت موسیٰ
کے اوٹہا لیے اور منازل قرب اور مقامات انس انکے انکو دکہا دی کہ تسلی حاصل ہووے — روایت کرتے ہین کہ جماعت بنی اسرائیل

که حضرت موسیٰ کی ساتھ ایمان لائی تھی فرعون اور اپنے لوگون سے ڈرتی تھی که مبادا انکو عذاب کرے انسی ڈرنا اکر کر تدبیر محفوظ رہین
اپنے ظلم فرعون سے پوچھتی تھی اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہی که بعضے کہتی ہین وه قوم فرعون مین سے تھی جنہون نے حضرت موسیٰ
کی تصدیق کی تھی اور اسکا سبب یه تھا که بیٹیان قوم بنی اسرائیل کی قبطیون کے گہرونمین تھین اور لڑکے فرزندون نے اپنی ماؤن کی
طرف میل کرکر سب گہر کے لوگ ایمان لاویتے اور حضرت موسیٰ کی تصدیق کی تھی باوجود اس امر کے که قبطیونمین سے تھے اور آل فرعون
سے ڈرتے تھے بہر حال حضرت موسیٰ نے کہا خدا تعالے پر توکل کرو اور اپنے کام اوسپر چہوڑ دو اونہون نے بموجب انکی فرمانے کی عمل کیا
مواہب علیه مین تفسیر آیه وَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَةً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنے اور وحی بھیجی ہمنے طرف موسیٰ اور بہائی اوسکے کی یه که جا کہو دو واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گہر اور کرو گہرون اپنے کو
قبله اور قائم رکہو نماز کو اور بشارت دے ایمان والون کو ۔ مین لکھا ہے که بعد ایمان لانے اس قوم کے اور مشغول ہونے انکی بعبادت
حق تعالی ۔ فرعون نے حکم دیا که انکی مسجدین اور عبادت گاہین که انہون نے اپنی محلونمین اور بازارونمین بنائی ہین خراب کردو اور انکو
اداے عبادت اور نماز سے منع کرو حق سبحانه تعالی نے حضرت موسیٰ علیه السلام کو فرمایا که یه اپنے گہرونمین عبادت کرین تا کافر انکی عبادت
پر مطلع نهوین ۔ مواہب علیه مین سوره قصص مین لکھا ہے که حضرت موسیٰ فرعون بے عون کو دعوت کرتے تھے تا آنکه ایکدن اسنے
اپنی گروه اعیان سے کہا مین نہین جانتا که تم سب خدا کو پوجتے ہو میرے آسمانون کو پیدا کیا ہے اور وه آسمان پر ہے اب اوسکے دیکہنے
کی تدبیر کرتا ہون اور ہامان سے کہا آیه فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْ اَطَّلِعُ اِلٰی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ
مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ۔ یعنے پس آگ جلا واسطے میرے ای ہامان اوپر مٹی کے پس طیار کر دو واسطے میرے ایک محل تو که مین چڑہ جاؤن جہانکہ
طرف معبود موسیٰ کے اور تحقیق مین البته گمان کرتا ہون اوسکو جہوٹون سے ۔ یه روایت کرتے ہین که اول اینٹ پکانیکے واسطے
فرعون نے حکم کیا یعنے اپنے وزیر سے کہا که اینٹین پکوا اور اونسے ایک قصر بلند بنوا که اوسمین زینه ہووے تا اوسپر جاکر موسیٰ کے
خدا کو دیکھون که آیا موسیٰ سچ کہتا ہی یا نہین معاذ الله فرعون نے خیال کیا که حق سبحانه تعالی جسیم ہے اور آسمان پر اوسکا مکان ہے
اور جانا آسمان پر ممکن ہے ۔ صاحب کشاف اور معالم نے لکھا ہی که ہامان نے پچاس ہزار اوستاد گلکار سوای مزدورون کے
جمع کیے اور واسطے پکانے اینٹون اور گچ اور چونه اور تراشنے چوب اور بنانے قصر بلند کے حکم دیا ۔ چنانچه ایک بنا بغایت بلند اور محکم که کمند
عقل و فکر کی اوسکی کنگره بام پر نه ڈال سکتے تھے بنا کر طیار کیا ۔ زاد المسیر مین لکھا ہے که جب وه بنا طیار ہو چکی فرعون اوسپر چڑہا اور
اوسکے خیال مین آیا که اب مین آسمان پر پہونچ جاؤنگا جب اوسکی انتہا پر پہونچا آسمانکی طرف دیکھا وہان سے اوسیطرح آسمان

اوسکو بلند کہا ئی دیا جسطرح زمین پر سے تہا تہر مندہ ہو کر تیر آسمانکی طرف پہینکے وہ تیر خون آلودہ ہو کر اوپر سے گری جب فرعون
نے اون تیرون کو خون مین آلودہ دیکہا کہا کہ مینے موسیٰ کی خدا کو مار ڈالا اور معالم مین لکہا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بموجب حکم ربانی
خدا یتعالی کے وقت غروب آفتاب اوس قصر کو اپنا پر مارکر تین ٹکڑے کردیئے چنانچہ ایک قطعہ لشکر فرعون پر گر پڑا کہ دس لاکہ آدمی دبکر
مرگئے اور دوسرا ٹکڑا دریا مین گر پڑا اور قطعہ بجانب مغرب جا پڑا اور کوئی اوستا د اور مزدور زندہ نہین رہا۔ اور فرعون باوجود
دیکہنے اس حال تباہ کی بہی آگاہ نہوا بلکہ اوسکا تکبر اور غرور زیادہ تر ہوا۔ بیچ معالم اور مواہب علیہ کے سورۂ تحریم مین اور قصص الانبیا
مین ہاندک تفاوت لکہا ہی کہ روایت کیا ہی کہ آسیہ خاتون فرعون کی جورو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے ساتہ پوشیدہ ایمان
لائی تہی اور جب اوسکا ایمان لانا ظاہر ہوا تو فرعون نے کہا کہ تو موسیٰ کی دین سے پہر جا کہ مین تجکو سونیکے مکان بنا دونگا کہا خدایتعالی
نے میرے واسطے بہشت مین گہر بنایا ہی کہ تو اوس سے بہتر نہین بنا سکنے کا فرعون نے کہا تیری اوپر عذاب کرونگا کہا جو چاہے سو کر مین
نہین ڈرتی فرعون نے غلبہ عتاب سے اوسکے کپڑی اوتروا کر اور چومیخہ کرا کر آفتاب مین ڈلوا دیا۔ حق سبحانہ تعالی نے فرشتونکو حکم
کیا کہ اوسکے گرد آنکر اپنے پرونکا سایہ کرلو اوسنے آسمانکی طرف منہ کیا اور کہا خداوندا تو دانا ہے نہان و آشکارا کا اور جانتا ہی کہ فرعون
میرے اوپر عذاب کرتا ہے تا دین موسیٰ سے مین پہر جاؤن فرعون نے پہر کہا کہ اس دین سے پہر جا تا میرے عذاب سی نجات پاوے
کہا تجکو میرے بدن پر اختیار ہے میرے دل پر دسترس نہین ہے۔ کہتے ہین کہ فرعون اوسکے پاس سے چلا گیا اور حضرت موسیٰ اوسکے
پاس آئے آسیہ نے انکی طرف دیکہا اور کہا ای موسیٰ اللہ تعالی مجکو اس بلا مین دیکہتا ہے کہا ہان اور ساتون آسمانون مین تیری
گفتگو ہے اور فرشتے تیرے دیکہنے کی واسطے آئی ہین خدایتعالی سے حاجت چاہ کہا ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ یعنے ای رب میری بنا واسطے میری نزدیک اپنے سی گہر بیچ بہشت کی اور
نجات دے مجکو فرعون سے اور عمل اوسکے سی اور نجات دے مجکو قوم ظالمون سے۔ حق تعالی نے اوسکی آنکہونکی آگی سے حجاب اوٹہا دیا
کہ اوسنے بہشت مین اپنے قصر دیکہے۔ کہتی ہین فرعون پہر اوسکے پاس آیا اور کہا اب بہی موسیٰ کے دین سے پہر جا تا تجکو نجات ملے
آسیہ ہنسی اور کہا مجکو تجہسے کچہ رنج نہین ہے فرعون نے کہا ایک چکی کا پاٹ اوسکے سینہ پر رکہدو اوسکو اوس عذاب سی بہی کچہ خبر
نہ تہی۔ بعضے کہتے ہین کہ پتہر اوسکے جسم پر جب رکہا کہ روح اوسمین نہ تہی۔ اور اکثر تفاسیر مین لکہا ہی کہ حق تعالی نے اوسکو مع اوسکے
جسم آسمان پر اوٹہوا منگوایا اور اب بہی بہشت مین ہے اور مواہب علیہ مین سورۂ مومن مین لکہا ہی کہ خر قیل نجار مومن آل فرعون
تہا۔ ایکدن کہا ای قوم ایمان مین میرے پیروی کرو تا تمکو راہ راست دکہاؤن فرعونیون نے اس کلام سے جانا کہ یہ حضرت موسیٰ

کے ساتہ ایمان لایا ہے برا بہلا کہنا شروع کیا اور کہا تجکو شرم نہین آتی کہ عبادت فرعون بہیج چہر کر دوسرے کی عبادت کرتا ہے ۔
خرقیل نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تمکو عذاب خدا سے رہائی دون کہ اوسکے ساتہ ایمان لاؤ اور اوسکی پیغمبر کی تابعداری کرو اور تم
چاہتے ہو کہ مجکو دعوت کرو ساتہ اوس عمل کے کہ اوسکے سبب سے لائق دوزخ ہون کہ وہ عبادت فرعون ہے اور تم ترغیب دیتے
ہو مجہے اوس مین کے ساتہ کہ کافر ہو جاؤن بخداے رب العالمین اور اوسکے ساتہ شریک کرون حالانکہ سوای اوسکے اور کسیکو میں
خدا نہین جانتا اور تم چاہتے ہو کہ مجکو رہنمائی کرو ساتہ پرستش اوس شخص کے کہ کلام اوسکا بیہودہ ہے اور اعتبار نہین رکہتا نہ
دین مین نہ دنیا مین ۔ ای گروہ تمکو زندگانی اس جہان فانی نے فریفتہ کیا ہے ۔ یہ نہین جانتے کہ بساط عیش تہوڑی مدت مین
اوٹہہ جاوے گا قبطیون نے اوسکو قتل سے ڈرایا کہ ہم تجکو مار ڈالینگے اوسنے کہا مین اپنے کام سے باز نہین رہنے کا اور اپنا کار حوالہ
خدا کیا مینے اور اوسپر توکل کیا تا مجہے تمہاری شر سے محفوظ رکہے ۔ کہتے ہین کہ فرعون نے حکم کیا کہ اوسکو مار ڈالین وہ بہاگ کر ایک پہاڑ
مین جاکر مشغول نماز ہوا حق سبحانہ تعالی نے لشکر جانوران درند اور دوند کو اوسپر متعین کیا کہ بحق اوسکی پاسبانی کرین اور نتیجہ تفویض
بخدا بزودی ظاہر ہووے ۔ کشف الاسرار مین لکہا ہے کہ فرعون نے اپنے خاص لوگون کو جمع کیا اور بہیجا تا اوسکو لے آوین اور سیاست کرین
یہ لوگ اوسکے پاس پہونچے اور نماز ادا کرتے دیکہا اور بقدرت ربانی نگہبانی جانوران درند اور دوند کی مشاہدہ کی ڈرے اور خوف کیا
اور فرعون کے پاس آنکر صورت حال بیان کی فرعون نے سبکو سیاست کی تا یہ سخن ظاہر اور ہویدا نہووے

فصل پانچوین

دعا کرنی حضرت موسی علیہ السلام کی فرعونیونکے واسطے اور مبتلا ہونا انکا ساتہ طرح طرحکے عذابونکے اور باوجود نازل ہونی ان عذابونکے
ایمان نہ لانا اونکا اور آخر الامر دریا مین غرق ہونا قولہ تعالی وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا
فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ یعنے اور کہا سرداروں نے قوم فرعون سے کیا چہوڑ دیتا ہے تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو تو
فساد کرین بیچ زمین کے اور چہوڑ دے تجکو اور معبودون تیرکو ۔ معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ اعیان تخت گاہ
فرعون نے کہا آیا تو موسیٰ اور اوسکی قوم سے دست بردار رہا کہ تیرے ملک کو خراب کرین اور لوگونکو متغیر کرین کہ تیری پرستش
چہوڑ دین چاہیے کہ موسیٰ اور اوسکی قوم کو نہ چہوڑ اور قتل کر فرعون نے جانا کہ موسیٰ کے قتل پر کوئی قادر نہین ہوویگا کہ برگزیدہ
خدا ہے کسیکو یارا اور طاقت نہین کہ قتل کرے ۔ آیہ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝
یعنے کہا البتہ قتل کرینگے ہم بیٹون اونکے کو اور جیتا رکہینگے ہم بیٹیون اونکی کو اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہین ۔ لاچار
حکم کیا کہ پسران بنی اسرائیل کو قتل کرین تا انکی نسل منقطع ہووے اور یہ دل شکستہ ہو کر حضرت موسیٰ کی یاری اور مددگاری

نکرین اور بیٹیان انکی چھوڑ دین کہ خدمت قبطیونکی عورتون کی کیا کرین جب یہ تہدید بسمع جمیع بنی اسرائیل پہونچی مضطرب ہوکر
حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا ای موسیٰ جب تک آپ مدین سے نہ آئے تھے قبطی دو پہردن ہمسے خدمت لیتی تہی اور دوپہر
ہمکو آزاد رکہتے تہی جبسے کہ آپ آئی ہین ہمپر زیادہ جفا کرتے ہین اور تمام دن ہمسے خدمت کرواتے ہین اور پہر کہا ای موسیٰ
تمہاری ولادت باسعادت سے پہلے ہماری اولاد مارڈالتے تھے اور بعد از ولادت باز رہے تہی جب سے کہ تم مدین سے آئے ہمارے
فرزندونکو پہر مارنا شروع کیا حضرت موسیٰ نے کہا خدا تعالی سے یاری اور مددگاری چاہو اور صبر کرو شاید کہ وہ تمہارے دشمن کو
ہلاک کرے اور ملک تمکو ارزانی فرماوے لیکن اس امرمین گہبرانا نہین چاہیے ہر یہ وقت پر موقوف ہے اور معالم اور مواہب علیہ میں
یہ بہی لکہا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے تعذیب قوم بنی اسرائیل کی بہت ملاحظہ کی تو لاچار ہوکر ایکدن انہون نے قبطیون کے
واسطے دعا بد کی اور کہا یارب قوم طاغی کہ تیرے فرمان سے باغی ہوکر نعمت اور مال کے ساتہ مغرور اور سرکش ہوئی ہین اور ناحق
غریبون پر ظلم کرتے ہین انکو کسی بلا مین گرفتار فرما حق تعالی نے انکی دعا مستجاب کرکے قحط اور تنگی اور خشک سالی انپر نازل کی تا انکے سات سال
اسی حال پر گذرے اور اصلاً مطلق پند پذیر نہوئے اور کفر سے باز نرہے قال اللہ تعالی فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ
وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ یعنی پس بہیجا ہمنے اوپر اونکے طوفان مینہ کا اور ٹڈی
اور چیچڑیان اور مینڈک اور لہو نشانیان جدا جدا پس تکبر کیا اونہوں نے اور تھے قوم گنہگار۔ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ
لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ۔ اور کہا اونہوں نے جو کچہ لاویگا تو ہمارے پاس اسکو نشانیون سے تو کہ جادو کرے ہمکو ساتہ اوسکے پس نہین ہم
واسطے تیرے ماننے والے۔ اور اسکا حال اسطرح پر ہے کہ مصر مین سات شبانہ روز مینہ برسا اور ابرہای تاریک پیدا ہوئے کہ قبطیونکے
گہرونمین پانی بہر گیا کہ مرد اور عورت اپنے اپنے گہرونمین کہڑے رہتے تہے اور اپنے لڑکونکو بلندی پر بٹہاتے تہے اور جو قبطی کہ گہرمین
بیٹہہ جاتا تہا وہ غرق ہوجاتا تہا اور بنی اسرائیل کے گہر کہ انکی گہرونسے متصل تہے ایک قطرہ پانی کا اونمین نہ آتا تہا اور بعضے کہتے
ہین کہ طوفان وبا کا تہا کہ قبطی مرنے لگے یہانتک کہ ایک شب مین اسی ہزار دختر نارسیدہ مرگئین اور بعضے کہتے ہین کہ طوفان چیچک کا تہا
کہ سبکو بطریق عموم عارض ہوا کہ اول یہ عذاب زمین پر نازل ہوا اور اثر اوسکا ابہی مین باقی رہا۔ القصہ قبطی تنگ ہوکر فرعون کے پاس
آئے اور اوس سے ناامید ہوکر حضرت موسی علیہ السلام سے رجوع کی کہ اپنے خدا سے چاہو تا یہ عذاب دفع ہووے اور ہم ایمان لاوین
جب وہ طوفان حضرت موسیٰ کی دعا سے برطرف ہوا اور پانی زمین مین فرو ہوا اور کہیتیان انکی ظاہر ہوئین اوس مرتبہ پر کہ سابق کبہی
نہوئین تہین مگر بسبب کفران نعمت یہ ایمان نہ لائے پہر حق سبحانہ تعالی نے ٹڈی سوار انپر بہیجے کہ اکثر کہیتیان اور باغ انکی کہا گئے

یہ دوبارہ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور قسم کھائی کہ اگر یہ بلا دفع ہووے تو تیری خدا کی ساتھ ایمان لاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام
جنگل مین باہر آئے اور اپنے عصا سے مشرق اور مغرب کیطرف اشارہ کیا کہ تمام ٹڈیان دونون طرف متفرق ہوگئین اور ایک روایت
سے اسطرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سے ایک ہوا متعین کی کہ اوس ہوا نے اون ٹڈیون کو اوٹھا کر دریا مین ڈالدیا
اونہون نے دیکھا کہ قدرے زراعت مین سے باقی رہا ہے اسقدر ہمکو بہت ہے ایمان نلائے پھر حق تعالیٰ نے ملخ پیادہ بھیجے کہ جو کچھ باقی
تہا وہ کہا گئے اور کہتے ہین کہ ٹڈیون نے کھیتون ہی پر اکتفا نکیا بلکہ چوبی کڑیان اور لکڑیان اور تختے اور میخین آہنی بھی کہا گئین
اور گہرون اور باغون اور کھیتون بنی اسرائیل مین ایک ٹڈی نہ آئی اور یہ برکت اس لڑکے تہا کہ وہ حضرت موسیٰ کی ساتھ ایمان
لائے تھے اور اپنے عہد پر وفا کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ جب ٹڈیان برطرف ہوئین اور یہ ایمان نلائے تو حق تعالیٰ نے چیچڑیان
یا جوئین انمین پیدا کین کہ تمام بالون مین اور پلکون مین اور بھوون مین اور تمام بشرہ قبطیون مین بطرح آبلہ چمٹ گئی تہین اور خون چوستی تہین
اور گوشت کہاتی تہین اور اگر کہانا انکے روبرو آتا تہا تو چیچڑی اور جوون سے بھر جاتا تہا اور بنی اسرائیل سلامت اور بے بلا
رہتے تھے انہون نے پھر حضرت موسیٰ سے پناہ مانگی اور کہا اگر یہ عذاب ہمسے برطرف ہووے تو ضرور ہم ایمان لاوین حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے دعا کی اور یہ بلا برطرف ہوئی انہون نے کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ تو فن سحر اور جادو مین ماہر کامل ہے کہ یہ چیچڑیان اور یہ جوئین
ہمکو پہونچاتا ہے پھر حق تعالیٰ نے مینڈکون کا لشکر انپر نازل کیا کہ اونکے گہرون مین اور بسترون مین آتے تہے اور انکی دیگون اور باسنون
مین گرتے تہے اور کہانا پینا اونکا اونسے بھر جاتا تہا اور جو کوئی بات کرنیکے واسطے منہ کہولتا تہا تو فی الحال اوسکے منہ مین مینڈک
گر پڑتا تہا اور بنی اسرائیل کے گہرون مین ایک مینڈک بھی نہ آیا آخر الامر یہ لاچار ہو کر حضرت موسیٰ کی پاس آئے اور سخن توبہ اور کلام
ایمان درمیان لائے حضرت موسیٰ کی دعا سے پھر حق تعالیٰ نے اوس ہوا کو بھیجا کہ تمام مینڈکون کو دریا مین ڈالدیا اور انہون
نے پھر بھی پیمان و ایمان پر وفا نکی آخر خدا تعالیٰ نے رود نیل اور کوئین اور حوض انکے مین یہ خاصیت پیدا کی کہ جب بنی اسرائیل اونمین
سے پانی کھینچتے تہے تو آب صاف نکلتا تہا اور جب قوم فرعون اور قبطی کھینچتے تہے تو خون ہو جاتا تہا فرعون نے ایک قبطی اور ایک
بنی اسرائیل کے بیچ ایک پانیکے باسن مین شریک کیا بنی اسرائیل کیطرف پانیکے وقت آب خالص ہوا اور قبطی کیطرف وہی خون
ہوگیا یہانتک کہ ایک عورت نے قبطیون مین سے ایک عورت بنی اسرائیل ہمسایہ کو ایکدن کہا کہ جو پانی پیتی ہے اپنے منہ مین بھر کر میرے
منہ مین ڈالدے جب اوسنے اپنے منہ سے پانی اوسکے منہ مین ڈالا تو وہ بھی خون ہوگیا اور فرعون بھی نہایت پیاسا ہو کر بجائے
آب درختونکی تری کو چوستا تہا فوراً اونکا رس بھی اوسکے منہ مین جاکر خون ہو جاتا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب خون

اسطرح پر نازل ہوا تھا کہ سب قبطیونکی ناک سے خون بہتا تھا - آخر مجبور ہو کر پھر حضرت موسیٰ کے پاس گئے اور اس خونخواری سے تضرع
اور زاری کی اور عہد کیا کہ بعد رفع ہونے اس بلا کے ہم ضرور ایمان لاوینگے حضرت موسیٰ نے دعا کی اور یہ بلا بھی رفع ہوئی لیکن انہون نے
ہرگز اوس فسق و فساد سے انحراف نکیا اور لکھا ہے کہ ہر ایک ان عذابون میں سے ایک ہفتہ رہتا تھا اور ہر دو عذابونمین ایک ایک مہینے کا فاصلہ
ہوتا تھا - تفسیر انوار التنزیل مین تو اسطرح پر لکھا ہے کہ باوجود ان عذابونکے نعمتہای دنیاوی اُنسے باز نہین لین تھین - چنانچہ مواہب علیہ مین
بیچ تفسیر قوله تعالیٰ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یعنے کہا حضرت موسیٰ نے
ای رب ہمارے بدرستیکہ تحقیق تونے عطا کی فرعون کو اور اوسکے اعیان کو زینت اور کثرت اموال یعنے دولت بیچ زندگانی دنیا کی - لکھا ہے
کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ مصر سے تا زمین حبشہ پہاڑ اوسمین سونے اور چاندی کا اور زبرجد کی کانین تھین سب فرعون کے قبضہ قدرت
مین تھین اور فرمان اسکا اونکے نکالنے پر جاری تھا اس سبب سے مال بہت سا جو زر تصرف قبطیون مین آیا تھا اور سب مالدار اور صاحب تجمل تھے
اور یہی سبب ضلال اور اضلال انکے کا ہوا تھا - حضرت موسیٰ نے دعا کی ای پروردگار تونے فرعون اور اوسکی قوم کو بہت مال اور زینت
دی ہے اور یہ کافر نعمت اوس سے مغرور ہو کر گمراہ تیرے بندونکو کرتے ہین انکے مال اور دولت کو محو کر تا بزوال نعمت انکی شوکت ٹوٹ جاوے
تھا وہ کہتے ہین کہ تمام دینار اور درہم اسکے خزانیکے پتھر کے ہوگئے اور نقش سکہ بدستور رہا - اور اسدی کہتا ہے کہ انکا تمام مال و نقد اور کہانا
اور درخت اور میوے سب پتھر ہو گیا - اور پھر دعا کی کہ انکے دلون پر مہر کر تا سخت دل ہو وین اور ایمان نلاوین - حضرت موسیٰ نے وحی سے
یہ جان لیا تھا کہ یہ مورد عذاب ہونگے سواسطے لاچار دعا کی کہ دل انکے سخت کر تا ایمان نلاوین اور عذاب دردناک دیکھین اور حضرت ہارون
آمین کہتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا دعا تمہاری مستجاب ہوئی لیکن جلدی نکرو اپنے وقت پر ظہور کریگی اور معالم مین لکھا ہے کہ چالیس برس کے
بعد اثر اس دعا کا ظاہر ہوا اور سبب تاخیر تعذیب فرعون مین تاثیر دعای حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صاحب حدیقة الاقالیم نے یہ لکھا ہے
کہ بروقت دعا انکی یہ ارشاد ہوا کہ دعا تمہاری قبول ہوئی لیکن اثر اسکا بروقت ظاہر ہوگا اسوقت مین ہزارون بندے میرے اوسکے
خوان نعمت سے سیر ہوتے ہین اور واسطے راتب خورون کی چار ہزار گوسفند اور چار سو گائین اور دو سو اونٹ اوسکے مطبخ مین ذبح ہوتے
ہین جبتک کہ وہ روزی لوگون پر تنگ نکریگا اوسوقت تک عذاب نازل نہوگا لیکن بسبب زیادہ ہونے اعتقاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
لوگونکے دلونمین ہامان نے فرعون کو اس بات کی مصلحت دی کہ خزانا بڑہانا اور مصارف کم کرنی لازم ہین معلوم نہین کہ مہم موسیٰ کتنا طول کرے
اور یہ مشورہ فرعون کے بھی پسند آیا چنانچہ واسطے تخفیف خوراک راتب کہانیوالونکو حکم دیا اور یہ روز بروز کم ہوتا گیا تا آنکہ جس دن فرعون
غرق ہوا اوسکے باورچیخانے مین سوا ایک بکری کے ذبح نہوا تھا اور وہ اسکے خاصے مین پک کر گیا تھا اور مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین

لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ چند سال اور فرعونیونکو دعوت کیا کیے اور معجزے انکو دکھائے گئے مگر روز بروز عناد اور فساد اونکا زیادہ ہوتا گیا تاآنکہ
ہلاک ہونا نزدیک پہونچا۔ حکم الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صادر ہوا کہ ہنگام عذاب قبطیون کا آن پہونچا اپنی قوم کو ہمراہ لیکر رات کو مصر
سے باہر ہو جاؤ تا فرعون مع اپنی قوم تمہارے پیچھے آوے اور تمکو دریا سے سلامت پار اوتار دون اور اونکو غرق کر دون حضرت موسیٰ نے
اپنی قوم کو خبر دی کہ ہمکو اشارت مع اسکے بشارت پروردگار سے ہوئی ہے کہ فرعونیون کو ہلاکت ہوگی اور بنی اسرائیل سلامت رہینگے
مختار میں روایت ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ لباس و زیور قبطیون سے تقریب عید کے بہانہ سے کہ نزدیک پہونچی ہی بحیلہ آراستگی
اہل و عیال اپنے کی بعاریت لیا چاہیے اور فلانی شب سب آمادہ سفر ہو کر بوقت طلوع قمر فلانے مقام پر جمع ہونا چنانچہ اونہون نے ایسا ہی
کیا اور تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ انہون نے رؤسای بنی اسرائیل سے یہ تدبیر ارشاد کی رئیسان بنی اسرائیل نے اپنی تمام فرقونکو کہ شہر مصر
میں منتشر تھے آگاہ کیا کہ جو کوئی بنی اسرائیل میں سے قبطیونکے پاس بطریق نوکری یا بسر خواندگی تعلق رکھتا ہو وے الگ ہو کر ایک مقام پر جمع
ہووین فرعون نے جب انکی جمع ہونے کی خبر سنی متوہم اور متوحش ہو کر پوچھا کہ یہ حرکت کیون کرتے ہو انہون نے کہا کہ ہم روز عاشورہ کہ یوم
ولادت حضرت آدم علیہ السلام اور عید کا دن ہے چاہتے ہین کہ سب جمع ہو کر بیرون شہر عبادت خدا بجا لائین اور رسوم عید برپا کرین
فرعون نے اجازت دی اور عوام بنی اسرائیل نے بتقریب تزئین زیور و لباس بسیار قبطیون سے بعاریت لیا اور بہانہ عید مع خیمہ و خرگاہ
شہر کے باہر گئے اور آخر شب سب جمع ہوئے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام نے انکو کوچ کروایا حضرت موسیٰ عقب بنی اسرائیل جاتے
تھے اور حضرت ہارون آگے تاآنکہ صحرا میں مسافت راہ قطع کرنے لگے ناگاہ راہ گم کی ہر چند چپ و راست دست و پا مارے سراغ راہ نپایا اور انبوہ
بنی اسرائیل چھ لاکھ ستر ہزار آدمی تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہن سالان بنی اسرائیل کو طلب کیا اور پوچھا کیا باعث ہے کہ راہ معلوم نہین
ہوتی سالانکہ یہ راہ مسلوک ہے بارہا یہان سے آمد رفت کی ہے اونہون نے عرض کیا کہ اصل قصہ یہ ہے کہ جب حضرت یوسف قریب بوفات ہوئے
تھے تو وصیت کی تھی اور اپنی اولاد اور بھائیون سے عہد و پیمان لیا تھا کہ جب مصر کے باہر جاؤ تو میرے تابوت کو ہمراہ لیجانا اور میرے
آبائے کرام کے مدفن میں پہونچانا اب کہ مصر سے باہر آئے ہین اور اونکا تابوت نہین لائے غیب سے ہمپر راہ بند ہو گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے پوچھا کہ انکی قبر مبارک کہان ہے کہا موضع قبر ہمکو معلوم نہین حضرت موسیٰ نے تمام لشکر میں منادی فرمائی کہ میں قسم دیتا ہون خدا کی جسکو مقام
قبر یوسف معلوم ہو وے مجکو آگاہ کرے کسی نے اقرار نکیا مگر ایک پیرزال فرتوت نے کہا میں جای قبر جانتی ہون لیکن مجکو خدا کا عہد دو کہ اگر میں
نشان قبر بتادون تو جو چاہون سو پاؤن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے توقف کیا وحی آئی کہ عہد دو اور جو چاہے سو حوالہ کرو پیرزال نے کہا کہ مطلب میرا
دو چیزین ہین ایک دنیا میں اور ایک آخرت میں دنیا میں یہ کہ میں پیر فرتوت ہون طاقت رفتار نہین ہے مجکو سواری پر بٹھا کر اپنے ہمراہ

مصر مین لیجاؤ اور مطلب آخرت یہ کہ بہشت مین تمہارے ساتہ ایکدرجہ مین ہون۔ حضرت موسیٰ نے دونون چیزین قبول کین پہر اوس
بڑہیا نے نشان دیا کہ قبر انکی عین آب نیل مین ہے فلانی جگہہ حضرت موسیٰ اوس مقام مین گئے اور انکا صندوق کہ سنگ مرمر کا تہا نکالا
اور خود اوسکو اوٹہا کر لشکر کے آگے آگے لیچلے اور راہ راست اونپر ہویدا ہوئی کہ اس اثنا مین طلوع صبح ہوئی اور جواسیس فرعون نے اوسکو
خبر پہونچائی کہ بنی اسرائیل اوس مقام سے کہ بنا بر عید وہان جمع ہوئے تہے شبا شب کوچ کر گئے فرعون کے کانون سینے مین آتش غضب
افروختہ ہوئی اپنے نقیبونکو گرد نواح شہر وقصبات وقریات مین بہیجا کہ تمام سواران خوش اسپ ویراق حاضر ہووین اور آپ مع اپنی فوج
کے سوار ہوکر وقت اشراق تعاقب کیا ۔ اور ایک روایت مین یہہ بہی آیا ہے کہ جب بنی اسرائیل کے نکلنے کی خبر قبطیونکو پہونچی اور انہون نے
چاہا کہ انکے پیچہے جاوین بحکم خداوند مطلق ہر قبطی کے گہر مین ایک عزیز انکی قوم مین سے مرگیا کہ اوسکی تجہیز وتکفین مین یہ مشغول ہوئے اور
اسواسطے واقع ہوا تہا تا سب قبطی بنی اسرائیل تک نہ پہونچنے پاوین اور عبور دریا سے مخالفت اور مزاحمت نکر سکین۔ کہتے ہین ستر ہزار
ابلق سوار مقدمۃ الجیش لشکر فرعون مین تہے اور ایک لاکہہ تیر انداز اور اسیقدر نیزہ باز اور اتنی ہی گرزبردار اسکی رکاب مین رہتے تہے
القصہ بنی اسرائیل بعجلت تمام روانہ ہوئے برسبیل یلغار بدو و دوش لب دریای قلزم پر پہونچے۔ پوشیدہ نرہے کہ قلزم نام ایک
شہر کا ہے کہ اسکے کنارے پر دریا واقع ہے اور متصل اوس شہر کے یہ دریا منتہی ہوا ہے اسواسطے اوس دریا کو اسکے ساتہ منسوب کرتے ہین والا
یہ دریا اصل مین ایک خلیج ہے خلیجہائے بحر محیط سے کہ مابین بلاد حبش اور عرب کے گذرا ہی اور اوسکو خلیج احمر کہتے ہین چنانچہ وہ خلیج کہ درمیان
فارس اور عرب کے حائل ہے یہہ خلیج اخضر مشہور ہے اور طول اس خلیج احمر کا جنوب سے شمال تک چار سو ساٹہہ فرسخ ہے اور عرض اسکا ابتدا سے
ساٹہہ فرسخ ہے اور جب قریب منتہی پہونچتا ہے تو عرض اسکا کمتر [illegible] ہے کہ شہر دار الملک وہان کا ہے اس خلیج تک تین منزل کی راہ ہے
خشکی سے اور آب نیل غربی شہر مین واقع ہے اور شہر جانب شرقی نیل ہے اور ضلع غربی اس خلیج پر اکثر بلاد بربر واقع ہین اور بعضے بلاد
حبش بہی اور ضلع شرقی اس خلیج پر بیشتر سواحل عرب متصل ہین اور یمن ہین سے قصد کہ ساحل مدینہ منورہ ہے تو اہل مصر اور حبش حجاز
اسی بندر سے عبور کرتے ہین پہر سواحل یمن جیسے عدن کنار شرقی اس خلیج پر ہین اور وسط اس خلیج مین بعض بلاد متعلقہ مصر بہی آباد
ہین از انجملہ وہ بلاد کہ زندان مصر ہے مانند قلعہ گوالیار کے ہندوستان مین غلہ کشتی پر مصر سے وہان لیجاتے ہین اور اوس قلعہ پر حافظ
حاکم مصر کی طرف سے رہتے ہین اور شہر قلزم کہ منتہی اس دریا کا ہے طول اسکا چہ ستہ درجہ ہے اور عرض اونتیس درجہ اور دقیقہ
جب بنی اسرائیل اس دریا کے کنارے پر پہونچے اور پانی نہایت تموج اور زیادتی مین دیکہا حیران ہوئے اور کہا اسقدر کشتیان
ایکدفعہ کہان سے میسر ہونگی کہ تا بعجلت تمام اس دریا سے عبور کرینگے اس اثنا مین آفتاب نکلا اور روز روشن ہوا اور عقب سے

آواز سم اسپان سنی خوب غور سے دیکھا معلوم ہوا کہ فرعون مع لشکر تعاقب مین پہونچا اور مقدمۃ الجیش اوسکا نمودار ہوا انکے
دست و پا گم ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور کہا اب وہ وعدۂ نجات کہان ہے یہ آیا فرعون پیچھے ہمارے اور دریای زخار ہے
آگے ہمارے نہ یہ طاقت کہ فرعون سے برسر آوین اور نہ وہ قوت کہ دریا سے گذر جاوین حضرت موسیٰ نے کہا مایوس مت ہو اور رجوع بجانب
خدا تعالی کرو روایت کرتے ہین کہ جب فرعونی بنی اسرائیل کے پاس پہونچے حضرت کردگار نے حجاب بخار کہ اوس وقت ظاہر ہوتا ہے
اور ہندی زبان مین اوسکو کوہرہ کہتے ہین درمیان فریقین کے ایسا حائل کیا کہ ایک دوسیرکو نظر نہ آتا تھا فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ جبتک
آفتاب بلند ہووے اور کوہر درمیان سے بند ہو جاوے ٹھہر جاؤ پھر ہم انکا تعاقب کرینگے کہ راہ مخلصی انپر مسدود ہے آگے دریا ہے اور
پیچھے ہم ہین کہان جا سکتے ہین - لیکن بنی اسرائیل اس مرتبہ مضطرب ہوئی کہ حضرت موسیٰ روئے اور وحی پہونچی کہ دریا کو ہمنے تیرے
حکم مین کیا اوسکو اوسکی کنیت کے ساتھ پکار اور عصا اپنا اوسپر مار اور حکم کر راہ دیگا حضرت موسیٰ برلب دریا آئے اور دست دعا اوٹھا کر کہا
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَ اِلَیْکَ الْمُشْتَکٰی وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ اور بعد اتمام دعا عصا دریا پر مارا اور
اوسکو حکم کیا اِنْفَلِقْ یَا اَبَا خَالِدٍ بِاِذْنِ اللّٰہِ فی الحال دریا پھٹ گیا اور اوسمین بارہ۱۲ راہین کہ ہر راہ کا دس کوس کا طول اور دو کوس کا
عرض تھا پیدا ہوئین بعدد بارہ گروہ بنی اسرائیل کہ ہر گروہ اولاد ایک فرزند حضرت یعقوب مین سے تھا اور ہر پارہ دریا مثل پہار بزرگ
اپنی جاپر قائم ہو گیا اور جس جگہ سے دریا پھٹا آفتاب زمین پر چمکا اور ایک ہوا چلی اور زمین کی راہونکو خشک کیا تا بنی اسرائیل
بسہولیت دریا سے گذر جاوین پھر حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ دریا مین آؤ اور عبور کرو وے بسبب ضعف اعتقاد جرات نکرتے تھے
اور کہتے تھے کہ ہم اس حالت پر اعتماد نہین کرسکتے کہ ہمارے گذرنے تک ایک وضع پر استادہ رہے مبادا کہ ہم راہ مین ہووین اور یہ مل جاوے
اور ہم غرق ہو جاوین حضرت یوشع علیہ السلام نے پہلے اپنا گھوڑا ڈالا اور پھر حضرت ہارون اوترے اور روانہ ہوئے جب بنی اسرائیل
نے انکو عبور کرتے دیکھا ناچار یہ بھی دریا مین اوترے اور ہر سبط اسباط دوازدہ گانہ سے ایک ایک راہ مین داخل ہوا تا آنکہ سبکے پیچھے
حضرت موسیٰ اپنے گروہ لیکر دریا مین اوترے - حضرت موسیٰ کی سبط نے کہا ہم نہین جانتے کہ اورون پر کیا گذرا تو کہ ہمارے ہمراہ
ہے اپنی طرف سے طمانینت حاصل ہے لیکن اور بھائیونکی طرف سے ترسان ہے کہ مبادا اونپر پانی برہم ہو گیا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے جناب الہی مین عرض کی کہ بارخدایا مجھکو اس گروہ کے اخلاق بد پر مدد کر حق تعالی نے باد سخت کو فرمایا کہ پانیکی دیوارون مین روزنہا
مشبک وار پیدا کیے اونمین سے ہر فرقہ اورونکو دور سے دیکھتا تھا کہ صحیح اور سلامت گذرے چلے جاتے ہین چنانچہ سب صحیح اور سالم
اوس کنارے پر دریا کے پہونچے اور جب فرعون دریا کے اس کنارے پر پہونچا اور اوس حالت کو دیکھا چاہا کہ اپنی قوم بے عقل اور

بے وقوف کو فریب دیوے کہا اے قوم دیکھتے ہو یہ میرا اقبال ہے کہ دریا میرے واسطے پھٹ گیا تا اپنے بندگان گریختہ کو زندہ پکڑون
اگر غرق ہو جاتے تو میری سزا سے محروم رہتے - لکہا ہے کہ اوسوقت ہامان نے خفیہ اوس سے کہا کہ تو خود جانتا ہے کہ یہ صورت موسیٰ کی
دعا سے واقع ہوئی ہے زنہار دریا مین نہ اوتر نا ہلاک ہو جاویگا چاہا کہ اپنے گہوڑے کی باگ پہیرے حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک گہوڑے
پر سوار ہو کر فرعون کے پاس آئے اور دریا مین اوترے اور فرعون بے عون کا ایک بعیر تہا یعنے اونٹ یا خچر تیز رفتار پر سوار تہا جب اوسنے
گہوڑیکی بو سونگہی عنان تمالک و اختیار فرعون کے ہاتہ سے کہینچی اور دریا مین اوتر پڑا اور لشکریان ہر فوج نے راہ دریا کی لی اور حضرت
میکائیل نے لشکر کے پیچہے سے آنکر اوترنے کی تاکید شدید کی تا آنکہ سب دریا مین اوترے اور جب فرعون مع بیشتر ان لشکر متصل ساحل
طرف دیگر ہوئے اوسوقت حکم الٰہی صادر ہوا کہ دریا ملجاوے اور اپنے حال پر بدستور بہنے لگے یکبارگی ہر طرف سے پانی کہ کہڑا ہو گیا تہا
مل گیا الآیۃ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ یعنے پس ڈہانک لیا اونکو دریا مین سے اوس چیز نے
کہ ڈہانک لیا اونکو اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو اور نہ راہ دکہائی اور فرعون مع اپنی قوم غرق ہوا - اور مواہب علیہ مین سورۂ یونس
مین لکہا ہے کہ جب فرعون نے غرق ہونیکے وقت جانا کہ مین ہلاک ہوتا ہون کہا مین ایمان لایا ساتہ اسکے کہ نہین معبود کوئی مستحق عبادت کی
مگر خدا سے بنی اسرائیل کہ بدعوت موسیٰ ایمان لائے ہین حضرت جبرئیل نے کہا اب تو ایمان لاتا ہے کہ اختیار نہین رکہتا بارگاہ کبریائی
مین ایمان یاس قبول نہین ہوتا ہے پہلے کیون نافرمانی اختیار کی تہی اور وہ نوشتہ کہ اوس مین مضمون سزای نافرمانی خاوند مین واسطے بندگی
لکہوا لیا تہا اوسکو دکہلایا اور کہا موافق تیرے فتوے کے تیرے ساتہ یہ عمل وقوع مین آیا - روایت کرتے ہین کہ جب فرعون اور اوسکی قوم
غرق ہوئی بنی اسرائیل کو دغدغہ پیدا ہوا کہ فرعون ہلاک نہین ہوا ایسا نہو کہ کشتیون پر سوار ہو کر مع لشکر دریا سے گذرے اور ہمارا تعاقب
کرے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکی لاش کو مع زرہ زرین کہ پہنے ہوئے تہا اور اوسکو سب اوسکو پہچانتے تہے پانی پر دریا مین تیرا دیا کہ
بنی اسرائیل نے اوسکا تن بے روح دیکہکر تسلی پائی اور زاد المسیر مین لکہا ہے کہ بقیہ قوم عاد کہ مصر مین تہی اونہون نے غرق ہونا فرعون کا
مسلم نرکہا اور کہا وہ اپنی قوم کے ساتہ جزیرہ مین بشکار مرغ و ماہی مشغول و معروف ہے حق تعالیٰ نے دریا کو فرمان بہیجا کہ اوسکو زمین
بلند پر کنارے سے ڈالدیوے تا اور سب دیکہین اور عبرت قبول کرین کہ جو بندہ آپکو غرق ہونے کے گرداب فنا سے نہ بچا سکے وہ صدای انا ربکم
الاعلیٰ البتہ جہانیان کیون پہونچاوے - معالم مین لکہا ہے کہ جب سے مردہ پانی مین نہین ڈوبتا ہے پہلے ساتہ غرق فرعون سے غرق
بحر فنا ہو جاتا تہا - تفسیر بحر المواج مین لکہا ہے کہ ایک حکایت مین روایت ہے کہ ایک عورت آخر شب پانیکے واسطے دریا پر گئی جب اوسنے
ہاتہ پانی مین ڈالا فرعون کی ڈاڑہی کہ مرصع بجواہر تہی اوسکے ہاتہ مین آگئی اوسنے بال جڑ سے اوکہیڑ کر جواہر اوسمین سے نکال لیے -

کہتے ہین یہی عورت فرعون کے محل مین مزدوری مین اینٹین لیجایا کرتی تہی اور چونکہ مزدوری نپاتی غم کہایا کرتی تہی ہاتف نے آواز دی خذی
اجرک یعنے لے مزدوری اپنی پس یہ حکایت درمیان خلق مشہور ہوئی اور غرق ہونا فرعون کا آدمیون پر ظاہر ہوا اسواسطے کہ فرعونکی بہی
واہی کسیکی نتہی اس قصہ مین اشارت ہے کہ آخر ظالم نگونسار ہے اور مظلوم رستگار ہے عین المعانی مین در ذیل آیہ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ
عَلَیْهَا غُدُوًّا یعنے وہ آگ ہی کہ حاضر کیے جاوینگے اوپر اوسکے صبح اور شام - ایراد کیا ہے کہ ہر صبح اور شام کو رہنے کی جگہہ قبطیونکی کہ دوزخ ہی انکو دکہاتے
ہین اور ابن مسعود کہتا ہے کہ فرعونیونکی ارواحین سیاہ مرغونمین ہین اور صبح اور شام آگ انپر عرض کرتے ہین اور تا قیامت کرینگے اور
جب قیامت تمام ہوگی ارواحین آئینگی اُنکے بدنونمین پہر آئین گی اور فرشتے انکو کہین گے آو سخت ترین عذاب مین کہ عذاب جہنم ہے -
کہتے ہین کہ عمر فرعونکی چارسو برسکی تہی اور مواہب علیہ مین سورۂ شعرا مین لکہا ہی کہ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعونیان مصر مین
آئی اور باغ اور گہر اور مال اپنے تصرف مین لائی اور صحیح تر یہ ہے کہ ایام دولت حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام مین ملک
مصر پر غلبہ کیا اور قبطیون کے مال اور دولت پر متصرف ہوئے اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب فرعون مع اپنی سپاہ کے روز عاشورہ
راہ آب سے باتش دوزخ ملحق ہوا اور بنی اسرائیل نے انکے ہاتہ سے نجات پائی تو دس ساعت دن گذرا تہا اور اوسوقت انہون نے کچہ نکہایا
تہا بنا برین ہدایت حضرت موسیٰ سے بنیت صوم باقی دن روزہ رکہا اور امساک وصوم روز عاشورہ یہودیونمین سنت ہوا کہ الی الآن
اوسکے ساتہ عمل کرتے ہین - مذہب اہل سنت مین بہی سنت ہے روزہ اوس دن کا اسواسطے کہ بروایات صحیحہ ثابت ہوا ہی کہ بروز فتح
مکہ معظمہ کہ شدہ صوم تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو روزے پایا سبب روزہ داری کا پوچہا انہون نے عرض کیا کہ
حضرت کلیم اللہ کے زمانہ سے صوم آج کا معمول ہے آپ نے فرمایا کہ مین احق ہون عمل کرنے سنت اپنی بہائی موسیٰ علیہ السلام کا پس پیچہے حضرت نے
حکم کیا روزہ رکہنے کا اور بعد اوس سال کے پہر بہی تا زمان حیات ہر سال روزہ رکہا ہی لیکن ایک سال پیشتر از وفات یہ بہی ارشاد فرمایا تہا کہ
سال آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ دو روزے رکہونگا یعنے نوین اور دسوین تاریخ کو بہی صائم ہونگا اور کہتے ہین کہ اجساد اموات فرعونیان بعد
غرق و ہلاک کے روے آب پر آئی بنی اسرائیل مشاہدہ حال شقاوت مآل سے حقیقت موسیٰ علیہ السلام اور کمال قدرت خالق البرایا معتقد ہوئے
روایت کرتے ہین کہ تمام دن تک امواج دریا متلاطم رہا اور فرعون اور اوسکے اتباع کو کنارے پر ڈالدیا اور چونکہ نعشون پر جواہر و زیور بیحساب
و بیشمار تہا بنی اسرائیل نے غنیمت لیا ہر چند کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نصیحت کی کہ اس اموال کے لینے پر جرأت نکرو جو کچہ لیا ہے اوسکو
مین لیا اور اوسپر قناعت کرو انہون نے اوسکے قول پر التفات نکیا اور ارتکاب اس فعل ممنوع سے باز نہ رہے اور آخر الامر وہ مال انکا باعث
وبال ہوا اور شومی اوس کی نہ ماننے والے سامری نے انکو سحر اور گمراہ کیا چنانچہ مفصل اس مجمل کا آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ او منقول ہے

کہ بارھوین دن حضرت موسی علیہ السلام نے کنارۂ دریا پر سے یوشع بن نون کو کہ چوبیس ہزار نفر تھے دیار مصر مین بھیجا اور انھون نے
وہان پہونچکر متروکات قبطیون مین تصرف کیا جو کچھ خزائن اور اموال انکا قابل النقل تھا حضرت موسی علیہ السلام کے پاس ارسال کیا اور
بساتین اور مزارع اور تمامی املاک و اسباب انکا ضبط کر کے کچھ تو بیچ ڈالا اور کچھ رکھ چھوڑا اور ایک شخص کو قبطیون مین سے بعد قبول اسلام
اوس جماعت پر بحکومت منصوب کیا اور پس از مراجعت اور وصول یوشع بنی اسرائیل ساحل دریا سے کوچ کر کے روبراہ ہوئے
تو عنایت الٰہی سے اونکو قطعہ سحاب پیدا ہو کر انکے سر پر سایہ کرتا تھا اور راتکو ایک عمود نور انکے مقدمہ لشکر پر ظاہر ہوتا تھا کہ اوسکی
روشنی سے بآسانی قطع منازل اور مسافت کرتے تھے جب تین منزل کنارہ دریا سے راہ طے کی تو ایک موضع مین کہ اوسکو مرہ کہتے ہین
اور وہان پانی نہایت شور اور کھاری تھا بنی اسرائیل نے حضرت کلیم اللہ سے التماس کیا تا دعا کرین کہ پانی شیرین اور میٹھا ہو جاوے
حضرت موسی نے بامر الٰہی اشارہ کیا تا ایک گھانس اوس پانی مین ڈالین کہ اوسکی تلخی ساتھ شیرینی کے مبدل ہووے اور اثناے
قطع راہ منازل اور مراحل مین ایک فوج عمالقہ نے پہونچکر نزول کیا اور اونکے پاس ایک بت تھا بصورت گوسالہ کہ اوسکو پوجتے
تھے بعد مشاہدہ اس حال کے جہال بنی اسرائیل حضرت موسی علیہ السلام پاس آئے اور کہا ہمکو بھی ایسے چند بت بنوا دیجئے تا ہمین
تا اونکی پرستش پر قیام کرین اور بوسیلہ اصنام بحضرت ملک العلام تقرب حاصل کرین موسیٰ اس کلام سے نہایت ملول ہوئے اور کہا
قال أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ کیا سوای خدا کے چاہون مین واسطے تمہارے معبود اور اوسی نے بزرگی دی تمکو
اوپر عالمون کے۔ چنانچہ اس حدیث کلیمی سے عقلاء بنی اسرائیل رونے لگے اور جہلا پشیمان ہو کر عذر خواہی کی۔ حضرت موسیٰ
نے اوس جماعت کیواسطے طلب آمرزش کی اور حضرت آمرزگار نے عفو فرمایا اور بعضے اہل تاریخ کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے بعد
حصول مغفرت الٰہی حضرت موسیٰ سے کہا ماحصول یہ ہے کہ ہرگاہ جناب احدیت عز اسمہ نے ان جرائم پر عقوبت نفرمائی اب کوئی فرمان قصد جہاد
ارزانی فرماوے تا باقتضاے اوسکے رضاجوئی پروردگار حاصل کرین حضرت موسیٰ نے مناجات کی اور جواب حاصل کیا اور کہا اس طرح پر فرمان
ہے کہ اب متوجہ بلاد شام ہو اور اون ممالک پر غالب ہو کر اثناے راہ مین مقام اریحا کہ شام کے شہرون مین ہے سجدہ کرو اور خضوع اور
خشوع بجا لا کر حطہ ذنوب و خطایا حضرت غافر الذنوب سے مسئلت کرو اور طریقہ ندامت و استغفار و سلوک رکھو۔ اس امر مین یہ حکمت تھی
کہ اوس شہر کے آدمی بت پرست تھے طاعت و عبادت اور تضرع و تخشع بنی اسرائیل دیکھین تا شیوۂ ناپسندیدہ سے دست بردار ہو کر
ملت مستقیم مین رغبت کرین القصہ جب حضرت موسیٰ دروازۂ اریحا پر پہونچے عقلا عجیب امر مشکل مین واسطے اعراض کے مشغول ہوئے کہ لفظ
سمعانا ہے اور بطریق تمسخر تہا ہتہ کیا بلغت قبطی خطہ سمعانا گندم سرخ ہوتا ہے غرض باری تعالیٰ نے بشومی اوس جراءت کے

اوس طائفہ ہالکہ پہ طاعون مستولی کیا کہ ایک ساعت مین چوبیس ہزار نفر اشراف و اعیان لشکے ہلاک ہوگئے دوبارہ پھر
حضرت موسیٰ صلحا اور زہاد کے ساتھ دعا مین مشغول ہوئے اور ببرکت دعای مقرون الاجابت موسیٰ علیہ السلام وہ بلا انسے
دفع ہوئی اور بعض تواریخ مین مذکور ہے کہ یہ واقعہ بعد فتح اریحا کے ظہور مین آیا ہے اور ظاہر یہ قول ضعیف معلوم ہوتا ہے
کسواسطے کہ فتح اوس شہر کی حضرت یوشع بن نون کے زمانے مین واقع ہوئی ہے اوسوقت مین کہ بنی اسرائیل متوجہ طور سینا
ہوئے اور شریعت مستانف وضع فرمائی **فصل چھٹی** جانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر واسطے طلب کتاب کے اور ترک
کرنا انکی قوم کا عبادت حضرت رب الارباب کا اور گوسالہ پرست ہونا انکا بفریب سامری اور نسخہ کلمات عشر اور ذکر احداث
صندوق الشہادت اور حکایت تابوت سکینہ **قوله تعالیٰ** وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا اوسکو ساتھ دس کے پس پورا ہوا وعدہ پروردگار اوسکے کا
چالیس رات کا — معالم اور مواہب علیہ اور بحر المواج مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تہا کہ بعد ہلاک
فرعون کے تمہارے واسطے ایک کتاب خدا تعالیٰ سے لاؤنگا جو کچہ تمکو چاہیے بہ تفصیل اوسمین بیان ہوگا — القصہ جب دریا سے
نجات پائی اور فرعون غرق ہوئے تو بنی اسرائیل نے وہ کتاب حضرت موسیٰ سے طلب کی انہون نے حضرت رب الارباب سے
مانگی حکم ہوا کہ ای موسیٰ تیس روزے رکہ پہر کوہ طور پر آ کہ ہم تیرے ساتھ کلام کرین حضرت موسیٰ نے تیس روزے ماہ ذیقعد یعنی
خالی کے مہینے مین رکہے اور اکتیسوین دن کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے اور اثنای راہ مین انکو کراہت آئی اس امر سے کہ حق تعالیٰ سے
کلام کرین اور منہ مین روزے کی بو آوے اسواسطے مسواک انہون نے اوسکے دفع کرنیکے لیے کی فرشتون نے کہا ابتک بوی مشک
ہماری مشام مین آتی تہی اب بسبب مسواک کے جاتی رہی یہ تمنے کیا کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اوسکے جبرانی مین دس دن ذی الحجہ کے اور روزے رکہہ
آیہ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ہ اور کہا موسیٰ نے واسطے بہائی اپنے
ہارون کے خلیفہ ہو میرا بیچ قوم میری کے اور سنوار کام کو اور مت پیروی کر بیچ راہ مفسدون کی — کہ مین بطلب کتاب مذکور بجانب کوہ طور
جاتا ہون تم میرے خلیفہ ہو کر اس قوم مین رہو اور جو کام کہ شائستہ صلاح ہو اوسے عمل مین لاؤ تبیان مین تفسیر **آیہ** وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ
لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ اور جب آیا موسیٰ واسطے وعدہ ہمارے کے اور کلام کیا اوس سے رب اوسکے نے — لکہا ہے کہ جب حضرت موسیٰ ہنگام مقرر کوہ طور پر
حاضر ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ نے چاہا کہ انکے ساتھ کلام کرے حکم کیا تا سات کوس تک گرداگرد طور کو ظلمت اور تاریکی گہیر لے جب حضرت موسیٰ اوس
تاریکی مین قدم رکہا انکو شیطان [illegible] کو انکے پاس سے بہگا دیا اور ملکین کاتبین کو دور کیا اور آسمان کو اوپر کہینچ لیا اور [illegible]

دیکہا کہ ہوا مین معلق کہڑے ہین اور عرش عظیم انپر نمایان ہوا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انسے کلام کیا ۔ ینابیع مین لکہا ہے کہ انکو چوبیس ہزار
کلمے سنائی دیے اور ایک روایت مین سات لاکہہ اور اصح یہ ہے کہ نو سو ہزار کلمہ ہوا اور کشف مین لکہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے چالیس
شبانروز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتہ کلام کیا جب حضرت موسیٰ نے سخن حق سنا اور جام کلام ربانی سے ایک گہونٹ پیا سب کچہ دنیا
و مافیہا کا فراموش کیا اور جو کچہ فردوس اعلیٰ مین ہے اوسکی طرف خیال باندہا ﴿آیہ﴾ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ کہا اے پروردگار میرے
دکہلا دے مجکو دیکہون مین طرف تیرے ۔ قَالَ لَنْ تَرَانِي ۔ کہا پروردگار نے ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو مجکو ۔ کہتے ہین کہ یہ حکم سطح پر واقع ہوا کہ جو شخص
دنیا مین میری طرف نظر کریگا مر جاویگا اور مدارک مین لکہا ہے کہ یعنی فانی مجکو نہین دیکہنے کا بلکہ جمال میرا باقی آنکہون سے مشاہدہ
کریگا اور یہ دیکہنا بہشت مین ہوگا ۔ صاحب کتاب عجائب القصص کہتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی طلب رویت رب جلیل جواز رویت ہے
کسواسطے کہ اگر رویت محال ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب نکرتے کہ طلب محال انبیا سے ناروا ہے اور کشف الاسرار مین لکہا ہے کہ مقام
حضرت موسیٰ کا اوس ساعت مین کہ خطاب لن ترانی کا سنا عالی تر تہا اوس وقت سے کہ ارنی کہا کسواسطے کہ یہ ساعت عین مراد حق کی تہی
اور وہ وقت قید مراد مین تہا اور مراد حق ہونا کامل تر ہے قیام مراد اپنی سے اگرچہ جراحت لن ترانی سے یہ مجروح ہوئے لیکن بسبب الحال
راحت بہی مشام آرزو مین پہونچی اور انہون نے یہ آواز سنی کہ تو بسبب ضعیف بشریت طاقت میرے دیکہنے کی نہین رکہتا اسی سبب سے مین نے کہا لن ترانی
﴿آیہ﴾ وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي اور لیکن نگاہ کر کوہ کیطرف کہ بلندترین کوہہای ولایت مدین ہے
اور قوت اور تحمل اسکا تجسے بیشتر ہے پس اگر یہ کوہ باوجود مشاہدہ میری تجلی کیوقت ٹہر جاوے اور اپنی جگہہ ثابت رہے تو تو بہی مجکو دیکہہ سکیگا اور
طاقت میرے دیدار کی تجکو ہوگی اور اگر اس پہاڑ کو میرے دیدار کی طاقت نہین ہے تو تو بہی دنیا مین اس دیدار کی تمنا سے درگذر پہر حق تعالیٰ
اپنے نور کو ساق عرش سے سوئی کے ناکے برابر اوس پہاڑ پر ظاہر کیا بعد اسکے نور بینش او مین پیدا کی کہ نور حق سبحانہ تعالیٰ کا اوسنے دیکہا
اور عین المعانی مین سہیل ساعدی نقل کرتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے نور کو ستر ہزار پردہ مین سے بقدر درہم ظاہر کیا کہ اوس ساعت [illegible]
روی زمین پر جو دیوانہ تہا وہ ہوش مین آیا اور جو کہ بیمار و مریض تہا اوسنے شفا پائی اور [illegible] تخم [illegible] سبزی قبول کی اور آب شور [illegible]
دور سے شیرین ہوئی اور روی زمین کی بت اوندہے گر پڑے اور آتش مجوس کی بجہ گئی تبیان و معالم مین لکہا ہے ﴿آیہ﴾ فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا
وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا پس جب تجلی کی پروردگار نے اوسکی طرف پہاڑ کے [illegible] پہاڑ پارہ پارہ ہوگیا اور [illegible]
اوس سے جدا ہو کر تین پہاڑ کہ احد اور [illegible] اور [illegible] حضرت موسیٰ [illegible]
ایک ساعت دن یعنی شام پنجشنبہ سے جمعہ تک [illegible] ﴿آیہ﴾ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ

پس جب ہوش مین آیا کہا پاکی ہے تجھکو توبہ کی مینے طرف تیرے اور مین اول ایمان لانے والا ہون جسوقت کہ حضرت موسیٰ ہوش مین آئے
تو اوسوقت کہا کہ پاکی ہے خاص تجھکو ہر نالائق شے سے کہ تیری درگاہ کے سزاوار نہین ہے یا پاک ہے اوس سے کہ دیکھا جاوے دنیا مین
اور مین اول گرویدگان ہون ساتھ عظمت اور جلال تیرے کے یا پاک ہے اس سے کہ کبھی شئ کو دنیا مین تیرے دیکھنے کی طاقت دیدار نہین ہے پھر حق تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ کی تسلی کے واسطے فرمایا **آیۃ** قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ
الشّٰكِرِيْنَ کہا اے موسیٰ تحقیق مینے برگزیدہ کیا تجھکو اوپر لوگون کے ساتھ پیغامون اپنے کے اور کلام اپنے کے پس پکڑ جو کچھ دی ہے مینے تجھکو اور ہو
شکر کرنے والون سے کہ اگرچہ مینے بصلاح وقت تجھکو اپنے دکھانے سے منع کیا تو اندوہناک نہو کہ مینے تجھکو برگزیدہ کیا بنی اسرائیل پر یا اون لوگون
پر کہ تیرے زمانے مین ہین برسالت مخصوص کیا تجھکو ساتھ ہم کلام ہونے کے بے واسطہ پس لے جو کچھ کہ عطا کیا مینے تجھکو امر اور نہی سے اور شکر کر اور نازل
ہوئین حضرت موسیٰ پر سات لوحین یا نو یا دس **اور** تفسیر زاد المسیر مین لکھا ہے اور یہ قول موافق اہل کتاب کی ہی ہے کہ طول ہر لوح کا دس
یا پندرہ گز کا تھا اور یاقوت سرخ سے تھین یا چوب سدر بہشت سے یا زبرجد سبز سے یا سنگ خام سے کہ اوپر کندہ تھا جیسے کہ نگین پر نقش ہوتے
ہین **اور** صحیح یہ ہے کہ وہ لوحین زمرد سبز کی تھین اور اوپر لکھی ہوئی تھین وہ چیزین کہ محتاج الیہ تھین **اور** حکم ہوا حضرت موسیٰ کو کہ ان لوحونکو
بعزم تمام اور ظاہر کر اپنی قوم پر تا بصدق دل اوسپر عمل کرین مدارک مین تفسیر **آیۃ** وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَىْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ مین یون لکھا ہے اور لکھا ہمنے واسطے اوسکے بیچ تختیون کی ہر چیز سے نصیحت
اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اوسکو ساتھ قوت کے اور حکم کر قوم اپنی کو کہ عمل کرین ساتھ بہتر اوسکے کے شتاب دکھلاؤنگا مین تمکو گھر فاسقونکا ـ ذکر کیا ہے
کہ جب توریت نازل ہوئی تو مقدار بار ستر شتر تھی اور کسینے تمام و کمال اوسکو نہ پڑھا تھا مگر حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع اور حضرت عزیر اور حضرت
عیسیٰ نے اور مدارک مین درذیل آیۃ **قوله تعالیٰ** اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا کیا نہ دیا تھا وعدہ تمکو پروردگار تمہارے نے وعدہ اچھا
لکھا ہے کہ توریت مین ہزار سورہ تھین اور ہر سورہ مین ہزار آیتین تھین اور ستر اونٹ اوسکو اوٹھاتے تھے اور روضۃ الصفا مین لکھا ہے
کہ اون لوحون پر کلمات عشر مسطور تھے اور علماکو ان کلمات مین اختلاف ہے اصح اور اشہر یہ ہین کہ مذکور ہوئی ہین نسخہ **کلمات عشر** عبرانیہ

بسم الله الرحمن الرحيم هذه الكتب من الله الملك العزيز القهار لعبده ونبيه موسى ابن عمران سبحاني وقدسي لا اله الا انا فا
ولا تشرك بي شيئا واشكر لي ولوالديك الى المصير احييك حيوة ولا تقتلوا النفس التي الا بالحق فتضيق عليك السموت باقطارها
الارض وجبالها ولا تحلف باسمي كاذبا فاني لا اطهر ولا ازكي من لم يعظم ولا تشهد بما لا يعي سمعك ولم يحفظه عليك ولم يقف عليه قلبك
فاني واقف باهل الشهادة على شهادتهم يوم القيمة فاسالهم عنها ولا تحسد الناس على ما اتاهم من فضلي ورزقي فان الحاسد

عدو نعمتی ساجد لقمتی و لا تزن و لا تسرق فاحجب علیک وجہی و اغلق دون دعوتک ابواب السموات و لا تذبح بغیری فانہ
لا یصعد الی قربات الا ما ذکر علیہ اسمی و لا تعذرون خلیلہ جارک فانہ کبر مقتا عندی واحب الناس ما تحب لنفسک و اکرہ لہم
ما تکرہ لنفسک والسلام علیک و رحمتی و برکتی — یہ این کلمات عشر کہ ثعلبی نے عرائس القصص میں جس طرح لکھے ہیں اور حضرت حق تعالیٰ
نے ان کلمات کے مضمون کو تین آیتون فرقان مجید میں بیان فرمایا ہے قولہ تعالی قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا
بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا
الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝
یعنے کہہ آؤ پڑھون جو حرام کیا ہے پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے — یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اوسکے کچھ اور ساتھ ماں باپ کے احسان
کرنا اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے ہم روزی دیتے ہیں تمکو اور اونکو اور مت نزدیک جاؤ بیحیائیوں کے جو کچھ ظاہر
ہے اونمیں سے اور جو کچھ چھپا ہے اور مت مار ڈالو اوس جی کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے مگر ساتھ حق کے یہ بات نصیحت کرتا ہو تمکو ساتھ اوسکے تو کہ
تم سمجھو اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے مگر ساتھ اس طرح کہ وہ بہت اچھی ہے یہانتک کہ پہونچے جوانی اپنی کو اور پورا کرو ماپ اور تول
ساتھ انصاف کے نہیں تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکی کی اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت
اور ساتھ عہد اللہ کے وفا کرو یہ بات نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اوسکے تو کہ تم نصیحت پکڑو اور یہ راہ میری سیدہی ہے پس پیروی کرو
اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہونکی پس متفرق کر دینگے تمکو راہ اوسکی سے یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہو ساتھ اوسکے تو کہ تم بچو
یعنے احکام در وقت آدم تھا اور ماہ تشرین الاول کہ ساتوان مہینہ سال اگلا تھی حضرت موسیٰ سے تہا فرمان ربانی صادر ہوا کہ صندوق
بنائیں اور الواح کہ کلمات عشر پر مشتمل ہیں اوسمیں رکہیں اور اوس صندوق پر ایک قبہ کہ تیس گز جسکا طول اور دس گز عرض اور
دس گز ارتفاع ہو طیار کریں اور گرد اوس قبہ کے ایک سائبان کہ تیس گز طول ہو اور پچاس گز عرض اور پانچ گز بلند کہینچیں اور بعد اتمام
اور تکمیل اوسکے تولیت مہمات و جہات صندوق و سراپردہ و قبہ حضرت ہارون اور ائمہ ہارونی کو تفویض کریں چنانچہ حضرت کلیم اللہ نے
حکم دیا اور ایک صندوق طلائی احمر کا بنایا اور قبہ دیبای ہفت رنگ کا اوسپر نصب اور گرد اوسکے سراپردہ زرنگار افراشتہ کیا اور مجموع
آلات و اوانی چاندی اور سونیکے ترتیب دی اور اون سب کو جواہر زواہر سے مرصع کیا اور اوس خزانہ الواح کا صندوق الشہادت

اور قبہ کا ہیکل اور سب اپر دونکا انواع القدس اور مقام ہارون نام رکہا اور ائمہ او خلفای ہارون کو اون سر اپردونمین حوالی
ہیکل پر محافظ مقرر کیا اور اسیطرح مقامات بزرگ اور محل قبات متبرک پر خادم اور نگہبان مقرر کیے اور جب اتمام بیت المقدس سے بموجب
فرمان حضرت قدوس فراغت پائی تو ایک نور ساطع آسمان پر نازل ہوکر اوس قبہ اور سرادق پر محیط ہوا اور شعشعہ فروغ اوس نور کا اس طرح
ہوا کہ کسی مخلوق کو سوای حضرت موسیٰ اور ہارون کے وہان دخول اور خروج میسر نہوتا تہا اور شعاع نور قبہ نسبت بہ ضیای نور سرا پردہ
زیادہ تہا اور تمام ماہ اذار کی حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو کہا کہ قربانی کرین اور بنفس نفیس ہفتہ آخر مین آپ بہی قربانی کی اور تا آخر ماہ اذار اہتمام
اس امر مہم مین قیام کیا ہر گاہ کہ ساتوان روز کہ غرہ نیسان تہا طالع ہوا کلیم اللہ نے حضرت ہارون کو امامت و خلافت بخشی اور انجام اوس
حکم کو بسبب وصیت بطنًا بعد بطن مقرر کیا اور روشنی قنادیل اور نقل اور مجمر و بخور اور تولیت قربان اور لباس دلباس مخصوص برای اصحاب
مشورہ کیا اور تمام بنی اسرائیل کو اس امر کی وصیت کیا اور کہا کہ جو خونریزی کرین اور خلاف کرین ہارون کی اور اولاد کی اونکا خون مباح
ہوگا اور پہر قربانی عظیم کی اور اوسوقت ایک آگ روشن آسمان سے اوتری اور سبکو کہا گئی اندا یہود اوس دن کی تعظیم اور فضائل بہت کرتے
ہین اور کہتے ہین روز یکشنبہ کہ ابتدای خلقت عالم ہے یہی دن تہا اور اول ہفتہ اور غرہ ماہ اول سال ہے اور پہلا وہ روز ہے کہ آدمی جمع ہوکر
بزیارت بیت المقدس حاضر ہوئی اور وہ اول روز ہے کہ بنا پر ولایت اور خلافت ہارون کی قربانی کی اور آگ سے اوترکر تمام قربانی کو احاطہ کیا
اور جب بنی اسرائیل نے اس روز شادی اور خوشی بہت سی ظاہر کی اور ہارون کو بہی کفایت امانت اور ہدایت بسبب انکی ...
لاجرم حادثہ عظیم کہ موجب حزن اور اندوہ تہا ظاہر ہوا صورت واقعہ اوسکی یہ ہے کہ دو پسر ہارون کے ناداب و ابیہو تہے اوسوقت
کہ آسمان پرسے آگ اوترکر سب قربانی کہا گئی ہاتہ تمام اپنے باپ کے آگ دستوری چاہی کہ مجمر بخور مجلس مین کہین اور بعد حصول اجازت آگ اور
قدسے آگ سوای آتش بیت المقدس لائے اور بالای بخور رکہی اور اوسی وقت اوس مجمر سے دہوان اونکے دماغ مین پہونچا اور ظاہر سے
گذر کر باطن مین اون دونون بہی نادر دونکی سرایت کی اور انکو جلا دیا اور حضرت موسیٰ اور ہارون اور سب بنی اسرائیل وقوع اس حال پر بلا سے
مضطرب اور محزون ہوکے آخر الامر دونون کو مع جامہ اور ملبوسات دفن کیا اور دوسرے دن ہارون نے اپنے فرزند کو کہ العازار نام تہا
ولیعہد کیا اور اوسیدن عامیل بن راحیل مارا گیا کہ قصہ اوسکا فصل آٹہوین مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ
طٰہ مین لکہا ہے کہ سامری نام ایک مرد تہا قبیلہ سامرہ سے بزرگترین بنی اسرائیل سے اور بعضے کہتے ہین کرمانی تہا اور قوم بنی اسرائیل مین سے
نہ تہا بلکہ جماعت گوسالہ پرستون سے تہا اور اوسکو حضرت موسیٰ ابن مظفر کہتے تہے اور سبب یہ ہے کہ بنی اسرائیل مین سے تہا اور جبکہ فرعون
انکی لڑکونکو ہلاک کرتا تہا پیدا ہوا تہا چنانچہ اسکی مان نے پیدا ہوتے ہی اوسکو دریای نیل کے کنارے پر ڈالدیا تہا ایک جزیرے مین اور مقام

مین لکہا ہے کہ اسکو ایک غار مین رکہدیا تہا حق تعالی نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہیجا تا اوسکو پرورش کرین اور کہانا پینا اوسکو پہونچاوین تو
اسی سبب سے وہ حضرت جبرئیل کو پہچانتا تہا اور جس دن غرق ہوئے فرعونیون کے حضرت جبرئیل کے گہوڑیکے سم کے نیچے سے ایک مٹہی خاک کی
اوٹہا کر محافظت سے رکہہ چہوڑی تہی اور ایک قول سے اسطرح پر ہے کہ غرق ہونیکے دن سے ایک سوار کو دیکہا تہا کہ جب اوسکا گہوڑا قدم
اوٹہاتا تہا تو اوسکے سم کے نیچے سبز گہانس اوگتی تہی چونکہ وہ مرد زیرک اور عقلمند تہا جانا کہ یہ سوار جبرئیل علیہ السلام ہے کہ حضرت موسیٰ کی مدد کیواسطے
آیا ہے ایک مٹہی خاک کی اوس گہوڑیکے سم کے نیچے سے اوٹہا کر رکہہ چہوڑی تا آنکہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے سامری حضرت ہارون کے پاس آیا
اور کہا قدرے اسباب اور لباس کہ قبطیون سے عاریتًا لیا تہا ہمارے پاس ہے اور ہمکو اوسمین تصرف کرنا روا ہے اور مین دیکہتا ہون کہ بنی اسرائیل
سمجہتے ہین اور خریدتے ہین اور باطاعت فرمان الٰہی کوشش نہین کرتے ہین حضرت ہارون نے کہا کہ اسکو جمع کرو اور سامری سے کہا کہ تو اوسکو
باامانت رکہہ چہوڑ سامری اوسکو اپنے تحت تصرف مین لایا اور ایک قول سے سامری نے ہارون سے کہا اسکو یکجا کرکے اور آگ مین ڈالکر گداز کیجیے
رکہہ چہوڑا چاہیے حضرت ہارون نے ایسا ہی سب لا کر ایک جگہ مین ڈالکر آگ روشن کردی اور سامری کہ زرگری یعنے کام سنار سے ماہر تہا
اسکو گلاکر قدرے وہ خاک کہ حضرت جبرئیل کے گہوڑیکے سم کے نیچے سے اوٹہالی تہی اوسپر ڈالدی اور پہر اوسکو ایک قالب مین ڈالکر ایک گوسالہ
یعنے گائے کا بچہ بنایا اور فی الحال وہ زندہ ہوگیا اور گوشت اور پوست اوسپر پیدا ہوا اور آواز کرنے لگا اور بعضے کہتے ہین وہ زندہ نہین
ہوا اوسیطرح اور وضع پر کہ قالب مین بنایا تہا رہا اور بیچ بناوٹ سامری نے بنی اسرائیل سے کہا تہا مین تمکو موسیٰ کا خدا دکہا دیتا ہون بسبب جہل کے
بیجا طمع اور تابعدار رہو اونہون نے قبول کیا تہا جب وہ گوسالہ بنا چکا تو سامری نے کہا کہ یہ موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی طلب کیواسطے طور پر
گیا ہے کہتے ہین کہ چار ہزار لوگ بنی اسرائیل سے کہ وہ چہٹے ہوتے ہین اوسکو سجدہ کیا اور یہ جانئے آیۃ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ
مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُوَارٌ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ یعنے اور بنالیا قوم موسیٰ کی نے
پیچہے انکے گہنون اونکے سے بچہڑا گائی کا ایک بدن تہا کہ واسطے اوسکے آواز تہی گائی کی کیا نہ دیکہا تونے کہ وہ بولتا ہے اونسے اور نہ دکہاتا ہے
اونکو راہ پکڑ لیا اوسکو اور تہے ظالم + اور تفسیر معالم اور زاہدی مین لکہا ہے کہ چہہ لاکہہ مین دہ ہزار آدمی سلامت رہے اور ساری قوم نے
سوا انکے اوس گوسالہ کو پوجا حضرت ہارون نے انسے کہا اے قوم تم اس گوسالہ پرستی مین کیون مبتلا ہوئے اوس خدا کی عبادت چہوڑ کر
کہ جسنے تمکو پیدا کیا اور وہ خالق ارض وسما ہے اب میری پیروی کرو اور خدا کے دین پر ثابت قدم رہو اور توبہ کرو اونہون نے کہا
ہم جب تک کہ موسیٰ پہر کر ہمارے پاس نہین آئیگا اور ہم نہ دیکہہ لینگے کہ وہ گوسالہ پرستی کرتا ہے یا نہین اسکی پرستش نہ چہوڑینگے کیونکہ
سامری نے ہمکو کہا یہی موسیٰ کا خدا ہے کہ جسکی تلاش مین وہ پہرتا ہے اور مواہب علیہ مین سورۂ اعراف مین تحت آیۃ وَلَمَّا رَجَعَ

مُوسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّکُمْ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗ اِلَیْهِ ط یعنی اور
جب پھر آیا موسیٰ طرف قوم اپنی کے غصے سے پچتاتا ہوا کہا برا ہے جو کچھ جانشینی کی تمنے میرے پیچھے میرے کیا شتابی کی تمنے حکم رب اپنے سے اور
ڈالدی تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا کھینچتا تھا اوسکو طرف اپنے ۱۲ لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کوہ طور سے اپنی قوم کے پاس آئے تو اوس تفسیر
تمام ضیہ سے خبر پائی اور صحیح تر سطح یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کوہ طور پر خبر دی کہ تیری قوم اب گوسالہ پرست ہو گئی اور سامری نے
اونکو گمراہ کر دیا ہے اور مواہب علیہ مین سورہ طٰہٰ مین لکھا ہے کہ جب چالیس دن گذر گئے تو حضرت موسیٰ نے اون لوحونکو لیکر وہان سے
بازگشت کی اور خشمگین اور اندوہناک انکی عمل ناشائستہ سے تھے جب اپنی قوم مین پہونچے آواز جوش و خروش انکی سنی کہ گرد اگرد گوسالہ کے رقص
کرتے ہین اور ناچتے ہین عتاب آغاز کیا اور ازروی ملامت کہا ای گروہ مین نے وعدہ نکیا تھا کہ تمہارا آفریدگار تمکو کتاب دیگا اور مین اوسکی
طلب کو گیا تھا آیا دراز ہوا تمپر زمانہ مفارقت کا چالیس نسے کہ وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدے پر پھر امین آیا چاہتے ہو کہ نازل ہووے
عذاب خدا تمپر تمنے بہت برا کیا افسوس کہ چیز باطل کے ساتھ مشغول ہوئی اور حق سے غافل بلکہ شیطان گمراہ ہو کر اوسکی عبادت سے باز رہے
پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ازروی غضب اون لوحونکو پھینک دیا اور ایک روایت سے پھینک نہین دیا لیکن دونون ہاتھون سے
جلدی سے زمین پر رکھدیا جیسا کہ کوئی پھینک دیتا ہے اور تفسیر مدارک التنزیل مین لکھا ہے کہ اونکو ڈالدیا کہ وہ ٹوٹ گئین چھ حصہ اور
جو کچھ کہ اونپر لکھا ہوا تھا اور وہ تفصیل ہر چیز کی تھی اونکو فرشتے آسمان پر لیگئے اور ایک حصہ کہ اوسپر ہدایت اور رحمت لکھی تھی باقی رہی
اور معالم مین لکھا ہے کہ باقی رہی وہ چیز کہ اوسمین موعظت اور حدود و معاصی اور بیان احکام حلال اور حرام تھا اوسوقت حضرت کلیم اللہ نے
واسطے پاسبانی دین ربانی کے غایت غضبناکی سے ایک ہاتھ مین حضرت ہارون کی پیشانی اور ایک ہاتھ مین ڈاڑھی پکڑکر اپنی طرف کھینچی اوسواسطے
کہ یہ گمان تھا کہ حضرت ہارون نے قوم کو گوسالہ پرستی سے منع نکیا یا تقصیر اور تاخیر ممانعت مین واقع ہوئی پھر کہا ای ہارون کس چیز نے
تجکو باز رکھا کہ اونکو گمراہی سے مانع نہ آیا اور انکو غضب خدا سے نہ ڈرایا اور کون مانع تھا کہ اطلاع کر کے میرے پاس نہ پہونچا حضرت ہارون نے
کہا کچھ میری تقصیر نہین ہے اس قوم نے مجکو تنہا اور بیچارہ پاکر ہر لیا اور کلین نزدیک تھا کہ مجکو مار ڈالین ناچار بسبب غلبہ خوف کے مین نے انکے
ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور انکو چھوڑکر اسلیے مین تمہارے پاس نہین آیا کہ مبادا تم کہتے کہ بنی اسرائیل کو اکیلا کیون چھوڑا اور اوسکو کہے
اپنے کو یاد نہ رکھا کہ بصلاح اور مدار کام کرتا رہتا اور مجکو اہانت نہ پہونچاتا اور میرے دشمنونکو خوشحال نکرتا اور تفسیر انوار التنزیل مین
سورہ طٰہٰ مین ذیل آیہ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ
قَوْلِیْ یعنی کہا ای بیٹے مان میری کے مت پکڑ ڈاڑھی میری اور سر میرا تحقیق مین ڈرا یہ کہ کہے تو جدائی ڈالدی درمیان بنی اسرائیل کے

اور نہ انتظار کیا بات میری کا - لکھا ہی کہ حضرت ہارون ؑ نے ارزوی استعطاف اور حضرت موسیٰ کے دل ملائم ہونیکے یوں کہا اے میری ماںکے
بیٹے کیونکہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون ؑ کی ماں اور باپ سکے بیٹے تھے اور بعضے کہتے ہیں حضرت موسیٰ حضرت ہارون ؑ کی ماںکے بھائی تھے
اور جمہور اس امر پر ہیں کہ دونوں ایک ماں اور باپ سے تھے اور مدارک اور جلالین میں سورۂ اعراف میں تحت آیۃ وَأَلْقَى
الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ اور ڈالدی تختی اور پکڑا سر بھائی اپنے کا - روایت کیا ہے کہ تین برس بڑے تھے اور انوار التنزیل میں
سورۂ مریم میں بیچ آیۃ وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا اور دیا ہمنے مہربانی اپنی سے بھائی اوسکا ہارون پیغمبر
اور معالم میں سورۂ طٰہٰ میں در ذیل آیۃ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اور کرو واسطے میرے وزیر اہل میرے سے ہارون
بھائی میرا - ایراد کیا ہے کہ حضرت ہارون ؑ حضرت موسیٰ سے چار برس بڑے تھے حضرت موسیٰ نے عذر حضرت ہارون ؑ کا قبول کیا اور
کہا اے پروردگار میرے بخش مجکو اس عمل بد سے کہ بڑے بھائی کے ساتھ میں نے کیا یا اس سے کہ لوحیں میں نے پھینک دین اور بخش میرے بھائی کو
اگر اوس سے تقصیر وقوع میں آئی ہو منع کرنے انکے میں اور پھر سامری کیطرف منہ کرکر کہا کہ کیا امر ہے دوم تجھے میسر ہوا اور نہایت عتاب
اور غصہ کیا اور چاہا کہ اوسکو مار ڈالیں وحی آئی کہ اسکو ہلاک نکرو کہ اسمیں صفت سخاوت غالب ہے چونکہ اسکی سخاوت سے خلق کو نفع پہونچتا ہے
اسکو حیات کی نفع سے باز رکھنا چاہیے اوسوقت حضرت موسیٰ نے اوس گوسالہ کو جلا کر اور راکھ کرکر موافق اوس قول کے کہ اوسکا گوشت
اور پوست اور ہڈیاں تھیں یا یہ کہ اوسکو سوہان سے ریزہ ریزہ کرکر باعتبار اوس قول کے کہ جسم زرین تھا بیچ دریا میں ڈلوا دیا اور
سامری سے کہا دیکھ اپنے معبود کو کہ پیوستہ اوسکی پرستش کرتا تھا اور وعدہ عذاب کا کہ خاص تیرے واسطے ہی آخرت میں کسیطرح بخلاف
اوسکے نہوگا اور تجکو پہونچیگا اور جو کہ خدا تعالیٰ نے مجکو تیرے قتل سے منع کیا پس بہتر یہی ہے تو یہاں سے باہر چلا جا کہ تیرے واسطے تیری
زندگی میں یہ عقوبت ہے کہ جو کوئی تیرے پاس آوے اور تجکو مس کرے تو کہہ کہ مجھسے دور رہو اور اسواسطے یہ امر ہوگا کہ جس سے تو مس کرے
تجکو اور اوسکو بخار عارض ہوگا پس آدمی اوس سے گریزاں تھے اور وہ تنہا وحشیوں کی طرح جنگلوں میں سرگردان پھرتا تھا اور جسکو دور سے
دیکھتا تھا کمال مبالغہ سے کہتا تھا کہ میرے پاس نہ آنا اور مدارک میں لکھا ہے کہ ایک جماعت کا اولاد سامری سے اس زمانے تک یہی حال
موجود ہے اور انوار التنزیل میں در ذیل آیۃ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ
بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اور جسوقت کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اے قوم
میری تحقیق تمنے ظلم کیا جانوں اپنی کو ساتھ پکڑنے تمہارے بچھڑے کو پس توبہ کرو طرف پیدا کرنیوالے اپنے کے پس مار ڈالو جانوں اپنی کو یہ بہتر
ہے تمکو نزدیک پیدا کرنے والے تمہارے کے پس پھر آیا اوپر تمہارے تحقیق وہ ہے پھر آنیوالا مہربان - لکھا ہے کہ جب گوسالہ نہ رہا اور حضرت

کلیم اللہ کو اوسکے نابود کرنے سے کچھ آزار نہ پہونچا تو سبکو یقین ہوا اسکا کہ وجود گوسالہ بسبب اغواے شیطان تھا اور
اوسکی پرستش کروانے سے سامری کو عذاب ہوا سب بنی اسرائیل عبادت کرنے گوسالہ سے پشیمان ہوئے اور کہنے لگے
اگر پروردگار ہمپر رحمت نکرے اور ساتھ قبول کرنے توبہ کے ہمکو نہ بخشے بخدا کہ ہووین ہم زیان کارون سے اور زیان
ہونے والون سے پھر حضرت موسیٰ نے بامر الٰہی انکو کہا کہ قبول توبہ منحصر اسپر ہی کہ اب تم اپنے قتل نفوس پر بخوشی رضا
انھون نے رضا دی اور بموجب اشارہ کلیم اللہ جنگل مین گئے اور دو زانو بیٹھکر سر ڈالدیا حضرت ہارون نے
بارہ ہزار آدمیون کو ہمراہ لیکر بضرب تیغ بیدریغ صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمیونکو قتل کیا تاآنکہ توبہ انکی قبول ہوئی
اور مواہب علیہ مین ورذیل **قولہ تعالی** وَمَا أَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ اور کس چیز نے شتابی مین ڈالا قوم
تیری کو ای موسیٰ - لکھا ہے کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے حضرت موسیٰ سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے قوانین شریعت
اور قواعد ملت اور احکام ملت معین کرو - حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین حضرت رب الارباب سے مناجات کی
خطاب پہونچا کہ جماعت بنی اسرائیل کے ساتھ کوہ طور پر آنا تجکو ایک کتاب جامع احکام شرع دیوین حضرت موسیٰ ستر آدمی
بزرگ قوم ہمراہ لیکر متوجہ جانب طور ہوئے جب نزدیک پہونچے قوم کو چھوڑکر غایت اشتیاق کلام اور پیام باریتعالی سے
پہاڑ پر آئے خطاب پہونچا کہ کونسا امر باعث شتابی ہوا کہ تو پہلے آیا اپنے گروہ سے - حضرت موسیٰ نے کہا وہ بھی میرے پیچھے
پیچھے آتے ہین اور جلد پہونچتے ہین اور مین اسواسطے جلد آیا ہون تاکہ تجھسے خوش اور راضی ہووے کسواسطے کہ جلد بجا لانا احکام
کا موجب رضامندی کا ہوتا ہی اور مواہب علیہ مین تفسیر **قولہ تعالی** وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا
اور چن لیے موسیٰ نے قوم اپنی سے ستر مرد واسطے وعدہ ہمارے کے - مین نقل کیا ہی کہ حضرت رب العزت سے فرمان پہونچا
کہ ای موسیٰ ایک جماعت بہترین قوم بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ کوہ طور پر لا کہ تا پرستش گوسالہ اور اوس گمراہی سے عذر کریں
حضرت موسیٰ ستر آدمیونکو لیگئے اور ایک قول سے اسطرح پر ہی کہ طائفہ بنی اسرائیل نے کہا کہ خدا یتعالی نے حضرت موسیٰ کو ساتھ کلام
خاص کے ممتاز کیا واسطے رفع اس اشتباہ کے حق تعالی نے فرمایا تھا کہ ایک جماعت بزرگ اپنی قوم مین سے لا اور وہ اس پہاڑ پر آوین
تا میر الکلام سنین حضرت موسیٰ ستر آدمیونکو اپنے ہمراہ لیگئے اور جب طور پر پہونچے ایک ابر دیکھا کہ درمیان انکے اور حضرت موسیٰ کے
حائل ہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس ابر کے پردہ مین گئے اور یہ سب سجدہ مین گرے اور حق تعالی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ
کلام فرمایا اور امر ونہی اور وعدہ وعید کیا جب وہ ابر برطرف ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام باہر آئے اور کہا سنا تمنے کلام پروردگار کا

انھون نے کہا ہمنے کلام تو سنا لیکن متکلم یعنے کلام کرنے والیکو نہین دیکھا ہم اوسوقت ایمان لاوینگے کہ خدای متکلم کو برای العین دیکھینگے ہنوز تمام یہ کلام نکرنے پائے تھے کہ صاعقہ ظاہر ہوا اور سبکو جلادیا اور ایک قول یہ ہی کہ ایک آواز مہیب پیدا ہوئی اور اوسکی ہول سے سب ہلاک ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ لرزہ انکے تمام بدن مین پیدا ہوا مرتبہ کہ بند اور پیوند انکی تمام عضو کے جدا ہوگئے اور مرگئے آیۃ فَلَمَّا اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا یعنے پس جب پکڑا اونکو لرزہ نے کہا موسی علیہ السلام نے ای رب میرے اگر چاہتا تو ہلاک کرتا اونکو پہلے اس سے اور مجکو بھی کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمکو ساتھ اوس چیز کے کہ کیا بیوقوفون نے ہم مین سے اور تفسیر مین لکھا ہی کہ جب حضرت موسی علیہ السلام نے یہ حال مشاہدہ کیا ڈرے کہ بنی اسرائیل کے نزدیک انکے قتل کے متہم ہونگا کہا ای پروردگار اگر تو چاہتا کہ انکو ہلاک کرے پہلے آنے قوم سے ہلاک کر سکتا تھا آیا ہلاک کرتا ہی تو مجکو بسبب اس امر کے کہ بیوقوفون نے میری قوم سے کیا ہی یعنے عبادت گوسالہ یا دلیری اور طلب دیکھنے تیرے کے دنیا مین **قولہ تعالی** اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ یعنے نہین ہی یہ کردار انکی مگر آزمایش اور مبتلا کرنا تیرا یعنے آزمایش تیری کہ انکو کلام اپنا سنوایا کہ انھون نے تیرے دیکھنے کی طمع کی اور گوسالہ مین سے آواز ظاہر کی کہ اوسکو پوجنے لگے گمراہ کرتا ہی تو ساتھ اوس ابتلا کی جسکو چاہتا ہی کہ گمراہ ہووے اور راہ راست دکھاتا ہی جسکو چاہتا ہی راہ راست پر آوے پس عفو کر اور بخشش فرما اوپر ہمارے کہ تو بہترین آمرزندگان ہی اور کہتے ہین کہ گستاخی عاشق کی عالم بے اختیاری مین ترک نہین ہی بلکہ عین ادب ہی روایت کرتے ہین کہ جب حضرت موسی علیہ السلام حیران رہے اور روئے اور کہا خداوندا مین بنی اسرائیل سے کیا کہون کہ بزرگان قوم کیا ہوئے حق سبحانہ تعالی نے پھر اونکو زندہ کر دیا اور بعضے نقل کرتے ہین کہ بنی اسرائیل بعد نازل ہونے توریت کے سرکش ہوئے اور کہا احکام اس کلام کے کمال دشوار ہین ہمسے نہین ہو سکتی کہ ہم نہین مانتے حق تعالی نے کوہ طور کو فرمان دیا کہ اپنی جگہ پر سے اوٹھکر انکی سر پر کھڑا ہو گیا اور انکی آگے آگ روشن ہو گئی اور پیچھی دریای زخار پیدا ہوا جب انھون نے بھاگنے کی جگہ نہ دیکھی سجدہ مین گرے اور متحیر رہے حق تعالی نے فرمایا جو کچھ کہ ہمنے عطا کیا انکو احکام سے بجد وجہد قوی اور یاد کرو ہمیشہ جو کچھ کہ اوسمین ہی ثواب اور عقاب سے انھون نے قبول کیا اور خدا تعالی نے اوس کوہ باشکوہ کو انکی سر پر سے اوٹھا لیا اور اوس آتش شعلہ انگیز کو بجھا دیا اور دریای زخار کو برطرف کیا

فصل ساتوین قصہ قارون ملعون مین **قولہ تعالی** اِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ہ تحقیق قارون تھا قوم موسی کی سے پس سرکشی کی اوپر انکی تفسیر جامع اور معالم التنزیل اور مواہب علیہ مین لکھا ہی کہ بقول محمد بن اسحاق قارون حضرت موسی علیہ السلام کا چچا تھا اور بقول دیگران حضرت موسی کی چچا کا بیٹا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسی کی بہن کا بیٹا تھا اور صحیح تر یہ ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اور انکا غیر تھا یعنی حضرت موسی علیہ السلام کا بہنوئی تھا اور زبان عبرانی مین اسکو

قارون کہتے ہین اور بنی اسرائیل مین مالدار اور صاحب جمال زیادہ تہا اور بغایت خوبی اور خوبصورتی سے کہ اسکے منہ پر نور تہا اسکو منور
کہتے تے اور توریت کو اس سے بہتر کوئی نجانتا تہا اور جب اسکو تونگری حاصل ہوئی اسکا حال دگرگون اور متغیر ہوا اور حضرت موسی علیہ السلام
کی قوم پر ستم کرنے لگا اور چاہا کہ سب میرے تحت حکومت ہو وین اور اس معنی سے غافل رہا کہ یہ انجام موجب بے سعادتی اور بیدولتی کا ہے -
کہتے ہین کہ فرعون بے عون نے اسکو بنی اسرائیل پر حاکم کیا تہا کہ انپر ظلم کرتا تہا اور تکبر حد سے زیادہ رکہتا تہا اور جامہ ہای رنگین وجہ حرام سے
پہنتا تہا اور تختے لنبے اور دراز کرتا تہا کہ زمین پر گہسٹتے جاتے تھے اور سبب کثرت مال بعضے کہتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خزانون کا
واقف اور آگاہ تہا اونکو نکال لیا اور بعضے کہتے ہین یہ فرعون کا خزانچی تہا جب حضرت موسی علیہ السلام نے فرعون کو ہلاک کیا تو وہ خزانے اسکے
پاس رہے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو کیمیاگری سکہائی تھی اور اکثر اس امر پر ہین کہ جب حضرت موسیٰؑ کو فرمان آیا کہ توریت
کو سونے پر لکہہ تا اسکی تعظیم خلق مین زیادہ ہووے حضرت موسیٰؑ نے کہا الٰہی میرے پاس زر نہین کہان سے لاؤن حق تعالی نے حضرت موسیٰؑ کو
کیمیاگری سکہائی اور تین دوائین نسخہ اکسیر کی بتائین حضرت موسی علیہ السلام نے بنظر اخفا یہ چاہا کہ جدا جدا بازار سے چیزین طلب کرین تا کوئی
اس ترکیب عجیب کیمیا سے واقف نہو اسواسطے انہون نے ایک دوا یوشع سے کہ شاگرد اور خادم تہا منگوائی - اور ایک دوا کالب سے کہ اولاد یہودا
مین سے تہا اور ایک دوا قارون سے ولیکن قارون کہ بغایت زیرک اور رمزشناس تہا انکی خفیہ کہنے سے اون دونون کے از روی تفرس جانا
کہ اس پوشیدگی مین کوئی حکمت ہے پہلے یوشع اور بعد کالب سے فریب دیکر دونون دوائین پوچہ لین کہ کامل نسخہ حاصل ہو گیا اور پہر اوسکی
بنانیکی ترکیب کا تفحص کیا آخر الامر کسی بہانے سے وہ بہی اسنے دیکہا کہ اور اسیطرح پر تانبے کا سونا بنایا کہ اس کیمیاگری سے بہت مال ہو گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ فرعون کے غرق ہونیکے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے جو گہانس اوگتی تہی وہ کیمیا کی تاثیر رکہتی تہی
جب سامری نے اوٹہائی تہی تو اسنے بہی لے لی تہی اوس سے سونا بنایا اور مغرور ہوا ہرچند اوسکی قوم کے مومنون نے از روی نصیحت کہا کہ
خوش نہو اور مال دنیا کے ساتہ شادی نکر کہ دنیا گذران ہے اور یاد رکہ کہ تجکو اسمین سے فقط کفن نصیب ہو گا دین اور آخرت سے اندیشہ کر
اور اس مال و منال کے ساتہ مغرور نہو جہلا وہ مطلقاً نہ سنتا تہا اور کشاف مین تفسیر آیہ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ
بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ یعنے اور دیا تہا ہمنے اوسکو خزانون سے اوسقدر کنجیان اوسکی بہاری ہوتی تہین ایک جماعت قوت والی پر
مین لکہا ہے کہ ساٹہہ اونٹ قارون کے خزانونکی کنجیان اوٹہاتے تھے اور تفسیر مدارک التنزیل مین نقل کیا ہے کہ ساٹہہ اونٹ کنجیان
اوٹہاتے تھے اور ہر خزانے اور گنج کی ایک کنجی تہی اور ہر کنجی ایک اونگل سے زیادہ نہ تہی اور چمڑے کی کنجیان بنائین تہین تا سبک ہو وین اور
معالم التنزیل اور ینابیع مین لکہا ہے پہلی طغیان اور عصیان کہ اس سے سرزد ہوا یہ تہا کہ حق تعالی نے حضرت موسیٰؑ کو وحی بہیجی کہ اپنی قوم کو

لکہو کہ ہر شخص چادر سبز تاگر اپنی چادر کے چارون کونون مین لٹکاوین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا الٰہی یہ کسواسطے فرمایا کہا اسواسطے کہ بنی اسرائیل آدمی غافل ہین چاہتا ہون کہ انمین کوئی علامت ہووے کہ یہ جب اوسکو دیکہین تو یاد کرین کہ یہ فرمان خدا یتعالےٰ سے عمل مین آیا ہے حضرت موسیٰ نے کہا یارب فرمانا یہ سب چادرین سبز کرلین ایسا نہو کہ یہ اس امر کو حقیر جانین خطاب آیا کہ ای موسیٰ فرمان کی تہوڑی چیز بہی حقیر نہین ہوتی اور ظاہر ہے کہ اگر اندک کام مین میری اطاعت نکرینگے تو امر بزرگ مین بہی نکرینگے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم الٰہی سے آگاہ کیا چنانچہ سب نے اسطرح پر کیا مگر قارون ہاون سے تکبر کیا اور فرمان نہ بجالایا اور کہا خدا اپنے بندونکو یہ علامت اسواسطے فرماتا ہے تا انکو پہچانے اور مواہب علیہ مین سورہ قصص مین لکہا ہی کہ روایت کرتے ہین کہ قارون حضرت موسیٰ اور ہارون پر حسد اور کینہ دیرینہ رکہتا تہا اسواسطے ایکدن اسنے کہا کہ منصب رسالت تونے آپ لیا اور ریاست قربانی اور ذبح کی ہارونؑ کو دی اور میرے لیے کوئی منصب تجویز نکیا حضرت موسیٰ نے کہا یہ میںنے اپنی طرف سے نہین کیا خدا نے اسطرح پر فرمایا۔ قارون نے کہا قسم ہے خدا کی کہ مین تجکو سچا نہین جاننے کا جبتک کہ کوئی دلیل مجکو نہین دکہائیگا حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگون کو بلایا اور اپنے عصا کو حضرت ہارونؑ کے عصا کے ساتہ انکو ایک صومعہ یعنی تہخانہ مین رکہدیا جب صبح کو دیکہا تو حضرت ہارونؑ کے عصا مین سبز پتے نکلے ہوئے تہے اور وہ بادام کے درخت کا تہا حضرت موسیٰ نے کہا یہ علامت ہارونؑ کی کرامت کی ہے قارون ملعون نے کہا یہ سب تیرا جادو ہے پہر اوسوقت قارون مع اپنے لوگون کے حضرت موسیٰ سے جدا ہوا اور یہ پہیان ہو تنگکار السبب قرابت اور خویشی کی مدارا کرتے تہے اور وہ حضرت موسیٰ کو تکلیف دیتا تہا اور اوسنے ایک محل بادشاہانہ بنایا تہا کہ اسی گز بلندی رکہتا تہا اور دروازے اوسکے سونیکے تہے اور دیوارین بہی سونیکے تختون کی اور نہایت اوسپر مینا کاری تہی اور تکیہ گاہ اور فراش مکانات نشستگاہ دیبا اور اطلس زیبا سے آراستہ کیا تہا اور اشراف بنی اسرائیل کو بلاتا تہا اور اونکے ساتہ کہانا کہاتا تہا اور وہ ہر طرحکی باتین کرتے اور خوشامدسے حضرت موسیٰ پر ہنستے تہے غرض حریصون سے دنیا کے لالچ کیواسطے اسطرحکی ہمنشین ہوتی ہین۔ مواہب علیہ مین لکہا ہی کہ ایکدن قارون سفید خچر پر زین زرین رکہکر اور جامہ ارغوانی پہن کر اور چار ہزار سوار بلباس ارغوانی آراستہ اپنے ہمراہ لیکر باہر آیا اور کشاف مین لکہا ہے کہ نوٹے ہزار آدمی گلناری لباس پہنے ہوئے اور ایک جای روایت مین ہے کہ ہزار لونڈیان سفید خچرون پر بازین زرین اور جامہ ارغوانی اور موزہای سفید آراستہ و پیراستہ تہین القصہ سب اسکے پیرو درپے ایذای حضرت موسیٰ تہے تا آنکہ حکم زکوۃ نازل ہوا اور باوجود اس امر کے کہ اوسکو دسوان حصہ یا چوتہا حصہ مال کا دینا چاہیے تہا اور مال ومنال بیشمار رکہتا تہا لیکن حضرت موسیٰ نے بفرمان الٰہی نظر بوفور طمع اوسکے تخفیف اوسپر کی اور کہا کہ ہر ہزار دینار مین سے ایک دینار دے قارون نے

حساب کیا تو یہی مبلغ خطیر نکلے بخل او رخست مانع ہوئی ایک جماعت بنی اسرائیل کو جمع کیا اور کہا جو کچھ کہ موسیٰ نے کہا تمنے مانا اب وہ
چاہتا ہے کہ تمہارا مال لیوے انہون نے کہا تو ہمارا مہتر ہے کیا کہتا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اوسکو قوم کے درمیان مین رسوا
کرون تا کوئی اوسکا کلام نہ سنے اور اوسکے کہنے پر عمل نکرے اور بے اعتبار کیے یہ مین ایک حیلہ راست نما کرتا ہون سبہون نے اس
امر پر تحسین کی چنانچہ اوسنے ایک عورت فاجرہ کو طلب کیا اور کچھ دیا یا ہزار دینار یا ہزار درم یا ایک طشت دیکر آموختہ کیا کہ بمجمع خاص و
عام اقرار اس بات کا کرے کہ موسیٰ نے اوسکے ساتھ زنا کیا ہے دوسرے دن اپنے گھر مین بنی اسرائیل کو جمع کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس آنکر کہا کہ آدمی جمع ہوئے ہین اور امیدوار ہین کہ آپ تشریف لیچلین اور مجلس کو زیب و زینت دیوین اور حضرت پند اور نصیحت
فرماوین حضرت موسیٰ آئے اور منبر پر بیٹھکر احکام توریت بیان کیے کہ جو کوئی چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹنا چاہیے اور جو کوئی زنا کرے
اگر غیر محصن ہووے تو سو تازیانے لگانے واجب ہین اور اگر محصن ہووے تو سنگسار کرنا لازم ہے - قارون اوٹھا اور کہا اگرچہ وہ شخص
تو ہووے - کہا اگرچہ وہ شخص مین ہون - قارون نے کہا بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تونے فلانی عورت کے ساتھ زنا کیا ہے ہم
اوسکو تیرے روبرو بلاتے ہین آپنے کہا اوسکو حاضر کرو جب اوس عورت کو لائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے عورت تجھکو قسم
ہے اوس خدا کی کہ جسنے دریا کو بنی اسرائیل کے واسطے شگافتہ کیا اور توریت بھیجی سچ کہو اور کجی کو چھوڑ اور راستی اختیار کر اوس عورت نے
چاہا کہ بموجب مشورہ افترا پردازی اور بہتان بندی کرے اور دامن عفت حضرت نبوی کو بلوث تہمت آلودہ کرے حق سبحانہ تعالیٰ
نے اوسکی زبان کو حق کیطرف مائل کیا اوسنے باواز بلند کہا کہ اے بنی اسرائیل جانو اور آگاہ ہو کہ قارون دشمن موسیٰ ہے کل مجکو اپنے
گھر مین بلاکر ایک طبق پر جواہر و زر مجکو دیا ہے اور سکھایا ہے کہ مجلس عام مین افترا کرون اور اپنے ساتھ زنا کرنے پر گواہی دون
نعوذ باللہ من ذالک اب گواہی براستی دیتی ہون کہ موسیٰ علیہ السلام پیغمبر خدا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے بموجب وحی سماوی
ہے اور دین اوسکا برحق ہے اور جو برائی کہ میرے ارادے مین تھی اوس سے توبہ کرتی ہون اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُوسٰی
کلیمُ اللّٰہِ وَنَبِیُّہٗ تُبْتُ عَمَّا صَنَعْتُ وَرَجَعْتُ عَمَّا فَعَلْتُ اور بعضون نے لکھا ہے کہ قارون نے اوس فاحشہ کو ایک بدرہ سربستہ دیا تھا
کہ اوسنے مجمع عام مین اوسکو ستر کیا اور سبہون نے دیکھا کہ وہ مختوم ہے بمہر قارون اور اوس عورت نے کہا اگر مین جھوٹی ہوتی تو یہ
کیسہ سر بمہر میرے پاس کیونکر ہوتا - جب بنی اسرائیل نے یہ کلام سنا زبان طعن قارون پر دراز کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ملول ہوکر
قارون پر خفا ہوئے اور اوسیوقت منبر پر سے اوترکر سر بسجدہ ہوئے اور درگاہ حق تعالیٰ مین قارون کی شکایت کی وحی آئی کہ زمین
کو تیرے فرمان مین کیا جو کچھ تو چاہے اوس سے کام لے اوسوقت حضرت موسیٰ نے کہا اے قوم مجکو قارون پر بھیجا ہے جسطرح کہ فرعون پر

بہیجا تہا - جو کوئی قارون کے ساتہ ہے اپنی جگہہ پر رہے اور جو کوئی میرے ساتہ ہے الگ ہو جاوے سب بنی اسرائیل نے اوس محفل سے کنارہ پکڑا
الا دو آدمی ایک داثان اور دوسرا ابیرام کہ وہ قارون کے پاس رہے اوسوقت حضرت موسی علیہ السلام نے زمین سے خطاب کیا یا ارض خُذیہم
کہ ای زمین لے انکو اوسیوقت اوسکے پاؤن ٹخنون تک فرو ہوگئے اور قارون ہنسا اور کہا ای موسیٰ یہ کیا سحر ہے کہ اوسکو تو ظاہر کرتا ہے
اونہون نے اس بات پر کچھ التفات نکیا اور دوبارہ کہا زمین لے انکو پس قارون مع اپنے اتباع کے گردن تک دہنس گیا اور پہر جسقدر
تضرع اور زاری کرتا رہا حضرت موسی علیہ السلام کے دلمین اثر نہوا آخر تمام سر سے پاؤن تک زمین مین چلا گیا اور اکثر تفسیرون مین لکہا ہے
کہ خدایتعالی نے وحی بہیجی کہ ای موسیٰ ستر بار قارون اور اوسکے یارون نے تجہسے فریاد کی اور حمایت قرابت اور پاس صلہ رحم تجکو چاہیا تہا تو نے
اونکی فریاد نہ سنی اور اون پر تجکو رحم نہ آیا قسم ہے مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ اگر مجکو ایکمرتبہ بصدق دل اور نیت خالص سے پکارتے
تو مین اونکا عذر قبول کرتا - القصہ بعد دہنسنے قارون کے حاسدان بنی اسرائیل کہنے لگے کہ بسبب طمع مال حضرت موسیٰؑ نے قارون کو امان
نہ بخشی اور باعث اوسکی ہلاکت کا ہوئی یہ بات اونکو بہت ناگوار معلوم ہوئی انہون نے دعا کی کہ الٰہی اسکے مکانات اور خزائن اور اسباب تمام
اسکا خسف فرما یہ استدعا انکی باجابت مقرون ہوئی اور خدایتعالی نے سبکو زمین مین دہنسا دیا چنانچہ سورہ قصص مین فرماتا ہے آیہ
فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ یعنے پس دہنسا دیا ہمنے ساتہ اوسکے
اور گہر اوسکے کو زمین مین پس نہوئی واسطے اوسکے کوئی جماعت کہ مددگار ہووے اوسکی سوای خدا کے اور نہین ہوا مدد کرنیوالون سے نعوذ باللہ
من غضب اللہ صاحب لباب کہتا ہے کہ قارون ملعون مع اپنے گہر اور مال کے ہر روز اپنے قد کے برابر دہنستا ہے اور جسدن صور پہونکا جاویگا
تو اسفل السافلین کو پہونچیگا یعنے قیامت کے دن ساتوین زمین پر پہونچیگا **فصل آٹہوین** مارا جانا ایک بڈہے کا بنی اسرائیل
مین سے اور فرمانا حضرت موسیٰؑ کا بامر رب جلیل کہ ایک گای کو مارین تا قاتل معلوم ہووین - تفاسیر مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک
پیر مرد تہا عامیل بن راحیل نام کہ مال بہت رکہتا تہا اور اوسکے اولاد نہ تہی اوسکے دو بہتیجے تہے کہ وہ کمال مفلس تہے اور اپنے چچا کے مال کی
امید پر جیتے تہے اس آرزو پر کہ یہ کسیطرح مرجاوے تو اسکا مال ہمارے ہاتہ آوے اور ایک روایت مین مدارک اور انوار التنزیل اور زاہدی مین
لکہا ہے کہ اسکے چچا کو دو بیٹے تہے انہون نے غایت طمع مال سے ایکرات پوشیدہ اوسکو مار کر رستے مین کہ وہ طرف دو گاؤن کے جاتا تہا
ڈال دیا اور پہر اون گاؤن والون سے خون بہا طلب کیا جمع ہوکر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا یا کلیم اللہ دعا کیجیے تا اسکا
کہوج لگے اور قاتل اوسکا معلوم ہووے حضرت موسیٰؑ نے دعا کی اور وحی آئی کہ اونسے کہو کہ ایک بیل کو ذبح کرین اور ایک ٹکڑا اوسکا
اوس مردیکو لگاوین تا وہ زندہ ہووے اور کہے کہ قاتل فلان شخص ہے جب حضرت کلیم اللہ نے یہ خبر انکو پہونچائی آیہ قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا

هُزُوًا اُنہون نے کہا ہمارے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے کہ اس طور کی باتین کہتا ہے قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاہِلِیْنَ ۞ حضرت موسیٰ
نے کہا پناہ مانگتا ہون خدا سے یہ کہ ہو جاؤن مین جاہلون سے - جو کچھ کہتا ہون بفرمان خدا کہتا ہون آیت قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ
لَّنَا مَا ہِیَ کہا اونہون نے دعا کرو واسطے ہمارے رب اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل - اور سبب اس استفسار کا یہ تہا کہ ظہور
اس خاصیت کا کہ پارۂ گوشت اوسکا جسد مردہ پر لگایا جاوے اور وہ مردہ دوبارہ حیات پاوے اور اپنے قاتل کو بتا دے اس جانور متعارف سے
انکے قیاس مین نہ آیا تو یہی جانا کہ ہمنام اسکے شاید کوئی اور جاندار یا چارپایہ ہوگا غرضکہ جب حضرت موسیٰ نے برای استکشاف اس حال کے جناب
کبریائی مین عرض کیا آیت قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِکْرٌ عَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِکَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۞ کہا موسیٰ نے
تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ موٹا ہے نہ بچہ جوان ہے درمیان مین اسکے پس کرو جو کچھ حکم کیے جاتے ہو - حاصل یہ کہ نہ ایسا بوڑہا ہے
کہ بسبب غلبہ ناتوانی کے کارہای سخت بیلون سے معذور ہو اور نہ جوان خورد سال ہے کہ ہنوز اوسنے مادہ پر جست نکی ہو یا بچہ نا زائیدہ ہو
کہ بسبب شوخی طبیعت سرانجام کار مین رام نہو بلکہ میانہ سال ہے وسط پیری اور جوانی مین اور اوسکی نری اور مادگی مین اختلاف ہے کسو نے
اگر نر تصور کیا جاوے تو وصف لا بکر اور ضمیر تانیث کی منافی ہین اسکے اور اگر مادہ سمجہا جاوے تو آیات آئندہ سے اوسکا کبھی رام نہونا اور نہ جوتنا
اور پیمانہ زمین کا قلبہ رانی اور کشتکاری مین مخالف ہین بنظر اس معنی کے کہ مادہ گاو کا یہ کام نہین ہوتا یہ امور متعلق ہے قسم نر گاو سے - ولیکن
مفسرین معتبرین نے ترجیح دی ہے قول اول کو اور تصریح کی اسبات کی کہ غالب احوال وہ بیل تہا اور تانیث ضمائر برعایت لفظ بقرہ کے ہے
کہ جسمین تاے وحدت کی ہے نہ تانیث کی مگر بسبب اس تا کے جو تانیث لفظی پیدا ہوئی برعایت قواعد عرب کہ جب مذکر کو ساتھ لفظ مونث کے
تعبیر کرتے ہین تو ضمیرین مونث کی لاتے ہین مانند لفظ دابہ کے اگر اسپ نر وغیرہ مراد ہو اور معنی بکر از روے لغت نا زائیدگی ہین مادہ
حیوانات مین اما جانوران نر مین جب یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے تو مراد اوس سے وہ نر کہ ابہی اوسنے جست مادہ پر نکی ہو مراد ہوتی ہے -
چنانچہ تفسیر عزیزی مین مفصل مذکور ہے - بالجملہ حضرت موسیٰ نے کہا کہ کچھ خیال خواص اور صفات پر اسکے نکرو اور نظر بجا لانے فرمان پروردگار
پر رکھو اور جو کچھ اوسنے فرمایا ہے اوسپر عمل کرو کیونکہ ایجاد خاصیات اور عجائب البتہ مشیت ازلی سے ہے جس گای اور بیل مین وہ چاہے گا رکہدیگا
اور اوس سے امور عجیب اور خواص غریب ظہور مین آوینگے ولیکن بنی اسرائیل کو اس فہمائش بلیغ سے بہی تسلی و تشفی حاصل نہوئی اور
کنجکاوی اور تفتیش اور باتون کی شروع کی آیت قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُہَا کہا اونہون نے دعا کرو واسطے ہمارے رب اپنے سے
بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اوسکا آیت قَالَ اِنَّہٗ یَقُوْلُ اِنَّہَا بَقَرَۃٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُہَا تَسُرُّ النّٰظِرِیْنَ ۞ کہا تحقیق وہ فرماتا ہے
تحقیق وہ بیل ہے زرد ڈہڈہاتا ہے رنگ اوسکا خوش کرتا ہے دیکھنے والون کو آیت قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا ہِیَ اِنَّ الْبَقَرَ

تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُونَ ٥ کہا اونہون نے دعا کرو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے بیان کرے واسطے ہمارے کیا ہے وہ بیل
تحقیق وہ بیل مل گئے ہین اوپر ہمارے اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے البتہ راہ پانے والے ہین آیۃ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ
تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا کہا تحقیق وہ فرماتا ہے تحقیق وہ بیل ہے نہ جوتا ہوا کہ پہاڑے زمین کو اور نہ پانی
پلایا کھیتی کو تندرست ہے نہین داغ بیچ اوسکے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ اگر بنی اسرائیل ان شاء اللہ
تعالیٰ نہ کہتے ہرگز اوس گائے کو نپاتے کہتے ہین کہ اول مرتبہ کہ حضرت موسیٰ نے کہا تھا ایک گائے کو ذبح کرو یہ اسی سخن پر ایک گائے کو ذبح
کر ڈالتے جائز اور روا ہو جاتا انہون نے آپ اپنے اوپر کام تنگ پکڑا کہ اتنی تکرارین درمیان لائے کہ جوان ہو یا بڈہا اور کیا رنگ ہوا اور
کہان ہے اور تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ایک بنی اسرائیل مین پیرمرد تھا صالح اور نیکبخت اور اوسکا ایک صغیر سن لڑکا تھا اور اوسکے
پاس ایک گائے کا بچہ تھا جب اوسنے آثار قربت موت اپنے مین پائے بسبب مہر پدری نسبت بحال فرزند خورد سال اوس گوسالہ کو جنگل
مین چھوڑ دیا اور کہا یا رب یہ تیرے حوالے کیا ہے اور تجکو سونپا ہے جب میرا فرزند بڑا ہووے تو اوسکو پہونچا دینا پس بعد چند روز وہ شخص
مر گیا اور حافظ حقیقی اوسکا محافظ رہا جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو نہایت نیکوکار اور پسندیدہ کردار ہوا اور حق خدمت مان کا جسطرح کہ چاہیے
ادا کرتا رہا اور تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ عالم حیات پیر مرد مین یہ فرزند بہت چھوٹا تھا ایکدن اوسنے اپنے باپ کی زندگی مین ایک حویلی ساٹھ
دینار کو خریدی اور مالک اصلی کو قیمت کے واسطے اپنے گھر لایا باپ کو سوتا پایا جسکا مکان تھا اوس سے کہا کنجی صندوق کی باپ کے پاس ہے صبر کر کہ
بیدار ہووے اور صندوق کھولے بعد ایک ساعت کے بائع نے کہا کہ دس ہزار درم اسکی قیمت مین سے کم کرتا ہون اپنے باپکو بیدار کر اور قیمت
دے اسنے کہا مین نہین جگا سکتا اگر اوسکے جاگنے تک توقف کرے تو بیس ہزار درم زیادہ کرتا ہون کسواسطے کہ تکلیف اور بے آرامی اوسکی
گوارا نہین الغرض جبتک اوسکا باپ سویا کیا بائع مکان زر قیمت کم کرتا تھا اور یہ بسبب آرام پدر زیادہ تا آنکہ وہ بیدار ہوا اور یہ حال سنکر بہت
رضامند ہوا الغرض کہ بہت خوش اوقات تھا چنانچہ بعد مرنے باپ کے رات کو تین حصے پر تقسیم کیا تھا ایک حصہ سوتا تھا اور ایک حصے مین نماز
ادا کرتا تھا اور ایک حصے مین باپکی قبر پر ذکر کرتا تھا اور ایک قول سے ماںکے سرہانے تمام رات بیٹھا رہتا تھا جب صبح ہوتی تو جنگل مین جاتا
اور گٹھہ لکڑیون کا لاتا اور بیچتا اور اوسکی قیمت کو تین حصہ کرتا ایک حصے کو تصدق کرتا اور ایک حصے کو ماںکو دیتا اور ایک حصہ اپنے خرچ
مین لاتا - بالجملہ ایکدن اوسکی مان نے کہا فلانے جنگل مین تیرے باپ نے ایک گائے کا بچہ خدا کو تیرے واسطے سونپا تھا جا اور خدا تعالیٰ سے کہہ کہ
خیر الحافظین اور واہب العطایا ہے مانگ تا وہ تجکو دیوے اور نشان اوسکا یہ ہے کہ شعاع آفتاب سی پوست اوسکا چمکتا ہے کہ جو کوئی
دیکھے اوسکو گمان کرے کہ زر اندود ہے یعنی سونے کا پانی پھرا ہوا ہے - ولیکن جب خدا تعالیٰ تجکو بخشے تو اوسپہ سوار نہونا اوسکی گردن

پکڑ لیوے تا۔ وہ لڑکا بموجب فرمانے اپنی ماں کے اوس جنگل مین گیا اور کہا خداوندا وہ بیل کہ میرے باپ نے تجکو سونپا ہے مجکو عطا کر۔
ہر چند کہ وہ بیل اتنا وحشی تھا کہ کسی پاس نہ آتا تھا اور کوئی اوسکو نہ پکڑ سکتا تھا بمجرد آنکہ اوسکی آواز سنی قریب اوسکے آیا اور ٹھہر گیا
اور بعضے روایت کرتے ہین کہ وہ گویا بھی ہوا اور کہا ای فرمان بردار مادر و پدر مجھپر سوار ہو اوسنے کہا میری ماں نے سوار ہونیکو منع کیا ہے
لیکن اتنا کہا ہے کہ گردن پکڑ کے لے آنا گاو نے کہا آفرین و شاباش مین تجکو امتحان کرتا تھا اگر تو مجھپر سوار ہوتا تو مین تجکو گرا کر بھاگ جاتا۔
یہ سب میری تابعداری اس سبب سے ہے کہ تو اپنی والدہ کا تابعدار ہے اور اوسکے فرمان سے تجاوز نہین کرتا ہے۔ پھر اثناے راہ مین ابلیس
لعین ایک مسافر کی صورت اس لڑکے کے پاس آیا اور کہا ای جوان تو بہت نیکبخت معلوم ہوتا ہے مجکو ایک حادثہ درپیش آیا ہے میری مدد کر
اور وہ یہ کہ اس پہاڑ کے فلان طرف میرے بیلون کا گلہ ہے مین اونکو چرا رہا تھا ناگاہ مجکو حاجت بشری لاحق ہوئی قضاے حاجت کو گیا اب میرے
پیٹ مین نہایت درد ہے اوس گلہ تک نہین پہونچ سکتا ہون اگر تو کہے تو مین تیرے گاو پر سوار ہوکر وہان پہونچون اور دو بیل اچھے اچھے
تیرے لیے گلے مین سے تجکو سواری مین دون مجکو آرام ہوگا اور تجکو نفع اور کسیطرح سے تیرے گاو کو نقصان نہین ہوئیگا۔ لڑکے نے کہا میری مان نے
مجکو تو سوار ہونے سے منع کیا ہے تجکو بھلا ایسا کیونکر سوار کرون شیطان نے کہا تیری مان کچھ عقل نہین رکھتی تجکو چاہیے اپنی عقل سے اس امر کا حسن و
قبح معلوم کرے اور اپنے نفع کو برباد نکرے اور میری نصیحت بگوش قبول سنے کہ سراسر تیری خیرخواہی کرتا ہون لڑکے نے کہا مین ہرگز اپنی مانکے
کہے کا خلاف نہین کرنے کا شیطان پیچھے پیچھے چلا گیا تا آنکہ اس لڑکے نے عاجز ہوکر باواز بلند کہا ای خداے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ مجکو
اس رفیق بد سے نجات دے اس ملعون نے جب یہ آواز سنی ایک جانور کی صورت ہوکر اوڑ گیا اوس گاو نے اوس جوان سے کہا تو جانتا ہے
کہ یہ کون تھا یہ شیطان تھا چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے مجھپر سوار ہووے اور اوسکی سواری سے مجھمین سے برکت جاتی رہے اور تیرے کام ابتر ہون
جب تو نے خدا کا نام لیا تو بنا بر دفع اوس مردود کے فرشتہ آیا اور بحال اضطراب ایک جانور بنکر اوڑ گیا اب چل اور روانہ ہوا القصہ ہنگام شام وہ
جوان اوس گاو کو لیکر اپنی مان پاس آیا اور اوس ماجراے عجیب اور گاو کے دوبارہ گویا ہونے سے آگاہ کیا اوسکی مان نے کہا یہ بیل اسطرحکا نہین
ہے کہ تو اوسکو لا دے ہمسے اسکی تعظیم و تکریم نہین ہوسکنے کی بہتر ہے کہ اسکو بیچ ڈال جو شخص اسکو خریدیگا اور بخوبی نہ رکھیگا اوسکی گردن پر وبال
ہوگا اور تجکو چند روز ہیمہ فروشی سے فراغت حاصل ہوگی جب صبح ہوئی وہ جوان اوسکو لیکر نخاس کو روانہ ہوا اور مان سے پوچھا کہ اسکو
کس قیمت کو بیچون کہا قیمت گاو اسوقت مین تین دینار ہین کہ قریب چودہ ماشے کے سونا ہوتا ہے لیکن چونکہ یہ گاو عجیب ہے اگر کوئی تجسے اس
قیمت پر خریدار ہووے چاہیے میرا راضی ہونا شرط کرنا ایکدفعہ نہ بیچ ڈالنا جب وہ اوسکو بازار مین لیگیا خدا یتعالی نے ایک فرشتے کو بصورت
آدمی بھیجا کہ وہ آنکر اوسکا خریدار ہوا اور کہا ای جوان یہ بیل کتنے کو بیچتا ہے کہا تین دینار کو بشرط رضامندی مادر فرشتے نے کہا خذ کشتی چھ دینار

بیچ لیکن اپنی ماں کی رضامندی کی شرط لگا دی ہے کہا اگر بیل کے ہموزن زر دیگا تو بھی بدون رضامندی ماں کے نہیں بیچنے کا جب آنکی ماں کے پاس
گیا اور کہا کہ چھہ دینار کو خریدتے ہیں کہا بیچ اور رضامندی میری شرط کر جب دوبارہ بازار میں آیا وہی فرشتہ پہر آیا اور کہا ای جوان تو نے
اپنی ماں سے مشورہ کر لیا کہا ہاں چھہ دینار کو بیچتا ہوں بشرط رضامندی ماں کے فرشتے نے کہا بارہ دینار دیتا ہوں اگر بے مشورت بیچے کہا
بے اجازت نہیں بیچتا پہر اپنی ماں کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا اسنے کہا وہ شخص فرشتہ ہے کہ تیرے پاس آتا ہے اور تجکو آزماتا ہے پہر جا اور اوس سے
پوچھہ کہ اس بیل کو بیچوں یا نہیں جب یہ بازار میں گیا وہ فرشتہ پہر آیا اسنے اوس سے پوچھا۔ فرشتے نے کہا اپنی ماں سے کہو کہ اسکو باحتیاط رکھے
کہ موسیٰ بن عمران تجھسے خریدیگا اور اسکی کہال اشرفیوں سے بہر کر قیمت میں دیگا بسبب ایک مردہ کہ بنی اسرائیل میں سے مارا جاویگا۔ کوثری
میں تو اسطرح لکہا ہے اور تفسیر زاہدی میں اسطرح پر ہے کہ بنی اسرائیل نے جب ایسے بیل کو خریدنا چاہا اسکی کہا میں اسے نہیں بیچنے کا جبتک کہ پہلے
اپنی ماں سے اجازت نہ لونگا اور وہ جب گہر میں آیا تو ماں کو سوتا پایا اونہوں نے کہا ہزار دینار تجکو دیتے ہیں پہر وہ اپنے گہر گیا اور پہر ماں کو
سوتے دیکہا کہا نہیں بیچ سکتا ہوں جبتک وہ بیدار نہوگی انہوں نے پانچ ہزار دینار دینے کہے پہر وہ گہر میں آیا اور ماں کو سوتے پایا کہا نہیں
دینے کا جبتک وہ بیدار نہوگی الغرض یہ قیمت زیادہ کہتے اور شتابی کرتے تھے اور وہ اجازت مادر کا لحاظ رکہتا تہا تا آنکہ اوس بیل کی قیمت
ٹہہری کہ اوس بیل کی کہال زر سے بہر دیں جب اوسکی ماں بیدار ہوئی اوس سے اجازت چاہی اور اوسنے دستوری دی۔ القصہ بنی اسرائیل
چالیس برس سے ایسے بیل کی تلاش میں تھے۔ چنانچہ کشاف میں بھی لکہا ہے کہ آخر اوس بیل کو لیا اور باتفاق حضرت موسیٰ اوسکو بعوض
بہر دینے کہال اسکے اشرفیوں سے خریدا آیۃ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ پس ذبح کیا اونہوں نے اوسکو اور نہ نزدیک تھے کہ کریں یہ
کسواسطے کہ سوال پر سوال بنابر کشاف خصوصیات اوس بیل کے لاتے تھے تا بحدیکہ رشتہ طولانی استفسارات انکا منقطع ہونے والا
نہ تہا اور سوا اسکے بسبب گرانی قیمت خرچ زر وافر میں بھی بخل کرتے تھے اور ڈرتے تھے اس بات سے کہ مبادا مقتول بعد زندہ ہونیکے ہم میں سے
کسیکا نام لیوے کہ موجب فضیحت ہو اور قصاص لینا مشکل پڑے لیکن حق تعالیٰ نے چاہا ناچار انسے یہ فعل کرایا القصہ بنابر اظہار قاتل بذبح
گاو عمل کیا اور بفرمودہ باریتعالیٰ جنس اعضای گاو مذبوحہ کو جسد میت پر مارا چنانچہ اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے آیۃ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ
بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یعنے پس کہا ہمنے مارو نفس مقتول کو ساتھ بعض عضو اوس گاو کے تا زندہ
ہووے اس طرح سے زندہ کرتا ہے اللہ موتی کو اور دکہاتا ہے تمکو نشانیاں قدرت اور حکمت اور عدالت اپنی کی تا شاید تم سمجہو اور اندیشہ
کرو۔ اختلاف ہے اس امر میں کہ وہ عضو کونسا تہا بعضے کہتے ہیں اوس گاو کی زبان تھی کسواسطے کہ منظور زندہ کرنے اوس مردہ کی شخص گویا
کرنا اوسکا تہا اور یہ مناسبت زبان سے زیادہ درکہتا ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اوس گاو کا عجیب الذنب تہا اور عجیب الذنب نام ایک

استخوان کا ہے کہ دم جانور کی اوسپر اوگتی ہے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ تا روز حشر سب اجزا انسان اور حیوان کے کہنہ اور
بوسیدہ ہو جاوینگے مگر یہ استخوان باقی رہے گی اور اسی ہیت کو بعث دوم آب ہو کر حشر مین ہوگا سب کو اور سب ہڈیان بدن کی اس سے
ملحق ہونگی تو اوس استخوان کا لگانا مناسب تہا اور بعضے کہتے ہین داہنی ران اوس گاو کی تہی کہ پیشتر حرکت اوسی جانب سے شروع
ہوتی ہے اور بعضے کہتے ہین پارہ گوشت تہا کہ بین الکتفین ہوتا ہے اور بیشتر جای قرار روح حیوانی کر حوالی قلب و جگر مین منتشر ہے اس سے
قرب رکہتی ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ وہ بعض معین نہ تہا بلکہ بنی اسرائیل مخیر تہے اس امر مین کہ جو عضو اوس مردہ پر مارین حق تعالی معجز و مارنیکے اپنی
قدرت سے اوسکو زندہ کرے لیکن یہ البتہ ہو سکتا ہے کہ جب اوسکو ذبح کیا ہو تو کسینے زبان اور کسینے ران اور کسینے کوئی ہڈی اور پارہ گوشت
مارا ہو ناقلون نے اون سب کو نقل کیا اور جانا کہ یہ سب بامر الٰہی تہا تو اوسکی مناسبات اور تاویلات لکہی القصہ جب بنی اسرائیل نے بعد ذبح گاو کے
اوس شخص مردہ پر اوس گاو کا ایک عضو مارا تو وہ زندہ ہو کر کہڑا ہو گیا اس صورت سے کہ اوسکے حلق کی رگون مین سے مثل فوارہ خون جوش
کرتا تہا اور اپنے قاتل کے حال سے خبر دی کہ فلان شخص نے مجکو ذبح کیا ہے تا میرے مال کا وارث ہووے حضرت موسی علیہ السلام نے اوس قاتل
سے اقرار کروایا اور بعد اقرار قصاص لیا اور اون بعد شریعت مین حکم ہوا کہ قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہووے گو علاقہ پدری اور پسری
اور برادری رکہتا ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے اپنے دونون برادرزادون کو اپنا قاتل بتایا اور حضرت موسی علیہ السلام نے دونون کو
اوسکے قصاص مین قتل کیا اور مال اوسکا درویشون کو بانٹ دیا اور روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ پہر اوس بیل کا گوشت و پوست جلا کر اوسکی
راکہ اللہ ہارون کو تسلیم کی تا جب ایسا قضیہ درپیش آوے تو تہوڑی سی خاک نعش مقتول پر چہڑکین اور نام و نشان قاتل معلوم کرین چنانچہ
بعد مدت مدید یہ معجزہ بنی اسرائیل مین باقی رہا **فصل نوین ملاقات کرنی حضرت موسیٰ کی حضرت خضرؑ سے** **قوله تعالی** وَاِذْ قَالَ
مُوسٰی لِفَتٰىهُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ترجمہ یعنے اور جب کہا موسیٰ نے واسطے جوان اپنے کے یعنے یوشعؑ کے نہ ٹلونگا میں
یہانتک کہ پہونچون مین جگہ ملنے دو دریا کی یا چلا جاؤن مین برسون تک - تفسیر معالم اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ حضرت موسیٰ نے بعد ہلاک
ہونے فرعون کے بنی اسرائیل کو جمع کیا اور خطبہ بلیغ متضمن بے اعتباری امور دنیا اور خوف و خشیت خدا تعالی ایسا پڑہا کہ شور و فغان
سننے والون سے اوٹہا اور سب انکی ادا کرنے اون کلمات سے حیران ہوئے ایک بزرگ نے اوس قوم مین سے کہا کہ یا نبی اللہ کوئی روی زمین
پر تجہسے دانا تر بہی ہے حضرت موسیٰ نے کہا اسوقت مین اپنے سوا دانا تر در عالم کسیکو نہین جانتا اور کہتے ہین ضمیر مبارک مین یہ معنی گذرے
ہے انکہ کوئی یہ بات کہے یا کسی سے کہین حق سبحانہ تعالی نے وحی بہیجی کہ مجمع البحرین مین یعنے جای جمع ہونے دریای فارس اور روم کے ہمارا
ایک بندہ ہے کہ مخصوص کیا ہے ہمنے اوسکو علم خاص پر ایک اپنے خواص کے ساتہ اوسکے پاس جا اور ایک مچہلی بریان اپنے پاس رکہہ لے

وہ تجکو راہ بتاتی جاویگی اور نام اوس بندی کا خضر ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسفؑ کو کہ شاگرد اور خادم انکا تہا کہا خضر کی طلب مین مین جاتا ہون اور اس سفر سے نہین پہرونگا جبتک اوسکو نہ پاؤنگا ای یوشع اس بندۂ صالح کی طلب مین تو بہی میرے ساتہ موافقت کریگا اور ہمراہ میرے چلیگا یوشع نے کہا مین آپکی ہمراہی غنیمت جانتا ہون اور جب انکی گئے کر یوشع نے چند روٹیان اور بہنی ہوئی مچہلی اوٹہالی اور دونون روانہ ہوئے آیه فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا پس جب پہونچے دونون جگہہ ملنی کے درمیان اون دونون کے بہول گئے مچہلی اپنی پس پکڑی اوسنے راہ بیچ سے دریا کی خشک جب مجمع البحرین مین پہونچے اوسکے نزدیک چشمۂ آبحیات تہا اور اوسکے کنارے پر ایک پتہر تہا اتفاقاً یہ اوسپر بیٹہ گئے اور حضرت موسیٰ سو گئے یوشع نے اوس چشمہ سے وضو کیا اور ہاتہ پاؤن مین سے پانیکی بوندین اوس مچہلی پر گرین فی الحال وہ مچہلی زندہ ہو گئی اور بعضے کہتے ہین اوس مچہلی نے بقدرت الٰہی آبحیات کی ہوا پہونچنے سے زندگی پائی اور بعضے کہتے ہین کہ یوشع نے اوس مچہلی کو پانی مین دہویا پہر حال وہ مچہلی زندہ ہو کر اور ہاتہ مین سے نکل کر دریا مین جا پڑی اور یوشع حیران اور ششدر رہ گئے پہر تہوڑی دیر مین حضرت موسیٰ خواب سے بیدار ہو گئے اور یوشع کو ہمراہ بدستور لیکر آگے کو روانہ ہوئے اور نہایت جلدی سفر سے اوس مچہلی کے حال زندہ ہونے کا یوشع حضرت موسیٰ سے کہنا بہول گئے اور وہ مچہلی دریا مین راہ چلنے لگی جہان کہ مچہلی جاتی تہی پانی اوسپر مثل طاق کے بلند ہو کر کہڑا ہو جاتا تہا اور زمین خشک ہو جاتی تہی آیه فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا پس جب گذر گئے اوس سے کہا واسطے جوان اپنے کے دے ہمکو کہانا ہمارا صبح کا البتہ تحقیق ملے ہم اس سفر سے رنج کو آیه قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا کہا یوشع نے کیا دیکہا تمنے جب جا گہ پکڑی تہی ہمنے طرف پتہر کے پس تحقیق مین بہول گیا مچہلی کو اور نہ بہلا دی مجکو وہ مچہلی مگر شیطان نے یہ کہ ذکر کرون اوسکا اور پکڑلی اوسنے راہ اپنی بیچ دریا کے عجب آیه قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ کہا یہی ہے جو کچہ تہی ہم چاہتے حضرت موسیٰؑ نے کہا یہ اوس مچہلی کا قصہ ہے کہ ہم اوسکو طلب کرتے تہی کسواسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے میرے پاس وحی بہیجی تہی کہ مچہلی تجکو رستہ بتاویگی آیه فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا پس پہر آئے دونون اوپر نشانون پاؤن اپنے کی نقش دیکہتے۔ تا آنکہ پہونچے اوس جگہہ جہان مچہلی دریا مین گر پڑی تہی اور وہان ایک رستہ دیکہا کشادہ اور خشک اور اوس رستے پر چلے جب اوس جگہہ پہونچے آیه فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا پس پایا ایک بندہ کو بندون ہمارے سے کہ دی تہی ہمنے اوسکو رحمت نزدیک اپنے سے اور سکہایا تہا ہمنے اوسکو اپنے پاس سے علم۔ حضرت خضر کو دیکہا کہ تکیہ کئے ہوئے اور ایک کپڑا اسر اور منہ پر ڈالے ہوئے بیٹہے ہین حضرت موسیٰ نے سلام کیا اور خضرؑ نے اپنے منہ پر سے کپڑا اوٹہا کر سلام کا جواب دیا اور کہا تو کون ہے کہا مین موسیٰ ہون

نبی بنی اسرائیل حق تعالیٰ نے مجھکو فرمایا ہے کہ تمہاری مصاحبت کرون اور تم سے کچھ سیکھون آیۃ اِنَّ رَبِّیْ قَدْ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْکَ لِاَتَّبِعَکَ وَ اَتَعَلَّمَ مِنْ عِلْمِکَ فَاَعْلَمْ مَا شِئْتَ قصص مین لکھا ہے کہ بعضے روایت کرتے ہین کہ جب حضرت خضر کے مقام پر پہونچے تو دیکھا کہ ایک پانی کا گنبد انکے سر پر معلق کھڑا ہے اور وہ اوسمین نماز گذارتے ہین اور وہ جگہ درمیان دو دریا کے تہی جب نماز سے فارغ ہوے حضرت موسیٰ نے سلام کیا حضرت خضر نے کہا علیک السلام یا نبی بنی اسرائیل حضرت موسیٰ نے کہا تمکو میرے نام سے کس نے آگاہ کیا حضرت خضر نے کہا اوس شخص نے کہ جسنے تجکو نبوت دی اور پیغمبر رسالت بہیجا آیۃ قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا آیا پیروی تمہاری بشرطیکہ سکہاؤ اور بتاؤ مجکو وہ چیزین کہ تمکو سکہائی ہین حق تعالیٰ نے آیۃ قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ٭ وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہین کرسکوگے حضرت موسیٰ نے کہا کسواسطے صبر مجہسے نہوگا کہا اسواسطے کہ تو پیغمبر ہے اور حکم تیرا شریعت ظاہر پر ہے شاید مجہسے کوئی عمل صادر ہووے کہ ظاہر مین خلاف شریعت ہووے اور تم اوسکو حکمت نجانو پس اوسپر صبر نکرسکو آیۃ قَالَ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا انہون نے کہا انشاءاللہ تعالیٰ مین صبر کرونگا اور جو کچھ تمسے دیکہونگا اوسکا سبب نہین پوچہونگا اور تمہاری نافرمانی نہین کرونگا آیۃ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰٓی اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِکْرًا حضرت خضر نے کہا اگر پیروی کرے تو مجہسے کچھ نپوچہنا جبتک کہ مین تمسے بیان کرون — انہون نے قبول کیا اور روانہ ہوئے آیۃ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا پس چلے دونون یہانتک کہ جب سوار ہوئے بیچ کشتی کے پہاڑا اوسکو اور یوشع پیچہے پیچہے دریا کے کنارے چلے جاتے تہے تا آنکہ پہونچے ایک کشتی پر اور کشتی کے ملاح سے کہا ہمکو کشتی مین بٹہالے اول ملاح راضی نہوا آخر جب خضر کو پہچانا بتعظیم و تکریم تمام کشتی مین سوار کیا جب کشتی مین بیٹھکر دریا مین چلے حضرت خضر نے ایک تیر اوٹہاکر سب آدمیون سے پوشیدہ کشتی مین سوراخ کیا تفسیر جلالین مین لکہا ہے کہ باوجود سوراخ کرنیکے کشتی مین پانی نآتا تہا آیۃ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا حضرت موسیٰ نے کہا ای خضر تم چاہتے ہو کہ اہل کشتی کے لوگون کو غرق کرو البتہ تحقیق تو لایا ایک چیز بہاری آیۃ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا کہا خضر نے کیا نکہا تہا مین نے کہ ہرگز نسکیگا ساتہ میرے صبر آیۃ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا حضرت موسیٰ نے کہا مت پکڑ مجکو ساتہ اوس چیز کے کہ بہول گیا مین اور مت ڈال اوپر میرے کام میرے سے تنگی یعنے دشواری نکیجیے اور معذور اور معاف کیجیے آیۃ فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ پس چلے دونون یہانتک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو اوسے مار ڈالا اوسکو اور تفصیل اس اجمال کی یہ کہ دونون کشتی پر سے اوترکر روانہ ہوئے تا آنکہ ایک گاؤن کے قریب پہونچے

اوس گانو کے باہر بہت سے لڑکے کہیل رہے تہی ایک لڑکا خوبصورت اور بلند قامت کہ سبزۂ خط گرد لب اوسکے کی ظاہر ہنوا تہا امین
تہا اوسکو حشیو د اور یا حیسو د اوسکا نام تہا اور سلاس یا کمار دی اوسکے باپ کا نام اور شاہو یہ یا رحمی اوسکی مان کا نام حضرت خضرؑ اوسکو
اونمین سے بلا کر دیوار کے پیچھے لیگئے اور اوسکا سر دیوار سے ٹکرا کر یا گلا گہونٹ کر یا ذبح کر کر مار ڈالا آیہ قَالَ اَقَتَلْتَ
نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ۝ حضرت موسی علیہ السلام نے بے اختیار کہا ای خضرؑ یہ کیا کیا کہ اس شخص بے گناہ کو بے قصاص
کیون مار ڈالا کمال برا کیا حضرت خضرؑ نے کہا مینے اول مصاحبت مین کہا تہا کہ تو صبر نہین کر سکنے کا آیہ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا ۝ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا اگر اب مین پہر تجہسے ایسے امر مین سوال کرون تو میرے
ساتہ مصاحبت نکرنا یعنے جب تین مرتبہ مجہسے تمہاری مخالفت ہووے میری صحبت سے تم معذور رہوگے - حدیث نبوی مین آیا ہے
کہ خدا رحمت کرے اوپر بہائی میرے موسیٰ کے کہ اونہنے از روے شرم و حیا کہا کہ اگر اب مین ایسے امر مین تجہسے سوال کرون تو میرے
ساتہ مصاحبت نکرنا اگر یہ بات نکہتا اور اپنے کو مصاحبت مین دیر تک رکہتا عجیب عجیب چیزین دیکہتا آیہ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا
اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ یعنے پس پہر چلے دونون
یہانتک کہ جب آئے لوگونکے پاس ایک گانو کے کہانا مانگا لوگون اوسکے سے پس انکار کیا اونہون نے یہ کہ ضیافت کرین اونکی پس
پائی دونون نے بیچ اوسکے ایک دیوار چاہتے کہ ٹوٹ جاوے پس سیدہا کر دیا اوسکو لکہا ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت خضرؑ
وہانسے بہی روانہ ہوئے تو شام کے وقت ایک گانو مین پہونچے کہ نام اوسکا انطاکیہ یا ایلہ اور بصرہ یا بیتہ یا برقہ از روم یا مرز مین اور
احاطہ بہی اوسکا بطور فصیل بنا ہوا تہا - اور بنا بر احتیاط عادت وہان کے لوگون کی یہ تہی کہ شام کو دروازہ بند کر دیتے تہے اور صبح تک
کسیکے واسطے نکہولتے تہے انہون نے چاہا کہ اوسمین جاوین انہون نے دروازہ نکہولا اور چونکہ انکے پاس کچہ توشہ نتہا مضطرب
ہوئے اور کہا ہم یہان غریب اور مسافر ہین اور بہوکے ہین اگر ہمکو اندر نہین آنے دیتے تو کچہ کہانا ہمکو بہیجدو انہون نے اس امر سے
بہی انکار کیا ناچار بے اختیار باہر شب گذاری صبح کو اندر جانے کا قصد کیا دیکہا کہ نواحی اوس گانو مین ایک دیوار ایک طرف
کو جہکی ہوئی ہے اور قریب ہے کہ گر پڑے تفسیر جلالین مین لکہا ہے وہ دیوار سو گز بلند تہی - اور مدارک مین لکہا ہے کہ طول اوسکا
سو گز کا تہا حضرت خضرؑ نے اوس پر اپنا ہاتہ پہیرا وہ درست ہوگئی یا یہ کہ اوسکو ایک ستون کے ساتہ یا پشتہ بنا کر محکم کیا یا یہ کہ اوسکو گرا
از سر نو اوسکی بنیاد مٹی اور پتہر سے مضبوط اوٹہائی آیہ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝ کہا موسیٰ نے اگر چاہتا تو
البتہ لیتا اوپر اوسکے مزدوری - ای خضرؑ اس گانو کے آدمیون نے ہمکو رات بہر اندر نہ آنے دیا اور کہانا بہی نہ بہیجا انکی دیوار

تونے کسواسطے محکم کی اور اگر ایسا چاہتا تو اسکے عوض مزدوری لیتی چاہیے تہی **قوله تعالى** قال هذا فراق بيني
وبينك سانبئك بتاويل ما لم تستطع عليه صبرا ۝ اما السفينة فكانت لمساكين يعملون في البحر فاردت ان
اعيبها وكان وراءهم ملك ياخذ كل سفينة غصبا ۝ واما الغلام فكان ابواه مومنين فخشينا ان
يرهقهما طغيانا وكفرا ۝ فاردنا ان يبدلهما ربهما خيرا منه زكوة واقرب رحما ۝ واما الجدار فكان
لغلامين يتيمين في المدينة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا فاراد ربك ان يبلغا اشدهما
ويستخرجا كنزهما رحمة من ربك وما فعلته عن امري ذالك تاويل ما لم تستطع عليه صبرا ۝ کہا یہ جدائی ہے درمیان
میرے اور درمیان تیرے اب خبر دونگا مین تجکو ساتہ اوس چیز کے کہ نہین کر سکا تو اوپر اوسکے صبر لیکن کشتی پس تہی واسطے فقیرون کے
محنت کرتے بیچ دریا کے پس ارادہ کیا مینے یہ کہ عیب دار کرون اوسے اور تہا پیچہے اونکے ایک بادشاہ پس لیتا تہا ہر کشتی کو
چہین کر اور لیکن لڑکا پس تہے ماں باپ اوسکے ایمان والے پس ڈرے ہم یہ کہ گرفتار کرے اونکو سرکشی مین اور کفر مین پس ارادہ کیا
ہمنے یہ کہ بدلا دیوے اونکو رب اونکا بہتر اوس سے پاکیزہ اور نزدیک تر مہربانی مین ۔ اور لیکن دیوار پس تہی واسطے اون لڑکون
یتیم کے بیچ شہر کے اور تہا نیچے اوسکے گنج واسطے اون دونون کے اور تہا باپ اون دونون کا نیک بخت پس ارادہ کیا رب تیرے نے
یہ کہ پہونچین جوانی اپنی کو اور نکالین گنج اپنا رحمت پروردگار سے اور نہین کیا مینے یہ کام حکم اپنے سے یہ ہی حقیقت اوس چیز کی کہ نہین
کر سکا تو اوپر اوسکے صبر **اور تفصیل** اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا اب مجہہ مین اور تجہہ مین جدائی ہوئی کہ تونے
اقرار کیا تہا اگر مین تیسری دفعہ کچہہ پوچہون تو میرے صحبت نہ کہنا اب آگاہ کرتا ہون تجکو اون امرون سے کہ جس پہ تو صبر نکر سکا اور
از روے ظاہر پوچہنے سے انکار کیا ۔ اے موسیٰ جان وہ کشتی اون محتاجون کی تہی کہ وہ دس بہائی تہے پانچ اونمین سے بیمار اور عاجز
ہین اور پانچ اپنی اوقات بسری کے واسطے ملاحی کا کام کرتے ہین اور اونکی راہ مین ایک بادشاہ ہے کہ اوسکو جلندی کر کہتے ہین
کہ جو کشتی ثابت اور درست دیکہتا ہے چہین لیتا ہے مینے اوس کشتی کو سوراخ کر کے عیب دار کر دیا تہا تا وہ اوسکو نہ چہینے اور
یہ محتاج بالکل محروم نہووین ۔ اور دوسرا اوس لڑکے کو کہ مار ڈالا اوسکا سبب یہ تہا کہ ماں باپ اوسکے مومن اور مسلمان
تہے اور وہ کافر تہا بخوف اس امر کے کہ ایسا نہو کہ وہ اوسکے فسق و فجور کی موافقت کرین اور از روے شفقت اور مہربانی کہ والدین
کو ولد پہ ہوتی ہے موجب کفر اور طغیان انکے کی ہووے پس مینے چاہا کہ خدا تعالی اونکو اوسکے بدل مین فرزند عطا کرے کہ اوس سے
بہتر اور پاکیزہ ہووے اور گناہ اوس سے سرزد نہووے اور ماں باپ پہ مہربان ہووے **اور** تفسیر جلالین اور معالم التنزیل

اور مدارک مین لکہا ہے کہ بقول بعضے حق سبحانہ تعالی اوسنے اوس لڑکے کے عوض مین ایک لڑکی عطا کی اور اوسکو ایک پیغمبر نے عقد نکاح
مین لایا اور اوس سے ایک پیغمبر پیدا ہوا اور اوسکے سبب ہدایت ایک امت کا ہوا اور بقول بعضے ستر پیغمبر اوسکی نسل سے ظاہر اور پیدا
ہوئے اور کہا ای موسیٰ اوس دیوار کو سو اسطے درست کیا کہ وہ دیوار دو لڑکے یتیم کی تہی کہ اصرم اور صریم نام اونکا اوس گانو مین تہین
اونکی ہے اور اوس دیوار کے نیچے اونکا ایک خزانہ موروثی ہے اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور بسبب انکی خورد سالی کے
مردم غیر مستحق اوسپر متصرف ہوتے اور یہ کہ اوسکے وارث تہی محروم ہو جاتے اور باپ اونکا مرد صالح اور شایستہ تہا اور اوسکا مال ہر شخص کے انکے
واسطے حفاظت خدا تعالی مین رکہ گیا تہا۔ تفسیر جامع البیان مین لکہا ہے کہ درمیان انکے ایک مرد صالح انکی نسل سے یا کاسح نام تہا ساتہ
پشت کا فاصلہ ہو گیا تہا بسبب صلاح اوسکے چاہا پروردگار نے کہ جب یہ یتیم بالغ ہو وین اور قوت پیدا کرین تو اس خزانے کو نکال لیوین
اور جو کچہ تو نے دیکہا مینے اپنی رای سے نہین کیا بلکہ بفرمان خدا تعالی عمل مین لایا ہون۔ روایت کرتے ہین کہ وہ خزانہ چاندی
اور سونے کا تہا اور بعضے کہتے ہین کتب علمی تہا بعضے کہتے ہین نہین بلکہ یہ ہے کہ ایک طلای احمر یا زبرجد کی لوح تہی اور اوسپر
لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم عجب رکہتا ہون اوس کسی سے کہ ایمان رکہو بقضا و قدر کیونکر اندوہگین ہوا اور عجب رکہتا ہون اوس
شخص سے کہ ایمان لاوے ساتہ رزاقی خدا کے واسطے اوسکے رنج مین ڈالے اوپر معیشت مین اور عجب ہے اوس کسی سے کہ تصدیق موت کی
کرے اور پہر شادمان اوقات گذارے اور عجب ہے اوس شخص سے کہ حقیقت دنیا کی اور تغیر احوال اور انقلاب اوسکے ارباب کا جانے
اور پہر اوسپر دل اوسمین باندہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے لکہا ہے کہ اوس لوح پر یہ کلمات مرقوم تہے کہ انی انا اللہ
لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی خلقت الخیر والشر فطوبی لمن خلقتہ للخیر واجریتہ علی یدیہ والویل لمن خلقتہ للشر
واجریتہ علی یدیہ پہر حضرت خضر نے کہا ای موسیٰ یہ حقیقت تہی اوسکی جسپر تو صبر نہ کر سکا اور ایک روایت سے حضرت خضر نے
مفارقت کے وقت کہا ای موسیٰ دو نصیحتین مجہ سے سن ایک کہ خلق مین تازہ روی اور خوش خو رہنا اور ترش رو نہ رہنا کہ اللہ تعالی
ترش رو کو دوست نہین رکہتا اور دوسری یہ کہ کسی سے طمع نکرنا اپنے واسطے نہ اوروں کے واسطے یہ کہکر حضرت خضر نظر سے غائب ہو گئے
کہتے ہین کہ مدت مصاحبت ان دو پیغمبر بزرگوار اٹہارہ دن تہے **فصل دسوین** روانگی حضرت موسیٰ کی مع بنی اسرائیل بنابر
جنگ عمالقہ و اجرای چشمہ ہا از سنگ بسبب ضرب عصای موسوی کے اور نزول من و سلوی بیچ سرگردانی تیہ کے بسبب نافرمانی
باری تعالی اور ذکر وفات حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا — صاحب زبدۃ التواریخ نے نقل کی ہے
کہ جب حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل نے دو مہینے اونیس دن بریہ تاران مین اقامت کی آٹہوین دن ماہ ایار کے فرمان ہوا

کر اپنے لشکر کو درست کر کر دیار شام مین جاؤ اور اراضی مقدسہ کو جبابرہ اور عمالقہ کے ہاتھ سے چھوڑا کر اپنے تصرف مین لاؤ اور مطلق
زیادتی جسم اور ضخامت بدن سے اور افراط قوت جبارون سے اندیشہ نکرنا کہ حفظ ربانی اور نصرت آسمانی ممد و معاون اہل توحید
کے شامل حال رہیگی چنانچہ حضرت موسیٰ بموجب وحی سماوی بکار سازی عمالقہ مشغول ہوئے اور موجودات سپاہ لی تو از روے
شمار اول کہ جسکی تفصیل پہلے ذکر اسباط یعقوبؑ مین لکھی گئی ہے بارہ گروہ دیکھے کہ ہر فوج مین ایک لاکھ بیس ہزار آدمی سواے
عورتون اور لڑکون کے تھے ایک ایک نقیب ہر فوج پر بموجب وحی سماوی مقرر کیا اور کل اہل لشکر سے عہد و میثاق بہا دلیا چنانچہ
خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے آیۃ وَلَقَدْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۚ اور البتہ تحقیق لیا اللہ نے
عہد بنی اسرائیل کا اور کھڑے کیے اونمین بارہ سردار غرضکہ بعد از ترتیب و تنسیق مہمات لشکر موسیٰ نے باتفاق بنی اسرائیل
جبارونکی دیار کی طرف عازم ہوکر استخلاص ارض مقدسہ کو باتباع حکم ہدایت مشحون آیۃ يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ
الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ۝ اے قوم میری داخل ہو زمین پاک جو لکھی ہے اللہ نے واسطے
تمہارے اور مت پھر جاؤ اوپر پیٹھون اپنی کے پس پلٹ جاؤ ٹوٹا دینے والے نصب العین ضمیر انور کیا - روضۃ الصفا مین لکہا
ہے تعیین اس سرزمین مین درمیان علما کے اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ارض مقدس عبارت بیت المقدس اور ایلیا سے ہے اور ایک
جماعت حوالی طور سینا کو کہتی ہے اور ایک طائفہ نے فلسطین اور [illegible] جانا ہے اور ایک قوم تمامی دیار شام کو
ارض مقدس کہتے ہین - چنانچہ صاحب حدیقۃ الاقالیم نے تصریح کی ہے اس امر کی کہ مراد ارض مقدسہ سے بیچ کلام باری تعالیٰ کے
کے ولایت وسیع الفضائے شام ہے اور بموجب ارشاد ہدایت بنیاد حضرت سرور کائنات علیہ افضل التحیات کے [illegible] برکت
قسم ہے نو حصے [illegible] اس ولایت با برکت مین اور ایک حصہ سارے جہان مین منتشر ہے اور خواص شام سے یہ ہے کہ ہرگز کسیوقت
مین [illegible] وجود اولیا سے خالی نہین ہوتی اور خصوصاً [illegible] ابدال [illegible] اسی ولایت مین رہتے ہین اور
مؤلف عجائب المخلوقات نے لکہا ہے کہ ایک بالشت بھر زمین شام ایسی نہین ہے کہ جہان کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا
نزول ہوگا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر [illegible] اسی دیار برکت آثار مین مبعوث ہوئے اور [illegible] غربی شام دار الملک روم ہے اور
مسافت مابین قسطنطنیہ چالیس منزل متعارف ہے مگر وہ راہ دشوار گذار ہے کہ اکثر منازل آبادی نہین رکھتی اور
شرقی اوسکے بادیہ الیہ ہے تا فرات اور جنوبی اسکے مصر اور شمالی تیہ بنی اسرائیل پیوستگی رکھتی ہے دار الملک شام القدس ہے
ہے کہ مفصل احوال اوسکا قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام مین کہ [illegible] عمارات عالیہ اوسکی آپکے اہتمام سے ہوئی ہے لکہی جاویگی

بسبب اختلاف الروایات جب اوس قوم کے شہر کے نزدیک پہونچے بریہ قادس مین مقام کیا اور حضرت موسی علیہ السلام نے حکم دیا
کہ وہ بارہ نفر کہ بنقابت قوم منسوب ہین برسم تفحص اور تجسس عمالقہ کے شہر مین جاوین اور انکے اوضاع کیفیت دریافت کر کے جلد
پھر آوین چنانچہ بموجب حکم بارہ نقیب اودھر روانہ ہوئے جب نزدیک اراضی جبارون کے پہونچے بروایت اشہر عوج بن عنق
کہ بزخامت جثہ اور قوت بدن ممتاز تہا انسے ملاقی ہوا اور پہلے اس سے شہرت جبارونمین ہوئی تہی کہ ایک طائفہ جانب مصر سے
بارادۂ محاربہ انکے آتے ہین اوسیوقت عوج ان بارہ سردارونکو آستین مین ڈالکر اور ایک قول سے اپنے دامن مین لیکر بادشاہ پاس لایا
اور اوسکے روبرو گرادیا اور کہا ای بادشاہ یہ لوگ اوسی لشکر مین سے ہین کہ ہمارے ساتھ لڑنے کو آئے ہین کہتے ہین کہ طول قامت
ہر نقیب کا دس گز اور عرض پانچ چھ گز سے کم نہ تہا لیکن ہر عمالیق کو چیونٹیان سی جنگل مین کم معلوم ہوتے تھے اور انکے باغون کے انگور
کے خوشے اتنے بڑے ہوتے تھے کہ ایک خوشے کو پانچ آدمی نہ اوٹھا سکین اور ایک انار کے پوست مین پانچ آدمی سماوین — پھر تقدیر
نقبائے اثناعشر نے بطریق فرار رخصت بجانب بنی اسرائیل مراجعت کی اور اثنائے راہ مین باہمدگر اقرار کیا کہ مہابت ہیاکل
اور عظم ابدان جبارون سے سوائی حضرت موسی اور حضرت ہارون کے کسی سے نکہین کہ بنی اسرائیل مردم ضعیف البدن اور ضعیف
الرای قلیل الہمت ہین بیشک جب ان لوگون کا حال واجبی معلوم کرینگے لڑائی سے پھر جاوینگے اور یہ انکے ارتداد کا باعث
موجب ہوگا القصہ جب یہ نقیب لشکر مین آئے تو دس نفر نے خلاف عہد … ذات اور بسطت جسم عمالیق کے بنی اسرائیل کے
روبرو بیان کی اور بارہ نقیبون مین سے سوائی کالب اور یوشع بن نون … کی کوشش کی اور
لشکر … عمالقہ سے خوفناک ہوکر لڑائی سے … ہر چند کہ حضرت موسی … نے انکو نصیحت کی اور دلداری کی اور
نصرت اور فیروزی کا وعدہ کیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے ﴿قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ یعنے کہا دو مرد نے
ادن لوگون مین سے کہ ڈرتے تھے انعام کیا تہا اللہ نے اوپر دونکے داخل ہو تم اوپر انکے دروازے مین پس جب داخل ہوگے تم اوسمین
پس تحقیق غالب ہو اور اوپر اللہ کے پس توکل کرو اگر ہو تم ایمان والے — لیکن بنی اسرائیل نے ہرگز یہ کلام انکا نہ سنا
﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا﴾ یعنے کہا اونہون نے ای موسی تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اوسمین کبھی جب تک
کہ رہینگے اوسمین کہ ہمکو انکی مدافعت کی طاقت نہین ہے اگر انکو … ہے ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾
یعنے پس جا تو اور پروردگار تیرا پس لڑو تم تحقیق ہم یہین بیٹھے ہین — ہرگاہ ان بے … مستوجب … ہوئے کہا حضرت موسی نے … قوم سے خفا ہوکے

اور سجدے مین رکھا آیت قَالَ رَبِّ اِنِّی لَا اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ یعنے کہا موسیٰ
نے اے رب میرے تحقیق مین نہین مالک مگر ذات اپنی کا اور اپنے بھائی کا پس جدائی ڈال درمیان ہمارے اور گروہ کے
کہ دائرہ فرمان تیرے سے باہر ہوگئے ہین اور یوشع اور کالوب نے بھی نہایت دلتنگی سے بسبب جہالت اور قساوت بنی اسرائیل کے
کپڑے پھاڑکر اور سجدے مین جاکر بحضرت عزت زاریان کیے کہ اس اثنا مین ناگاہ ایک ابر پیدا ہوا اور اوسمین سے خطاب صریح نازل ہوا
کہ اے شعبۂ بنی اسرائیل تم کہانتک عصیان کے مرتکب رہوگے اور کبتک میری آیات واضحہ سے انکار کروگے آخر تم اندیشہ نہین کرتے
کہ طرفۃ العین مین تمکو ہلاک کردون اور موسیٰ کی اطاعت کرنیوالے ایک جماعت اور تمسے زیادہ چند پیدا کرون حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے بدرگاہ باری بکمال عجز وزاری عرض کیا یارب اگر تو کمال قہاری اور انتقام اپنی سے اس گروہ شقاوت پژوہ کو ہلاک کریگا
تو تیرے ملک مین مطلق نقصان نہین ہونے کا لیکن جو بات کہ بعد فنا میرے اعدام اس طائفہ ضالہ کا سمجھی کی سبب عقوبت انکا میری
دعا جانینگی اور کہینگے کہ جب اپنی قوم کو نہ لڑا سکا تو دعا سے ہلاک کیا اور پھر دعا کی یَا رَبِّ خَیْرُکَ طَوِیْلٌ وَنِعْمَتُکَ کَثِیْرَۃٌ
وَاَنْتَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ فَاغْفِرْ لَہُمْ وَلَا تُہْلِکْہُمْ یعنے اے رب تیرا نیکی بڑی ہے اور نعمت تیری بہت ہے اور تو عفو کرتا ہے گناہونکو پس
عفو فرما واسطے انکی اور نہ ہلاک کر تو انکو۔ دوبارہ پھر خطاب آیا کہ اے موسیٰ ہمنے بہ تیری دعا بھی قبول کی اور انکے گناہ سے درگذرے لیکن
چونکہ تونے انکو فاسق کہا قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ سوائے اپنے خاص بندون کے کہ تو اور ہارون اور یوشع بن نون اور کالوب بن
یوفنا ہین سب بنی اسرائیل کو اس بادیہ سرگردانی مین متحیر اور سرگشتہ رکھونگا اور جسطرح کہ انہون نے کی ہے انمین جاری رکھونگا
تا ہر سال انکی اولاد اس قوم بیباک کی فوت اور مرنے پر اسیطرح حزن اور اندوہ کیا کرین اور انکو اسی بیابان مین ڈالونگا کہ بخواری
تمام بسر اوقات کرین آیت قَالَ فَاِنَّہَا مُحَرَّمَۃٌ عَلَیْہِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً یَتِیْہُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝
یعنے اور فرمایا خداتعالیٰ نے پس تحقیق وہ زمین حرام کی گئی ہے اوپر اونکے چالیس برس سرگردان پھرینگے بیچ زمین کے پس نہ غم کھا
اوپر قوم فاسقون کے۔ اور بعد اس خطاب عتاب آمیز کے اون دس آدمیون نے کہ عمالقہ کی خبر افشا کی تھی اونکے اجزاے بدن جدا ہوکے
اور انکے جسم گل کر پانی ہوکر بہے اور بنی اسرائیل اوس بیابان مین بعناد محن اور جلائے وطن ماخوذ اور متعاقب ہوئے اور حضرت موسیٰ
اور ہارون علیہم السلام اور یوشع بن نون اور کالوب بن یوفنا دیار عمالقہ کیطرف متوجہ ہوکر وہان پہونچے اور بنی اسرائیل کہ بیابان تیہ
بجانب مصر تھے اوس دن طلوع صبح سے تا ظہور شام ہر چند کہ مسافت راہ قطع کی جب نیک تامل کیا تو جہان سے روانہ ہوئے
تھے وہین پایا۔ دوسرے دن حضرت موسیٰ کے پیچھے روانہ ہوئے الا انسے ملاقات نہوئی۔ روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ پہر گئے

اسکے طور مراحل مین موثر نہ پڑے اور وقت شام آپکو اوسی منزل مین دیکہا لاچار وہ مجبور مرنے پر مستعد ہوئے۔ کہتے ہین کہ تیہ [illegible]
ایک صحرا ہین درمیان فلسطین اور ایلہ اور اردن کے کہ طول اوسکا بارہ فرسخ اور ایک روایت سے چند فرسخ تہا القصہ جب حضرت
موسیٰ مع اپنے رفقا کے متصل شہر عمالقہ مین آئے اور اونہون نے ایک قاصد کو واسطے خبر لانے لشکر موسیٰ کے روانہ کیا لکہا ہے
کہ عوج بن عنق تہا اور یہ عادی ایک پہاڑ اپنے سر پر لیکر آیا تہا تا حضرت موسیٰ کے لشکر پر مارے۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہدہد کو بہیجا
اوسنے اپنی چونچ سے اوس پتہر مین سوراخ کیا کہ وہ مثل طوق ہوکر اوسکی گردن مین آرہا اور جب یہ نزدیک خیر الرفقا حضرت
پہونچا حضرت نے اوچک کر ایک عصا مارا۔ کہتے ہین کہ دس گز حضرت کا قد تہا اور دس گز عصا اور دس گز اچہلکر یہ اتنا طویل القامت تہا کہ
اسکے ٹخنے پر لگا اور زخم کاری پہونچا اور اوس ضرب شدید سے بہ گر پڑا۔ پہر رفقای موسیٰ علیہ السلام نے شمشیر و خنجر سے متفق
تمام اوسکو ہلاک کیا اور یہ بہ نہایت خواری و زاری بجہنم واصل ہوا۔ بعضے راویون نے اوسکے طول قامت مین یہ لکہا ہے کہ
اسکے ایک پاؤن کی ایک ہڈی کا رود نیل پر پل بنایا تہا کہ کئی برس تک گذرگاہ کاروان رہا اور عمر اسکی تین ہزار تین سو برس کی
تہی پہر حضرت موسیٰ مع اپنے یارون کے بعد قتل عوج بنی اسرائیل کے پاس آئے اور انکو اوسی منزل مین پایا کہا ای قوم مینے نہ کہا تہا
حق سبحانہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی اور مجکو اتنی قوت دی کہ مینے اوس شخص کو مارا گر روی زمین پر کوئی بندۂ خدا ایسا ضخیم اور قوی
ہیکل نہوگا اور اگر مین وہان توقف کرتا تو تمامی اوس دیار کی بعون عنایت پروردگار کے فتح نصیب ہوتی لیکن مینے بغیر تمہارے
اوس شہر مین جانا نچاہا اب خوف نکرو اور دل قوی رکہو اور میرے ساتہ چلو تا ملک شام اپنے تحت و تصرف مین لاوین۔ بنی
اسرائیل نے صورت حال اور شرح سرگردانی اپنی بہ تفصیل گذارش کی اور حضرت موسیٰ اس امر کو سنکر بہت ملول
ہوئے اور بیچارگی اس جماعت پر بہت افسوس کیا۔ خطاب آیا کہ آیۃ فَلَا تَاْسَ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۝ یعنے پس غم نکہا
اوپر قوم فاسقون کے۔ نقل کرتے ہین کہ تیہ مین ایک کنوان تہا بنی اسرائیل نے اوسمین سے اتنا پانی کہینچا کہ خشک ہو گیا اور
تشنگی کی شدت انپر غالب ہوئی اور یہ کمال حیران ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی وحی آئی کہ ای موسیٰ اپنا عصا
پتہر پر مار چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے آیۃ وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا
عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ یعنے اور جب
پانی مانگا موسیٰ علیہ السلام نے واسطے قوم اپنی کے پس ہم نے کہا مار ساتہ عصا اپنے کے پتہر کو پس پہوٹ نکلے اوسمین سے بارہ چشمے تحقیق
جانا ہر آدمی نے گہاٹ اپنا کہاؤ اور پیو رزق اللہ کے سے اور مت پہرو بیچ زمین کے فساد کرتے۔ تفسیر کبیر اور نیشاپوری

اور تمام تفسیرون مین لکہا ہے کہ یہ سنگ پارہ کوہ طور تہا کہ حضرت کلیم اللہ وہان سے بر سبیل تبرک اوٹہا لائے تہے اور سفر اور حضر مین
انکے ساتہ رہتا تہا اور تفسیر زاہدی مین لکہا ہے کہ اس سنگ مین بارہ فرونی مثال سر پستان زنان نمودار تہے کہ ہنگام ضرب عصا
ہر ایک فرونی سے بسان فوارہ آب جاری ہوتا تہا اور یہ خاصیت اوسمین ظاہر ہوئی تہی کہ جب منزل پر لشکر نزول کرتا تو حضرت اوسکو عصا
مارتے اور آب شیرین اور خوشگوار بارہ ٹوٹیونکی طرح جاری ہوتا اور گرد اوسکے گڑہے کہود کر پانی جمع کرتے اور صرف مین لاتے
اور بوقت کوچ حضرت موسیٰ پہر اوسپر عصا مارتے تہے کہ سب منافذ سے پانی مسدود ہو جاتا تہا اور پتہر خشک نظر آتا تہا اور باعتقاد
بعضے مفسرین کے ظہور سنگ اس طور پر ہوا تہا کہ حضرت نے قعر دریای نیل سے بوقت گذرنے بنی اسرائیل کے اوٹہا لیا تہا اور وہ جیسا
آدمی کا سر ہوتا ہے یا جیسا بلی کا سر معلوم ہوتا تہا جو کہونٹا سنگ مرمر کا ایک گز سے ایک گز تہا اور اوسکے پہلو مین سے چشمے جاری ہوتے
تہے یا یہ کہ حضرت موسیٰ جب تیہ مین گئے تہے تو وہ گویا ہوا کہ ای موسیٰ مجکو اوٹہا لے کہ مین کام مین آؤنگا اوسکو تو بڑے مین اوٹہا کر
رکہ لیا تہا اور بعضون نے لکہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اوسکو بہشت سے لائے تہے اور حضرت شعیبؑ کو میراث مین پہونچا تہا اور
اونہون نے اوسکو عصا کے ساتہ حضرت موسیٰ کو دیا تہا اور طول اوسکا دس گز کا تہا - یا یہ کہ از بسکہ حضرت کمال باحیا تہے اپنے بدن کو
ہمیشہ ڈہانپے رہتے کہ کہین سے کسیکو نظر نہین آتا تہا اس سبب قوم کو گمان تہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بدن مین کوئی مرض
مبعوث مثل برص و باد خایہ ہے کہ اس بہت سے اپنے بدن کو ڈہانپے رہتے ہین حق تعالیٰ نے چاہا کہ زبان خلق کو اوس سے کوتاہ
کرے ایکدن حضرت موسیٰ پانی مین اوترے اور اپنے کپڑے اوتار کر ایک پتہر پر رکہدیے اور وہ پتہر بقدرت باریتعالی روان ہوا اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام ناچاری ننگے اوسکے پیچہے دوڑے جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو برہنہ دیکہا تو معلوم کیا کہ انکے
بدن مین کچہ عیب و مرض نہین ہے پس باشارہ حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس پتہر کو اوٹہا لیا یا یہ کہ کوئی پتہر معین نہ تہا اور تفسیر عزیزی
مین لکہا ہے کہ ایک سنگ رخام گز در گز بشکل مکعب رکہتا تہا کہ چہہ سطح محیط اوسکی تہی ایک اوپر دوسرا نیچے اور چار سطح سوای انکے
اور ہر ایک مین سے تین تین چشمے روان ہوتے تہے - عطا اور دیگر مفسرین نے لکہا ہے کہ ضرب عصا سے ہر مرتبہ اوس سنگ مین سے
مانند سر پستان ظاہر ہوتا تہا اور اول مثل عرق تمنا کی پیدا ہوتی تہی ثانیاً قطرات ٹپکتے تہے ثالثاً انفجار ظاہر ہوتا تہا اور فوارہ نمط آب
وافر اجرا پاتا تہا - اور حضرت حکم کرتے کہ بارہ چقر عمیق ہر گروہ بنی اسرائیل کہود لیوے اور جو پانی کہ اوسمین جمع ہووے کام مین
لاوین اور اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ اس سنگ مین بضرب عصا دو فعل عجیب ظاہر ہوتے تہے اول جذب ہوائے مجاور پی دریے دوسرے
مستحیل اور منقلب ہوتا اوسکا بصورت آب افراط سردی سے اور ظہور ایسے خواص کے پتہرونمین اکثر دیکہے اور سنے گئے ہین مثل جذب آہن

سنگ مقناطیس اور نزول باران حجر المطر سے - ولیکن عجیب تر اس سے یہ ہے کہ صحیحین مین بروایت انس بن مالک اور دیگر صحابہ رضوان اللہ
علیہم مروی ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام زورا مین تشریف رکھتے تھے ایک چھوٹے سے باسن مین پانی وضو کے
واسطے حضرت کے روبرو رکھا حضرت کی اونگلی مین سے مثل فوارہ پانی جوش کھانے لگا کہ بہت سے آدمیون نے اوس سے وضو کیا
اور بعضون نے بطریق تبرک پیا - قتادہ نے کہ انس کے شاگردون مین سے ہے انس سے پوچھا کہ وہ کتنے آدمی تھے کہ جنہون نے
وضو کیا تھا انس نے کہا تین سو یا قریب تین سو کے - روایت کرتے ہین کہ جب سرگردانی تیہ مین بنی اسرائیل کے پاس خیمہ اور سائبان
اور طعام نرہا اور جو چارپای جانور کہ انکے پاس تھے اونکو مار کر کھا گئے اور آفتاب کی گرمی اور بھوک سے عاجز ہوئے حضرت موسی علیہ السلام
نے از راہ ترحم دعا کی حق سبحانہ تعالی نے ایک ابر کو ان پر سائبان کیا اور من اور سلوی بھیجا - اور من ترانگبین تھا سفید مثل برف کے
یا نان میدہ سفید کے یا شہد یا کوئی اور نعمت کہ نازل ہوتی تھی - تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ من نازل ہوتا تھا مثل برف کے شب
کو انکے درختون پر بمقدار ایک صاع کے واسطے ہر انسان کے اور سلوی گوشت تھا یا مرغ یعنے جانور درختون کی شاخون پر بیٹھتے تھے
اور نغمہای خوش اور آوازہای دلکش انسے ظاہر ہوتی تھی پھر ایک ہوا چلتی تھی اور انکو ذبح کرتی تھی اور پر و پرزہ اونکے گر کر آلایش
اندرون سے پاک بحرارت آفتاب بریان ہوکر گرتے تھے اور یہ کھاتے تھے اور یہ بھی مروی ہے کہ یہ جانور درختون پر نغمات کرکے
نیچے اوترتے اور انکے آگے آتے تھے اور یہ اونکو پکڑتے تھے اور ذبح کرتے تھے اور پکاتے کھاتے تھے مگر رگ اور خون اور استخوان نرکھتے تھے اور
بعضے کہتے ہین کہ خدا یتعالی ایک ابر کو برانگیختہ کرتا تھا کہ یہ جانور مثل باران اوسمین سے گرتے تھے ایک کوس کے درازی تک ایک نیزہ
کی بلندی سے ہر روز فجر سے طلوع آفتاب تک اور حکم تھا کہ دوسرے دن کیواسطے باسی کرکر ذخیرہ چھوڑین امتحان کے لیے ایکدن
ترانگبین صاف تر اور جانور فربہ تر آئے اور انہون نے خلاف حکم دوسرے دن کیواسطے رکھ چھوڑے جانورون کا گوشت سڑگیا اور یہ
اوس کر اوسمین کیڑے پڑگئے اور ترانگبین بھی بدبو اور متغیر ہوگیا اس سے پہلے کھانا سڑتا اور بستانہ تھا ان کم بختون کے فعل ناشایستہ
سے یہ بلا جہان مین نازل ہوئی اور تفسیر عزیزی مین در ذیل آیہ ﴿وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾
یعنے اور سائبان کیا ہمنے اوپر تمہارے بادلون کو اور اوتارا ہمنے اوپر تمہارے من اور سلوی - اور ابن عباس سے بھی منقول ہے
کہ یہ غمام جنس غمام متعارف نہ تھا بلکہ یہ ابر خنک تر اور پاکیزہ تر تھا جیسا کہ اسی جنس سے ابر روز جنگ بدر ہمارے رسول مقبول علیہ السلام
کے غزوہ مین بنا بر امداد ملائکہ آسمانی اوسمین نازل ہوئے تھے - اور مجاہد سے منقول ہے کہ ہو الغمام الذی یاتی اللہ فیہ یوم القیمۃ
ولیس بالسحاب - یعنے وہ غمام وہ ابر تھا کہ لاوے گا اسیمین اوسکے دن قیامت کو اور نہین ہوگا سحاب - پس معنی اسکے یہ ہین

کہ تکون ابر کے دو طریق ہین اور طبیعی متعارف کہ بسبب اجتماع بخار اور غبار اور تکاثف انکی بعد پہونچنے طبقہ زمہریر کے اور تحلیل
ہونا پانی کا صورت پذیر ہوتا ہے — دوسرے غیر طبیعی خارق کہ بسبب انحدار تھوڑے انوار کے جانب بالای عالم مثال سے بعالم
شہادت اور خدمت ملائکہ کے نازل ہوتا ہے پس وہ غمام کہ تیہ مین بنی اسرائیل پر سائبان ہوا تہا قسم ثانی سے تہا نہ اول قسم سے
اور یہ مراد نہین ہے کہ وہ ابر بعینہ غمام روز قیامت یا غمام روز بدر تہا اور خوب طرح سے سمجہا چاہیے کہ مفسرین اور اہل قصص نے لکہا ہے
کہ ہمراہ سائبان اور نعمتین بہی اثنای سفر اور سرگردانی مین ارزانی ہوئین تہین ازانجملہ یہ کہ وقت شب ایک ستون نورانی انکے لشکر پر
قائم ہوتا تہا کہ اوسکی روشنی مین کاروبار اور آمد و رفت کرتے تہے اور کپڑے پرانے او میلے نہوتے تہے اور ناخن اور بال انکے نہ بڑہتے
تہے کہ منڈوانے اور کتروانے کی حاجت پڑی اور ایک روایت مین ہے کہ کپڑے پرانے او میلے تو ہو جاتے تہے لیکن جب انکو آگ مین ڈالتے
تہے تو پاک اور پاکیزہ ہو جاتے تہے اور بعد پرانے ہونیکے جب آگ مین ڈالتے تہے تو نکل جاتی تہی اور جلتے نہ تہے اور جو فرزند کہ اوس
سفر مین پیدا ہوتا تہا کپڑے پہنے ہوئے ولادت پاتا تہا اور جسقدر وہ روز بروز نمو کرتا تہا تو وہ کپڑے بہی بڑہتے جاتے تہے — اب جاننا چاہیے
کہ من و سلوی باتحقیق کیا ہے اور کیونکر تہا لکہا ہے کہ طلوع صبح صادق سے تا طلوع آفتاب من مانند برف کے برستا تہا اور لشکر کے آدمی اوسکو
چادرون اور کپڑون پر لیتے تہے اور ہر شخص جمع کرتے تہے کہتے ہین کہ ہمراہ ہر ایک کے واسطے بقدر ایک صاع کہ چار سیر رائج اس شہر کے ہوتے ہین
جمع ہوتا تہا اور تمام روز اوسکو مانند قند و شکر کہاتے تہے اور چہ روز تک متصل برستا تہا بلکہ روز جمعہ مضاعف برستا تہا کہ ہر آدمی کو
دو روز کفایت کرے اور ہفتے کے دن مطلق نہ برستا تہا چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام اہل لشکر کو فرماتے تہے کہ جمعہ کے دن دو چند لینا
چاہیئے کہ ہفتے کے واسطے بہی ذخیرہ کر لو کہ کل نہین برسیگا ولیکن زیادہ ایک دن سے ذخیرہ نکرنا اور حقیقت من کی باصطلاح محققین حکما کی
یہ ہے کہ بخار اور دخان جب جدا جدا زمین سے آسمان پر جاتے ہین سحاب اور برق اور رعد اور صواعق اور شہب اور ذوات الاذناب
یعنے ستارہ دمدار پیدا ہوتے ہین چنانچہ تفصیل اوسکی اپنے مقام مین مشروح بیان ہوئی فقط [illegible] یہ کہ بخار اور دخان باہم مرکب ہوکر
کرتے ہین پس اگر ہوا ان لطیف اور رطوبت غالب ہوتی ہے اور حرارت عمل باعتدال کرتی ہے اور وہ بخارات منعقد ہوکر مستحیل
آب ہوتے ہین تو مانند ژالہ اور برف منعکس ہوتے ہین اوسی قسم سے ترنجبین بہی ہے اور اسیطرح وجود اسکا ہوتا ہے اور اگر
احیانا یبوست غالب ہووے اور حرارت عمل کرے باعتدال اوسکو خشک انجبین کہتے ہین اور اگر رطوبت اور یبوست دونون باعتدال ہووین
اور عمل حرارت بہی باعتدال ہو اوسکو شیرخشت اور شیرخشک کہتے ہین اور اگر بخار و دخان دونون لطیف الجوہر ہووین اور حرارت
معتدلہ اوسمین تاثیر کرے اوسکو من کہتے ہین اور اگر حرارت مغلوب یا معدوم ہووے اوسکو طلول فاسدہ یعنی شبنم متعارف کہتے ہین کہ کچہ مزہ نہین

نہین رکہتی اور بالفعل باصطلاح اطبا مین من کو عام استعمال کرتے ہین جو شبنم درخت یا پتہر پر گرے اور کچہہ مزہ اور مزاج جسم
ہو پہنچاوے اوسکو داخل من جانتے ہین مثل ترانجبین اور شیرخشت اور گزانگبین اور بید انگبین وغیرہ اور خاصیت اوس من
کی کہ مذکور ہوا یہ ہے کہ گرم ہے درجۂ اول مین اور رطوبت اور یبوست مین معتدل ہے سینے کو نافع ہے اور رطوبت شش یعنے
پہیپہڑہ کو زائل کرتا ہے اور اوسکی خشونت کو نرم اور کہانسی کہ رطوبت سے ہو دافع اور استسقاے حاری معدیکو نافع اور طبیعت کو محکم
رکہتا ہے اور صفرا کو سودمند ہے اور ضماد کرنا اوسکا پیٹ پر مسافرونکو کہ مختلف پانی جابجا کا پیتے ہین نافع اور چہہ رتی تا ... اوسکی کہا
لینی دماغ کو پاک کرتی ہے اور بادہای غلیظ نکالتی ہے اس جہت سے اہل وسواس اور مالیخولیا اور اصحاب اوہام کو بہت مفید ہوتا ہے
اور یہی نکتہ نزول اس نوع سے بنی اسرائیل پر منظور الٰہی تہا کہ انکے دماغون کو تصفیہ حاصل ہووے تا شبہات واہیہ وہمیہ ذہن مین
رسوخ نہ پکڑین اور عرف مین من کو عام تر استعمال کرتے ہین پس جو چیز کہ بے تعب اور مشقت کہانیکے واسطے میسر آوے اور حاجت
زراعت اور حصاد اور پاس اور طبخ اوسمین نہووے اوسکو من کہتے ہین کسواسطے کہ ہو ممّا منّ اللہ علی عبادہ یعنے وہ من وہ ہے
کہ ارزانی فرمایا اللہ نے اوپر بندون اپنے کے اور اسی معنی سے جو کچہ کہ صحیحین اور اور کتب معتبرہ حدیث مین مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلکَمَاۃُ مِنَ المَنِّ وَمَآؤُہَا شِفَآءٌ لِلعَینِ یعنے کہنبی قسم من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکہ کے
اور عند الاطبا پانی اوسکا بیاض چشم کو جلا دیتا ہے علی الخصوص وہ پانی کہ اپنی وقت اوسمین سے ٹپکتا ہے اور اوسکے آب تازہ مین کہ سرمہ
حل اور پرورہ کیا جاوے مقوی اجفان اور قوت روح اور نور باصرہ کو زیادہ کرتا ہے اور آب نزول کو دافع اور پوشیدہ نرہے کہ
کہنبی بضم کاف و اشمام ہا و نون و کسرہ باء موحدہ و یای تحتانی نام ایک چیز کا ہے کہ عفونت زمین سے موسم ربیع مین اکثر ریگستان
اور دامنہ پہاڑ مین مدور سرخ رنگ بی ساق و بے برگ پیدا ہوتی ہے اور کچہ مزہ اور بو اوسمین نہین ہوتا اور اوسکو خام اور پکا کر کہاتے
ہین اور اوسکو عربی مین نبات الرعد کہتے ہین — اور جنس من سے سواسطے کہا ہے کہ یہ بہی بے ساختہ اور پرداختہ پیدا ہوتی ہے کوئی
اوسکو بوتا یا پرورش کرتا نہین اور اس نظر سے من بہت چیزون کو شامل ہے جیسے جہاڑی بوٹی کے بیر اور غلہ خودرو مثل شامانح
یعنے چینہ اور کوٹو اور کودون اور حدیث سے یہ مراد نہین ہے کہ کماۃ وغیرہ جنس من بنی اسرائیل سے ہے کسواسطے کہ روایات
صحیحہ مین ثابت ہوا کہ من بنی اسرائیل وہی من حقیقی تہا چنانچہ توریت وغیرہ کے ترجمون مین شکل اور چہرہ اوسکا تشریح تمام بیان
کیا ہے اور اہل تحقیق نے لکہا ہے کہ من اور سلوی دونون ایک مرتبہ نازل نہین ہوئے تہے بلکہ پہلے من اوترا تہا اور ایک مدت اکیلا
وہی انکی غذا رہا بعد اوسکے بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ ہر روز یہ شیرینی کہاتے کہاتے ہمارے منہ کا مزا بگڑ گیا ہے ہم چاہتے ہین

کہ کسیطرح سے ذائقہ تبدیل ہووے کوئی چیز نمکین جناب الٰہی سے طلب کرنی چاہیے بلکہ انمین بعضے شوخ طبعون نے کہا واللہ قد قتلنا
حلاوتہ۔ یعنے قسم ہے خدا کی کہ قتل کیا ہمکو شیرینی اوسکی نے۔ حضرت موسی علیہ السلام نے پہر جناب الٰہی مین دعا کی اور حق تعالے
نے سلوی یعنے نازل کیے اور سلوی نام ایک جانور کا ہے کہ اوسکو سمانی بروزن جنازی اور ہندی مین تو کہتے ہین اور مسکن اس جانور کا
اکثر کنارہ دریای شور ہے کہ اطراف مصر و حبش مین بہت ہوتا ہے اور طریق نزول اوسکا اسطرح پر تہا کہ جب اخیر روز ہوتا تہا تو باد
جنوب ان جانورون کو کنارہ دریا سے اوٹہا کر جوق جوق لشکر بنی اسرائیل پر گراتی تہی اور بنی اسرائیل ان جانورون کو ہاتہ اور چادر
اور چوب وغیرہ سے شکار کرکر ذبح کرتے تہے اور بقدر کفایت اپنے عیال کی صرف مین لاتے تہے اور حکم ذخیرہ کا نہ تہا مگر سوای دن
جمعے کے ہفتے کے واسطے رکہہ چہوڑتے تہے اور بعضے حریصان بنی اسرائیل کہ گوشت ہفتے کو ان کے سوا ذخیرہ کرتے تو وہ سڑتا تہا چنانچہ
حدیث شریف مین بہی اس معنی کی طرف اشارہ واقع ہوا ہے اولا حوا لم تخن انثی زوجہا الدہر ولولا بنی اسرائیل لم یخبث اللحم اور اہل
نے احوال معانی لکہا ہے کہ وہ ایک جانور ہے کہ دریا مین سے اوٹہتا ہے اور اوسکو قتیل الرعد بہی کہتے ہین کسواسطے کہ جب وہ غرش
رعد سنتا ہے اوسیوقت مرجاتا ہے یعنی بسبب کمال ضعف قلب آواز سخت سننے کا تحمل نہین رکہتا اور اس جانور کا مرارہ یعنے پتہ بطور
سعوط استعمال مین لانا صرع کے واسطے بہت مفید اور خون اوسکا کانمین ٹپکانا مزیل درد گوش اور بیٹ اس جانور کی سرگین خشک سے
بہت مشابہت رکہتی ہے اور جثہ مین اور شکل مین یہ جانور چہوٹے مرغ جیسا ہوتا ہے اور مزاج مین اوس سے لطیف تر مائل بگرمی
اور کہو پسینہ پیدا کرتا ہے اور گوشت شحم ہوتا ہے اور صحیح ضعیف المزاج اور ناتوان کو غذای نیک اور گوشت اسکا سنگ گردہ
اور مثانہ کو نکالدیتا ہے اور مدر بول ہے اور زبان شیرازی مین اس جانور کو آردہی کہتے ہین اور لکہا ہے کہ جب اس جانور کے
کہانے پر مداومت کرین سخت دل کو بہی نرم کرتا ہے۔ اور یہی نکتہ نزول اس جانور اور کہلانے گوشت اسکے بنی اسرائیل کو منظور الٰہی
تہین کے کہانے سے انکی اعتقاد پاک اور اسکے گوشت کہانے سے دل انکے نرم ہو دین اور اخلاق اور اعمال انکے درستی پکڑین القصہ
جب چند مدت اس وتیرے پر بسر ہوئی بنی اسرائیل پہر حضرت موسی کی خدمت مین آئے اور کہا عرصہ دراز سے بسبب تناول من و سلوی کے
تنگ آگئے ہین اور رغبت اسپر نہین ہے بغیر اور مطعومات کے چارہ نہین ہے پیاز اور بقول اور نباتات ارضی کی کہانے کو طبیعت راغب بہت ہے چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے واذ قلتم یموسی لن نصبر علی طعام واحد فادع لنا ربک یخرج لنا مما تنبت الارض من بقلہا
وقثائہا وفومہا وعدسہا وبصلہا۔ اور جب کہا تمنے اے موسی ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر کہانے ایک کے پس مانگ واسطے ہمارے پروردگار
اپنے سے نکالے واسطے ہمارے اوس چیز سے کہ اوگاتی ہے زمین ساگ اوسکے سے اور ککڑی اوسکی سے اور گیہون اوسکے سے اور مسور اوسکے سے اور پیاز اوسکی سے

اور جو چیز کہ اوگاتی ہے اوسکو زمین بقول یعنے ساگ اور سبزی مثل خرفہ اور پالک اور میتھی اور سویہ اور ترکاری خوردنی کہ اوسکو
خام کہانا بہی متعارف ہے مثل پودینہ اور دہنیا اور راجہو دا اور ترہ تیزک کہ اہم اس قسم کو احرار البقول کہتے ہین اور ککڑی کہیرا کہ یہ بہی
خام کہایا جاتا ہے اور قائم مقام غذا ہوتا ہے اور گیہون اور مسور اور پیاز ۞ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ
هُوَ خَیْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ یعنے کہا کیا بدلتے ہو وہ چیز جو وہ ناقص ہے بدلے اوس چیز کے کہ وہ بہتر ہے اترو کسی
شہر مین پس تحقیق واسطے تمہارے ہو جو مانگا تمنے - اگر تمسے ہوسکے شہر مین جاؤ کہ وہان یہ چیزین موجود ہین اور کہا تم عجب قوم
جاہل ہو کہ نباتات ارضی کو جو الخ مساوی انعام الٰہی پر اور طعام جسمانی کو مائدہ روحانی پر ترجیح اور تفضیل دیتے ہو اور پہر حضرت موسیٰ
اور ہارون ع نے فرط جہالت بنی اسرائیل اور قساوت قلوب انکے سے باہمدگر مشورہ کیا اور چاہا کہ قوم کے درمیان مین سے نکلجاوین
اور ان جاہلون کو بحال خود چہوڑ دین لیکن چونکہ صبر و تحمل مہمات عالم مین منجملہ لوازم احتیاط ہے انکی کلام متوحش پر ملتفت نہوئے
اور عروۃ الوثقیٰ شکیبائی کو مضبوط دست ارادت مین پکڑا اور منتظر امر حضرت الٰہی رہے چنانچہ باندک فرصت حضرت منتقم قہار تعالیٰ شانہ
نے نامرادی اور مذلت اور خواری انپر متعین کی اور روز بروز محنت اور مصیبت بنی اسرائیل پر مضاعف ہوئی تا آنکہ مدت چالیس سال عرصہ
مین تمامی وہ جماعت کہ بریہ فالیش مین بسر کرتے تہے بیس برس سے زیادہ اور پچاس برس سے کم تہے منعدم اور فانی ہوگئے اور ایک
شخص نے انمین سے خلاصی نپائی - مگر یوشع بن نون اور کالوب نے اور کہتے ہین اوس مدت مین جتنے بنی اسرائیل کہ ہلاک ہوئے
اوسیقدر انکی نسل سے پیدا ہوئے چنانچہ جسقدر کہ بوقت عرض لشکر قبل از دخول تیہ تعداد اونکی شمار کی گئی تہی اوتنے ہی ہنگام خروج
گنے گئے بے زیادہ و نقصان وذٰلک من قدرۃ مالک المنان واضح ہو کہ ذکر وفات حضرت ہارون علیہ السلام اکثر تواریخ مین اسطرح
مرقوم ہے کہ حضرت ہارون ع نے تیسرے سال بلیہ تیہ مین وفات پائی اور بعض نسخ مین مرقوم ہے کہ غرہ شہر آبان مین کہ پانچوان مہینہ
چالیسوان سال ابتلای تیہ سے تہا وحی الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی کہ ہارون ع کی وفات نزدیک ہوئی فلان مقام مین
یہ قضیہ درپیش آویگا اوسیوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون ع اور ایک قول سے شبیر و شبر بہی کہ فرزندان ہارون تہے انکو
ہمراہ لیکر کوہ شوبک کی طرف متوجہ ہوئے اثناء سیر مین ایک مقام پر پہونچے کہ ہوا اوسکی عطر آمیز اور عنبر بیز تہی اور وہان ایک مکان
نظر آیا اور اوسمین ایک تخت بلند فرش نفیس سے مفروش پایا اور ایک درخت عجیب عدیم النظیر اوسپر سایہ افگن دیکہا حضرت ہارون ع نے
ہی اسکے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اسوقت میری یہ آرزو ہے کہ ایک ساعت اس تخت پر استراحت کرون اور ایک لحظہ کلفت راہ سے آرام
لیکن خوف ہے اس بات کا کہ مبادا صاحب خانہ آجاوے اور مجپر خفا ہووے حضرت موسیٰ نے کہا کیا مضائقہ ہے اپنی مراد حاصل کرو اگر صاحب خانہ

آجاویگا تو اوس سے مین عذر خواہی کر لونگا انہون نے کہا کہ تنہا اسپر سونے سے مجکو آرام نہین ہونے کا میرا یہ جی چاہتا ہے کہ تم بہی میرے ساتہ اس امر مین شریک ہو اور تکان راہ کو دور کرو اگر شاید مالک آجاوے تو تحمل غضب اور عتاب مین بہی اوسکے دونون شریک ہووین حضرت موسی علیہ السلام نے قبول کیا اور انکے ہمراہ اوس تخت پر لیٹ گئے اور جب حضرت ہارون نے تکیہ پر سر رکہا اجل موعود پہونچی اور انکی روح پاک بحظائر قدس خرامان ہوئی اس اثنا مین حضرت موسی علیہ السلام نے اوس سے اوٹہہ کر چاہا کہ بتکفین و تدفین مصروف ہووین وہ روضہ مع تخت ناپدید ہو گیا انہون نے قوم پاس آنکر صورت واقعہ بیان کی بنی اسرائیل نے کہا موسی علیہ السلام نے ہارون ع کو از روے حسد مار ڈالا اسواسطے کہ وہ ہمکو اس سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکو یہ بات ناگوار تھی حضرت کلیم اللہ نے یہ امر سنکر دعا کی کہ الٰہی ان کور باطنون کو اونکا جنازہ دکہا دے چنانچہ وہ تخت مع ہارون اوس جماعت پر ظاہر ہوا اور ہارون نے زندہ ہو کر کہا موسیٰ اس تہمت سے مبرا ہے بنی اسرائیل بظہور اس اعجاز نمایان کے طعنہ زنی سے باز رہے اور الفاراز نامی پسر ہارون ع کو انکا خلیفہ کیا اور پہر اوس جگہہ کہ وہ تخت ناپدید ہوا تہا ایک عمارت عالی بنا کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ حضرت موسی اور حضرت ہارون علیہم السلام پہاڑ پر گئے اور ہارون نے وہان وفات پائی حضرت موسیٰ نے مراجعت کی بنی اسرائیل نے اونکے قتل پر انکو متہم کیا پس بفرمان خدا تعالیٰ فرشتے حضرت ہارون کو اوٹہا کر روبرو قوم کے لائے اور اقرار ہلاک بمرگ طبیعی کروایا کہ انکو تسلی حاصل ہوئی اور بعد اسکے فرشتے اوسکو لیگئے اور ایک جگہہ پر دفن کیا کہ کوئی اوسکی قبر پر مطلع نہو مگر ایک شخص کہ اللہ نے اوسکو گونگا بہرا کر دیا واللہ اعلم اور عمر بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ اور ہارون ع غار کی طرف گئے تہے وہان حضرت ہارون مر گئے اور حضرت موسی علیہ السلام نے وہین دفن کر دیا جب وہان سے بنی اسرائیل کے پاس آئے سب نے حضرت موسی علیہ السلام کو کہا کہ تو نے اوسکو مارا ہے حضرت موسیٰ نے بدرگاہ باری تضرع اور زاری کی وحی آئی کہ بنی اسرائیل کو اوسکی قبر پر لیجا کہ مین اوسکو وہان زندہ کرونگا جب انکو وہان لیگئے ندا کی اور آواز دی کہ یا ہارون یہ قبر سے نکلے اور اپنے سر کے بالون کو جہاڑنے لگے حضرت موسیٰ نے کہا ای ہارون مینے تمکو مارا ہے سچ بتاؤ کہا نہین اپنی موت سے مرا ہون حضرت موسی علیہ السلام نے کہا پہر اپنے خوابگاہ مین چلے جاؤ اور حضرت موسیٰ پہر قوم کے ساتہ تیہ مین آئے اور عمر حضرت ہارون کی حضرت موسی علیہ السلام کی عمر سے معلوم ہوگی کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ سے تین یا چار برس بڑے تہے اور حلیہ انکا اور حضرت موسی علیہ السلام کا ایک تہا مگر نے انجملہ اونسے یہ دراز قد تہے چنانچہ عنقریب بیان کیا جاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ

اور کیفیت وفات حضرت موسی علیہ السلام مین اقوال مختلف ہین الاجو کہ مناسب بذوات مقدسہ و نفوس ذاکیہ حضرات انبیا علیہم السلام ہین وہ لکہے جاتے ہین ارباب اخبار کہتے ہین کہ جب زمان ارتحال موسیٰ نزدیک پہونچا فرمایا کہ شمار بنی اسرائیل پہر کیا جاوے

اور احوال ان لوگون سے کہ ہنگام خروج مصر ہمراہ تھے تفحص کرین چنانچہ نقیبان مامور مجدد اس امر مین مشغول و مصروف ہوئے
انھون نے سوای یوشع اور کالوب کے کسیکو اونمین سے زندہ نپایا تو صورت حال حضرت موسیٰ سے عرض کی آپنے حکم دیا کہ انکی اولاد خورد
وکلان کو حاضر کرین جب سب بزرگ و کوچک جمع ہوئے حضرت نے احکام توریت اور مضمون الواح انپر اعادہ کیا اور معانی
اوسکے عبارت کے ساتھ بیان بدیع کر روشن فرمائی اور انکو تدریس و تعلیم فرزندون کی وصیت کی اور کاتبون کو مقرر فرمایا تا نقلین
توریت و الواح کی لکھکر اجزا اوسکے حفاظت رکھین اور بعد اسکے اپنے خط مبارک سے ایک کتاب تمام و کمال لکھی اور حضرت جبرئیل
سے مقابلہ کرا کر اوسکو ہارون کی اولاد کو تسلیم کی اور صندوق الشہادت مین رکھی اور جب اور کاتبون نے کتابین تمام و کمال لکھین سب کتابون
منقولہ کو اپنی کتاب حضرت خاص سے مقابلہ اور تصحیح کیا اور سب اسباط پر تقسیم کین کہ ہر سبط کو ایک کتاب دی اور ساتوین ماہ آذار کو
پھر اپنی قوم جمیع کی اور مجلس عظیم ترتیب دی اور بنی اسرائیل کو حوالہ سجدہ کیا اور حضرت یوشع کو حمایت اور ہدایت انکی تفویض کی
اور [illegible] رعایت مہمات انکی وصیت کی اور اسباط کو بمتابعت یوشع مامور کیا اور فرمایا آج کہ ساتوین ماہ آذار ہے میری عمر ایکسو بیس
برس کی ہوئی اب نزدیک ہے کہ مین دنیا سے رحلت کرون اور مرضی میری یہ ہے کہ ایک بندگان خدا مین سے کہ باخلاص نیت تم مین
ممتاز ہو وہ میرا خلیفہ رہے اور کسیطرح میری وصیت مین قصور و فتور نکرے اور راہ دین مین ثابت رہکر راہ خدا سے اور غیر خدا
سے استعانت نچاہے تا ہر کوئی قیامت کرون میرے نزدیک [illegible] اور میری وصیت [illegible] ہے اور
نزدیک یہ سب صفات حسنہ باری تعالی و تقدس نے ذات یوشع مین ودیعت کین تم سب کو متابعت اسکی اور اسکے اتباع احکام کی
اور جو پیغمبر کہ اسکے زمانے مین مبعوث ہو لازم ہے اور قطعاً خلاف انکا [illegible] اور فرزندان ہارون سے کہ امام اعظم [illegible]
اور انکے انکار پر مبادرت نکرنا کہ موجب سخط الہی ہوگا اور انتقام اوسکا تمکو لیا جاویگا سب بنی اسرائیل نے [illegible] حضرت موسیٰ کی
کے قبول کیے اور اس باب مین وثیقہ لکھا اور اپنی دستخط سے موشح اور مزین کیا پھر بعد اتمام وصیت تمام قوم کو [illegible]
کرکر وداع کیا اور حضرت یوشع کا ہاتھ پکڑکر بنی اسرائیل [illegible] روانہ ہوئے جب مسافت کثیر طے کی [illegible]
مغرب کی طرف سے چلنی شروع ہوئی چنانچہ اوسکے اثر سے حضرت یوشع کو معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ کا وقت وفات آن پہونچا
حضرت موسیٰ نے یوشع کو گلے لگا کر وداع کیا اور پیراہن مین سے غائب ہوگئے ہرگاہ کہ حضرت موسیٰ ناپدید ہوئے اور پیراہن حضرت
یوشع کے ہاتھ مین خالی رہگیا یہ وہان سے متاسف اور ملول بنی اسرائیل کے پاس آئے اور صورت حادثہ بیان کی قوم نے انکو خون
موسیٰ متہم کیا اور ایک جماعت انپر معترض ہوئی تا بعد از ثبوت یوشع کو بقصاص پہونچاوین موکلون نے رات کو خواب مین دیکھا کہ ایک شخص

کہتا ہے کہ یوشع نون موسیٰ سے بیگناہ ہے حق تعالیٰ نے اوسکو بمقعد صدق جا دی ہے یہ حال سنکر وہ مرد دون سرداران
قوم نے حضرت یوشع سے عذر خواہی کی اور اپنے خیال فاسد سے درگذرے اور ایک روایت اسطرح پر ہے کہ بعد انتقال حضرت ہارون
ملک الموت واسطے قبض کرنے روح حضرت کلیم اللہ کے آیا حضرت نے کہا ای ملک الموت کئی ہزار کلمے بواسطہ حق تعالیٰ سے مینے سنے اور اوسکے
ساتھ ہمکلام ہوا اسطور پر کہ کوئی درمیان مین نرہا مجکو قسم ہے ساتھ عزت اوس خدا کے کہ جسنے مجکو نعمت پیغمبری دی اور رسول بنی اسرائیل
بھیجا کہ جانکو بھی بے واسطہ اوسکو سونپونگا اور تیرا توسط نہین رکھنے کا اگرچہ تجکو موصل الحبیب الی الحبیب جانتا ہون ملک الموت گیا اور کہا
الٰہی تو جانتا ہے کہ تیرا کلیم مجکو جان تسلیم نہین کرتا اور بعضی احادیث نبوی اور اقاویل مصطفوی مین آیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے ملک الموت کی منہ پر ایسا تماچا مارا کہ ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی اوسنے جاکر کہا خداوندا مجکو تونے ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ وہ موت کو
نہین چاہتا اور یہ میری آنکھ کور کردی خدا تعالیٰ نے اوسکی آنکھ کو شفا بخشی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ اور زندگی سے بہرہ مند ہووے تو اپنے ہاتھ کو ایک گائی کی پیٹھ پر رکھ جتنے بال کہ تیری مٹھی مین آوین بعدد ہر مو اوتنے برس تیری
عمر مین بڑھ جاوینگے انہون نے کہا خداوندا پھر کیا ہوویگا فرمایا آخر موت آویگی اوسوقت حضرت کلیم اللہ نے کہا مینے مرنے پر اقرار کیا
اور بدل راضی ہوا اور بعضے روایت کرتے ہین کہ خطاب آیا کہ ای موسیٰ تو نہین چاہتا کہ میرے پاس آوے کہا یا رب چاہتا ہون مگر یہ آرزو
ہے کہ ایکبار پھر اوس مقام مقدس پر پہونچون اور تیری مناجات کرون اور تیرا کلام سنون فرمان پہونچا کہ آ حضرت موسیٰ علیہ السلام
طور پر گئے اور دلمین خیال گذرا کہ چھوٹے چھوٹے فرزند کس کس کو سونپون ندا آئی کہ ای موسیٰ اپنا عصا زمین پر مار حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر مارا زمین پھٹ گئی اور دریا ظاہر ہوا پھر خطاب پہونچا کہ اسیطرح بار دیگر عصا دریا پر مارا ایک سنگ سیاہ
پھر بقدرت حضرت داور انکو نظر آیا پھر حکم ہوا کہ اسیطرح بار دیگر عصا پتھر پر مارا اوسکے دو ٹکڑے ہوگئے اور اوس مین سے ایک کیڑا اسمین
سبز گھاس لیے ہوئے نکلا اس مضمون کی تسبیح کہتا تھا کہ پاکی ہے واسطے اوس خدا کو کہ مجکو دیکھتا ہے اور کلام میرا سنتا ہے اور مقام میرا جانتا ہے
اور روزی مجکو پہونچاتا ہے خطاب آیا کہ ای موسیٰ اس کیڑے کو تہہ دریا کے نیچے قعر دریا مین سنگ خارا کے درمیان مین بھولتا نہین تیرے
فرزندون کو کیونکر فراموش کرونگا حضرت موسیٰ خوشدل ہوکر وہان سے پھرے راہ مین دیکھا کہ سات آدمی قبر کھود رہے ہین حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہ قبر کسکے واسطے ہی انہون نے کہا واسطے ایک دوست کے دوستان خدا سے اور صاحب اس قبر کا تیری قد کے برابر ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام اوس قبر مین لیٹے اور کہا کیا اچھی قبر ہے کاش میری واسطے ہوتی حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک سیب بہشتی لائی کہ ادھر حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے سونگھا اور جان بحق تسلیم کی فرشتون نے انکو غسل دیا اور حلہ بہشت سی کفن پہنایا اور نماز پڑہی اور وہین دفن کیا

اور وہ قبر نظر انسان سے ناپدید ہوگئی تاکوئی نہ جانے کہ یہ کہان مدفون ہین اور بستان فقیہ مین لکھا ہے کہ عمر حضرت موسیٰ
علیہ السلام کی ایکسو تئیس برس کی تھی اور معالم مین سورہ مائدہ مین اور انوار التنزیل مین سورہ شعرا مین ایراد کیا ہے کہ
ایکسو بیس برس کی تھی اور ایکسو پچاس اور ایکسو ساٹھہ بھی روایت مین آئے ہین حلیہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارونؑ حضرت
موسیٰ گندم گون دراز قد مجعد موی تھے اور انکے منہ پر ایک تل تھا اور حضرت ہارونؑ کا قد انسے کشیدہ تر تھا اور رنگ
انکا سفید تر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تین یا چار برس بڑے تھے اور فخیم البدن اور عظیم الجثہ تھے صفات حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو لکھا ہے اولو العزم پیغامبر ہین اور پیغمبر عالی شان اور بغایت مغلوب الغضب تھے اور حضرت ہارونؑ صابر اور
متحمل تھے تحقیق اسامی و القاب مین ایک جماعت کہتی ہے کہ موسیٰ لفظ معرب ہے اور نام انکا زبان عبرانی مین مسیٰ تھا
کہ دختر فرعون نے انکی حالت تسکین تابوت مین نام اشتقاق کیا تھا اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ مو لغت قبطی مین بمعنی آب ہے
اور سی درخت کو کہتے ہین چونکہ تابوت انکا درمیان پانی اور درخت کے پایا یعنی صندوق چوبی دریا مین سے ہاتھ آیا اسم
موسیٰ انپر جاری کیا اور القاب مشہور انکے مکلم اللہ اور کلیم اللہ اور صفی اللہ ہین اور ہارون زبان عبرانی مین سرخ و سفید
کو کہتے ہین چونکہ اس صفات کے ساتھ موصوف تھے تخصیص اس لفظ مین مشتہر پایا اور انکا وزیر اور امام اور خلیفہ ہے اور صنعتین
انکی اوائل حال مین حضرت موسیٰ علیہ السلام ایالت قبطیان اور بنی اسرائیل کرتے تھے جب حضرت شعیبؑ کی خدمت مین
گئے تو راعی ہوئے اور شبانی کی مگر بعد بعثت سوای تبلیغ رسالت اور ہدایت قوم کسی اور مہم پر توجہ نکی اور حضرت
ہارون علیہ السلام ہمہ حال مین تاجر تھے ثانی الحال حضرت موسیٰ کے وزیر ہوئے شریعتین انکی شروع بعثت مین تمام
ملت ابراہیمی تھی اور جب توریت انپر نازل ہوئی تو حکم شنبہ بعضا اور ... سابق حلال تھے حرام ہوئے اور بعضی چیزین جو
پہلے حلال تھین حرام ہوئین اور بعض چیزین جو بعض کہ مباح نہ تھا حلال ہوا اور تفصیل انکی ... مدفن ہارون
انکا باتفاق جمہور اہل تاریخ یہ ہے کہ قبر موسیٰ علیہ السلام معلوم نہین اور ... کہتے ہین کہ قبر ... مین ...
مین واقع ہے واللہ تعالی اعلم بحقائق الاحوال فصل گیارہوین بیچ بیان معجزات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات
حضرت کے بہت ہین اکثر اوقات افعال و اعمال خارق عادات ہوتے تھے اور جو کہ انسے ظہور مین آتا تھا غرابت رکھتا تھا اور
اگلے انبیا کے معجزے بھی انکی زمانے مین متعاقب حادث ہوتے تھے مگر ہر ایک کا معجزہ بہت مدت تک رہتا تھا اور زمانہ ممتد اوسکا
مقتضی ہوتا تھا جو معجزے انکے اثنائے قصے مین گذارش ہوئے اور سوای انکے اٹھائیس ہین اس ترتیب سے اعصا کہ وہ مشتمل تھا

مرصع بجواہر اور عمامہ منسوج بزر و یواقیت اور قلادہ منقوش بصور عجیبہ اوسکے پاس سے نکلا اور اس اشعار سے اشرار بنی اسرائیل
کے دلونمین خوف ہوا اور پھر کسینے انمین سے اس فعل شنیع پر اقدام نکیا اور کوئی مرتکب اس امر قبیح کا نہوا اور ایک امر عجیب
یہ تہا کہ ایک حوض پانی سے پر اور گرد اوسکے احاطہ بناکر مقفل کیا تہا اور اوسکی کنجی حضرت ہارون کو دی تہی جب کسی شخص کو
اپنی منکوحہ کی نسبت کچہ شک ہوتا تہا تو اوس حوض مین سے قدرے پانی ایک مٹی کی باسن مین بھرتے اور ایک اونگلی خاک سے
آلودہ کرکر اوسمین جہاڑتے اور کچہ دعا پڑہکر اوسپر دم کرتے تو صورت حال مع نام اوس عورت کی اوسپر نمودار ہوتی اور پانی
اوسکو دیتے کہ وہ پی جاوے پس اگر زانیہ ہوتی تو فی الحال سیاہ رو ہوجاتی اور اوسیوقت مرجاتی اور اگر صالحہ ہوتی تو کچہ مضرت
اوسکو نہ پہونچتی اور اوسی سال مین اپنے خاوند سے ایک فرزند رشید کی حاملہ ہوتی اگرچہ بانجھ ہی کیون نہوتی چنانچہ یہ معجزہ بہی ہزار
برس تک بنی اسرائیل مین باقی رہا **منقول ہے** کہ اوس زمانہ مین دو بہنین تہین ایک دوسرے سے ایسی مشابہ تہین کہ فرق اونکا
بدشواری کیا جاتا تہا ایک کے خاوند کو اپنی بی بی کی نسبت بدگمانی پیدا ہوئی صورت حال ائمہ ہارونی سے ظاہر کی انہون نے
ایک آدمی بہیجکر اوس عورت کو طلب کیا اوس زانیہ نے از روے فریب اپنی بہن کو بہیجدیا اور اوس عورت نے آب معمولی پیا چونکہ
عمل قبیح اوس سے صادر نہوا تہا کچہ آسیب اوسکو نہ پہونچا پہر جب وہ صالحہ اپنے گہر مین آئی اور اوسکی بہن نے استقبال کیا اور
گلے سے لگایا اس صالحہ کا نفس کہ آب خوردہ تہا زانیہ کے دماغ مین پہونچا فی الحال سیاہ رو ہوگئی اور وہین اسکا بدن پہٹ گیا اور
مرگئی اور سبکو حیرت ہوئی **اور** عمدہ غرائب حالات موسی سے یہ ہے کہ وفات انکی ساعت ولادت مین ہوئی بلا زیادتی
اور نقصان **فصل بارہوین** احوال یوشع بن نون علیہ السلام مین **قولہ تعالی** وَاِذْ قَالَ مُوسٰی لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰی
اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا یعنے اور جب کہا موسی نے واسطے جوان اپنے کے کہ نہ ٹلونگا مین یہانتک کہ پہونچون مین جاکر بیچ ملاپ
دو دریا کے یا چلا جاؤنمین برسون تک - باتفاق علمای سیر اور تواریخ مراد لفظ فتی سے اس آیہ کریمہ مین یوشع بن نون ہے
اور یہ مجملہ عظامی انبیا سے ہین اور ہدایت انکے قصہ کی اسطرح پر ہے کہ جب بنی اسرائیل کو وفات حضرت موسی کی متحقق ہوئی
ایک مہینے تک بعد ادای مراسم تعزیت حسب عادت زمان حال مشغول رہے اور زمام تعلق دستہ مصالح جمہور کف کفایت حضرت یوشع
مین دی اور انکے اوامر و احکام کی تعمیل کی اتفاقا چہٹے روز ماہ نیسان کے کہ سال اول وفات حضرت موسی علیہ السلام سے تہا
حضرت یوشع پر وحی الہی بحکم فتح اریحا بنی اسرائیل نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ جو وعدہ ہمنے موسی کے ساتھ کیا تہا وہ
آن پہونچا حضرت یوشع نے بعزت تمام بنی اسرائیل کو مخالفت فرمان قضا جریان الہی سے ڈرا کر حصول خیر بشارت دی

اور پس از تجویز لشکر بارہوین نیسان کو اریحا کی طرف متوجہ ہوئے کہتے ہین بر وقت عبور لشکر آب اردن سے اجزای آب تشنگا [illegible]
ہوئے اور راہ خشک پیدا ہوئی کہ بنی اسرائیل بفراغ بال گذر گئے اور بعد از عبور انکے اتصال اجزای متفرقہ ہوا اور بدستور دریا
بہنے لگا جب یہ معجزہ ظہور مین آیا حضرت یوشع علیہ السلام نے فرمایا کہ بارہ پتہر بڑے بڑے کنارہ اس مقام پر کہ تشنگافتگی ظہور مین
آئے تلے اوپر رکھکر ایک منارہ بنائین تا موجب یادداشت اس معجزہ کا ہووے اور اس مہینے مین قربانی فصیح بہی کی پہر دو مرد
صالح ایک بنی اسرائیل سے چنکر برسم جاسوسی اریحا مین بہیجے اور جب اونہون نے وہان سے پہرکر اوضاع اور اطوار مردم اریحا
سے مطلع کیا پس بزودی تمام حضرت یوشع علیہ السلام نے وہان جاکر تین شہرون کو محاصرہ کیا منقول ہے کہ اریحا ایسا ایک
شہر بزرگ حصین تہا فصیل اور برج بارہ تمین رکھتا تہا دامن خاک زیر اوسکا گریبان ابر مین ہاتہ مارتا اور برج رفیع اوسکا
فلک البروج سے دعوی مساوات کرتا اور مشتمل تہا باغہای عظیم اور آبہاے روان اور باغہای فراوان پر اور چونکہ
اساس اور بنیاد اسکی غایت استحکام اور انتظام رکہتی تہی اسواسطے اکثر کو نظرون بنی اسرائیل کے قیاس مین ایسے شہر کی فتح
بعید اور محال معلوم ہوتی تہی چنانچہ حضرت یوشع نے آثار اس نوبت کے [illegible] دریافت کیے اور ساتوین دن محاصرہ کرکے
مع روسا اور عظمای بنی اسرائیل اور [illegible] دف اور [illegible] وقت الشہادت سات بار اس شہر کا طواف کیا اور پہر ایک دعا پڑہکر
اوسپر پہونکی ناگاہ ایک بارہ دیوار [illegible] گر پڑا [illegible] باوجود اس [illegible] اوسکے برابر زمین
ہوگیا اہل لشکر نے اریحا مین جاکر [illegible] قتل و غارت کیا اور غنائم بسیار پر متصرف ہوئے حضرت یوشع علیہ السلام نے حکم کیا
جو کچھ لشکریون نے لوٹ مین لیا ہے حاضر کرین اور کچھ تصرف اوسمین نکرین کسواسطے کہ اوس زمانہ مین غنیمت اہل توحید پر حلال
نہ تہی اور ان بعثت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مباح ہوئی القصہ جب غنائم مقبوضہ لشکریون نے حاضر
کیا حضرت یوشع نے کہا اسکو آگ مین جلادو کیونکہ [illegible] قربانی خاص [illegible] تہی اور علامت قبول نذر و قربان یہ کہ
جلا دیتا آگ کا تہا چونکہ ان غنائم کو آگ نے نہ جلایا تو آپ نے فرمایا کہ عدم تصرف آتش غنائم مین بنا بر خیانت اور [illegible]
سے لا جرم بمقتضای الحکم کے ساتہ [illegible] کی اور اوس سے خائن کا نام ظاہر ہوا ہر گاہ اوسکو حاضر کیا وہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور ایک
سر گاو طلائی کہ یاقوت و لآلی سے مرصع اوسنے پنہان کیا تہا بموجب حکم حضرت یوشع کے لایا اور اوسکو مع اوس سر طلائی کے غنائم کے [illegible]
رکہا اوسیوقت آتش [illegible] اون غنائم پر پہونچی اور مع خائن کے جلا کر خاک کردیا اور ہنگام دخول شہر حضرت یوشع نے حکم کیا کہ [illegible]
کو چاہیے کہ حطۃ [illegible] الذنوب سے مغفرت گناہان گذشتہ کی مسئلت کرین اور شکر خلاص ہونے [illegible] سے بجا لاوین ایک [illegible]

ہوئی اوسکے سبب تاثیر میری استدعا کی جاتی رہی تم باعتقاد میری دعا کی غافل اور تدبیرون سے نہونا بادشاہ نے بموجب اشارت
بلعم کے حکم کیا کہ تا عورتین فاسقہ فی الفور لشکر بنی اسرائیل مین جاوین اور جو کوئی جو کچھ کہے عمل مین لاوین اور عذر نکرین القصہ
وہ عورتین لشکرگاہ مین گئین اور ایک نے اونمین سے اپنی کو ایک شخص پر کہ اکابر و عظمای بنی اسرائیل اور نقیب سبط شمعون
بن یعقوب ع سے کہ زمری بن شلوم نام رکہتا تہا جلوہ دینا شروع کیا تا آنکہ زمری اوسکا ہاتہ پکڑکر یوشع ع کے روبرو لیگیا اور کہا
مین جانتا ہون کہ تو کہیگا کہ یہ عورت مجہپر حرام ہے حضرت یوشع ع نے کہا ہان تمہارا اس عورت سے کہ رونہ ہٹکنا کہ جو کوئی بنی اسرائیل
مین سے زنا کریگا علت طاعون اوسیوقت آسمان سے نازل ہوگی زمری نے کہا مین تیرا کہنا نہین مانتا اور اوس عورت کو اپنے
خیمے مین لے گیا اوسیوقت بلیہ طاعون نے لشکر مین شیوع پایا اور جب فنحاص بن عیزار بن ہارون نے سنا کہ ایک عظمای و اقربای قوم
تہا اس معنی سے خبر پائی اپنا نیزہ لیکر زمری کے خیمے مین آیا اور اوسکو مع اوس عورت کے نیزمین پرو کر لشکر مین لیگیا اور
دیر تک سب مین لیے کہڑا رہا اور کہا اب جو کوئی ان فاحشہ عورتون سے یہ حرکت کریگا اوسکی یہی سزا ہوگی بنی اسرائیل اس کار
ناشائستہ سے دست بردار ہوئے اور اون زانیہ عورتون کو لشکر مین سے نکالدیا اوسیوقت حق تعالی نے وبای طاعون کو دور
کیا اور بسبب اس مصلحت اور مشورہ ناپسندیدہ کے باریتعالی نے تاج عرفان بلعم کے سر سے اوٹہا لیا اور لباس تقوی اور
ایمان اوسکا اوتار لیا دوسرے دن حضرت یوشع ع نے حکم دیا کہ سب لشکر متوجہ حصار ہووے چنانچہ بموجب حکم سب نے خروش و
فغان جنگ بلند کیا اور صباح روز جمعہ سے تا نماز عصر بجنگ و جدال مشغول رہے قریب شام کچہ حصار زلزلہ کے سبب سے گر پڑا
اور فتحیاب ہوئے اور قتل بافراط واقع ہوا اور چونکہ شب شنبہ اور یوم سبت نزدیک تہا اور امت موسیٰ سوای عبادت کے کسی اور
امر کے ساتہ مشغول نہ تہے حضرت یوشع علیہ السلام نے دعا کی تا قادر بیچون نے آفتاب کو رجعت حکم فرمایا اور خورشید جہانتاب نے
بخلاف سابق الایام مغرب سے مشرق کیطرف سیر کیا اتنا توقف کیا کہ بنی اسرائیل قتل عمالقہ اور جبابرہ سے فارغ ہوکر اوس قوم کو گرفتار
کرکے بار و بنہ لیتے ہوئے مشہور ہے کہ آفتاب تین شخصون کے واسطے افق مغرب سے طالع ہوا اول حضرت یوشع بن نون کے
واسطے دوسرے حضرت سلیمان ع کے لیے وقت عرض صافنات جیاد تیسرے بنا بر جناب مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے ادای صلوۃ عصر
چنانچہ اسکا حال اپنے موضع مین مع بیان حدیث صحیح کے کہ آثار قرب قیامت مین وارد ہے مشروحاً ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالی
جب اتوار کے دن حضرت یوشع علیہ السلام نے غنائم کو جمع کرکر جلا دیا اوسکے بعد وہان سے مین پہونچا کہ حوالی اراضی مقدسہ مین ایک
شہر ہے عانی نام کہ اوس سے نکلنا آفتاب کا سو برس پہلے روز بروز ہر برس سے جانب مغرب سے ایکدن اور پہر جانا اوسکا ثابت ہے

اور اہالی اوسکے بھی بت پرست تھے آپ مع لشکر اوس سرزمین مین گئے اور انکے بادشاہ کو مع بارہ ہزار نفر بت پرست کے قتل
کیا اور عقب اس شہر کے دو پہاڑ تھے ایک عاد اور ایک جیعون اور انکے درمیان بھی بہت سی خلقت متوطن تھی حضرت یوشع ع
نے وہان جاکر انکو اسلام کیطرف دعوت کی سب نے امان چاہ کر اسلام قبول کیا اور قریب اون دو پہاڑون کے ایک اور پہاڑ تھا
سلم نام اور اوسپر ایک قلعہ محکم تھا اور خلق کثیر اوسمین رہتی تھی اور قلعہ کی مضافات اور منسوبات بیشمار تھی اور ایک بادشاہ
جبار کافر بت پرست بادق نام حکمرانی کرتا تھا حضرت یوشع علیہ السلام نے وہان بھی جاکر بااسلام دعوت کی اور اوس طائفہ نے
بھی اسلام قبول کیا القصہ جب یہ چند فتح عظیم متواتر انکو میسر ہوئین پھر باقصای مغرب عزیمت کی اور بلاد ارمانیان مین پہونچے
اور یہ پانچ شہر تھے ہر شہر مین ایک بادشاہ پانچون شہریارون نے حضرت یوشع کے آنیکی خبر سنکر اور باہم متفق ہوکر بحرب توجہ کی
بعد از مواجہہ اور مقاتلہ اثنای محاربہ مین بھاگ کر ایک مغارہ کوہ مین لئے اور حضرت یوشع نے چند شخص شجاعان فوج امر [illegible]
بھیجے تا اوس درہ کوہ پر بیٹھین اور آپ مع دلیران لشکر مفرورون کا تعاقب کیا اور بہتون کو تیغ بیدریغ قتل کیا اور غرائب
قضایا سے یہ ہے کہ بقیۃ السیف پر تگرگ باری ایسی اولے برسنے شروع ہوئے اور اوس سے بہت آدمی اونمین کے ہلاک ہوئے
حتی کہ شمار موتی کا تعداد مقتولون سے زیادہ تھا حضرت یوشع نے بعد اس فتح کے پانچون بادشاہونکو پکڑ کر مار ڈالا اور پھر بارادہ
بنای فتح بقیہ دیار شام مشغول ہوئے اور اکتیس بادشاہ اوس ولایت کے انکے ہاتھ قتل ہوگئے اور تمامی ممالک مفتوحہ کو اسباط پر قسمت
کیا — لکھا ہے کہ یہ وقائع سات برس کی مدت مین واقع ہوئے تھے اور بعد ان محاربات کے بیس برس اور خاطر اشرف متوجہ تدبیر
قوم اور تعلیم توریت مین مصروف رہی اور روزگار شریف اسی مین بسر ہوا جب آوان رحلت اور ہنگام مفارقت نزدیک آیا تو
مزاج مرکز دائرہ اعتدال سے منحرف ہوکر ایسا رنجہ قوی ممتحن ہوا اور ذات بابرکات منبر وتکیہ گاہ محراب سے بخفتگاہ آرام وخواب
مائل ہوکر صاحب فراش ہوئی اور اثنا سے اس حال مین خبر پہونچی کہ بادق ملک سلم دین اسلام سے پھر گیا اور اوسنے تمامی اہل
اوس دیار کو مرتد کیا اور چونکہ بسبب ابتلای مرض کے بنابر حرب نجا سکے اون بد اعتقادون پر دعای عقوبت کی اور کالب
بن یوقنا کو بلا کر خلافت دی اور اپنا وصی اور ولیعہد کیا اور آپ اس جہان فانی سے رحلت کی **حلیہ مبارک** انکا معتدل القامہ
بزرگ چشم سرخ رنگ عریض الصدر **صفات** انکی مجاہد اور غازی اور شجاع اور عالم بمکاید حروب اور واقف فنون قتال بغایت متقی
مذہب ومتابعت حضرت موسی وہارون باحکام توریت تھے **معجزات** انکے انشقاق آب روان دریا ہنگام عبور بنی اسرائیل
اور رد آفتاب عظائم اعجاز سے ہے اور سوای اسکے اور بھی لکھے ہین مدت دعوت اور ایام حیات حضرت مین اختلاف ہے بموجب

کہ بدستور عمل مین لاوین اور اون سب کا چھوٹا ملک یارق کو کہلاوین ۔ القصہ جب نسخ نامدار حضرت صاحب آفریدگار سے میسر اور یہی
نصرت ارجمند فیض موہبت خداوند عز سلطانہ سے حاصل ہوئی حضرت کا لوٹ وہان سے پہر کر بجانب مصر گئے اور تمامی ولایات شام
اور نواحی بنی اسرائیل کو بے جنگ و جدل چہوڑا کر آسودہ اور مرفہ الحال کیا اور آپ بہر تمام اعمال نبوت اور بلوازم اشتغال سلطنت
قیام کیا کیے جبکہ زمان مفارقت دنیا نزدیک آیا اور آثار ارتحال اپنے مین انہون نے مشاہدہ کیا تو ساقوس فرزند اپنے کو علامت
دیکر ودیعت حیات بمقتضی اجل سپرد کی اور گوہر زندگانی قابض ارواح کو تسلیم کیا … کتب تواریخ اور اخبار مین علیہ السلام
اور مدت دعوت اور عمر اور مدفن ہمایون متعین نہ پایا بنظر بصیرت … معلوم ہوئی

فصل چودہوین

قصہ حزقیل النبی کہ مشہور بابن العجوز ہین قال الله تعالیٰ الم تر الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت
فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم ان الله لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یعنی کیا نہ دیکھا تو نے
طرف اون لوگون کے کہ نکلے گہرون اپنے سے اور وہ ہزارون تہے موت کے ڈر سے پس کہا واسطے اونکے الله نے مر جاؤ پہر جلایا اونکو
تحقیق الله البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے ولیکن اکثر لوگ نہین شکر کرتے ۔ اختلاف ہے درمیان علمای تفسیر کے
کہ باعث احیاء موتی یوشع بن نون ہین یا اشموئیل یا حزقیل ہین مگر اصح اقوال یہ ہے کہ حزقیل تہے اور تیسرے خلیفہ ہین بعد حضرت
موسی کلیم الله کے اور سبب تسمیہ انکا بابن العجوز یہ ہے کہ پدر حزقیل کی دو بیبیان تہین ایک منکوحہ سے دس فرزند اور دوسری سے
کہ مادر ابن العجوز تہی فرزند تہا اور پدر عالی قدر انکا صاحب قربانی بنی اسرائیل تہا اور صاحب قربانی کی سنتون مین سے ایک
یہ ہے کہ جبکہ علامت قبول قربانی ظاہر ہوتی تو مقداری … گوشت مین گردن …
جتنا گوشت کہ اون دو عورتون سے متعلق ہوتا صاحب قربانی … تصرف کرتا ایکدن پدر حزقیل کچھ قدر سے گوشت کے
انکے حصے مین آیا تہا لیکر اپنے گہر مین آئے اور اوسکے بارہ حصے کر کے … والدہ اور دس فرزندون کی …
اور ایک حصہ مادر حزقیل کو … اولاد نے از روے طعن مادر حزقیل سے کہا … سبب فرزند …
اور تفصیل کرامت قربانی سے یہ کلام مادر حزقیل کو کمال گران … مستجاب … مشغول ہوئی اور تمام
صبح تک تضرع و زاری بدرگاہ باری … فرزند صالح کرامت فرماوے تا موس
حال ہووے اور وحشت تنہائی زائل کرے اور ظہور علامت اجابت دعا حضرت مجیب الدعوات سے طلب کیا چنانچہ جب آفتاب
طالع ہوا وہ عورت کہن سال کہ کتنی مدت پہلے دعا سے اوسکا حیض منقطع ہو گیا تہا اور کہن سن … حائض ہوئی اور

اور حضرت قادر بیچون نے طراوت اور نضارت جوانی اوسکو ارزانی فرمائی اوسکے خاوند کو نسبت اوسکے رغبت اور میل پیدا ہوا
اور بعد ظہور اسکی مقاربت کی اور حاملہ ہوئی بعد از انقضاے مدت معہود حضرت حزقیل پیدا ہوئے اور آثار خیر و صلاح ناصیہ حال انکے
سے ظاہر تھے خلقت نے اس صورت سے متعجب ہو کر ابن العجوز انکو کہنا شروع کیا جب حضرت حزقیل بمرتبہ پیغمبری فائز ہوئے پیوستہ
بمتابعت شریعت موسیٰ اور حفظ توریت اور احکام ربانی رغبت رکھتے اور مخالفت اور امر بجالانے سے ڈرتے تھے ایک مدت کے بعد
حق تعالیٰ نے اونکو بنا بر تبلیغ رسالت ایلیا مین بھیجا ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بنا بر جانے اوس شہر کے مامور ہوئے کہ اوسکو دادرا
کہتے تھے بالجملہ جب انہون نے اپنے شہر کے آدمیون کو جہاد پر تحریض کی ان کم بختون نے اوسکے قبول مین تکاہل اور تکاسل کیا
حضرت حزقیل براے دعاے فتح کے معتکف ہوئے اور حق جل و علا نے علت طاعون یعنے وبا نازل کی اور یہ لوگ اپنے شہر کیطرف سے
بھاگے جب ایک میل شہر سے دور ہوئے تو ایک آواز ہولناک انہون نے سنی اور مر کر عالم بقا ہوئے۔ ابن عباس سے روایت
ہے کہ یہ چار ہزار آدمی تھے اور حسن کہتا ہے آٹھ ہزار اور وہب بن منبہ انتی لکھتا ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب سات دن
ہلاک قوم پر گذرے اور انکی نعشین پھول کر سڑ گئین اور بدبو پیدا ہوئی حضرت حزقیل اعتکاف مین سے نکل کر اس طائفہ پر گذرے
اور ایک رقت انپر طاری ہوئی کہا یا رب قوم کو تو نے ہلاک کیا خطاب آیا کہ یہ وبا سے بھاگتے تھے لاجرم اپنی قدرت انکو دکھائی حضرت
حزقیل نے مناجات کی یا رب انکو زندہ کر دے کہ تجکو قدرت جیسی مار ڈالنے مین ہے ویسا ہی تو زندہ کرنے مین قادر ہے چنانچہ دعا
انکی مستجاب ہوئی اور سب زندہ ہوگئے لیکن وہ بدبو انمین سے نگئی بلکہ بحسب قرابت انکے اعقاب اور اولاد مین بھی رہی وہب
کہتا ہے کہ انکے گوشت گل گئے تھے اور ہڈیان بوسیدہ ہوگئی تہین کہ بدعای حضرت حزقیل بحال حیات معاودت کی والعلم عند اللہ
تعالیٰ بحقیقۃ الحال — القصہ جب وہ مردے زندہ ہوئے زبان مقال بکلمہ سُبحانک ربنا و بحمدک لا اله الا انت کہولی اور وہان سے
اوٹھکر اپنے شہر مین مراجعت کی اور بقیۃ العمر بشریعت موسیٰ عمل کیا کیے جب تک کہ اجل موعود انکی پہونچی اور بموجب اضطراری
بنزہت سراے خلد خرامان ہوئے اور ہر گاہ حزقیل مدت دراز اس طائفہ کی اولاد مین رہے یہ کبھی مخالفت اور کبھی متابعت
انکی کرتے تھے خاطر شریف آپکی اس امر مین ملول ہوئی اور یہ اونکے دیار مین سے بطریق ہجرت زمین بابل مین آئے اور وہان سے
بدار الآخرت انتقال کیا مدفن ہمایون انکا درمیان حلہ اور کوفے کے ہے اور یہود انکے مقبرہ کی بہت تعظیم کرتے ہین اور
چونکہ انکا بھی حلیہ شریف اور مدت عمر اور زمان دعوت کسی کتاب معتبر کی نظر سے نہین گذرا خامہ مشکین شمامہ معترض تحریر و تفصیل
ان امور کا نہین ہوا سلام اللہ علی نبینا و علیہ و علے سائر الانبیاء و المرسلین الی یوم الدین باب چودہوان قصہ حضرت

الیاس علیہ السلام مین اور اس باب مین چہ فصلین ہین فصل پہلی ذکر نسب اور بعثت حضرت الیاس مین اور بعد یاس
اور نا امیدی اسلام قوم نافرجام سے ترک اختیار کرنا اور کوہستان مین تشریف لیجانا قال اللہ تعالیٰ وَاِنَّ اِلْیَاسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ یعنے اور تحقیق الیاس تہا بہیجے گیون
سے جسوقت کہا اوسنے واسطے قوم اپنی کے کیا نہین ڈرتے تم کیا پکارتے ہو تم بت کو اور چہوڑ دیتے ہو بہتر سب پیدا کرنیوالے
کو۔ معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ بروایت ابن مسعود الیاس نام ادریس کا ہے اور بقول اورونکے ایک نبی ہین بنی اسرائیل
مین سے اور ابن عباس سے ایا ہے کہ حضرت الیاس الیسع کے چچا ہین اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ تین کرسی کو ساتہ
حضرت ہارون بن عمران کو کہ حضرت موسیٰ کے بہائی ہین پہونچتے ہین اور حضرت الیاس کو الیاسین بہی کہتے ہین جیسے طور سینا
اور سینین جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ یعنے سلامتی ہے اوپر الیاس کے۔ اور آل یاسین بہی پڑہا ہے
کسی نے تو کہا یاسین اسکے باپ کا نام ہے اور قصہ حضرت الیاس کا اسطرح پر ہے کہ جب خرقیل نبی علیہ السلام نے وفات پائی
اور نورسیدگان بنی اسرائیل جوان ہوئے اور بتونکو پوجنے لگے اور فسق وفساد اور شرک وعناد انکے درمیان ظاہر ہوا حق سبحانہ
تعالیٰ نے حضرت الیاس ع کو بہ نبوت اور رسالت واسطے تبلیغ احکام کے بہیجا اور ہر زمانے مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد واسطے
تجدید کے کہ جو کچہ توریت سے فراموش ہوتا تہا پیغمبر بنی اسرائیل مین سے مبعوث ہوتے تہے اور بنی اسرائیل زمین شام مین
متفرق تہے اور یہ اسطرح پر تہا کہ جب حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے شام کو فتح کیا اور اوس زمین کو انکے اوپر تقسیم کیا اور
ایک گروہ کو بعلبک اور اوسکے نواحی مین جگہہ دی اور بک نام ایک زمین کا ہے شام مین اور بعل ایک بت کا نام ہے اصنام
مین سے اور بعل لغت اہل یمن مین معنی رب کے ہے اور چونکہ بعل اوس زمین مین تہا اس سبب سے اوسکو بعلبک نام کیا تہا اور اوسکو
پوجتے تہے اور وہ ایک بت تہا سونیکا طول اوسکا بیس گز کا اور چارون طرف اوسکا منہ تہا اور یہ قوم اوسکی مفتون تہی بعد
نہایت تعظیم کرتے تہے اور اوسکے چارسو خادم تہے اور اون خادمونکو اوسکے انبیا جانتے تہے اور ابلیس پر تلبیس
اوس بت کے پیٹ مین آنکر بسخنان ضلالت اور بطالت کلام کیا کرتا تہا اور انکو راہ ہدایت سے پہیرتا تہا اور تمام خادم اوسکے
باتون کو یاد کرکر اور آدمیون کو تعلیم اور فرائضیہ کرتے تہے اور یہ دلیل علیل اور حجت سقیم اور ناستقیم انکو غلطی عظیم اور
خطای جحیم مین ڈالتی تہی اور گمراہ کرتی تہی اور انکا ایک بادشاہ تہا کہ وہ بہی بت پرست تہا اور اپنی قوم کو گمراہ کرتا ہوا
انکو بت پرستی پر ترغیب دیتا تہا ہر چند حضرت الیاس ع انکو اسلام کیطرف دعوت کرنے مین سعی اور کوشش کرتے

نکہ انکی سعی کارگر نہوتی تھی اور انکے کہنے کو نہ سنتے تھے اور بتونکو پوجتے تھے مگر ایک بادشاہ کا حضرت الیاسؑ کی تصدیق کرکے ایمان لایا تہا اور اس بادشاہ کی ایک جورو تھی اربیل نام بغایت سفاک اور نہایت بیباک کہ انبیا علیہم السلام سے عداوت رکھتی تھی جب وہ بادشاہ کہین جاتا تو اوسکو رعیت پر تعین کرتا تہا اور وہ عورت آدمیونکے روبرو ظاہر ہوتی اور اونکے درمیان مین حکومت کرتی تھی اور اسنے بہت سے پیغمبرون کو مار ڈالا تہا اور کمال بڑہیا اور طویل العمر ہوگئی تھی کہتے ہین کہ حضرت یحیی ابن زکریا کو بھی اسینے مارا تہا اور وہ بیر اور وزیر اوسکا ایک مرد مومن حلیم تہا کہ تین سو پیغمبرون کو کہ اونکے قتل کا ارادہ رکھتی تھی اوسکی تدبیر سے نجات اور مخلصی ہوئی تھی اور سات شوہر بادشاہون بنی اسرائیل مین سے اوسنے مار ڈالے تھے اور کہتے ہین ستر فرزند اوسنے جنے تھے اور باوجود مکاریکی بدکارہ بھی تھی القصہ اس بادشاہ کے ہمسائی مین ایک مرد صالح طالع نام کہ بادشاہ کی محل کے نزدیک اوسکا ایک باغ تہا کہ وجہ معیشت اوسکی آمدنی اوس باغ پر تھی اور بادشاہ رعایت ہمسایگی کرتا تہا اور ازبسکہ آدمی خوبی اوس باغ سے تعجب کرتے تھے اور اوس سیر بہت سا کہتے تھے وہ عورت بدکارہ اور مکارہ حسد لیجاتی تھی اور مکر اور حیلہ درمیان مین لاکر اوسکے غصب کرنے مین کوشش کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسیطرح وہ مرد صالح قتل ہووے لیکن بادشاہ اوسکو مانع آتا تہا اتفاقاً اوس بادشاہ نے سفر بعید کیا کہ مدت غیبت اوسکی نے طول کھینچا اوس عورت نے اوس معنی کو غنیمت جانکر ایک جماعت ملازمین کو روبرو بلایا اور انکو اس امر کے اوپر آمادہ کیا کہ جھوٹی گواہی دیوین کہ اس مرد ہمسایہ نے بادشاہ کو گالیان دی ہین انہون نے قبول کیا اور اوس زمانے مین اسطرح معمول تہا کہ جسپر بادشاہ کو گالیان دینی ثابت ہوتی تھین تو اوسکو قتل کروا دالتے تھے پس اوس عورت تنگ مایہ نے اوس مرد ہمسایہ سے کہا کہ مینے سنا ہے کہ تونے بادشاہ کو گالیان دی ہین اوسنے اوس امر سے انکار کیا اوس عورت بدسیرت نے گواہ گذرانے اور بموجب شہادت اون گواہون مذکورین سے بتیغ بیدریغ اوسکو قتل کیا اور اوسکا باغ لے لیا جب بادشاہ نے سفر سے مراجعت کی اسینے یہ قضیہ نامرضیہ اوسکے روبرو بیان کیا بادشاہ اس کلام سے نہایت آشفتہ ہوا اور اوسکو کہا یہ فعل بد کہ تجسے سرزد ہوا بر صواب نہ تہا اب مین آپکو رستگار نہین دیکھتا ہون کسواسطے کہ اس مدت دور و دراز سے کہ ہمسایہ تہا مستحق رعایت ہمسایگی کا تہا بہ بدترین حالت پہونچایا تونے اوس ملعونہ نے کہا مینے یہ کام تیرے واسطے کیا ہے اور تیرے حکم کے موافق حکم دیا ہے بادشاہ نے کہا اتنی کیا گنجائش نہ تھی کہ تو تحمل کرتی اور بسببت حق ہمسایگی اوسکو آزردہ نکرتی اوسنے کہا اب تو جو کچھ ہونا تہا سو ہوا بہر حال آخر ملک العلام نے حضرت الیاسؑ کو اوس بادشاہ اور اوسکی قوم پر بھیجا کہ اونکو غضب خدا سے خبر دیوین کہ ایک ولی کو ازروی ظلم مار ڈالا ہے اور یہ کہین کہ خدا تعالے نے

نے قسم یاد کی ہے کہ اگر بادشاہ اور اوسکی جورو اس کام سے توبہ نکرینگے اور اوس باغکو اوسکے وارثون کو ندیوینگے ہر آئینہ انکو ہلاک کرونگا اور اوسی باغ مین انکو مردار اور بیکار جب تک انکے استخوان اور گوشت پوست سے خالی ہونگی ڈال رکھونگا اور اس باغ سے یہ کبھی بہرہ مند نہونگے مگر اندک زمانہ جب اوس بادشاہ راندہ درگاہ نے حضرت الیاسؑ سے یہ بات سنی نہایت غضبناک ہوا اور کہا یا الیاسؑ خدائی اوس خدا کی کہ دکھائی نہین دیتا اور وہ دین کہ تو جسپر دعوت کرتا ہے باطل ہے - اور نہین دیکھتا ہو فلان اور فلان کو بادشاہون مین سے مگر اس دین پر کہ ہم اوسپر ہین اور یہی بت پرست تھے اور بادشاہی کرتے تھے اور جو دین کہ جسکو تو باطل جانتا ہے انکی دنیا کو نقصان نکرتا تھا پھر بادشاہ نے حضرت الیاسؑ کے ایذا اور آزار دینے کا قصد کیا جب حضرت الیاس نے دیکھا کہ یہ درپئے آزار ہے اسکو چھوڑ کر کوہستان مین گئے اور ایک پہاڑ پر کہ سخت اور دشوار گذار تھا چڑھ گئے اور وہان تنہا ترسناک اور خوفناک بیٹھے رہتے تھے اور پہاڑون کے درون مین اور غارون مین بسر اوقات کرتے تھے اور نباتات اور میوہ درختون صحرائی کا کھایا کرتے تھے اور وہ بادشاہ بدستور عبادت بعل مین مشغول رہا اور چند دیدبان حضرت الیاس کی طلب کے واسطے متعین کیے لیکن حق سبحانہ تعالی نے اپنی حفاظت مین محفوظ رکھا کہ کوئی انکو نہ دیکھ سکا جب سات برس اسطرح پر گذرے خدایتعالی نے حضرت الیاسؑ کو فرمایا کہ انپر ظاہر ہووین اور شفا اپنے غیظ اور غصے کی حاصل کرین پس ایزد سبحانہ تعالی نے بادشاہ کے بیٹے کو کہ محبوب ترین فرزندان تھا سخت بیمار کیا تا آنکہ اوسکی زندگی سے امید منقطع ہوئی بادشاہ نے اون چارسو انبیا سے کہ خادمان بعل تھے طلب شفا اور عافیت بشفاعت اونکی چاہی اور انہون نے ہر چند بعل کے آگے دعا کی قبول نہوئی اوسوقت ایزد منان نے شیطان کو چھوڑا کہ اوسکے جوف مین آنکر آواز دیوے پھر انہون نے بادشاہ سے کہا کہ نواحی شام مین اصنام یعنے آلہ اور بھی ہین ان چارسو نبیون کو اونکے پاس بھیج تا وہ الہ تیرے الہ سے کہ بعل ہے شفاعت کرین کہ تیرے اوپر خفا ہے دعا قبول نہین کرتا ہے بادشاہ نے کہا کہ کسواسطے میرے اوپر خفا ہے حالانکہ مین اسکی اطاعت کرتا ہون کہا اس سبب سے کہ الیاسؑ کو نہین مارتا اور اوسکو چھوڑ رکھا ہے اور وہ تیرے الہ سے منکر ہے کہا مین اوسکو کیونکر مارون کہ بدرد بیماری فرزند گرفتار ہون اور پھر بھی اوسکی طلب مین مشغول ہون اور اوسکی کوئی جگہ معین اور مقام مشہور نہین ہے کہ وہان کا قصد کرون لیکن اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا فرزند اچھا ہو جاویگا تو اوسکی طلب مین آپ جاؤنگا اور جہان پاؤنگا اوسکو قتل کر ڈالونگا اور اپنے الہ کو راضی کرونگا پھر اون چارسو خادم بعل کو شام کے بتون کے پاس بھیجا تا وہ بعل کے روبرو شفاعت کرین اور اوس سے اوس لڑکے کی شفا چاہین

فصل دوسری ظاہر ہونا حضرت الیاسؑ کا بفرمان ملک العلام سات برس کے بعد اوس جماعت بدخصال پر اور یہ خبر بادشاہ کو پہونچنی اور دو بار ایک جماعت کو انکے پاس بھیجنا

اور مکر و حیلے سے انکو طلب کرنا اور دونون بار اون پر آگ برسنی اور ہلاک ہونا اور تیسرے مرتبہ فرمان حق صادر ہونا
اور آخر الامر بادشاہ کے پاس آنا اور پھر کوہستان مین جانا ۔ معالم التنزیل مین مذکور ہے کہ جب ایک جماعت گمراہ مرسلہ بادشاہ
واسطے لانے حضرت الیاسؑ کے نیچے اوس پہاڑ کے کہ جہان وہ تھے پہونچی حق تعالی نے حضرت الیاسؑ کو وحی بھیجی کہ پہاڑ
پر سے نیچے جائین انپر رعب ڈال دیتا ہون پس حضرت الیاسؑ بنا بر ملاقات اوس گروہ شقاوت اساس کے پہاڑ پر سے اوترے
جب بیابان مین پہونچے سبکو کھڑا دیکھا اور کہا بدرستیکہ خدا یتعالی نے مجکو تمہارے پاس بھیجا ہے ای گروہ سنیے پروردگار
کا پیغام سنو اور اپنے صاحب کے پاس جاکر کہو کہ خدا یتعالی فرماتا ہے کہ آیا تو نہین جانتا کہ معبود بحق اور خداوند مطلق مین ہون
میرے سوا کوئی خدا نہین ہے مین ہون پروردگار اور آفریدگار بنی اسرائیل کا انکو روزی پہونچاتا ہون اور زندہ کرتا ہون
اور مارتا ہون پس جہل و نادانی اور قلت عقل نے تجکو یہانتک پہونچایا کہ میرے ساتھ شریک کرتا ہے اور میرے سوای شافی جانتا ہے
اور اوس سے شفا اپنے فرزند کی مانگتا ہے حال آنکہ یہ بت کسی چیز کا مالک نہین ہے میری طرف توجہ کرنی چاہیے کہ مین سبکی
پناہ ہون قسم ہے مجکو اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر تو نہ آئیگا مجکو اپنے غضب اور غصے مین گرفتار کرونگا اور تیرے فرزند کو مارکر عالم
سے اوٹھا لونگا کہ تو جانے کہ سوای میرے کوئی کسیکو نفع اور ضرر نہین پہونچا سکتا جب حضرت الیاسؑ سے پیغام سنا وہانسے
مراجعت کرکے اپنے بادشاہ کو خبر پہونچائی اور کہا جب ہم فلانی جگہ پہونچے الیاسؑ کو دیکھا کہ پہاڑ پر سے اوترکر ہمارے پاس آیا
اور ضعیف اور نحیف ہوگیا ہے اور بال اوسکے بڑہ گئے ہین اور پوست گوشت سے الگ ہوکر لٹک پڑا ہے اور ٹاٹ کا لباس
پہنے ہوئے ہے جب ہمکو دیکھا ہمنے توقف طلب کیا اور جب ہمارے پاس آیا اوسکا رعب ہمپر غالب ہوا اور ایسا خوف ہمارے دلون
پر طاری ہوا کہ زبانین بند ہوگئین اور کلام منہ سے نہ نکل سکا اور ہم باوجود کثرت اور جمعیت کے ایک بات نکرسکے تا آنکہ ہم وہانسے
پھر آئے اور تیرے پاس پہونچے اور جو کچہ حضرت الیاسؑ نے کہا تھا بادشاہ سے سو بیان کیا اور کہا ہم اپنی حیات اور زندگی سے
متمتع اور منتفع نہین ہونگے جب تک کہ الیاسؑ زندہ رہیگا اب ہمکو سوای مکر و حیلہ کے کچہ نظر نہین آتا پس پچاس آدمی اپنی قوم مین
سے کہ صاحب قوت تھے ہمراہ لیکر حضرت الیاسؑ کیطرف روانہ ہوئے اور اونکو اس امر پر آمادہ کیا کہ جب وہان پہونچو عذر اور
حیلہ کرنا اور اپنی نیت کو اوس سے پوشیدہ رکھنا اور اوسکو فریب دینا اور کہنا ہم تیرے ساتھ ایمان لائے اور تیری تصدیق
کی جب وہ اس امر پر فریفتہ ہووے اور تمہارے پاس آوے اوسکو پکڑ کر لے آنا اور کسیطرح نچھوڑنا چنانچہ وے روانہ ہوئے
اور بعد قطع مراحل اوس پہاڑ پر کہ جسمین حضرت الیاسؑ تھے پہونچے اور وہان متفرق ہوکر آواز بلند ندا کی کہ یا نبی اللہ ظاہر ہو

اور احسان کرو کہ ہم اور ہمارا بادشاہ مع اپنی قوم کے تمہارے ساتھ ایمان لائے کہ تم سچے ہو اور تمام بنی اسرائیل نے تمکو سلام
بھیجا ہے اور کہتے ہین کہ تمہارے پیغام ہمکو پہنچے اور جو کچھ تمنے فرمایا ہمکو معلوم ہوا اور ہمنے قبول کیا یہان آؤ اور ہمارے درمیان
مین حکم کرو کہ ہم تمہارے مطیع اور فرمان بردار ہین اور جس چیز سے تم ہمکو منع کروگے باز رہینگے پس باوجود ایمان اور ایقان
ہمارے تمکو نہین چاہیے کہ ہمارے پاس نہ آؤ اور یہ سب اونکا مکر و فریب تھا حضرت الیاس علیہ السلام نے یہ کلام صاف نمائی
سے چاہا کہ شاید ایمان لاوین اور خوش کرین اور اگر ظاہر نہوں تو شاید معرض خطاب اور عتاب مین آوین پس ایزد سبحانہ نے
توفیق دعا الہام کی حضرت الیاس نے کہا خداوندا اگر جو کچھ کہتے ہین سچے ہین تو مجھکو حکم کر اور اگر جھوٹے ہین اور حیلہ کرتے ہین
انکے شر سے مجھکو محفوظ کر اور آتش سوزان انپر نازل کر ہنوز دعا تمام نہین ہوئی تھی کہ آگ آسمان پر سے نازل ہوئی کہ سبکو
جلا کر خاک کر دیا جب یہ خبر وحشت اثر بادشاہ کو پہونچی تو بھی حضرت الیاس کی ایذا دہی سے باز نہ رہا بلکہ زیادہ حیلہ گری کے ساتھ
مصروف ہوا اور پھر اونچاس آدمی کہ وہ باشکوہ عاقل اور دانشمند تھے اونکو لینے کیواسطے روانہ کیا پھر جب قلعہ کوہ پر پہونچے پراگندہ
ہوکر آواز دی کہ یا نبی اللہ ہم غضب خدا سے اور اسکی سختی سے اوسکے ساتھ تیری پناہ مانگتے ہین اور راہ نفاق اور دورنگی
نہین چلتے ہین اور ہم اون جیسے منافق نہین ہین کہ تیرے ساتھ منافقت کرین اور جو کچھ ہم سے پہلے ہوا انکو اوسکی سزا تھی
تیرے پروردگار نے تیری کفالت کی اور اون سبکو ہلاک کیا اور ہمارا ارادہ اوس قوم سے جدا تھا جب حضرت الیاس علیہ السلام
نے یہ کلام سنے پہر بطریق سابق دعا کی فی الفور بقدرت الٰہی پھر آگ نازل ہوکر برسی اور سبکو ہلاک کیا اور اسی اثنا مین کہ
اوس بدبخت کا فرزند بلای سخت مرض مین گرفتار تھا روز بروز اوسکو تشویش زیادہ ہوتی تھی جب یہ خبر وحشت اثر سنی اور
زیادہ خفا ہوا اور آزردہ ہوکر چاہا کہ حضرت الیاس علیہ السلام کی طلب کیواسطے آپ جائے مرض پسر مانع آیا پس چاہا کہ اوس معبود کو
کہ وہ پیر اور وزیر اوسکا تھا ایک جماعت کے ساتھ حضرت الیاس علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ شاید اوس سے وحشت نکرین اور
اوسکے ساتھ الفت اور انس پکڑین اور اوسکے ہمراہ آوین اور اس سبب نفاق ظاہر کیا کہ ظاہرا حضرت الیاس سے برائی کے
ساتھ پیش آوے اور بعد آپکے آزار دیوے اور باوجودیکہ بادشاہ ایمان اور ایقان اپنے پیر اور دیوان سے مطلع تھا لیکن
بسبب کارگزاری اور محکم کاری اور امانت داری اوسکی کے متعرض نہوتا تھا پس ایک جماعت کو اوسکے ہمراہ کیا اور اوس
پوشیدہ اوسنے کہدیا کہ اگر الیاس باعتقاد کاتب آوے تو اوسکو آزار نہ دینا اور ایذا نہ دو کہ میرے پاس سے آنا اور کاتب کو روبرو
توبہ اور انابت اپنی ظاہر کرکر کہا کہ اب یہ وقت پہونچا ہے کہ توبہ کرون کس واسطے کہ جماعت اصحاب اور انصاب ہمارے جل گئے

اور یہ بلا کہ جسمین ہم گرفتار ہین جانتے ہین کہ الیاسؑ کی بد دعا کے سبب سی ہے ڈرتا ہون کہ اور دعای بد کرے اور جو باقی
ہم مین سے رہگئے ہین ہلاک ہو جاوین اوسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہمنے توبہ کی اور پہر پہیر گئے اور توبہ ہماری درست نہوئی اور ہمارے
پروردگار کی رضامندی نہین ہونیکی اور قلع اور قمع بتون کا معتبر نہین ہونے کا جبتک الیاسؑ نہین آنے کا اور ہمارے درمیان
مین نہین رہنے کا اور ہمکو امر اور نہی نہین فرماویگا کہ جس سے خوشنودی خدا حاصل ہوگی اور شرف جاودانی اور سعادت دوجہانی
اوسکی اطاعت مین ہے اور یہ سب از روی مکر و حیلہ سازی اور فریب اور دغابازی کے تہا پس جب یہ روانہ ہوئے اور وہان
پہونچکے پہار پر چڑہے اور ندا کی حضرت الیاسؑ نے مومن کی آواز پہچانی اور چونکہ اوسکے مشتاق تھے اور اوسکے دیکہنے کی خواہش
رکہتے تہے وحی آئی کہ جا اپنے برادر صالح کے پاس اور ظاہر ہوکر ملاقات کر اور نئے سرے سے عہد لے پس حضرت الیاسؑ نے ظاہر ہوکر مومن
سے سلام علیک کی اور مصافحہ کیا کر کہا خیر ہے مومن نے کہا اوس جبار مکار اور اوسکی قوم غدار نے مجکو تمہارے پاس بہیجا ہے اور یہ پیغام
دیا ہے پہر کہا ہر آئینہ مین تمہارے بغیر پہر جاؤن اور وہ مجکو مار ڈالے جسطرح آپکو منظور ہے مجکو فرماؤ کہ اوسکو چہوڑ دون اور تمہارے
پاس رہون اور اگر منظور ہو تو تمہارے ساتہ جہاد کرون اور اگر مجکو اوسکے پاس برسالت بہیجو تو تمہارا پیغام اوسکو پہونچا دون
مین بندہ فرمان بردار ہون اور اگر چاہو اپنے پروردگار سے دعا کرو تو ہمین ان خرابیون سے فرج اور کشادگی روزی کرے اور
مطلب حقیقی کو پہونچاوے اس ہنگام مین وحی آئی ای الیاسؑ یہ سب پیغام بادشاہ اور اوسکی قوم کیطرف سے ہین یہ محض کذب اور
مکر و فریب ہی اور یہ اسواسطے کہتی ہین کہ تجہپر ظفر مند ہوویں اور یہ فرستادگان بادشاہ اگر اوسکو خبر دینگے کہ الیاسؑ نے مومن سے
ملاقات کی اور مومن اوسکو نہ لایا البتہ یہ متہم ہوگا اور قتل سے ایمن نہوگا چاہیے کہ تو بہی روانہ ہووے اور اسکے ہمراہ جاوے جب
وہان پہونچوگے تو مین دونون کو اوسکے شر سے نگاہ رکہونگا یعنے اوسکے فرزند پر بلا و چند کرونگا تا آنکہ کوئی اوسکو ہم اور غم جزا
مین باقی نہین رہیگا اور پہر اوسیوقت اوسکے بیٹے کو مار ڈالونگا جب وہ اوسکے مرنے مین مصروف ہوگا تو اوسکو تجہسے غافل کر دونگا
اوسوقت فارغ البال صحرا اور جبال کیطرف پہر آنا حضرت الیاسؑ یہ سنکر انکے ساتہ روانہ ہوئے جب بادشاہ کی پاس پہونچے حق سبحانہ
تعالی نے بلای شدید اور آثار موت اوسکے لڑکے پر مستولی کیے اور بادشاہ اور اوسکے مصاحبون کو اوسکے ساتہ مشغول رکہا کہ اس
اثنا مین حضرت الیاسؑ صحیح اور سالم اپنے مکان پر چلے آئے پہر جبکہ اوسکا فرزند مر گیا اور جزع اور فزع بادشاہ کی کم ہوئی حضرت
الیاسؑ کو پہر یاد کیا اور پہر مومن سے خبر دریافت کی مومن نے کہا تیرے فرزند ارجمند کی موت اور ہماری جزع اور فزع نے
بیخود کر دیا مین اوسکے حال سے بالکل آگاہ نہین ہون معلوم نہین کہ کہان ہے اور کیونکر ہے اور پہر مومن نے بادشاہ سے کہا کہ

مجکو تیری طرف سے گمان غفلت کا نہ تہا بلکہ مین جانتا تہا کہ تونے اوسکا کام محکم کر دیا ہوگا بادشاہ نے جب یہ بات سنی مومن کیطرف سے مونہہ پہیر لیا اور بسبب اندوہ فرزند کے حضرت الیاسؑ سے دست بردار ہو کر اپنے کام مین مصروف اور مشغول ہوا **فصل تیسری** آنا حضرت الیاسؑ کا بحکم رب جلیل اور مخفی ہونا بیچ گہر ایک عورت بنی اسرائیل کے اور پہر وہان سے کوہستان مین جانا اور بعد سات برس کے قوم کے واسطے دعای بد کرنی اور تین برس تک خلائق کا مبتلا رہنا اور آخر ہلاک ہونا بفرمان ایزد متعال سے معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ جب مدت دراز اسطرح پر گذری حضرت الیاسؑ احوال خلائق کے دیکہنے اور مشاہدہ کو پہر پہاڑ پر سے اوترے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گہر مین کہ حضرت یونسؑ کی ماں تہی مخفی ہوئے اور چہہ مہینے تک وہان رہے کہ اس ہنگام مین حضرت یونسؑ پیدا ہوئے وہ بی بی نیک نہاد و پاک اعتقاد اپنے فرزند یونسؑ کو دودہ پلاتی تہی اور حضرت الیاسؑ کی خدمت بہی کیا کرتی تہی پس چونکہ حضرت الیاسؑ کو پہاڑون مین رہنے سے میدان اور وسعت مین رہنے کی عادت ہو گئی تہی بسبب تنگی گہر کے دلتنگ ہو کر وہان سے پہر پہاڑون پر چلے گئے اور حضرت یونسؑ کی ماں نے جب انکا دودہ چہوڑایا تو یہ مر گئے اور انکی ماں کو مصیبت پڑی حضرت الیاس کی تلاش مین پہاڑون پر گئی اور ہر طرف ڈہونڈہنے لگی تا آنکہ انکو پایا اور کہا تیرے بعد فرزند کے مرنے سے مصیبت زدہ اور دردمند ہوئی ہون اور اندوہ سخت اور بلای شدید مین گرفتار ہون کہ اوسکے سوای اور فرزند نہین ہے میرے اوپر رحم کر اور اپنے پروردگار سے دعا مانگ کہ اوسکو زندہ کر دے کیونکہ اس توقع سے ابتک اوسکو دفن نہین کیا ہے ایک جامی کپڑے مین لپیٹ کر مخفی رکہہ آئی ہون جب حضرت الیاسؑ نے یہ سنا کہا مجکو خدا تعالی نے ایسی دعا کرنے پر مامور نہین فرمایا مین بندہ مامور ہون اور نافرمانی سے دور پہر اوس عورت نے اضطراب اور بیطاقتی اور تضرع اور زاری ایسی کی کہ حضرت متوجہ ہوئے اور اوس سے پوچہا کہ تیرا لڑکا کب کا مر گیا ہے کہا سات دن ہوئے پہر آپ اوسکے ساتہہ روانہ ہوئے اور سات دن مین اوسکے گہر پہنچے اوسکو مرا ہوا پایا کہ اوسپر چودہ دن گذر گئے تہے پہر بعد وضو نماز پڑہ کر دعا مین مصروف اور مشغول ہوئے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوسکو حیات بخشی اور دوبارہ زندہ کیا آپ نے اس عنایت نمایان باری تعالی کا بہت شکر ادا کیا ولیکن چونکہ اور عصیان و طغیان قوم کے حد سے گذر گئے تہے انہون نے یہ حال دیکہا اور کمال دلتنگ ہوئے اور پہر پہاڑون پر چلے گئے۔ سات برس کے بعد کہ حضرت الیاس علیہ السلام کمال خائف تہے اور نہایت رنج و الم تہا وحی آئی کہ ای الیاسؑ یہ کیا سبب ہے کہ تو محزون اور غمگین ہے آیا نہین جانتا تو کہ میری وحی کا امین ہے اور حجت ہے زمین مین میری طرف سے اور تمام خلق مین سے برگزیدہ ہے جو کچہ چاہے مجہسے مانگ کہ وہ مین تجکو دون اسواسطے کہ مین خداوند کریم ہون اور صاحب رحمت واسعہ اور

تفضل عظیم ہون حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو مجھکو مار کر میرے باپ دادا کے ساتھ ملحق کردے کہ مین بنی اسرائیل
سے نہایت ملول ہون اور یہ مجھسے بیزار ہین اور تیرے حکم کے نافرمان بردار وحی آئی کہ ای الیاس علیہ السلام مین اوسکی زمین اور
اوسکی اہل کو تجھسے خالی نہین کرنیکا کہ قوام اور نظام اوسکا تیرے اور تیرے امثال کے ساتھ مقرر فرمایا ہے اگرچہ تم تھوڑے ہو لیکن مجھسے
جو کچھ طلب کروگے تمکو پہونچاؤنگا اوس مطلب پر حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا اگر میری حیات منظور ہے تو بنی اسرائیل سے انتقام
لے خدا تعالی نے فرمایا تو کسطرح سے چاہتا ہے کہا الہی خزائن آسمانی پر مجھکو قادر کرتا آنکہ سات برس تک کوئی ابر آسمان پر نہ اوٹھے
جبتک مین نچاہون ایک قطرہ اوسمین سے زمین پر نگرے فرمایا ای الیاسؑ مین مہربان تر ہون اپنی خلق سے اگرچہ یہ ظالم
ہین حضرت الیاسؑ نے کہا تو چھ برس تک پھر ایزد متعال نے یہی سخن فرمایا حضرت الیاسؑ نے کہا پانچ برس تک پھر ایزد متعال
نے یہی کلام فرمایا اور ارشاد کیا لیکن تین برس تک اس امر کا تجکو اختیار دیتا ہون پھر حضرت الیاسؑ نے کہا یارب مین کیونکر زندگانی
کرونگا فرمایا مین تیرے واسطے تمام پرندونکو مسخر کردونگا کہ وہ تیرے واسطے طعام اور شراب زمین سیراب اور آباد ان سے لادیا کرینگے
حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مین اسکے ساتھ راضی ہون پس خدا تعالی نے مینہہ کو انسے باز رکھا اور مواشی اور دواب اور ہوام
اور درختون پر ہلاکت متعین کی کہ تمام آدمی اس بلا مین مبتلا ہوئے اور حضرت الیاس علیہ السلام بحال خود قائم اور قوم سے پوشیدہ
ہر جگہ سے انکو رزق پہونچتا تھا اور قوم اس حال کو جانتی تہی اور کہتی تہی **بیت** بہلا جسکو دولت کرے یاوری + کرے کون
ساتھ اوسکے ہمسری + اور جس جگہ روٹی کی بو سونگتے تہے جاتے تہے کہ یہان الیاس ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ
تین برس تک قحط سالی اور تنگی مین گرفتار رہے ایکدن حضرت الیاس علیہ السلام کی ایک بڑھیا سے ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا
کہ آیا تیرے پاس کچھ کھانیکی جنس سے کوئی چیز ہے اوسنے کہا ہان تھوڑا سا آٹا اور روغن زیتون پاس میرے ہے اگر تو کہے تو لے آؤن
چنانچہ لے آئی حضرت الیاس علیہ السلام نے اوسکو اپنا ہاتھ لگایا حق سبحانہ تعالی نے اوسمین برکت دی اور وہ اتنا ہوگیا کہ دو مشکے آرد کے
اور دو خم روغن سے بھر گئے جب اوسکی قوم نے اوسکو دیکھا اوس سے پوچھا کہ یہ تیرے پاس کہان سے آیا کہا ایک مرد میرے پاس آیا
کہ وہ ایسا اور ایسا تھا اور اوصاف اوسکے بیان کیے انہون نے جانا کہ الیاسؑ ہوگا ڈھونڈھنے کو دوڑے جب حضرت الیاس کو نہ پایا
یہ روپوش ہوئے اور ایک بنی اسرائیل کی عورت کے گھر مین کہ اوسکا ایک بیٹا تھا الیسع نام کہ اوسکو الیسع بن اخطوب کہتے تہے اور مریض
تھا جا کر چھپے اور اوس عورت نے انکو چھپا لیا حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی کہ اوسکا بیٹا اچھا ہوگیا جب یہ وہان سے باہر آئے
تو یسع بھی انکے ہمراہ ہوئے حضرت الیاسؑ عالم جوانی سے گذر کر عالم شیب مین پہونچے تہے اور ربیع عنفوان جوانی اور ریحان زندگانی

مین تے وحی آئی کہ بہت خلق بیگناہ جنس طیور اور ہوام اور بہائم اور دواب بی آب ہلاک ہو گئی حضرت الیاسؑ نے کہا یا رب چھوڑ تا انکی رفاہیت کے واسطے دعا کرون اور انکو جو اس بلا اور ابتلا سے نجات حاصل ہووے شاید اس شرک اور بت پرستی سے باز آئین اور تیری عبادت کی ساتھ رجوع کرین پس بنی اسرائیل کے پاس آئے اور کہا کہ یہ صعوبت اور شدت کہ خلق خدا کو پہونچی ہے تمہارے گناہون کے سبب سے ہے اگر تم چاہو کہ حقیت اور بطلان ہمارا اور تمہارا ظاہر اور ہویدا ہووے تو باہر آؤ کہ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتونکو پکارو جو کوئی اجابت کرے سزاوار پرستش کا ہووے انہون نے اپنے بتونکو آراستہ کیا اور باہر نکل کر ستایش کنان بزبان حال اپنی بیطاقتی بتونکی آگے بیان کی کہ شام ہو گئی اور کچھ میسر نہوا پھر انہون نے دعا کے واسطے التماس کی حضرت الیاس علیہ السلام نے دعا کی فی الحال بقدرت ایزد متعال قطعۂ ابر بمقدار سپر پشت دریا سے اوٹھکر انکی طرف آتا معلوم ہوا اور آفاق عالم مین گھر کر مینہ برسنا شروع ہوا اور بلا دور ہوا اور دیار انکے نے بحال اول معاودت کی پھر انہون نے کہا کہ بزدر اور حبوب ہمارے سب تلف ہو گئے اگر بہ حضرت نے کہا نمک ریزہ ریزہ کر کر زمین مین چھڑکو جب انہون نے اسطرح کیا تو حق تعالی نے اوس زراعت سے جتنی انکو لازمت فرمائی شاید کہ نمکینی اس غلہ نخود مین اب تک ہے اوسی نمک پاشی کی برکت ہی لیکن اوس قوم نابکار اور بدکردار نے پھر تکذیب کی بلکہ بعد ازین خوارق کو شیطان سے باحتمال سحر اور زیادہ انکار کیا حضرت نے ملول اور ناامید ہو کر خدا تعالی سے درخواست کیا کہ الہی مجکو قبل از نزول عذاب انمین سے اوٹھا لے فرمان پہونچا کہ فلانے روز فلانی جگہہ جانا جو کچھ تیرے روبرو ظاہر ہووے اوسپر سوار ہو جانا حضرت الیاسؑ الیسع کے ساتھ زمان مقرر مکان معین پر گئے اور ایک آتشی گھوڑے کی صورت اور بعضے کہتے ہین کہ رنگ اوسکا آتشی تہا اور تفسیر مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ وہ ایک گھوڑا تہا یا ایک اونٹ تہا آتش سے بھر تقدیر وہ انکے سامنے آیا اور یہ اوسپر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور الیسع نے ندا کی کہ یا الیاسؑ مجکو کیا فرماتے ہو حضرت الیاسؑ نے اپنی چادر ہوا مین سے الیسع کیطرف ڈالدی اور اس علامت کی ساتھ انکو بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ کیا اور حق سبحانہ تعالی نے حضرت الیاسؑ کو پر و بال دیکر اور شہوات نفسانی اور تعلقات اغراض جسمانی منقطع کر کر فرشتے کی ساتھ قوت پرواز عطا کی اور قباب عزت مین نظر خلق سے محجوب کیا حکایت عرائس مین مذکور ہے کہ ایک شخص دیار عسقلانی مین سے اسطرح سے بیان کرتا ہے کہ ایکدن دوپہر کے وقت صحرای اردن مین بقطع مراحل اور منازل مشغول تہا کہ ناگاہ اوسی جا مین ایک شخص مجکو ملا بعد از مراسم تحیت و سلام مینے پوچہا کہ تو کون ہے اور اس صحرا مین کیا کرتا ہے کہا مین الیاسؑ پیغمبر ہون سنتے اس کلام سے میرے بدن پر لرزہ پیدا ہوا مینے کہا یا نبی اللہ دعا کرو تا یہ حالت مجسے زائل ہووے کہ چند سوال مجھے پوچھنے ہین چنانچہ دست مبارک میرے کاندہے پر رکہا اور اثر برد اور خنکی میرے سینے مین پیدا ہوا مینے کہا یا نبی اللہ تمپر وحی اب بھی

نازل ہوتی ہے یا نہین جواب دیا جب سے خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ مبعوث ہوئے ہین ابواب رسالت اور وحی
مسدود ہین کہ پہر کسی پیغمبر پر وحی نہین آتی پہر پوچھا کہ اب کئی پیغمبر قید حیات مین ہین کہا چار حضرت عیسیٰ اور ادریس آسمان پر
اور حضرت خضر اور مین زمین پر پہر پوچھا کہ ابدال امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کے کے نفر ہین اور مقام انکا کہان ہے کہا یہ ساٹھہ نفر
ہین پچاس انمین سے عریش مصر سے دونون کنارون فرات تک ساکن ہین اور دو نفر مصیصہ مین اور ایک عسقلان مین اور سات
تمامی بلاد اور امصار مین اور جب انمین سے ایک فوت ہوتا ہے تو باریتعالی اوسیوقت ایک صالح کو اوسکے عوض نصب فرماتا ہے پہر
پوچھا کہ یا نبی اللہ مروان اور اوسکے محاربون کے حق مین کیا کہتے ہو کہا مروان مرد طاغی اور باغی تہا اور خانہ کعبہ پر چڑہ آیا تہا قاتل
اور مقتول اسکا شہید اور مشہود اور محارب اوسکے اسیر عذاب ہین اوسوقت پوچھا کہ یا نبی اللہ ایسا اتفاق ہوا تہا کہ مین بہی بعض
محاربات اوسکی مین حاضر تہا لیکن طعن اور ضرب وغیرہ کوئی فعل جنگ مجہسے صادر نہین ہوا ہو کہ میرا کیا حال ہوگا کہا کہ تو نے خوب
کیا کہ ان امورون مین سے کسی پر اقدام نہین کیا اب کسی مقام مین اون مقامات سے حاضر ہونا پہر دو روٹیان کہ برف سے سفید تر
تہین نکالین اور بیٹہے اور اونہون نے باہم کہائین بعد فراغ تناول اطراف و جوانب صحرا مین نظر کی فی الحال ایک اونٹنی ظاہر ہوئی
اور حضرت کی بیہہ آکر کہڑی ہوئی جب چاہا کہ سوار ہووین مین نے کہا اے پیغمبر خدا مجکو تمہاری مصاحبت منظور ہے کہا یہ امر متعذر ہے
پہر کہا مجکو کسیطرحسے کچہ تعلق اور کوئی مانع نہین ہے کہا یہ مطلب میسر نہین ہوگا پہر کہا مجکو اعتیہ یہ ہے کہ ماہ رمضان مین بیت المقدس
معتکف رہون پس اونٹنی پر سوار ہوئے اور میرے اور اونکے درمیان ایکبرغت حائل ہوا اور میری نظر سے غایب ہو گئے حلیہ مبارک
انکا کہتے ہین لاغر اندام دراز قد مجعد موی سخت پوست اور پیوستہ خرقہ پوش رہتے شریعت انکی موافق شریعت موسے
علیہ السلام اور بموجب توریت عمل کرتے تہے اور اقامت انکی اکثر جنگلون اور بیابانون مین ہوتی ہے سرگشتہ اور درماندونکو براہ
ہدایت رہنمونی کرتے ہین اور کہتے ہین ہر سال ایام عید اضحی مین حضرت خضرؑ کے ساتہ مسجد قبا مین جمع ہوتے ہین اور ترجیل و تشریط
موی مبارک اشتغال کرتے ہین اور کہتے ہین حضرت الیاس انسی بہی ہین اور ملکی اور ارضی اور فلکی بہی اور موکل ہین بیابانون پر
اور حضرت خضر موکل ہین دریاؤن پر اور ہر ماہ رمضان مین بیت المقدس مین پہونچکر روزے رکہتے ہین اور ہر سال حج کرتے
ہین اور مواہب علیہ مین لکہا ہے کہ ایک جماعت صلحا کی انکی امت مین سے انکو دیکہتی بہی ہے چنانچہ بیان ہوا اور تفسیر درمین
لکہا ہے کہ باہم ذکر استفادہ علم بہی کرتے ہین حال امت انکی کا کہتے ہین کہ بعد مفارقت آنحضرت ایک بادشاہ جبار نے انپر غلبہ پایا
اور تمامی اوس قوم کو بتیغ قہر قتل کیا اور گوہر حیات اون متمردون کا بزخم شمشیر الماس گون رشتہ فنا مین کہینچا و کان امر اللہ

مقصود ہو گا اور چونکہ ایام دعوت حضرت الیاسؑ معلوم نہین اور جو کہ اوقات حیات اونکی نے بسبب محجوب ہونے نظر انسان سے انتہا
نپائی لاجرم کچھ نہ لکھا گیا واللہ اعلم **فصل چوتھی** احوال حضرت یسع بن خطوت علیہ السلام مین — در نصح ہو کہ پیغمبر اسرائیلی وصی
حضرت الیاسؑ ہین بغایت عظیم القدر بنی اسرائیل مین مہابت تمام رکھتے تھے اور کلام اللہ بھی انکی نبوت پر ہمراہ اور انبیاء جلیل القدر
کے ناطق ہے چنانچہ سورۂ ص مین فرمایا ہے **آیہ** وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ علمای یہود
کہتے ہین کہ بدایت حال اونکا اسطرح پر ہے کہ بفلاحت اور زراعت مشغول و مصروف رہتے تھے ایکدن حضرت الیاسؑ کو وحی آئی کہ
خلافت اپنی انکو تفویض کرین حضرت الیاسؑ نے بنا بر تعمیل فرمان ربانی اوس کشت زار پر کہ حضرت یسعؑ قلبہ رانی کرتے تھے انکے
پاس گئے اور اپنی چادر انپر ڈالدی فی الحال اثر عظیم انمین ظاہر ہوا اور انہون نے آپ سے کہا کہ اگر اجازت ہو تو مین اپنے والدین
کو وداع کر آؤن اور تمہاری خدمت مین حاضر رہون حضرت الیاس علیہ السلام نے کہا مینے کیا کیا کہ تم اسطرح کہتے ہو اور جیسے تمنے
کیا دیکھا کہ ایسا چاہتے ہو جواب دیا کہ مین نہین جانتا کہ کیا آپ نے کیا لیکن میرے دلمین شوق خدمت حضور زیادہ ہوا ہے اور ایک
نور انوار الٰہی سے میرے فضای سینے مین چمکا ہے اور پھر انہون نے تمام آلات اوزار حرث توڑے اور نرگاوان قلبہ رانی
کو فی سبیل اللہ قربانی فرما کر سبکو تصدق کیا اور حضرت الیاسؑ کے ساتھ ہو لیے جسطرف کو وہ جاتے تھے یہ بھی ہمراہ رہتے تھے اور
انکے روبرو توریت پڑھتے اور قواعد شریعت موسوی پر غیبت حضرت الیاسؑ مین بنی اسرائیل پر حکم کرتے تھے اور باحیای مراسم
اوسکے مشغول رہتے تھے اور بصیام نہار اور قیام لیل اقبال فرماتے تھے اور انکے خوارق عادت بہت ہوئے ہین از انجملہ ایک یہ
کہ اہل اریحا نے شوریت پانی سے شکایت کی انہون نے تھوڑا سا نمک لیکر اوس پانی مین ڈالا اور کہا کُن حُلْوًا بِإِذْنِ اللہِ یعنی
ہو شیرین ساتھ حکم اللہ کے سو فی الحال وہ پانی مثل شہد شیرین ہو گیا اور دوسرے یہ کہ ایک بیوہ عورت نے قلت مال سے گلہ کیا
اور حال اپنے خاوند کے قرض کا اور بیچنا قرضخواہون کا اولاد کو گرو مین عرض کیا حضرت نے کہا اب تیرے گھر مین کیا ہے اوس عورت
نے کہا بجز ایک چلو روغن کچھ میرے پاس نہین ہے حضرت یسعؑ نے کہا کہ اوس روغن کو ایک باسن مین ڈال اور پیوستہ اوس ظرف مین
سے اور آوند مین اور اوسمین سے اور باسن مین نقل کرتی رہو وہ ضعیفہ بموجب فرمودہ عمل کرتی تھی اور روغن اون باسنون مین
فاضل رہتا تھا تا آنکہ اہل دیہ نے تمام باسن اپنے اوس ظروف سے بھر لیے اور قیمت ادا کی اس سبب سے قرض اوسکا ادا ہو گیا اور
وسعت تمام اوس فقیرہ کو معاش مین حاصل ہوئی اور تیسرے یہ کہ ایکبار آپ ایک شخص کے گھر مین گئے اور اوس شخص کی بی بی
عاقرہ تھی بالتماس صاحب خانہ حضرت نے دعا کی اور باریتعالی نے ایک فرزند نجیب ارزانی فرمایا اور جب وہ فرزند بعد از چند مدت

مر گیا حضرت سے اوسکے احیا کی واسطے استدعا کی اور پھر انہون نے دعا کی جان بخش جان آفرین نے اوس مردہ کو زندہ کیا اور
ایک مدت مدید اور اونے حیات پائی اور چوتھے یہ کہ ایک دفعہ انکے شاگردون نے کچھ طعام ترتیب کیا ایک نے اونمین سے بطریق سہو
قدرے حنظل یعنے اندراین اوسمین ڈال دیے فی الحال اوس طعام مین سے حضرت کی کانمین صدا پہونچی کہ جو کوئی اس کھانے مین سے
کھاوے گا مرجاویگا جب حضرت اس صورت سے واقف ہوئے قدرے آٹا یا پانی اوسمین دیا اور دعا کی اور تناول کیا کچھ
مضرت اوس کھانے سمی نہوئی اور پانچوین یہ کہ ملوک بنی اسرائیل کو مدام قصہ عادیون سے خبر دیتے تھے اور تدبیرات او حیلہ
جنگ سکھاتے تھے تا بفراغ تمام بحرب دشمن قیام کرین اثنا ہی اس حال مین ایک بادشاہ نے اور سلاطین مین سے کہ بنی اسرائیل
سے عداوت رکھتے تھے اپنی خواص سے کہا معلوم نہین کہ اس طائفہ کو قصد عزیمت سے کون خبر کرتا ہے اور اسرار ہماری انکے
درمیان مین شائع کرتا ہے خواص نے کہا اخبار امور آتیہ اور اظہار قضایای مخفیہ کار یسعؑ پیغمبر ہے وہ بادشاہ خفا ہوا اور
ایک لشکر گران لیکر بجنگ بنی اسرائیل آیا اور دفعتہً حضرت کو پکڑ لیا مگر حضرت نے دعا کی کہ دیدہای اعادی حلیہ نور سے عاری ہو گئی
اور آپ نے چنگال دشمنان دین سے خلاصی پائی چھٹی یہ کہ ایک جماعت مہمانون کی انکے گھر مین آئی حضرت یسعؑ نے اپنے
غلام سے کہا ما حضر حاضر کر خادم نے کہا مہمان سو نفر سے زیادہ ہین اور گردہ نان بیس سے زیادہ نہین فرمایا کہ سب انہین سے
سیر ہو جاوینگے اور یہ روٹیان بحال خود رہینگی غلام نے وہ کلچے حاضر کیے ہرچند کہ انہون نے تناول کیا وہ طعام کم نہوا —
ساتوین یہ کہ بادشاہ دمشق کو علت برص تھی عیاذاً باللہ منہا اور اوس ملک نے ایک پیک حکام بنی اسرائیل پاس بھیجا
تا کوئی طبیب حاذق ارسال کرین انہون نے بحضرت یسعؑ حوالہ کیا جب انکی خدمت مین حاضر ہوئے اور احوال کہا حضرت
نے فرمایا بادشاہ کو چاہیے کہ جوی آب مین اوترے تا علت زائل ہووے وہ رسول مایوس و ملول ہو کر پھر گیا اور کیفیت
حال معروض کی جو لوگ عقیل و فہیم تھے اونہون نے کہا تجربہ سخن یسعؑ منجملہ لوازم احتیاط سے ہی بادشاہ نے پانی مین اوترکر غوطہ
تمام اعضا دھوئے اور جب باہر نکلا تو مرض بالکل زائل پایا چنانچہ بادشاہ نے خوش و خرم ہو کر ملبوسات قیمتی اور بدرہاے
زر حضرت کی خدمت مین بھیجے اور حضرت نبوی نے کچھ اوسمین سے قبول نکیا لیکن خادم کو طمع پیدا ہوئی عقب قاصد جاکر دو
بدرے زر کے لیے اوسیوقت حضرت یسعؑ کو نور باطن سے خبر ہوئی خادم پر لعنت کی کہ وہ خادم بعلت بادشاہ دمشق مبتلا ہوا
آٹھوین یہ کہ آفت غلہ اور قحط عظیم دیار شام مین واقع ہوا اطراف و جوانب سے لشکر غنیم بنا بر محاصرہ بنی اسرائیل مشغول
ہوا اثناے اس حال مین حضرت نے قوم کو بشارت دی کہ کل غلہ ایسا ارزان ہو گا کہ آدمی تعجب کرینگے حاجب بادشاہ نے

سنکر استہزا کیا اور کہا اگر حق سبحانہ تعالی آسمان کو سوراخدار کرے اور اوسمین سے غلہ برسے جب بہی ارزانی غلہ محال ہے حضرت
الیسع ع نے کہا تَرٰاہُ وَلَا تَاکُلُ مِنْہُ یعنے تو دیکہیگا اوسکو اور نہ کہاویگا اوسمین سے بہرحال دوسرے دن صبح کو دشمنونکی کانون مین
قعقعہ سلاح اور صہیل اسپان یعنے کہڑکہڑاہٹ ہتہیارونکی اور آواز ہنہناہٹ گہوڑونکی غیب سے پہونچی اور یہ بہاگے
اور بنی اسرائیل تنگنای محاصرہ سے نجات پاکر باہر گئے اور اطعمہ اور اغذیہ انکے تصرف مین لائے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ
پہر کسینے التفات طرف مطعومات کے نکیا اور باتفاق بر سر صاحب کے جسنے استہزا کیا تہا جمع ہوئے اور اوسکو بخواری تمام ہلاک کیا
قوبین یہ کہ ہنگام وفات اپنی بادشاہ عصر کو خبر کی کہ تین مرتبہ لشکر مصر پر ظفر پاویگا مطابق بشارت صورت واقعہ ظہور مین آئی
اور بعض تاریخ مین مرقوم ہے کہ [illegible] اور معجزے بہت ہین کہ ذکر انکا موجب تطویل ہے اور چونکہ [illegible] بنی اسرائیل متابعت
انکی بجا لاتے تہے اور کبہی مخالفت کرتے تہے خاطر عاطر انکی اس جہت سے ملول رہتی تہی آخر الامر حضرت باری مین مناجات کی اور برائے
رفیق اعلی اور مصاحبت حضرات انبیا استدعا کی بعد قبول اجابت ذی الکفل کو طلب کیا اور اپنا خلیفہ اور جانشین کر دیا اور روح
نازنین انکی علیین مین پہونچی فصل پانچوین احوال ذی الکفل علیہ السلام کے بیان مین اختلاف ہو رہا ہے علما کو ذی الکفل
کو نسبت پیغمبر ہے ایک طائفہ کہتا ہے کہ خرقیل ہین اور بعضے کہتے ہین کہ بشر بن ایوب صابر ہین کہ اصلی نام انکا بشر تہا اور قول ارجح
کہ وہ وصی حضرت الیسع بن اخطوب ہین اور خرقیل اور بشر بن ایوب کو بہی ذی الکفل لقب ہوا [illegible]
انکی رسالت پر کلام حضرت مالک الملک ناطق ہے چنانچہ سورۂ انبیا مین شمول پیغمبرونکی انکی بہی توصیف فرمائی وَاِسْمٰعِیْلَ
وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْکِفْلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ وَاَدْخَلْنٰہُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّہُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنے اور اسمعیل کو اور ادریس کو
اور ذوالکفل کو ہدایت دی اور ہر ایک تہا صبر کرنے والون سے اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنی کے تحقیق وہ تہے صالحون سے
کتاب اسول الاصفیا مین مرقوم ہے کہ یہ لقب اسواسطے مخصوص ہوئے کہ دعا حضرت الیسع بن اخطوب کو در باب ترغیب
بنی اسرائیل اور ارشاد اور ہدایت انکے اور مداومت توریت اور احکام اوسکے کفیل ہوا تہا اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ تحقیق لقب
کا یہ سبب ہے کہ ذی الکفل ایک بادشاہ کی ملوک شام سے مقرب اور اوسکے نزدیک قرب اور منزلت بہت رکہتے تہے اور اوس بادشاہ
کو بنی اسرائیل کے ساتھ نہایت عداوت تہی اکثر انکے دیار کی تسخیر کا قصد کرتا اور جو اوسکی فوج کے ہاتہ آتا تہا اوسکو قتل کرتا تہا اکثر [illegible]
جرار اوسنے بحرب بنی اسرائیل بہیجی اور انہون نے بعد مقابلہ اور مقاتلہ کے سو نفر علما اور صلحا اور فضلا کی [illegible] کر کے بادشاہ کی خدمت
مین ارسال کیے اور اوسنے چاہا کہ قیدیون کو سیاست کرے حضرت ذی الکفل نے اس امر سے اطلاع پائی جلدی سے بادشاہ کی پاس آئے

اور انکی عقوبت کو تاخیر مین ڈالا اور کہا اب یہ بیگناہ ہین اور زمان سیاست گذر گیا اس جماعت کو مجھے سونپ دیجیے اس امر کا
متکفل ہون کہ سبکو موقف سیاست مین حاضر کردونگا بادشاہ نے سبکو انکے حوالے کیا اور حضرت ذی الکفل نے بنی اسرائیل
کو گھر لیجا کر ہتکڑیان اور بیڑیان نکال ڈالین اور بہ تعظیم و تکریم پیش آئے بعد از اطعام طعام اور کلمہ و کلام التفات انجام آدہی رات
کو سب اسیرونکو چھوڑ دیا جب اوس طائفہ نے قید و دشمن سے نجات پائی اور ذی الکفل بھی خطاب اور عتاب بادشاہ سے محفوظ
رہے اوس دن سے یہودیون مین اس لقب کیساتھ مخصوص ہوئے اور بعد اس صورت کی بمدارج نبوت سرفراز اور بمعارج رسالت
ممتاز ہوئے ۔ صدر الدین صفہانی منتخب المعارف مین کہتا ہے کہ حضرت باری تعالی نے ذو الکفل کو ایک بادشاہ ملوک عمالقہ
سے بھیجا کہ اوسکو کنعان کہتے تھے تا بقبول ایمان دعوت کرین بادشاہ نے کہا مجکو معلوم ہے کہ مجھسے خطاہای عظیم سرزد ہوئی کبائر
اور جرات اور جسارت گناہ پر مین نے بہت اقدام کیا ہے اب جو تو دلالت کرتا ہے مجکو ایمان لانیکے واسطے حجت چاہیے کہ بعد از وفات
میرے ساتھ رہے تا تصحیح ایمان میرے واسطے واجب ہووے اور الاین کیا یا اوس کہ میرا ایمان مقبول ہے یا نہین حضرت ذی الکفل نے
اس امر کو قبول کیا اور رقعہ کفالت لکھکر اوسکو دیا اور بادشاہ نے اوس رقعہ کو لیکر ترک سلطنت کیا اور بطاعت الہی مشغول ہوا
تا آنکہ اسکی اجل موعود پہونچی اور اوس خط کو اسکے ساتھ دفن کیا حق سبحانہ تعالی نے کفالت ذی الکفل مقبول فرماکر اوسکو بہشت جنان
اور بمدارج درجات پہونچایا ۔ کہتے ہین اوس جماعت نے کہ ہنگام دفن اوس خط کو دیکھا تھا گواہی دی اور بہ نبوت ذی الکفل مقر
ہوکر مسلمان ہوئے حضرت ذی الکفل نے پھر دوبارہ سب قوم کو بہ نزول جنان اور مصاحبت حور و غلمان کفالت کی اور
لقب انپر بامتداد روزگار جاری رہا جب ایام رحلت انکے قریب آئے صحبت ملائکہ عظام اور ارواح کرام مین صدر فردوس اعلیٰ
مین خرامان ہوئے اور بعض بلاد شام مین دفن کیے گئے ابیات جہان را بہ یکگونہ نہ رسم و راہ ÷ نہ بیداد و آزرم کس را نگاہ
بپایان رساند چندین ہزار ÷ نیامد بپایان ہنوز این فسانہ فصل چھٹی احوال اشمویل پیغمبر علیہ السلام اور حال عالی امام اور
طالوت اور جالوت کا ۔ شرح قصہ اشمویل پیغمبر یہ ہے کہ جب ایام نبوت عالی امام علیہ التحیۃ و السلام مین ضعف اور فتور باحوال
بنی اسرائیل لاحق و عارض اور تفرق اور تمزق انمین ظاہر اور پیدا ہوا اور اعادی اور خصوم نے غالب ہوکر قلع اور قمع بر امت
مصروف کی اور تفرق اور پراگندگی یہود واجب جانکر غارت اور تسبیا و تاراج و قتل لازم جانا اور عمالقہ معاربہ نے ظفر پاکر
تابوت سکینہ کو مع چار سو چالیس پیغمبر زادون اور بادشاہ زادون کے ہمراہ اپنے دیار مین لیگئے اور بقیۃ السیف پر خراج اور جزیہ مقرر کیا
اوس جماعت نے بحضرت رب العزت مناجات کی اور ایک پیغمبر مرسل طلب کیا تا بمعاونت اور ہدایت اوسکے بدفع اذیت خصمان

کشم انتقامی ز تو بعد ازین + که هر کس که او بشنود حکم آن + شود گوشش از هیبت آن گران + بذات قدیم معلای خویش + بافعال و اوصاف و اسمای خویش + بسری که واضح شد از قدرتم + بنوری که ظاهر شد از حکمتم + بعز و جلای که هستش بقا + بملکی که ایمن بود از فنا + که این سلطنت باز گیرم ز تو + همان جان بزاری برآرم ز تو + گناهی که اولاد تو کرده اند + وزان نام عصیان برآورده اند + بخشایم آن کرده از هیچ راه + نه توبه پذیرم از ایشان نه آه + ز تقصیر کردارشان نگذرم + بزاری و قربان شان ننگرم + از آن ان بر ایشان سرآرم جهان + که بر خلق عبرت بود جاودان +

بعد ازین خطاب منقطع ہوا اور شموئیل نے عالی امام کے پاس جا کر مضمون رسالت جیسا کہ سنا تھا مشرح بیان کیا عالی امام نے رضا بقضا کر کہا لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَهُوَ اَعْدَلُ الْعَادِلِیْنَ اور اوسی سال میں کہ سال چہلم سن شموئیل کا تھا عالی امام فرزندوں سمیت بموجب ارشاد کے دار فنا سے دار البقا رحلت کی اور حکومت اور نبوت بنی اسرائیل کی شموئیل کو قرار پکڑا اور جب وہ نبی اکہتر برس جئیے اور سیاست قوم میں اشتغال کیا اوس وقت بھی اوسکے فرزندوں نے اپنی اولاد کو تفویض کیا اوسپر کہ اون دونوں فرزند ضعف ہو دیانت سے پہنچا اور حکم قوم دگرگون ہوئے سب شموئیل کے پاس آئے اور حاکم موافق طلب کیا کہ وقت فضا اور معاونین ہوں اور معاون ہوں چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا یعنے کیا نہ دیکھا تو نے طرف سرداروں بنی اسرائیل کے پیچھے موسی کے جب کہا اونہوں نے واسطے نبی اپنے کے مقرر کر واسطے ہمارے بادشاہ لڑیں ہم بیچ راہ اللہ کے کہا اوس نبی نے آیا نزدیک ہے تم اگر لکھا جاوے اوپر تمہارے لڑنا یہ کہ نہ لڑو تم کہا اونہوں نے اور کیا ہے ہمکو یہ کہ نہ لڑیں ہم بیچ راہ اللہ کے اور تحقیق نکالے گئے ہم گھروں اپنے سے اور اولاد اپنی سے شموئیل نے بعد از لوازم محبت اور اخذ عہود و مواثیق و عقائد اور سوال انکا حضرت کبریائی سبحانی میں مسئلت کیا اور پس از یقین اجابت اپنی امت کو خبر دیا آیت وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا یعنے اور کہا واسطے اونکے نبی اونکے نے تحقیق اللہ نے مقرر کیا واسطے تمہارے طالوت کو بادشاہ کہ نہ وہ خاندان نبوت سے ہوگا اور نہ وہ دودمان سلطنت سے اور اوسکو لوگ شاوک کہتے ہونگے کسواسطے کہ اوس زمانہ میں سبط نبوت مخصوص باولاد لاوی تھا اور سلطنت بفرزندان یہودا اور طالوت کہ اوسکو شاوک بھی کہتے تھے سبط ابن یامین سے تھا آیت قَالُوْۤا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ یُؤْتَ

ضمیر کہکر درپے انتقام ہوئے اور اسّی ہزار آدمی جنگ جوئی اور پرخاش خوئی پر کمر کاب طالوت بنا بر شوق لقای جالوت
روانہ ہوئے جب جالوت نے توجہ لشکر سے خبر پائی جلد بیسے سباب جنگ مہیا کر کر انکے مقابلہ مین آیا اور چونکہ شموئیل نے طالوت سے
کہا تہا کہ اس جماعت مین سے اندک فوج تیرے ساتھ موافقت کریگی اور باقی مخالفت اور قصہ بیابان اور غلبہ عطش اور ابتلای
تجرع آب بیان کیا تہا آیہ فلما فصل طالوت بالجنود قال ان الله مبتليكم بنهر فمن شرب منه فليس مني ومن لم
يطعمه فانه مني الا من اغترف غرفة بيده فشربوا منه الا قليلا منهم یعنے پس جب جدا ہوا طالوت ساتھ لشکرون کے
کہا تحقیق اللہ آزمانے والا ہے تمکو ساتھ نہر کے پس جو کوئی پیے اوس مین سے نہین مجھسے اور جو کوئی نہ چکھیگا اوسکو پس تحقیق وہ مجھسے
ہے اور جو کوئی بہرے ایک چلو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس پیا انہون نے اوس مین سے مگر تہوڑون نے اونمین سے نہ پیا جب لشکر طالوت
اوس بادیہ مین پہونچا شموئیل نے انسے کہا کہ تم اس بیابان مین شدت حرارت آفتاب سے مشوش ہوگے اور تشنگی غالب ہوگی جب پانی
پیو تو ایک گھونٹ سے زیادہ نہ پینا کہ جو کوئی قدر کفاف سے زیادہ پیےگا یا پانی برو ذخیرہ اپنے ساتھ رکھیگا معرض عتاب باریتعالی
مین پڑیگا اور مہبط قہر الٰہی ہوگا اور قطعاً پیاس اوسکی تسکین نپاویگی اور فیض ایسی فتح عظیم سے بے بہرہ رہیگا سب اہل قوم ان
نصایح پر لبیک سمعاً اور طاعتاً کہکر روبراہ ہوئے جب بیابان سے باہر آئے اور مابین فلسطین اور اردن کے اوس ندی پر کہ موعود
ہوئی تہی پہونچے شدت عطش سے پانی مین اوتر پڑے اکثر اہل لشکر شدت عطش سے ضبط نکر سکے جسنے ایک گھونٹ پانی پیا سیراب
ہوا اور جسنے زیادہ نوش کیا یا بہت ذخیرہ تصرف مین لایا ویسا ہی پیاسا رہا اور طالوت اپنے چار ہزار مطیعون کے ساتھ متوجہ
جالوت ہوا اور چھتیس ہزار نفر نے کہ عصیان کیا اور مخالف ہوئے تہے وہین کہڑے رہے اور جالوت لاکھ آدمی تیغ زن اپنے ساتھ
لیکر مقابلہ مین آیا جب دونون لشکر متقارب ہوئے اصحاب طالوت نے فریاد کی آیہ لا طاقة لنا اليوم بجالوت وجنوده یعنے
نہین طاقت ہمکو آجکے دن ساتھ جالوت کے اور لشکرون اوسکے کہ جو اکثر نے تخلف کیا کہتے ہین کہ سب وہ چار ہزار تین سو تیرہ
آدمیون سے زیادہ نہتے بعدد اصحاب بدر تو رہ گئے اور باقی پہر گئے اور اوس گروہ نے باین مضمون آیہ كم من فئة قليلة
غلبت فئة كثيرة باذن الله یعنے بہت ہوا ہے کہ جماعت تہوڑی غالب آئی ہے جماعت بہت پر ساتھ حکم اللہ کے ۔ قاصد
جہاد جالوت ہوئے اور طالوت ساتھ اون دلیران صف نبرد کے کہ شجاعت اور جلادت مین سرآمد روزگار تہے از روی نیاز
بحضرت کارساز بندہ نواز دست بدعا ہوا اور کہا آیہ ربنا افرغ علينا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين
ای پروردگار ہمارے ڈال اوپر ہمارے صبر اور ثابت رکھ قدم ہمارے نکو اور مدد کر ہمکو اوپر قوم کافرون کے ۔ اور جب جالوت نے

قلت سپاہ طالوت مشاہدہ کی اوسکو عار آئی کہ تین سو تیرہ آدمیون سے کیا صف آرائی کرون لاجرم بذات خود آہنگ جنگ کیا اور ایک اسپ ابلق پر سوار ہوکر اور سلاح جنگ آراستہ کرکے میدان مین آیا اور طالوت کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا اور کہا اب طالوت آپ باہر نہ آوے اور کسیکو میرے روبرو بھیجے تا اوسکے ساتھ بخت آزمائی کرون طالوت نے ایک شخص سے ندا دلوائی کہ جو کوئی مبارزت جالوت مین میدان کارزار مین قدم رکھے اور قتل کرے اپنی بیٹی اوسکو دون اور اوسکا دست حکومت اپنے ملک پر رکھون ہرچند اوس منادی نے ندا کی مگر کسینے بیم صولت اور شوکت جالوت سے جواب نہ دیا کسواسطے کہ یہ ایک کافر زبردست تہا بہ نہایت جسامت اور جلادت اور جرات اور جسارت مین نظیر اور عدیل اپنا نہین رکہتا تہا آخر الامر حضرت داؤد بغل مین سے نکل کر بمقاومت جالوت مثل شیر ژیان میدان مین برآمد ہوئے اور اوس سے مقابلہ کیا چنانچہ انکے قصے کی تفصیل آگے لکھی جاتی ہے **باب پندرہوان** قصہ داؤد بن ایشا علیہ السلام مین اور اس باب مین چار فصل ہین **فصل پہلی** نسب اور خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور جانا انکا مقابلہ جالوت مین — انوار التنزیل مین اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ حضرت داؤد نو پشت میں یہودا ابن یعقوب پیغمبر کو پہونچتے ہین اور ایشا باپ انکی ایک قول سے تیرہ فرزند رکہتے تہے سب مین چہوٹے حضرت داؤد تہے اور از روے جثہ بہی نسبت اور بہائیونکے دبلے پتلے تہے اور یہ بموجب اشارہ پدر فلاخن یعنے گوپہن اور توبرہ سنگ اور ایک عصا ہمیشہ اپنے پاس رکہتے تہے اور شبانی کیا کرتے تہے کہتے ہین کہ انہون نے اوائل حال مین اپنے باپ سے کہا کہ میرا سنگ فلاخن جس چیز پر پہونچتا ہے گرا دیتا ہے انہون نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایزد تبارک و تعالی تجکو حاکم قلعون کا کریگا — پہر انہون نے دوسری مرتبہ کہا کہ آج مینے دیکہا کہ فلانے جنگل مین ایک شیر مہرا رام ہوا اور اوسپر مینے سوار ہوکر اوسکے کان پکڑ لیے اور اوسنے میری اطاعت اور تابعداری کی انکے باپ نے جواب دیا کہ حضرت ذو المنن ایک مرد عظیم مرتبہ کو تیرا مسخر کریگا — پہر ایکدن اپنے باپ سے انکو کہا کہ جب پہاڑونکی سیر مین تسبیح کرتا ہون توسب پہاڑ میری موافقت سے تسبیح کہتے ہین ایشا نے کہا تجکو بشارت ہو کہ بخشندہ بے منت خیر اور کرامت تجکو ارزانی فرمائیگا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ جب طالوت بجنگ جالوت مامور ہوا حضرت اشموئیل کو وحی پہونچی کہ قاتل ایشا کی فرزندونمین سے ہوگا کہ جب وہ سینگ کہ اوسمین روغن قدس ہے اوسکے سرپر رکہیگا وہ جوشش کہا کر مانند تاج اوس نیک بخت کے سرپر کہڑا ہوجاویگا اور فلان جوشن اوسکے قامت پر پورا آوے گا نہ دراز ہوگا اور نہ کوتاہ حضرت اشموئیل نے گہر جاکر ایشا کی فرزندون کو طلب کیا اور انہون نے بارہ فرزندونکو اشموئیل کے پاس بہیجدیا لکہا ہے کہ یہ سب جوانان زیبا طلعت اور خوبصورت

اے داؤد مین حجر اسحاق ہون کہ اپنے فلان دشمن کو دست مبارک سے ہلاک کیا ہے جالوت کو بھی مین ہی قتل
کرونگا حضرت داؤد نے اوسکو اوٹھا کر اپنے توبڑے مین رکھہ لیا چند قدم چلے تھے کہ اور ایک پتھر سے آواز سنی کہ اے داؤد مجھکو
اوٹھا لے کہ مین حجر یعقوب ہون کہ فلان فلان اعدا کو مجھسے مارا اونہون نے اوسکو بھی اوٹھا کر توبڑے مین ڈال لیا بعد لحظہ کے
اور پتھر نے صدا دی کہ اے داؤد مجھکو اوٹھا لے کہ مین حجر ابراہیم ہون کہ اوسنے اپنے دشمنونکو مجھسے قتل کیا ہے حضرت داؤد نے
اوسکو بھی اوٹھا کر توبڑے مین رکھہ لیا جب لشکر مین پہونچے تو منادی ندا کرتا تھا کہ بادشاہ کہتا ہے کہ جو کوئی مبارزت جالوت
پر مبادرت کرے اور اوسکو قتل مین لاوے اپنی بیٹی اوسکو دون اور اپنے ملک مین سہیم اور شریک کرون ہرگاہ یہ ندا حضرت
داؤد کے کانمین پہونچی اپنے بھائیون سے کہا کہ تم کسواسطے مقابلہ جالوت مین نہین جاتے اور اوسکو قتل نہین کرتے تا داماد اور
شریک بادشاہ کے ہوجاؤ انکے بھائیون نے کہا محض جنون اور بیوقوفی سے یہ کلام کرتا ہے کیا تو نہین جانتا کہ اوسکے مقابلہ او
مقاتلہ کی طاقت کوئی نہین رکھتا حضرت داؤد نے کہا مین معرکہ جالوت مین جاکر اوسکو قتل کرتا ہون اخوان نے کہا خاموش
کہ تو حلیہ تجربہ سے عاری ہے اور خیال باطل حضرت داؤد بعد رخصت نہ دینے بھائیون کے ندا کرنیوالیکے پاس گئے اور کہا تو جاکر بادشاہ سے
عرض کر کہ وہ شخص کہ قدم مبارزت جالوت مین رکھے اور دمار روزگار اوسکا اٹھا دے مین ہون منادی نے طالوت بادشاہ سے
جاکر عرض کیا کہ کوئی مقابلہ جالوت کا قبول نہین کرتا الا ایک لڑکا ہے بنی اسرائیل مین سے کہ وہ اقبال کرتا ہے بادشاہ نے
انکو بلوایا اور حال استفسار کیا حضرت داؤد نے کہا اے بادشاہ اگر تو اپنے وعدہ پر وفا کرے تو مین ابھی جالوت کو مع لشکر اوسکے
مقہور کرون طالوت نے اس حدیث سے متعجب ہوکر کہا تو باین حقارت جثہ اور ضعف قوی جالوت کی برابری کیونکر کریگا
کہ وہ شخص شدید البطش قوی ہیکل ہے تو نے کچھہ طعن اور ضرب مین اپنے نفس کی آزمایش کی ہے حضرت داؤد نے جواب دیا
کہ ہنگام رعایت اغنام جب کوئی شیر یا پلنگ میری گوسپندون کا قصد کرتا ہے تو مین بجہہ زور آزمائی دشمن فرسائی اپنے سے
اوسکی گردن مروڑ کر بے واسطہ تیغ و خنجر اوسکے اعضا پارہ پارہ کرڈالتا ہون القصہ جب طالوت نے حضرت داؤد کو حرب دشمن
مین سچا پایا اسپ اور جوشن اپنا انکو دیکر بجنگ جالوت بھیجا کہتے ہین کہ وہ ایک جوشن تھا کہ شمویل نے طالوت کو تفویض
کیا تھا کہ جسکی قامت پر یہ درست آویگا اوسکے ہاتھ سے جالوت مارا جاویگا چنانچہ وہ جوشن حضرت داؤد علیہ السلام کے بدن
ہمایون مین درست آیا طالوت اس صورت سے خوش ہوا جب وہ بلند مرتبہ گھوڑے پر سوار ہوکر چند قدم آگے چلے پھر مراجعت
کرکر گھوڑے پر سے اوترے اور اسپ و جوشن بادشاہ پاس بھیجدیا طالوت اور اوسکے ہمراہیون نے کہا کہ یہ لڑکا شاید جالوت کو

ستوحش ہوکر اوسکے مقابلہ کرنے سے پشیمان ہوا ہے حضرت کو اپنے پاس بلایا اور سبب ردّ اسپ و سلاح پوچھا حضرت نبوی
نے فرمایا کہ مجکو اسپ و سلاح لڑنے کی عادت نہین ہے اگر اجازت ہو تو برسم معتاد میدان کارزار مین جاؤن بادشاہ نے
کہا تمکو اختیار ہے حضرت داؤد علیہ السلام مع فلاخن اور توبرہ اور عصا جالوت کے مقابلے کو گئے اور اوسنے پوچھا کہ تو کیون آیا ہے
جواب دیا کہ مین آیا ہون کہ تیرے ساتھ محاربہ کرون اور تجکو قتل کرون جالوت نے بر سبیل استہزا و تمسخر کہا کہ کیا تم ہتھیار سے
لڑے گا کہا عصا سے وہ بولا کہ جتنے طاقت اور قوت تجھ مین ہے اس عصا کو مجہپر مار حضرت داؤد نے اپنے فلاخن کیطرف اشارہ
کیا اور بعد از قیل و قال اور جواب و سوال حضرت داؤد نے دست مبارک توبرے مین ڈالا کہ وہ تینون پتھر کہ بہنڈ ہو کر ایک پتھر
ہوگئے تھے اوسمین سے نکالا اور فلاخن مین رکھکر جالوت کیطرف پھینکا اور زبان بحمد ملک منان کھولی اوسوقت فرشتون
اور وحوش و طیور اور شجر اور حجر نے انکے ساتھ تکبیر کہی چنانچہ ولولہ اور غلغلہ زمین و آسمان مین بلند ہوا اور آوازہاے باہیبت
اعدا کے کانون مین پہونچی اور خوف و ہراس نے دشمنون کے دل پر غلبہ کیا اور ایک باد تند چلنی شروع ہوئی اور خود جالوت
کہ ایک روایت سے ایکسو بیس رطل تھا سر نامبارک پر سے اوڑگیا اور وہ پتھر ہوا مین جاکر تین ٹکڑے ہوگیا ایک قطعہ اوسکی پیشانی
مین لگ کر دماغ مین گھسکر گُدّی کی راہ نکل گیا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر پڑا اور دو ٹکڑے میمنہ اور میسرہ کیطرف گرے
تو مخالفان دین بھاگے اور بنی اسرائیل نے لشکر اعدا کو تہ تیغ بیدریغ قتل کرنا شروع کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے بجیفہ
جالوت پہونچکر اوسکا سر تن سے جدا کیا اور طالوت کے آگے لاکر زمین پر ڈالدیا کہ خدا تعالی فرماتا ہے آیہ فَهَزَمُوهُم
بِإِذْنِ اللَّهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ پس شکست دی اونکو ساتھ حکم اللہ کے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو۔ اور
اہل توحید نے فرحان اور شادان مظفر و منصور دیار کو مراجعت کی بالجملہ بعد از چند روز حضرت داؤد نے جالوت سے کہا کہ اب اپنے
وعدہ کو وفا کیا چاہیے چونکہ بادشاہ اپنے کہنے سے پشیمان تھا یہ کلام اوسکو ناگوار معلوم ہوا اور مع ذالک حضرت داؤد سے
کہا کہ مین اپنے وعدہ پر قائم ہون لیکن مہر میری بیٹی کا اس زمانے کی لڑکیون کے مخالف ہے اب کچھ اور تجکو کرنا چاہیے حضرت
داؤد نے پوچھا وہ کیا ہے جواب دیا تین سو نفر اعدا کی زبانین کاٹ کر حاضر کرتا اپنی بیٹی تجکو دون اور طالوت نے ایسا گمان
کیا کہ داؤد حصول مطلب سے عاجز رہے گا بلکہ شاید اثناے طلب مین مارا جاویگا جب حضرت داؤد نے یہ کلام سنا بہ نیت جہاد
وطن سے باہر چلے اور لشکر جرار کو ہزیمت دیکر ایک جماعت کو گرفتار کیا اور اونمین سے تین سو نفر کی زبانین کاٹ کر طالوت
کو پہونچائین مگر وہ بدستور مقدمہ داؤد مین متوقف رہا تا آنکہ مشایخ بنی اسرائیل نے حضرت شموئیل کے سامنے طالوت کو بہت سی

ملامت کی بادشاہ نے طوعاً او کرہاً ایک مخدرات حجلہ عصمت سے سلک ازدواج حضرت داؤد ؑ مین کھینچی اور یہ ذکر السنہ خاص و عام پر جاری ہوا مجموع بنی اسرائیل مقام اطاعت اور تبعیت حضرت داؤد ؑ مین گرویدہ ہوئے اور انکی دوستی نے ضمائر اقاصی و ادانی مین استقرار پکڑا اس سبب سے نائرہ حسد نے کانون سینۂ طالوت مین التہاب پایا اور جبتک حضرت شمویل زندہ رہے اوسکو مجال دم زدن نہوئی اور بعد از وفات آنحضرت بخوف انتقال ملک اپنے ایک فرزند سے کہا کہ داؤد ؑ کو مار ڈال کسواسطے کہ مین ڈرتا ہون کہ دولت و حکومت ہمارے خاندان سے بدر ہو وے داؤد ؑ انتقال کرے پسر طالوت نے ہرچند کہا کہ باوجود حقوق داؤد ؑ اس صورت کو کیونکر تجویز کرون اسکا منع موثر نہوگا اور باپ کو اوسیطرح مقام عداوت اور خشونت مین پایا مجبور و لاچار اپنی بہن کو آگاہ کیا کہ بادشاہ قصد قتل داؤد ؑ مین بجد ہے چاہیے کہ اوسکو تو آگاہ کرے تا وہ اپنی محافظت ملحوظ رکھے اور پھر طالوت نے درباب قتل داؤد ؑ اپنے وزیرون سے مشورت کی انہون نے کہا دفع اسکا اوسوقت میسر ہوگا کہ تیری بیٹی اس امر مین مساعدت کریگی طالوت اپنی بیٹی کے گھر مین آیا اور اوس سے کہا کہ تیرے باپ کا ایک مطلب ہے کہ انکشاف حال اوسکا تیری یاری اور معاونت پر موقوف ہے دختر نے پوچھا وہ کیا امر ہے تا مین سعی اور جہد تیری تحصیل مقصد مین مبذول کرون کہا قتل داؤد ؑ شوہر تیرا کہ باپ ہے دختر نے جواب دیا ای پدر ایسا نہو کہ داؤد ؑ اس امر سے واقف ہووے اور کمر عداوت باندہ کر تجکو اور مجکو ہلاک کرے طالوت نے کہا تو اپنے خاوند کو مجھسے عزیز زیادہ رکھتی ہے کہ اوسکے دفع مین میرے ساتہ موافقت نہین کرتی دختر نیک اختر نے کہا کہ یہ تدبیر ہلاک داؤد ؑ مین سعی ہو سکتی ہے اور یہ میرا کام ہے کہ ہنگام فرصت بادشاہ کو خبر کردون طالوت نے سنی اس کلام سے خورم و خوشدل بقصر سلطنت مراجعت کی اور اس عفیفہ نے اپنی شوہر کو قصد پدر سے مطلع کیا کہ تا شر بادشاہ سے احتراز واجب جانے اور بعد از اندک فرصت باستصواب داؤد ؑ ایک رات انکی قد کے برابر ایک مشک پر شراب پر حضرت داؤد ؑ کے کپڑے ڈالکر ایک تخت پر رکھدی کہ گویا حضرت داؤد ؑ سوتے ہین اور پھر بادشاہ سے جا کر کہا کہ آج مینے داؤد ؑ کو بہت شراب پلادی ہے اب وہ بیہوش اپنے سریر پر سوتا ہے اور کہتی ہین کہ انکی شریعت مین شرب شراب جائز تہا القصہ جب طالوت اس صورت سے مطلع ہوا فرصت غنیمت جانکر باشمشیر مثل قطرۂ آب حضرت داؤد ؑ کے سرہانے آنکر ایسی ایک ضرب ماری کہ مشک کو مع کپڑون کے دو ٹکڑے کردیا اور چند قطرۂ شراب اوڑکر اسکے منہ پر پڑے کہا خدا داؤد ؑ پر رحمت کرے کہ شراب پینے مین اعتدال مرعی نرکہتا تہا اور کیفیت ندامت طالوت مین اس حرکت سے اور عدم ندامت اور عاقبت کار اسکے مین روایات متعدد و مختلف ہین لیکن بعضے روایات پر اکتفا کیا جاتا ہے تا موجب تطویل نہووے بعضے روات کہتے ہین کہ طالوت نے گمان کیا کہ داؤد ؑ میرے ہاتھ سے

مارا گیا اوسیوقت پشیمان ہوا اور قصد کیا کہ شمشیر اپنے پیٹ مین مارے اسکی بیٹی نے مانع ہوکر پوچھا کہ اس حرکت کا کیا سبب ہے
طالوت نے کہا کہ داؤد کے مارنے سے مین پشیمان ہوا اسواسطے کہ جانتا ہون بنی اسرائیل اوسکے انتقام مین مجکو ہلاک کرینگے
اور جبار منتقم مجپر غضب فرماویگا لاچار اپنے ہاتھ سے آپکو مار ڈالون تا میرے گناہ کا کفارہ ہووے دختر نے جب گریہ و اضطرار
پدر مشاہدہ کیا کہا خاطر پریشان نہو کہ داؤد زندہ ہے طالوت متعجب ہوا اور اوسکی بیٹی نے حضرت داؤدؑ کو آواز دی اور
یہ کہ ایک کونے مین چپ رہے تھے نکل آئے اور طالوت سے کہا مین جانتا ہون کہ تونے باغواے شیطان یہ حرکت کی ہے
مینے تجکو عفو کیا اگر خداے عزوجل اس فعل کی جزا تجکو پہونچاوے مجکو اوسمین اختیار نہین ہے اور نہوگا اور ثقات سے
مروی ہے کہ جب طالوت نے یقین کیا کہ حضرت داؤدؑ قتل ہوگئے وہان سے اپنے قصر مین جاکر فارغ البال بیٹھا اور دوسری
شب اس قصے کی حضرت داؤدؑ نے طالوت کے سرہانے آنکر ایک تیر اپنے تیرونمین سے ایک سرہانے اور ایک پائینتی اور ایک داہنے
اور ایک بائین گاڑکر جلد ویسے چلے گئے جب صبح ہوئی اور طالوت خواب سے بیدار ہوا اون تیرونکو پہچانا اور جانا کہ حضرت داؤدؑ
زندہ ہین آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا حق تعالی داؤدؑ کو آمرزیدہ کرے کہ وہ کریم تر اور بزرگ تر مجھسے ہے کسواسطے کہ
مینے بگمان اس امر کے کہ اوسپر ظفر یاب ہون بے جہت اوسکے قتل کا قصد کیا اور اوسنے بعد صدور ایسی حرکت کے تنہا مجکو غافل
پایا اور میرے اوپر غالب آیا پھر بھی کچھ آسیب مجکو نہ پہونچایا القصہ حضرت داؤدؑ بعد ازین پوشیدہ اور پنہان شہر اور
بیابانون مین پھرتے تھے اور انکی بی بی نے آوازہ موت اپنے شوہر کو آویزہ گوش عالم کیا تھا۔ منقول ہے کہ ایکدن
طالوت نے حضرت داؤدؑ کو صحرا مین دیکھا اور گھوڑا انکے پیچھے دوڑایا حضرت داؤدؑ کہ خنگ تیز رو فلک پیما پر سوار تھے اور ہنگام
رفتار انکی گرد کو پیک صبا بھی نہ پہونچتا تھا بھاگ کر اوس جبار کی نظر سے غائب ہوگئے اور ایک غار مین جاکے چپ رہے اوسیوقت
بفرمان الہی ایک مکڑی نے آنکر جالا تنا اور طالوت کہ بعد لمحے کے وہان پہونچا مکڑی کے جالیکو دیکھکر محروم و مایوس پھر گیا اور
پس از مراجعت جواسیسونکو حکم دیا کہ حضرت کی تلاش مین رہین اور بواسطہ صدور ان افعال ناپسندیدہ کے علما اور احبار
یہود نے زبان طعن و ملامت طالوت پر کھولی اور اسکو حضرت کے تعرض سے منع کیا اس سبب سے طالوت نہایت غضبناک
ہوا اور اسنے بقتل اشراف مملکت کہ علما تھے فرمان دیا تو جہال کہ پیوستہ بعداوت اہل دانش مفاخرت و مباہات کرتے تھے
جہان کسی عالم کو پاتے بسر پنجہ قہر ہلاک کرتے تا بحدیکہ ایک عورت کو اسکے پاس لیگئے کہ علم سے بہرہ رکھتی تھی اور اسم اعظم
حق سبحانہ تعالی نے اوسکو تعلیم فرمایا تھا طالوت نے وہ ضعیفہ ایک چوبدار کو تفویض کی کہ قتل کرے مگر اوسنے بنظر اوسکی عفت اور صلاح کے

ہلاک کرنا مناسب نجانا اوسکو اپنے گہر مین چہپایا۔ کہا جب ایک مدت اس حال پر گذری طالوت کہ صاحب فراست تہا مشاہدۂ
بعض آثار قہر الٰہی سے اپنی کیے پر پشیمان ہوا اور تائب ہوکر ہر شب گورستان صحرا مین جاکر بافغان وزاری قیام کرتا اور کہتا تہا
دیکہیے توبہ اس بندۂ عاصی کی قبول ہوگی یا نہین۔ ایک رات آواز سنی کہ اے طالوت جو کچہ تجہسے کرنا تہا کیا کہ دمار روزگار علما اور
احبار بنی اسرائیل سے تو نے نکالا اب تو آیا ہے کہ ہمکو ایذا پہونچاوے مردونکو بہی نہین چہوڑتا کہ ایک لحظہ آسایش و آرام لیوین
یہ کیا حال ہے کہ زندے اور مردے تیرے ہاتہ سے اذیت پاتے ہین۔ طالوت کو اس کلام سننے سے حزن و اندوہ اور زیادہ ہوا اور حالت
اسکا سخت متغیر ہوا جب یہ حال خراب اسکا مہرہنگ مذکور نے دیکہا اسپر رحم آیا کہا مالکَ ایُّہا الملکُ یعنے کیا ہوا تجکو اے بادشاہ طالوت
نے کہا اپنے افعال ذمیمہ سے نہایت ندامت مین ہون اور نہین جانتا کہ توبہ میری بعز اجابت مقرون ہوگی یا نہین اگر تو جانتا ہے
کہ کوئی عالم میری اقلیم مین زندہ ہے رہنمائی کرتا حقیقت حال اوس سے استفسار کرون مہرہنگ نے جواب دیا کہ تیرا حال اوس بادشاہ
کی مثال ہے کہ اثنای سفر ایک قریہ مین پہونچا اور وہان مقام کیا اتفاقاً مرغ نے بیوقت بانگ دی بادشاہ خشمناک ہوا اور حکم دیا
کہ جتنے مرغ اس گاؤن مین ہووین مارو لیکن جب اکثر الوطار ان شاہی بقتل ہوے بادشاہ محل مین لائے پہر ہنگام خواب کہا صباح کو جب
خروس بولے مجکو بیدار کرنا کہ اوسوقت مین یہان سے کوچ کرونگا ایک خادم نے عرض کیا کہ اے بادشاہ یہ امر محال ہے کسواسطے
کہ آپ نے غصہ مین ایک مرغ کو بہی زندہ نہین چہوڑا ہے تا بوقت اوسکی بانگ کے تجکو بیدار کرین۔ طالوت کو اس کلام سے اور
زیادہ اضطراب ہوا مہرہنگ نے بعد از اخذ میثاق اوس سے کہا کہ من بعد امثال ان حرکات ناملایم پر اقدام نکرنا اور یہ بات عورت کو
سابق اوسکے قتل کے ساتہ مامور ہوا تہا اعتراف کیا طالوت نے اوس عجوزہ سے ملاقات کی اور قبول توبہ اور عدم قبول سے استفسار
کیا بوڑہیا نے کہا مین اس امر کو نہین جانتی لیکن شموئیل کی قبر پر جاتی ہون کہ وہان اس مشکل کا حل ممکن ہے پہر طالوت اور پیرزن
اور مہرہنگ اونکی مرقد مبارک پر حاضر ہوے اور اوس عورت نے بعد از مناجات اور رفع حاجات اسم اعظم شفیع لاکر کہا یا صاحب القبر
اُخرُج باذن اللّٰہ تعالیٰ یعنے اے صاحب قبر نکل ساتہ حکم اللہ تعالی کے۔ حضرت شموئیل قبر سے نکلے اور خاک سر سے جہاڑنے لگے
اور ان تینون آدمیونکو دیکہا متعجب ہوکر پوچہا کہ کیا قیامت قائم ہوئی ہے انہون نے کہا نہین طالوت کو ایک قضیہ درپیش آیا ہے
اور ایک مشکل پڑی ہے چاہتا ہے کہ تجہسے معلوم کرے کہ توبہ اسکی قبول ہوگی یا نہین حضرت شموئیل نے کہا اے طالوت تیرے بعد
تجہسے کیا صادر ہوا کہا یا نبی اللہ کوئی فعل ناپسندیدہ باقی نہین رہا کہ مینے اوسپر اقدام نہین کیا اور جو کچہ کیا تہا مشروحاً بیان کیا
حضرت شموئیل نے پوچہا کہ تیرے کو فرزند ہین کہا دس فرزند دلیر اور مردانہ رکہتا ہون کہا توبہ تیری اس امر پر منحصر ہے کہ ترک مملکت کر

سر اسباب جہانداری سے درگذرے اور مع اپنے فرزندون کے جہاد و غزا مصروف ہووے کہ تیری سب اولاد تیرے سامنے ماری جاویگی
اور تو شربت ناگوار انکی مصیبت کا پیوے اور بعد ازین آتنا اپہے کہ تو بھی بدرجۂ شہادت پہونچے اور جو کچھ کہ تینے کہا ہے اگر تو اوسکو
بجا لاوے شاید کہ حضرت باری سبحانہ تجکو بخشے اور تجپر رحمت کرے - حضرت شموئیل یہ بات کہکر قبر مین چلے گئے اور طالوت نے
اپنے گہر کو مراجعت کی اور اس امر کے غم سے کہ فرزند میرے ساتھ موافقت کرین یا نکرین اندوہ اسکو وجیند ہوا اور بستر ضعف و
ناتوانی پر گرا ایکدن اپنے بیٹون سے پوچھا کہ اگر تمہارے باپکو دوزخ مین لیجاوین کوئی تم مین سے ایسا ہے کہ آپکو اوسپر فدا کرے
سبھون نے کہا ہماری جانین تجپر نثار ہین مقصود بیان اس امر سے کیا ہے طالوت نے اپنی حدیث انابت اور حضرت شموئیل
کی اشارت سے کچھ بیان کیا فرزندون نے کہا اِنَّکَ لَمَقْتُوْلٌ یعنے بدرستیکہ تو کیا البتہ مقتول ہے کہا ان سب نے کہا ہم تیرے بعد
اپنی حیات نہین چاہتے ہین جو فرمایئے بطیب نفس بجا لائین طالوت نے متابعت اولاد سے خوش و خورم ہو کر حکم دیا کہ ابواب خزانے
کہولدین اور تہیہ اسباب حرب و جنگ کرین اور دلیران میدان وغا اور بہادران معرکۂ ہیجا کو ذکر کرین بعد ترتیب لشکر بنا بر مقابلہ
و مقاتلہ کفار کے روانہ ہوا اور بعد ملاقات فریقین اول اسکے ایک ایک فرزند نے میدان کارزار مین جاکر شربت شہادت نوش
کیا اور آخر سب کی طالوت نے آپکو قلب لشکر پر ڈال کر اتنا لڑا کہ شہید ہوا اور بعد از طالوت سلطنت بنی اسرائیل
حضرت داؤد پر مقرر ہوئی اور سب لوگون نے کمر اطاعت اور متابعت انکی پر باندہی **فصل دوسری** رسالت اور
خلافت حضرت داؤد علیہ السلام مین اور ذکر بعضے معجزون کا اور مبتلا ہونا انکا ساتھ ایک ذلت کی اور مسخ ہونا انکی قوم کا
بندرون کے - صاحب مواہب علیہ نے سورۂ نسا مین در ذیل آیۂ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا یعنے دی ہمنے داؤد
کو زبور اور سورۂ ص مین تحت آیۂ قولہ تعالی وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَہٗ
یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً کُلٌّ لَّہٗٓ اَوَّابٌ وَشَدَدْنَا مُلْکَہٗ وَاٰتَیْنٰہُ الْحِکْمَۃَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ
یعنے اور یاد کر بندے ہمارے داؤد صاحب قوۃ کو تحقیق وہ رجوع کرنے والا تہا بتحقیق مسخر کیا ہمنے پہاڑون کو ساتہ
اوسکے تسبیح کہتے تہے سورج ڈہلے اور سورج نکلے اور جانور اکٹہے کیے ہوئے ہر ایک واسطے اوسکی جواب دینے والے تہے
اور زبردست کی ہمنے سلطنت اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات - لکہا ہے کہ بعد انقضای ایام
حضرت شموئیل اور طالوت خلعت نبوت اور قبای سلطنت قامت حضرت داؤد پر راست آئی اور حشمت و مکنت اس مرتبہ کو پہونچی
کہ ہر دایت اول چار ہزار آدمی حراست اور حفاظت انکی کرتے تہے اور حضرت داؤد جامع تہے درمیان رسالت اور ایالت قال اللہ تعالی

يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ یعنی اے
داؤد تحقیق ہمنے تجھکو کیا ہے نائب بیچ زمین کے پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی
پس گمراہ کردیگی تجھکو راہ خدا کی سے۔ جب یہ امر خلافت پر مستقل ہوئے حضرت باری عز شانہ نے بہ نزول زبور کہ مشتمل تھی
مواعظ حکم الہی پر اونکو عالی اور مزاوہی سے انکو مخصوص فرمایا اور حسن صوت اس مرتبہ انکو بخشا کہ جو کوئی حضرت کی آواز سنتا تھا
شیفتہ اور بے قرار ہوتا تھا کہتے ہین کہ حلق مبارک سے ستر طرح کی آواز سنی جاتی تھی۔ وہب بن منبہ کہتا ہے کہ جب بقراءت
زبور مشغول ہوتے تھے وحوش و طیور اور بہائم اور سباع انکے گرد جمع ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو ضرر نہ پہونچاتا تھا اور
عین المعانی مین مذکور ہے کہ خوش آوازی حضرت داؤد کی اس مرتبہ تھی کہ جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے تھے تو تمام چرند
چرند اور پرند ایسے گرویدہ تھے کہ آواز دلنواز سنتے تھے اور جانوران پرندہ ہوا سے جان فرسا سے مضطر ہو کر آنکھون سے زمین
پر ڈالدیتے تھے اور معالم التنزیل مین سورۂ بقر مین فرمایا ہے وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ یعنے اور
دی اوسکو اللہ نے بادشاہی اور حکمت اور سکھایا اوسکو جو کچھ چاہا۔ لکھا ہے کہ آواز دلکش حضرت داؤد سے آب روان
بھی ٹھہر جاتا تھا اور یہ بھی تھا کہ جب چلتے تھے پہاڑ حضرت کے ہمراہ روان ہوتا تھا اور جب تسبیح کرتے تھے تو پہاڑ بھی حضرت کے
ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوران پرند حضرت کے سر پر صف باندھ کر خوش الحانی پر اپنا دل نثار کرتے تھے اور بہت آدمی
سننے والے بیہوش ہو جاتے تھے اور بعضے بیجان ہو جاتے۔ جبال اور طیور کی تسبیح سورۂ ص مین وارد کیا ہے کہ صاحب کشف الاسرار
نے لکھا ہے کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل انسانی کے خلاف ہے لیکن قدرت حق تعالے سے بدیع اور بعید
نہین ہے۔ چنانچہ تسبیح کنکرون کی دست مبارک حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شواہد قدرت اوسکی ہے
ہے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مثل قطرات باران اوسمین سے پانی ٹپک رہا ہے ایک ساعت توقف اور تامل
اوسکو دیکھا کیے کہ آیا اسکا سبب کیا ہے وہ پتھر گویا ہوا اور کہا کہ اے ولی خدا کتنے برس ہوئے کہ اللہ تعالی نے مجھکو پیدا کیا
اوسکی سیاست کے خوف سے اشک حسرت گراتا ہون اوس ولی نے مناجات کی کہ خداوندا اس پتھر کو امین کر دعا اونکی باجابت
مقرون ہوئی پھر اوس پتھر کو دیکھا کہ زیادہ قطرات اوسمین سے ٹپکنے لگے ولی خدا نے فرمایا کہ اے پتھر اب کیون روتا ہے جواب دیا کہ
پہلے خوف و خشیت سے روتا تھا اور اب شادی امن و سلامت سے جو اس درگاہ بے نیاز مین سوا گریہ و زاری کے
کے کچھ کام نہین ہے اور مشکوۃ اور مصابیح مین قاضی عیاض نے وارد کیا ہے کہ حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا ہے کہ زبور کی قرأت حضرت داؤدؑ پر اتنی آسان تھی کہ جب دواب کو زین کرینگے واسطے کہتے اور زبور شروع کرتے
ہنوز زین دواب پر درست ہونے پاتا تھا کہ زبور کو تمام و کمال پڑھ لیتے تھے کہتے ہین کہ ہر گاہ جن و انس حضرتؑ کی مطیع ہو کر
استماع آواز داؤدؑ سے محظوظ اور بہرہ مند ہونے لگے نائرہ حسد کا کانون ضمیر ابلیس پر تند و تیز مین التہاب پاکر اضطراب مین آیا
شیاطین کو جمع کیا اور پوچھا کہ توجہات قلوب خلائق داؤدؑ سے کس حیلہ سے پھیرین اور کس تدبیر سے اسکے ساتھ آدمی
اختلاط کم کرین خناسون نے جواب دیا کہ اس فن مین تو ہمسے دانا تر ہے شیطان نے کہا اختراع صوت مین کوشش کرنی
چاہیے کہ آواز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو کسواسطے کہ گرویدگی مخلوقات اس سے فقط خوش آوازی سے ہی اگر کوئی صوت خوب
گو کہ گلے سے نہ نکلے کانون لوگون کے پہونچے گی تو اوس کے شیفتہ ہو جاوینگے چنانچہ سبکی راے نے اس امر پر قرار پایا اور
ابلیس تلبیس نے بترتیب بربط اور مزامیر اور باجے اور سارے آلات لہو مشغول ہوا اور اسکے متابعون نے ان آلات کی بنانے اور
بجانے پر اقدام کیا سننے والے جادۂ مستقیمہ سے وادی ضلالت اور غوایت مین پڑے تفسیر معالم التنزیل اور مواہب علیہ
مین سورۂ سبا مین لکھا ہے کہ ایکدن حضرت داؤدؑ کی زیارت کیواسطے ایک فرشتہ آیا اور کہا اے پیغمبر اور خلیفہ خدا اوسکے اور
نسب اوس ہے کہ تیرا قوت تیرے کسب سے حاصل ہووے حضرت نے خداے تعالیٰ سے پیشہ کی درخواست کی حکم ہوا کہ زرہ گری کیا کر
آیۃ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا اِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ یعنے اور نرم کیا ہم نے
واسطے اوسکے لوہا کہ بناے زرہ پوری اور اندازہ رکھ ایکدوسرے کے پرونے مین اور عمل کرو اچھے تحقیق مین ساتھ اوس چیز
کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون پس نرم کیا خداے تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر لوہے کو بے آگ اور بے آلہ کے کہ آہن حضرت
داؤدؑ کے ہاتھ مین موم ہو جاتا تھا اور جو کچھ چاہتے تھے اوس لوہے کا بنا لیتے تھے اور معالم اور تیسیر مین لکھا ہے کہ ہر روز ایک
زرہ تمام و کمال بنا لیتے تھے اور وہ چھ ہزار درہم کو بکتی تھی چار ہزار درہم تصدق اور دو ہزار خرچ عیال کرتے تھے اور
لباب مین لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے جب وفات پائی تو ہزار زرہ تیار حضرت کے گھر مین موجود تھین روایت ہے کہ جو مدار
معیشت آپکا صرف قیمت زرہ پر منحصر تھا بسبب ضرورت ایکدفعہ انکی اہل نے اوسکے بنانے مین تعجیل کی آپ نے سہلا فرمایا
کہ اگر آج نہ بنیگا تو کیا ہوگا کل تک طیار ہو کر بک جاویگی اور تمہارا انجاح حاجت ہو ویگا بسبب اتفاق جب دوسرے دن آپ زرہ بنا کر
بازار مین لیگئے کسی نے اوسکو خریدا اور شام کو وہ اوسکے گھر مین لے آئے انہون نے تقاضاے زر قیمت کیا آپ نے پھر یہی فرمایا کہ کل بکجاویگی اور
تمہارا کام بند نہین رہیگا بسبب اتفاق چند روز تک یہی طور رہا ہر روز اوسکو لیجایا کرتے تھے اور کسی کے نہ لینے سے ناکام

پھر آتے تھے اور اونکی اہل ہر روزہ زیادہ تر تنگ کرتی تھی غرضکہ ایکدن عاجز ہو کر بجناب باریتعالی دعا کی ارشاد ہوا کہ
تمنے تکیہ اوسکے بلکنی پر کیا اور اوسکا ثمرہ دیکھا انشاء اللہ تعالی کیون نہ کہا تھا اب دیکھو طرف آسمان کے کہ ہمنے حجاب اوٹھا لیا ہے جب
اونہون نے اوپر دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ سب اونکے زہ ہین کھچی ہوئی کنگرہ ہاے عرش تلے مین آویزان ہین اور اوسوقت
ندا ہوئی کہ ہمسے لینی دینے والے ہین تمنے مخلوقات کو گمان کیا تھا حضرت نے استغفار کیا فی الحال ایک خریدار آیا اور بقیمت گران
مول لے گیا اور معالم مین تحت آیہ اِعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ یعنے عمل کرو ای آل داؤد
واسطے شکر کے اور تہوڑے ہین بندون میرے سے شکر کرنے والے - لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے تمام اوقات روز وشب کو
تقسیم کیا تھا انواع عبادات پر اور انکی تاکید سے سب اہل و اتباع مصروف طاعات رہتے تھے کوئی ساعت ایسی نہوتی تھی کہ
ایک اہل خانہ سے نماز کہڑا ہوا نہ ادا کرتا تھا اور آپ آدہی رات طاعت اور عبادت کے ساتھ گذارتے تھے اور ایکدن روزہ رکہتے
اور ایک دن افطار کرتے تھے اور مواہب علیہ مین سورہ ص مین لکہا ہو جاننا چاہیے کہ یہ قصہ نکاح حضرت داؤدؑ کے ساتھ
الکہ عدی کی بی بی کو اوریا نام تہا اسمین بہت اختلاف ہین بعضے اسطرح بیان کرتے ہین کہ شرع اور عقل اوسکو قبول کرنے سے انکار کرتی ہے
مگر جو کہ بصحت قریب معلوم ہوتا ہے اسطرح پر ہے کہ اوریا نے ایک عورت سے خواستگاری کی تہی اول اپنے ازدواج کی اور سبب رضامندی
طرف ثانی کے قریب تہا کہ نکاح ہووے اوس عورت کے ماں باپ کو اوریا کے ساتہ ناگہان کسی سبب تنازع ہوا اونہون نے
مناکحت انکی حضرت داؤدؑ نے اوسکے ساتہ عقد باندہا اور اس سے پہلے حضرت داؤدؑ کی ایک کم سو بیبیان تہین پوری سو ہو گئین
اور زاد المسیر مین لکہا ہے کہ عتاب الہی حضرت داؤدؑ پر اس سبب سے تہا کہ بعد خطبہ اوریا کے یعنے منگنی اوس سے حضرت داؤدؑ نے
منگنی کی اور مدارک مین ہے کہ تین سو سریتین یعنی لونڈیان حرم مین بہی تہین اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ناقلان اخبار سلف
بیان کرتے ہین کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل حضرت داؤدؑ کی مجلس مین ذکر کر رہے تہے کہ کوئی دن کسی بنی آدم پر ایسا نہین گذرتا کہ
کوئی زلت اوس سے صادر نہین ہوتی حضرت داؤدؑ نے اپنے دل مین کہا کہ مین دنکو محراب مین رہون اور کسب عادت عبادات
مین جہد اور سعی بلیغ کرون تا کوئی امر ناشائستہ مجہسے صادر نہووے اس جہت سے ارادہ ازلی اس امر پر متعلق ہوا کہ کوئی سہو انسے
وقوع مین آوے اور ایک جماعت کہتی ہے کہ سبب ابتلای حضرت یہ تہا کہ انہون نے ایکدن مناجات کی یارب ہمنے صحف مطہرہ
منزلہ سماوی مین پڑہا ہے کہ مجہسے پہلے پیغمبرونکو بعطایای ارجمند اپنی تو نے مخصوص کیا ہے اور بنظر عاطفت منظور کیا ہے ہمین نہین
جانتا کہ کس فعل نیک عمل مین لانے سے وہ مستحق تیری عنایت کے ہوئے تہے تاکہ ہدایت کرتا مین بہی اونکے ساتہ اقتدا کرون

اور ہوا ہے سبب سے تیری ہی محفوظ ہوں خطاب آیا کہ انبیاء سابق کو بانواع بلیات ہمنے مبتلا کیا اونہوں نے اوس حال میں بعروۃ الوثقای صبر تمسک کیا تو سزاوار اصناف الطاف میرے ہوئے تو حضرت داؤدؑ نے کہا مجھپر بھی کوئی بلا نازل فرما تا میں بھی بسبب مصابرت تیرے اکرام کا استحقاق پیدا کرون وحی آئی کہ اے داؤدؑ بلا کو عافیت پر تو نے اختیار کیا ایک حادثہ تیری جانب توجہ کریگا۔ بعضے کہتے ہین کہ یوم سہ شنبہ روز دوشنبہ ستروین ماہ رجب تہی اوس دن حضرت داؤدؑ محراب صومعہ مین زبور کے پڑہنے مین مصروف تہے کہ ناگاہ ایک طائر بصورت کبوتر کہ بدن اوسکا سونے کا اور پر اوسکے دیباچہ سے مکلل بدُر اور چونچ یاقوت احمر کی اور آنکہین زمرد کی اور پانوّن فیروزہ کے تہے روزن صومعہ مین سے آکر حضرت کے روبرو بیٹہہ گیا انہون نے اوسکی حسن و لطافت پر متعجب ہوکر اپنے دلمین کہا کہ اس جانور کو پکڑکے بیٹے کو دیا چاہیے کہ وہ خوش و خورم ہو جاوے گا جب انہون نے اوسکے پکڑنے کو ہاتہ بڑہایا وہ کبوتر پہدک کر دور ہو بیٹہا اور حضرت نے وعدہ صادق الوعدای الٰہی سے غافل ہوکر زبور چہوڑکر اوٹہے اور اوس کبوتر کیطرف متوجہ ہوئے وہ طائر اوسی روزن مین سے نکل کر اوڑ گیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کوٹہی پر چڑہ کر باطراف و جوانب دیکہنے لگے تا معلوم کرین کہ وہ جانور کہان گیا اس اثنا مین دیکہا کہ بجانب بوستان اوریا اوڑ رہا ہے کوٹہی کی منڈیر پر جاکر اوس باغمین نگاہ کی بے اختیار چشم مبارک ایک عورت صاحب جمال پر پڑی کہ کنارہ حوض پر نہا رہی تہی اور اوس عفیفہ نے جب صورت مرد بیگانہ کی دیکہی اپنے بدنکو بالون سے چہپا لیا حضرت نیچے صومعہ مین آئے اور انکی خاطر نے اوس عورت کیطرف میل کی دو خواصونکو حکم کیا کہ اوس جمیلہ کا حال استفسار کرین بعد التفحص عرض ہوئی کہ وہ عورت اوریا کی منکوحہ یا منگیتر ہے اور اوریا اون دنونمین رکاب ثواب خواہر زادہ حضرت داؤدؑ مین بجانب بلقا محاصرہ قلعہ مین مشغول تہا بعد ازین حضرت داؤدؑ نے ثواب کو کہلا بہیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ دیکر قلعہ کے دروازے پر بہیج تا اعدای دین شکست کہاوین اور قلعہ کو فتح کرے اور اوس زمانہ مین حال یہ تہا کہ جو کوئی تابوت سکینہ لیکر لڑائی مین جاتا تہا اتنا لڑتا تہا کہ فتحیاب ہوتا تہا یا مارا جاتا تہا مگر پہرتا اور بہاگتا نہ تہا القصہ جب ثواب نے مضمون فرمان حضرت اوریا کو پہونچایا وہ بجملہ ہمراہیون سے تہا اتنا لڑا کہ وہ حصن حصین مفتوح ہوا اور ثواب نے فتحنامہ حضرت داؤدؑ کو بہیجا انہون نے پہر پیغام کیا کہ اوریا کو بدستور معہود بمحاصرہ اور قلعہ کے بہیجے اور ثواب نے بنا بر فرمان واجب الاذعان اسکو اور قلعہ پر نامزد کیا اوسنے دوسرا قلعہ بہی فتح کیا آخر الامر ایک محاربہ مین شہید ہوا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا۔ اہل تحقیق اور تفسیر کہتے ہین کہ بہیجنا ثواب کا اوریا کو جنگ و قتال جملہ مفتریات سے ہے کسواسطے کہ ضمیرین پاک انبیا کی اسطرح کے حیلون اور قصدون سے مبرا اور منزہ ہین بلکہ سبب زلت حضرت داؤدؑ کو یہ تہا کہ انکی

خاطر مین گذرا کہ اگر اوریا کہین مارا جاوے تو اوسکی بی بی کو اپنے حبالہ نکاح مین لاوین اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ
اوریا کو حضرت نے طلب کیا اور اوس سے کہا کہ تو اپنی منکوحہ کو طلاق دے اوسنے قبول نکیا اور بعد از مدت اپنی غیبت سے
ایک مقام پر مقابلہ اور مقاتلہ مین شہادت پائی جب وہ قتل ہوا تو حضرت نبوی نے بعد از انقضاے ایام عدت اوس عفیفہ کو پیغام
بہیجا اوسنے کہا اس شرط سے راضی ہوتی ہون کہ اگر مجہسے فرزند پیدا ہو تو اوسکو اپنا ولیعہد اور خلیفہ کرو حضرت داؤدؑ نے اس
امر کو قبول کیا اور اوسکو اپنے نکاح مین لائے اور اوس سے حضرت سلیمانؑ پیدا ہوئے اور جب ایک مدت اس واقعہ پر گذری
حق سبحانہ تعالے نے چاہا کہ تنبیہ فرماوے کہ جب انبیا سے ایسا فعل وقوع مین آوے کہ ایک شخص کی منگیتر سے نبی اپنی منگنی کرے
یا کسی عورت شوہر دار کے خاوند کو قتل کروا کر اوسکی بی بی کو اپنے نکاح مین لاوے اوروں سے کیا بعید ہوگا - حضرت جبرئیلؑ
اور میکائیلؑ کو فرمان پہونچا کہ دونون بصورت مدعی اور مدعا علیہ ہوکر حضرت داؤدؑ کے پاس آئے اور ہر ایک کی جماعت فرشتونکی
ہمراہ تہی اور تفسیر کشاف مین ابن عباس سے نقل ہے اور معالم اور مواہب مین سورہ ص مین لکہا ہے کہ حضرت داؤدؑ نے دنکو
تقسیم کیا تہا ایکدن عبادت کرتے تہے اور ایکدن حکم فرماتے تہے اور ایکدن وعظ کہتے تہے اور ایکدن خاص اپنے مہمات مین مشغول
رہتے تہے اور جسدن کہ بالاخانہ پر عبادت کے واسطے آتے تہے تیس ہزار پاسبان اوسکے گرد کہڑے ہوجاتے تہے اور آدمیونکو اوپر جانے سے
منع کرتے تہے اتفاقاً ایکدن دو فرشتے بصورت انسان حضرت داؤدؑ کے گہر مین آنکر عبادت خانے کے اوپر گئے **قولہ تعالے**
وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ یعنے کیا آئی ہے تیرے پاس خبر جہگڑنے والونکی
جسوقت کہ دیوار پر چڑہ کر اوتر آئے عبادت خانے مین جسوقت کہ داخل ہوئے اوپر داؤدؑ کے پس ڈرا اونسے کہ بے اجازت
کیونکر چلے آئے **آیہ** قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ
کہا انہون نے مت ڈر ہم ہین دو جہگڑنے والے زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے اوپر بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتہ حق کے
اور مت زیادتی کر اور راہ دکہا ہمکو طرف سیدہی راہ کے حضرت داؤدؑ نے کہا بیان کرو ایک نے اونمین سے دوسرے کو
اشارہ کیا **آیہ** إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ یعنے
تحقیق یہ میرا بہائی یعنے ہمدین اور ہم صحبت میرا ہے اور اسکے پاس ایک کم سو دنبیان ہین اور میرے پاس ایک دنبی ہے مجہسے
کہتا ہے کہ وہ ایک دنبی بہی مجکو دیدے تا سو پوری ہو جاوین اور میرے اوپر غلبہ کیا ہے کہ مجکو چہوڑتا نہین **آیہ**
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ یعنے کہا حضرت داؤد نے اگر اسطرح ہے البتہ تحقیق ظلم کرتا ہے تجہپر ساتہ لینے دنبی تیری کی
اوپر اسقدر دنبیون اپنی کے اور تحقیق اکثر لوگ آپسمین دوست ایکدوسرے پر زیادتی کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے
ہین اور عمل نیک کرتے ہین اور کم ہین اونمین سے ہی جو احتیاط کرین اسکی۔ جب حضرت داؤد حکم سے فارغ ہوئے ایک نے
دوسرے کیطرف دیکھا اور ہنسے اور کہا آیہ قَضَی الرَّجُلُ عَلٰی نَفْسِہٖ یعنی حکم کیا اس مرد نے اپنے نفس پر اور فے الحال آنکے
روبرو سے غائب ہوگئے آیہ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ اور جانا داؤد نے کہ کچہ آزمایا
ہمنے اوسکو پس بخشش مانگی رب اپنے سے اور گرپڑا عاجزی کرتا ہوا اور رجوع کیا بحق۔ حضرت داؤد نے جانا یہ فرشتے تہے
کہ مجکو میری ذلت پر متنبہ کرکر ناپدید ہوگئے جب حضرت کو تنبیہ ہوئی بخطای خود اقرار کیا اور باستغفار مشغول ہوئے۔
کہتے ہین چالیس شبانہ روز مسجد سے نہ اوٹہایا مگر بنابر نماز تا تجدید وضو اور اتنا روئے کہ آب چشم سے گرد جاے سجدہ کے
گہانس اوگی اور اثنائے گریہ وزاری مین ندا پہونچی کہ یا داؤد فقال لبیک یا سیدی و مولائی خطاب آیا کہ تیری ذلت
ہمنے عفو کی اور خطا تیری سے درگذرے آیہ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ پس بخشا ہمنے
واسطے اوسکے یہ اور تحقیق واسطے اوسکے نزدیک ہمارے مرتبہ ہے نزدیکی کا اور اچہی جگہہ پہرجانیکی۔ ارباب تواریخ کہتے ہین
والعہدۃ علیہم جبکہ گریہ وزاری حضرت داؤد علیہ السلام کی حد سے گذری حضرت جبرئیل نے آنکر بشارت مغفرت پہونچائی
اور حضرت داؤد نے مسجد سے اوٹہایا اور کہا الٰہی ہرچند میرا گناہ تو نے بخشا اور قلم عفو میرے جریدہ جریمہ پر کہینچی لیکن محشر
مین اوریا سے کیا کرونگا کہ اوسپر ظلم کیا ہے مینے اور اوسکو تدبیر ہلاک بتاکر اوسکی بی بی کو قید نکاح مین لایا اور تو حاکم عادل
ہے کل قیامت کو جو تیرے روبرو میرے ساتہ خصومت کریگا تو میرا حال کیا ہوگا۔ وہب بن منبہ کہتا ہے کہ جب حضرت
داؤد علیہ السلام نے یہ صورت واقعہ معروض بارگاہ حضرت صمدیت کی خطاب آیا کہ اوریا کی قبر پر جا اور اوس سے تحلل کر
کہ مین اوسکو تیری خاطر سے زندہ کردیتا ہون۔ حضرت داؤد بموجب فرمان قبر پر گئے اور ندا کی یا اوریا اوریا جو آ:
دیکہا کہا کون ہے کہ مجکو خواب سے بیدار کیا اور لذت میری مین خلل ڈالا حضرت نبوی نے کہا مین ہون داؤد
کہا یا نبی اللہ یہان کیونکر تشریف لائے فرمایا جو کچہ مجسے تیری نسبت صادر ہوا ہے اوس سے درگذر اوریا نے کہا وہ
کیا ہے جواب دیا کہ مینے تجہے لڑائی مین بہیجا اور تو اوس مین مارا گیا کہا مینے آپکو اس امر مین بحل کیا کسواسطے کہ اس مارجانے
کے بدلے مینے فردوس جنان مین قرار پکڑا حضرت داؤد علیہ السلام خوش و خورم ہوکر مرقد اوریا پر سے پہرآئے

خطاب الٰہی نازل ہوا کہ ای داؤدؑ مین حاکم عادل ہون فقط استغفای مجمل کافی نہین ہے تفصیل احوال اوسکے روبرو
بیان کرنی چاہیے حضرت داؤدؑ پھر اوسکی قبر پر آئے اور آواز دی اوریا نے کہا کون ہے کہ بار بار مجھکو خواب راحت سے جگاتا
ہے حضرت نے کہا مین ہون داؤدؑ کہا یا نبی اللہ اب کیون آئے ہو کہا مین اسواسطے آیا ہون تاکہ تو عفو کرے کہا عفو
کر دیا حضرت داؤدؑ نے کہا سبب تجکو لڑائی مین اسواسطے بھیجا تھا کہ تو شہید ہووے اور مین تیری بی بی پر تصرف کرون
جواب نہ دیا اور حضرت نے تین مرتبہ خطاب کیا اور التماس کیا آواز اوسکی نہ سنی جب مایوس ہوئے بر سر قبر بیٹھ گئے اور خاک
اور کہا واے داؤدؑ پر اوسدن کہ ترازو عدل نصب ہوگی وای اوپر داؤدؑ کے اوسدن کہ داد مظلوم ظالم سے لیجاویگی و
اوپر داؤدؑ کے اوسدن کہ گناہگار اوسکے ساتھ دوزخ کی طرف بھیجا جاویگا اثناے اس تضرع اور بکا مین ندا پہنچی کہ ای داؤد بیشک
تجکو بخشا حضرت داؤدؑ نے کہا یا رب تو تو غفور الذنوب ہے اوریا عفو نہین کرتا خطاب آیا ای داؤدؑ عمر روز قیامت کہ اوریا
تیرے ساتھ تھا دست گیر ہوگا تب مین نعمت جنت اور حور و قصور اوسکو دونگا کہ وہ تجسے راضی ہوکر تقصیر سے تیری درگذرے
نسیان پر کہیے کہ حضرت داؤدؑ نے کہا اب بیشک جانا کہ مغفرت اور آمرزش تیری میرے شامل حال ہوئی اور کسیطرح کا
غم و اندوہ ایکطرف سے خاطر مبارک مین نہ رہا جماعت ثقات کہتے ہین کہ حضرت داؤدؑ بعد اس قضیہ کے تیس برس زندہ رہے
اور دوام خاطر غمگین حضرت کی اندوہناک اور ہمیشہ ندامت رہی اور تفسیر ثعلبی مین لکھا ہے کہ جب خدا تعالی نے حضرت داؤدؑ
کی توبہ قبول کی ہر خاطی اور گناہگار کے واسطے اپنی نفس سے زیادہ دعا اور استغفار کیا کرتے تھے اور خاطیون اور گناہگار
اور گنہگارون مین بیٹھا کرتے تھے اور اس تنگی سے پہلی ایکدن صیام اور آدھی رات قیام گذارتے تھے بعد ازین صائم الدہر
اور قائم اللیل ہوئے ہر روز روزہ رکھنے لگے اور تمام رات عبادت بسر کرنے لگے اور اپنا سر از روے حیا آسمان کی طرف
نہ اوٹھایا تا آنکہ وفات پائی اور مروی ہے کہ اگر تمام عالم کے اشک جمع کرین حضرت داؤدؑ کے اشکون سے زیادہ نہووین
اور اگر حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے اشک جمع کرین حضرت آدمؑ کے اشکون سے کہ جب بہشت سے نکال دیا تھا زیادہ
نہووین اور روایت کیا ہے کہ بعد زلت داؤد علیہ السلام کے قرأت زبور جب آپ پڑھتے دل کڑھا ہوتا تھا اور ہر ایک وحوش
و طیور اوسکی قرأت سنتے تھے جب اوسکی قرأت مین نقصان قبول کیا اور کمزوری شروع ہوئی کہا الٰہی یا اللہ یہ کیا ہے
یہ فرمایا خطیئہ امر فنیہ کہ تجسے سرزد ہوئی اوسی سبب سے تیرا حال متغیر ہوا کہا الٰہی اوسکو تو نے بخشا نہین اور مجکو آمرزیدہ نہین کیا
فرمایا بخش دیا اور آمرزیدہ کیا لیکن جو حالت اوس سبب کے اور تیرے درمیان مین تھی مرتفع ہو گئی

اوسکو ہرگز نہین پانے کا۔ معالم التنزیل اور کشف الاسرار مین لکہا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت داؤد کو سلسلہ عطا فرمایا تہا
ایک سرا اوسکا کہکشان آسمان سے ملا ہوا تہا اور دوسرا صومعہ داؤد علیہ السلام سے قوت مین مثل آہن تہا اور رنگ آتشین رکہتا تہا
اور تمام حلقہ کرد اوسکے مرصع بجواہر تہے جو بیمار کہ اوسکو ہاتہ لگاتا تہا اچہا ہوجاتا تہا اور دوسرا اوسکو نہ پکڑسکتا تہا اور جب کوئی حادثہ
ظاہر ہوتا تو اوس سلسلہ کو جنبش اور حرکت ہوتی تہی اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد بہی ایک مدت تک وہ زنجیر طولانی اپنے
مقام پر قائم رہی تا آنکہ ایک بادشاہ نے یا کسی شخص نے ایک بیش قیمت موتی ایک شخص کو امانتاً حوالہ کیا تہا ایک مدت کے بعد جب
اوسنے طلب کیا اوس شخص نے انکار کیا دونون نے اوس سلسلہ کیطرف رجوع کی جس شخص کے پاس موتی تہا اول کچہ عذر اور حیلہ
درمیان لایا اور بعد ایک لکڑی اندر سے خالی لیکر اور وہ موتی اوسمین رکہکر اوس شخص کے ساتہ ہولیا جب دونون سلسلے کے پاس
پہونچے صاحب حق نے کہا میری امانت مجہے دے اوسنے انکار کیا اور کہا اگر تو سچا ہے تو اس سلسلہ کو پکڑ لے اوسنے ہاتہ بڑہا کر اوس
سلسلہ کو پکڑ لیا پہر اوس منکر کو کہا تو بہی ہاتہ دراز کر اور اوسکو پکڑ اوسنے صاحب موتی سے کہا کہ اس میری لکڑی کو تہام لے مین بہی اسکو
پکڑ لون پہر وہ لکڑی دیکر سلسلہ پاس کہڑا ہوا اور کہا الہی تو آگاہ ہے اور دانا اور بینا ہے کہ مینے اوسکی امانت کہ میرے اوپر دعوی
کرتا تہا اوسکو سونپ دی ہے اگر اس امر مین سچا ہون تو میرا ہاتہ اس سلسلہ کو پہونچ جاوے اور ہاتہ بڑہا کر اوسکو پکڑ لیا جتنے آدمی کہ حاضر
اور موجود تہے سب نے تعجب کیا اور اثر سلسلہ مین شک لائے اللہ تعالی نے اوسکو وہان سے اوٹہا لیا اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ
تشدید اور تسدید ملک داؤد مین آیہ دانی ہدایہ ابہا وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ یعنے اور زبردست کی ہمنے
سلطنت اوسکی اور دی ہمنے اوسکو حکمت اور فیصل کرنے والی بات۔ مشعر اس امر پر ہے کہ حشمت حضرت کی اس مرتبہ کو پہونچی کہ جب
رات کو محراب مین بعبادت الہی مشغول ہوتے تہے ہزار نفر محافظت کرتے تہے اور مہابت انکی اسقدر غالب تہی کہ کیا مقدور کوئی
ایک دو سخن بیہودہ مخالف عقل و شرع کلام کرے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ منشاء تشدید ملک یہ تہا کہ ایک شخص ایک اشراف کوئی ہزار
مین سے حضرت داؤد کے پاس لایا اور اوسپر دعوی کیا کہ اسنے میرا بیل چہین لیا ہے اور مدعا علیہ نے انکار کیا حضرت داؤد علیہ السلام
نے مدعی سے گواہ طلب کیے اور وہ مظلوم اقامت بینہ سے عاجز ہوا حضرت نبوت پناہ نے فرمایا کہ اب تم جاؤ مین اس مقدمہ مین
تامل کرونگا اوسی شب مین حضرت نے خواب مین دیکہا کہ کوئی بندہ نے کہا مدعی سچ کہتا ہے اور مدعا علیہ واجب القتل ہے اوسکو
مار ڈال جب حضرت بیدار ہوئے سوچے کہ محض ایک خواب سے ایک شخص کو کیونکر مار ڈالون اور بعد ازین کہ تین رات
ستواتر خواب مین اسیطرح دیکہا مدعا علیہ کو طلب کیا اور کہا کہ مین تجکو مار ڈالتا ہون اوس شخص نے مضطرب ہوکر

کہا کہ کس شرع مین جائز ہے کہ کسی مسلمان کو بے ثبوت گناہ قتل کرین حضرت داؤدؑ نے جواب دیا کہ حضرت جبار منتقم حقیقی کی طرف سے اسیطرح سے مامور ہوا ہون ہرگاہ اوس شخص نے جانا کہ جناب نبوی میرے قتل پر بالیقین مستعد ہین کہا یا نبی اللہ مین بواسطہ غصب گاؤ کے مواخذہ معاقب نہین ہون بلکہ زمان سابق مین پدر صاحب گاؤ کو ناحق مینے قتل کیا تہا جب حضرت خلافت پناہی نے روح اوس شخص رفیع المقدار کو مرکز اصلی روانہ کیا ہیبت عظیم نے ضمائر خلائق مین قرار پکڑا اسیکو ظاہر اور باطن مین مجال مخالفت اور عناد نرہی اور مراد حکمت سے آیہ مذکور مین نبوت ہے اور درباب فصل الخطاب اقوال متعدد ہین چنانچہ تین وجہ پر اونمین سے اکتفا کیا جاتا ہے اول یہ کہ مقصود اس لفظ سے بیان کلام اجراے احکام ہے دوسرے یہ کہ غرض علم و حکمت ہے اور عبارت باحکام قضا۔ تیسرے یہ کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ فصل الخطاب سے مراد اقامت بینہ ہے مدعی پر اور توجیہ یمین منکر پر کسواسطے کہ فصل قضایا انہین دو طریق مین سے ایک پر مبنی ہے واللہ اعلم بالصواب اور تفسیر مدارک اور نیشاپوری اور تفسیر کبیر مین بیچ معنی آیہ ﴿ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا تمنے اون لوگونکو کہ عبادت کی عادت کی تہی انہون نے تم مین سے بیچ دن ہفتے کے۔ نقل کی ہے کہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ مین یہودیونکی عبادت کیواسطے جمعہ کا دن مقرر تہا اونہون نے ہفتے کا دن اختیار کیا پس تعظیم اوس دن کی انپر لازم تہی کہ اوس دن مچھلی کا شکار نکرتے تہے اور دنیا کے کامون مین مصروف اور مشغول نہوتے تہے بشومی اس امر کے کہ انہون نے خلاف فرمان خداوند کریم ہفتہ اختیار کیا تہا خدا تعالے نے انکو بلا کے ساتہ مبتلا کیا اور ہفتے کے دن کہ اوس دن مچھلی کا شکار منع تہا بہت مچھلیان آیا کرتی تہین اور پانی مین منہ نکال کر ظاہر ہوتی تہین اور اور دنون مین کسیکو کوئی مچھلی نہ دکھائی دیتی تہی۔ انہون نے جب یہ حالت دیکھی حسرت سے مثل ماہی بے آب لوٹنے لگے اور شکار کرنا مشکل اور صبر کرنا دشوار ہوا آخر الامر انہون نے حوض بنائے اور دریا مین سے اونمین پانی کاٹ کر ڈالا اور ہفتے کے دن کہ مچھلیان ظاہر ہوتی تہین اون حوضون مین ہانک لاتے تہے اور انکے آگے جال ڈالکر چھوڑتے تہے اور مچھلیان وہان آتی تہین اور ہفتے کے دن پکڑتے تہے جب چند نوبت انہون نے اسطرح کیا اور اثر عذاب ظاہر نہوا دلیر ہوکر اوس دن کی تعظیم سے درگذرے حضرت داؤدؑ نے انکے واسطے دعای بدکی اور یہ تین گروہ تہے ایک گروہ یہ فعل کرتا تہا اور ایک قوم انکو اس سے منع کرتی تہی اور ایک جماعت نہ شکار کرتی تہی اور نہ منع کرتی تہی جو لوگ کہ شکار کرنیوالون کو منع کرتے تہے جبکہ انکی پند و نصیحت انکو موثر نہوئی اور وے ناامید ہوے انکو چہوڑکر اپنے گہرون مین دیوارین کہینچ لین اور اپنے محلہ کا دروازہ علحدہ کر کر انکی آمد و رفت بند کی اور اپنے فرزندون اور اقربون کو انکی ملاقات سے منع کردیا اور باز کہا۔ لوگ ایک دن اپنے محلے سے

باہر آئے اور کوئی فاسقون کے محلے سے باہر نہ آیا انہون نے اونکو ڈہونڈہا سبکو دیکہا کہ بندر کی شکل ہو گئے ہین اور اپنے لوگون کو
گرد گرد پہ کنان پہرتے ہین اور انکے کپڑون سے اپنا منہ ملتے ہین انہون نے کہا آیا ہم تمکو اس فعل شنیع سے منع نکرتے تہے اور یہ
سنتے اور سر ہلاتے اور ایکدوسرے کو تکتا تہا بعد تین دن کے ایک ہوا پیدا ہوئی اوسنے سب کو اوڑا کر دریا مین پہینکا ہلاک کر دیا
اور تفسیر مدارک مین مذکور ہے کہ جوان تہا جوان بندرون کی شکل ہوئے تہے اور بڈہے سورون کی صورت اور تین دن زندگانی
کی اور بعد مر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ کچھ انمین سے باقی رہے اور اونسے توالد اور تناسل ظہور مین آیا اور وہ گروہ کہ جو منع نہ
کرتے تہے اور منع کرتے تہے انمین اختلاف ہے کہ یہ بھی مسخ ہو کر ہلاک ہوئے یا نجات پائی۔ فوائد السلوک مین لکہا ہے کہ
کہ یہ مشکل کام ہے اور شہریاری کیا بار گران ہے کہ حضرت داؤد باکمال درجۂ نبوت اور مرتبۂ رسالت ایسے امر کے ساتھ [illegible]
فصل تیسری ذکر شلوم بن داؤد علیہ السلام مین راویان اخبار پاستان روایت کرتے ہین کہ جس اوان مین حضرت
داؤد علیہ السلام [illegible] مشغول ہتے اور [illegible] امور مملکت اور احوال رعیت دیگر کو [illegible] ہوئے [illegible]
جماعت نے [illegible] بنی اسرائیل [illegible] شلوم بن داؤد کو کہ دختر طالوت سے پیدا ہوئے تہے اس امر پر فریفتہ کیا کہ آپکا باپ پیر ہوا
اور اجرائے احکام سلطنت سے عاجز ہو گیا اور اکبر اولاد خاندان نبوت اور احق بضبط ولایت آپ ہین مملکت کو اپنے تصرف
مین لایا چاہیے کہ ہم غلام ہمراہ اونکی متابعت اور فرمانبرداری آپکی مین قاصر اور قائل نہونگے اور اگر پدر بزرگوار آپکا اس بات پر
عتاب فرماوے تو کہنا کہ مین بنابر اسکے کہ اعدائے دولت طمع خزانہ اور ملک کی نکرین یہ مہم خطیر اختیار کرتا ہون اور
مین [illegible] اور افسون پڑہا کہ [illegible] ان مفسدون کے ہم داستان ہوکر اسی اساس سلطنت کو برہم کرنا اپنی مراد [illegible] سے چاہا
حضرت داؤد اس امر سے مطلع ہوئے اور انکا قصد فاسد مکروہ جانا [illegible] اپنے خواہرزادہ کہ نام اوسکا ثواب تہا اور جرات اور
دلاوری مین عدیل نرکہتا تہا اور دوسرے وزیر روشن رای کہ اصابت تدبیر مین مشارالیہ زمان اور مقبول علیہ دوران
تہا بنی اسرائیل مین سے نکل گئے سبب شلوم حضرت پدر بزرگوار سے خبردار ہوا انکے روکنے مین سعی شروع کی حضرت داؤد نے
وزیر باتدبیر کو شلوم کے پاس بہیجا اور وصیت کی کہ اس صورت کو مخفی رکہنا چاہیے کہ تجکو بسفارت بہیجا ہے اور وہان بکمال
عقل و دانش شرائط نصیحت بجالا تا شلوم مقام شقاق سے بسر حد وفاق آوے وزیر پرخرد نے شلوم پاس آکر بلطف مقال
اور اقامت دلیل معقول اسکو مخالفت سے باز رکہا اور حضرت نبوت نے بمقتضائے شرافت و کرامت مراجعت کی اوسوقت اوس
فرزند عاق نے نیابت خلیفہ باستحقاق سے عذر کیا حضرت نے ثواب کو فرمان دیا کہ تا فرقۂ لعین کو باستمالت بہیرے اور جو ہی

نواب سے کہدیا تھا کہ اوسکی جانکو کچھ آسیب نہ پہونچانا اور اگر میرے خلاف مرضی تجھسے صادر ہوگا تو یقین جان کہ تجکو اوسکے قصاص
مین قتل کرونگا نواب نے شلوم کا تعاقب کیا اور اوسکو گھیر لیا ولیکن وصیت حضرت فراموش کی اور اوس کی قتل پر دست تطاول
دراز کیا اور جب یہ بات ان سے پہر کر صورت واقعہ عرض کی حضرت نے خفا ہوکر نواب کو بلایا اوس کردار ناصواب کے بقصاص تہدید کی گر بواسطہ
مصلحت سلطنت اوسکے مارنے مین تاخیر اور توقف روا رکھا کسواسطے کہ نواب ایک سردار زبردست فیروز جنگ تھا اور اپنی مرض
موت مین حضرت سلیمانؑ کو خفیہ وصیت کی کہ بعد میرے اوسکے قتل مین تعلل روا نرکہنا منقول ہے کہ حضرت داودکے زمانہ مین
کثرت بنی اسرائیل اس مرتبہ کو پہونچی تھی کہ حضرت نے اونکی زیادتی سے تعجب کیا اسی اثنا مین وحی نازل ہوئی کہ اے داود ہنگام قصد
ابراہیمؑ ذبح فرزند اوسکے جھنسے عہد وعدہ کیا تھا کہ اوسکی نسب کو فراوان کرون بعد ایفا سے اوس عدہ کے بسبب مشاہدہ امور
خلاف رضا میرا ارادہ اس امر پر متعلق ہوا کہ انکو بہ بلیات مبتلا کرون تا یہ جماعت کثیر ہو دے اب تین چیزون مین سے ایک اختیار کرلو
اور حوادث ثلثہ ایک قحط ہے دوسرے استیلاے دشمن تیسرے نزول طاعون حضرت داود علیہ السلام نے باستعفا قوم فرمان دیا
او صورت واقعہ سے مطلع کیا اور انکو مخیر کر دیا کہ جونسا حادثہ چاہو اختیار کرلو یہود نے کہا پیغمبر و بادشاہ ہمارے تم ہو جو حضرت
کی منظور ہو ہم راضی ہین حضرت داود نے فرمایا کہ بلای قحط مستلزم فراب جمعیت اور قطع ارحام ہے اور تسلط اعدا شماتت عظیم کیسے ہے
جسکو اندک حمیت ہوگی اوسکی تاب نلاویگا اور علاوہ یہ کہ کوئی وضیع وشریف باقی نہین رہیگا قرین صلاح یہ ہے کہ غیر تمہاری
اسمین ہے کہ اپنے گھرون مین بلیات طاعون مرجاؤ اور اپنی امور بخداوند عالم تفویض کرو کہ وہ ارحم الراحمین ہے یہود نے حضرت
داؤدؑ کی نصیحت قبول کی حضرت نے کہا پس اب کفن پہن کر مع عورتون اور اولاد کے ایک مقام پر جمع ہوجانا
سب بطور پر سب باہم ہوئے اور ظہور اثر وبا سے طاعون ہوئی ہوا اور بہت آدمی ہلاک ہونے لگے اوسوقت
حضرت داودؑ علما اور احبار بنی اسرائیل کو لیکر صخرہ بیت المقدس پر آئے اور سر سجدے مین رکھکر
بہ تضرع اور تفرع اشتغال کیا تا انکہ دعائے حضرت اور احبار آخر اوس روز مین باجابت مقرون
ہوئی اور حضرت نے سر سجدہ سے اوٹھا کر علما کو بشارت دی کہ اب دفع بلاے طاعون کہ مردونکا شمار کیا
طلوع آفتاب سے تا ہنگام غروب ایک لاکھ ستر ہزار نفر نے قالب تہی کیا تھا شعر و سبحان خالقی کہ صفاتش کبریا
بر خاک عجز میفگند عقل انبیا جب اکثر قوم نے غضب الہی سے خلاصی پائی حضرت داؤد نے اونسے کہا کہ شکر حضرت
خداوند عم احسانہ تمہارے ذمہ ہمت پر لازم اور واجب ہے اور کوئی شکر زیادہ اس سے نہین ہے کہ ایک معبد اس مقام پر بنا وے بنی اسرائیل

کمر طاعت باندھی اور حضرت داؤدؑ نے مناجات کی اجازت ایزدی بھی حاصل ہوئی آنحضرت اور قوم بتاسیس مسجد اقصی بجد و جہد
تمام مشغول ہوئے۔ روایت کرتے ہین کہ وہ زمین طائفہ بنی اسرائیل مین مشترک تھی سب بطیب نفس اپنے حقوق سے
درگذرے مگر ایک فقیر نے کہ اوس باب مین انکار کیا اور قوم نے بخشونت پیش آکر اوس سے کہا کہ اگر تو اپنے حصے کو بیچتا ہے تو اوسکی
قیمت دیتے ہین والا بخلاف رضا تیرے مسجد مین داخل کرینگے اوس شخص نے حضرت داؤدؑ پاس جاکر شکایت کی حضرت نبوی نے
فرمایا کہ ہم رضامندی تیری سے قطعہ زمین تیرا خریدتے ہین اب اپنا حصہ تو کتنے کو بیچتا ہے کہا بسطح رای نبوت پناہ مقتضی ہووے
حضرت داؤدؑ نے کہا اگر تو چاہے تو تیری زمین کو گوسفندون اور شتر سے بہر دون اور اگر اس سے زیادہ چاہے اوسکا
سرانجام کر دون اوس شخص نے کہا میرے قد کے برابر میری زمین کے گرد دیوار اوٹھا کر اوس احاطہ کو اشرفیون سے بہر دو تو مین
راضی ہوتا ہون حضرت داؤدؑ نے بنی اسرائیل سے دریغ ادای قیمت اوس زمین کے ہوئے اوس فقیر نے کہا یا نبی اللہ علم الغیب
والشہادۃ کہ تمہارے اسرار ضمائر پر مطلع ہے جانتا ہے کہ مغفرت جرمیہ اپنے جرائم کو دوست تر رکہتا ہون تمام گنہگاری سے مقصود
میرا اس کلام سے تجربہ قوم تہا نہ اخذ متاع دنیا اب بخیر و سعادت بناے مسجد مین مشغول ہو کہ مین بہلے اس پارۂ زمین سے
بخوشی درگذرا مین حضرت داؤدؑ مع احبار اور اشراف قوم استحکام بنیاد مسجد اقصی مین مشغول ہوئے جب اوسکی دیوار نے بمقدار
قامت انسان ارتفاع پایا خطاب رب الارباب پہونچا کہ تم مشکور اور شکر تمہارا مقبول ہوا اب اس عمارت سے دست بردار ہو
کہ یہ معبد عالیشان باہتمام ایک اولاد دلبند مکان تمہارے سے سرانجام پاویگا تا ذکر مناقب اور مآثر اوسکی خلائق مین تا روزگار برقرار
باقی رہے بنابرین آپ اوسکی تعمیر سے دست کش ہوئے اور اوس عمارت کو ناتمام چھوڑ دیا اور بعد فوت حضرت داؤدؑ حضرت سلیمانؑ
نے بامر ملک المنان تعمیر مسجد اقصی باتمام پہونچائی کہ مفصلاً کیفیت اور چہرہ اوسکا اونکے قصے مین نگارش ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

فصل چوتہی ولادت باسعادت حضرت سلیمانؑ مین — اور منتقل ہونا خلافت کا طرف انکی داؤد علیہ السلام سے اور
ذکر وفات حضرت داؤد علیہ السلام اصحاب سیر اور اخبار کہتے ہین کہ ولادت حضرت سلیمانؑ بنت حنا نامخلفہ اوریا سے بعد
قبول توبہ حضرت داؤدؑ واقع ہوئی اور آوان لڑکپن اور عہد نشو نما مین ناصیہ ہمایون سے امارات اقبال لائح
اور علامات جلال ظاہر تہین اور صورت خوب اور سیرت مرغوب رکہتے تہے اور جو فراست اور ہوشمندی انکی جبین
مبین سے واضح تہی تو باوجود صغارت عمر حضرت داؤدؑ مقدمات کلیہ مین انسے مشورت کرتے تہے اور اوسی ہنگام مین چند
عجیب النفس صادر ہوئی تہین کہ حضرت داؤدؑ کو یقین ہوا تہا کہ عنقریب معارج مراتب نبوت اور سلطنت پر ارتفاع پاویگا چنانچہ

ضمن اور حکایات مین کمال فطانت انکا واضح ہوتا ہے اول یہ کہ حضرت داودؑ نے ایک شخص کو فرمایا کہ باحکام قضا مشغول
ہو کر مہمات پر ایا اور مقدمات متنازعہ فیہا فیصل کرتا رہے اس اثنا مین ایک عورت زیبا صورت کہ حسن و ملاحت مین اپنا ثانی نہ رکھتی
تہی بواسطہ دعوی مال اپنے کسی شخص پر اوس قاضی کے پاس آئی اور وہ اوسکے جمال پر فریفتہ ہوا جب عورت نے اوسکے گھر مین
مراجعت کی قاضی نے اپنا معتمد اوس جمیلہ پاس بھیجا اور خواستگاری کی عفیفہ نے اوس پیغام کو رد کیا اور کہا کہ مجکو نکاح کی
خواہش نہین ہے قاضی بے دیانت نے بزنا عورت کی ضعیفہ نے جواب کہلا بھیجا کہ مین فعل شنیع سے کوسون دور ہون
اور جب وہ مستورہ قاضی القضاۃ سے ناامید ہوئی صاحب شرط پاس استغاثہ کیا اور صاحب شرط اور اوسکے درمیان بھی
بدستور مذکور قیل و قال اور طلب اور امتناع واقع ہوا پھر اوسنے صاحب سوق التجار کی امیر بازار نے بھی طمع فاسد دل مین
لاکر جواب دیا پس ہرگاہ سب مخادیم سے مایوس ہوئی التجا بجناب حضرت داودؑ لیگئی اوسکو بھی مثل یاران سابق پایا بسبب
تحریک کسی حلقہ کے فتح الباب نہوا اپنے حق سے درگذر کر کنج عافیت مین بیٹھی قضارا ایکدن قاضی اور وہ تینون شخص
ایک مجلس مین جمع ہو کر کچھ آپسمین باتین کر رہے تھے کہ اوس جمیلہ کا ذکر درمیان آیا اور خویشتن داری اور اوسکے
استغنا سے ہمداستان ہو کر اس امر پر اتفاق کیا کہ کچھ حیلہ کرنا چاہیے کہ اوسکی ہلاکت کو مستلزم ہووے تا ہم اوسکے
دغدغہ وصال اور سوداے اتصال سے فارغ ہووین آخر الامر اتفاق اس امر پر ہوا کہ گواہی دروغ دیوین باین تمہید
کہ اسکے پاس ایک کتا ہے اور اوسکے ساتھ مباشرت کرتی ہے اداے شہادت مین متفق الکلمہ ہو کر حضرت داود علیہ السلام
پاس گئے اور اس حدیث مکروہ کو بمبالغہ تمام معروض راے عالی کیا حضرت داودؑ نے بمقتضاے نحن نحکم بالظاہر یعنی ہم
حکم کرتے ہین ساتھ ظاہر کے جسطرح حضرت موسیٰ کی شریعت مین مقرر تھا رجم مجرم کا حکم فرمایا اوسوقت حضرت سلیمانؑ نے یہ حکم سنکر
بسبب تعین نکرنے گواہی اون لوگون کے محکمہ سے باہر آئے اور ایک جماعت ہمسن لڑکون اور اون لوگون سے
کہ انکی ملازمت مین رہتے تہے موافقت کی اور بعد خروج مجلس پر ایک مقام پر بیٹھے اور آدمی بھیجا تا وہ جماعت کہ اوس
مخدرہ کے رجم پر مامور ہوئی تھی تنفیذ حکم مین توقف کرین پھر اون لڑکون مین سے ایک کو لڑکی بنزلہ اوس عورت کے
بنا کر ایک گوشہ مین بٹھایا اور چار لڑکون کو فرمایا کہ اوسکے حال کو ظاہر کرین جیسے کہ اون چار دروغ گویون نے محکمہ داود مین اداے شہادت
گواہی دی تھی بعد اداے شہادت اون چار لڑکون کو جدا جدا کیا پھر ایک کو اونمین سے بلایا اور پوچھا کہ اوس کتے کا رنگ کیا تھا
جواب دیا کہ سیاہ پھر اوسکو علحدہ ایک گوشہ مین بیٹھا دیا پھر دوسرے کو بلایا اور اوس سے بھی وہی سوال کیا اوسنے کہا سرخ ہے

اور اسیطرح تیسرے اور چوتھے کو جدا جدا بلاکر استفسار کیا انھون نے اور رنگ بتائے۔ جب اقوال اطفال لون کلب
مین مختلف پائے فرمایا کہ ایسے فاسقو فاجرو تم چاہتے ہو کہ مجھکو فریب دو تا حکم کرون کہ صالحہ اور مسلمہ کو سنگسار کرین۔
پھر اون لڑکون سے کہا کہ ان جھوٹے گواہونکو مار ڈالو اوسیوقت ایک ملازمان داؤدؑ نے صورت واقعہ حضرت سے
جاکر عرض کیا کہ حضرت سلیمان نے اسطرح پر کیا حضرت داؤد نے باستماع اسکے گواہان فرمان دیا اور اونکو علحدہ علحدہ
کرکر ایک ایک سے جدا جدا جیون وقوت دیگر طلب یعنی رنگ سگ کیا جب اقوال شہود باہمدگر مخالف ہوئے حکم حسب
الاتباع نے حضرت نفاذ فرمایا کہ جزا اسکے کردار ناپسندیدہ مفتریونکو بقدم پہنچاوین دوسرے یہ کہ دو عورتین کہ ایک ایک کے
پاس ایک ایک لڑکا تھا کپڑے دہونے کے واسطے ندی پر صحرا مین جاکر اور اپنے فرزندونکو ایک درخت کے سایہ مین چھوڑ دیا
اور آپ شست و شو مین مصروف ہوئین انکی غفلت سے ایک لڑکے کو بھیڑیا لیگیا اون دونو ضعیفہ مے طفل باقی ماندہ
مین منازعت شروع کی ایک نے کہا یہ میرا کلیجہ ہے دوسرے نے کہا یہ میری آنکھ کی پتلی ہے آخر الامر جھگڑتی ہوئین
حضرت داؤدؑ کے پاس گئین حضرت نے بمقتضاے اسکے کہ ایک متصرف تھی اور دوسری کہ ہتی تھی اور گواہ نرکھتے تو
حکم کیا کہ طفل بیوا لیہ ہے جسکے ہاتھ مین ہے تعلق رکھتا ہے اور وہی اوسکی مالک ہے جب دونو محکمہ سے باہر آئین
اور حضرت سلیمان نے انکو دیکھا پوچھا کہ پیغمبر خدا نے تمہارا مقدمہ کسطرح سے فیصل کیا ایک نے اونمین سے حقیقت اوسکی
بیان کی اور دوسری نے شکایت ناانصافی ظاہر کی آپ نے کہا اگر تم کہو مین ازروے عدالت انفصال اس قصہ کا کرون
انھونے کہا اس سے کیا بہتر اوسوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چھری طلب کی اور لڑکے کو اوس عورت سے
لیلیا اون عورتون نے پوچھا کہ اس کودک کو کیا کروگے جواب دیا کہ اسکے دو ٹکڑے کرکر ہر ایک کو آدھا آدھا دیدونگا ایک
عورت اون دونون سے کاٹنے پر راضی ہوئی اور دوسری رونے لگی اور کہا یہ طفل اسیکو دیدیجیے مین اس
طفل پر راضی نہین اور دعوی سے درگذری حضرت سلیمان نے اوس عورت کو کہ جو رونے لگی اور کاٹنے پر راضی نہوئی
اوسکا حوالہ کیا اور کہا کہ اگر اسکا ہوتا تو یہ بھی راضی چیرنے پر ہوتی جسوقت حدیث حضرت داؤد علیہ السلام نے لوگون سے کی آپنے کیاست اور دانش فرزند رشید
پر بہت تعجب کیا تیسرے یہ کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان سیر کرتے پھرتے تھے کہ ناگاہ ایک قوم پہ ہوا اوس جماعت مین ایک کودک تھا کہ اوسکو لا کہکر
پکارتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے اوس قوم سے نام اصلی اوس لڑکے کا پوچھا جواب دیا کہ اسکا سوا اسکے اور کچھہ اسکا نام نہین ہے حضرت سلیمان نے عرض کیا یا نبی اللہ مین خیال
اسکا دریافت کرون حضرت داؤد علیہ السلام نے اجازت دی جسوقت لڑکے کی حضرت سلیمان نے باحضار قوم حکم دیا اور بعد از تفریق یکدیگر و تفتیش بسیار کہا کہ یہ کودک بنا بر وصیت پدر

اس نام کے ساتھ موسوم ہوا جب حضرت سلیمانؑ نے تفحص مین مبالغہ کیا تو بعضے اونمین سے اس بات پر مقر ہوئے کہ
جس زمانے مین کہ باپ اس لڑکے کا ضرب سے زخمی ہو کر قریب بمرگ ہوا اور اوسکی بی بی حاملہ تھی اوسنے وصیت کی کہ اگر تیرے
شکم سے بیٹا پیدا ہووے تو اوسکا ابن الام نام رکھنا اور اگر بیٹی ہووے تو بنت الام کہنا حضرت داود علیہ السلام کو حضرت
سلیمانؑ نے کیفیت واقعہ سے مطلع کیا حضرت خود متوجہ احقاق ہوئے اور ظاہر ہوا کہ بطمع مال اون لوگون نے اوسکو قتل کیا تھا
اور اوسکا مال و متاع لے لیا تھا آپ نے جو مال کہ انہون نے ترکہ مقتول سے غصب کیا تھا اور باعث اوسکے مارے کا بھی تھا
خونیون سے لیکر وارث کو دیا اور اون بیباک اور ناپاکون کو بقصاص پہونچایا [illegible] احکام سلیمانی مین سے کہ حضرت داود علیہ السلام
نے اوسپر عمل کیا ایک حکم تھا کہ دربارۂ یوحنا اور ایلیا انسے صادر ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ کہ دو شخص ہمسائگی ایک دوسرے مین
بسر کرتے تھے ایک کا یوحنا نام تھا اور دوسرے کا ایلیا ناگاہ ایک رات گوسفندان یوحنا ایلیا کی کھیتی اگر خراب کر گئین
قال اللہ تعالی وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ یعنے
اور داود اور سلیمانؑ کو ہدایت دی جسوقت حکم کرتے تھے دو نون [illegible] جسوقت کہ چر گئین بیچ اوسکے بھیڑین ایک قوم کی
اور تھے ہم واسطے حکم اونکے شاہد ۔ ففہمناها سلیمان [illegible] کہ رات کو [illegible]
صبح ہوتے ایلیا یوحنا کو حضرت داود علیہ السلام کے پاس لایا [illegible] کہ اسکی بھیڑون نے میری کھیتی [illegible]
کہ رات کو اسنے اپنی بھیڑین سب [illegible] حضرت داود علیہ السلام نے حکم دیا کہ بعد اس
نظر انداز کھیتی اور غنم کی قیمت تشخیص کرین جب قیمت [illegible] برابر [illegible] باعث پر یوحنا کو متصرف سب
اور اغنام اوسکی عوض نقصان مین ایلیا کو دین [illegible] حضرت سلیمانؑ نے انسے پوچھا کہ تمہارا قضیہ کیونکر
فیصل ہوا انہون نے صورت حال بیان کی حضرت [illegible] کہا یہ حکم پسندیدہ فرمایا ہے لیکن اگر مجھکو تم مین حکم بنتے
تو مین ایسا حکم کرتا کہ تم دو نون راضی ہوتے یہ سخن کسی نے حضرت داود [illegible] کیا حضرت نے فرزند ارجمند کو طلب فرمایا اور
صورت واقعہ استفسار کی حضرت سلیمانؑ نے بنا بر آداب جواب سے انکار کیا اور بعد الحاح و مبالغہ کہا کہ اغنام صاحب حرث کو
دیا چاہیے تاکہ انکے بچون سے منتفع ہووے اور کھیتی صاحب اغنام تسلیم کرنی چاہیے تا جیسے پہلی تھی کر دیوے پھر ایلیا اپنی کھیتی لے
اور یوحنا اپنی اغنام پر متصرف ہووے حضرت داود علیہ السلام اس حکم سے بہت خوش ہوئے اور کہا الہی شرح اللہ عقلک یا بنی و زادہ
فہما یعنے نہ کھینچے اللہ عقل تیری اے جیو فرزند میرے اور زیادہ کرے تجکو فہم ۔ اور دو نون مدعی اور مدعا علیہ نے

راضی اور شاکر مراجعت کی اور بات صواب حضرت سلیمانؑ اور استرضای حضرت داؤدؑ پر عمل کیا اور معالم اور مدارک مین لکھا ہے
کہ حضرت سلیمانؑ اوس وقت تیرہ برس کے تھے اور انوار التنزیل مین ہے کہ گیارہ برس کے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اوس زمانے مین حکم
اسیطرح پر تھا جسطرح حضرت داؤدؑ سے وقوع ہوا تھا خدا تعالی نے حضرت سلیمانؑ کو الہام فرمایا کہ حکم سابق بحکم لاحق منسوخ
چنانچہ تفسیر کواشی مین بھی لکھا ہے باوجودیکہ جواب دونون کا ازروے اجتہاد کے تھا لیکن حضرت سلیمانؑ کا اجتہاد باصواب تھا
مدارک اور انوار التنزیل اور معالم مین بھی دونون قول بیان کیے ہین اور تفسیر مواہب علیہ مین در ذیل آیہ وورث
سلیمان داؤد ... ہے کہ حضرت داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے ہر ایک ملک کا دعوی کرتا تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہری آسمان پر سے
بھیجا کہ اوس مین چند مسئلے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی تیری اولاد مین سے ان مسائل کے جواب دیوے بعد تیرے وارث ملک ہووے
حضرت داؤدؑ نے اپنے سب فرزندون کو جمع کیا اور تمام علما اور اشراف کو حاضر کیا اور وہ مسائل سب فرزندون سے پوچھے یعنی فرمایا
کہ کونسی نزدیک ترین چیز یا کونسی چیز ہے اور وہ دور ترین اشیا کیا ہے اور وہ کونسی چیز ہے کہ اوسکے ساتھ انس اور الفت زیادہ ہے
اور وہ کیا ہے کہ جس سے وحشت بے اندازہ ہے اور کونسی دو چیزین قائم ہین اور کونسی دو مختلف ہین اور کونسی دو دشمن ہین
اور وہ کونسا امر ہے کہ عاقبت اوسکی نکوہیدہ ہے اور کونسا کام ہے کہ عاقبت اوسکی ستودہ ہے۔ حضرت داؤدؑ کی اولاد جواب سے
عاجز آئی حضرت سلیمانؑ نے کہا اگر اجازت ہووے تو مین جواب دون حضرت داؤدؑ نے اجازت دی حضرت سلیمانؑ نے کہا نزدیک تر
چیز یاد امی آخرت ہے اور دور ترین اشیا جو کچھ گذر گئی ہے دنیا ہے بمقتضای ما اقرب ما آت وما ابعد ما فات یعنی کیا نزدیک ہے
وہ چیز کہ آنے والی ہے اور کیا دور تر ہے وہ چیز کہ جا چکی ہے اور وحشت ہوتی ہے اور وہ چیز کہ جسکے ساتھ انس اور الفت زیادہ ہے
بدن انسان ہے یا روح اور وہ چیز کہ جس سے وحشت افزون تر ہے۔ بدن ہے کہ خالی ہووے روح سے اور دو قائم
زمین و آسمان ہین اور دو مختلف رات اور دن ہین اور دو دشمن۔ موت و حیات ہین اور وہ امر کہ آخر اوسکا نکوہیدہ ہے۔
تیزی اور شتابی ہے در وقت مصیبت اور وہ کام کہ آخر اوسکا ستودہ ہے حلم یعنی بردباری ہے در وقت غضب۔
چونکہ حضرت سلیمانؑ کے جواب نامہ مہری کے موافق تھے اکابر بنی اسرائیل نے حضرت سلیمانؑ کے فضل اور کمال پر اقرار کیا اور حضرت
داؤد علیہ السلام نے تمام ملک حضرت سلیمانؑ کے حوالہ کیا اور دوسرے دن حضرت داؤدؑ نے وفات پائی اور حضرت سلیمانؑ
تخت پر بیٹھے اور ایک روایت سے اسطرح پر ہے کہ جب حضرت داؤدؑ کی عمر آخر ہوئی تو حضرت جبرئیلؑ ایک صندوق حضرت داؤدؑ کے
سامنے لائے اور کہا جو کوئی تیرے فرزندون مین سے بتا دیوے کہ اس صندوق مین کیا ہے اوسکو اپنا خلیفہ کر حضرت داؤد علیہ السلام نے

جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ط اور وارث یعنے اور قائم مقام ہوا سلیمانؑ داوٗدؑ کا
اور کہا اے لوگو سکھایا گیا ہون مین بولی جانورون کی اور دیے گئے ہین ہم ہر چیز سے تحقیق یہ البتہ وہ ہے بزرگی ظاہر
اور اکٹھا کیے واسطے سلیمانؑ کے لشکر اوسکے جنون سے اور آدمیون سے اور جانورون سے پس وہ مثل بمثل کھڑے
کیے جاتے ہین۔ روایت کرتے ہین کہ جب حضرت سلیمانؑ تخت سلطنت پر بیٹھے اور وہ انگوٹھی پہنی فی الفور تمام جانور
صحرائی اور کوہی آگے انکے کھڑے ہوئے اور آدمی اور پریان اور دیو مسخر ہوئے اور تمام روے زمین اور جو کچھ اسپر ہے
مطیع اور تابعدار سب اور ہوا بھی انکی تحت فرمان ہوئی اور جس زمین پر کہ پہونچتے تھے زمین آواز دیتی تھی کہ یہان مجھ مین
خزانہ پوشیدہ ہے اور قبول کر اور جس دریا پر گذرتے تھے دریا آواز دیتا تھا کہ میرے پاس موتی اور جواہر ہے نکال
پس دیوون کو حکم کرتے تھے کہ خزانہ زیر زمین سے اور موتی اور جواہر قعر دریا سے نکالتے غرض کہ بادشاہی تمام عالم کی حضرت
سلیمانؑ پر مسلم ہوئی تھی۔ مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے حضرت سلیمانؑ کو سب جانورون کی زبان سکھائی تھی
جو جانور کہ گفتار کرتا تھا حضرت سمجھتے تھے ایک دن ایک بلبل کو دیکھا شاخ درخت پر بیٹھی ہوئے کہ سر اور دم ہلاتا ہے اور
آواز کرتا ہے آپ نے اصحاب کو کہا جانتے ہو کہ یہ جانور کیا کہتا ہے سب نے کہا خدا تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے کہا
کہ یہ کہتا ہے کہ آج مینے آدھا خرما کھایا ہے اندیشہ بار ہے پس روز سیری سے ہلاک ہون خاک اوپر سے دنیا کے کہتے ہین کہ کنایہ اوسکا
از روے خوشحالی اور فارغ البالی کے تھا اور مدارک اور مواہب علیہ مین سورہ عنکبوت مین در ذیل آیہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ
دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا یعنے اور کتنے چلنے والے ہین زمین مین کہ نہین اوٹھاتے پھرتے رزق اپنا۔ لکھا ہے کہ کوئی حیوان
ذخیرہ قوت نہین کرتا مگر آدمی اور چوہا اور چیونٹیان۔ اور مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ عقعق بھی ذخیرہ کرتا ہے
بھول جاتا ہے اور کشاف مین لکھا ہے کوئی شخص سلف کے لوگون مین سے نقل کرتا ہے کہ مینے ایک بلبل کو دیکھا کہ
اپنی خوراک اپنے پرون کے نیچے پوشیدہ کرتا تھا القصہ بہت جانور ہین وحوش اور طیور اور سباع اور ہوام اور حیوانات
آبی کہ ذخیرہ نہین کرتے ہین اور حامل رزق نہین ہوتے اور مواہب علیہ مین لکھا ہے آیہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوْعًا یعنے بدرستیکہ انسان پیدا ہوا ہے ہلوع یعنے حریص مال فانی پر اور بخیل اداے حقوق ربانی سے۔
لباب مین مقاتل سے نقل ہے کہ ہلوع ایک جانور چوپایہ ہے پیچھے کوہ قاف کے کہ ہر روز سات جنگلون کی گھانس چرتا ہے
یعنے تمام خس و خاشاک سات جنگلون کا کھا جاتا ہے اور سات دریاؤن کا پانی پیتا ہے اور گرمی اور جاڑے مین

صبر نہین کرتا اور ہر شب اوسکو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کل کیا کہاونگا پس حق تعالی نے بے صبری اور اندیشہ کے روز مین آدمی کو
اس جانور کے ساتہ تشبیہ دی ہے اور تفسیر مدارک التنزیل اور تفسیر مواہب علیہ مین سورہ نمل مین لکہا ہے کہ فاختہ
نے آواز کی حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ یہ کہتی ہے لَیْتَ الْخَلْقَ لَمْ یُخْلَقُوْا یعنے کاشکے یہ خلائق پیدا نہوتی - اور انہین کتابون مین
یہ منقول ہے کہ ورشان کہتا ہے لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ یعنے پیدا ہو واسطے مرنیکے اور بناؤ واسطے خراب کرنیکے
اور طاؤس کہتا ہے کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنے جو کچہ کریگا تو جزا اوسکی پاویگا تو اور سنگ خوارہ کہتا ہے مَنْ سَکَتَ سَلِمَ
یعنے جو کوئی چپ رہے سلامت رہے اور کرگس کہتا ہے یَا ابْنَ اٰدَمَ عِشْ مَا شِئْتَ اٰخِرُکَ الْمَوْتُ یعنے ای بیٹے آدم کے
زندگانی کر جتنا کہ چاہے تو آخر تجہکو موت ہے اور عقاب کہتا ہے فِی الْبُعْدِ مِنَ النَّاسِ اُنْسٌ یعنے بیچ دور رہنے آدمیون سے
راحت ہے اور مینڈک کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْقُدُّوْسِ یعنے پاک ہے رب میرا قدوس - اور معالم مین لکہا ہے کہ مینڈکی
مادہ کہتی ہے سُبْحَانَ الْمَذْکُوْرِ بِکُلِّ لِسَانٍ یعنے پاک ہے ذکر کیا جاتا ہے ساتہ ہر زبان کے اور ہدہد کہتا ہے مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ
یعنے جو شخص کہ رحم نکرے گا اوسپر رحم نکیا جاویگا - اور بروایت مدارک ہدہد کہتا ہے اِسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ یَا مُذْنِبُوْنَ یعنے طلب مغفرت
کرا ہوون مین اے گنہگارو - اور معالم مین اس قول کو صرد کے ساتہ نسبت کیا ہے اور خطاف یعنے فراستک کہتا ہے قَدِّمُوْا خَیْرًا
تَجِدُوْہُ یعنے کرو تم نیکی پاؤگے تم اوسکو اور قمری کہتی ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنے پاک ہے رب میرا کہ بلند اور برتر ہے اور
طوطی کہتی ہے کُلُّ حَیٍّ مَیِّتٌ وَکُلُّ جَدِیْدٍ بَالٍ یعنے ہر زندہ مرنے والا ہی اور ہر نیا پرانا ہونے والا ہے اور بیغا کہتا ہے
وَیْلٌ لِّمَنِ الدُّنْیَا ہَمُّہٗ یعنے واہی اوس شخص کو کہ مطلب اوسکا دنیا ہووے - اور کتب ظاہر طوطی اور بیغا ایک جانور ہے اور
کبوتر کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِلْاَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ یعنے پاک ہے رب میرا کہ بلند اور برتر ہے بہر گئے آسمان اپنے اور زمین
اپنی اور باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ یعنے پاک ہے رب میرا کہ بزرگ ہے اور پاک ہے وہ ساتہ ستایش اپنی کے
اور صدای کہتا ہے کُلُّ شَیْئٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ یعنے ہر شی فنا ہونے والی ہے مگر خدا یتعالی کہ پایندہ اور باقی رہے گا
اور ہزار داستان کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ یعنے پاک ہے اللہ پیدا کرنے والا اور ہمیشہ
رہنے والا ہے اور کوا لعنت اور دعای بد کرتا ہے اوپر ظالمون کے - اور تفسیر وسیط مین باسناد صحیح عبداللہ بن عمر سے
نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ مرغ فریاد کرنے مین کیا کہتا ہے فرمایا یہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ
یَا غٰفِلُوْنَ یعنے یاد کرو خدا کو اے غافلو - اور وسیط مین ابن عباس نقل کرتا ہے چکاوک کہتا ہے بار خدایا

لعنت کر اوپر دشمن محمد اور اوپر دشمن آل محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ساری کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ قُوْتَ
یَوْمٍ بِیَوْمٍ یَا رَزَّاقُ یعنے ای بار خدایا روز بروز تجہسے قوت چاہتا ہون اے رزق دینے والے اور تیتر کہتا ہے
اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یعنے رحمن اوپر عرش کے قرار پکڑا اوسنے القصہ جانداروں جانورون کا حضرت
سلیمانؑ کا معجزہ تہا روایت کرتے ہین کہ ہوا کو بہی خدا تعالی نے حضرت سلیمانؑ کے حکم مین کر دیا تہا اور جو دیو کہ کام کرنیوالے
تہے اونکو حکم کرتے تہے اور اونسے کام لیتے تہے اور جو کہ متمرد اور سرکش تہے اونکو قید کر دیا تہا کہ آدمیونکو ضرر نہ پہونچاوین
اور مواہب علیہ مین سورہ سبا مین آیۃ وَاَرْسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ
وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ
رّٰسِيٰتٍ یعنے اور جاری کیا ہمنے واسطے اوسکے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور جنون مین سے ایک لوگ تہے کہ خدمت کرتے تہے
آگے اوسکے ساتہ حکم رب اوسکے کے اور جو کوئی کجی کرے اونمین سے حکم ہمارے سے چکہا وینگے ہم اوسکو عذاب دوزخ کی سے بناتے
واسطے اوسکے جو کچہ چاہتا تہا قلعون سے اور ہتہیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہہ
دہری رہنے والی - لکہا ہے کہ یمن مین صنعا کے نزدیک گلے ہوئے تانبے کا چشمہ کان سے حضرت سلیمانؑ کے واسطے ظاہر
ہوتا تہا اور ہر مہینے مین تین دن بقدرت حضرت باری جاری رہتا تہا جو کچہ اوس سے چاہتے تہے بنا لیتے تہے اور ہمیشہ
ایک فرشتہ آتشی تازیانہ ہاتہ مین لیے ہوئے دیوون پر موکل تہا کہ جو کوئی فرمان حضرت سلیمان سے سرتابی کرتا تہا وہ
فرشتہ اوسے سزا دیتا تہا اور حضرت سلیمانؑ کے واسطے دیوون نے بنائین اور منزلین اور بڑے بڑے قلعہ اور عمارتین
بلند اور محکم بنائی تہین اور فرشتون کی اور نبیونکی صورتین کہ عبادت کرتے ہوئے کہ زمانہ سابق مین ہو چکی تہی بنائی تہین تا آدمی
اونکو دیکہکر جیسے کہ انہون نے عبادت کی تہی ویسی پرستش الٰہی کرین اور اوس زمانے مین واسطے تقلید کے صورتین
بنانی مباح تہین - تفسیر عین المعانی مین لکہا ہے کہ پیکر لوہے کی آدمیون کی شکل بناتے تہے اور جب دشمنون کے ساتہ
لڑتے تہے اللہ تعالے انکے قالبونمین روح پہونک دیتا تہا تا وقت جنگ قوی اور مستحکم رہین - تفسیر مدارک اور
معالم التنزیل مین سورہ نمل مین لکہا ہے کہ ہزار گہر شیشے کے بنائے تہے کہ تین سو عورتین نکاحیان اور سات سو حرمین
حضرت سلیمان علیہ السلام کی اون مکانون مین رہتی تہین اور مفسرین نے نقل کیا ہے کہ ہر شب حضرت سلیمانؑ سبکے
گہرون مین جاتے تہے اور تمام بیبیون اور حرمون کے ساتہ سوتے تہے یہ اعجاز انکا ظاہر تہا اور مواہب علیہ مین

سورۂ ص مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان ساتہ کفار دمشق اور نصیبین کے لڑے اور ہزار گہوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہین
حضرت داؤد علیہ السلام نے عمالقہ کے ساتہ لڑکر ہزار گہوڑے لیے تہے اور میراث مین حضرت سلیمان کو پہونچے تہے اور معالم مین
رازی کہتا ہے کہ بعضون نے نقل کی ہے کہ وہ گہوڑے دریائی تہے پر دار کہ دیو دریا مین سے حضرت سلیمان ع کے واسطے
اوٹہا لائے تہے اور معالم التنزیل مین ابراہیم تیمی سے مروی ہے کہ وہ بیس گہوڑے تہے اور عکرمہ سے روایت ہے کہ
بیس ہزار تہے بہر تقدیر آخر روز حضرت سلیمان ع نے چاہا کہ انکا تماشا کرین بعد نماز عصر انکے نظارہ مین مصروف ہوئے
کہ اخیر دن مین ایک ورد پڑہا کرتے تہے وہ فوت ہو گیا اور مدارک مین لکہا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ سبب اوس تماشے کے
عصر کی نماز قضا ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا اور وہ نماز انپر فرض تہی حضرت سلیمان نے باذن خدا تعالی فرشتون کو کہ
آفتاب پر موکل تہے کہا کہ آفتاب کو میرے واسطے پہیر دو فرشتون نے پہیر دیا کہ حضرت سلیمان نے نماز عصر مع ورد کے
ادا کی اور گہوڑون کو قربانی کر دیا کہ اوس زمانے مین گہوڑے حلال تہے اور بے شبہ انکو راہ خدا مین قربانی کر دیتے
چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے آیہ ۞ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ
الْجِيَادُ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ
اور دیا ہمنے داؤد کو سلیمان بہت اچہا بندہ تہا تحقیق وہ رجوع کرنے والا تہا جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر اوسکے
تیسرے پہر گہوڑے ایک پاؤن اوٹہانے والے بہت خاص پس کہا سلیمان نے تحقیق مینے دوست رکہا محبت مال کو یاد
پروردگار اپنی کی سے یہانتک کہ جب چہپا سورج پردے مین پہیر لاؤ اونکو اوپر میرے پس شروع کیا ہاتہ پہیرنا پاؤن پہ
اور گردنون پر اور معالم مین لکہا ہے کہ بعد قربانی کے سو گہوڑے باقی رہے کہ اب جو آدمیون کے پاس گہوڑے
ہین اونہین کی نسل مین سے ہین اور حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ اون گہوڑون کے بدلے
ہوا کو حضرت سلیمان ع کے حکم مین کر دیا اور تفسیر کشاف اور مدارک التنزیل اور مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکہا ہے
کہ لشکرگاہ حضرت سلیمان کی سو فرسخ تہا اوسمین سے پچیس فرسخ مین آدمیون کا لشکر اور پچیس فرسخ مین جنات کا
لشکر اور پچیس فرسخ مین جانوران پرند اور پچیس فرسخ مین جانوران وحوش اور درندہ اور باوجود اوس کثرت کے
ضبط اور ربط اس مرتبہ پر تہا کہ کوئی لشکریون مین سے اپنے مقام مقرر سے آگے پیچہے اور ادہر اودہر نہین ہو سکتا تہا
اور حضرت سلیمان ع کے واسطے ایک بچہونا ریشم کا بنا ہوا ایک فرسخ سے ایک فرسخ تک بچہا رہتا تہا اور تخت سلیمانی

بچھین اوس بساط کے نصب کرتے تھے اور ایسا تخت کسی بادشاہ کا نتھا اور وہ تخت چاندی اور سونے کا تھا اور نیچے اوس
تخت کے دو شیر بنائے تھے اور اوپر تخت کے دو کرس جب حضرت سلیمانؑ چاہتے تھے کہ تخت پر آوین وہ دونون شیر
اپنے بازو بلند کر کر حضرت سلیمانؑ کے آگے بمنزلہ زینے کے رکھہ دیتے تھے کہ اون پر پاؤن رکھہ کر اوپر چڑھ جاتے تھے اور جب
اوس تخت پر بیٹھتے تھے وہ کرس اپنے پرون کا سایہ حضرت سلیمانؑ پر کرتے تھے اور باب پانچوین ذخیرۃ الملوک مین
لکھا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان کے واسطے ایک میدان مین فرش چاندی کا کیا کہ عرض اور طول اوسکا ایک فرسنگ تھا اور
ایک سونے کا تخت اوس میدان مین رکھا اور داہنی طرف اوسکے چھہ ہزار کرسیان سونے کی اور بائین طرف اوسکے چھہ ہزار
کرسیان چاندی کی اور برابر اوسکے چھہ ہزار محرابین بنائی تھین جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس تخت پر بیٹھتے تو پیغمبر اور
کرسیہای زرین پر بیٹھتے تھے اور علما چاندی کی کرسیون پر اور عباد بنی اسرائیل اون محرابون مین نماز مین کھڑے ہوتے
اور تفسیر مواہب علیہ مین ایک جاے پر لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کے تخت کی داہنی طرف دو لاکھہ کرسیان ہوتی تھین کہ
علما اور اکابر آدمیون کے اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف دو لاکھہ کرسیان کہ اون پر اشراف جن ہوتے تھے اور داہنی طرف
حضرت سلیمانؑ کے پانچ کم چالیس منبر رکھتے تھے کہ آدمیون کے احبار اونپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے
کہ اوسپر جنون کے احبار قرات پڑھتے تھے اور احبار کلام کرتے تھے اور جن اور انس کرسیون پر بیٹھے ہوئے سنتے تھے اور
حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے اور معالم مین لکھا ہے کہ وہ بساط سونے اور ریشم سے بنا ہوا تھا اور اوسکے
درمیان مین ایک سونے کا منبر رکھتے تھے کہ اوسپر حضرت سلیمان بیٹھتے تھے اور گرد اوسکے تین ہزار کرسیان سونے اور چاندی کی
ہوتی تھین اور تفسیر ایک مین لکھا ہے کہ گرد تخت کے تین لاکھہ تین سو کرسیان چاندی اور سونے کی رکھتے تھے کہ انبیا
کرسیہای زرین پر بیٹھتے تھے اور علما کرسیہای نقرہ پر اور گرد اونکے اور آدمی اور گرد آدمیون کے جن اور جانور
سر کے اوپر سے پر ملا کر سایہ کرتے تھے کہ تابش آفتاب کی کسی پر نہ پڑتی تھی اور بعض مفسر اسطرح نقل کرتے ہین کہ دیوون نے
بفرمان حضرت سلیمان علیہ السلام ایک میدان مین ایک کوشک یعنے محل بنایا تھا چار فرسنگ سے چار فرسنگ مین اور
درمیان مین ایک تخت رکھا تھا ایک فرسنگ سے ایک فرسنگ مین ہاتی دانت کا مرصع بہ لعل و فیروزہ اور مروارید
اور چارون کونون اوس میدان مین چار درخت عظیم الشان نصب کیے تھے کہ ٹہنیان اون درختون کی مونگے کی
تھین اور شاخین اونکی یاقوت سرخ سے اور پتے اونکے زمرد سبز کے اور ہر درخت پر ایک طائوس اور

ایک کرگس سونے کے بنائے تھے اور درمیان مین سے وہ درخت عالی ہستے اور مشک او زعفران اور عنبر اونمین بھرا ہوا تھا
اور گرداگرد چارون طرف سندس کے تختے باندہے تھے اور خوشہاے انگور لعل اور یاقوت سے بناکر اون درختون مین
لٹکادیے تھے اور نزدیک ہر پایہ تخت کے دست راست ہزار کرسیان تہین کہ اونپر علماے بنی اسرائیل بیٹھتے تھے اور
بدست چپ ہزار کرسیان چاندی کی کہ اونپر بزرگان پریان اور پس پشت عالمون کے غلمان کہڑے رہتے تھے اور
پس پشت بزرگان پریون کے دیو اور ہردو جانب تخت کے دو شیر بنائے تھے اور درمیان تخت کے ایک یاقوت کا
عمود نصب کیا تہا اور اوس عمود پر ایک کبوتر زرین بٹھایا تھا غرض کہ دیون نے یہ تخت بشکل طلسم بنایا تھا جب حضرت
سلیمان علیہ السلام تخت پر پاؤن دہرتے تو یہ تخت حرکت مین آتا اور گردش کرتا اور طاؤس اور کرگس اپنے پر کہولتے
اور انکے پیٹ مین سے مشک اور عنبر جہڑتا اور کبوتر عمود پر سے اوترتا اور توریت حضرت سلیمان علیہ السلام کی ران پر
ہوتی تہی اور حضرت سلیمان بر سر تخت توریت پڑہتے اور درمیان آدمیون کے حکومت کرتے اور کرگس تخت کے اوپر سے
اوترتے اور تاج حضرت سلیمان ع کے سر پر رکہتے اور تمام جانور گروہ گروہ اور خیل خیل آکر ہوا مین اپنے پرون سے پرے جوڑ کر
بالاے تخت سایہ افگن ہوتے او سوقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ میرے واسطے ایک بساط یعنے ایک بچھونا تیار کرو چنانچہ
دیوون نے ایک بساط زربفت بنایا ایک فرسنگ سے ایک فرسنگ مین [illegible] ہر صبح حضرت سلیمان علیہ السلام
ہوا کو فرماتے کہ وہ اوس بساط کو مع حاضرین اوٹہاتی اور ایک مہینے کی راہ پر ایکدن مین لیجاتی اور پہر لے آتی چنانچہ جو
مخلوق اوسپر ہوتی اونکو مطلق خبر نہوتی قال اللہ تعالی ولسلیمان الریح غدوہا شہر ورواحہا شہر یعنے اور
واسطے سلیمان ع کے مسخر کیا باد کو صبح کی سیر اوسکی ایک مہینہ تہا اور شام کی سیر اوسکی ایک مہینہ یعنے لیجاتی تہی ہوا حضرت
سلیمان ع کو صبح کو ایک شہر مین اور شام کو ایک شہر مین اور اوس بساط پر ہزار محراب مین رہت بنائی تہین کہ عابد وہان نماز
گذارتے تہے اور ہوا اوس بساط کو کہ اوسپر تخت رکہتے تہے اوٹہا کر ایک مہینے کے رستے پر اول روز اور ایک مہینے
کی راہ پر آخر روز لیجاتی تہی کہ صبح کو کسی شہرون مین اور شام کو کسی شہرون مین ۔ اور کوئی کسی چیز کے ساتہ اپنی
زبان کو مطلق گویا نکرتا تہا مگر ہوا کہ جس سخن کو اوسکے کان مین ڈالتے تہے اور مواہب علیہ مین در ذیل آیہ ۲
ولسلیمان الریح عاصفۃ تجری بامرہ الی الارض التی بارکنا فیہا یعنے اور واسطے سلیمان ع کے ہوا عاصف
کو مسخر کیا جاری ہوتی تہی ساتہ حکم اوسکے کے طرف اوس زمین کے کہ برکت دی ہمنے بیچ اوسکے ۔ لکہا ہے کہ تحقیق

لایا ہے کہ شام مین تدمر نام ایک شہر تہا کہ دیوون نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے بنایا تہا صبح کو وہان سے باہر آتے اور
پہر مغرب کو وقت ہوا اونکو وہین لیجاتی اور مدارک اور مختار القصص مین لکہا ہے کہ صبح تدمر سے باہر آتے اور اصطخر
فارس مین قیلولہ کرتے اور شام کو کابل مین جاتے اور دوسرے دن کابل سے بابل مین آتے اور پہر دن چڑہے اصطخر
مین ہوتے اور شام کو پہر تدمر مین آتے تہے اور روایت کرتے ہین کہ طعام چاشت شہر ری مین کہاتے تہے اور طعام
شام سمرقند مین اور معالم مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان کا ایک مرکب تہا لکڑی کا کہ ہزار رکن رکہتا تہا اور ہر رکن مین ہزار
خانے تہے کہ سواری کرتے تہے اونپر جن و انس حضرت سلیمانؑ کے ساتہ اور ہر رکن کے نیچے ہزار شیطان کہ اوسکو بلند کرتے
اور ہوا اوسکو روان کرتی تہی ایکدن صبح کو عراق سے چلے شہر مرو مین قیلولہ کیا اور شہر بلخ مین نماز عصر ادا کی بعد اوسکے بلاد
ترک مین پہونچے تا آنکہ سرزمین چین مین اوترے پہر صبح کو ساحل بحر پر روان ہوئے اور زمین قندہار پر گذر ہوا وہان سے براہ
مکران اور کرمان فارس کیطرف متوجہ ہوئے وہان اوترکر چند روز رہے پہر اول روز وہان سے چلے اور قیلولہ شہر کسکر
مین کیا آخر روز شام مین پہونچکر تدمر مین کہ مستقر تہا مقام کیا۔ تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین سورہ سبا مین تفسیر آیہ
وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ یعنے اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہ دہری رہنے والی - مین
لکہا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لشکر کے واسطے کاسے چوبین وغیرہ بڑے بڑے مانند حوض بنائے تہے
کہ ایک کاسے مین ہزار آدمی کہانا کہاتے تہے اور بڑی بڑی دیگین بنائی تہین کہ اونمین منون کہانا پکتا تہا اور چند دیگین
ابتک ولایت یمن یا شام مین پتہر کی تراشی ہوئی موجود ہین - قصص مین لکہا ہے کہ دس باورچی ایک دیگ مین کہانا
پکاتے تہے اور دیوون کو حکم ہوتا تہا کہ اون کاسون مین نکالکر لوگون کو کہلاتے تہے اور طریق پخت طعام یہ تہا کہ ابر کو
فرماتے تہے کہ اون دیگون کو پانی سے بہر دیتا تہا اور کئی ہزار اونٹ اور کئی ہزار گوسفند اون دیگون مین پکاتے تہے اور
باد سموم کو کہتے تہے کہ کئی ہزار خروار نان ہوا مین مہیا کرتی تہی اور ذخیرۃ الملوک کے پانچوین باب مین لکہا ہے کہ حدیث مین
آیا ہے کہ دیوون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے کے واسطے پتہر کی دیگین تراشی تہین کہ ہر دیگ مین دس اونٹ
اوتر جاتے تہے اور ہر روز ہزار دیگین باورچیخانے مین پکتی تہین اور خلق خدا کو کہلائی جاتی تہین - روایت کرتے ہین کہ
انشی خروار نمک کی حضرت سلیمان علیہ السلام کے باورچیخانے مین خرچ ہوتی تہین لیکن حضرت سلیمانؑ اس کہانے مین سے
کچہ نکہاتے تہے اور روزہ رکہتے تہے اور زنبیل بنتے تہے اور جب رات ہوتی تہی تو اوس زنبیل کو بیچتے تہے اور اوسکی

قیمت سے دو روٹیان جو کی خریدتے اور کنبیل اوڑھکر گورستان کی طرف روانہ ہوتے تھے جو کوئی مسکین پاتے اوسکو ساتھ
اون جو کی روٹیون سے افطار کرتے تھے اور یہ سب بسبب خوف حساب یوم الحساب تھا اور روایت کرتے ہین کہ ہر روز
لاکھ مرغ انکے باورچیخانے مین ذبح کرتے تھے اور حضرت جبرئیل نے انکو زنبیل بافی سکھائی تھی ہر روز اون پرون مین سے
ایک زنبیل بنتے تھے اور اوسکو بیچکر جو لیتے اور اون جو کو ہاتھ سے پیستے اور آپ دو روٹیان پکاتے اور بیت المقدس مین
جا کر ہر شب روزہ افطار کرتے اور اون دو روٹیون مین سے ایک روٹی فقیرون کو کہلاتے اور ایک آپ کہاتے اور اوس وقت
ہاتھ اوٹھاتے اور کہتے ملکا درویش ہون نہین اور درویشون کے ساتھ بیٹھتا ہون نہین اے میرے رب مجکو بخش اور مجہپر رحمت فرما
کہ شکر اس نعمت کا کہ فقیرون کے ساتھ فقیر ہون اور بادشاہون کے ساتھ بادشاہ اور پیغمبرون کے ساتھ پیغمبر کیونکر کر سکونگا۔
وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب مملکت نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر قرار پکڑا دعا کی کہ خداوندا مجکو ازروے کرم ایک
معافی کرون تمام جاندارون کی کہ عالم مین ہین آدمی اور پری اور جن اور وحوش اور طیور اور درندہ و طلخ اور جو کہ تو نے پیدا
کیے ہین بروے زمین اور درمیان دریا ــ ندا آئی اے سلیمان روزی دینے والا مخلوقات کا مین ہون تو ایک وقت بھی
انکو نہ دے سکیگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا خداوندا مجکو تو نے بہت نعمت عطا فرمائی ہے تمام نعمت تیری ہے کہ انکو دونگا
درگاہ رب العزت سے انکو اجازت ہوئی اور یہ ندا آئی کہ تمام مخلوقات حضرت سلیمان علیہ السلام کی معافی کہاوین چنانچہ حضرت
سلیمان نے معافی کی واسطے ایک جگہ صحرا مین اختیار کی کہ وہ جا چالیس فرسخ کی راہ تھی اور دیوون کو حکم کیا کہ اون جنگلون کو
ہموار کرکے کشتی کرین اور فرش بچھاوین اور مشرق سے مغرب تک کہانیکی چیزین اوس مقام پر حاضر کرین دیوون نے پہر
دیوون کو فرمایا کہ سات لاکھ دیگین سنگ خارا کی بناوین کہ وسعت مین ہر ایک سو گز لانبی اور سو گز چوڑی تھی پہر فرمایا
کہ کہانا اوس صحرا مین پکاوین اور دیوون کو حکم کیا کہ آدمیون کو اور حیوانون کو اوس جنگل مین لیجاوین اور ہوا کو
کہا کہ بساط کو اوٹھا کر معلق اوس جگہ قائم کرے تا سب کی دعوت کہانے کا نظارہ کیا جاوے جب یہ سب امور ظہور مین
آئے تو ناگاہ ایک مچھلی نے دریا سے سر نکالا اور کہا اے سلیمان علیہ السلام مجکو ندا آئی ہے کہ آج انکے ہان مہمان ہے
اب مین بھوکی ہون اور اتنا صبر نہین کر سکتی ہون کہ تمام مخلوقات جمع ہووے حکم دے کہ مجکو کہانا دیوین حضرت سلیمان
علیہ السلام نے کہا یہ کہانا تمہارے ہی واسطے ہے اگر تو صبر نہین کر سکتی جتنا تجھے کہانا چاہئے کہالے اوس مچھلی نے
دریا سے باہر آکر وہ کہانا کہانا شروع کیا تا آنکہ جتنا کہانا اوس صحرا سے ہشت ماہ راہ مین تھا سب کہا گئی پہر فریاد کی

کہ اے سلیمان علیہ السلام مجکو اور کہانا دے ابہی میرا پیٹ نہین بہرا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ حال مشاہدہ کیا
حیران ہوئے اور کہا اے مچہلی مینے کہانا تمام مخلوقات کے واسطے پکوایا تہا تو سب کا ایک لقمہ کرگئی اور اب اور مانگتی ہے
مچہلی نے کہا مجکو ہر روز ایسے ایسے تین لقمے ملتے ہین جب سیر ہوتی ہون اس سب تیرے کہانے کا میرا ایک لقمہ تو ہوا تو مجہ
اور رہو وین تو میرا پیٹ بہرے اور قوت امروزہ میرا اوپر اہو دے آج جو تیری مہمان ہوئی بہوکی رہی ولیکن کمال تعجب ہے
کہ اگر تیرے پاس اتنا سرانجام نہ تہا تو آپ نے مہمان کیون بلایا ۔ حضرت سلیمان مچہلی کی یہ بات سنکر بیہوش ہوگئے جب
ہوش مین آئے مسجد مین گئے اور زاری کی اور کہا اے رب مینے توبہ کی کہ روزی دینے والا میرا اور تمام مخلوقات کا تو ہی ہے
اور تو توانا اور تونگری بخش ہے اور مین فقیر اور مسکین ہون کہتے ہین کہ اوس دن سب بہوکے رہے اور لکہا ہے کہ یہ وہ
مچہلی تہی کہ زمین جسکی پشت پر ہے اوس روز خدا تعالی نے زمین کو ہوا پر قائم رکہا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ ایک مچہلی تہی
دریا کی مچہلیون مین سے کہ ایسی ایسی بہت ہین اور اکثر علما اس امر پر ہین کہ خدا تعالی نے کہ اوس کہانے کو ایک جانور کا
طعمہ کر دیا تا اپنی قدرت اور حضرت سلیمان کا عجز و ضعف ظاہر کرے اور ایک روایت اسطرح پر ہے کہ ایکدن حضرت
سلیمان اوس بچہونے پر کہ دیوون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تہا جلوس کر رہے تہے اور ہزار وزیر انکی خدمت
مین کرسیہای زرین پر بیٹہے تہے کہ بزرگترین انکا آصف تہا اور پریان اور شیطان انکے گرد کہڑے ہوئے تہے کہ ہوا
برسم عادت بساط کو اوٹہا کر اتنا بلند لیگئی کہ فرشتون کی تسبیح بسمع مبارک حضرت سلیمانؑ کے پہونچی کہتے تہے خداوندا
یہ مملکت اور سلطنت کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تو نے عطا کی ہے عالم مین کسیکو نہین دی ندا آئی کہ اے فرشتو یہ تمام
کہ تم دیکہتے ہو سلیمانؑ کو دی ہے اور اوسمین ایک ذرہ تکبر اور غرور نہین ہے اگر اوسمین ایک ذرہ تکبر ہوتا قسم ہے
مجکو اپنے عزت اور جلال کی کہ جتنا اوسکو ہوا پر بلند کیا تہا ہون اوتنا ہی زمین مین دہنسا تا ۔ حضرت سلیمانؑ نے جب یہ سنا
سجدے مین رکہا اور کہا آیۃ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ط یعنے اے رب میرے توفیق دے مجکو یہ کہ شکر کرون نعمت تیری کا جو
نعمت رکہی ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کی اور یہ کہ عمل کرون مین نیک جو پسند کرے تو اوسکو اور داخل
کر مجکو بیچ رحمت اپنی کے بیچ بندون اپنے صالحون کے جب وقت نماز آیا تو حضرت سلیمانؑ نے ہوا کو کہا کہ وہ بساط زمین پر
لائی وہان مکان چیونٹیون کا تہا قال اللہ تعالی حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ یعنے یہانتک کہ جب وقت آئے وہ

وادی نمل پر یعنے چیونٹیون کے جنگل مین کہ جانب جنوب طائف کے ہر اور معالم مین لکھا ہے کہ وہ جنگل تھا کہ اوسمین
جن رہتے تھے اور وہ چیونٹیان اونکی سواریان تہین کہ اونپر سوار ہوتے تھے — جب ہوا نے وہان بساط اوتارا اور
چیونٹیان سوراخون مین سے باہر نکلین قالت نملۃ کہا ایک چیونٹی نے کہ اونکا سردار تہا عرجا نام لنگڑا کہ دو پر رکھتا تھا —
تفسیر ثعلبی مین لکہا ہے کہ وہ چیونٹا مرغ کے برابر تہا — اور زاد المسیر مین ہے کہ بھیڑ کے برابر اور حقائق مین ہے
بھیڑ کے — بہر تقدیر جب حضرت سلیمان کے بساط کو دیکھا کہ ہوا مین سے سیر صحرا مین اوترتا ہے کہا آیہ یا ایہا النمل
ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وہم لا یشعرون یعنے ای چیونٹیون داخل ہو گھرون اپنے مین نہین کچل ڈالے
تمکو سلیمان علیہ السلام اور لشکر اوسکا اور وہ نہین جانتے ہون — یعنے وے سب اپنے حال مین مشغول ہین اور کسیکا انکو
خبر نہین رکہتے ایسا نہو کہ تمکو بیخبری مین کچل ڈالین — مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ یہ کلام تین کوس سے حضرت سلیمان علیہ السلام
کے کان مین پہونچا یا العجب جب حضرت سلیمان نے یہ بات عرجا سے سنی کمال تعجب ہوئے کہ یہ اپنی عیب [illegible]
کی ہے آیہ فتبسم ضاحکا من قولہا پس تبسم کیا ہنستا ہوا بات اوسکی سے — اور اوسکو اپنے پاس بلایا اور اپنی
ہتھیلی پر اوسکو بٹھایا اور کہا ای چیونٹی تو نے اپنے گروہ کو لشکر سلیمان کے ڈر سے ہانک دیا تو نہین جانتی کہ مجھ سے
ایذا [illegible] کلام مین [illegible] — حضرت سلیمان نے
پوچھا کہ تجھکو اپنے لشکر پر بہت شفقت ہے کہا البتہ [illegible] اونکی شادی کے ساتھ شاد ہوتا ہون اور
اونکی غمخواری کرتا ہون — اور اگر انمین سے کوئی مرتا ہے تو اوسکو اپنے [illegible] مین لیجاتا ہون حضرت سلیمان
علیہ السلام نے پوچھا [illegible] تیرے حکم مین کتنی چیونٹیان ہین کہا چالیس ہزار سرہنگ رکھتا ہون کہ زیر حکم ہر سرہنگ کے چالیس ہزار
چیونٹیان ہین پہر حضرت سلیمان نے کہا ای چیونٹی بادشاہی میری بہتر ہے یا تیری کہا میری کیونکہ یا رسول اللہ تمہارے
بساط کو ہوا اوٹہائے ہوئے ہے اور بساط تخت کو اوٹہائے ہوئے اور تخت تمکو اور تم مجکو پس بادشاہی میری بہتر ہے حضرت سلیمان
علیہ السلام ہنسے اور کہا یہ دانش و عقل تجھ مین کہان سے آئی کہا خدا تعالی نے علم [illegible] کو نہین دیا ہے مجکو بھی عطا کیا ہے
اگر حکم ہو تو چند مسئلے تمسے پوچھون حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا پوچھ کہا تمنے حق تعالی سے ایسا ملک کیا مانگا
کسی پاس نہو آیہ قال رب اغفر لی وہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوہاب کہا
اے رب میرے بخش مجکو اور دے مجکو ملک کہ نہین لائق ہو واسطے کسی کے پیچھے میرے تحقیق تو ہے بخشنے والا —

اے سلیمان علیہ السلام اس دعا سے حسد کی بو آتی ہے اور پیغمبرون کو حسد نہین چاہیے کیا ہوتا اگر خدا یتعالی بعد تمہارے
اورکسیکو بھی ایسی بادشاہی دیتا جیسی کہ تمکو دی ہے حضرت سلیمان علیہ السلام مین اس کلام کے سننے سے آثار ملال
ظاہر ہوئے چیونٹی نے کہا سخن راست تلخ معلوم ہوتا ہے پھر چیونٹے نے کہا اور حق تعالی سے تمنے کیا چاہا کہا مینے انگشتری
چاہی کہ تمام ملک اوسکے نگین سے دیکھتا ہون اور ضبط ملک اسکے ساتھ کرتا ہون کہا اسکے معنے جانتے ہو کہا نہین
کہا اسکے معنے یہ ہین کہ خدا تعالی تمکو کہتا ہے کہ دنیا قاف سے تا قاف تمکو دی ہے ایک پارہ سنگ کی قیمت سے کمتر ہے
تا سمجھا نہین کہ دنیا کی کچھ قیمت نہین بیت من این نگین سلیمان ہیچ نستانم + کہ گاہ گاہ بر دست اہرمن باشد
اور تم اس مملکت پر ناز کرتے ہو مملکت حقیقت مین مملکت بہشت ہے پھر چیونٹے نے کہا کہ تمنے اور کیا چاہا کہا مینے ہوا
کی کہ ہوا میرے حکم مین ہو کہا خدا یتعالی نے کہ ہوا کو تمہارے فرمان مین کر دیا اسکی حقیقت جانتے ہو کہا نہین کہا تمکو بتلاتا
کہ جب تم نہ ہوگے مملکت دنیا بھی تمہاری برباد ہوگی حضرت سلیمان علیہ السلام روئے اور کہا تو سچ کہتا ہے پھر کہا
اے سلیمانؑ اپنے نام کے معنے جانتے ہو کہا نہین کہا سلیمان کے معنے یہ ہین کہ دل دنیا سے نہ باندھ کہ اجل درپے ہے
حضرت سلیمانؑ نے کہا اب کچھ حکمتین مجھے بتا اور نصیحت کر کہا چونکہ خدا یتعالی نے تمکو بادشاہی کرامت فرمائی ہے کہ رعیت پر
شفقت کرو اور انکے حال پر گاہ بیگاہ آگاہی پاؤ اور داد مظلوم ظالم سے لو کہ مین باوجود اس ضعیفی کے ہر روز اپنی رعیت کے
گرد پھرتا ہون اگر کسیکو کسی سے کچھ رنجش یا تنگی پہونچتی ہے تو اوسکا تدارک فی الفور کرتا ہون حضرت سلیمان
علیہ السلام حیران اور متعجب رہ گئے اور قصد کیا کہ وہان سے چلے جاوین چیونٹے نے کہا آپنے معافی نہین کہا بے معافی
جانا ابھی روا نہین ہے جو کچھ کہ خدا یتعالی نے مجکو روزی دی ہے آج تمہاری معافی کرونگا حضرت سلیمانؑ نے قبول کیا
چیونٹا گیا اور ایک ٹڈی کا پاؤن بنا بر معافی بخدمت حضرت سلیمانؑ لایا اور عرض کیا بیت پای ملخ پیش سلیمان بردن
عیب است ولیکن ہنر است از مورے + حضرت سلیمانؑ نے تبسم کیا اور کہا اے چیونٹے ایک ٹڈی کے پاؤن سے میری
اور میرے لشکر کی معافی کرتا ہے کہا اے سلیمانؑ اسکو تھوڑا نجان برکات حق تعالے دیکھ قصے مین آیا ہے کہ خدا یتعالی نے
اوس پاے ملخ کو اتنا بڑا کیا اور وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ تمام لشکر حضرت سلیمانؑ نے کھایا اور اوتنا ہی حضرت سلیمانؑ کے
سامنے موجود تھا جب حضرت سلیمانؑ نے یہ حال مشاہدہ کیا سجدے مین گئے اور روئے اور کہا خداوندا عظمت اور بزرگی
تجکو ہی سزاوار ہے کہ اگر تو چاہے تھوڑے کو بہت بنا دے اور اگر چاہے بہت کو تھوڑا کر دے اوسکا تفسیر مدارک

اور مواہب مین لکہا ہے کہ اس سفر مین اتفاقاً حضرت سلیمان ع صنعا کے نزدیک ایک جنگل بے آب مین پہونچے اور وقت نماز
ہوا حضرت سلیمان ع نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی نہ تہا اور رہنمائی پانی کی لشکر مین ہدہد کے نامزد تہی کہ پانی کو زمین کے
نیچے سطح دیکہتا تہا کہ آدمی پانی کو شیشہ مین دیکہتے ہین اور دیوون کو خبر کرتا تہا کہ یہ زمین کہود کر پانی نکالتے تہے
اور منتخب حیوۃ الحیوان مین لکہا ہے کہ تابع ہدہد کے بارہ ہزار راہ بتانے والے تہے اور انکے سو ہزار تابعدار اور تہے کہ
رہنمونی کیا کرتے القصہ اوسکو طلب کیا نہ پایا اور کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تخت پر تہے کہ ناگاہ ایک روزن سایہ
پرندون مین ظاہر ہوا اور آفتاب اندر اوس روزن مین سے چمکا نگاہ کی اوپر وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ
أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ اور خبر لی پرند جانورونکی
اور دیکہا کہ ہدہد کی جاے خالی ہے پس کہا کیا سبب ہے کہ غول جانوران پرندین ہدہد نہین دکہائی دیتا اس مجمع سے غائب ہے
ہر آئینہ اوسکو عذاب کرونگا عذاب سخت کہ اوسکے پر بازو اوکہیڑ کر دہوپ مین پاس جگہہ کہ چیونٹیان ہونگی ڈالدونگا یا اوسکے
اور اوسکی مادہ کے درمیان جدائی کا حکم کرونگا یا اوسکو غیر جنس اور ضد کے ساتہ رکہونگا یا اوسکو اورونکی عبرت اور
تجربہ کے واسطے ذبح کرونگا جب تک کہ کوئی حجت عیان اور دلیل روشن نہین بیان کریگا کہ کیون غائب تہا
اور معالم مین اسطرح لکہا ہے کہ سبب عتاب حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد پر یہ تہا کہ جب بناے بیت المقدس سے فراغت
حاصل ہوئی بعزم حج زمین حرم کی طرف توجہ کی اور بعد پہونچنے کے چند روز وہان اقامت کی اور مدت اقامت تک
ہر روز پانچ ہزار اونٹ اور پانچ ہزار گائین اور بیس ہزار بکریان قربانی کیا کرتے تہے اور اون لوگون سے کہ اشراف
قوم سے حاضر تہے کہا یہ مکان خروج نبی عربی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور اونکے تمام اوصاف حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ بیان کیے اور کہا خوشنودی اون لوگون کو ہو جیوکہ اوس نبی کو پاوین اور اوسکے ساتہ ایمان
لاوین لوگون نے کہا یا نبی اللہ ہمارے اور اونکے خروج کے درمیان کتنی مدت ہے کہا ہزار برس اور مکہ معظمہ مین
اقامت کی تا آنکہ نسک اور عبادت سے فارغ ہوئے اور ایک دن صبح کو مکہ سے نکل کر وقت زوال صنعا مین کہ ایک
مہینے کی راہ تہی پہونچے اوس زمین کی خوبی دیکہکر چاہا کہ اوترین اور نماز ادا کرین ہدہد نے جب دیکہا کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام اوترنے مین مشغول ہین فرصت غنیمت جانکر پرواز کرنا شروع کی تا آنکہ بجانب آسمان بلند ہوا کہ طول
اور عرض دنیا کو نظارہ اور مشاہدہ کرے پہر داہنی طرف اور بائین طرف نظر کی جانب راست بلقیس کا باغ

نظر پڑا اودہر کو دوڑا جب اوس باغ مین پہونچا تو ایک اپنے ہم جنس کو دیکہا اوسنے ہدہد سلیمان سے پوچہا کہ تو کہان کا ہے
اور کہان سے تیرا آنا ہوا کہا شام سے حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ساتہ کہ ہمارا صاحب ہے اوسنے پوچہا وہ کون ہے
کہا نبی رب العالمین اور بادشاہ انس و جن اور شیاطین اور طیور اور وحوش اور ریاح اور تمام روے زمین کا ہے
پہر ہدہد سلیمانی نے ہدہد یمانی سے کہا تو کہان کا ہے کہا اسی شہر کا ہون کہا بادشاہ اس شہر کا کون ہے کہا ایک عورت ہے
بلقیس نام کہ باستعداد تمام سلطنت کرتی ہے اور اگرچہ تمہارا صاحب بادشاہ عظیم الشان ہے لیکن یہ بہی اوس سے
کم نہین ہے کسواسطے کہ وہ ملکہ تمام ملک یمن کی ہے اور زیردست اوسکے ہزار قائد ہین کہ زیردست ہر قائد کے لاکہ
لاکہ مقاتل ہین اگر میرے ساتہ چلے تو اوسکے ملک کو دیکہے کہا مین خوف کرتا ہون اس امر سے کہ وقت نماز آجاوے
اور حضرت سلیمانؑ کو پانی چاہیے ہو اور مجہکو طلب کرین اور مین نہون تو مجہپر خفا ہووین اور عذاب فرماوین کہا کچہ تجہکو
اس ملکہ کے پاس سے لیجاوے گا تو خفا نہین ہوینگے پس ہدہد سلیمانؑ اوسکے ساتہ روانہ ہوا اور بلقیس اور اوسکے
ملک کو دیکہکر بوقت نماز عصر حضرت سلیمانؑ کے پاس مراجعت کی — القصہ جب سلیمان علیہ السلام نے ایک مقام ہم
کہ وہان پانی نہ تہا نزول کیا انس اور جن اور شیاطین سے پانی طلب کیا چونکہ پانی کی جگہہ نہ جانتے تہے پیدا نکر سکے
ہدہد کو ڈہونڈہا جب اوسکو نپایا کرگس کو طلب کیا اور اوس سے ہدہد کو پوچہا کہ وہ کارگزار پرندگان تہا اوسنے کہا
بادشاہ کی عمر دراز ہو مین نہین جانتا کہ وہ کہان ہے اور مینے اوسکو کہین نہین بہیجا حضرت سلیمان علیہ السلام ہدہد پر
خفا ہوے اور اوسکے باب مین زبان مبارک سے جو کچہ گذرا بیان کیا اور پہر عقاب کو کہ سید الطیر ہے بلایا اور اوسکو
آگے ہدہد کا ذکر کرکے بتاکید تمام کہا کہ جہان ہو اسیوقت میرے پاس لیکے آ ہرگز اوسکو نچہوڑنا اور ترجمہ حیوۃ الحیوان
مین لکہا ہے کہ عقاب کمال سریع الطیران ہے صباح اگر عراق مین ہے تو شب کو یمن مین پس شتاب عقاب گیا
اور اتنا آسمان پر بلند ہوا کہ دنیا اوسکی نظر مین مثل کاسہ معلوم ہونے لگی اور پہر داہنے اور بائین نظر کی دیکہا کہ
ہدہد یمن کی طرف سے چلا آتا ہے عقاب نے آواز کی اور موڑ کر آپکو اوسپر ڈالا ہدہد نے جب اوسکو دیکہا ڈرا اور
اوسکی خاطر مین گذرا کہ عقاب میرے واسطے ازروے عقاب آتا ہے اوسکو قسم دی اور کہا تجہکو قسم ہے اوس خدا کی
کہ جسنے تجہکو قوت بخشی ہے اور میرے اوپر قادر کیا ہے کہ رحم کر اور مجہکو آزار نہ دے عقاب نے اوسکو چہوڑ دیا
اور کہا وای اوپر تیرے کہ نبی اللہ نے قسم کہائی ہے کہ تجہکو عذاب مین گرفتار کرے یا ذبح کرے پہر دونون متوجہ

ور گاہ حضرت سلیمان ہوئے جب لشکر مین پہونچے کرگس اور تمام جانورون نے بہی ہدہد کو ڈرایا اور خبر غضب او قسم حضرت
سلیمانؑ کی اوسکو پہونچائی ہدہد نے کہا آیا حضرت نے کوئی قید بہی زبان مبارک سے ارشاد کی ہے اور قسم مین کسیطرح سے استثنا
بہی فرمایا ہے کہا ہان یہ کہا ہے کہ اگر کوئی حجت روشن اور دلیل مبرہن حاضر کریگا تو البتہ بیگناہ ہوگا ہدہد نے کہا تو خیر اب مجکو
کچہ خوف نہین کہ رہائی پاونگا تا آنکہ حضرت سلیمانؑ کے نزدیک آئے اور اوسوقت حضرت تخت پر بیٹہے ہوئے تہے عقاب نے
آگے آنکے کہا یا نبی اللہ ہدہد کو لایا ہون اور یہ آگے بڑہا اور ازروے تواضع اپنے سر کو اوٹہایا اور دونون بازو لٹکا دیے اور دم
زمین پر کہینچنے لگا حضرت سلیمانؑ نے بغضب تمام اوس سے پوچہا کہ تو کہان تہا البتہ ای تیرہ بخت تجکو عذاب سخت کرونگا ہدہد نے کہا
یا نبی اللہ بخش اور عقوبت نکر کہ مین عذر خواہ آیا ہون اور تیری درگاہ مین روسیاہ ہون اور جس سر پر کہ تو نے یہ تاج کلاہ رکہا ہے
اسکو زیر پائی ہر خاک راہ نڈال اور یاد کر اوسوقت کو کہ خالق العباد کے آگے کہڑا ہوگا۔ جب یہ سخن حضرت سلیمانؑ کے کان مین پہونچا
لرزان ہوئے اور عذاب اوسکے سے درگذر کے پہر فرمایا کہ تجکو میری خدمت سے کس چیز نے باز رکہا **قال اللہ تعالیٰ**
فَقَالَ اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝ اِنِّىْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ وَّلَهَا
عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ
فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ یعنے پس کہا کہ احاطہ کیا مین نے اوس جگہ کو کہ نہ احاطہ کیا تو نے ساتہ اوسکے اور لایا ہون مین
تمہارے پاس سبا سے خبر تحقیق بیشک مین نے پایا ایک عورت کو کہ بادشاہی کرتی ہے اونکی اور دی گئی ہے ہر چیز سے اور واسطے
اوسکے ہے تخت بڑا پایا مین نے اوسکو اور قوم اوسکی کو کہ سجدہ کرتے ہین سورج کو سوائے خدا کے اور زینت دی واسطے اونکے
شیطان نے عملون اونکے کو پس بند کیا ہے اونکو راہ سے پس وہ نہین راہ پاتے یہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ تعالیٰ کے
جو نکالتا ہے چہپی چیزون کو بیچ آسمانون کے اور زمین کے اور جانتا ہے جو چہپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو اللہ نہین
کوئی معبود مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا **تفصیل** اسکی یہ کہ ہدہد نے کہا مشاہدہ کیا مین نے اوس چیز کو اور پہونچا مین
وہان کہ حضرت نے اوسکو مشاہدہ نہین کیا اور وہان نہین پہونچے اور لایا ہون شہر سبا سے خبر فرحت اثر کہ ایک
شہر ہے ولایت یمن مین ۔ اور وہ خبر یہ ہے کہ جب مجہے ایک ہدہد سے ملاقات ہوئی کہ وہ اوسی ولایت کا تہا
اوسنے مجہسے اوس شہر کی عظمت اور اوس دیار کی خوبی بیان کی کہ اوسکے دیکہنے کی مجکو کمال ہوس لاحق حال ہوئی

کہ مین گیا اوسکے ساتھ اور دیکھا حضرت سلیمانؑ نے پوچھا کہ بادشاہ وہان کا کون ہے اور دین اوسکا کیا ہے اور رعیت اوسکی
کون ہے ہدہد نے کہا ایک عورت ہے بلقیس نام کہ بادشاہی کرتی ہے اور اہل سبا اوسکی رعیت ہین اور جو کچھ لوازم سلطنت
بادشاہون کے پاس ہوتا ہے سب اوسکو اللہ تعالی نے عنایت فرمایا ہے اور ایک تخت ہے اوسکے پاس کہ کسی پاس نہوگا اور
نہ ہوا ہے — معالم مین لکھا ہے کہ بقول ابن عباس وہ تخت بزرگ تیس گز سے تیس گز تھا اور بلندی بھی اوسکی تیس گز کی تھی اور
بقول بعضے طول اوسکا اسی گز کا تھا اور عرض چالیس گز اور ارتفاع تیس اور بقول مقاتل اسی گز سے اسی گز از روے طول اور
عرض اور ارتفاع اور بالکل سونے اور چاندی کا مکلل بجواہر اور پاے اوسکے یاقوت سرخ اور زرد اور موتی اور زمرد کے تھے
اور اوسکے سات درجے بنائے تھے اور کہا وہ عورت اور اوسکی رعیت آفتاب پرست ہے اور آفتاب کو سجدہ کرتی ہے اور
شیطان نے انکے واسطے یہ صورتین بنائی اور آراستہ کی ہین کہ باز رکھے انکو راہ راست سے تا سجدہ نکرین خاص اوس خدا کو کہ اپنی
قدرت کاملہ سے ظاہر کرتا ہے قطرہ ہای باران کو آسمان سے اور نباتات کو زمین سے اور معبود سزاوار پرستش سوای اوسکے
نہین ہے کہ وہ آفریدگار عرش عظیم ہے وہ عرش کہ محیط ہے کرسی سے اور کرسی احاطہ کی ہوئی ہے تمام آسمانون اور زمینونکو
اوس عورت کے عرش کی عظمت یعنے تخت بلقیس کی کچھ نہین اس عرش معلی کے آگے کہ یہ گور دل اوس سے غافل اور بفریب
شیطان مائل اور خورشید حقیقی سے جاہل ہے — اور مدارک مین لکھا ہے کہ یہ سب تھے اور بسبب کسی مصلحت کی باوجود قلت
مسافت اللہ تعالی نے انکو حضرت سلیمان علیہ السلام سے مخفی کر دیا تھا چنانچہ مکان حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت یعقوب
علیہ السلام سے مخفی رکھا تھا **فصل دوسری** نامہ بھیجنا ہدہد کا بلقیس کے پاس اور اطاعت اور فرمان برداری کرنی اوسکی
ارشاد حضرت سلیمانؑ سے — مواہب علیہ مین سورۂ نمل مین لکھا ہے کہ بلقیس ایک بادشاہ کی بیٹی تھی کہ چالیس پشت سے
اسکی یمن مین بادشاہی کی تھی — حدیقۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ اول ملوک یمن قحطان بن ہود علیہ السلام اخفاد شام سے تھا
اور اوسکی نسل سے بعد بہت بادشاہون کے سے ہداد بن شراحیل بن حارث رئیس مالک ملک یمن ہوا اوسکے پیچھے بلقیس
نامی بیٹی اوسکے اور ایک قول ضعیف سے ہمشیرہ تخت نشین ہوئی اہل سلطنت نے چاہا کہ ایک شاہزادہ اوسی قوم کو
سلطان کرین اوسنے یہ حال سنکر اوس شخص کو بہانہ نکاح سے اپنے پاس بلایا اور اتنی شراب پلائی کہ بدمست ہو گیا
اوسوقت اوسے مار ڈالا اوس خبر کے معلوم کرنے سے کارکنان خلافت بر سر حساب آئے اور سب مملکت پر
مسلط ہوئے اور چونکہ اسکے باپ نے اتفاقاً بادشاہ دیو کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی اور اوسنے اپنی بیٹی اوسکے باپکو دی

اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئی تھی تو خویشان مادری اسکے کہ جن سے تھے ہر امر مین اسکی معاونت اور مددگاری کرتے تھے
اور اوسکے لیے ایک بزرگ تخت بنایا تھا اور یہ اپنی قوم کے ساتھ آفتاب پرستی کرتی تھی جب ہدہد نے اسکی خبر حضرت سلیمان
علیہ السلام کو پہونچائی آیہ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِىْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ
ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ یعنے کہا سلیمان ؑ نے اب دیکھینگے ہم کہ سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹون سے لیجا
کتاب میری یہ پس ڈالدے اونکیطرف اونکے پھر آ اونکے پاس سے پس دیکھ کیا جواب دیتے ہین پس حضرت سلیمان ؑ نے
نامہ لکہا اور اوسپر مہر کرکے ہدہد کو دیا اور کہا کہ اس نامہ کو بلقیس کے پاس لیجا ہدہد اوس نامہ کو اپنی چونچ مین لیکر اوڑا جسوقت
کہ بلقیس تخت پر جلوس کرہی تھی اور ارکان دولت اور اعیان مملکت حاضر تھے ہدہد نے برابر تخت کے پرواز کرکے اور
روبرو اوسکے آنکر سب حاضرین مشاہدہ اور معاینہ کررہے تھے وہ نامہ تخت پر ڈالدیا اور مشہور یہ ہے کہ اوسوقت
بلقیس اپنے خلوتخانے مین تخت پر اپنے تکیہ سے لگی ہوئی بیٹھی تھی اور سب دروازے بند کروا دئیے تھے کہ ہدہد نے دروازے
جھری مین سے گھسکر نامہ اوسکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل پڑی اور اوس نامہ کو اوٹھا کر پڑھا حکم کیا کہ ارکان دولت
اور اعیان مملکت حاضر ہون بمجرد حکم سب حاضر ہوئے معالم مین لکہا ہے کہ بارہ ہزار قائد تھے ہر قائد کے ساتھ ہزار
مقاتل اور ابن عباس سے مروی ہے کہ بلقیس کے لاکھ خیل تھے کہ ہر خیل کے ساتھ لاکھ قیل اور قیل اوس بادشاہ کو
کہتے ہین کہ ملک اعظم سے کمتر ہووے اور بقول قتادہ اہل مشورت بلقیس کے تین سو تیرہ نفر تھے کہ ہر مرد انمین سے
دس ہزار پر حکم رکھتا تھا پس بلقیس نامہ ہاتھ مین لیے ہوئے باہر آئی آیہ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّىْٓ اُلْقِىَ اِلَىَّ
كِتٰبٌ كَرِيْمٌ کہا اے سردارو تحقیق ہے ڈالی گئی طرف میرے کتاب بزرگ اور اون گروہ ارکین سے کہا کہ میرے اوپر
ایک خط بزرگ آیا ہے کہتے ہین کہ نامے کو بزرگ اس اعتبار سے کہا کہ بھیجنے والا اوسکا پیغمبر بزرگ تھا یا اس سبب سے
کہ حامل یعنے لانے والا جانور تھا کہ یہ امر غریب معلوم ہوا یا اس جہت سے کہ اوسپر مہر تھی اور امام قشیری نے
لکہا ہے کہ بزرگ اسلیے کہا کہ اوسمین ملک کی طمع نہ تھی بلکہ دعوت بطرف مالک الملک تھی یا یہ کہ سر مضمون نامہ نام
خدا تعالی تھا کہ وہ نامہ بزرگترین تمام نامون کا ہوا ارکان دولت نے پوچھا کہ یہ نامہ کسکا ہے کہا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ
تحقیق وہ سلیمان ؑ کی طرف سے ہے کہ بادشاہ روے زمین ہے اور مضمون اوسکا یہ ہے آیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَىَّ وَاْتُوْنِىْ مُسْلِمِيْنَ یعنے شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے یہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے

اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہوکر۔ جب توم مضمون نامہ پر مطلع ہوئی دیکھا اور سوچی کہ باوجود اختصار الفاظ معانی بسیار
دلالت ہے حال اونکا دگرگون ہوا اور پریشان اور سراسیمہ ہوئے (آیۃ) قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ۞ یعنے کہا ای سردار و جواب دو مجکو بیچ کام میرے کے نہین مین فیصل کرتی کسی کام کو جبتک
کہ حاضر ہو تم۔ پس بلقیس نے کہا کہ ای گروہ بزرگان جو کچھ قریب صلاح و قرین صواب و استحسان ہو مجھسے بیان کرو
کہ مین بجز مشورہ تمہارے کوئی کام نہین عمل مین لاتی (آیۃ) قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ
فَانْظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ۞ یعنے کہا انھون نے ہم صاحب قوۃ ہین اور صاحب جنگ سخت ہین اور حکم طرف تیرے ہے پس دیکھ تو
کیا حکم کرتی ہے۔ اوس گروہ نے بلقیس سے کہا ہم لوگ اہل کارزار ہین اور مردانگی اور شجاعت رکھتے ہین اور تو مختار ہے
اور صلاح تیری رائے کے موافق ہے ہم تیرے تابعدار ہین۔ تفسیر مدارک التنزیل مواہب علیہ مین سورہ نمل مین بتفصیل لکھا ہے
کہ جب بلقیس نے دریافت کیا کہ جدال اور قتال پر مائل ہین پسند نکیا (آیۃ) قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً
أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۞ یعنے کہا بلقیس نے تحقیق بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہین
کسی شہر مین خراب کرتے ہین اوسکو اور کرتے ہین عزت والے اوسکے کو ذلیل اور اسیطرح یہ بھی کرینگے۔ پس میرے نزدیک
مصلحت جنگ اور جدال کی قرین صلاح نہین ہے اسواسطے کہ درصورتیکہ اگر وہ غالب آوینگے تو اموال اور اسباب ہمارا
تلف ہو جاویگا اور بادشاہ شہر کو انکار بقہر و غلبہ لینگے اور سب عزیزون کو خراب اور خوار کرینگے (آیۃ) وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ
إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۞ یعنے اور تحقیق مین بھیجنے والی ہون طرف اونکے تحفہ پس دیکھتی ہون
ساتھ کس چیز کے پھرتے ہین بھیجے ہوئے۔ اب مین بھیجتی ہون حضرت سلیمانؑ کے پاس ہدیہ کہ مقدمہ صلح کا ہے اور دیکھتی ہون
اگر وہ میرا ہدیہ قبول کرتا ہے تو بادشاہ ہے والا پیغمبر ہے۔ معالم مین لکھا ہے کہ سو غلام امرد اور سو لونڈیان کم عمر سبکو
ایک ہی طرح کا لباس پہنا کر کہ عورت مرد سے ممتاز نہووے اور بقول وہب وغیرہ کشاف مین لکھا ہے کہ پانچسو غلام اور
پانچسو لونڈیان تھین اور مدارک مین لکھا ہے کہ لونڈیون کو لباس غلامون کا یعنے قبائین بدن مین اور پگڑیان سر پر
اور کمر بند کمر سے سجکر اور غلامون کو زنانہ لباس اور زیور زنانہ سے کہ ہاتھون مین چوڑیان اور گلے مین ہنسلی تورے
اور کانون مین گوشوارہ مرصع بانواع جواہر آراستہ کرکے بھیجے اور غلامون سے کہدیا کہ اگر سلیمانؑ تمسے کلام کرے تو تم بھی
مثل عورتون کے نرمی اور نازکی سے اوس سے کلام کرنا۔ اور لونڈیون کو سکھا دیا تم سختی اور تیزی سے ہمکلام ہونا

اور مردانہ گفتگو اور بے باکانہ باتین کرنا کہ کسی طرح سے تمہارا عورت ہونا معلوم نہووے اور ہزار اینٹین سونے اور چاندی کی
اور ایک تاج سونے کا مکلل بیاقوت و الماس اور مروارید اور کتنا ہی مشک خالص اور عنبر اصیل اور ایک ڈبے مین
موتی بغیر بیدہی اور ایک مہرۂ کج بیدہا کہ اوسمین تاگا پرونا کمال مشکل تہا منذر نام ایک شخص مردانا مو صاحب فراست
کہ قابل سفارت تہا اوسکے حوالہ کرکر اور ایک جماعت اوسکے ساتھ بہیجنے پر مقرر کیا کہا کہ اے منذر نہایت احتیاط کرنا کہ اگر بچشم غضب
تیری طرف دیکھے تو ڈرنا نہین اور جاننا کہ وہ بادشاہ ہے اور اگر بتازہ روئی اور خوشخوئی تیرے ساتھ کلام کرے تو جان لینا
کہ وہ پیغمبر ہے با ادب تمام گفتگو کرنا اور ایک نبی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ لونڈیون اور غلامون مین تمیز کریگا اور بغیر بیدے
موتیون کو بیدہ کرا اور ٹیڑہے بیدہ ہوئے مہرہ مین تاگا پرودیگا چنانچہ منذر مع جماعت دیگر تمام ہدایا اور تحائف لیکر روانہ ہوا
اور پہلے اسکے پہونچنے سے پہلے حضرت سلیمان ع کے پاس آکر تمام حقیقت حال عرض کی اور ایک قول ہے حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آکر حضرت سلیمان ع کو سب حال سے آگاہ کیا انہون نے دیوون کو حکم کیا کہ کچہ سونے اور چاندی کی اینٹین بنا کر
ایک میدان مین سات کوس تک فرش کرین اور تہوڑی سی زمین اوسمین سے خالی چہوڑ دین اور دونون طرف اوس میدان کے
دیوارین کہینچین اور اون پر چاندی اور سونے کے کنگرے بنائین اور جنون کی اولاد کہ بیشمار موجود تہی اونکو حکم کیا کہ تم آکے
دائین بائین اوس میدان کے کہڑے رہین اور منذر کے پہونچنے کے دن جنگلی اور دریائی چوپائے اوس میدان کے اطراف
جوانب مین بندہوا دیے اور آپ تخت پر بیٹہے اور کرسیان گرداگرد تخت کے کہوائین اور ہر ایک آدمی اور پریون اور دیوون
اور درندون اور جانورون اور وحوش ہوام سے جدا جدا حضرت سلیمان ع کے آگے صف بصف آراستہ اور جانوران پرند
ہوا مین صف بصف اور قطار بقطار مودب ایستادہ ہوئے جب منذر اوس میدان کے کنارے پر پہونچا اور اوس فرش اور
آرائش کو مشاہدہ کیا کہ چوپایہ جانور اون خشتہائی نقرہ و زر پر لید اور گوبر کرتے ہین اپنی اینٹون پر کہ بطریق ہدیہ اور
تحفہ لیکر آیا تہا شرمندہ ہوا اور جب اوس مقام پر کہ اینٹون سے خالی تہا پہونچے نہایت خوفناک ہوے کہ مبادا
ہمکو تہمت لگاوین کہ یہ اینٹین جو ہمارے پاس ہین یہان سے چرائی ہین اس لحاظ سے اونکو وہین ڈال دیا آیۃ
فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ۔ یعنے پس جب آیا
وہ بہیجا ہوا سلیمان ع کے پاس کہا سلیمان نے کیا مدد دیتے ہو مجہکو ساتہ مال کے پس جو کچہ کہ دیا ہے مجہکو اللہ تعالی نے
بہتر ہے اوس چیز سے کہ دیا ہے تمکو بلکہ تم ہو ساتہ تحفے اپنے کے خوش ہوتے ہو۔ پہر حضرت سلیمان ع نے منذر کو

دیکھکر ہنسے اور بتازہ روئی ہمکلام ہوئے اور فرمایا کہ ڈبہ لاکر اوسمین ان بیدہے موتی اور جزع کج سفتہ ہے پھر ایک کرم
کہ بچوار منیشہ دیمک کو کہا کہ اوسنے بغیر بیدہے موتیون مین سوراخ کر دیے اور ایک کیڑے کو حکم کیا کہ وہ موںہہ مین تاگا
لیکر اوس جزع کج سفتہ مین گذر گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پھر پانی طلب کیا اور غلام اور لونڈیون سے کہا کہ تم
اپنے موںہہ پر سے دہوؤ مردون نے فی الحال ہاتہ مین پانی لیکر موںہہ دہونا شروع کیا اور عورتون نے ایک ہاتہ مین پانی لیکر
دوسرے ہاتہ پر ڈالا اسی طرح سے ہر لونڈی اور غلام مین فرق امتیاز فرمایا — اور جو کچہ تحائف لائے تہے سبکو رد کیا اور
اوسمین سے کچہ نہ لیا اور کہا خدا تعالی نے کہ مجہکو ملک اور نبوت اور علم عطا فرمایا ہے تمہارے متاع دنیا سے بہتر ہے تم اپنے
ہدیہ پر ناحق خوش ہوتے ہو اور اتراتے ہو ﴿ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً
وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ یعنے پہر جا ایلچی طرف اونکے پس البتہ آوینگے ہم اونپر ساتہ لشکرون کے نہ مقابلہ ہو سکیگا اونکو ساتہ اون
لشکرون کے اور البتہ نکالدینگے ہم اونکو شہر سے ذلیل کرکر اور وہ رسوا ہونگے — پس منذر پہر گیا اور تمام احوال جاکر
بیان کیا بلقیس نے کہا وہ پیغمبر ہے اور اوسکے ساتہ مقابلہ اور ہمسری کرنے کی طاقت نہیں ہے معالم اور مدارک مین لکہا ہے
کہ اول اوسنے اپنا تخت سات حجرون مین مقفل مضبوط بند کیا اور محافظ اور نگہبان اوسپر متعین کیے پہر مع لشکر متوجہ بارگاہ سریر
خلافت مصیر سلیمان علیہ السلام کی ہوئی جب دیو اس حال پر مطلع ہوئے انکو اندیشہ پیدا ہوا کہ ایسا نہو جب حضرت سلیمانؑ
حسن اور جمال اور عقل اور کمال بلقیس کو مشاہدہ کرین اوسکے اختلاط اور صحبت پر مائل ہون اور وہ انکو اسرار جن پر مطلع
کرے یا اوس سے فرزند پیدا ہووے کہ اوسکو جن اور انس پر فضل اور بزرگی ہووے اور صاحب ملک ہو جاوے اور ہم
اوسکی اطاعت سے تنگ آوین مقرر ہوا صلاح یون ہے کہ اسوقت بنا بر نقصان جمال و کمال بلقیس کی عیب جوئی کرین کہ تا
اوسکی رغبت انکے دلمین نہ پیدا ہووے اور اوسکی طرف متوجہ نہووین اور اوسکو قبول نکرین چنانچہ بعضے اشراف نے جنون کے حضور
تخت کے پاس انکے عرض کیا کہ بلقیس کمال بے عقل ہے اور کلام اوسکا نہایت نامعقول اور راہ صواب سے دور اور پاؤن
اوسکے مثل سم خر ہین اور انگلیان پاؤن کی نہین ہین اور پنڈلیون پر بال بہت ہین حضرت کی ضمیر مبارک مین خلجان
اوسکے امتحان کرنے مین پیدا ہوا چاہا کہ پہلے اوسکی عقل کی آزمایش کرین جب ایک فرسخ کی راہ درمیان بلقیس اور حضرت
سلیمانؑ کے فاصلہ رہا ﴿قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾ یعنے کہا سلیمانؑ نے
اے سردارو کونسا تم مین سے لاتا ہے میرے پاس تخت اوسکا پہلے اس سے کہ آوین میرے پاس مسلمان ہوکر

اسواسطے کہ اگر وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے تو اوس سے تخت لینا مناسب نہوگا مگر برضامندی اوسکے اور غرض
حضرت کی یہ تھی کہ جب وہ تخت آوے اوسکی صورت کو تغییر و تبدیل کریں اور اوس سے پوچھیں کہ یہ تخت تیرا ہے یا نہیں
اور اوسکے جواب سے اوسکی فراست پر آگاہ ہووین آیۃ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ
مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝ یعنے کہا ایک دیو نے جنوں میں سے میں لے آونگا تمہارے پاس اوسکو پہلے
اس سے کہ اوٹھو تم جگہ اپنی سے اور تحقیق میں اوپر اوسکے البتہ زورآور ہون باامانت۔ معالم میں لکھا ہے کہ درمیان
حضرت سلیمانؑ اور اوسکے تخت کے دو مہینے کی راہ تھی اسواسطے کہا یہ جلدی ہرگز وہ یہان آجاوے گا اور اوسکی
صورت بھی کچھ متغیر ہوگی اگر عقیلہ نہوگی تو مقرر اوسکو نہ پہچانیگی غرض کہ اس ہنگام میں ایک دیو پلید اور بدصورت تھا
اوسنے کہا میں لاتا ہون اوسکا تخت کہ مجلس حکومت سے حضرت اوٹھنے نہیں پاینگے اور حضرت سلیمانؑ دوپہر تک اجلاس
محکمے میں کرتے تھے اور کہا میں اوسکے اوٹھانے کی طاقت رکھتا ہون اور اوسکے جواہر میں سے کچھ چرانے کا بھی نہین
امانت لاکر حاضر کرونگا حضرت نے کہا میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہون آیۃ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ
أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۝ یعنے کہا اوس شخص نے جو نزدیک اوسکے تھا علم کتاب سے میں لے آونگا
تمہارے پاس اوسکو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمہارے نظر تمہاری۔ اختلاف ہے اس کلام میں کہ قائل اسکا
کون تھا بعضے کہتے ہیں کہ وہ حضرت خضرؑ تھے یا فرشتہ تھا کہ دفتر مقادیر اوسکے ہاتھ میں ہے کہ اوسوقت اوسکو خدا تعالی نے
بھیجا تھا یا جبرئیل علیہ السلام تھے یا آپ حضرت سلیمانؑ تھے یا کوئی شخص مستجاب الدعوات یا فرشتہ کہ مددگار حضرت سلیمانؑ کا
تھا اور جمہور ائمہ تاریخ کہتے ہین کہ قائل اس عبارت کا آصف برخیا تھا اور وہ اسم اعظم جانتا تھا جب حضرت مجیب الدعوات
اس اسم کے ساتھ ذکر یا دعا اوسکی مقبول اور مستجاب ہوتی اوسنے کہا میں لاتا ہون اوسکا تخت اتنی دیر میں کہ آپ
آنکھ نہ جھپکاؤگے یا کسی طرف آپ نگاہ کریں اور اودھر سے آنکھ نہ پھیرنے پاوین حضرت سلیمانؑ نے اوسکو اجازت
دی اور وہ تخت اپنی جگہ پر سے زمین مین دھنسا اور طرفۃ العین میں حضرت سلیمانؑ کے سامنے کی زمین شق ہوئی اور
وہ برآمد ہوا۔ اور وسیط میں لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اوس تخت کو وہان سے وہین نابید کردیا اور انکے روبرو
موجود کردیا آیۃ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ
فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ یعنے جب اوس تخت کو حضرت سلیمانؑ نے اپنے روبرو دیکھا

کہا یہ کرامت وفضل پروردگار میرے سے ہے کہ آزماوے مجکو کہ مین ایسے امور مین شکرگذار ہون یا ناسپاسی کرتا ہون جو سپاسداری
حضرت باری کی کرتا ہے پس وہ سپاسداری کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا
بے پروا ہے کرم کرنے والا اور معالم مین تفسیر آیة قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ
کہا کہ بدل ڈالو واسطے اوسکے تخت اوسکا کہ دیکھین ہم آیا راہ پاتی ہے یا ہوتی ہے اون لوگون سے کہ نہین راہ پاتی
مین لکہا ہے پہر حضرت سلیمان ع نے کہا کہ اوس تخت کو تغیر دیوین اس طرح سے کہ اوپر کا نیچے اور آگے کا پیچھے کردین یعنی
کہ جواہر کو تبدیل کردین کہ سبز کو بجاے سرخ اور سفید کو زرد کی جگہہ اور یہ امر اس مصلحت کے واسطے کہ آیا بعد سوال بلقیس
پہچانتی ہے اپنے تخت کو یا نہین آیة فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ پس جب بلقیس حضرت سلیمان کے
پاس آئی اور تخت اوسکا حضرت کے آگے رکہا ہوا تہا اوس سے پوچہا آیا تیرا تخت ایسا ہے کہا گویا کہ یہ تخت وہی ہے - یہ کہا
کہ بالیقین یہ وہی ہے کس واسطے احتمال رکہتا تہا کہ اور تخت بہی مثل اوسکے ہو اور یہ اوسکی کمال عقلمندی تہی پہر کہا میں اعلم اور یہ
کمال قدرت الٰہی اور صحت نبوۃ سلیمان کی اس معجزے سے زیادہ ہے اور ہو چکین اوسکے حکم کی تابعدار آیة وَأُوتِينَا الْعِلْمَ
مِن قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ اور دیے گئے تہے علم بلقیس سے پہلے
اور ہوئے تہے ہم مسلمان اور بند کیا اوسکو اوس چیز سے کہ تہی عبادت کرتی سواے خدا کے تحقیق وہ تہی قوم کافرون سے
حضرت سلیمان علیہ السلام نے خردمندی بلقیس سے آگاہ ہوکر بہ نہایت ناموس اوسکو اپنی بہن کے پاس اوتارا اور بعد چالیس
کے خواہر حضرت سلیمان ع نے شمائل حمیدہ اور شائل گزیدہ اوس عاقلہ کے معروض برادر کیے حضرت نے بالجزم ارادہ کیا
کہ اوس درۃ التاج شاہی کو سلک ازدواج مین کہینچین خواتین سلیمان ع نے سنکے اس خبر سے پریشان ہوکر اور حسد لیجا کر عرض کیا
کہ اوسکی پنڈلیون پر بال بہت ہین تا خاطر شریف ہوی اوس سے نفرت کرے اور یہ بہی لکہا ہے کہ حضرت سلیمان نے
بلقیس کے پاؤن کی آزمائش کی تہی کہ ایک محل بنوایا تہا کہ اوسکی زمین پر شیشہ ہای سفید کا صاف فرش کروا دیا تہا
اور اوسکے نیچے پانی جاری رکہا تہا اور اوسمین مچھلیان ڈلوا دین تہین اور مدارک مین لکہا ہے کہ تمام حیوانات دریائی
بہی اوسمین ڈلوا دیے تہے چنانچہ اوس محل کا صحن پانی سے بہرا ہوا معلوم ہوتا تہا اور اوس مین حضرت سلیمان ع کا تخت
بچہا تہا اور وہان بلقیس کو طلب کیا جب یہ اوس قصر کے دروازے پر پہونچی آیة قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا
رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا کہا گیا واسطے اوسکے داخل ہو محل مین پس دیکہا اوسکو گمان کیا

پانی کہرا اور کہول دیا پانچہ اپنے ازار کا اپنی پنڈلیون سے اور دامن جامہ کو دونون پنڈلیون پر سے اوٹہا لیا تا اوس پانی مین پاؤن ڈالے
حضرت سلیمان نے مشاہدہ کیا کہ اوسکے پاؤن نگارین اور ساق بہی مانند سیمین آدمیون کے ہین لیکن بال بہت ہین
اوسکی طرف سے منہ پہیر لیا آیۃ قال انہ صرح ممرد من قواریر کہا سلیمان نے تحقیق یہ محل ہے منڈہا ہوا شیشہ
اے بلقیس زنہار اپنا جامہ پاؤن پر سے اوٹہا کہ یہ پانی معلوم ہوتا ہے میدان ہے سادہ ہموار آبگینہ سفید سے
آیۃ قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن للہ رب العالمین ۵ کہا بلقیس نے ای پروردگار میرے
تحقیق ظلم کیا مین نے جان اپنی کو اور مطیع ہوئی ساتہ سلیمان کے واسطے پروردگار عالمون کے۔ قبل ازین جو مین نے
آفتاب پرستی کی اپنے نفس پر ستم کیا اب تیرے حکم کی تابعدار ہوئی ہون اور آج شرف تیری بندگی مین ہے اور حضرت سلیمان کے
ہاتہ سے مسلمان ہوئی۔ مدارک مین لکہا ہے کہ بعضے محقق کہتے ہین کہ اصلا احتمال تجویز اس امر کا نسبت حضرت سلیمان
نہین کیا جاتا کہ درحق عورت اجنبیہ کی پنڈلیان دیکہنے کی تجویز کی ہو بلکہ یہ سبب بنا بر اظہار امر نبوت اور معجزون کے تہا
اور معالم اور کشاف مین لکہا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ بلقیس کے ساتہ نکاح کرین
لیکن اوسکے پاؤن اور پنڈلیون سے کراہت کہتے تہے دیوون نے نورہ اور حمام درست کیا کہ وہ بال اوس سے
زائل اور دور ہوون پہلے اوس سے نورہ اور حمام دنیا مین پیدا نہوا تہا بہرحال آپ اوسکو اپنے عقد مین لائے اور نہایت
دوست اور عزیز رکہتے تہے اور اوسکا ملک بہی اوسکے پاس چہوڑ دیا اور ہر مہینے مین ایک بار اوسکے پاس جاتے تہے
اور تین روز وہان رہا کرتے تہے اور فرزند بہی اوس سے پیدا ہوا اور نقص التواریخ مین لکہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
نے بلقیس کے واسطے زر خالص سے ایک تخت بنوایا اور چار شیر بنائے تہے اونکا ارباب طلسمات سے آگ اون شیرون کے منہ سے
شعلہ مارتی تہی اور ہر شیر کی پشت پر دو کرگس تعبیہ کیے تہے کہ آنکہین اونکی لعل یاقوت سے تہین اور دانت اونکے
مروارید آبدار سے۔ اور جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس تخت پر بلقیس پاس جاتے تہے وہ کرگس بطریق استقبال
اور بقدر احتیاج گلاب ان پر چہڑکتے تہے اور دو کنگرہ سریر پر دو مرغ تہے کہ جب حضرت چاہتے کہ مجہکو یا بلقیس کو
کوئی نہ دیکہے وہ جانور پیرامون تخت اسطرح بال و پر پہیلاتے تہے کہ کوئی انکو نہ دیکہہ سکتا تہا اور ہر ایکطرف اوس تخت
کے چار طاؤس نصب کرتے تہے کہ اونکے منہ مین سے بوی عنبر و عبیر آتی تہی کہتے ہین کہ جس کرسی پر کہ آصف بیٹہتا تہا
اوسمین ایک شیر موضوع تہا کہ جو کوئی اوسکے روبرو جہوٹی گواہی دیتا تہا پس وہ شیر حملہ کرتا اور بعضے کہتے ہین

کہ اوسکے ساتھ آپ نے نکاح نہین کیا تھا بلکہ اوسکا نکاح ہمدان کے بادشاہ کے ساتھ کردیا تھا اور اوسکا بیان اسطرح پر ہے کہ جب
بلقیس مسلمان ہوئی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوسکو فرمایا کہ کسی مرد کو اپنی قوم مین سے اختیار کرلے کہ تیرا اوسکے ساتھ
نکاح کردون بلقیس نے کہا یا نبی اللہ میرے برابر مردون مین سے کون ہے کہ اوسکے ساتھ نکاح کرون حالانکہ میری قوم مین سے
ایک بادشاہ عظیم الشان میری خواستگاری کرتا تھا مینے نہین مانا حضرت سلیمان ؑ نے کہا ہان اسیطرح ہے لیکن اسلام مین ایسے
لاچاری اور مجبوری ہے اور اب تجکو نہین چاہیے کہ حلال خدا کو حرام کرے بلقیس نے کہا اگر تم جانتے ہو کہ یہ امر ناگزیر ہے
تو مجکو ذی تبع کہ ہمدان کا بادشاہ ہے اوسکو دیدو پس حضرت سلیمان ؑ نے اسیطرح کیا اور ملک یمن اوسکو دیکر وہان بھیجدیا

فصل تیسری بیچ فتنہ سلیمان کے اور گم ہونے نگین کے اور پانا اوسکا مچھلی کے پیٹ مین سے اور ذکر وفات اور مدت عمر
حضرت سلیمان ؑ کے - معالم التنزیل مین سورہ ص مین درذیل آیہ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا
ثُمَّ اَنَابَ کے اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان ؑ کو اور ڈالدیا ہمنے اوپر کرسی اوسکی کے ایک بدن پھر رجوع کیا تحقیق
لکھا ہے کہ درباب فتنہ حضرت سلیمان ؑ اور جسد ملقی مین بہت اختلاف اقوال ہے ولیکن وہ جو قریب یقین اور لائق بیان
اس وجوہ کے ہین اختصار اونکا ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک طائفہ کہ جسد ملقی عبارت بدن پسر سلیمان علیہ السلام سے ہے جو کہ بواسطے
اوسکے حضرت سلیمان فتنہ مین پڑے - چنانچہ ابوہریرہ رضنے روایت کی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تین سو منکوحہ
اور سات سو حرم رکھتے تھے ایک مرتبہ آپ نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ جمیع اہل حرم سے شرط طواف بجا لاؤن تا ہر ایک سے
ایک لڑکا پیدا ہووے کہ راہ خدای تبارک و تقدس مین جہاد کرے اور حسب اتفاق اس بات کو مقرون بکلمہ انشاءاللہ نکیا
اور بعد مباشرت ایک عورت کہ اونمین سے باردار ہوئی اور اوسکے ایام حمل منقضی ہوئے ایک لڑکا نصف انسان طولانی
اوس سے پیدا ہوا یعنی ایک آنکھ اور ایک کان اور ایک ہاتھ اور ایک پاؤن - حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہے اوسکی کہ نفس محمد کا بیچ ہاتھ اوسکے کے ہے کہ اگر وہ انشاءاللہ کہتے تو البتہ وہ پاتے اونکو
وہ چیز کہ تمنا کی تھی اونھون نے درحالت سیر ہوا مین بیٹھے رو آفتاب اور پیدا ہوتی ایسی اولاد کہ جہاد کرتی بیچ راہ خدا کے
القصہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس حال پر مطلع ہوئے پریشانی اور اندوہ تمام سے اونکی ضمیر منیر پر غلبہ پایا کہتے ہین
کہ آنحضرت اور آصف اور ساد سفر زمینی جمیع اوسکے ایک دن باہم بیٹھے اور حضرت اس امر مین اظہار حزن اور اندوہ کرتے تھے
آصف سے کہا کہ آؤ ہر شخص ہم مین سے کہ جو کچھ دل مین رکھتا ہے اور کوئی سوائے عالم الغیب والشہادہ اوسکو

مطلع نہین ہے ظاہر کرے اور اس لڑکے کی شفا چاہے کہ قادر بیچون ہمارا الملتمس ارزانی فرماوے سبکو یہ بات مستحسن معلوم
ہوئی حضرت سلیمانؑ نے کہا بار خدایا تو جانتا ہے کہ باوجود اس تمام مملکت اور حشمت کے کہ مین رکھتا ہون وہ شخص کہ میرے
پاس آتے ہین اور ایک سیب برسم تحفہ لاتا ہے اور دوسرا خالی ہاتھ ہوتا ہے نظر محبت میری صاحب سیب پر زیادہ
پڑتی ہے بنسبت تہیدست پھر رو بقبلہ ہو کر دعا کی اور کہا الٰہی تو جانتا ہے کہ مین اس قول مین صادق ہون اپنی شفا
اس کو دل سے دریغ نہ کر اور جب مراسم دعا سے فراغت پائی حضرت واہب العطایا نے آنکھ اور کان دوسرا اوس لڑکے کو
ارزانی کیا پھر آصف نے کہا یارب تجکو معلوم ہے کہ چند نوبت مینے حضرت سلیمانؑ سے استدعا کی کہ مجکو شغل وزارت سے
معاف کیجیے اس التماس مین میرا دل میری زبان کے موافق تھا اگر یہ بات مینے سچ کہی ہے تو بنظر رحمت اس طفل سے
دریغ نہ کر ہرگاہ کہ آصف نے دعا ادا کی فوراً حق تعالی نے دوسرا ہاتھ اوس فرزند کو عطا فرمایا پھر اوسکی ماں نے مناجات کی
اور کہا یارب تو جانتا ہے کہ باوجود اسکے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مین ہمہ لیاقت اور ایسا شوہر میرا ہے جس مرد کو
مین دیکھتی ہون مجکو آرزو ہوتی ہے کہ وہ میرا شوہر ہووے - اگر مین اس حدیث مین صادق ہون میرے فرزند کو
عافیت کر اوسیوقت باریتعالی نے دوسرا پاؤن اوس مولود کو بخشا اور وہ صحیح الارکان ہو گیا اور جب یہ سلیم الاعضا
ہوا حضرت سلیمان علیہ السلام کے دلمین محبت قوی اسکی پیدا ہوئی لہذا خاطر خطیر حضرت مین گذرا کہ کسی شخص شفیق کو ثمرہ
اوس میوہ باغ جنان کو بنابر تربیت تفویض فرماوین بعضے کہتے ہین کہ اس ارادہ پر انکے جن مطلع ہوئے ایک نے اونمین سے
التماس کیا کہ اس فرزند دلبند کو میرے تفویض کیجیے تا بعہد مراتب تربیت اسکے قیام کرون اور حضرت نبوی نے
بموجب التماس اوس قرۃ العین کو اوسکے تسلیم کیا اور یہ امر مقبول بارگاہ صمدیت نہوا لاجرم ملک الموت مامور ہوا
کہ روح اوس نور دیدہ کی قبض کرے اور بدن اوسکا کرسی سلیمانؑ پر ڈالدے غرض کہ ہے قولہ تعالٰے وَاَلْقَیْنَا
عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا اور جسدًا ای الولد المیت منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بعد از فوت پسر بنیاد تعزیت
رکھی اوس اثنا مین حکیم علی الاطلاق نے دو فرشتون کو بصورت انسان انکے پاس بھیجا ایک نے اون دونو مین سے
دوسرے پر دعوا کیا کہ سر راہ مینے کچھ بویا تھا جب کہ وہ سبز و خرم ہوا اس شخص نے اوس پر گذر کر میری زراعت کو
روند ڈالا اور مسمار کر دیا کہ میرا انتفاع جاتا رہا حضرت سلیمان علیہ السلام نے مدعا علیہ سے پوچھا کہ تو نے یہ حرکت
کیون کی اوسنے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ایکدن مین سیر کو گیا تھا کہ ناگاہ ایک مزرعے پر پہونچا درمیان راہ

ہرچند عجیب و راست نظر کی سیطرف راہ سلوک نپائی کہ اودہرسے گذر کر بمقصد فائز ہون بنابر ضرورت اوس زراعت پر
گذرا اور بے اختیار کہیتی اوسکی پامال ہوئی حضرت سلیمان نے مدعی کی طرف دیکہہ کہ کہا کہ تونے کیون ایسی جگہہ بویا تھا
کہ جہان رستہ جاری ہو اور چلنے والون کو دشواری درحقیقت قصور تیرا ہے نہ مدعا علیہ کا مدعی نے جواب دیا کہ دنیا
طریق موت ہے آپکو بہی راہ موت پر فرزند نہ بونا تھا تا اس حزن واندوہ مین گرفتار ہوتے حضرت نے اوسکے قول کی
تصدیق کی اور جانا کہ یہ تنبیہ اور تعلیم جانب خداتعالی سے ہے اوسیوقت مجلس تعزیت سے اوٹھکر غم اور اندیشہ
فرزند خاطر اطہر سے باہر کیا۔ وہب بن منبہ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فتنہ سلیمان عم عبارت انتزاع ملک سے
اور مراد جسد سے یہ ہے کہ چالیس روز تک صخر پر حضرت نبوی پر بہیئت الٰہی بیٹھا اور کیفیت اس واقعہ کی
کہ حضرت سلیمان عم نے سنا کہ ایک جزیرے مین جزائر سے ایک بادشاہ ہے بت پرست صیدان نام جو کہ اکثر اوقات دریا
جہاد اور قہر اعدای دین پر مصروف تہی ہوا کو حکم کیا کہ وہ بساط حضرت اوٹھا کر اوس جزیرے مین لیگئی اور ملک بت پرست
حضرت کے دست مبارک سے مارا گیا اوسکی ایک بیٹی تہی کہ جمال فائق اور حسن لائق رکہتی تہی حضرت کے تصرف مین آئی اور
محبت اوسکی دل قدسی منزل مین پیدا ہوئی شیطان نے اپنے دلمین کہا یہ وقت فرصت غنیمت ہے کچہہ ایسا کیا چاہئے
کہ فتنہ جہان مین ظاہر ہووے لاجرم بصورت دایہ ایک دایون اوس دختر سے بنکر دروازہ قصر پر آیا اور بار پانے
کی استدعا کی اوس پریوش نے بعد حصول اجازت از پیشگاہ نبوی اوسکو اپنے پاس بلایا شیطان اسکے روبرو
آکر اسکے زوال ملک پر نوحہ اور زاری کی اور اوس لڑکی سے کہا کہ تو کیونکر سلیمان عم کے ساتھ راضی اور موافق ہے کہ اوس
تیرے باپ کو مار ڈالا اور تجکو اسیر کیا اور تیری مملکت کو زیر و زبر کردیا وہ لڑکی رونے لگی شیطان نے کہا کہ مفارقت
پدر مین تیری کیونکر گذرتی ہے جواب دیا بیت روزم بدرد دل گذرد شب بسوز جگر ٭ دور از سعادت لقای تو
زندگانی است ٭ اوسنے کہا اس باب مین یون حیلہ کر کہ جب سلیمان عم تیرے پاس آوے رونے سے باز نرہنا اور اوسکی
کلام نکرنا جب وہ تجہسے پوچہے کہ تو کیون روتی ہے اوسوقت اپنا فرط اشتیاق پدر ظاہر کرنا اور اوس سے کہنا
دیوون سے میرے باپ جیسی ایک صورت پتہر سے ترشوا دو تا صبح اور شام اوسکو دیکہکر اپنے خاطر حزین کو تسکین
دختر نادان نے بہ طبق تعلیم شیطان عمل کیا اور حضرت سلیمان عم نے حسب التماس اوسکے دیوون سے ایک پتہر
بصورت پدر دختر ترشوا کر اوسکو دیدیا اوس لڑکی نے کہ قبل از مصاحبت حضرت نبوی شیوہ بت پرستی شغل

شعار ہو رہی تہی اس صورت کو موہبت عظیم جانکر آپ مع اپنی لونڈیون باندیون کے عبادت اور پرستش صنم مین
مشغول ہوئی اور حضرت سلیمان ع کو مدت تک اس امر کی اطلاع نہوئی بعد چالیس دن کے وقوع اس قضیہ سے کہ خبر بت پرستی کی
اوس عورت کی کہ دیر و زن مین مشہور ہوئی ایک جماعت نے خبران صادق سے کیفیت واقعی آصف سے آنکر
عرض کی اور اس باب مین نہایت اضطرابی کی آصف نے کہا تم خاطر تسکین رکہو کہ اس خبر کو پاس ع جو مناسب ہے حضرت
پہونچاتا ہون اور اوسی لحظہ حضرت سلیمان ع سے ملاقات کی اور کہا یا نبی اللہ بعد اب آپ نے مجھکو عمر اسپے پیش از انقضاے
ایام حیات چاہتا ہون کہ مجمع خاص و عام مین فضائل اور مآثر انبیا علیہم السلام بیان کرون تا موجب ازدیاد عقیدہ
خلائق ہووے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بموجب معروضہ آصف بن برخیا اوسیوقت باحضار طوائف جن و انس
فرمان دیا اور بعد انعقاد مجلس آصف نے اوس محفل مین فضیلت ہر پیغمبر گذشتہ کا بزبان فصیح اور بیان صحیح
کہنا شروع کیا جب سخن حضرت سلیمان ع تک پہونچا انکے مناقب بیان نکر اور پیش از نبوت پدر عالی قدر کہکر خاموش
ہوگیا اور معجزات عالم نبوت انکے کچھ بیان نکئے انکو یہ امر کمال ناگوار ہوا اور اس سے نہایت اندوہناک ہوئے
جب سب آدمی پراگندہ ہوئے آصف سے پوچھا کیا سبب ہے کہ تو نے فضائل حکایت ہر پیغمبر کا ذکر کیا اور جو بعد ازان حال
بعد از وفات والد بزرگوار مجھکو ارزانی فرمائے ذکر نکئے آصف نے جواب دیا مین وہ کیا کرتا اوس شخص کے کہ چالیس دن سے
اوسکے گہر مین بت پرستی ہوتی ہو کیا کہون حضرت سلیمان ع نے کہا میرے گہر مین کہا ہان اور صورت واقعہ عرض کی حضرت
سلیمان ع نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہکے مجلس مین سے اوٹھے اور محل مین جاکر بت کو توڑا اور عورت پر بیحد
بہت خفا ہوئے اور پہر لباس پاک کہ سوت کاتے ہوئے دختران معصومہ پاکیزہ سے ترتیب پایا تہا اور خلوت تنہا مین فرش
خاک بچھوا کے بیٹھے اور بگریہ و استغفار مشغول ہوئے اور ہنگام شب کہ بنابر تقاضاے حاجت معبد مین سے نکلے اپنی
انگوٹھی ایک لونڈی کو جواری حرم مین سے کہ جرادہ نام تہی پیشتر سپرد کی اوسوقت صخرہ نام ایک عفریت
بصورت حضرت سلیمان ع بنکر انگوٹھی اوس جاریہ سے لیگیا اور اوسکو اپنی اونگلی مین پہن لیا اور سریر سلیمانی پر
جا بیٹھا سب جن و انس نے خاصیت انگشتری سے کمر اطاعت اور متابعت اوسکی باندھی جب حضرت قضاے
حاجت سے فارغ ہوکر بیت الخلا سے باہر نکلے تو انگوٹھی جرادہ سے طلب کی اوسنے کہا صاحب خاتم لیکے ہو الگ
تو کون ہے کہ مجھسے مانگتا ہے کہ مین تجھکو نہین پہچانتی اور اوسنے یہ اسواسطے کہا کہ اندک تغیر صورت آنحضرت مین

بھی ہو گیا تھا اور یہ کہ اس قبیل و قال اور طلب خاتم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی تخت کی طرف نظر پڑی ایک شخص
اوسپر بیٹھا دیکھا کہ مشابہ اپنی صورت کے تھا اوسوقت جانا کہ بواسطہ کردار ناصواب اون بیبا کون کے گھر میں انہون نے
عبادت غیر خالق اقدام کیا ہے قادر توانا نے زمام تسلط و اختیار قبضۂ اقتدار میرے سے نکال لی ہے پھر آپ عقب
خاتم سے درگذرے اور راہی ہوئے روایت کرتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایام انتزاع ملک مین گھر گھر
پھر کر سوال کرتے تھے اور جب آدمی انسے پوچھتے کہ تو کون ہے اور یہ نام اپنا بتاتے تھے تو خلق انکو بسفاہت
نسبت دیکر انکے منہ پر خاک ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ تو دیوانہ ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک سلیمان نے وہ
کہ نہایت سختی اور کلفت تحت سلطنت پہنچایا ہے اور ایک طائفہ کا عقیدہ ہے کہ یہ شخص دیو تھا اوسنے آپکو متشکل
بصورت حضرت کیا تھا اور حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ ایکدن حضرت بہت بھوکے پیاسے ایک
بیچ اسرائیل کے دروازے پر آئے اور کنڈی کھٹکائی ایک عورت نے اوس گھر مین سے نکل کر پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہے
حضرت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو میری ضیافت کرے کہ مین بھوکا ہون ضعیفہ نے کہا تو مرد مسافر ہے اور میرا
خاوند گھر مین نہین ہے مرد بیگانہ کی مدارات نہین کر سکتی مگر اتنا انتظار کر کہ وہ آجاوے اور اوسکے آنے تک اس باغ مین
کہ ہمارے گھر کے متصل ہے جا کہ وہان پانی بھی ہے اور میوہ بھی جب وہ آویگا تو تجھکو بھی شرط مہمان نوازی بجا لاویگا
حضرت سلیمان اوس باغ مین گئے اور قدرے پانی پیا اور کچھ میوہ تناول فرما کر سوگئے اوسوقت ایک مار سیاہ نکلا
اور بالہام ربانی حضرت سلیمان کو پہچانا اور جب دیکھا کہ مکھیان حضرت کو تکلیف دیتی ہین اوس باغ مین سے ایک
شاخ ریحان منہ مین لیکر مگس رانی کرنے لگا اس اثنا مین صاحب بستان اپنے گھر مین آیا اوس عورت نے آنی مہمان کی
مطلع کیا اوس شخص نے باغ مین آکر دیکھا کہ ایک مرد تنومند سوتا ہے اور ایک سانپ اوسکی خدمت مین مشغول ہے
مشاہدہ اس حال سے متحیر ہوا اور اپنی بی بی کو طلب کیا اور یہ امر عجیب اوسکو دکھایا غرضکہ جب مالک باغ حضرت کے
نزدیک پہونچا وہ سانپ اوسوقت چلا گیا اور اوس شخص نے آپکو جگا کر مداری کی اور کہا حضرت قرب منزلت تمہاری
بسبب خدمتگذاری سانپ کے [illegible] آپ کا معتقد ہوا ہون اب یہ منزل خاص تمہارا اور تمہارے
مکان آسایش ہے گھر مین ایک [illegible] چاہتا ہون کہ تمہارے سلک ازدواج مین کھینچون یہ التماس
میرا قبول کرو اور بصیغ اقبال بندہ خانے مین روز و شب گذارو حضرت سلیمان نے اوسکا مسئول قبول کیا

اور اوس دختر کو قید نکاح مین لائے اور تین شبانہ روز وہان رہے چوتھے دن صاحب خانہ سے کہا کہ مدت مہمانی
تمام ہوئی اب مجکو یہ گوارا نہین کہ تم بنا بر تحصیل قوت میرے لیے زحمت اٹھاؤ یہ بات کہکر گھر سے باہر نکلے اور کنار دریا پر
جاکر صیادون کے ساتھ ملے اور صیادی مین اونکی ہمراہی مین رہے تا وقتیکہ اوس محنت اور بلیت سے نجات پائی
اور کیفیت اس واقعہ کی اس طرح پر ہے کہ جب صخرہ جنی سریر سلیمانی پر بیٹھا بتکلف بنی آدم کے ساتھ اختلاط کرتا تھا
بیت کند ہم جنس با ہم جنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز با باز + اور اکثر اوقات مصاحبت اسکی بسبب میل طبیعی اپنے
ابنائے جنس سے رہتی تھی اور معہذا اس چالیس دن زمان حکومت مین خلاف شرع اور عقل اکثر عمل اوس سے
صادر ہوتے تھے تو خلائق نے امثال ان حرکات نالائق سے بدگمان ہوکر صورت حال بعرض آصف پہونچائی اور
یہی کہا کہ ظن غالب یہی ہے کہ یہ شخص حضرت نہین ہین اور جب تک یہ معنی متحقق ہو اسنے ازواج اور سراری حضرت
کی پاس جاکر تفتیش حال کی بعد از استفسار انہون نے کہا چند روز سے حضرت سلیمان علیہ السلام ہمارے پاس
نہین آئے آصف نے خلق کو آگاہ کیا کہ یہ خبیث سلیمان نہین ہے بلکہ ایک دیو ہے کہ اوسکی جا پر قرار پکڑا ہے
اور صخرہ ماردونی نے اثنائے جلوس مین کہ تخت عظمت پر بیٹھا تھا التماس سارے شیاطین سحر اور نیرنجات لکھکر اور
بخاتم سلیمانی مہر کرکے زیر پایہ سریر اعلے پنہان کر دیے اور بعد از وفات حضرت نبوی شیاطین نے وہ مزخرفات
نکالکے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ منسوب کیے اور بنی آدم مین شائع اور ذائع ہوئے فذالک [illegible]
وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
اور پیروی کرتے ہین اوس چیز کی کہ پڑھتے ہین شیطان اوپر وقت سلیمان کے اور نہین کفر کیا تھا سلیمان نے
ولیکن شیطانون نے کفر کیا تھا سکہلاتے تھے لوگون کو جادو اور تفسیر عزیزی مین تفسیر اس آیت کی [illegible]
اسطرح پر لکھا ہے کہ جو حضرت سلیمانؑ کے جن و انس و طیور وغیرہ تحت حکم تھے اور ہمیشہ حاضر خدمت بارگاہ اونکے
رہتے تھے تو اختلاط آدمیون کا جنون کے ساتھ بے پردہ ہوتا تھا اور باہم نشست و برخاست [illegible]
تو اکثر شیاطین الجن بنا بر اظہار تفاخر اپنے روبرو انسانات کے اعمال عجیبہ اور امور غریبہ ظاہر کرتے تھے [illegible]
سریع التاثیر بسبب تعظیم اسامی بتان اور شیاطین کے شرک صریح پر شامل تھے سامنے آدمیون کے [illegible]
عجائب غیر متوقع وقوع مین آتے کسواسطے کہ بسبب اصرار شیاطین الجن کسیکا پاؤن بند ہوتا اور کسیکی گردن ٹوٹتی

اور کسیکے پیٹ مین درد پیدا ہوتا اور جب وہ افسون آموختہ اونکا پڑھتے تو فی الفور آرام ہو جاتا اور ایسے امور
کہ بمنزلہ خرق عادت جنون سے صادر ہوتے اکثر سفہا بہت معتقد اور فریفتہ ہوتے تھے اور تعظیم اون جنون اور
پیشوایون شیاطین کی انکے دلون مین راسخ ہوتی اور علاوہ ازین بعضی ارواح خبیثہ فی الحقیقت ایسی ہوتی ہین
کہ بالطبع قالہ پرستش اپنی دوست رکھتی ہین اور چاہتے ہین کہ مردم ہماریطرف رجوع کرین اور پوجین اور اونکو شیطان نہین
پہچانتے ہین بنابر ارتکاب شرک اونکے نام بہی افسونون مین داخل کرکر آدمیونکو تعلیم کرتے اور سجدہ کرنا اور قربانی اور
اسیواحون کے واسطے عمل مین لانا شرائط اعمال گردانتے تھے اور انسانات بہت ظہور آثار عجیب کفر و ضلالت مین
گرفتار ہوتے تھے غرضکہ رفتہ رفتہ ان افعال ذمیمہ اور اعمال خبیثہ کا ارتکاب عوام سے گذر کر تا بخواص پہونچا اور عموماً بنی آدم
مین رواج پایا تا آنکہ حضرت سلیمان ع کو مفصل خبر اس اضلال و گمراہی کی پہونچی حضرت نے آصف بن برخیا وزیر اعظم کو حکم کیا
کہ شیاطین افسون خوان کو حاضر کرے اور جو کچھ اونکے پاس اس قسم کے اعمال شنیعہ سے ہو لکھوا کر زیر کرسی میرے
دفن کردے اور من بعد تقید کرے کہ شیاطین و انسان یکجا بود و باش نکیا کرین اور آپسمین تعلیم اور تعلم سلوک نکرین
چنانچہ اس ضبط و ربط حضرت سے تا زمان حیات آپکے انسداد اس رخنہ فساد کا رہا- ولیکن پس از وفات حضرت سلیمان ع
اور آصف کے روبرو آدمیون کے پہر شیاطین نے کہنا شروع کیا کہ حضرت اس قدرت ثروت اور مملکت صرف
بزور علم سحر کے اوس سے تسخیر جن و انس اور طیور و وحوش حاصل ہوئی تہی وہ سب کتب اعمال جادوگری اونکی زیر کرسی
مدفون ہین اب یہ مناسب ہے کہ اوس جگہہ کو کہود کر اون مکتوبات کو نکال لو اور بموجب نوشتہ اوسکے عمل مین لاؤ
تا مانند اونکے تم بہی مسخر کرنے خلائق اور اظہار عجائب اور غرائب پر قادر رہو بہرحال انکے اغوا سے لوگون نے وہ کتابین
نکالین اور افسون جو اوسمین لکھے تہے یاد اسے شرائط پڑہے اور اونسے بر امد مقاصد جو بر حسب خواہش ہوئے تو انکے
عقیدہ مین فساد پڑا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ تعلیم و تعلم علوم دینی اور تلاوت توریت بالکل متروک ہوئی اور سب
اکتساب علم سحر و افسونگری مین مصروف ہوئے مگر جب شیاطین کو یقین ہوا کہ یہ بخوبی گمراہ ہوئے اور کتب الٰہیہ سے
سب نے اعراض کیا انہون نے اطاعت افسونون سے پہلو تہی کرنا شروع کیا اسواسطے ظہور آثار مین کمی پیدا ہونے لگی حتی
کہ وہ فوائد دنیوی بالکل جاتے رہے اور فساد عقیدہ باقی رہا اسواسطے دین یہود مین بہت فتور ہوئے- بعد کیفیت جب عیان
مملکت اور اشراف بنی اسرائیل کو قبضہ صخرہ مارد مین تردد پیدا ہوا تو بنابر انکشاف اس امر مہم کے اوسکی روبرو توریت پڑہی

شروع کی وہ ملعون طاقت سننے اس کلام ملک العلام کی نہ لایا اوسیوقت تخت پرسے غائب ہو گیا اور خاتم سلیمانی
دریا مین ڈالدی اور ایک مچھلی بامر الٰہی اوسکو نگل گئی اور وہ مچھلی اوس صیاد کے دام مین گرفتار ہوئی کہ حضرت سلیمان
اوسکی معاونت کرتے تھے اور صیاد نے اوس مچھلی کو عوض اجرت مین انکو دیدیا حضرت نبوی نے ہنگام شب اپنے گھر
مراجعت کی اور اوس مچھلی کو اپنی بی بی کو دیا کہ بریان کر دیوے جب اوس عورت نے اوس ماہی کے پیٹ کو چیرا ایک
انگوٹھی اوسکی نظر پڑی کہ اوسکے چمکارے سے سارا گھر روشن ہو گیا اور وہ انگوٹھی اپنی اونگلی مین اپنی بی بی سے لیکر
حضرت سلیمان نے پہن لی اوسیوقت طوائف جن وانس اور وحوش وطیور درگاہ سلطنت پناہ پر جمع ہوئے اور
باوجود اسکے کہ ایسی خاتم لیتے دیو کے چنگل مین پڑی اتنی محظوظ اور بہرہ مند نہوئے - ابن عباس سے منقول ہے
کہ جب حضرت سلیمان نے پھر حشمت پر قرار پکڑا دیو ونکو حکم دیا کہ صخرہ مارد کو پیدا کر کر حاضر کرین ہر گاہ اوسکو موجود کیا
موقف جلال سے فرمان واجب الامتثال صادر ہوا کہ اوسکو مع اوسکے تابعون کے مقید اور مغلول کر کر دریا مین
ڈالدو قال عز من قال وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ یعنے اور اور طرحکے جکڑے ہوئے زنجیرون مین
وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ شَيَاطِينُ أَوْثَقَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ
فِي الْبَحْرِ يُجَالِسُونَكُمْ وَيُعَلِّمُونَكُمْ سُنَنَ دِينِكُمْ فَلَا تَقْبَلُوا مِنْهُمْ یعنے مروی ہے خواجہ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے کہ تحقیق فرمایا قریب ہے کہ خارج ہوویں آخر زمانے مین شیاطین کہ قید کیا انکو سلیمان بن داود نے بیچ دریا کے
بیٹھین گے تمہارے پاس اور سکھاوینگے تمکو سنن دین تمہارے پس چاہیے کہ نہ قبول کرو تم اونسے کچھ - فقیر مترجم
بظاہر مخفی نہ رہے کہ ... اسکے کہ حدیث فتنہ سلیمان نے طول کھینچا لیکن سخن ناگفتہ اور دُر ناسفتہ اس باب
مین بہت سے ... باقی ہے حدیث دلبر فتان و عاشق مفتون ۔ اور تفسیر
مدارک التنزیل اور زاہدی مین ... کچھ مروی ہے در باب جاتے رہنے انگشتری اور ہونے عبادت بت
کے بیچ گھر حضرت سلیمان کے باطل اور اکاذیب بیہودہ ہین اور حدیث کہ فقیر اور محتاج پانسو برس پہلے امیر
دولتمندون سے بہشت مین آوینگے اور ایک روایت ہے چالیس برس پہلے چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت سلیمان
پانسو برس یا چالیس برس بعد سب انبیا اور رسولون کے جنت مین آوینگے اسواسطے کہ دنیا مین غنی تھے
اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساعت مرحومہ اپنی کے سب پیغمبرون اور امتون سے پہلے بہشت مین

تشریف لاوینگے کسواسطے کہ دنیا مین فقیری اختیار کی تھی اور دعا کیا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا
وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔ اور صاحب کشاف اور مدارک نے بیچ تفسیر سورہ سبا کے لکھا ہے کہ جو بنای مسجد اقصے
حضرت داؤدؑ نے بموجب وحی الٰہی بعد بلند ہونے دیوارون کی بقدر قد آدم چھوڑ دی تھی آپ حضرت سلیمانؑ باتمام
اوس مسجد اور بناے ایک شہر کے حوالی بابل مین راغب ہوئے اور ہر ایک کو طوائف جن و انس سے بامر لائق مقرر کیا
اور بدست اوستادان چابکدست سنگ رخام سے ایک شہر کی بنیاد رکھوائی مشتمل بارہ سو رپر اور ہر سور کو باہتمام ایک سردار کے
بنا کروایا۔ کہتے ہین کہ ہر روز لاکھ سنگ تراش اوس شہر مین کام کرتا تھا اور تیس ہزار آدمی پہاڑون سے پتھر تراشتے تھے
اور ستر ہزار ہاتھی اور اونٹ پر وہ پتھر لاد کر شہر مین لاتے تھے پھر تھوڑی مدت مین کہ وہ شہر بن چکا نام اوسکا بیت المقدس
رکھا اور دیوونکو حکم کیا کہ انہون نے معدنون سے جا کر لعل و یاقوت اور فیروزہ اور زبرجد اور چاندی اور سونا وغیرہ لانا
شروع کیا اور بعضون کو بنا بر تحصیل دُر و مروارید کے دریاؤن مین بھیجا اور ایک فوجکو بنا بر لانے سنگ کے مامور کیا جب آلات
و اسباب مہیا ہوئے سنگتراشون نے الواح اور تختے بنائے اور کاریگرون نے سنگ سفید اور زرد اور سبز باہم کر ترتیب دیے
کہ اوس مسجد کی دیوارین مرتفع کین اور ستون اوسکے احجار شفاف اور صاف کے نصب کیے غرضکہ چھت اور در و دیوار مسجد
بانواع گوہرہای قیمتی مرصع کیا کہ لمعان جواہر زواہر سے وہ معبد شب تاریک مین روز روشن رکھتا تھا۔ حدیقۃ الاقالیم
مین لکھا ہے کہ مسجد اقصے جانب شرقی بیت المقدس واقع ہے اور طول اوس مسجد کا سات سو چوراسی گز کا ہے اور عرض اوسکا
چار سو پچپن گز اور چھ سو چوراسی ستون رکھتی ہے اور ہر شب چار ہزار قندیلین اوس مین چار روشن اور ہزار ارگز کے
بوریے رومی ہر سال اوسکے فرش مین صرف ہوتے تھے اور سات سو فراش اوس مسجد کی خدمت مین مصروف رہتے
اور پچاس خم زرین پانی سے بھرے ہوئے وہان رہتے اور چار سو [illegible] تھے اور صحن مسجد مین ایک مصطبہ پانچ گز مربع کا ہے
اور اوسمین ایک قبہ عظیم ہے مثمن یعنے ہشت پہل کہ اوسکو قبۃ الصخرہ کہتے ہین اور اوسمین ایک پتھر ہے کہ اثر قدم محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ اوسکے ایک کونے مین ظاہر ہے کہ آنحضرت شب معراج [illegible] سے معراج کو تشریف لیگئے ہین اور ایک ظرف
اوس سنگ کا بموافقت پای رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے [illegible] قریب زمین سے بلند ہوا تھا کہ آنحضرت نے فرمایا
یعنے ٹھہر جا وہ وہین بحال خود معلق رہگیا اور محراب مریم اور محراب زکریا کہ نماز وہان کرتے تھے اور کرسی حضرت سلیمان علیہ السلام
کہ اوسپر خدا کو یاد کرتے تھے یہ سب وہان تھین القصہ مسجد اقصی اول مسجد ہے کہ عالم دنیا مین بنی جیسے کعبہ اول خانہ ہے کہ روی زمین

عمارت پائی ۔ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ تمام مسجد اقصی مین ایک بالشت زمین نہین کہ اوسپر کسی پیغمبر نے نماز
نہ پڑھی ہو یا یہ کہ فرشتے نے مقام نکیا ہو محراب داؤد علیہ السلام بیرون شہر ہے اور مقام خلیل علیہ السلام تیرہ میل پر
واقع ہے اور کہتے ہین کہ دو فرسخ پر بیت المقدس سے ایک گاؤن ہے کہ اوسکو ناصرۃ الخیال کہتے ہین کہ ولادت باسعادت
حضرت عیسے علیہ السلام وہان ہوئی ہے اس جہت سے ترسایونکو نصرانی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ ولادت حضرت
عیسےؑ بیت اللحم مین کہ بیت المقدس سے چھ میل ہے واقع ہوئی اور وہین سے حضرت آسمان پر تشریف فرما ہوئے
مزارات بابرکات حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ اور سارہ خاتون وہین ہین
مروی ہے کہ مسجد اقصی قبلہ بنی آدم تا زمان حضرت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام رہا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ
مین عین نماز مین حکم تبدیل قبلہ نازل ہوا چنانچہ آنحضرت بطرف بیت اللہ متوجہ ہوئے تفصیل اسکی آنحضرت کے
قصے مین لکھی جاویگی بہرکیف اسی لحاظ سے خلیفہ اول نے عہد اسلام مین مسجد اقصی کو سمت کعبہ پر درست کیا اور
سنہ ۴۹۱ ہجری مین فرنگیون نے اوس شہر پر غلبہ پاکر اہل اسلام کی محرابون کو خراب کیا اور ننانوے برس تک اپنے تصرف مین
رکھا سنہ ۵۸۵ پانسو پچاسی ہجری مین آل ایوب اوسکو دوبارہ اسلام مین لائے اور شعار مسلمانی آشکار کیا اور لکھا ہے کہ بیت المقدس
مہبط وحی الہی اور محل توطن بنی اسرائیل رہا ۔ اور کہتے ہین کہ بیت المقدس شہر مصر سے سترہ روز کی راہ ہے
اور راہ ان منزلون مین پانی نہین ہے مگر ایک کنوان آٹھوین منزل مین اور ایک کنوان نزدیک بیت المقدس کے اس
کنوین سے یہ مقام مسترک پانچ کوس پر ہے ۔ بالجملہ اوس شہر کو عربی مین ایلیا کہتے ہین اور عجائب المخلوقات مین
لکھا ہے کہ آخر زمانہ مین تمام عالم خراب ہو جاویگا مگر مدینہ منورہ اور بیت المقدس اور قیامت مین آدمیونکا حشر
اوسی موضع مین کرینگے اور تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ درمیان چوتھے سال جلوس کے ایار کے مہینے مین سنہ ۲۹۱ موسوی
تعمیر بیت المقدس کی موافق وصیت اپنے باپ کے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شروع کی اور سات برس تک چنائی ہوا کی مگر
گیارھوین برس جلوس کے درمیان آخر سنہ ۵۴۶ چھیالیس موسوی کے اوسکی تعمیر سے فراغت پا چکی تھی ۔ یہ گھر جو حضرت سلیمان علیہ السلام
بنایا تھا اوسکا ارتفاع تیس گز طول ساٹھ گز عرض بیس گز تھا اور گرداگرد اوسکے فصیل سو گز مربع طیار کی تھی پھر حضرت سلیمان نے
بیت المقدس مین دار السلطنت بنائی اوسکی عمارت بہت مضبوط اور اس دار السلطنت کی بنائی مین بہت کوشش فرمائی چنانچہ
تیرہ برس مین وہ بھی درمیان چوبیسوین سال جلوس کے تیار ہو چکی انتہی کلامہ ۔ اور بالای صخرہ ایک گنبد بہت بلند بنایا

اور اوسکے قبہ کو سرخ گندک سے اندودہ کیا کہ بارہ کوس تک اوسکی شعاع مین لوگ چلتے پہرتے تہے اور بعد از فراغ عمارت حضرت
سلیمانؑ نے جشن عظیم ترتیب دیکر اشراف بنی اسرائیل کو جمع کیا اور فرمایا کہ یہ گہر اوسکا ہے جوکہ خالصاً مخلصاً بنا بر عبادت اوسکی تعالی
وتقدس تیار ہوا چاہیے کہ ایک ساعت علماء ربانی اور طالبان نعیم الجنانی سے خالی نہووے اور بیت المقدس اور مسجد اقصی بدستور
مدید اسیطور پر قرار رہا تا زمان بخت نصر پہر اوسنے خراب کیا اور سب جواہر اور لآلی سقف اور دیوار خانہ خدا کے اوکہیڑ کر اپنے
دار الملک مین لیگیا چنانچہ مفصلاً حال خرابی کا اور پہر جسطرح جسنے کہ تعمیر کیا آیندہ لکہا جاویگا انشا اللہ تعالی - القصہ ہنوز ایک برسکا
کام باقی رہگیا تہا کہ اجل حضرت سلیمانؑ نزدیک پہونچی اور حق تعالی نے انکو آگاہ فرمایا - اہل اخبار کہتے ہین کہ حضرت سلیمانؑ کی ایک محراب
تہی کہ اوسمین عبادت باری تعالی کیا کرتے تہے اور ہر روز اوس صومعہ مین ایک درخت بیکنام غیب سے نمودار ہوتا تہا تا آنکہ ایکدن ایک درخت
بدستور معہود معبد مین پیدا ہوا اوس سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا خرنوب فرمایا تیری کیا خاصیت ہے جواب دیا کہ خرابی ملک
وسلطنت بس کہا سلیمانؑ نے پہچانا مینے اوسوقت خالق موت وحیات نے وحی بہیجی کہ وفات نزدیک پہونچی ہے چاہیے کہ باستعداد سفر
آخرت مشغول ہو - حضرت سلیمان علیہ السلام نے شرائط وصیت پر قیام کیا جو قابل لکہنے کی تہا لکہا اور پہر حق جل وعلا سے عرض کیا
کہ خداوندا ابہی کچہ عمارت اس معبد بزرگ کی باقی ہے یہ چاہتا ہون کہ بالفعل میری موت جن وانس اور شیاطین پر پوشیدہ رہے تا امور
کہ انکے سپرد ہین با تمام پہونچائین بعد ازین جامۂ سفر ناگزیر پہن کر اوس معبد مین کہ انکے واسطے جنون نے شیشہ کا بنایا تہا آئے اور اوس عصا پر
کہ ہنگام درماندگی قیام وتکیہ کرتے تہے اتکا فرمایا اور قابض ارواح نے روح مطہر انکی قبض کی منقول ہے کہ اکثر حضرت سلیمانؑ صومعہ
مین آتے اور سبت دونون تک عبادت مین مصروف رہتے اوس آوان مین کماشتگان حضرت مہمات مملکت اجرا کرتے اور شیاطین
بسبب ہیبت ہنگام طاعت حضرت کیطرف نہ دیکہہ سکتے تہے - نوبت آخر کہ معبد مین آئے اور ودیعت حیات متقاضی اجل کو تفویض کیا بدستور
متکی عصا پر کہڑے رہے اور جو کوئی دیکہتا یہی گمان کرتا کہ بنا بر اداے فریضہ کہ ایستادہ ہین ولیکن جب توقف حضرت نے درجۂ اعتدال سے
تجاوز کیا جنونکی خاطر مین وسوسہ پڑا کہ اتنی توقف مدت دراز کا عبادت مین کیا باعث ہے بنا بر تفحص احوال ایک جن عفاریت مین سے
روزن صومعہ مین آنکر دوسرے سوراخ سے نکل گیا اور برخلاف سابق بسبب نہ سننے آواز قرارت کے سب شیطانون سے کہا کہ مجہے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ حضرت نے رحلت کی اور تا آنکہ اس امر پر یقین حاصل ہووے ایک عرضہ یعنی چوب خوارہ کہ آب وگل اوسکی غذا ہے اور ہندی مین اوسکو
دیمک کہتی ہین اوس سوراخ مین چہوڑدیا تا جس عصا پر کہ حضرت تکیہ کیے ہوئی ہین وہ اوسکو کہاکر سوراخدار کرے اور ایک طائفہ کہتا ہے کہ خود بخود
بدون اشارت شیاطین اوس عصا کو دیمک نے کہانا شروع کیا اور بس ازیکسال وہ عصا ٹوٹا اور جسد مبارک گر پڑا اور شیاطین نے اس حال پر اطلاع پائی

خبر وفات آپکی اطراف عالم مین مشتہر کی اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت سلیمان ؑ ایکدن اپنی عبادت گاہ مین کھڑے ہوئے تھے
کہ ناگاہ ملک الموت آیا حضرت سلیمان ؑ نے پوچھا کہ میرے دیکھنے کو آیا ہے یا روح قبض کرنیکو کہا قبض روح کو حضرت نے کہا تنک
فرصت دے کہ گھر جا کر اپنی اہل کو وداع کرون عرض کیا کہ فرمان نہین ہے کہا اتنی فرصت دے کہ کسیکو اپنا خلیفہ کر دون
کہا حکم نہین پہر کہا اجازت دے کہ مین بیٹھ جاؤن کہا یہ بہی فرمان نہین پوچھا پہر کسطرحسے فرمان ہے کہا اسیطرح
جس حال پر کہ تم اسوقت تم ہو سینہ عصا پر رکھکر تکیہ کیے آپنے رو بقبلہ عصا پر تکیہ کیا اور ملک الموت نے بحیات کذائی جان
قبض کی ولیکن ایک برس تک اسی حال پر مردہ کھڑے رہے اور حضرت کے نائب بدستور کام کیا کیے اور یہ سبب آتے تہے اور دور سے
دیکھتے تہے کہ محراب مین کھڑے ہوئے ہین کہتے تہے کہ بڑی لمبی عبادت کے واسطے کھڑے ہوئے ہین لیکن کسیکی طاقت اور مجال نتہی
کہ حضرت کے قریب آتا بعد ایک سال کے زمین پر گر پڑے اوس وقت سبکو حضرت کی موت معلوم ہوئی جن اور دیو اوسیوقت جنگل اور پہاڑ
بہاگ گئے اور بفرمان الٰہی ایک ہوا آئی اور حضرت سلیمان ؑ کا تخت لیگئی۔ معالم اور انوار التنزیل مین سورۂ نمل مین لکھا ہے
کہ عمر حضرت سلیمان ؑ کی ترپن برس کی تہی ۔ اور بستان فقیہ ابو اللیث مین کعب الاحبار نے نقل کی ہے کہ اسی برس کی عمر تہی ۔ اور
تربت بیت المقدس مین [illegible] اور کہتے ہین کہ حکمت اخفای موت حضرت سلیمان علیہ السلام مین یہ تہی کہ بنی آدم بنابر ادعا
شیاطین گمان کرتے تہے کہ یہ امور مخفیہ اور قضایای غیبیہ پر اطلاع رکھتے ہین جب حضرت سلیمان ؑ نے براہی آخرت انتقال
فرمایا یہ واقعہ عظمی ایک برس تک پوشیدہ رہا خلق کو یقین ہوا کہ یہ [illegible] اپنے دعوی مین کاذب تہا **قال جل ذکرہ**
فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین ترجمہ جب گر پڑا جانا جنون نے یہ اگر ہوتے
جانتے غیب کو نہین رہتے بیچ عذاب ذلیل کے ۔ واللہ اعلم بحقائق الامور و الاحوال **فصل چوتھی ذکر حضرت لقمان** علیہ السلام
روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ باوجودیکہ اکثر کتب تواریخ سے مستفاد ہوتا ہے کہ لقمان پیغمبر نہ تہے لیکن جو ہمیشہ ملازمت حضرت
داود علیہ السلام مین رہتے اور آثار غریبہ اونسے صادر ہوتے تہے اور بعضا باریتعالی نے انکو مخیر کیا تہا درمیان نبوت اور حکمت کے
ائمہ اخبار نے درمیان احوال انبیاء علیہم السلام کے ایراد کیے ہین غرض اس کہنے سے یہ ہے کہ باریتعالی و تقدس نے انکو اختیار دیا تہا بیچ قبول کرنے
حکمت و نبوت کے اور سبب سے [illegible] بخشی انکو حکمت اور ذکر کیا انکو بطور انبیاء علیہم السلام فرقان مجید مین **قال اللہ تعالی** ولقد
آتینا لقمان الحکمۃ یعنی البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت اور بیان دیگر فرمایا **ومن** یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
جسکو دی گئی حکمت پس عطا کی گئی اوسکو بہت [illegible] تاریخ حکما مین لکھا ہے کہ لقمان ایک مرد سیاہ فام تہے دیار نوبہ کے [illegible] ولایت حبشہ ہے

عملوک بعضی از اعراب شہتین کہ زمین شام مین توطن رکھتے تھے اور انہین شہرونمین تعلیم علوم اور تہذیب اخلاق حاصل کی اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ بندہ سیاہ گرانگ غلیظ لب فراخ قدم کہ کشتی اغنام مین مصروف تھا بعد از عہد بعید و زمان طویل اوس شخص نے کہ آوان شبانی مین
رفیق انکا تھا دیکھا کہ جماعت کثیر مجلس لقمان مین مجتمع ہوکر استماع مسائل حکمی سے بہرہ مند ہوتے ہین اوس رفیق قدیم نے پوچھا کہ تو وہی ہے
کہ میرے ساتھ گوسفند چرانے مین شرکت رکھتا تھا کہا ہان اوسنے پوچھا کون سی خصلت سے مرتبہ تیرا ایسا بلند ہوا جواب دیا کہ صدق حدیث
اور اداے امانت سے اور احتراز اوس شغل سے کہ میرے کام مین نہ آوے اور اوسکے کرنے سے کچھ مجھکو فائدہ نہووے اور بقول دیگر ایک شخص نے
بنی اسرائیل سے لقمانکو ساتھ تیس مثقال طلاکے خریدا تھا واسطے خواجہ کے ہمیشہ محنت کشی کرتا تھا ایک روز خواجہ لقمان ساتھ ایک کے ہمنشینون نامناسب
اوپر کنارے رود کے نرد کھیلتا تھا اس اقرار پر کہ جو کوئی مغلوب ہو آب رود تمام پیجاوے یا نصف مال اپنا تسلیم حریف غالب کرے اتفاقا
خواجہ لقمان مغلوب ہوا اور خصم نے اوسکو اوپر پینے آب رود کے الزام کیا اور خواجہ بسبب عدم قدرت کے اوس سے عذر خواہ ہوکر بعد
تسلیم نصف مال کے راضی ہوا لیکن مہلت طلب کی کہ اگر جواب باصواب پایا اور کوئی عذر مسموع نکلے تو نصف مال تواضع کیجے خواجہ اپنے
گھر مین آیا اور اوس شب کو بدترین حال سے روز کیا صبح کو لقمان بدستور معہود بار ہیمہ گھر کے واسطے سلام خواجہ کے گیا اوسکو
غمگین اور اندیشناک پایا پوچھا کہ سبب اندوہ کا کیا ہے خواجہ نے منہ پھیرا اور بجواب التفات نکیا لقمان نے مکرر کہا کہ اظہار غم کی کیا
وجہ ہے ارشاد کیجیے کوئی غم ایسی ہووے کہ علاج اوسکا میرے ہاتھ پر ہو خواجہ نے صورت واقعی بیان کی لقمان نے فرمایا کہ سہل ہے مین
تمہارے ساتھ چلتا ہون چل کر خصم کو مغلوب کرونگا جب حریف واسطے تقاضاے مال کے آیا لقمان نے کہا مین تیرے ساتھ موضع معہود پر چلتا ہون
چنانچہ تینون شخص جانب رود روان ہوے جب وہان پہونچے لقمان نے خصم سے پوچھا کہ تو اگر خواجہ میرے کو تکلیف دیتا ہے کہ وہ آب
کہ کل وقت نرد بازی کے جاری تھا پیوے تو اوسکو حاضر کر اور اگر کہتا ہے کہ وہ آب کہ بالفعل درمیان دو کنارے کے روان ہے پینا چاہتا ہے
اس بات کو آگاہ رکھتا ہو جب فرمودے کے عمل کرے اور اگر مقصود پینا اوس آب کا کہ بالا تر اس موضع سے ہی تو اوسکو تحفظ رکھ تا اس آب مین
مخلوط نہووے تو خواجہ اوسکے پینے پر اقدام کرے اور یہ بات مقرر ہے کہ خواجہ نے تیسے شرط نہین کی ہے کہ جو آب کہ اول دنیا سے آخر دنیا
تک آوے سب پیجاوے خصم غالب استماع اس کلمات سے متحیر ہوکر مغلوب ہوا اور اسقدر جدل کی کہ بالفعل الحیل خواجہ کو دست خصم سے
خلاص کیا بعد اوسکے خواجہ نے بشکرانہ اس خدمت کے لقمانکو آزاد کیا اول جو چیز کہ عقل وحکمت اوسکی سے لوگون مین مشہور ہوئی یہ نکتہ تھا
اور ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ سبب آزادی لقمان یہ تھا کہ خواجہ نے اوسکو کہا کہ ایک گوسفند ذبح کر اور بہترین اعضا اوسکے میرے پاس لا
لقمان بموجب حکم عمل کرکے دل کو زبان گوسفند پر رکھکر خواجہ پاس لیگیا بعد چند روز کے پھر اوسکو ذبح گوسفند کا مامور کیا اور بدترین

فرشتون نے پوچھا کہ منصب خلافت کسواسطے مکروہ طبع تیرے کا ہے جواب دیا کہ منہج ریاست طریق صعب المسلک ہے اور مقام
صدورت جہالک اگر حاکم بحق حکم نکرے مخذول ہے اور اگر جانب راستی کے رعایت کرے بیچ دنیا کے مغبون ہے اور جو کوئی دنیا میں
ذلیل و حقیر و گمنام ہے بیچ راحت کے اور قیامت مین محفوظ رہیگا آفت سے اور جو کہ اس جہان کو اوس جہان پر اختیار کرے
خسران دنیا و آخرت اوسکے نصیب ہوگا کسواسطے کہ نعمت اس جہان کی بزودی زائل ہوگی اور وبال اوسکی گردن پر رہکر
آخرت مین معاقب ہوتا ہے ملائکہ حسن مقال اور لطف تقریر اونکی سے متعجب ہوئے اور یہ صورت بعنوان لائق معروض
بارگاہ کبریائی کی چنانچہ مستحسن اور مقبول درگاہ صمدیت ہوئی لقمان امر خطیر ریاست اور آسیب فتنہ حکومت سے معاف ہوئے
اور جو شب آئی ابواب حکمت ضمیر منیر انکے پر مفتوح ہوگئے اور ینابیع علم لدنی بیچ گلستان خاطر اشرف انکی کے جاری ہوئے
صبح کو کہ جامہ خواب سے اوٹھے حکیم ترین زمان اپنے کے تھے اور بعد ازانکہ لقمان نے حکومت سے استعفا کیا خلافت بحضرت
داؤد علیہ السلام حوالہ ہوئی جناب حکمت مآب بزیارت حضرت نبوی کے بہت آتے تھے اور بارگاہ حضرت انکو خطاب کرتے کہ
طُوبیٰ لَکَ یَا لُقمانُ اُوتِیتَ الحِکمَۃَ وَصُرِفَت عَنکَ البَلِیَّۃُ یعنے خوشی ہو جیو واسطے تیرے ای لقمان کہ دیا گیا تو حکمت اور
پھیری گئی تجسے بلا ۞ اہل تاریخ معتبر نے لکہا ہے کہ عطا اور احسان خواجہ سے کہ انکو آزاد کیا تہا اتنا مال انکے ہاتہ آیا کہ اوس سے
تجارت کرتے اور بے کفیل اور رہن کے لوگون کو قرض دیتے تھے اور انہون نے ایک کو اپنے بیٹون مین سے واسطے
جمع کرنے دیون کے مقرر کیا تہا۔ منقول ہے کہ ایکبار بیٹے کو واسطے اسی کام کے ایک ولایت کو بھیجا اور وصیت کی کہ آگے
راہ مین ایک درخت ملیگا کہ نیچے اوسکے ایک چشمہ ہے وہان ٹہرنا اور اوس چشمہ سے پانی نہ پینا اور بیچ اثناے طے مسافت
عبور تیرا ایک شہر پر ہوگا کہ رئیس اوسکا دختر اپنی کو تیری زوجیت مین دیگا زنہار اوسکی تزویج پر راضی نہونا اور
فلانی ولایت کہ رئیس اوسکا مدیون ہمارا ہے اور ایک قصر لب دریا رکہتا ہے بسبب التماس اوسکے بیچ منزل اوسکی
قیام نکرنا اور رات کو وہان نرہنا بعد ان وصایا کے فرمایا کہ اگر اس سفر مین کوئی شخص بزرگ تر تجسے مصاحب تیرا ہووے
اور کسی امر پر اشارت کرے مخالفت اوسکی جائز نرکہنا یہ کہکر اوسکو رخصت کیا اور کہا صَحِبَکَ اللہُ السَّلَامَۃ یعنے صحبت کرے
اللہ تجکو بسلامت ما۔ چنانچہ یہ اودہر کو روانہ ہوا بعد قطع اندک مسافت کے ایک پیر روشن ضمیر آیا اور التماس
مرافقت کی اسنے قبول کیا دونون روان ہوئے اور وقت نماز پیشین کے نزدیک ایک درخت کے پہونچے سبز
و خرم نیچے اوسکے ایک چشمہ اوس پیر مرد نے کہا کہ یہان اوترنا خنکی ہوا مین یہان سے کوچ کرینگے پسر لقمان نے جواب دیا

کہ میرے باپنے نزول اس موضع سے ممانعت کی ہے پیرنے کہا کہ یہ وصیت بھی کی ہے کہ سخن بزرگ تر کو اپنے سے
بسمع رضا اصغا کرنا کہا البتہ یہ بھی فرمایا ہے پیر بلحاظ تعمیل ارشاد پدر حسب مرضی پیر مرد اوس جگہہ نزول کیا اور
لحظہ خواب مین گیا پیر اوسکی حراست کرتا تھا کہ ناگاہ ایک سانپ درخت سے اوترا اور متوجہ سونے والے کا ہوا پیرنے
بضرب عصا مارکو مارا اور جب جوان بیدار ہوا اوس سے پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ لقمان نے یہان کے نزول سے کیون
منع کیا تھا جوان نے کہا مین نہین جانتا تم بتاؤ پیرنے کہا اسواسطے کہ جو اس جگہہ اوترتا تھا پہلے آسایش مشغول ہوتا تھا
یہ سانپ کہ کشتہ دیکھتا ہے تو اوسکو ہلاک کرتا تھا اب بلطف ایزدی سے شر اوسکے کو کفایت کی مینے پیر سر مار جدا کر کر
کپڑے مین لپیٹ کر کیسہ مین رکھا اور روان ہوئے اور بیچ ایک شہر کے پہونچکر خانہ رئیس مین گئے اوسنے بعد اقامت
لوازم ضیافت کے دختر اپنی کو بزر و زیور آراستہ کر کے آگے پسر لقمان کے جلوہ دیا تا قید نکاح مین لاوے پسر لقمان نے
ابا و انکار کیا پیرنے پوچھا کہ کیون اسکو عقد مین لا کر اموال پر متصرف نہین ہوتا کہا میرے باپ نے اس تزویج سے نہی کی
پیرنے کہا مسلم ہے لیکن یہ بھی تو وصیت کی ہے کہ کلان تر اپنے کی رضا سے مخالفت نکرنا جوان نے کہا البتہ پیرنے کہا مین
ایسا صواب جانتا ہون کہ اس مناکحت پر رضا دے تو چنانچہ پسر لقمان نے عقد کیا پیرنے مار جوان کو دیا اور کہا چاہیے کہ
قبل از مباشرت اسکو آگ پر رکھکر اوس عورت کو کہے کہ اپنے دامن کو اوسپر محیط کرے اسطرح کہ دود اوسکا اسافل بدن
اوسکے کو پہونچے اوسنے بعد جب اسکے عمل کیا دود [illegible] بموضع مخصوص دختر کے پہونچا وہ ایک فریاد ہولناک کرکے بیہوش
ہو گئی اور کئی کیڑے بڑے بڑے مرے ہوئے اندام نہانی اوسکے سے باہر نکل پڑے اور عورت نے بعد دیر کے افاقت
پائی اور شب باہمکنار اوسکے گذاری صباح پیرنے جوان سے احوال شب استفسار کیا اوسنے صورت واقعہ بیان کی پیرنے
کہا باپ تیرے کا تجکو اس تزویج سے اسی سبب تھی کہ جو کوئی اس دختر کو عقد مین لا کر مجامعت کرتا تھا یہ کرم عضو مخصوص
اوسکے کو کاٹتے اور ہلاک کرتے تھے بعد از چند روز کہ جوان نے وہان اقامت کرکے رخصت ہو کر مع اوس [illegible]
اوس طرف کہ باپ نے نامزد کیا تھا روانہ ہوا اور ساحل بحر پر پہنچ [illegible] مدتون سے پہونچے اوسنے پسر لقمان
[illegible] کہا کہ یہان فروکش ہو کر آجکی رات بیچ راہ کے آسایش کیجیے کل [illegible] لگا
وصیت پدر کے اول اسنے انکار کیا بعد بدستور سابق باشارہ پیر فروکش ہوا [illegible] یہان سے خوب ضیافت کرکے
وجہ قرض حاضر لایا اور کہا شبکو اس گہر مین خواب کیجیے صباح کو [illegible]

تایکا کی دستی کہ تو تنہا ہون اور استمال اسکے سے جو کوئی شے کہ وہان رہتا تھا اوسکو ایک مکان مین کہ سر
لب دریا تھا ایک پر سلواتا تھا اور جب وہ مہمان اوس سریر پر مست خواب ہوتا تھا ظلمت لیل مین وہ تیرہ
ساتہ ایک مشعلے کے اوسکو اوس بیچارہ کو دریا مین ڈال دیتا تھا - پسر لقمان نے وہان توقف کیا اور میزبان نے
بدستور سریر پر لاکر اوس مکان مین رکھا اور واسطے پسر اپنے کے بھی ایک سریر حاضر کیا جو پسر لقمان اور پسر میزبان
دونون خواب مین گئے پسر بیدار دل نے جوان کو خواب سے بیدار کرکے سریر اوسکے کو اوس جگہہ سے اوٹھا کے
بجای پسر رئیس مدیون کے لیگیا اور باتفاق سے پسر رئیس کو اوٹھا کر بجای پسر لقمان کے رکھا اوس بیدیانت نے
شب تیرہ مین ساتہ ایک غواص سیہ کے آنکہ میر پسر اپنے کو بخیال سریر مہمان کے بعادت معہود دریا مین ڈالا
اور شاد کام گہر مین مراجعت کی بامداد کہ پسر لقمان واسطے اخذ مال کے بدر قصر رئیس کے گیا وہ متحیر اور مبہوت ہوا
او خجل اور شرمسار اور اندوہناک ہو کر وجہ قرض تسلیم کی اسنے سالما و غانما ساتہ دختر رئیس اول اور مال
بسیار کے خدمت پدر مین مراجعت کی - مروی ہے کہ جو برسم اہل قناعت حضرت لقمان ریاضت کش
اور عبادت مین سخت کوش اور لاغر اندام اور سیہ فام تھے ایک مرتبہ حسب اتفاق ایک دولتمند کا غلام
کہ ہمشکل انکے گم ہوا تھا اوسنے اپنا بندہ زرخرید انکو سمجھ کر اثنائے راہ مین گرفتار کیا اور انھون نے بسبب عادت
مصابرت اوسکی اطاعت قبول کی اور مدت ایک سال کامل بموجب حکم اوسکے کار تجارت مین مصروف رہے
بعد اسکے کہ غلام اوسکا بھی پہونچا وہ دولتمند نہایت نادم و پشیمان اپنے اشتباہ اور انکی گرفتاری سے
ہوا انھون نے اوسکو طرفہ جواب معقول دیا کہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے اوسے منظوم کیا ہے

حکایت شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود + نہ تن پرور و نازک اندام بود + یکی بندہ خویش پنداشتش +
زبون دید در کار گل داشتش + جفا برد و با جور قہرش بساخت + بسالی سرائی زبہرش بساخت +
چو پیش آمدش بندہ رفتہ باز + ز لقمانش آمد نہیبے فراز + بپایش درافتاد و پوزش نمود +
بخندید لقمان کہ پوزش چہ سود + بسالے ز جورش جگر خون کنم + بیکساعت از دل بدر چون کنم +
ولے ہم ببخشایم اے نیکمرد + کہ سود تو مارا زیانے نکرد + تو آباد کردے شبستان خویش +
مرا حکمت و معرفت گشت بیش + غلامی است در خیلم اے نیکبخت + کہ فرمایمش وقتہا کار سخت +

دگر۔ دنیا ز دست سخت دل چو چوپا دآیدم سختی کار گل با هر آنکس که جور بزرگان نبرد بہ نسوزد
پس بر ضعیفان خورد بہا کہتے ہین کہ یہ آخر ایام حیات مین خلق سے کنارہ پکڑکر درمیان راہ بیت المقدس کے
بسر کرتے چنانچہ پسر اپنے کو بطریق نصائح یہ کلمات فرمائے پیوستہ صبر و یقین اور حیاء باللّٰہ کو شعار اور
دثار اپنا کر ہر وقت کہ ارتکاب محرمات نکرے تو اور دنیا مین زاہد ہووے تو اور مصائب کو خوار رکھے تو کوئی چیز
نزدیک تیرے محبوب تر وصول نعیم آخرت سے نہوگی دنیا سے سات اندک کے راضی ہو اور رزق مقرر قناعت کر
اور ہیشم اوپر روزی دو پہرون کے مت ڈال تو رنجیدہ کرنے نفس اپنے سے سلامت رہے اور طعام سے گرسنہ
اور حکمت سے سیر ہو اور لوگون سے سخت اور درشت مت کہو اور بہت متفکر رہو اور خاموشی کو شعار اپنا کر تو
شر زبان سے امین ہووے تو اور لوگون سے اوس چیز مین کہ تیری ذات مین موجود نہو اور اوس سے تعریف
تیری کرین اوسکے کہنے سے مغرور مت ہو کہ ساتھ کہنے جاہل کے ہرگز ہرگز نیکی موتی نہین ہوتی ساتھ زبردستون کے
منازعت نکر اور زیردستون کو حقیر نجان ساتھ سفہا کے سکوت سے دور اور معاونت طلب کر اوس بیچ تضییع حال اور دین
اور اصلاح حال اپنے کے مت کوشش کر مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرہ آخرت کرے تو نہ یہ کہ میراث واسطے دوسرون کے
چھوڑے تو — ای پسر زبان بد اور شر انکے سے بخدا تعالی پناہ پکڑ اور زبان نیک سے بھی پرحذر رہ کہ منازعت انکی
ہر طرف شہر ہوتی ہے اور جو چاہے تو کہ کسی سے عقد اخوت منعقد کرے اور اوسکو دوست اپنا بناوے تو کہ شدت
دور خفا اور شر و خیر مین تیرے کام آوے اوسکو خشم مین لا اگر حالت غضب مین اوسکو منصف پاوے طرف دوستی
اور برادری اوسکی کے میل کر ورنہ الا پرحذر رہ اور سوء ظن کو اپنے اوپر غالب نکر کہ یہ توہم تجکو کسی دوست کے
ساتھ بصلح نچھوڑے گا اور کشادہ ابرو رہنا اور تبسم اور ابتدا کے سلام اور سبکروحی معاملات مین اور ترک غضب کو
واسطے صحبت اور رابطہ مودت کا جان حسن تدبیر باکفاف بہتر ہے بسیاری مال اسراف سے — تاریخ حکمای فلاسفہ مین
لکہا ہے کہ ایک مرتبہ لوگ حضور فیض حضرت داؤد علیہ السلام مین گفتگو کرتے تھے اور لقمان خاموش تھے حضرت
داؤدؑ نے کہا ای لقمان جسطرح لوگ گفتگو کرتے ہین تو کیون نہین سخن کہتا ہے لقمان نے کہا کچھ خوبی بیچ کلام کے
نہین ہے مگر ذکر خدا اور کوئی چیز بیچ خاموشی کے نہین ہے مگر فکر روز جزا — اور ظاہر ہے کہ یہ لوگ اگر ذکر خدا
کرتے ہوسنے تو مین انکی ہمراہی کرتا کلام دنیاوی سے غیر از نقصان کچھ مفاد نہین اسلیے سکوت مین متفکر خوف ساکت

رستخیز مین رہتا ہون — اور کہا کہ صاحب دین کو چاہیے کہ با آہستگی و آرام سے شکر کرے اور متواضع اور قانع اور
بقضاے الٰہی خوشنود ہووے محبت دنیا کی دل سے دور اور خواہشون نفسانی کو ترک کرے اون چیزون سے
کہ زود فانی ہوویں نفس کو دور رکھے جو کام کہ پشیمانی انجام ہو نکرے مرنے سے ڈرے اور ڈر اوسکا باعث خلق
طلب کرے تعب اور مشقت اپنے اوپر رکھے حضرت داؤد نے اوسکو تحسین کی اور حال اوسکے سے تعجب کیا بعد انکے
یہ پوچھے تھے حضرت نے کہا کہ عقل تمہاری اب کسقدر باقی ہے کہا اس قدر کہ آپ کو اون چیزون سے کہ کام
آخرت مین نہ آوین نگاہ رکھو مین اور اوس چیز پر کہ مجکو کفایت کرے قناعت کرون مین کہتے ہین کہ حق تعالی نے
مال انکو بہت دیا تھا اور یہ بھی ہاتھ داد و دہش کا کھولکر خیرات بہت کرتے تھے جو کوئی لیتے قرض لیتا تھا بدون گرو
اور بے ضامن اور بے سود دیتے تھے اور دیتے وقت بھی کہتے کہ یہ امانت حق تعالی کی ہے لو اور وقت موعود پر
ادا کرو اور آخر عمر مین سب راہ خدا مین دیکر عبادت اور گوشہ گیری اور تنہائی مین مشغول رہتے تا رحمت الٰہی مین واصل
ہوے اور بیچ شہر رملہ کے مضافات فلسطین کے مدفون ہوے ارشاد ہوتا ہے کہ جو خالق مطلق نے نعمت حسن مقال
اور دولت خوش بیانی سے حضرت لقمان کو بہت بہرہ ور کیا تھا تو یہ اوسکے تکلم مین اکثر پند و موعظت مین مصروف
رہتے اور از روے حکمت بیشتر ایسے کلام نصیحت سرزد ہوتے تھے اوسسے کہ مردم سرگردان تیہ ضلالت رو براہ ہدایت
لاتے تھے اور اس باب مین ایسی تقریر دلپذیر انکی تھی کہ باری تعالی تقدس نے انکی روش نصیحت پسند کی اور حکایت
اوسکو قرآن مجید مین فرمایا اور اس سورہ کو موسوم بنام لقمان کر دیا **اول** پہلی نصیحت کو ارشاد کیا اور وہ یہ ہے

آیت وَاِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى
اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ
فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یعنے اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے کی اور وہ نصیحت کرتا تھا اوسکو اے بیٹے
میرے مت شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شرک البتہ ظلم ہے بڑا اور حکم کیا ہمنے انسانکو بیچ ماں باپ اوسکے کے
اوٹھاتی ہے اوسکو ماں اوسکی سستی پر سستی اور دودہ چھٹانا اوسکا بیچ دو برس کے یہ کہ شکر کر واسطے
میرے اور واسطے ماں باپ اپنے کے طرف میرے پھر آنا ہے اور اگر شدت کرین تجپر اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے

اوس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے ساتھ اوسکے علم پیچ کہا مان اون دونون کا اور صحبت رکھہ اونسے بیچ دنیا کے
اچھی طرح اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف میرے پھر طرف میرے ہے پھر آنا تمھارا پس خبر دونگا
تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ تھے تم کرتے - جاننا چاہیے کہ جو لقمان نے اپنے بیٹے سے ماں باپ کا حق نہ کہا تھا کہ اپنی غرض
معلوم ہوتی اللہ تعالی نے ماں باپ کا حق فرمایا شرک سے پیچھے اور نصیحتون سے پہلے کہ بعد اللہ کے حق کے ماں باپکا
حق ہے باپ نے اللہ کا حق بتایا اللہ نے باپ کا اور رسول کا حق اور مرشد کا حق اللہ ہی کے حق مین ہے کہ اوسکے نائب
ہین پھر دوسری موعظت کو بیان فرمایا اور وہ یہ ہے آیۃ یٰبُنَیَّ اِنَّہَآ اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ
فِیۡ صَخۡرَۃٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِہَا اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ ﴿﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَ اۡمُرۡ
بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ انۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿﴾ وَ لَا تُصَعِّرۡ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمۡشِ
فِی الۡاَرۡضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرٍ ﴿﴾ وَ اقۡصِدۡ فِیۡ مَشۡیِکَ وَ اغۡضُضۡ مِنۡ صَوۡتِکَ ؕ اِنَّ اَنۡکَرَ الۡاَصۡوَاتِ
لَصَوۡتُ الۡحَمِیۡرِ ﴿﴾ یعنے اے چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ چھپی چیز اگر ہووے برابر ایک دانہ رائی کے پس ہووے بیچ پتھر
کے یا بیچ آسمانون کے یا بیچ زمین کے لے آتا ہے اوسکو اللہ تحقیق اللہ باریک دیکھنے والا ہے خبردار اے چھوٹے بیٹے
میرے قائم کر نماز کو اور حکم کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے اور صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ پہونچے تجکو تحقیق یہ بڑے
کامون سے ہے اور مت موڑ گال اپنے کو واسطے لوگون کے اور مت چل بیچ زمین کے اتراکر تحقیق اللہ نہین
دوست رکھتا ہر تکبر کرنے والے شیخی کرنے والے کو اور میانہ رو بیچ راہ کے بیچ چال اپنی کے اور نرم کر آواز اپنی کو
تحقیق بہت ناپسندیدہ آواز آواز گدہے کی ہے بالجملہ کلام اللہ مین تو انہین نصائح کا ذکر ہے لیکن بعضے دوستون
نے جو سوا اوسکے انکے فراہم کیے وہ صد پند سو دو مند ہین کہ انھون نے اپنے فرزند دلبند کو کیے اور فرمایا کہ جو کوئی انکو
عمل مین لاوے کام دین و دنیا کا بناوے واسطے عموم فوائد کے سب بترتیب لکھے جاتے ہین ۱ اے فرزند ارجمند خدا
عزوجل کو پہچان یعنے خدا ے جل شانہ کو اسطرح جاننا چاہیے کہ عالم بجمیع صفات اپنی کے حادث اور نوپیدا ہے اور پیدا کرنیوالا
اوسکا اللہ تعالی ہے کہ بے چون اور بے چگون اور بے شبہ اور بے نمون ہے نہ جسم نہ جوہر نہ عارض نہ عرض نہ سعدی
نہ محدود نہ اوسکا ضد نہ نظیر نہ شریک جمیع صفات نقصان و زوال سے منزہ اور سارے صفات کمالات سے موصوف ہے
رازق العباد خالق کل ہے لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ۲ جو کچہ بندہ اللہ

پہلے آپ اوسپر عمل کرے یعنے جب تک آپ نہ عمل کرے نصیحت دوسرے کو اثر نہیں کرتی اور نصیحت کرنے والا بے عمل موجب
اس مضمون کے خود د نصیحت دیگر یرا نصیحت مورد طعن ہوتا ہے بیت چو بد ناپسند آیدت خود مکن ✤ پس انگہ بہمسایہ
گو بد مکن ✤ ۳ سخن ساتہ اندازہ قدر اپنی کے کہہ یعنے جو سخن زیادہ اندازہ قدر و مرتبہ سے ہو بے اعتبار اور نازیبا ہوتا ہے
۴ - قدر لوگون کی جان اسواسطے کہ ہر کسیکی قدر اور مرتبہ کو جاننا اور اوسکے موافق پیش آنا موجب تالیف قلوب خاص عام
اور ذریعہ حاصل کرنے عزت اور نام کا ہے ۵ - حق ہر کسیکا پہچان یعنے حق شناسی سبب رضامندی خلق اور خوشنودی
خالق کا اور واسطہ حصول دولت نیکنامی کا ہے ۶ - اپنے راز کو نگاہ رکہہ یعنے بمضمون فرد جواہر گنجینۂ داران بسیار
وہے راز را خویشتن پاس دار ✤ اپنا راز کسی سے مت کہہ موافق اس مضمون کے بیت سخن تا نگوئی بر و دست ہست ✤
چو گفتہ شود یابد او بر تو دست ✤ اخفا اور استتار اوسکا حیطۂ اختیار سے باہر ہوگا ۷ - یار کو وقت سختی کے آزما یعنے
ہنگام نعمت اور کامرانی کے ہر کوئی دوست جانی ہوجاتا ہے اور وہ دوستی پایۂ اعتبار سے خارج ہے قطعہ دوست
مشمار آنکہ در نعمت زند ✤ لاف یاری و برادر خواندگی ✤ دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست ✤ در پریشان حالی و
درماندگی ۸ - دوست کو بیچ فائدہ اور نقصان کے امتحان کر یعنے اوس میں کہ اوسکی سود و زیان سے متعلق ہو آزمایش کر
کہ اوسکو اپنے نفع اور نقصان پر نظر ہے یا مراعات دوستی کی ملحوظ ہے ۹ - احمق اور نادان لوگون کی صحبت سے اجتناب کر
اسواسطے کہ انکی صحبت سے قطع نظر عائد ہونے خفت اور بدنامی کے اپنی طرف غیر از ضرر اور نقصان کے متصور نہیں ۱۰ -
دوستی زیرک کی اور دانا کی اختیار کر اسلیے کہ دانا کی دوستی اور صحبت موجب ہر طرح کے فوائد کا ہے ہر چند عقل و فراست
امور جبلی سے ہے لیکن بدون ادراک صحبت ارباب عقول کافی اور اصحاب قلوب صافی کے کہ مجالی بواطن اونکی جلاء سے
دانش و ادراک سے مجلا ہوں مرات قوی عقلیہ کا عکس پذیر تمثال تقویت اور فروغ نہیں ہوتا بیت صحبت عاقلان
جوہر اکسیر غناست ✤ بے صدف قطرہ محال است کہ گوہر گردد ✤ ۱۱ - نیک کام میں سعی اور جہد کر یعنے اگر نیک کام میں
صرف جہد نہ ہوگی سبب محرومی کا ہوگا اور محرومی امور نیک سے واسطہ بے سعادتی کا ہے ۱۲ - عورتون پر اعتماد نکر
یعنے عورتیں ناقص العقل والدین ہوتی ہین اور جسمین نقصان عقل اور دین کا ہو اوسپر اعتماد کرنا مقتضاے عقل نہین
کہ انجام کار سبب حسرت اور اندوہ کا ہوتا ہے ۱۳ - تدبیر نیک صلاح دینے والے اور دانشمند سے کر اسواسطے
کہ دانشمند [illegible] اسے صلاح نیک کے نہ دے گا اور بے دانش بسبب قصور عقل کے دلیل سبیل غیر مصلحت کا ہوگا -

۱۴- جو بات کہے سات دلیل سے کہہ یعنے سخن بے دلیل پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتا اور اوس سے ذلت اور ندامت
حاصل ہوتی ہے **بیت** نگفتہ ندارد کسی با تو کار ٭ ولیکن چو گفتی دلیلش بیار ۱۵- جوانی کو غنیمت گن یعنے اسمین
جو ہوسکے امور خیر سے کرے **فرد** فراغ دلت ہست و نیروی تن ٭ چو میدان فراخ است گوئے بزن ۱۶-
بیچ وقت جوانی کے کار دو جہانی درست کر ظاہر ہے کہ ہر کام دنیا کا اسوقت سے بہتر کبھی نہین ہوسکتا اسواسطے
کہ زمانہ طفولیت کا بسبب بے تمیزی اور بدہوشی باوہ لہو و لعب کے اور وقت پیری اور شیخوخیت کا بنا بر طریان کاہلی
اور ضعف قواے نفسانی اور حیوانی کے باعث حرمان اکتساب امور دینیہ اور دنیویہ کا ہوتا ہے ۱۷- یاردون
اور دوستون کو عزیز رکہہ یعنے یاردن اور دوستون کو عزیز رکہنا ہر امر مین موجب اعتضاد و استظہار کا اور نیز اسسطے
خوف وہراس مخالفون خصومت شعار کا ہوگا ۱۸- ساتہ دوست اور دشمن کے کشادہ پیشانی سے پیش آ اسواسطے
کہ لطف ومدارا دوست کو باعث دشمنی سے باز رہنے کا ہے **ابیات** مزن تا توانی برابرو گرہ ٭ کہ دشمن اگرچہ
زبون دوست بہ ٭ بلطفی کہ و یدست پیل دمان ٭ نیارد ہمین حملہ پیلبان ٭ ۱۹- مادر اور پدر کو غنیمت جان
یعنے انکی اطاعت اور خدمت کر کہ حق تعالی نے قرآن مجید مین انکی اطاعت کو فرمایا ہے **آیة** فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ
وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ٭ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ لپس نکہو اونکو ہون اور نہ جہڑک اونکو
اور کہو واسطے اونکے بات ادب کی اور جہکا اونکے آگے کندہے عاجزی کرکے نیاز سے - اور ماں باپ کا درجہ اس آیت سے
ثابت ہوا کہ بہت بڑا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی عبادت کے ساتہ کہ سب چیز پر مقدم ہے انکے ساتہ احسان کرنے کا
حکم فرمایا **آیة** وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ٭ اور حکم کیا پروردگار تیرے نے کہ نہ پوجو
اوسکے سوا یعنے سواے خدا کے اور ساتہ ماں باپ کے بہلائی کرو - اور بہلائی کرنی یہ ہے کہ ہر طرح اونکی خدمت اور
اطاعت کرنی اور اپنی رضا پر اونکی رضامندی کو مقدم رکہنا سواے اوسکے جو خلاف حکم خدا کے کہین اور حضرت پیغمبر
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ماں باپ کے دلکو رنجیدہ کرے اور تکلیف دے کیسی ہی عبادت کرے قبول نہ
ہوگی اور وہ بہشت مین داخل نہوگا ۲۰- اوستاد کو بہتر پدر گن یعنے باپ سے تو پیدا ہوا اور اوس نے پرورش کیا
اوسپر ایک حق فرزندی ہی ہے اور اوستاد پر سطر کا حق نہین اور اوسکی تربیت سے خدا اور رسول کو جانا
اور نیک و بد پہچانا اور وہ واسطہ ہوا اوس چیز کا جس سے دین اور آئین حاصل ہوا اسواسطے اوسکا حق زیادہ ہے

۲۲ - خرچ باندازہ دخل کے کر یعنے خرچ زیادہ دخل سے بیشک موجب خواری اور نگونساری کا ہے اور انجام اوسکا
بغیر ندامت و رسوائی نہوگا — چو دخلت نیست خرچ آہستہ ترکن + کہ میگویند ملاحان سرودے + اگر باران بکوہستان
نبارد + بسالے دجلہ گردد خشک رودے + ۲۳ - سب کام مین طریقہ میانہ روی کا اختیار کر یعنے ہر امر مین افراط
و تفریط ہے اور افراط کی غایت اور تفریط کی نہایت نہین پس توسط اولی ہے خیر الامور اوسطہا و لیکن توسط
موافق مراتب اشخاص کے ہوتا ہے بہت چیزین ایسی ہین کہ نسبت بعض اشخاص کے افراط اور نسبت بعض دوسرے کے
درجہ تفریط مین ہوتی ہین پس توسط بلحاظ احوال و ظروف یعنی جنس اور یعنی قوم اور یعنی حرفہ کے متفاوت ہوا ۲۴
سخاوت اور جوانمردی کا پیشہ کر اسواسطے کہ یہ عمدہ صفات محمودہ سے ہے جیسے سعدی شیرازی نے کہا ابیات
درختی است مرد کرم باردار + وزو بگذری ہیزم کوہسار + سخاوت زمین است سرمایہ زرع + بدہ تا کہ اصل خالی نماند
ز فرع + ببخشندگی کوش کاب روان + بسیلش تفقد کند آسمان + ۲۴ - خدمت مہمان کی بخوبی ادا کر
یعنے جو اوسکے رتبہ اور منزلت کے لائق ہو وہ خدمت بجالا ۲۵ - جس گھر مین جاوے آنکھون اور زبان کو نگہ رکھ
یعنے آنکھون کو ہر طرف نگاہ کرنے سے اور زبان کو ایسے بات کہنے سے جو ناگوار خاطر صاحب خانہ کے ہو نگاہ رکھ اسواسطے
کہ یہ خلاف آداب تہذیب کے ہے ۲۶ - کپڑون اور بدن کو پاک رکھ اسواسطے کہ طہارت ظاہری موجب حصول طہارت
باطنی کا ہوگی ۲۷ - جماعت سے موافق ہو یعنے جس امر پر ایک جماعت متفق ہو تو خلاف پر مت ہو اسواسطے کہ
درصورت خلاف کے اگر مخالف اپنی دانست کے ظہور مین آیا مورد طعن سب کا ہوگا — اور اونکے اتفاق کی
صورت مین اگر خلاف بھی ہوگا تو مطعون نہوگا ۲۸ - فرزند کو علم و ادب سکھا اگر ممکن ہو تیر اندازی اور سواری
بھی سکھا اسکا فائدہ ظاہر ہے ۲۹ - کفش اور موزہ جب پہنے تو ابتدا داہنے پاؤن سے کر اور اوتارے تو
پہلے بائین سے اوتار اسواسطے کہ شروع کرنا ہر کام نیک کا داہنی جانب سے مستحب ہے جیسے کھانا پینا لینا کپڑا پہننا
داہنے ہاتھ سے اور داخل ہونا اماکن متبرکہ مین جیسے مساجد اور معابد اور مقابر اور خلفا مین اول داہنا پاؤن
رکھنا چاہیے اور اوتارنا کپڑون کا اور دور کرنا نجاسات کا بائین ہاتھ سے اور نکالنا موزہ اور نعلین کا اور خروج
مکانات متبرکہ سے بائین پاؤن سے چاہیے سبب یہ ہے کہ داہنے کو فضیلت ہے بائین سے پس شروع فعل نیک کا
داہنے سے افضل ہے اور ترک فعل بائین سے اولے ہے ۳۰ - ہر کسی سے معاملہ اوسکے اندازے کے موافق

یعنی جو اوسکی قدر و منزلت کے مناسب ہو ۳۱ - رات کو جو بات کہے آہستہ کہہ - اسواسطے کہ مبادا کوئی سنتا ہو
اور مراد بات سے راز کی بات ہے جسکا اخفا واجب ہو ۳۲ - دنکو جب کہے ہر طرف نگاہ کر - یہ اس لیے کہ دوست
یا دشمن نسنے ۳۳ - کم کہانے اور کم سونے اور کم باتین کرنے کی عادت ڈال اسواسطے کہ زیادہ کہانا سبب سستی
اور کاہلی کا ہوتا ہے اور عبادت سے باز رکہتا ہے اور زیادہ سونا موجب نحوست اور بدبختی کا ہے کہ اکثر اس سے منفعت سے
محروم رہتا ہے **ابیات** بکم کردن از عادت خویش خورد + توان خویشتن را ملک خوی کرد + خور و خواب تنہا
طریق دد است + برین بودن آئین نابخرد است + اور زیادہ باتین کرنا باعث پریشانی دماغ اور خفت عقل کا
ہوتا ہے اور بہت کلام کرنے مین اکثر غیبت اور دروغ اور لغو زبان سے صادر ہوتا ہے یہ موجب بزہ کاری کا ہے
فرد زبان درکش اے مرد بسیار دان + کہ فردا قلم نیست بر بیزبان + ۳۴ - جو چیز اپنے واسطے ناپسند کر
دوسرے کے واسطے مت پسند کر ظاہر ہے کہ آپ ناپسند کرنا کسی چیز کا سبب کسی عیب اور نقصان اوسکے کے ہوگا پہر وہ
عیب دوسرے کے واسطے تجویز کرنا کمال نادانی بلکہ موجب اوسکی ناخوشی اور عداوت کا ہے ۳۵ - سب کامون کو
ساتہ دانائی اور تدبیر کے کر اسواسطے کہ بے دانشی اور بے تدبیری موجب ہر طرح کی خرابی کا ہوتا ہے اور اس سے کوئی
کام اسلوب پذیر نہین ہوتا اور دانائی اور تدبیر سے امور مشکلہ بسہولت سرانجام پاتے ہین **فرد** بتدبیر رستم در آید به بند
کہ اسفندیارش نجست از کمند + ۳۶ - جہانتک ہو سکے کسی چیز کی چوری اور گدائی کا مت کر یعنے کوئی چیز بدون
سعی کے نہین آتی اور چوری کا مین سواے ذلت اور رسوائی کے کچہ حاصل نہوگا ۳۷ - عورت اور لڑکے سے
راز مت کہہ اسواسطے کہ ان دونون سے بسبب نقصان عقل کے اخفای راز نا ممکن ہے ۳۸ - اور بخیل لوگون سے
دل مت لگا یعنے اون سے توقع فائدہ کا نہ رکہ اسواسطے کہ کسی سے توقع فائدہ کی رکہنا صفت دنائت سے ہے قطع نظر اس سے
حصول فوائد کا بخیل سے ممکن نہین ہے بصورت خلاف توقع اپنی کے مفت کاہش جان حاصل ہوگی ۳۹
بد اصلون سے توقع منفعت کی مت رکہ اسواسطے کہ جسکی اصل بد ہے اوس سے وقوع نیکی کا امکان نہین رکہتا **بیت**
ز ابلیس ہرگز نیاید سجود + ز بدگوہر نیکوئی در وجود + ۴۰ - بے اندیشہ و پیچ کسی کام کے مت پڑ یعنے بغیر غور اور
فکر کے پیچ آغاز اور انجام اور نیک و بد اوسکے کے کوئی کام شروع مت کر کہ یہ دلیل نادانی کی ہے ۴۱ - جو چیز
نہین کی ہے اوسکو کیا ہوا نہ سمجہ یعنے بدون ہوسکے کسی چیز کے حال نہین معلوم ہوتا کہ ہوسکیگی یا نہین

اوسکو جاننا کہ کہ دون گا بڑی بے عقلی ہے اور انجام کو ذلت اور پشیمانی ۴۲ - جو کام آج کرنا ہے اوسکو کل پر مت چھوڑ یعنے تاخیر مین بیشتر ایسے موانع پیش آتے ہین کہ وہ کام نہین ہوتا اور مصلحت فوت ہو جاتی ہے اور آخر کو غیر از حسرت و اندوہ کے حاصل نہین ہوتا مصرع کہ آفتہا ست در تاخیر و طالب را زیان دارد ۴۳ - جو اپنے سے بڑا ہو اوس سے خوش طبعی مت کر اسواسطے کہ یہ خلاف آئین ادب اور شائستگی کے ہے اور آپکو متہم کرنا ہے ساتھ انصاف بصفات ذمیمہ نا اہلی کے ۴۴ - مردم بزرگ سے سخن دراز مت کہہ یعنے مردم بلند قدر عالی رتبے سے سخن دراز ترک ادب ہے اور باعث ملال اور بیزاری اونکی کا ہوتا ہے ۴۵ - عوام الناس کو گستاخ مت کر یعنے اونی لوگو نسی وہ معاملہ مت کر کہ گستاخ ہو کہ حد ادب اور لحاظ سے گذر جاوین اور بے ادبی اور بے لحاظی سے پیش آوین کہ موجب خفت اور اہانت اپنی کا ہے ۴۶ - حاجتمند کو نا امید مت کر یعنے یہ بات سبب ناسپاسی اور ناخوشی خدایتعالی کا ہے کہ باوجود قدرت اعضای حوائج مستمندون کے اونکو نا امید کرے فرد بیر آوردن کار امیدوار بہ از قید بندی شکستن ہزار بار ۴۷ - جنگ گذشتہ کو یاد مت کر یعنے اسمین بہ زخم خصومت بالفعل تازہ ہوتا ہے اور نفس توسن اس ذریعے سے مجال سرکشی کی پاکر بیچ نشیب عناد اور حضیض اندیشہ یاد اوسکے ڈالتا ہے ۴۸ - لوگون کی خیر کو اپنی خیر کے ساتھ مت ملا یعنے اگر ارادہ کسی خیر کا کرے لوگونکی خیر کو اپنی طرف سے کھینک یا اونکی درخواست سے اپنی خیر مین شامل نکر مثلاً اگر ارادہ تعمیر یا تہیہ چاہ یا مسجد یا اور کوئی امر خیر کا کرے اپنے سے جو ہو سکے کرے اور دون کی خیر اوسمین نہ ملاوے اسواسطے کہ اوسکو اور دونکی شرکت سے کسیطرحکا فائدہ متصور نہین ہے اور برائی بدگمانی لوگونکی اور مظنہ خیانت کا اسکی ذمہ مفت ہے ۴۹ - اپنا مال کسی دوست اور دشمن کو مت دکھا اسواسطے کہ مال کو ہر کوئی دوست رکھتا ہے اور ہر کوئی اوسکا دشمن ہے اور طمع مال کی باعث دوست کے بھی دشمن ہو جانے کا ہو جاتی ہے بیت نگہدار دار آن شوخ در کیسہ در بار کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر بار ۵۰ - یگانگت کا حق یگانون سے قطع مت کر اسواسطے کہ موجب ناخوشی خدا کا اور بدنامی خلق کا ہے ۵۱ - نیک لوگون کو غیبت سے مت یاد کر اسواسطے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیونکر غیبت اشد ہے زنا سے فرمایا کہ زنا کرنے والا جب توبہ کرے بخشتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور غیبت کرنیوالا نہین بخشا جاتا ہے جبتک نہ بخشے اوسکو جسکی غیبت کی ہے

پس ظاہر ہے کہ جب غیبت احد من الناس کی اس درجہ کی بری ہے تو تمام لوگوں کی غیبت بہت بدتر ہوگی ۵۲ گوشہ چشم
آپکو مت دیکھ یعنے آپکو بنظر عجب اور تکبر اور بزرگی کے مت دیکھ - اسواسطے کہ تکبر سبب دخول نار کا ہوگا بموجب
حدیث نبویہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَہْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَکْبِرٍ **ترجمہ** کیا نہ خبر دون مین تمکو
اہل نار سے ہر جھگڑالو سخت زبان مغرور او رفرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے داخل ہوگا دوزخ مین
یعنے ہمیشہ رہیگا اوسمین جسکے دل مین ایک سرسوزن برابر بھی تکبر ہوگا یعنے بزرگی ۵۳ - جماعت کہ کھڑی ہووے
تو بھی موافقت کیجیو انکی یعنے جماعت نمازیون کی اگر کھڑی ہووے تو بھی ساتھ ملجا اگرچہ نماز اوسوقت کی پڑھ چکا ہو
سواے نماز عصر کے اور فائدہ شمول جماعت کا یہ ہے کہ اگر نماز پڑھی ہوئی مین کچھ خلل ہوا ہو اور وہ فاسد ہوگئی ہو
تو یہ نماز ہوجاویگی اور اگر وہ صحیح ہوئی ہے تو اسکا ثواب نفل کا ہوگا ۵۴ - انگلیان مت چٹکا اسواسطے کہ یہ ایک
حرکت لغو ہے اور ارباب تہذیب اسکو معیوب جانتے ہین اور موافق قانون طب کے بھی اس حرکت سے انفصال
مفصل ہوتا ہے اور ریاح اوسمین آنکر انجام کو موجب حدوث اوجاع کا ہوگا ۵۵ - لوگون کے سامنے دانتون مین
خلال مت کر اسواسطے کہ یہ سبب کراہیت دیکھنے والون کا ہے اور وہ امر جسکو لوگ مکروہ جانین اوسکا اونکے سامنے
کرنا معیوب ہے ۵۶ - آب دہن اور بینی کو باواز نہ دست ڈال [illegible] مجلس [illegible] ۵۷ - وقت جمائی کے
ہاتھ منہ پر رکھ اسواسطے کہ جمائی شیطان سے ہوا ہے کہ وقت جمائی ہاتھ منہ پر رکھ اور بقدر امکان [illegible] آواز نکال ۵۸ - کاہلی
اپنی لوگون پر [illegible] انگڑائی اسواسطے کہ یہ بھی ایک حرکت ناشائستگی [illegible] معلوم ہوتی ہے
اور جو امر ناگوار طبیعت اوروں کا ہو وہ عمل مین لانا [illegible] ۵۹ - [illegible]
مجلس کے ہے ایک تو یہ حرکت مخالف آئین مراعات آداب مجالس کے ہے دوسرے [illegible] آلایش اور بو
منخرین سے نکلے دیکھنے والون کو مکروہ معلوم ہوتی ہے **فائدہ** دانشمند کو رعایت آداب نشست و برخاست
اور گفت وشنود کی مناسب ہر جگہ اور ہر مکان کے لازم ہے چنانچہ مجالس عامہ مین زیادہ تر صرف تعبد کرے
اور احتیاط بلیغ ملحوظ رکھے کہ کوئی حرکت لغو اور بیجا سرزد نہووے اسواسطے کہ خواص کو تو حرکت لغو دیکھکر فقط
ناگوار خاطری ہوتی ہے اور مرتکب اوسکو مذموم اور مختل الشعور سمجھتے ہین اور عوام اوسکو
جھگڑے پر چڑھاتے ہین اور رسوا و بدنام کرتے ہین ۶۰ - سخن ہزل آمیز مت کہہ - ظاہر ہے کہ ہزل سے

سخن بے اعتبار اور ہزل کرنے والا بے قدر و بے وقار ہوجاتا ہے ۶۱ - لوگون کے آگے لوگون کے تئین
خجل مت کر یعنے اونکے عیوب کو فاش نکر یا اونکا استہزا مت کر کہ لوگون کے سامنے اونکو موجب خجلت کا ہووے
فرد ولیکن عیب خلق اے خردمند فاش ۞ بعیب خود از خلق مشغول باش ۞ ۶۲ - چشم و ابرو سے
کسیکی غمازی نکر اسواسطے کہ غیبت اور غمازی خواہ زبان سے ہو خواہ یا فعل و حرکت اور اشارہ اور کنایہ اور لکھنے سے ہو
کہ معلوم ہو جاوے اوس سے مقصود وہ بھی غیبت اور غمازی ہے - حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہا انھون نے کہ آئی پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ایک عورت جب وہ چلی گئی مینے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
اوسکے کوتاہ قد ہونے کا فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تونے غیبت کی اوسکی اور غمازی بھی مثل غیبت کے
بڑا گناہ ہے - حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ سنا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے داخل
نہین ہوتا بہشت مین چغل خور ۶۳ - کہی ہوئی بات کو پھر مت کہہ یعنے کہی ہوئی بات کیسی ہی اچھی ہو جیسا
کبھی بار بے قدر ہوتی ہے جیسے کہا ہے مصرع کہ حلوا چو یکبار خوردند بس ۶۴ - اوس بات سے کہ سننے والونکو
ہنسی آوے اجتناب کر یعنے طریق اہل صفات مقرر ہے اور مسخری کا ہے اوس منافی آداب ارباب شمائل تہذیب کے ۶۵ - اپنی
اور اپنی اہلیہ کی تعریف کسی کے آگے نکر اسلیئے کہ نزدیک عقلا کے یہ بات معیوب ہے اور دلیل ہے اوپر خفت عقل گوینده کے
ابیات اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور ۞ ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر ۞ اگر مشک خالص نداری مگوے ۞ ور ہست
خود فاش گردد ببوے ۞ بسوگند گفتن کہ زر مغربی است ۞ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست ۶۶ - عورتونکی
آنکو آراستہ مت کر - اسواسطے کہ زینت اور آرائش مثل عورتونکی کرنی ممنوع اور معیوب ہے ۶۷ -
فرزندونکی عمر اور دیر ستاوے جو وہ کہین یہ کرنا موجب ابتری اوسکی کا ہے ۶۸ - زبان کو نگاہ رکھ سے یعنے
اثنائے کلام مین زبان کو ایسی بات سے کہ موجب گنہگار ہونے کا ہو جیسے غیبت اور چغل خوری اور گالی اور
یا جو سخن کہ باعث ناگواری خاطر کسی اعلے اور ادنے کا ہو سب سے ہوسکے نگاہ رکھ ۶۹ - بات کرنے مین ہاتھ
مت ہلا - اسواسطے کہ یہ ایک لغویت کی بات ہے بات زبان سے نہ ہاتھ سے جنبش دینا سر اور ہاتھ اور چشم و ابرو کا
خلاف قانون متانت اور سنجیدگی ہے ۷۰ - حرمت مسجد کی نگاہ رکھ اسواسطے کہ سبکی حرمت اپنے سے
حرمت زیادہ ہوگی الخ - جو بات کہ لوگون کو بے معلوم ہو مت کہہ اسلیئے کہ موجب ناخوشی اوسکی کا ہوگا اور

ایسے امر کا جسمین رنجش خاطر لوگون کی متصور ہو خلاف آئین حسن اخلاق کے ہے **فائدہ** ایک آداب تہذیب سے
یہ بات ہے کہ کسی امر مین مخالفت طبائع اہل مجلس کی روا نرکھے اور رعایت مرضی رئیس مجلس کی زیادہ تر لازم جانے
اور اگر خود سالار مجلس ہو موافق حال ہر کسیکے ہر بات مین رعایت ملحوظ رکھے اور ایسا حرف زبان سے نہ نکالے
اور ایسے فعل پر مبادرت نکرے کہ کسی شخص پر شریف و رذیل مجلس نشینون سے گران ہووے ۷۲ - مردے کو
بدی سے یاد مت کر کہ فائدہ نہین رکھتا - یعنے مردیکے تئین بدی سے یاد کرنا بہت بد ہے اسواسطے کہ زندیکو بدی
ہر چند بد ہے لیکن بدی کرنے والا شاید یہ خیال کرے کہ اس سے لوگون کے سامنے اوسکی ذلت ہوگی یا وہ سنیگا
تو اوسکو رنج ہوگا تو مجکو خوشی ہوگی مردے کی بدی سے تو یہ بھی حاصل نہین ۷۳ - جبتک ہو سکے لڑائی اور خصومت
نکر اسواسطے کہ خلاف مصلحت اندیشی عقل سلیم کے ہے کہ ارتکاب موجبات خصومت اور عداوت کسیکو اپنا دشمن بنائے
۷۴ - اپنا دوست آزما - یعنے اس سے کچھ حاصل نہین اور اغلب قباحت عائد حال ہوتی ہے ۷۵ - کسیکی برائی
مت کر اسواسطے کہ یہ بہت بری بات ہے ۷۶ - آزمودہ کار کو ساتھ صلاح کے گمان کر اسواسطے کہ آزمودہ کار جو کہیگا وہ
عین مصلحت ہوگی اور اوسکے خلاف مین خطا ہے **بیت** نتدبیر پیرکہن بر مگرد ۔ کہ کار آزمودہ بود سالخورد
۷۷ - اپنا کھانا دو مردون کے دسترخوان پر مت کھا اسکا فائدہ ظاہر ہے ۷۸ - کامون مین جلدی مت کر اسواسطے
کہ جلدی موجب خرابی کا ہوتا ہے اور آخر کو پشیمانی ۷۹ - دنیا کے واسطے آپکو رنج مین مت ڈال یعنے دنیا کی
اوسکے واسطے زیادہ اندازہ سے رنج و مصیبت مین پڑنا قرب مصلحت عقل سے دور ہے **فائدہ** حصول دنیا کا باوجود
احتمال رنج و صعاب کے بھی یقینی نہین ہے اور بالفرض اگر یہ بھی ہو تو زندگانی چند روزہ قابل اعتماد نہین پھر اس سے
کیا فائدہ مگر بذل جہد تحصول قدر ضرورت کے کہ جس سے پائے بندہ ان کرد احتیاج کو گذر نہین لوازم عقل سے
ہے ۸۰ - جو آپکو پہچانے اوسکو پہچان - یعنے جو اپنی قدر و منزلت کرے اوسکی قدر و منزلت کر ۸۱ - حالت غضب مین
بات سمجھ کر کہہ - یعنے حالت خشم مین عنان بارگی تحفظ و احتیاط کی ہاتھ سے نہ دے کہ مبادا صدور اس بات کا کہ پیچھے
موجب ندامت کا ہو وقوع مین آوے ۸۲ - ہستین سے آب بینی پاک نکر اسواسطے کہ یہ ایک علامت بے تمیزی کی ہے
۸۳ - وقت نکلنے آفتاب کے مت سو - یعنے وقت بیداری اور تسبیح اور تہلیل اور ذکر الہی اور نماز کا ہے
اوسوقت سونا دلیل بدبختی کی ہے ۸۴ - لوگونکے سامنے مت کھا موجب حدیث کے ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
دیکھنے والے کی نظر لگ جاتی ہے [illegible] ۸۵ - [illegible]
بزرگون کا ادب اور لحاظ ہر امر مین [illegible] ۸۶ [illegible]
سخن لوگون کے مت لینے اور کوئی بات [illegible]
خاطر لوگون کا ہے ۸۷ - [illegible] مجلس مین [illegible]
بیٹھنا آداب مجلس کے خلاف ہے ۸۸ - چپ اور راست کو مت دیکھ بلکہ نظر زمین کی طرف رکھ یعنی نظر نیچی رکھ
اور چپ و راست کو نہ دیکھنا مقتضائے صفت شرمگینی اور حیا ہے اور یہ عمدہ صفات آدمیت سے ہے ۸۹ - اگر گھوڑا سرکش ہو
ستور برہنہ پر مت سوار ہو اسواسطے کہ اسمین اندیشہ گر پڑنے کا ہے اور جس امر مین اندیشہ مضرت کا ہو اوسکو کرنا
محض بے دانشی ہے ۹۰ - مہمان کے سامنے کسی پر غصہ مت کر اسواسطے کہ اوسکے دل کو ملال حاصل ہوگا
اور خیال کرے گا کہ مبادا کسی بات سے مجھپر بھی غصہ کرے ۹۱ - مہمان کو کام مت فرما اسواسطے کہ اوسکی ہر طرح
عزت اور مدارات کرنی چاہیے کہ وہ راضی ہو اور اس سے کام لینا کہ موجب ذلت اوسکی کا ہے آئین مہمانداری سے
بعید ہے ۹۲ - ساتھ دیوانے اور مست کے بات مت کر اسواسطے کہ معلوم نہین کیا کہہ بیٹھے کہ سبب ذلت اور
رنج کا ہو ۹۳ - ساتھ فارغون اور اوباشون کے بے تکلفی مت بیٹھ اسواسطے کہ ایسے لوگون سے ایسی حرکت بیجا
بیٹھکر غیر از شر و ور اور مفاسد کے ظہور مین نہین آتا پس آپکو اونکا شریک کرنا صفات حمیدہ شرافت اور آدمیت سے
دور ہے ۹۴ - واسطے ہر فائدہ اور نقصان کے آبرو اپنی مت کھو یعنی فائدہ اور نقصان تقدیر سے ہے اور وہ
نہین ٹلتی اس امید و بیم سے کہ ہر آبرو کو کہ بہا نہین رکھتا ہے آب کرنا خاک سیہ باد چند ان کا ہونا ہے ۹۵ -
فضول اور متکبر مت ہو یعنی فضولی اور استکبار ذریعہ حصول نکبت اور خواری کا ہے اور اختیار کرنے والا اوسکا
منسوب بذلت اور بے اعتباری کا ہوتا ہے ۹۶ - خصومت لوگون کی اپنے اوپر مت لے یعنی وہ امر جو باعث
لوگون کے دشمن ہونے کا ہو مت کر کہ سب سے بدتر ہے ۹۷ - جنگ اور فتنہ سے کنارہ کر اسواسطے کہ اوسکے
شمول مین اندیشہ اپنی آفت مین مبتلا ہونے کا ہے **نظم** کس گرد و دیدہ آشوب و جنگ ٭ پراگندہ
نعلین و پرندہ سنگ ٭ کہ فتنہ پدید از طرف بر شکست ٭ کہ درمیان آمد و سر شکست ٭ ۹۸ - بغیر کار

اور ... [illegible] ... فائدہ ظاہر ہے ۹۹ - مراعات کر اسقدر کہ اپنے کو خوار نکرے قید نفس
کسی ... [illegible] ... آپ محتاج ہوجاوے ۱۰۰ - تواضع اور فروتنی ... تواضع ...
سبب ... [illegible] ... ہے اور تکبر اور غرور باعث ذلت کا **ابیات** تواضع سر رفعت افرازدت
تکبر بخاک اندر اندازدت + تواگر شوی پیش مردم عزیز + کہ مر خویشتن را نگیری بچیز + بزرگی کہ خود را
شمرد ... [illegible] ... زندگانی کر ساتھ خداتعالی کے بصدق - ساتھ نفس کے بقہر - ساتھ خلق
بانصاف - ساتھ بزرگوں کے بخدمت - ساتھ خوردوں کے بشفقت - ساتھ درویشوں کے بسخاوت - ساتھ
دوستوں ... کے بنصیحت - ساتھ دشمنوں کے بحلم - ساتھ جاہلوں کے بخاموشی - ساتھ عالموں کے ...
اس طریق سے بسر کر ... مت کر اگر پیش آوے منع مت کر لیکن جو پیش آوے جمع مت کر اور کہا
کلمے بیچ نصیحت ... لکھے ہیں تین کلمے ... سے چنے ہیں دو کو یاد رکھ اور ایک کو فراموش کر خداتعالے اور موت
یاد رکھ اور نیکی کی ہو اوسکو فراموش کر اور فرمایا کہ خاموشی سات خاصیت رکھتی ہے **اول** زینت ہے بے آرائش
دوم ہیبت ہے بے سلطنت **سیوم** عبادت ہے بے محنت **چہارم** حصار ہے بے دیوار **پنجم** بے نیازی ہے
بے عذر ... **ششم** فراغت ہے کرام کاتبین سے **ہفتم** عیب پوشی ہے **بیت** ترا خامشی ای خداوند
ہوش + وقار ست و نا اہل را پردہ پوش + اور یہ مضمون اسکے موافق ہے **ابیات** بطبعم ہیچ مضمون نظم بستن
نمی آید + خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید + سینہ ہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند + یاد دارم از صدف این
سخن را + **فائدہ** پوشیدہ نرہے کہ خلاصہ محصول پند و نصائح کا یہ ہے کہ تہذیب حاصل ہو اور تہذیب عبارت
ہے شائستگی اعمال و افعال سے اور فعل و عمل شائستہ وہ ہے کہ موجب اجر آخرت کا ہو ورالا محض بیکار ...
اور اگر فائدہ دنیا کا ہو بقاے دنیا مثل بقاے حباب روے آب کے ناپایدار ہے یہان کا فائدہ یہین رہنے کا ...
ہوگا - ... کتب ... مرقوم ہے کہ ہر فعل و عمل اچھا وہ ہے کہ سبب ہو ذکر الہی کا اور عظمت اور اشتغال
اور امر ونواہی اوسکی کا اور یاد دلانے آخرت کا اور نفع رسانی خلق کا اور دفع سفرت اونکی کا اور باز رہنے کا صفات
رزیلہ سے مثل بغض و حسد و ریا و کبر و طمع و حب دنیا و غفلت از عقبے اور غیبت از کذب اور سخن چینی اور ...
اور نفس پرستی کے اور باعث نزدیکی صفات جمیلہ کا ہو مانند صبر و توکل و رضا و تسلیم و ذکر و فکر و قناعت کے جو عمل

اور فعل کہ شامل ہو ان امور کو اور کوئی منع شرعی اوسمین نہو اور نیت خالص بھی ہو کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اس باب مین
نص قطعی ہے وہ موجب اجر آخرت کا ہوتا ہے پس ہر عاقل کو لازم ہے کہ ہر کام مین منفعت آخرت کی ملحوظ رکھے اور
منافع دنیا پر نظر مقصود نرکھے اگر فوائد دنیا بھی ساتھ نگاہداشت سر رشتہ پاس احکام شرعیہ کے ہون تو بہت بہتر ہی
اور امور دنیا مین دو چیز کو کسی مہم مشکل اور سہل مین کبھی ہاتھ سے نہ دے ایک تدبیر دوسرے استقلال کو اور بغرور
اعتماد زندگانی چند روزہ کی دنیا کے واسطے کسی سے عداوت اور دشمنی نکرے اور کسیکی عیب جوئی نکرے اور کسیکو بد نکہے
خاصۃً عیب ایک شخص خاص کا ذکر نکرے کسی پر حسد نکرے دروغ نکہے بری بات کسیکو نہ پہونچاوے بخل وجبن سے
اپنے کو بچاوے جو رضاے الٰہی ہو اوسپر راضی رہے — اپنے کو بزرگ اور بڑا نہ سمجھے فخر ونخوت کو دلمین راہ نہ دے
اگر ہوسکے لوگون کی اصلاح مین سعی کرے دو شخصون مین نقیض و فساد نڈالے اکل حلال اور صدق مقال اور استقامت
احوال پر احکام شرع مین جہد بلیغ کرے کہ راس و رئیس جمیع طاعات و عبادات ہے خویش و بیگانہ کے حق مین کلمۂ را
ست باز نرہے بیچ امر معروف اور نہی منکر یعنے نیک کام پر لوگون کو امر کرنے اور بدکار سے منع کرنے مین کوشش کرے
اگر نہوسکے دل سے برا جانے اور آپ مرتکب اوسکا نہووے یہ امور موجب حصول سعادت دنیا و آخرت کے اور
غایت مقصود سب پند و نصائح کی ہین اور مولف حدیقۃ الاقالیم نے لکھا ہے وہ نصائح کہ حضرت لقمان نے
بیٹے کو واسطے تنبیہ اوپر اخلاق مردم بے حیا و بدبخت اور مردم سعادتمند کے کہے تھے یہ ہین کہ کہا اے پسر نفع لے
اوس چیز سے کہ حق تعالی نے تجکو معلوم کروائی ہے البتہ انا جاہل نہین ہے اور کہا کہ اے پسر تحقیق کہ شخص
کوئیدہ بیحیا و بدبخت ہے — آدم بدطینت سے دوری قبول کر کہ آدمی نفاق پیشہ اگر سخن کہے زبان اوسکو
رسوا کرے اور اگر سکوت کرے خاموشی اوسکو فضیحت کرتی ہے — اگر عمل کرتا ہے بد کرتا ہے اگر نیکی کرتا ہے
کرتا ہے — اگر استغنا کرے تکبر کرتا ہے — اگر مفلس ہووے مایوس ہوتا ہے — اگر کوئی اوسپر قدرت پاوے
خوار وحقیر ہوتا ہے — اگر خوشحال ہووے بافراط ہوتا ہے اگر غمگین ہووے اسیر ہوتا ہے — اگر کسی پر قدرت
پاوے بے اندازہ ہی کرتا ہے — اگر سوال کرے ابرام و مبالغہ کرتا ہے — اگر مسئول ہووے بخل کرتا ہے — اگر خندہ
کرے مثل آواز خر کے کرتا ہے — اگر مکافات کرے جور روا رکھتا ہے — اگر زجر کرے عنف و تعدی کرتا ہے —
اگر کوئی ساتھ اوسکے زجر کرے خشم و غضب کرتا ہے — اگر عطا کرے منت رکھتا ہے — اگر کوئی ساتھ اوسکے عطا کرے

نیک ہووین نفس تمہارے اور کہا صبر دو قسم ہے ایک صبر ہے اوس چیز پر کہ مکروہ رکہتا ہے تو اوسکو مثل نقصان مال و ضیاع و عقار و فوت اطفال اور مثل اوسکے دوسرا صبر اوس سے کہ دوست رکہتا ہو
عیال ۱۲ و رغبت اسباب خانہ ۱۲
اوسکو تحصیل مین اضطراب کرتا ہے چاہیے کہ صابر ہووے تو اوسکی تحصیل مین اور کہا شکر گذاری کر اوس شخص کو کہ تجکو انعام دیوے اور انعام دے اوسکو کہ شکر گذاری تیری کرے تحقیق بقا نہین اوس نعمت کو کہ کفران کری اور زوال نہین ہے اوس نعمت کو کہ شکر کرے تو اور کہا شریف جسوقت کہ پرہیزگار ہووے متواضع ہوتا ہے اور خسیس جو پرہیزگار ہووے متکبر ہوتا ہے اور کہا مراد کلید لجاجت کی ہے اور لجاجت کلید آگاہی کی اور کہا علم بہتر گنج سے ہے گنج تجکو نگاہ رکہنا چاہیے اور علم تجکو نگاہ رکہتا ہے اور بیچ تضییع مال اپنے کے اور اصلاح مال اونکے مت کوشش کر کہ مال تیرا وہ ہے کہ ذخیرہ آخرت کا کرے تو اور وہ کہ میراث واسطے دوسرون کے چہوڑے تو ملک دوسرون کی ہے اور کہا احمق ہر چند صاحب جمال ہووے ساتہ اوسکے صحبت نرکہہ کہ شمشیر ہر چند خوب رخسار ہے زشت کردار ہے اور کہا تین شخص کو تین وقت پہچاننا چاہیے حلیم کو نزدیک غضب کی شجاع کو نزدیک خون کے برادر کو نزدیک حاجت کے اور کہا نیکی کو کہ ساتہ لوگون کے کرے تو اور بدی کہ لوگ ساتہ تیرے کرین فراموش چاہیے کرنا اور کہا خوشخوئی یعنے خوے خوش و خوب خویش بیگانگان ہے اور بدخوئی یعنے خوے بد بیگانہ خویشان ہے۔ سعدی شیرازی نے فرمایا ہے **بیت** بندہ حلقہ بگوش ار ننوازی برود ✢ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش ✢ اور کہا آخر سخن عاقل بہتر متکلم جاہل سے

فصل پانچوین

بیچ ذکر حضرت شعیا اور حضرت ارمیا اور حضرت دانیال علیہم السلام کے کہ در ضمن خرابی بیت المقدس بسبب توجہ اعدا بنی اسرائیل پر مرقوم ہے۔ واضح ہو کہ ہر چند نام ان تینون پیغمبر بزرگوار کا صراحتاً کلام حضرت ملک العلام مین مذکور نہین مگر بالاتفاق جمہور مفسرین اسیر ہین کہ سورہ بنی اسرائیل مین بیچ ذیل آیہ وافی ہدایہ کے ذکر انہین تینون کا فرمایا ہے اور مراد عباد سے یہی بندہاے خاص ہین **قال اللہ تبارک و تعالی** وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ

لیسوؤا وجوهکم ولیدخلوا المسجد کما دخلوه اول مرة ولیتبروا ما علوا تتبیرا عسی ربکم ان یرحمکم وان عدتم
عدنا وجعلنا جهنم للکافرین حصیرا یعنے اور حکم کیا ہمنے طرف بنی اسرائیل کے بیچ کتاب کے البتہ فساد کروگے بیچ
زمین کے دوبارہ اور البتہ غالب آوگے تم غالب آنا بڑا پس جب آوے گا وعدہ پہلا اون دونون مین کا اوٹھاوینگے ہم
اوپر تمہارے بندے واسطے ہمارے لڑائی والے سخت پس بیٹھ گئے بیچ گھرون کے اور ہے وعدہ پورا کیا گیا پھر
پھیر دیا ہمنے واسطے تمہارے غلبہ اوپر اونکے اور مدد دی ہمنے تمکو ساتہ مالون کے اور بیٹون کے اور کیا ہمنے تمکو زیادہ
لوگون مین اگر بھلائی کروگے تم بھلائی کروگے واسطے جانون اپنی کے اور اگر برائی کروگے پس واسطے اوسیکے ہے
پس جب آوے گا وعدہ دوسرا تو کہ برا کرین منہ تمہارے کو اور تو کہ داخل ہو مسجد مین جیسا داخل ہوئے پہلے بار اور
تو کہ ہلاک کرین اوس چیز کو کہ غالب آئی تھی ویران کرنے کو شتاب ہے کہ رب تمہارا یہ کہ رحم کرے تمکو اور اگر پھر آوگے تم
پھر آوینگے ہم اور کیا ہمنے دوزخ کو واسطے کافرون کے گھیرنے کی جگہہ۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بعد وفات حضرت
سلیمان علیہ السلام کے انکا بیٹا رحبعم بنی اسرائیل پر مسلط اور حاکم ہوا اور حال اوسکی خلافت کا ایسا تھا جیسا کہ امت محمدی
علیہ السلام مین خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت اور بزرگی مین سے ہے اور ملوک اسباط کی مثال ایسی تھی
جیسے کہ اور لوگ اطراف و نواح کے عہد خلفا مین تھے لیکن باوجود اسباط کے زیر حکم اور تابع اسکے دو فرقے جو نسل
حضرت داؤد علیہ السلام تھے یعنے اولاد یہودا اور بنیامین ہوئے اور دس فریق باقی پر اونھین مین سے اور دس
بادشاہ ہوئے کہ اونکو ملوک الاسباط کہتے ہین اور یہ دسون بادشاہ اطراف فلسطین وغیرہ مین منتشر ہوئے مگر رحبعم
بیت المقدس ہی مین رہا اور پانچ برس تک سنہ جلوس سے اون دونون فرقون پر حکمرانی کی مگر سال ششم مین
سیشاق نام فرعون مصر نے لشکرکشی کی اور رحبعم صف آرا ہوکر اوس سے لڑا اور اس قتال و جدال مین بہت مال و متاع
اور عمارات قدیمہ اکثر بلاد بسبب تاخت و تاراج تباہ و برباد ہوئی مگر رحبعم بدستور اپنی مملکت پر قائم رہا اور سر نو رحبعم نے
ایلہ بضم یا اور تشدید لام و ہاے زدہ کہ چہار فرسخ مصر پر واقع ہے تعمیر کیا اور کثیر العیال کہ اٹھائیس ۲۸ بیٹے
پیدا ہوئے سولہ لڑکیون کے اور سترہ برس کل بادشاہت کی اور اکتالیس ۴۱ برس کی عمر پاکر سنہ ۹۲ موسوی مین اوسکی
ملک بقا ہوا اور بعد اوسکے اوسکا بیٹا مسند نشین ہوا اور اسیطرح مرۃً بعد اخری چند بادشاہ اوسکی نسل سے حاکم
بنی اسرائیل اور تخت نشین بیت المقدس ہوئے اور آخر الامر جب مملکت سلیمانی نے ایک انکی اولاد مین

کہ موسوم بہ صدقیا یا صدیقیا تھے اور اونکے پاؤن مین کچھ خلل و قصور تھا انتقال کیا تو بادشاہان اطراف نے جوانب سے
بنا بر ضعف سلطنت اسکے طمع مملکت کی اول جسنے کہ اوسپر لشکرکشی کی ایک جزیرے کا بادشاہ تھا لنگن نام اور بنا بر اسکے کہ وہ
زہرہ کو پوجتا تھا نذر کی کہ اگر بیت المقدس پر غلبہ پاؤنگا تو اپنے بیٹے کو زہرہ کی واسطے قربان کرونگا اور ایک روایت
سے بخت نصر اس ملک کا کاتب تھا جب لنگن نے با لشکر جرار ظاہر بیت المقدس پر نزول کیا حضرت مرسل الریاح
ایک ہوا بھیجی کہ اوسنے اوسکی سپاہ کو ہلاک کر دیا اور لنگن اور بخت نصر نے اوس بلا سے نجات پاکر بطرف وطن
مالوف بحال خراب اور تباہ مراجعت کی اور فرزند بادشاہ نے بسبب استماع کلام پدر در باب نذر و قربانی باتفاق
بخت نصر فرصت پاکر باپ کو قتل کیا اور اوسنے کسی حیلے سے بادشاہزادیکو گزند قوم و لشکر سے بچا کر مملکت مین
بخوبی تمام تصرف کیا اور بعد اس قضیے کے بادشاہ موصل اور آذربائیجان نے کہ ایک دوسرے سے بیخبر تھا بقصد
بیت المقدس لشکرکشی کی اور جو کہ اوس نواحی مین دونون کی ملاقات ہوئی تو باہم کر جنگ و جدل درمیان آئی تا آنکہ
دونون مع انبوہ کثیر اہل لشکر مقتول ہوئے اور بقیۃ السیف نے راہ فرار اختیار کی غرضکہ بادشاہ حقیقی نے شہریاران
بخاری اور دشمنان دینی کو بے آمد و شد دوستون اور یارون کے بسرحد عدم پہنچایا اور بنی اسرائیل امداد
و اسباب انکے موزہ تصرف مین لائے بعد ازین یہود نے عصیان پذیر ہوکر بقتل انبیا اقدام کیا اوس وقت سنجاریب
بادشاہ بابل نے بیت المقدس مین جاکر اوس بلدۂ طیبہ کو قہر اور جبر سے لیا اور اوس دیار مین خرابی عظیم اوس سے
وقوع مین آئی اور جب سنجاریب نے اپنی مملکت مین مراجعت کی بنی اسرائیل نے جمع ہوکر پھر بنیاد فسق و فساد رکھی
لاجرم منتقم حقیقی نے حضرت ارمیا کو بتاج نبوت سرفراز کر کے بنا بر ہدایت اور ارشاد انکے مامور بنایا اور اون متمردون نے
اس پیغمبر خدا کو بعد از ستم اور ضرب شدید اور محبوس کیا اور حضرت جبار منتقم نے بخت نصر کو کہ بروایت محمد بن جریر
طبری ملک اولاد کو در رسپالار کشمیر و مین انتظام رکھتا تھا بنی اسرائیل پر غلبہ دیا تا آنکہ تیغ بے دریغ انہین
چلی اور بیت المقدس کو باتش قہر جلا کر ذرارے یہود کو قید کرکر بابل مین لے گیا یہ روایت قول قتیبی اور ایک
جماعت اور مفسرون کا ہے اور اپنے مقام پر جو اور اقوال اور روایتین ہین بیان کیجاویگی انشاء اللہ تعالے حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو روایت کی ہے مضمون اوسکا یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل
عصیان اور طغیان حد سے گذرا اور انہون نے بقتل انبیا مبادرت کی خدا تعالی نے بخت نصر کو انکی طرف متوجہ فرمایا

اور اوسنے بعد محاصرہ بیت المقدس کو فتح کیا اور ستر ہزار آدمیون کو بعلت خون زکریا مار ڈالا اور اسباب آرایش اور
زیور بیت المقدس ستر ہزار خروار اور بعضے کہتے ہین لاکھہ خروار بھر کر زمین بابل مین لیگیا حذیفہ کہتے ہین کہ کہا مینے
یا رسول اللہ عظمت اور آراستگی بیت المقدس اسقدر ہو گذری ہے فرمایا ہان حضرت سلیمان علیہ السلام نے اوس شہر کو
چاندی اور سونے اور یاقوت وغیرہ سے بنایا تھا کہ شیاطین بفرمان اونکے اس جنس کی چیزین زمین سے جو چاہیے ہوتا تھا
اوسیوقت لاکے حاضر کرتے تھے اور بخت نصر وسارے بنی اسرائیل کو لیگیا اور وہ سو برس تک اوسکے تحت حکم رہے۔
بعد ازین بادشاہ کورش نام ہوا اور اوسنے پھر بنی اسرائیل کو وہان بھیجا اور تمام سامان آرایش اوسکا انکے ساتھ
کر دیا کہ پھر وہ شہر معمور اور آباد ہوا اور سو برس تک پھر اطاعت فرمان بجالائے بعد اسکے دوبارہ انھون نے پھر
بنیاد عصیان برپا کی حق عزاسمہ نے بادشاہ روم کو انپر مسلط کیا کہ وہ سب حلیہ بیت المقدس روم مین لیگیا سرور عالم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب حضرت مہدی آخر الزمان پیدا ہونگے تو حلیہ بیت المقدس کو ایک ہزار [ہزار اسی]
کشتیون مین رکھکر بموضع اصلی ارسال فرماوینگے واللہ اعلم بالصواب اور روایت محمد بن اسحاق مغازی [کی]
اسطرح پر ہے کہ خدا تعالی نے موسی بن عمران کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل دو نوبت زمین مین فساد کرینگے اور بہت تیرے
بعد پھر معاصی کے مرتکب ہونگے اوس ہنگام مین مشیت الہی اسطرح پر جاری ہوئی تھی کہ ہر بادشاہ کے زمانہ مین
پیغمبر مبعوث ہوتا تھا کہ اوسکو تعلیم اور ارشاد کرتا تھا اور مصالح اور مفاسد ملک اوسکو کہتا تھا اور جب مملکت وارثی
صدیقہ کو کہ شہریار صالح عادل ناسک تھے پہونچی حضرت شعیا ابن موسی مبعوث ہوئے اور انھون نے بظہور حضرت عیسی
علیہ السلام اور جناب محمد صلوات اللہ علیہما بشارت دی چنانچہ اونسے منقول ہے کہ کہا و ابشری اوری مسلم یاتیک
راکب الحمار یاتیک بعد راکب البعیر یعنے کہا خوش ہو زمین کہ پادشاہ مسلم آوے تجکو راکب الحمار یعنے حضرت عیسے
بن مریم پھر آوے تجکو بعد راکب البعیر یعنے حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بالجملہ جبکہ زمان صدیقہ مین طغیانی
اور نافرمانی بنی اسرائیل کی حد سے زیادہ ہوئی اور ہرچند کہ پیغمبر اور بادشاہ نے اوس جماعت کو نصیحت کی مفید
نہ پڑی اور اثناے اس احوال مین سنجاریب بادشاہ بابل نے چھہ سو مرد محارب کے ساتھ متوجہ بیت المقدس ہوکر
بعد از قطع منازل ظاہر اوس شہر پر نزول کیا اوسوقت کہ صدیقہ بزحمت پاے مبتلا تھے ہرگاہ حضرت شعیا نے
صورت واقعہ صدیقہ سے ظاہر کی دریافت اس خبر سے خوف نے انپر غلبہ کیا پوچھا یا نبی اللہ اس باب مین کوئی خبر آسمانی

آپکو پھونچی ہے حضرت نے جواب دیا کہ نہین اور متعاقب اسکے وحی الٰہی اپر نازل ہوئی کہ صدیقہ سے کہو کہ شرائط وصیت
بجا لا کر اپنے اہلبیت سے بنا بر ضبط مملکت خلیفہ مقرر کرے اوسنے یہ بات سنکر بے توقف بما موربہ قیام کیا اور پھر
بصلوۃ و دعا اور تفرع و بکا مشغول ہوکر حضرت رب الارباب سے نجات بنی اسرائیل چنگال اعدا سے مسئلت کی
چنانچہ مسئول اوسکا بعز اجابت مقرون ہوا حضرت شعیا کو وحی آئی کہ اس سے کہو کہ دعا تیری مینے مستجاب کی اور تجکو
دشمن پر ظفر او فتح یابی دی اور پندرہ برس تیری عمر پر زیادہ کیے اور باستعمال فلان دوا مرض یاسے شفا
تجکو ارزانی فرمائی حضرت نے یہ اخبار مسرت افزا صدیقہ کو پھونچاین اسنے سجدۂ شکر ادا کیا اور بشکر نعمت الٰہی
مشغول ہوئے اور موضع ورد پروہ دوا استعمال کی کہ اوس علت سے نجات پائی اور جب اہل قوم صبح کو خواب سے
اوٹھے بتفحص لشکر مصروف ہوئے سبکو بے جنگ و جدل مردہ پایا الا سنجاریب اور پانچ نفر اور اوسکے متابعون سے
محمد بن اسحاق کہتا ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ صدیقہ نے سنجاریب سے محاربہ کیا اور ہزیمت دی اور اوسکو مع پانچ اوسیکے
کو ایک اونمین سے بخت نصر تھا اسیر کیا اور علے اختلاف القولین صدیقہ نے حکم دیا کہ بادشاہ بابل کو مع اون
پانچ نفر کے مغلول اور مسلسل کرکے ہر روز شہر کے گرد پھراوین اور ہر ایک کو دو روٹیان جو کی ہر روز دیا کرین جب
ستر دن اس قضیہ پر گذرے ملک بابل نے صدیقہ کو پیغام بھیجا کہ میرے نزدیک مرنا اس زندگانی سے بہتر ہے
اوسنے بعد سنے اس خبر کے چاہا کہ اوسکے قتل کے واسطے حکم دیوے لیکن اس اثنا مین خطاب ربانی حضرت شعیا کو پھونچا
کہ اوس سے کہو کہ سنجاریب کو قتل نکرے بلکہ باحسان و انعام اوس سے پیش آوے اور ملک بابل مین بھیجدیوے
تاکہ وہ اونکو سخط اور غضب سے مطلع کرے چنانچہ صدیقہ نے فرمان خداوندی بجا لا کر سنجاریب کو معزز و محترم
بھیجدیا اور وہ اپنے دار الملک مین پھونچکر سات برس کے بعد بیمار ہوا اور بخت نصر کو اپنا ولیعہد کیا اور پھر چند روز
کے بعد مر گیا۔ القصہ جب پندرہ سال موعود منقضی ہوئے صدیقہ جہان فانی کو چھوڑکر بعالم بقا خرامان ہوئے
اور اوسکے مرنیکے بعد بنی اسرائیل باہم گر مخالف ہوکر لڑے اور ہرج اور مرج انمین واقع ہوا ہر چند حضرت شعیا نے
قوم کو نصیحت کی کارگر نہوئی آخر الامر یہانتک نوبت پھونچی کہ انکے قتل کا قصد کیا اور انھون نے اون ظالمون کے
ہاتھ سے تنگ ہوکر ہجرت اختیار کی اثناے راہ مین دیکھا کہ ایک درخت پھٹا اور ندا کی کہ یا نبی اللہ میری طرف
آؤ حضرت شعیا اوس درخت کی طرف جاکر اوسکے جوف مین پنہان ہوئے اور شیطان لعین نے اگر رشتہ جامی کو

پکڑ لیا کہ وہ باہر نکلا اور قوم عاصی نے جو تعاقب کیا تھا وہاں پہونچکر بدلالت شیطان انکو مع درخت دو نیم کیا
اور مشہور یہ ہے کہ پیغمبر منقطع ہوئے حضرت زکریا ہین چنانچہ عنقریب مشروحًا لکھا جاوے گا انشاء اللہ تعالی

فصل چھٹی

آنا بخت نصر کا باشہر روایات شہر بیت المقدس مین — روضۃ الصفا مین لکھا ہے کہ ائمہ اخبار نے اختلاف کیا ہے
اس امر مین کہ فساد بنی اسرائیل دوسری مرتبہ مین کیا چیز تھا بعضے کہتے ہین تکذیب ارمیا تھی اور ایک جماعت
لکھتے ہین کہ قتل یحیے بن زکریا تھا اور ہم دونون قول کو بتوفیق الٰہی بیان کرتے ہین — قول اول یہ ہے کہ
بنی اسرائیل مین ایک بزرگ تھے مؤید بتائید ربانی کہ انکو دانیال اکبر کہتے ہین وہ ایکدن اثناے توریت پڑھنی مین
ایک آیت پر پہونچے کہ دلالت کرتی تھی اس امر پر کہ ایک شخص عنقریب بیت المقدس کو خراب کرے گا حضرت
دانیال سنے محزون ہوکر مناجات کی کہ یارب کون ہوگا کہ بیت المقدس کا خراب کرے اور بنی اسرائیل پریشان
و پراگندہ ہوینگے انکو خواب مین اعلام ہوا کہ خراب کرنے والا بیت المقدس کا ایک یتیم ہے دیار بابل مین بخت نصر
نام حضرت دانیال جب بیدار ہوئے اپنا مال فراہم کیا اور عزیمت بابل کی اور بعد طے مراحل وہان پہونچے سنجاریب
کہ امر سلطنت اور حکومت وہان کا اس سے متعلق تھا حضرت دانیال کو بلا کر پوچھا کہ سبب تمہارے آنے کا اس مملکت مین
کیا ہے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا مال یتیم اور محتاجون اس شہر پر تقسیم اور تفریق کرون بادشاہ نے اجازت ارزانی
فرمائی حضرت دانیال نے مدت مدید احوال یتامی اور مساکین تفحص کیا بخت نصر سے کسیطرح خبر اور نشان نپایا اتفاقًا
ایکدن انکا غلام کسی کام کو جاتا تھا اثناے راہ مین ایک لڑکے کو دیکھا کہ مریض اور بیمار خاک پر لوٹ رہا ہے غلام نے
اوسکا حال استفسار کیا اوسنے جواب دیا کہ مین ایک پسر یتیم ہون کہ قبل ازین بنا بر معاش اپنے اور اپنی مان کے
لکڑیان جنگل سے چنتا تھا اب اس حال سے پڑا ہون کہ تو دیکھتا ہے غلام نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے کہا بخت نصر غلام
جلد سے جاکر اپنے خواجہ کو مطلع کیا اور ساتھ غلام بخت نصر کے پاس آئے حضرت دانیال نے اپنے خادم سے کہا
کہ اسکو اوٹھا لاؤ پالکی گھر مین لیجا اور اسکی مانکو بھی بعزت و حرمت لے آ غلام کہنے کے بموجب عمل مین لایا اور حضرت دانیال
بتعہد اور تربیت انکی مصروف ہوئے جب بخت نصر نے صحت پائی ایکدن حضرت دانیال نے اس سے کہا
کہ مکافات میرے احسان کے کہ بقدر طاقت تیرے اب مین تجھسے توقع مین آئی کیا ہے اسنے کہا آپکے احسان کے
مکافات پر کیونکر قیام کرون کہ کسی چیز پر قادر نہین ہون حضرت دانیال نے کہا مین ایسا گمان کرتا ہون کہ تجھسے

بمرتبۂ سلطنت پہونچے گا اور بنی اسرائیل پر سرکشی کرے گا اب میرا یہ مطلب ہے کہ میرے اور میری اہلبیت کے
واسطے امان نامہ لکھدے بخت نصر نے جواب دیا کہ آپ میرے ساتھ خوش طبعی کرتے ہین حضرت دانیال نے کہا لا واللہ
اور اس باب مین مبالغہ کیا اور وعدہ کیا کہ اگر تو میرا ملتمس مبذول رکھے تو مین ہزار درم تجکو دون بخت نصر اوسیطرح
انکی باتون کو ہزل پر محمول کرکر انکار کیے گیا آخر الامر انہی بان کے کہنے سے امان نامہ لکھا اور وہ زر خطیر اپنے قبضے مین
کیا روایت کرتے ہین کہ بخت نصر قبل ازین لڑکون کے ساتھ جنگل مین جا کر لکڑیان چنا کرتا تھا اور وہ لڑکے اسکو سردار
اپنے اوپر قرار دیکر اسکی متابعت کرتے تھے جب ہزار درم اسنے لیے اپنے قدیم یارون کے واسطے گھوڑے خریدے اور وہ اس
جماعت نوجوان کے ساتھ بادشاہ کے دربار مین آنا جانا شروع کیا۔ اور چونکہ دراصل یہ خاندان اشراف سے تھا اور علم
کتابت اور ظرافت طبیعت رکھتا تھا لیکن محنت روزگار نے اسکو بیخوار و ذلیل کر رکھا تھا اب جو بسبب زر و مال ہیئت
ظاہری اسکی درست ہوئی تو جمال و کمال نے رونق پکڑی سنجاریب بادشاہ بابل نے کہ اسکی پیشانی سے علامات اقبال
مشاہدہ کین روز بروز اسکی قدر و منزلت زیادہ کی تا آنکہ بمرتبہ امارت پہونچا **بیت** مرا بتجربہ معلوم گشت آخر حال
کہ قدر مرد بعلم است و قدر علم بمال ✣ بہر حال یہ بہبت بخت و اقبال جسطرف توجہ کرتا تھا فتح و ظفر اسکے استقبال کو آتی تھی
ہرگاہ سنجاریب بیت المقدس مین اسکو ہمراہ لیگیا اور بحسب اتفاق دونون گرفتار ہوئے اور ہنگام مراجعت بعد مدت
شاہ بابل مین آکر جسطرحسے کہ اوپر مذکور ہوا ہے اور ہمیشہ ملازمت بادشاہ مین بسر کرنے لگا حتے کہ ولیعہد ہوا اور
جب بادشاہ نے وفات پائی تو اوسکی جگہہ قرار پکڑا اور اثنا ے اس حال مین حکومت بنی اسرائیل ناشیہ
بن اموص پر اور نبوت حضرت ارمیا پر مقرر ہوئی تھی اور یہود نے اس ہنگام مین فسق و فساد اور جور اور عناد
آشکارا کیا اور ہر چند حضرت ارمیا نے قوم کو موعظت اور نصیحت کی فائدہ ندیا اور بخت نصر افواہ اور شہرت سے
عصیانی اور طغیانی بنی اسرائیل کی سنکر ترتیب آلات حرب اور تجہیز ادوات طعن و ضرب مشغول ہوا تا بجانب
بیت المقدس توجہ کرے اس اثنا مین حضرت ارمیا صخرہ بیت المقدس پر آگئے اور اپنا پیراہن چاک کیا اور خاک اپنے
سر پر ڈال کر قوم سے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ نافرمانی سے باز رہو والا ایک جماعت آتش پرست تمپر مسلط
کرونگا کہ خوف از عقاب اور امید بثواب مجھسے نہین رکھتے ہونگے اور تمکو تیغ بیدریغ قتل اور قمع اور بیت المقدس کو
خراب اور مستاصل کرینگے یہود نے کہا تو خداوند عالمیان پر افترا کرتا ہے کیونکہ ہرگز معبود اپنی مسجد کو خراب نہین کرتا

اور حاکم عادل اپنے دوستون پہ دشمنون کو مسلط نہین کرتا غرض کہ مطلق کسیکو التفات پند و نصایح پر نہوا بلکہ حضرت
ارمیا کو مقید اور محبوس کیا چنانچہ اوسی ہنگام مین بخت نصر نے با لشکر بیشمار زلماہ بیت المقدس پر نزول کیا کر بنی اسرائیل کو
محصور کیا جو مدت محاصرہ نے طول کھینچا اہل شہر نے لاچار ہوکر مفاتیح دروب اوسکو تفویض کین اور بخت نصر نے
قتل عام کا حکم دیا مگر بڈھون اور بیمارون کو بجان امان دی اور حضرت دانیال اکبر کو طلب کیا معلوم ہوا کہ انھون نے
بعالم بقا رحلت کی اور دانیال بن خرقیل کہ حکمت اور فطنت مین خلف دانیال اکبر تھے مع اہلبیت وہ امان نامہ کہ انکے
باپ کو اوسنے لکھدیا تھا لیکر اوسکے پاس آئے اور بخت نصر نے وہ دیکھکر اپنے وعدہ پر وفا کیا اور انکو اپنی سطوت سے
ایمن اور مطمئن محفوظ رکھا لیکن عمارت بیت المقدس کو بنیاد سے اوکھاڑا اور جلا دیا پھر توریت کے جلانے پر
جرأت اور جسارت کی اور اثر غضب و ظلم اسکا تمامی بلاد شام مین منتشر اور پراگندہ ہوا آخرکار ستر ہزار نفر
فرزندان ملوک اور احفاد سیھود کو اسیر و مقید کرکے مع مال فراوان کہ محاسب وہم اوسکے ادراک تعداد سے
عاجز تھا اپنے دار الملک مین لیگیا اور جب قتل و غارت سے فراغت پائی کسینے اوسکو آگاہ کیا کہ ایک پیغمبر نے پیغمبران
بنی اسرائیل سو سب اس حادثہ کی تیرے آنے سے پہلے خبر دی تھی اور اوس روز اوسکو کشتون پرسے پکڑ کر فلانی جگہہ
قید کیا ہے بخت نصر نے باحضار ارمیا فرمان دیا انسے پوچھا کہ تمنے اس امر کو کہان سے جانا تھا کہا حضرت عالم الغیب نے
مجکو بہ نصیحت اور انذار اس قوم کے بھیجا تھا اور جمیع قضایا سے خبر دی تھی بخت نصر نے کہا وہ کیا بری قوم تھی
کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کرکر اوسکو مقید کیا اب اگر میرے ساتھ تم رہو تو سواے اکرام و احسان مشاہدہ نکروگے اور
اگر تمکو خواہش ہے کہ اپنے بلاد مین ایمن ہوکر سکونت کرو بے خوف و خطر وہین رہو حضرت ارمیا نے جواب دیا کہ
مین ہمیشہ سے امان خداے تعالے مین ہون اگر بنی اسرائیل میری تابعداری کرتے امان خدا مین ہوتے اور تجھسے
اور تیرے غیر سے کچھہ اون کو ضرر نہ پہونچتا — القصہ بخت نصر نے حضرت ارمیا کو رخصت انصراف
دیکر آپ بجانب بابل عزیمت کی اور دانیال بن حزقیل کو مع اہلبیت دانیال اکبر اپنے ساتھ لیکر
اعزاز و اکرام انکا کما ینبغی بجا لاتا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ عزیر بن سرخیا جملہ اہلبیت دانیال اکبر سے تھے اور بزرگ کا
یہ عقیدہ ہے کہ زمرہ اسیرونمین سے آخر الامر سریر نبوت پر فائض ہوئے واللہ اعلم بالصواب — اور جو کہ حضرت ارمیا
بخت نصر سے مخالف ہوکر دوام خرابی بیت المقدس پر رویا کرتے تھے اور جمگا ذرین بھی انکے ساتھ موافقت کیا کرتی تھین

لکھا ہے کہ اسی سبب سے انکا مارا جانا منع ہوا روایت ہے کہ بقیہ اسباط بنی اسرائیل نے حضرت ارمیا کو حال سے
اطلاع پائی زدہ ناکامی سے نکل کر انکے پاس جمع ہوئے اور کہا بہترین صلاح اس طرح پر ہے کہ جانب مصر چلیے اور
وہان ظل حمایت حاکم عادل مین بفراغت بسر کیجیے چنانچہ انکے ساتھ آپنے موافقت کی ۔ ایک طائفہ ناقلان اخبار سے
کہتا ہے کہ بخت نصر ہنوز ولایت شام مین تھا کہ بقایاے بنی اسرائیل مع حضرت ارمیا بولایت مصر گئے اور یہ خبر اسکو
پہونچی اسنے بادشاہ مصر کو نامہ ارسال کیا اس مضمون کا کہ کچھ میرے بندونمین سے بھاگ کر اس ولایت مین آئی ہین
انکو یہان بھیجدیا چاہیے اور اگر اس باب مین اہمال و تغافل عمل مین آویگا تو وہی حال مصر کا ہوگا جو بیت المقدس کا
ہوا بادشاہ مصر نے جواب دیا کہ یہ جملہ احرار و اشراف سے ہین اور ہماری پناہ مین آئے ہین آئین مروت مین جائز
نہین کہ ایسے لوگون کو بھیجدون اور اثناے ان حالات مین حضرت ارمیا نے قوم کو از روے شفقت کہا کہ جرائم
اور آثام سے توبہ اور استغفار کرو ورنہ بخت نصر اس دیار مین آکر اپنے سخط و سطوت سے تمکو تعذیب پہونچاویگا
جیسا کہ بنی اسرائیل سابق کو پہونچا انھون نے کہا یہ کیا بات ہے بخت نصر قوت مقاومت ہرگز اس بادشاہ سے
نہین رکھتا ہے اور اوسیطرح معاصی پر اصرار کیا اور حضرت ارمیا قوم کو کنارہ نیل پر لیگئے اور چار پتھر قریب
یکدگر ایک جگہہ پوشیدہ کیے اور کہا جب بخت نصر اس مملکت پر مستولی ہوگا تو اپنا تخت اس مقام پر رکھیگا چنانچہ
چارون پاے اوسکے تخت کے ان چارون پتھرون پر ہونگے ۔ القصہ جب بخت نصر نے حاکم مصر کا جواب سنا
مع فوج جرار اوس دیار پر متوجہ ہوا اور بعد جنگ اونپر غالب آیا اور بنی اسرائیل کو گرفتار کیا اور حضرت ارمیا کو بھی
اوسمین پایا اور اونپر خفا ہوکر کہا مینے تجھپر احسان اور تجھکو اس قوم مین سے مستثنی نہین کیا انھون نے کہا درست ہے
کہا پھر تو نے دشمنون کے ساتھ موافقت کیون کی جواب دیا کہ انکو از روے نصیحت مینے کہا کہ تو اس دیار پر غلبہ
پاویگا اور بنابر علامت صدق اس کلام کے چار پتھر اس مقام پر دفن کر دیے ہین اور بنی اسرائیل کو خبر کر دی ہے
کہ تیرے تخت کے کونے ان چارون پتھرون پر منطبق ہونگے بخت نصر ملعون اس حدیث سے متعجب ہوا اور بعد
از تفحص جب صدق سخن انکا اسپر روشن ہوا حضرت کو اختیار دیا کہ جہان چاہین چلے جاوین اور جب بخت نصر
ممالک مصر و شام سے پھر کر بابل مین آیا بر و احسان اسنے درباره دانیال بن حزقیل اور اہلبیت دانیال اکثر
زیادہ کیا چنانچہ مجوس نے دانیال پر حسد لیجا کر کہا کہ اوس شخص کو تربیت کرتا ہے کہ دین مین تیرا مخالف ہے اور تیرا کھانا

نہین کہتا ہے اسنے حضرت دانیال کو ایک دعوت مین بلا کر معلوم کیا کہ مجوس اور روسای قوم اس قول مین صادق
ہین آخر الامر اس بات سے خفا ہو کر حضرت دانیال کو قید کیا حضرت محبوس تھے کہ بخت نصر نے ایک خواب ہولناک
دیکھا اور اپنے کاہنون اور معبرون کو بلا کر کہا کہ مینے رات کو خواب کو دیکھا ہے ہولناک تمکو اوسکی تعبیر دینی چاہیے
انھون نے کہا کہ بادشاہ بیان فرماوے تا ہم تعبیر عرض کرین اوسنے کہا کہ غایت فزع سے خواب کو بھول گیا ہون
اونھون نے کہا جو خواب کہ سنا نجاوے اوسکی تعبیر کیونکر دیوین بخت نصر نے اس کلام سے خشمناک ہو کر کہا مین تو تنے سے
تمکو اسواسطے تربیت کیا تھا کہ ایسی ایسی مشکلین عقدہ ابہام و اہمال مین نہین اب تین روز کی مینے تمکو مہلت دی
اگر میرے خواب کی تعبیر بیان کی تو بہتر والا سکو مار ڈالونگا اور اس خبر نے شہر مین اشتہار پایا تا آنکہ بسمع ہمایون دانیال
بھی پہونچی انھون نے زندانبان سے کہا کہ بادشاہ سے کہو کہ تیرے خواب کی تعبیر دانیال جانتا ہے اوسنے کہا اس بات سے
درگذر کر دو ایسا نہو کہ تجھکو اوس سے کچھ آسیب پہونچے حضرت نے مبالغہ سے کہا کہ اس کلام کو اوس تک پہونچا دے
در نہین زندانبان نے صورت واقعہ معروض راے بادشاہ کی اوسنے فی الفور حضرت دانیال کو طلب کیا اور کیفیت خواب
اور تعبیر دریافت کی حضرت دانیال نے کہا تونے دیکھا ہے کہ ایک صنم عظیم زمین پر کھڑا تھا کہ سر اوس کا سونے کا
اور گردن چاندی کی اور کمر تانبے کی اور پنڈلیان اوسکی لوہے کی اور پاؤن کے نیچے ٹھیکریون کے اور اوسوقت تو
اوسکی طرف دیکھ رہا تھا کہ ایک پتھر آسمان پر سے اوس پر گرا اور اوسکو ایسا چورا کر دیا کہ تجھکو گمان ہوا کہ تمام جن و انس
جمع ہو کر اجزای اوس بت کو جدا نکر سکینگے اس اثنا مین ایک ہوا چلی کہ اوسنے ذرہ ذرہ اوس بت کا اوڑا کر جمع کیا اور وہ پتھر
اتنا بڑا ہوا کہ تمام زمین اوس سے بھر گئی اور بغیر از آسمان اور اوس پتھر کے کچھ نظر نہ آیا بخت نصر نے کہا صورت واقعہ یہی [illegible]
بے زیادہ و نقصان اب اسکی تعبیر بیان کر حضرت دانیال نے تقریر کی کہ صنم نمونہ زمانہ ملک ہی اور سر زرین اوسکا ملک [illegible]
مستحسن تیرا اور گردن اوسکی تیرے فرزند کیطرف اشارہ ہے اور وسط اوسکا کنایہ اونکے ملک کا ہے اور [illegible]
فرس ہو کہ بنیان قصر دولت انکا اوسط حالمین زیادہ استحکام پاویگا اور خزف یعنی ٹھیکریان مبنی اس امر پر ہین کہ امر حکومت او سلطنت
آخر ایام مین ضعیف ہووی اور وہ جسنے آسمان پر سے اوتر کر اوس بت کو توڑ ڈالا عبارت ایک پیغمبر سے ہے کہ آخر زمانہ مین مبعوث ہوگا
اور بادشاہونکو مقصور کرے اور دینونکو منسوخ فرماویگا اور شریعت اوسکی تا قیام قیامت رہیگی بخت نصر نے کہا ای دانیال [illegible]
مین نہین جانتا کہ حق نعمت اوسکا تجھ سے مجھ پر زیادہ ہو دی بسبب تعبیر اس خواب کے کہ تو نے بیان کی مین چاہتا ہون کہ تیری مکافات

بتقدیم پہونچاؤن ایک امران تین چیزونمین اختیار کرے اگر تیرا مطلب یہ ہے کہ اپنی شہر کو مراجعت کرون تجکو رخصت
کردون کہ تو جا اور جو بقعہ کہ خرابی اوسمین عائد حال ہو عمارت سی بحال کراور اگر تو چاہے کہ تیرے اور تیرے اصحابون کی وسطے نامہ و منشور
لکھدون تاجس جگہہ کہ میرے قلمرو مین اوقات بسر کرے تجکو عزیز اور محترم رکھین اور اگر تجکو میل ہی کہ میرے پاس رہے تیری باب مین
حتے المقدور نکوئی کرونگا حضرت دانیال نے جواب دیا کہ ارادہ حق وجل وعلی ہمارے دیار کی خرابی پر متعلق ہوا ہی کہ کوئی عمارت اوسکی
عہدہ برا نہین ہوسکیگا اور مین تیرے نامہ کی امان کو ساتہ احتیاج نہین رکھتا ہون کسواسطے کہ جس مقام مین رہونگا امان پروردگار
میرے شامل حال ہیگی اور جو کچہ میرے اور میرے اصحاب کے روزگار کے موافق ہے یہ ہے کہ تیرے دار الامارت مین متوطن رہون ہرگاہ
حضرت دانیال نے مصاحبت بخت نصر اختیار کی بادشاہ نے اولاد اولاد نامدار اور امرای رفیع المقدار اور اعیان دولت اور اشراف
ولایت اپنون کو جمع کیا اور کہا دانیال ایک مرد حکیم ہے اور صاحب رای اور خردمند کہ حق تعالی نے بواسطے انفاس نفیسہ اوسکی مجکو
رنج خواب ہیبت ناک سے نجات دی مین تدبیر امور مملکت اور نظم احوال لشکر و رعیت برای صائب اور فکر ثاقب اسکے تفویض کرتا ہون
اگر کسی امر مین میرا حکم اور اوسکا اشارہ صادر ہووے چاہیے کہ میرا فرمان کالم یکن جانکر اوسکے صوابدید کو مرجح رکھو اور حضرت دانیال
معارج عزت وحشمت اور مکنت وعظمت پر ارتقا کیا دوبارہ پہر ضمائر روسای بابل نے نار حسد سے اشتعال پایا مجموع خواص اور تربیت
یافتگان دولت نے بخت نصر سے عرض کیا کہ بیشتر بنا برا سکے کہ کوئی نزدیک تیرے ہمسے زیادہ عزیز ہا اور دشمنونکو بار انہو اکے مہابت
اور سیاست ہمارے سے پاؤن اپنی حد سے باہر رکہین اور اب بواسطہ دخل اس بندہ اسرائیلی کی امور کلیہ اور جزئیہ مین اور بسبب ہمارے
انزوا کی زوایای خمول اور گمنامی مین خلل فاحش نے مہمات ملک مین راہ پائی اب بادشاہان اطراف نے تیری سلطنت اور ہماری
غرض مال مین طمع کی ہے اور یہ سب بنا بر ضعف رای اور نقصان عقل اور سوء تدبیر تیرے کے ہے اسنے جواب دیا کہ جسوقت سے تم کہتی ہو
ذرہ بہی فتو نے میری رای اور تدبیر مین راہ نہین پائی ہے مینے دانیال کو مرد حکیم ہشیار دل پایا ہے کہ اوسنے مجکو محنت وغم سے
نجات بخشی اور تمکو با این عقل وفطانت اوس کار مین عاجز اور زبون دیکہا اسواسطے مینے بجہت صلاح وضع وشریف تمام
حل وعقد امور اور عنان مصالح جمہور اوسکی کف کفایت مین دی پہر عظماے قوم نے اوسکو وسوسہ مین ڈالکر کہا کہ یہ اسرائیلی گمان
کرتا ہے کہ میرا ایک آلہ ہے کہ امور مخفیہ اور قضایاے نہانی پر مطلع کرتا ہے بخت نصر نے جواب دیا کہ درست اوسکا زعم ہے غلط
نہین کہا تو ہمکو اجازت دی کہ تیرے واسطے ہم بہی ایک آلہ بناوین کہ اوسکی آلہ سے اعظم ہووے کہ سب اشیا سے خبر دیوی اور سوانح
مہمات مین معاونت کرے اسنے کہا اگر اس عہدے سے تم باہر آسکو مین مانع نہین ہون اون احمقون نے رخصت لیکر کاریگرونکو

جمع کیا انھون نے ایک بت لنبا چوڑا سامعہ نیات سے ترتیب دیا اور تاج زرین مرصع بجواہر آبدار اوسکے سر پر رکھا اور ایک
مقام پر بہت سی آگ جلا کر خلق کو اوس بت کی سجدے کیواسطے تکلیف دی اور جسن کسینے اوسکا سجدہ کرنیکا انکار کیا اوسکو
اوس آتش شعلہ افروز مین ڈال دیا چنانچہ جمعے کثیر بنی اسرائیل مین سے اس واقعہ مین ہلاک ہوئے اور ایکدن تمام
سال مین عید کا مقرر کیا کہ بذابح اور قربانی مبادرت کرتے تھے اور اوس روز عید مین دانیال بن خزقیل کو ایک
قول سے مع تین نفر اہلبیت دانیال اکبر کے بزرصت بخت نصر آگ مین ڈالدیا اوسنے بام قصر پر سے اوس آگ کی طرف نظر کی
دیکھا کہ پانچ شخص وہان متوحش بیٹھے ہوئے ہین کہ ایک اونمین سے مانند ایک جانور کے دو بال رکھتا تھا کہ وہ انکو اوسی دیکھا
مشاہدہ اس صورت غریب سے عجب نا سپہر نطیہ پایا اور اوسنے آواز دی کہ آگ مین سے نکل آؤ رفقای اربعہ بسلامت نکل کر
بخت نصر پاس چلے آئے اوسنے پوچھا کہ وہ کہ درمیان آتش تمکو اپنے پرونسے ہوا دیتا تھا کون تھا حضرت دانیال نے کہا وہ
فرشتہ تھا مامور جانب پروردگار ہمارے سے تا حضرت آتش اپنے بندون سے باز رکھے اسنے معاتب ہو کہ کہا کہ تجکو تمنے اسواقعہ سے
کسلیئے مطلع نکیا تا قوم کو اس حرکت ناشائستہ سے کہ نسبت تمھاری انسے صادر ہوئی منع کرتا مین انھون نے کہا بواسطہ اسکے
کہ تیری قوم کو قدرت حق سبحانہ تعالی معلوم ہووے اور جانین کہ آفریدگار عالم اپنے دوستونکی کیونکر حراست کرتا ہے بخت نصر کو تنبیہ
حاصل ہوئی اور انکا اکرام اور احترام زیادہ کیا **منقول ہے** کہ پھر بخت نصر نے ایک خواب بابل مین دیکھا جب بیدار ہوا
اپنی قوم کی عظما کو کہ دعوی کہانت اور تعبیر کرتے تھے طلب کیا اور کہا مینے ایک خواب پر فزع پھر دیکھا ہے اور بھول گیا ہون اوس
اوسکی تعبیر سے خبر کرو انھون نے کہا تو ساحرون کے اوستادون سے مصاحبت رکھتا ہے اور انکو ... خواب اپنے پاس بلاتا ہے
تا بوقت تعطیل حواس تجکو خوابہای شوریدہ دکھائی دیوین اور خیرہ اور فسخ مین ڈالین اور انکی تعبیر کے سبب سے تیرے
نوازش خصاص پاوین اور مصداق اس مقال کا یہ ہے کہ قبل از مجالست دانیال ایسے واقعات نہین دیکھتا تھا بخت نصر نے کہا
کہ میری باتکا جواب مین سوا اس کلام کے کچھ اور نہین جانتے ہو کہا نہین اونکو مجلس سے نکالدیا ۔ اور حضرت دانیال کو طلب کیا
اور اپنا خواب اور اوسکے نسیان کا حال کہا اور تعبیر پوچھی حضرت دانیال نے مہلت طلب کی اور خلوت مین جا کر بدرگاہ بے نیاز التجا کی
اور بعلم صواب سے علم بکیفیت خواب اور تعبیر مسئلت کیا چنانچہ حضرت حق تعالی نے بالہام انکو انکی منام سے آگاہ فرمایا انھون نے
دربار مین آنکر کہا کہ حضرت آفریدگار نے گذشتہ امر پر ہمین وقوف بخشا اعلام ارزانی کیا ہے کہ خواب مین تو نے دیکھا ہے کہ **ایک درخت**
عظیم سر بر آسمان کشیدہ ہے اور طیور اوس پر جمع ہین اور اوسکے سایہ مین وحوش و سباع فراہم ہین اور تو اوسکی طرف دیکھ رہا ہے

اوسین اوس درخت سی اور جمعیت طیور و سباع سی تعجب کرتا ہی کہ اتنا ہی اس حال مین ایک فرشتہ ہاتہ مین تبر لیے ہوئی آیا اور
چاہا کہ اوس درخت کو قطع کرے کہ ناگاہ ایک اور فرشتے نے ندا کی کہ پروردگار عالم فرماتا ہی کہ اس درخت کو جڑ سے نہ قطع کر بلکہ کچہ کاٹ ڈال
اور کچہ چھوڑ دے اور تونے مشاہدہ کیا کہ اوس فرشتے نے اوس درخت کے ٹہنے کاٹ کر وحوش و طیور کو متفرق کیا اور جڑ اوسکی اپنی جگہ رہی
اور تغییر تمام اوسکی نضارت اور تراوت مین عائد ہوئی بخت نصر نے کہا واقعہ تمنے صحیح بیان کیا اب کہو کہ تعبیر اسکی کیا ہے حضرت نے
کہا کہ درخت تو ہے اور طیور اہل و فرزند اور حشم اور لشکر اور وحوش و سباع کہ اوس درخت کے سایہ مین قرار پذیر ہین تیری رعیت
ہین کہ تیری ظل رعایت مین بسر کرتی ہین اور تو مغضوب الٰہی ہوا ہی بواسطہ اسکے کہ ارکان دولت اپنی کو بت کی بنائی مین اجازت دی
وہی ہی ایزد تعالی نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ تجکو ہلاک کرے اور بعضونکو تیری نسل مین سے چند روز کو چھوڑ دے اوسنے کہا حضرت خداوند تعالی
میرے ساتہ کیا کریگا حضرت نے جواب دیا کہ جبتک تجکو معرفت بکمال قدرت الٰہی حاصل ہووے بامر قادر بیچون سات برس بصورت
جمیع مخلوقات بنا بر عبرت بر سبیل ہدایت رہیگا اور بعد گذرنے اس مدت کے پھر بہ ہیأت انسانی اور صورت اول معاودت کریگا
بخت نصر نے کہا توبہ اور تصدق اسباب مین مفید ہی یا نہین حضرت دانیال نے جواب دیا کہ اب تبدیل تقدیر مبرم ممکن نہین قضاے
ازلی جسطرح پر جاری ہوتی ہے وہی ہوتا ہی اوسنے بعد سننے اس حدیث کے منصب سلطنت اپنی فرزند کو تفویض کیا اور آپ گوشہ گزین
ہوکر زاویہ حرمان مین بگریہ و فغان مشغول ہوا اور جب ایک ہفتہ اس قضیہ پر گذرا اوس مکان کے کوٹھے پر آیا تہا ہوا خوری کرتا
کہ ناگاہ بقدرت الٰہ پر نکال کر اور چونچ پیدا کر کر بصورت عقاب مسخ ہوا اور سب طیور کو مقہور اور مطیع اپنا کیا اور یہ خبر تمام دیار
مین شایع ہوئی کہ ایک جانور ایسا پیدا ہوا ہی اور پہر بصورت اور طائروں کی متمثل ہوکر ابنای جنس پر غلبہ کرتا تہا کہ سات برس تک ہر
بشکل ہوکر متشکل ہوا کیا اور پوشیدہ نرہی ہر چند یہ قضیہ عقل سے دور ہی لیکن کمال قدرت الٰہی سے بعید نہین کسواسطے کہ امم انبیای سابق کی
ممسوخ ہوئی ہین مگر فرزند نہین رہی اور کسینے شکل اول عود نہین کیا یہان شاید کسی مصلحت کے بموجب حضرت مصور حقیقی اسطرح پر ہوئی ہو
اور اوس ایام مین حضرت دانیال نیابت بسر بخت نصر برعایت رعیت و لشکر مشغول ہوکر انکو ارتکاب امور ناپسندیدہ سے باز رکہتے تہے اور وعدہ کیا کرتے
تہے کہ عنقریب بخت نصر یہان پھر آکر پرتو التفات تمپر ڈالیگا۔ وہب بن منبہ کہتا ہی کہ آخر الامر بہیات بشر اپنی گہر مین آیا اور قادر بیچون نے اوسکو صورت
اصلی ارزانی فرمائی اور اوسنے غسل کیا اور منزل خاص مین سے شمشیر کشیدہ باہر آکر صفہ بار مین قرار پکڑا اور ارکان مملکت اور اعیان دولت اور رعایا اور حشم
اور خدم کو جمع کیا اور کہا مین اس سے پہلے جماد کو پوجتا تہا کہ کچہ نفع اور ضرر اوس سے متصور نہتا اور اب بقدرت الٰہی واثق ہوکر [illegible] ایمان
لایا ہون جو کوئی اس قوم مین سے میری متابعت کریگا [illegible] نہوےگا الا شمشیر تیز کو اوسپر حکم کرونگا اور ایک شبانہ روز کی مہلت تمکو دیتا ہون

مع اپنے اتباع اور اشیاع اپنے مومن اور بعد میرے پاس آوین یہ سخن کہکر خلوتخانے مین چلا گیا اور اوسی شب مین نقد حیات بقابض ارواح تفویض کی
اور قصۂ بخت نصر تواریخ مشہورہ مین اس تفصیل و غرابت سے مسطور ہے مرقوم تھا زبان خامۂ عجیب المناب از تطویل ہو اندیشہ نکیا اور وہب بن منبہ سے
مروی ہے کہ جب پسر بخت نصر نے بعد وفات پدر سلطنت مین استقلال پایا از روے تمرد و سرکشی کے ظروف اور اوانی بیت المقدس مین کہ شیاطین نے بفرمان حضرت
سلیمان بنائے تھے گوشت خوک اور شراب کہانا پینا شروع کیا ہر چند حضرت دانیال نے اوسکو اس فعل نامحمود سے منع کیا باز نرہا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ اوسی حقیر
دانیال کو اپنی مجلس سے موقوف کیا اسکی مان نے اوس سے کہا کہ تیرا باپ تجھسے عاقل زیادہ تھا اور دانیال کو مقتدا جانکر سب مہمات مین صلاح اور مشورہ لیتا تھا بہتر
اور مناسب اسیطرح پر ہے کہ سوانح امور مین اوسکی ساتھ مشورہ کرتا رہے اور حسب اقتضاے راے اوسکے مین اوسکی تجاوز روا نرکھے اوس شوم طالع نے کہا کہ ان باتون سے
در گذر کہ مین اسکو روے زمین پر اوس سے دشمن تر نہین جانتا ہون - القصہ ان نصیحتون نے نہین عید کے دن اعیان ملک ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک پنجہ دھوپ کی
ظاہر ہوا اور اوس کف دست پر تین کلمے مکتوب تھے اور اوسیوقت غائب ہو گیا اور کسی نے حاضرین مجلس مین سے نجانا کہ وہ کیا لکھا تھا اس سبب سے ایک
وہم عظیم اور اندیشہ قوی نے خاطر بادشاہ اور روساے مملکت مین راہ پائی اور بخت نصر کی بی بی نے اوس سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ اس غم و الم سے رہائی پاوے دانیال
کو بلا کر شرائط عذر خواہی بجا لا اور اوس مشکل کو اوس کے روبرو مین پر عرض کر دیکھ کہ وہ کیا فرماتا ہے پسر نے زبان ماں مستحسن جانکر باعتذار حضرت دانیال
اشتغال کیا اور اوس ابہام سے مستفسر ہوا حضرت دانیال نے کہا کہ اوس کف دست پر یہ تین کلمہ مرقوم تھے کہ وزن فخف و وعد فانجز و جمع فتفرق
پسر بخت نصر نے پوچھا کہ معنی ان کلمات کے کیا ہین حضرت دانیال نے کہا کہ یہ مراد ہے کہ اللہ تعالی نے اعمال تمہارے وزن کیے اور اوسکی نزدیک سبک نکلے اور تمسے وعدہ
ملک کیا اور اوسکی ایفا پر وعدہ فرمایا اور سب اسباب و حشمت و عظمت تمکو جمع کیے اور متفرق فرماویگا - لوگون نے سوال کیا کہ یہ تفرقہ کب ظہور کریگا حضرت دانیال نے
جواب دیا کہ تین دن کے بعد تو مارا جاویگا اور یہ ملک دوسرے پر انتقال کریگا - اوسنے بعد سننے اس خبر کے اپنی ایک خواص کو کہ اوسپر اعتماد تمام رکھتا تھا طلب کیا اور
اوسکو حکم دیا کہ دردولت پر حاضر ہو اور جسکو اس دروازے پر دیکھے اوسکا سر بے تامل تن سے جدا کر چونکہ تقدیر سبب حضرت دانیال یہ ماجرا سنکر محل سے نکلا اور حارث نے خواب سے
بیدار ہو کر شمشیر نکالی اور قتل شروع کی ہر چند اوسنے فریاد کی کہ مین ہون ولی نعمت اور بادشاہ تیرا اوسنے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور بزخمہاے متواتر
اوسکو بہشتان عدم ملکہ بقعر جہنم واصل کیا اور بعد از فوت اوسکی عورت ملک کو اوسنے آغوش مین لیکر درباب بقاے بنی اسرائیل اور حبس قید اونمین عقلا کی
مشورہ کیا انہون نے کہا کہ یہ سبب کہ ہمارے بادشاہون کو یہ پہونچا بواسطہ تعرض و استخفاف اس طائفہ کے تھا اب مصلحت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو رخصت فرماؤ کہ
اپنے وطن کو مراجعت کرین بادشاہ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حضرت دانیال مع اسباب زر کے کہ بخت نصر بیت المقدس سے دار الملک مین لایا تھا اپنے
دیار کو لیجاوین لیکن کتب معتبرہ مین اسطرح پر مرقوم ہے کہ جب ابو موسی اشعری زمان خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ مین مدینہ سوس پر
مستولی ہوا ہنگام فتح ابواب خزائن ایک خانہ مقفل پر پہونچا حکم دیا کہ اس کے کو کھولین اہل سوس نے کہا اس مکان مین از قسم متاع دنیا کچھ نہین ہے

ابوموسی نے کہا پہر اسمین کیا چیز ہے کہ مقفل ہے جواب دیا کہ اسمین وہ چیز ہے کہ تمہارے کام کی نہین ہے اسنے مبالغہ کیا تا آنکہ اوسکو کھولا اور اوسمین ایک
بڑا سا پتہر مقفود دیکھا بہر ہیات ایک حوض اوسمین ایک شخص طویل و عریض مرا ہوا چوکہٹ پر پڑا تہا اور اوسکی ناک ایک بالشت کی دیکھنے والو
کو دکھائی دیتی تہی ابوموسی نے اہل سوس سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہا یہ دانیال حکیم ہے پہر سوال کیا کہ اس مملکت مین یہ کیونکر آیا تہا جواب دیا کہ
ایک مرتبہ اس شہر مین قحط عظیم پڑا تہا ہمارے بادشاہ نے حاکم بابل سے التماس کیا کہ دانیال کو یہان بہیجدیجیے تا برکت مقدم اور دعا اسکی اس مملکت کے
اہالی اور موالی محنت قحط سے خلاص ہو وین چنانچہ ملک بابل نے انکو یہان بہیجدیا اور اونکی دعا سے بارش باران نازل اور وسعت عیش و ارزانی
طعام حاصل ہوئی اسواسطے ہمارے شہر یار نے دانیال کو رخصت انصراف نہ دی اور باعزاز و اکرام یہان رکھا اور جب وفات پائی تو ہمیات کذائی انکی
اس مقام مین رکہدیا جب کوئی بلا نازل ہوتی ہے تو ہم اس مکان مین آنکر بدعا و زاری مشغول ہوتے ہین تا حضرت مجیب الدعوات انکی برکت سے
وہ بلا ہمسے دفع کرتا ہے ابوموسی نے کیفیت واقعہ کو معروض امیر فاروق اعظم کی کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی نے اوسکو حکم کیا کہ نعش حضرت دانیال کو
وہان سے نکالکر اور کفن جدید پہنا کر بطریق سنت مدفون کرین لہذا ابوموسی بموجب فرمان تکفین و تدفین انکی عمل مین لایا **فصل ساتوین**
ذکر حضرت عزیر پیغمبر علیہ السلام مین — تفسیر مدارک مین مذکور ہے کہ عزیر اسم عجمی ہے اور بقول طبری ارمیا و عزیر بعبارت ایک پیغمبر سے ہے اور عزیر عربی ہے
اور ارمیا عبری اور بعض مورخین کا یہ اعتقاد ہے کہ عزیر اور ہین اور ارمیا اور ہے عزیر کے والد بزرگوار کا نام شرحیا تہا اور ارمیا کے باپ کا اسم حلقیا
اور بعضے ناقلان اخبار لکھتے ہین کہ حضرت عزیر اولاد انبیاء بنی اسرائیل مین سے ہین اور اونکو صغر سن مین بخت نصر قید کر کے بابل مین لیگیا
جب انکی چالیس برس کی عمر ہوئی اور قید بخت نصر سے نجات پائی تو حق سبحانہ تعالی نے انکو بشرف نبوت مشرف فرمایا اور اوس زمانہ مین علم
بکتاب توریت انسے زیادہ اور کوئی نہ تہا ایکدن اوان جوانی مین اپنے حمار پر سوار ایک مہم کے جاتے تہے کہ انکا ایک ویران گاؤن پر گذر ہوا
اوس گاؤن کے ایک باغ مین اوترے اور تہوڑے انگور اور انجیر اور شیرہ انگور کہ انکے پاس تہا جہی سے نکالکر اپنے روبرو رکہا اور حمار کو استوار باندہ کر
سیر ویرانہ کو پیادہ پا آگے کو روانہ ہوئے اور اون نشیب و فراز مین چلتے ہوئے ایک دیوارون افتادہ پر پہونچے اور وہان استخوان بوسیدہ دیکھین
اور کہا خدا تعالی انکو کیونکر زندہ کریگا بعد اسکے ماریگا کما قال اللہ تعالی او کالذی مر علی قریۃ وہی خاویۃ علی عروشہا
قال انی یحیی ہذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ یعنے یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک گاؤن کے کہ گرا ہوا تہا
اوپر چہتون اپنی کے کہا کیونکر زندہ کریگا اوسکو اللہ پیچھے موت اوسکی کے پس مار ڈالا اوسکو یعنے عزیر کو اللہ نے سو برس تک پہر جلایا اوسکو
اہل تاریخ معتبر سے منقول ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام جب کہ اعدا اور دشمنون سے بہاگ کر پوشیدہ اور پنہان اطراف جہان مین پہرتے
تہے کہ انکا گذر ایک گاؤن پر قریب شام کے ہوا اور وہان ایک پہاڑ بغایت بلند نظر پڑا اور دیکھا کہ ایک جماعت انبوہ نصاری سے ہے

اوس پہاڑ کی طرف چلی جاتی تھے حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا مقام ہے اور تم کہان جاتی ہو۔ اونھون نے کہا اس پہاڑ پر ایک دیر ہے اور
وہان ایک راہب ہی کہ ہر سال ایکبار باہر آتا ہے اور ہمکو حلال اور حرام شریعت موسوی سے آگاہ کرتا ہے اور حل مشکل ہماری اوس سے
ہوتی ہے حضرت بھی انکے ساتھ اوس پہاڑ پر گئے جب دیر کے دروازہ پر پہونچے ایک پیر کہن سال باہر آیا اور ایک مقام بلند پر بیٹھا جبو
اسکے کہ چشم راہب حضرت پر پڑی دیکھا کہ ایک نور فرق ہمایون سے تا آسمان مرتفع ہی راہب نے اس صورت سے متعجب ہو کر آپ سے
پوچھا کہ تم آشنا ہو یا بیگانہ فرمایا کہ تم ہی سے نہین ہون کہا کہ شاید امت مرحومہ مین سے ہو کہا ہان پھر پوچھا کہ اونکے عالمون سے ہو
یا جاہلون سے جواب دیا کہ جاہلون مین سے نہین ہون راہب نے کہا اول مین تم سے سوال کرون یا تم مجھسے کچھ پوچھو گے حضرت نے کہا تمکو اختیار
ہے راہب نے کہا پہلے مین سوال کرتا ہون فرمایا جو کچھ چاہے پوچھ۔ راہب نے کہا سب کہتے ہین کہ بہشت مین ایکدرخت ہی کہ نام اوسکا طوبی
ہے اور ہم کہتے ہین کہ جڑ اوسکی حضرت عیسے کے گھر مین ہے اور تم کہتے ہو منزل حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین ہے
اور علے کل التقدیرین بہشت مین کوئی بقعہ اور غرفہ ایسا نہین کہ اوس درخت کی شاخ اوسمین نہو اب کہو کہ مثال اوسکی دنیا مین
کیا ہے حضرت نے جواب دیا کہ مثال اوسکی یہان آفتاب ہے کہ جب وسط آسمان پر پہونچتا ہی تو کوئی مقام باقی نہین رہتا کہ اوسکی شعاع
روشنی پذیر نہو۔ راہب نے کہا تمنے خوب تمثیل تمام دی اور ہر جانب سے آواز تحسین بلند ہوئی۔ پھر پیر دیر نے پوچھا کہ ہماری اور تمہاری
درمیان مین اتفاق ہے کہ اہل جنت بہشت مین طعام اور شراب کھاوینگے پیوینگے اور مطعومات اور مشروبات وہان کم نہین ہونگے
اگر تم جانتے ہو تو کہو اسکی مثال دنیا مین کونسی ہے حضرت نے فرمایا مانند اوسکے بیان کتاب خدا عز وجل ہے کہ ہرچند اہل تفسیر
اور تاویل اوسکی آیات کی نکات بیان کرتے ہین اور دقائق اور حقائق اوسکے مین نکتہ سنج ہوتے ہین انتہا کو نہین پہونچتا اوسیطرح
اپنی حیثیت پر رہتا ہے راہب نے آفرین وتحسین کی اور کہا سبکا اعتقاد ہے کہ اہل بہشت طعام اور شراب کھاتے پیتے ہین اور اونکو
بول وبراز نہین ہوتا اسکی مثال دنیا مین کیا ہے۔ آپنے جواب دیا کہ مثال اوسکی دنیا مین جنین ہے کہ شکم مادر مین طعام وشراب
جو اوسکی مان کھاتی پیتی ہے اوسکو بھی پہونچتا ہے اور بول وغایط اوس سے پیدا نہین ہوتا ہے۔ راہب نے اوسکو بھی قبول کیا
اور انکا مداح ہوا۔ پھر کہا کہ اب مجکو خبر دو کہ بہشت کی کنجی سونے کی ہے یا چاندی کی۔ حضرت نے کہا نہ چاندی کی اور نہ سونے کی
بلکہ بندۂ مومن کی زبان ہے کہ منہ مین پھیرے اور کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر راہب نے کہا کہ اتفاق سبکا ہے یا نہین کہ
نہرہاے بہشتی مین شیر وشہد وغیرہ سیال چیزین بہتی ہین اور باوجود رقت [illegible] نہین ہوتین اسکی مثال
دنیا مین کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ [illegible] ہے کہ اوسکا [illegible] پھر پیر دیر نے اوسکو بھی قبول کیا

اور نہایت حضرت کا ثنا گستر ہوا اور سامعین سے عزیر تعریف انکا آسمان پہونچا - راہب نے کہا اب اور سوال کرتا ہون اوسکا
جواب دیا چاہیے تا آپکے علم و فضل پر اعتقاد کامل ہووے حضرت نے فرمایا اگر جواب باصواب پاویگا تو ہمارے دین مین آویگا
کہا البتہ اور اس امر پر عہد کیا اوسوقت راہب نے کہا مجکو خبر دو ان دو بہائیون سے کہ ایک شب مین شکم مادر سے پیدا ہوئے
اور ایک روز بجوار رحمت الہی پہونچے اور عجب یہ ہے کہ مدت حیات ایک کی اون دونو مین دو سو برس کی تھی اور دوسرے کی
سو برس حضرت نے جواب دیا کہ وہ دونون بہائی عزیر اور عزرہ تھے پسران شرحیا کے ایک شکم مین سے ایک وقت توام
پیدا ہوئے اور پچاس برس تک باہم گذرانی کی عزیر ایکدن کسی کام کو جاتے تھے اور تہوڑے سے انجیر اور انگور اور عصیر اور شیرہ انکے
ہمراہ تہا کہ ایک قریہ پر راستہ تمام ہونے سے گذار ہوا کہ خدا تعالی نے اہل اوس قریہ کو پہلے اس سے ویران کیا تہا عزیر نے خرابی
اوس گانون کی دیکہی اور بسبب اتفاق انکے ضمیر مین یہ خطرہ اوسوقت گذرا کہ یہ ویرانہ پہر کیونکر آباد ہوگا اور اسی خیال مین
انکو نیند آگئی باری تعالی نے اوسی خواب مین قبض روح کی اور انکے جسد کو آدمیون کی نگاہ سے پوشیدہ رکہا اور گوشت انکا
سباع و وحوش پر حرام کیا اور وہ طعام و شراب اوسی طرح تازہ رہا کسیطرح سے تغیر اوسمین نہوا اور مرکب بہی انکا ہلاک
ہوگیا اور بعد از وفات عزیر کی ستر برس کے حق جل و علا نے باہتمام ایک بادشاہ کے اوس قریہ کو پہر آباد کیا اور بعد سو برس کے
انکو پہر زندہ کیا اور فرشتہ آیا اور اوسنے سوال کیا کم لبثت کتنا رہا تو قال لبثت یوما جواب دیا کہ رہا مین ایکدن یا
تہوڑے سے دن - مروی ہے کہ وقت خواب انکی قریب اول صبح تہا اور حیات دوبارہ بہی اوسیوقت ہوئی کہ ہنوز ضیاے
مہر منیر سے آفاق عالم روشنی پذیر نہوا تہا کہ جسکو ہندی زبان مین دہوند لکا کہتے ہین پس اسی نظر سے آپ نے تردید جواب
مناسب جانی یعنے اول اونہون نے گمان کیا کہ آفتاب نے غروب کیا ہے اسواسطے کہا کہ ایک روز توقف کیا ہے
اور جب ملاحظہ کیا کہ خورشید جہانتاب افق پر سے طالع ہے تو خیال کیا کہ تہوڑی دیر درنگ کی ہے یعنے قال بل لبثت
مائة عام اوس فرشتہ نے کہا بلکہ رہا تو سو برس ﴿آیہ﴾ فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی
حمارک یعنے پس دیکہ طرف کہانے اپنے کی او پینے اپنے کے نہین سڑا اور دیکہ طرف گدہے اپنے کے جب عزیر نے
مرکب کی بوسیدہ ہڈیون پر نظر کی دیکہا کہ اوسکی استخوان باہم متصل ہوگئین اور اعصاب اور عروق اور گوشت
اوسپر اوسکا گوشت چڑہا اور پہر قادر مختار نے پوست اوسکو پہنایا قال اللہ تعالی وانظر الی العظام
کیف ننشزہا ثم نکسوہا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر یعنے فرمایا اللہ تعالی نے

اور دیکھ طرف ہڈیون کے کہ کیونکر جڑ جاتے ہین اونکو پہر پہناتے ہین اونکو گوشت پس جب ظاہر ہوا واسطے اوسکے کہا
جانتا ہون مین تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پہر عزیر اوس مرکب پر بیٹھکر اپنے گھر آئے اور اپنے بھائی عزیز کے بیتے
پچاس برس اور زندگانی کی اور دونون بہائی ایک روز مین ایک نے بعد دوسو برس کے زندگانی کی اور دوسرے نے
سو برس کی عمر مین وفات پائی۔ جب حضرت نے یہ قصہ بانتما پہونچایا راہب نے کہا جو کچھ تمنے کہا سچ کہا مین گواہی دیتا ہون
کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اور اوسکا رسول ہے اور حاضرین مجلس بہی بموافقت راہب ایمان لائے
حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب حضرت نبوی یعنے عزیر نے حیات تازہ پائی اپنے گھر کو روانہ ہوئے اور دہن مین
کسیکو نہ پہچانا اور ہر گاہ اپنے گھر مین پہونچے اوسکی اپنی پہلی صورت پر دیکھا اور ایک اندہی بڑہیا گھر کے دروازے پر بیٹھی پائی
حضرت نے اوس سے پوچہا کہ یہ گھر عزیر کا ہے کہا ہان تو کون ہے کہ اوسکا نام لیتا ہے بیتنے ہتنے برسون سے ابتک عزیز کا ذکر
کسی سے نہین سنا ہے جواب دیا کہ مین عزیر ہون اوس پیرزن نے کہا سبحان اللہ سو برس ہوئے کہ عزیر گم ہے اور اوسکا
نشان نہین دیا اب وہ اتنی مدت ممتد کے بعد کہان سے آیا آپنے علامتین اپنے صدق گفتار کی کچھ کہین اور اوسنے جب حضرت کو
اپنے دعوی مین راسخ پایا کہا مین اوسکی ایک لونڈی ہون اور وہ ایک مرد مستجاب الدعوات تہا اگر تو سچ کہتا ہے تو دعا کر کہ میری آنکھین
روشن ہو جاوین حضرت عزیر علیہ السلام نے دعا کی اور اپنے ہاتہ اوسکی آنکھون پر ملے اور خدای عزوجل نے اوس عمیا کو بینا کیا اور وہ
حضرت عزیر علیہ السلام کو دیکہکر کہا گواہی دیتی ہون مین کہ تو عزیر ہے کیونکہ کچھ تفاوت ہنگام غیبت سے اوسوقت تک حضرت کے
بشرے سے محسوس اور مرئی نہین ہوتا تہا۔ اور بقول حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام جیسا کہ مذکور ہوا عزیر پچاس برس کے تہے
کہ پہلی مرتبہ وفات پائی اور چالیس برس اور تیس برس بہی کہتے ہین اور علے اختلاف الاقاویل باوجودیکہ حیات جدید سے
کوئی اثر آثار بڑہاپے سے بشرہ پر نہ ہوا یونہین معلوم ہوتا تہا انکا ایک فرزند تہا عمر کہ ایک سو دس برس کی اوسکی عمر تہی اور اور فرزند بہی
پیران سال تہے جا بجا۔ یہ مذکور ہے کہ مجلس بنی اسرائیل مین جاکر اولاد عزیر کو کہ اوس محفل مین تہے اس واقعہ سے خبر دی اور اونہون نے
اسکو جہٹلایا جاری نے کہا کہ فلان کنیز یا بیٹا تمہاری ہون کہ اوسکی دعا سے حضرت نے [illegible] فرمائی وہ فرزندان نعم کی
محفل مین سے اوٹہکر حضرت عزیر کی خدمت مین آئے پسر عزیر نے اوس سے کہا کہ [illegible] دونون شانون کے درمیان مین ایک تل مانند ہلال کے تہا
عزیر نے اپنی پشت برہنہ کرکے اوسکو دکھائی اور پسر نے وہ علامت پایا اور [illegible]
کہا کہ کوئی توریت کو [illegible] بخت نصر [illegible]

ہمارے سامنے تلاوت کرا ورہم لکھین حضرت عزیر نے توریت پڑہنی شروع کی اور اس جماعت نے بموجب اسکے پڑہنے کی لکہی اور جب کتاب توریت کہ بعضی علماے بنی اسرائیل نے اوسکو دشمنون سے پوشیدہ کیا تہا تلاش کر کر لاے اور دونون کا مقابلہ کیا ایک حرف کا اونمین تفاوت نہ نکلا تو جب اہل قوم بہت انکے معتقد ہوے اور ازراہ غلو انکو ابن اللہ کہنے لگے قال عز من قال وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ یعنے اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہی اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کا ہی یہہ ہی بات اونکے ساتہ مونہون اونکے کے مشابہ ہوتی ہین بات سے اون لوگونکی جو کافر ہوئے پہلے اس سے مار لیوے اونکو اللہ کہان سے پلٹائی جاتے ہین کہتی ہین کہ اول جسنے قضا و قدر سے کلام کیا حضرت عزیر تہے چنانچہ اپنی پروردگار سے سوال کیا کہ یارب متعجب ہین ہون اس امر سے کہ اہل شرک کو بندون مومن اور اپنے انبیاء کے فرزندون پر تو نے مسلط کیا کہ اونہونے قتل اور اسیر اور تیری مسجد کو خراب اور تیری کتاب کو پارہ پارہ کیا خطاب آیا کہ ای عزیر وہ لوگ کہ تجکو پہچانتے تہے جب اونہون نے عصیان قبول کیا لاجرم اوس جماعت ظلام کو اونپر میں نے متعین کیا تا انتقام نافرمانی لیوے عزیر نے کہا یارب اگر تو چاہتا تو یہہ نافرمانی نکرتے وحی آئی کہ اے عزیر قضا و قدر جملہ اسرار یکتو یہہ میرے سے ہی اور وائی اوس شخص پر کہ میرے راز سے سوال کرے حضرت عزیر اس سوال سے ایک مدت تک خاموش رہے مگر اسکے دل سے یہہ خطرہ نہ گیا آخر انہون نے پہر اس سوال پر جرأت کی وحی الہی نازل ہوئی کہ ای عزیر بنی اسرائیل نے میری محرمات کو حلال جانا اور میرے پیغمبرونکو مار ڈالا اسواسطے میں نے اون لوگونکو اونپر مسلط کیا کہ طمع ثواب اور خوف اور عقاب میرے نرکہتے تہے اور یہہ صورت ابلغ ہی عقوبت مین کہ اپنی دوستون کو اونپر متعین کرتا حضرت عزیر نے کہا یارب تو حاکم ہے اور عادل کیا حکمت تہی کہ عامہ کو بجرم خاصہ مبتلا کیا اور معصیت کو بجاے غیر معصیب عقوبت دی الہی خطاب آیا کہ فلان بیابان مین جا تا یہہ راز تجپر مکشوف ہووے جب حضرت عزیر اوس بیابان مین گئے ایک فرشتہ نے اسکے پاس ظاہر ہوکر پوچھا کہ تجسے ہوسکتا ہی کہ گذری ہوئی دنکو پہر لادے کہا نہین پہر کہا کہ تجکو مقدور ہی کہ ایک پیمانہ کو پہر نور کر دے کہا نہین کہا تجسے ہوسکتا ہے کہ ایک مثقال ہوا اپنی ہاتہ مین بند کرے جواب دیا کہ یہہ بہی محال ہے اوس فرشتہ نے کہا جسے کہ تو اس امرون سے عاجز ہے اس سے بہی قاصر ہی کہ اسرار الہی پر مطلع ہووے پس جب حضرت عزیر نے درباب انکشاف حال

قضا وقدر تکرار پائی حق سبحانہ تعالی کی طرف سے مامور ہوئے کہ اب فلان مقام پر جا حضرت عزیر اوس جانب کو متوجہ
ہوئے کہ حرارت ہوا نے انمین تاثیر کی اور ایک اضطراب انکو پیدا ہوا اسی اثنا مین انکی آنکھہ اوس صحرا مین
ایک درخت پر پڑی اوس درخت کی طرف انہون نے میل کی اور اوسکے قریب ایک چشمۂ آب خوشگوار دیکھا آپ نے
اوس چشمہ مین جاکر غسل کیا اور اوس درخت کے سایہ مین سو گئے اوس مقام پر چیونٹیونکے سوراخ تہے ایک چیونٹی نے
انکو ایسا کاٹا کہ یہہ چونک اوٹھے اور خفا ہو کر چیونٹیونکے گہر مین آگ لگا دی کہ سب چیونٹیان جل گئین متعاقب اس حال
کے غیب سی ایک ندا پہنچی کہ ای عزیر تو نے ان چیونٹیون کو کسواسطے ہلاک کیا جواب پایا کہ ایک نے انمین سی مجکو کاٹا
حکیم علی الاطلاق سے فرمایا کہ تجکو ایک نے کاٹا تہا تو نے سبکو کیون جلایا حضرت عزیر ساکت ہوئے اور نہ سمجہے
کہ مقصود اس خطاب عتاب آمیز سے کیا ہی اور بانابت اور استغفار مشغول ہوئے منقول ہے کہ بعد اس
واقعہ اس صورت وحی آئی کہ ای عزیر تو نے میرے ساتھہ مناجات کی کہ تو حاکم عادل ہے اور ظلم نہین کرتا کسواسطے
بیگناہ ہونکو بجرم گناہگارون کے عقوبت کی ای عزیر جان کہ اگر ایک قوم کو ہلاک کرون اور اوس عقوبت
مین صالحونکو ردیف ظالمون کی کرون اس باب مین مجہپر اعتراض وارد نہین ہوتا کسواسطے کہ صلحا کو اپنی فیض
دائمی سے اختصاص دون اور جب انکو مشغول جمعیت اور عاطفت بی نہایت اپنی کے کرون اس صورت مین
عدل ہوگا نہ ظلم کسواسطے کہ اوس عقوبت کے عوض وہ نعمت انکو عطا کرون کہ تلافی کرے مافات کی غرضکہ بعد
ازین حضرت عزیر کو ہر چند اور اشکالات درباب قدر لاحق ہوتے تہے مگر ہیبت اور سطوت بادشاہ قہار سے
زبان پر نہ لا سکتے تہے کیونکہ سابقا یہہ خطاب اونکے کانمین پہنچا تہا کہ اگر بہر سر قضا وقدر سے سوال کریگا تو تیرا نام
دیوان انبیا مین سے محو کردونگا اور ایک طائفہ اہل تاریخ مین سے کہتا ہے کہ وہ پیغمبر کہ اوسکو حضرت خداوند
جل ذکرہ نے بکیفیت مذکورہ مارا اور سو برس کے بعد جلایا حضرت ارمیا تہے نہ عزیر واللہ اعلم بحقائق الامور

باب ستہوان قصہ حضرت یونس علیہ السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین فصل پہلی نسب اور رسالت اور

دعوت انکی مین مصنف قصص الانبیا نے لکہا ہی کہ نسب انکا حضرت ہود علیہ السلام کو پہنچتا ہی اور باعتقاد
بعض بنیامین بن یعقوب علیہ السلام کو اور بعضے مورخون نے لکہا ہے کہ حضرت کی والدہ کا نام متی تہا اور انکو
شہرت اپنی مان کے نام کے ساتہہ تہی اسواسطے کہ انکے والد بزرگوار بعد ولادت مرگئے تہے اور والدہ نے

بالاتمام۔ اور تاریخ ابن شحنہ مین مرقوم ہے کہ سواے انکے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے اور کوئی انبیاء علیہم السلام مین منسوب
باسم مادر خود نہین ہوا اور باری تعالی نے انکو ملقب بذی النون او صاحب الحوت فرمایا ہی **قال عزمن قائل** وَذَا النُّونِ اِذْ ذَهَبَ
مُغَاضِبًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ اور مچھلی والا جب گیا خفا ہوکر پس صبر کرو واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہونا
مچھلی والیکے بہرحال یہ مشاہیر انبیا مین سے ہین چنانچہ مفسرین معتقد ہین بمفہوم کلمہ اولو العزم نے اونکو اس گروہ باشکوہ سے
معدود اور محسوب کیا اور آیۂ وافی ہدایہ **آیت** فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ کو دلیل پکڑا ہی۔ صاحب روضۃ الصفا نے
نقل کیا ہی کہ جمہور مورخین کا اسپر اتفاق ہی کہ پس از وفات حضرت سلیمان علیہ السلام مدتہا سلطنت انکی اولاد مین رہی اور
آخر جب نفاق انمین پیدا ہوا ملوک اطراف کو طمع تصرف ممالک سلیمانی دامن گیر ہوئی چنانچہ تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ عہد سلطنت
حزقیا نامی بادشاہ بنی اسرائیل مین کہ حضرت شعیا علیہ السلام اوسوقت پیغمبر صاحب الامر تھے اور یہ انکا مطیع و منقاد تھا بنی اسرائیل
اس زمانہ مین ملک فلسطین عاروت مین رہتی تھے بادشاہ ملک نینوا و موصل کہ مابین عراق و شام واقع ہی فرقہ بنی اسرائیل پر
لشکرکش ہوا اور ان بلاد کو محصور کیا اور آخر ظفر یاب ہوکر بعد تاخت و تاراج اموال کے اکثر آدمیوں اس شہر کو اسیر کرکے
ہمراہ اپنے لیگیا اور حزقیا نے یہ ماجرا بحضور حضرت شعیا عرض کیا کہ تدبیر رہائی بندیوں کی کیجیے کسواسطے کہ جب تلک
اسیر خلاص ہونگے انتقام ممکن نہین بنظر اسکے کہ جب فوج کشی ہم کرینگے وہ بیچارونکو مار ڈالینگے حضرت نے فرمایا کہ تمہارے
ملک مین پانچ پیغمبر ہین ایک کو اون مین سے برای افہام و ہدایت اونکے بھیجو بادشاہ نے گذارش کی کہ تقرر ایک کے نام کا ہی
حضرت کردین تا مین اوسکو تکلیف اس امر کی دون آپ نے کہا کہ میرے نزدیک یونس بن متی علیہ السلام کہ مرد محنت کش
اور ریاضت کیش اور امانت دار اور راست گفتار ہی اور قرب منزلت عظیم حضوری خداوندی مین رکھتا ہی لائق اس
کام کے ہی اور معہذا کثرت عبادت و طاعت مین ممتاز ہی اگر وہ لوگ اوسکا کہنا نہ مانینگے تو معجزات قوی اور کرامات
غیبی سے انکو راہ راست پر لاویگا بادشاہ نے بعد برخاست مجلس حضرت یونس علیہ السلام کو خلوت مین بلایا اور اس
امر کے قبول مین مبالغہ کیا حضرت نے کہا اس باب مین ایا حضرت شعیا کا اگر بحسب فرمان ربانی ہے تو لاچار ہون
والا میری تضییع اوقات ہوگی اور عبادات مین خلل پڑیگا بادشاہ نے کہا کہ تعین نام تمہارا بموجب امر ایزدی نہین ہے
ولیکن حضرت شعیا نے اسیطرح فرمایا ہے آپکو بہرصورت وہان جانا ہوگا لہذا بمجبوری یہ بطرف نینوا بکمال ناگواری خاطر
معہ قبایل روانہ ہوے اور صاحب روضۃ الصفا نے تواریخ معتبرہ سے نقل کی ہی کہ بادشاہ نے اہل دانش سے تجویز رسالت

کسی پیغمبر مین موافق اشارہ حضرت شعیا کے مشورہ کیا اور مطابق رای اصحاب نبوی فی بنا بر تشخیص اسم قرعہ ڈالا اور اوسمین
نام حضرت یونس کا نکلا اس سبب انکا باعث روانگی ہوا پہر تقادیر جب حضرت نینوا مین پہنچے اول وہان کے بادشاہ پاس
جا کر کہا خدا تعالی نے مجکو تیرے پاس بہیجا ہی کہ بنی اسرائیل کو قید سے نجات دی اور ہر گز فرقہ بنی اسرائیل کا بدخواہ نہو او سنے
کہا اگر اس کلام مین راست گو ہی تو کس واسطے خدا تعالی نے ہمکو ایسی قدرت دی تہی کہ تمہاری ملک پر لشکر کشی کی اور تمہارے
زن و فرزند کو اسیر کر لائے اوس وقت خدا کو کیا قدرت حمایت بنی اسرائیل نہ تہی کہ اب تجکو بہیجا ہے خلاصہ یہہ کہ تین روز
متواتر حضرت یونس علیہ السلام نے دربار بادشاہ مین آمد و رفت کی اور اوسنے ہرگز انکا کہنا نہ سنا آخر الامر بہ غصہ مین
آئے اور جناب آلہی مین عرض کی کہ بار خدایا یہہ لوگ میرا قول قبول نہین کرتے اور قیدیون کو نہین چہوڑتے وحی آئی کہ اونکو
ہمارے عذاب سے ڈرا پہر اگر تیرے کہنے پر ایمان نہ لاوینگے تو پہر عذاب ہمارا نازل ہوگا حضرت یونس علیہ السلام
کو چہ و بازار مین کہتے پہرے کہ خبر شرط ہی جا بجا ہی بادشاہ سے کہو کہ اگر میرے سخن پر ایمان نلاویگا تو عذاب آلہی آویگا
اونہون نے کہا کہ نزول عذاب کی کچہہ میعاد مقرر کر حضرت یونس ع نے کہا چالیس روز تک ہمارے تمہارے درمیان
قرار ہے چالیس دنمین اگر تم ایمان لائے تو بہا و الا ہلاک ہو جاؤ گے رفتہ رفتہ یہہ سخن مشہور ہوا اور بادشاہ اور اوسکے
ارکانون نے سنکر استہزا او تمسخر کرنا شروع کیا اور کہا یہہ فقیر مجنون ہی اسکو خبط ہو گیا ہے حضرت یونس ع نے جناب
آلہی مین عرض کیا کہ بار خدایا مینے انسے چالیس دنکا وعدہ کیا ہے یہہ قول راست کر ورنہ مین خفیف ہونگا اور مجکو مار ڈالینگے
کس واسطے اون لوگونکی یہی عادت تہی کہ جو کوئی اسطرحکا جہوٹ کہتا تہا اوسکو مار ڈالتے تہے حق تعالی نے فرمایا کہ اتنی جلدی
کیون کی کہ چالیس روزکا وعدہ درمیان لائے اب صبر کرنا چاہیے کہ آخر ایمان انکا مقدر ہی راہ راست پر آجاوینگے
حضرت یونس اس سخن سے بہت تنگدل ہوئے جب ایک مہینہ اتکے وعدہ پر سے گذرا اوس شہر سے معہ قبایل نکلے اور
دس بارہ کوس مسافت پر اقامت کی تا دیکہین کہ کیا ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی دعا مین مشغول تہے کہ بار خدایا اس وعدہ کو سچا کر
والا مین خفیف ہونگا جب پینتیسوان روز ہوا اور صبح کو اونکے دیکہا کہ آثار عذاب شروع ہین کہ ہوا ہو ہیدار ہو گئی اور
آگ برستی ہی اور اثر اوس دود آتش کا کوٹہون تک اونکی متصل پہنچا بادشاہ اور ارکین مضطرب ہو کر نکلے اور کہا اوس
فقیر ژندہ پوش کو تلاش کرو کہ کہان گیا اور اوسکو جلد لاؤ تا اوسکے ہاتہہ پر توبہ اور قیدیونکو اوسی تفویض کرین ناچار سب
سر و پا برہنہ صحرا مین آئے اور بچونکو ماؤن سے اونکی جدا کیا اور گائین بکریون کے بچے کو بہی توڑ الیا اور سب گریبان چاک

سر بر خاک سجدہ مین گئے اور فریاد و فغان اور گریہ و زاری کرنے لگے اور عرض کیا کہ باری تعالی ہمنے کفر سے توبہ کی اور
سخن یونس علیہ السلام پر کہ تونے بہیجا تہا ایمان لائے اور عزم مصمم کیا کہ قیدیان بنی اسرائیل کو اوسے سونپ دین گے حق تعالی
نے عصر کے وقت عذاب انپر سے اوٹہا لیا اور ہوا صاف ہو گئی اور یہ قصہ روز عاشورہ دسوین محرم کو ہوا تہا بادشاہ
اور سب ارکان خوش و خورم داخل شہر ہوئے اور کہا کہ ایلچیون سوارون اور ہرکارون کو اطراف و جوانب مین دوڑایا چاہیے
تا حضرت یونس علیہ السلام کی خبر لاوین بلکہ بادشاہ نے اپنی زبان سے کہا جو کوئی حضرت یونس ع کی مجہکو خبر لادے مین اوسکو
ایکرتبہ اپنی تخت سلطنت پر بٹہاؤن تا جو کچہہ وہ چاہے ایکروز مین مال اور کارخانجات میرا لیلیوے آدمی اس
طمع سے ہر طرف دوڑے لیکن اول اس سے حضرت یونس ع کو بہی دہقانون کے زبانی خبر پہنچی تہی کہ تمہاری قوم پر سے عذاب
برطرف ہوا اور وہ تمہارے تلاش مین پہرتے ہین یہہ سنتے برطرف ہونے عذاب سے کمال دلتنگ ہوئے اور جانا کہ
مین انکے نزدیک دروغگو ہوا اور اگر اب اونکے روبرو جاؤن تو کس مونہہ سے جاؤن کہ میرا وعدہ سچ نہوا اور
اگر حضرت شعیا اور بنی اسرائیل پاس جاؤن تو بہی خفیف ہونگا کہ مجہہ سے کچہہ کام بن نہ آیا بی آنکہ انتظار وحی کرین
بسبب کمال تنگدلی کے دونون طرف کا جانا موقوف کیا اور غایت خفگی سے بجانب ملک روم توجہ کی اور مورد عتاب
الہی ہوئے اور انکا معاملہ دگرگون ہوا **فصل دوسری** سرگردانی غربت اور نگل جانا مچہلی کا حضرت یونس ع کو اور
پہر اوگلنا دنیا اور معاودت شہر باعزاز و اکرام اور ذکر وفات مین کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یونس بادرد و ملال روانہ
ملک روم ہوئے پہلے کشتی اور نوکر انسے جدا ہو گئی اور سوائے ایک بی بی اور دو بچون کے انکے ہمراہ کوئی نرہا ایک
فرزند کو انہون نے اپنی کاندہے پر لیا اور ایک کو اپنی بی بی کے کاندہے پر سوار کیا اسیطرح سے منزل بمنزل چلے گئے
تا آنکہ ایکدن اثنائے راہ مین ایک درخت کے نیچے بنابر استراحت و آرام کہڑے ہوئے اور آپ بجہت قضائے
حاجت بشری صحرا کو گئے اوسوقت ایک بادشاہ زادیکی سواری کہ سیر و شکار کو سوار ہوا تہا اوس درخت کے متصل پہنچی
اوسنے دیکہا کہ ایک عورت جوان نہایت حسین اور نہایت جمیلہ دو بچے لیئے ہوئے بیٹہی ہے اپنی خادمونکو حکم دیا
کہ اس عورت کو ہمارے پاس لے آؤ اوسنے ہر چند کہ فریاد و فغان کی کہ مین ایک شخص کے منکوحہ ہون کہ وہ مرد صالح
اور پیغمبر ہے اوس شاہ زادہ نے مستی شراب اور غرور شباب مین مطلق نہ سنا اور اوسکو جبرا ہمراہ لیگیا حضرت
یونس علیہ السلام کہ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آئے حال زن بچون سے پوچہا کہ کہان گئی کہا یہہ حقیقت

گذری حضرت نے جانا کہ جناب الہی سے معاملہ عتاب شروع ہوا چنانچہ نکو نوبت بنوبت کا ندہی پر لیکر طی مسافت کرتے تھے تا انکہ ایک
ندی پر پہنچی ایک لڑکے کو کنارہ پر کھڑا کیا اور دوسرے کو لیکر چاہا کہ اوس سے عبور کرین جب وسط آب مین پہنچی دیکھا کہ اوس
کہری ہوئی لڑکی کو بھیڑیا موہنہ مین پکڑ لے چلا یہ مضطرب ہو کر وہان سے پہرے کہ اوسکو بھیڑیے سے چہڑاوین دوسرا بچہ کہ اونکے
کاندہی پر تہا سیل آب مین گر پڑا اور پانی بند و بلقیانی بہا کر لے گیا ہر چند انہون نے تک و دو کی نہ اس لڑکے سے سراغ پایا
نہ اوس سے ناچار مایوس ہو کر تن تنہا بعد عبور ندی کے لب دریائے روم پر پہنچی دیکھا کہ ایک جہاز مستعد روانگی ہے اور
تاجر اموال و اسباب بار کر کے لنگر اوٹھانے پر آمادہ ہین اونسے پکار کر کہا مین مرد درویش ہون اگر بے کرایہ مجھکو سوار کرو
تو مین جہاز پر بیٹھ جاوٴن ناخدا اور تاجرون نے کہا بسر و چشم تمہارے قدوم میمنت لزوم کے طفیل ہماری کشتی صحیح اور
سلامت ساحل مراد پر پہنچیگی کہ تم مرد صالح اور با انوار معلوم ہوتے ہو القصہ انکو سوار کیا اور روانہ ہوئے جب دریا کے
درمیان مین پہنچی ناگاہ ایک باد تند پیہول اوٹھی اور دوچار سمت سے پہاڑ سی موجین اوٹھین اور کشتی چلنے سے بند ہوئی ہر چند کہ بادبان
اور آلات روانگی کشتی پر نصب کیے کارگر نہ پڑے ملاحون اور تاجرون نے باہم کر مشورہ کیا کہ اس کشتی کے بند ہونیکا
کیا باعث ہی کہ کبہی اپنی عمر مین ایسی حالت مشاہدہ مین نہین آئی ناخدا نے کہا ہمنے بارہا تجربہ کیا ہے کہ اگر کوئی غلام
اپنے خاوند سے بے حکم بہاگ کر کشتی پر بیٹھا ہی تو اس قسم کا واقعہ عاید حال ہوتا ہے کشتی مین آواز دو کہ جو کوئی اپنے
خاوند سے بہاگا ہو ظاہر کرے کہ ہلاکت تمام اہل کشتی کی گران تر ہے ہلاک ایک جان سے اوسکو باندہ کر دریا مین ڈالنا
چاہیے جب منادی نے آواز دی حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دل مین کہا کہ مین ہی ہون بندہ بہاگا ہوا اپنی خاوند
کہ بدون حکم اللہ کے چلا آیا ہون یہہ تصور کر کے کشتی کے لوگون سے کہا کہ میرے ہاتھ پاوٴن باندہ کر دریا مین ڈالدو تاکہ
لوگ کشتی کے غرق ہونے سے نجات پاوین ناخدا نے اور سوداگرون نے یہہ بات کہی کہ سبحان اللہ ہرگز یہہ گمان فاسد
نسبت تمہارے ہم نہین کرتے ہین تم از راہ بندگی اپنی کے فرماتے ہو ہم اس حرکت کے کب روادار ہین بلکہ تدبیر کرتے ہین
جو غلام گریختہ یا ہلو ظاہر ہو جاوے یعنی ہم قرعہ ڈالتے ہین دیکہین کہ کس کا نام اوسمین نکلتا ہے یہہ کہکر انہون نے قرعہ ڈالا
اوس مین حضرت یونس ہی کا نام نکلا سبہون نے کہا کہ اس قرعہ نے خطا کی ہے یہہ مرد بزرگ ہرگز اس بات کے
لائق نہین ہے کہ اوسکی طرف کچہہ بدگمان کرین چنانچہ دوبارہ قرعہ ڈالا پہر انہین کا نام قرعہ مین نکلا اور سہ بارہ مین بہی
آپ کا ہی اسم برآمد ہوا اوسوقت سب حیران ہوئے اور آپسمین کہا اس امر کو کیا کہا چاہیے کیا جانے کہ اسمین

کیا مرضی الٰہی ہے اور کیا حکمت پوشیدہ ہی ناچار ہوکر جبراً اور کرہاً انکو دریا مین ڈالدیا - اور ایک روایت مین ہے کہ کسیکو انکے ڈالنے کی جسارت نہوی حضرت آپ ہی دریا مین کود پڑے اور کشتی روان ہوی قال اللہ تعالے وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ۝ اور تحقیق یونس البتہ پیغمبرونمین سے تہا جسوقت بہاگ گیا طرف کشتی بہری ہوی کے پس قرعہ ڈالا پس ہوگیا دہکیلے گیون سے + اتفاقاً اوسوقت ایک مچھلی بڑی لقمہ کی انتظار مین بیٹھی تہی جسوقت حضرت یونس دریا مین گرے آیۃ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِیْمٌ ۝ پس نگل گئی اوسکو مچھلی اور وہ ملامت مین پڑا ہوا تہا + لیکن حکم خدا اوس مچھلی کو پہونچا کہ خبردار اس شخص کو بجاے غذا تیری پیٹ مین نہین بہیجا ہے بلکہ تیرے پیٹ کو اسکا قیدخانہ مقرر کیا ہے اگر ایک بال کو بہی اس شخص کے کچھہ ضرر پہونچیگا تو تجہے سمجھا جاویگا وہ مچھلی اونکو اپنی پیٹ مین لیکر سیر کرتی پھرتی تہی اور اوسے دریاے روم سے گذر کر ایک مکان پر کہ نام اوسکا ابطایح تہا سیر کرتی ہوی پہونچی اور وہانسے ایک تالاب مین پڑی تب اوس مچھلی کو حکم پہونچا کہ اس تالاب کے کنارے پر اسکو قید سے نکال اوس مچھلی نے بعد چار ساعت یا ایکدن یا تین دن یا سات دن یا چالیس دن یا چھہ مہینے یا سات برس کے باختلاف اقوال انکو اوس کنارہ پر ڈالدیا لکہا ہے وہ مچھلی سات دریاؤن مین پھری تہی اور حق تعالے نے اوس مچھلی کے گوشت اور پوست کو مثل آبگینہ نازک کردیا تہا کہ حضرت یونس علیہ السلام عجائب اور غرائب ہر دریا کے مشاہدہ کرتے تہے اور معالم مین تفسیر سورہ انبیا مین لکہا ہے کہ وہ مچھلی چھہ ہزار برس کی راہ پر پھری اور بعضے کہتے ہین کہ ساتوین زمین تک پہونچی تہی اور سبب انکی نجات کا یہ تہا کہ حضرت یونس جب مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے تہے سانس انکا بند ہونے لگا انہون نے چاہا کہ اس دم آخرین کو خدا کی یاد مین گذارنا چاہیے اونہونے تسبیح شروع کی آیۃ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یعنے نہین ہے کوئی معبود مگر تو پاک ہے اس سے کہ کسی چیز مین عاجز ہووے تو بیشک مین ہوا ستم کرنیوالون سے + اپنی نفس پر کہ جلدی سے نکل آیا مین اپنی قوم مین سے حق تعالے نے انکا اس اقرار کو اور استغفار کو پسند کیا اور رحمت سے انکی نجات دی چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے آیۃ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور مچھلی والا جب گیا خفا ہوکر پس گمان کیا یہ کہ نہین قادر ہم اوپر اوسکے پس پکارا تاریکی مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو

پاک ہے تو تحقیق مین تہا مین ستم کرنیوالون سے پس قبول کیا ہمنے واسطے اوسکے اور نجات دی ہمنے اوسکو غم سے
اور اسیطرح نجات دیتے ہین ہم مومنونکو **حدیث** شریف مین آیا ہے کہ کوئی درماندہ اور مبتلاے بلا اس تسبیح کو نہیں
پڑہتا مگر حق تعالی اوسکو اوس غم سے کہ رکھتا ہو نجات بخشتا ہے اور مشائخ معتبر سے منقول ہے کہ واسطے ہر غم اور اندوہ
کے پڑہنا اس آیت کا تریاق مجرب ہے **اور** طریق اسکے پڑہنے کا دو طور پر ہے اول یہ کہ ایک لاکھ اور پچیس ہزار
بہیئات اجتماعی ایک مجلس یا تین جلسہ مین پڑہی جاوے **اور** دوسرے یہ ہے کہ شخص تن تنہا اس آیت شریفہ
کو تین سو بار بعد نماز عشا کے خانۂ تاریک مین بیٹھ کر بشرائط طہارت و استقبال قبلہ پڑہے اور ایک پیالہ مین
پانی بہر کر اپنے پاس رکہے اور لحظہ لحظہ اوس مین سے پانی ہاتھ مین لیکر اپنے مونہہ اور بدن پر ملے تین روز یا سات
دن یا چالیس یوم تک اسیطرح عمل کرے اور سوا اسکے خود کلام الہی ناطق ہے اوپر جلالت اثر اس تسبیح مبارک
کے کہ سورۂ نون والقلم مین ہمارے رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے ۔ **آیہ** فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا
تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ
الصَّالِحِينَ یعنے پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اور مت ہو مانند مچھلی والے کے جسوقت کہ پکارا اور
وہ غم سے بہرا تہا اگر نہوتا یہ کہ پا لیا اوسکو نعمت پروردگار اوسکی نے البتہ ڈالا جاتا بن درخت کی زمین مین
اور وہ ہوتا ملامت کیا گیا پس برگزیدہ کیا اوسکو رب اوسکے نے پس کیا اوسکو صالحون سے **اور** پوشیدہ نہے
کہ اس آیہ وافی ہدایہ سے پایا جاتا ہے کہ اگر نعمت ربی تدارک انکا نکرتی تو پہینکے جاتے میدان لق و دق مین اور اگر تسبیح
نکرتے تو قیام قیامت تک اسیر زندان شکم ماہی رہتے اور حال یہ ہے کہ اثر تسبیح اتنا ہی تہا کہ انکو نجات بطن حوت سے
ہوئی اور نعمت و کرامت کہ بعد اسکے نازل ہوئی صرف عنایت پروردگار غفار تہی کہ آگے مفصل مذکور ہوگی ولیکن اس آیت سے
یہ مفہوم ہوتا ہے کہ انکو چٹیل جنگل مین پہینکا نہین گیا اور حقیقت مین یہ صریح مین آیا ہے **اور** دوسری آیت و الصافات سے ثابت ہے
آیہ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ یعنی پس ڈالدیا ہمنے اوسکو زمین مین کہ گہانس دانی مین
اور وہ بیمار تہا اور اگایا ہمنے اوپر اوسکے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا ۔ چنانچہ مفسرین معتبرین نے رفع تناقض
اور تطبیق آیات مین لکہا ہے کہ مراد اس شرط و جزا سے یہ ہے کہ جنگل مین تو پہینکے گئے ولیکن اگر رحمت
ازلی شامل حال اسوقت مین نہوتی تو یہ جسطرح ضعیف و زار بے گوشت و پوست شکم ماہی سے نکلے تہے ویسے ہی پڑے رہتے

اور روئیدگی درخت کدو اور پیدایش مادہ آہو کی کہ باعث سبب حیات انکی ہوئی کیونکر ظہور مین آئی مفصل اس مجمل کا
اس طور پر ہی کہ جو کہ بدن انکا بسبب رہنے پیٹ مین مچھلی کے بہت نرم ہو گیا تھا اتنی طاقت نرکھتی تھی کہ کوئی مکھی یا مچھر
اونپر بیٹھے حق تعالی نے اوسیوقت ایک درخت کدو کا وہان پیدا کیا کہ بیل اوس درخت کی تمام انکے بدن پر لپٹ گئی
اور بیاس پوشش انکے ہو گئی۔ روایت مین لکھا ہی کہ کدو کے پتون کی خاصیت ہے کہ مکھی اوسکے گرد نہین پھٹکتی غرض تھا
حضرت یونس علیہ السلام کو اوس درخت کدو کے ساتھ پوشیدہ کیا تا آفت حرارت آفتاب اور مکھیون سے محفوظ
رہین اور طاقت انکو اتنی نتھی کہ وہان سے اوٹھکر کہین جاوین اور اپنی قوت کی تلاش کرین ایک جنگل کی ہرنی کو اللہ تعالے
نے حکم بھیجا کہ اپنی چھاتی کو انکے مونہہ مین دیکر دودھ پلایا کرے تا انکا پیٹ بھرے اور رات دن دونون وقت اسیطرح آیا کر
وہ ہرنی بحکم خدا تعالے دونون وقت انکے پاس حاضر ہوتی تھی اور اپنا دودھ پلایا کرتی تھی جبکہ عرصہ چالیس دن انکا اونپر گذرا اور انکے
بدن مین طاقت بھی آگئی اور حرکت کرنے لگے اوسسبب پینے دودھ کے انکا ضعف جاتا رہا اوس ہرنی کو حکم ہوا
کہ اب تو اونکے پاس نجایا کر جب وہ انکے پاس نہ آئی انھون نے جناب الہی مین عرض کیا کہ یا رب خدایا آج وہ ہرنی نکلین
آئی وہان سے حکم ہوا کہ تو نے اسقدر تغیر عادت کیا اپنی اوپر پسند نکیا اور جسے روزی تغیر عادت عمدا کیا ہی تھی کہ ایک قلم
اپنی پروردگان نعمت کو نیست و نابود کرون۔ اور ایک روایت مین اسیطرح ہے کہ ایکدن یہ سو رہے تھے وہ درخت
بحکم الہی خشک ہو گیا اور آفتاب انپر چمکا تابش آفتاب سے بیدار ہوے اور درخت کدو کو خشک پایا نہایت غمناک
ہوے وحی آئی کہ تو درخت کدو پر تو اتنا غمناک ہوا ایک لاکھ ہزار بندون کے ہلاک ہونیکے واسطے بددعا کیون کی حضرت
یونس علیہ السلام توبہ و استغفار مشغول ہوے اور عرض کیا کہ اب جو حکم ارشاد ہووے منقول ہے کہ بعد از صحت
حضرت کو حکم ہوا کہ پھر جا طرف قوم کے مراجعت کرو اور وہان رہو قال اللہ تعالی وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ
فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ترجمہ اور بھیجا ہمنے اوسکو طرف لاکھ آدمی کے یا زیادہ کے پس ایمان لائے پس فائدہ دیا ہمنے
انکو ایک وقت تک۔ پس حضرت یونس علیہ السلام جب بحکم الہی روانہ ہوے اور راہ مین ایک شہر آیا اوس شہر مین
انھون نے ایک کمہار کو دیکھا کہ اوسنے ایک آوا پکا کر درست کیا ہے اور اوسکے نکالنے کا ارادہ مین ہے حکم ہوا
انکو کہ اس کمہار کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ ایک ٹھیکرا سی لکڑی ہاتھ مین لیکر ان باسنون کو توڑ ڈالے اس بات کا
وہ جواب دیوے سو ہے اوسکو عرض کرو جب حکم الہی اوس کمہار سے کہا وہ کمہار بہت سا جھنجلایا اور

کہا تو بڑا دیوانہ ہی کہ مجکو اسطرح کہتا ہی تینے اسقدر محنت ان باسنون کے بنانی اور پکانے مین کی سب بیرے گئنی ہے
کیونکر مین انکو توڑ ڈالون مجکو کیا جانیے انسے کیا کیا فائدہ منظور ہی۔ حضرت یونس علیہ السلام نے عرض کیا کہ بار خدایا
اس کمہار نے مجکو یہہ جواب دیا ہے ارشاد ہوا کہ تو دیکہہ خاک ہماری اور پانی ہمارا کمہار نے فقط اپنی ہاتہہ سے بنایا اور
یہہ بہی ہمارے سبب سے کہ ہمنے اوسکو مقدور بنانے کا دیا وہ اپنی آوندون کو اسقدر دوست رکہتا ہی کہ اوسکا توڑنا اوسکو
ناگوار ہوا اور تو چاہتا تہا کہ ایک لاکہہ آدمی اپنی پیدا کیے ہوونکو یک قلم ہلاک کرون مین۔ پہر یہہ وہان سے آگے روانہ ہوئے
راہ مین انہون نے ایک باغ دیکہا کہ خوب سرسبز اور طیار ہی اسی قسم سے اوس باغکے مالک کو موجب حکم الہی کے واسطے
خراب کرنیکے کہا اوس سے بہی جواب تلخ سنا پہر ایک اور شہر مین پہنچے وہان ایک حویلی بہت ستہری اور تحفہ انکو نظر پڑی
کہ کسی بڑے آدمی نے اوسکو بنایا تہا اسی قسم کا پیغام بموجب الہام ایزدی اوس حویلی کے مالک کو پہنچایا اور وہانسے
بہی جواب ناصواب سنا جبکہ ہیبت عتاب الہی ہو چکا انہون نے بہت سی زاری اور عاجزی جناب الہی مین کی اور
استغفار اپنی گناہون کا چاہا حق تعالی نے انپر رحمت فرمائی اور انکا مرتبہ بلند کیا پہر ہر طرف سے انکو آثار رحمت
اور مہربانی کے نمودار ہوئے آخر یہہ اوس ندی پر جہان انکے لڑکے جاتے رہے تہے پہنچے انہون نے دیکہا کہ لوگ
وہان کہڑے ہین اور دونون انکے لڑکے اونکے ساتہہ ہین پوچہا کہ یہہ لڑکے کسکے ہین گانو کے لوگون نے کہا کہ ایک
مرد بزرگ اس راہ سے جاتا تہا ایک اوسکے لڑکے کو ندی بہا کر لیگئی تہی ہمارے گانو کے لوگون نے کہ وہ دہوبی تہے
اوسکو نکالا تہا۔ اور دوسرا لڑکا اوسکا بہیڑیے کے مونہہ سے چہڑایا ہم گانو کے لوگون نے انکی خدمت
بہت کی اور انکا علاج کیا اور انکی پرورش کرتے ہین کہ کسیطرح انکے باپ کے پاس پہنچا دین اس گفتگو ہی مین تہے
کہ اون لڑکون نے حضرت کو پہچانا اور کہا کہ باپ ہمارا یہی ہے چنانچہ گانو والون نے ان دونون لڑکون کو انکے
حوالہ کیا اور ندی سے انکو پار اوتار دیا۔ جب یہہ اوس درخت کے پاس پہنچے دیکہا کہ کچہہ سپاہی لوگ برسم چوکی کے
اوس درخت کے نیچے بیٹہے ہین پوچہا کہ تم یہان کیونکر بیٹہے ہو اونہون نے کہا کہ ایک روز شاہزادہ ہمارا اسطرف سے
جاتا تہا ایک درویش کی جورو کو کہ وہ بچے لیے ہوئے یہان بیٹہی تہی تنہا اوسکو زبردستی اوٹہا کر اپنے ساتہہ لیگیا تہا
اوسیدن سے وہ ہمیشہ کے درد پیٹ مین مبتلا ہو رہا ہے پہر بادشاہ نے یہہ ماجرا سنکر یہی اس درخت کے چوکی بٹہائی
ہے کہ اگر وہ درویش کہین سے پیدا ہو تو اوسکو ہمارے پاس لے آو کہ اوس فقیر سے اس لڑکے کی تقصیر

معاف کرواوین اور اوسکی جورو کو اوسکے سپرد کرین کہ ہرگز کسیکا ہاتھ آج تک اوسکو نہین لگا ہی انہون نے کہا وہ درویش
مین ہی ہون مجکو وہان لے چلو وہ لوگ انکو بادشاہ کے پاس لیگئے اور انکی دعاسے اوس لڑکے نے شفا پائی اور
تندرست ہوا اوس بادشاہ نے اپنی بیٹے کی تقصیر معاف کروائی اور بہت سی انسے معذرت کی اور انکی بی بی کو انکے
حوالہ کیا اور نذرین اور مال انکو بہت سا دیا۔ جب یہہ وہان سے روانہ ہوئے اور قریب نینوا اور موصل کے پہنچے
تو صحرا مین ایک چرواہی سے ملے اور اوس سے پوچھا کہ تو کون ہی اوسنے کہا مین یونس بن متی کی قوم مین سے
ہون حضرت نبوی نے فرمایا کہ یونس سے کچہہ خبر رکہتا ہے کہ اوسنے اپنی قوم سے کیا کیا جواب دیا یونس بہترین
مردم تہا جب قوم نے اوسکی تکذیب کی اونکو بعذاب آلہی وعدہ کیا اور غایب ہوگیا اور جسطرح سے کہا تہا
عذاب قوم پر نازل ہوا اور قوم نے بعد از یاس اوسکے بانی سے معاصی سے تائب ہوکر بخدائے عزوجل
گرویدہ ہوئے حضرت ارحم الراحمین نے جرائم جرائم اپنے عباد کے بزلال مغفرت دہوکر بلائی آتش سے
نجات بخشی پہر حضرت یونس علیہ السلام نے اوس چرواہی سے تہوڑا سا دودہ طلب کیا شبان نے کہا میرے
پاس نہین ہے اور بذات پاک خداوند عالم قسم کہاتا ہون کہ جب سے یونس علیہ السلام ہم مین سے چلا گیا ہے
مینہہ نہین برسا اور گہاس نہین اوگی یہہ گوسفندین خار و خاشاک ہی چرتی چگتی ہین حضرت یونس علیہ السلام
کہا کب سے یہہ حال تمہارے درمیان مین پیدا ہوا ہے کہا اوسوقت سے کہ بلا ہمپر سے دفع ہوئی اوسوقت
حضرت یونس عم نے ایک گوسفند طلب کی اور دست مبارک اوسکی پستان پہ پہیرا فورا دودہ اوترنا شروع
ہوا چرواہی نے کہا اگر یونس زندہ ہی تو تم ہی ہو کہا جا اور قوم کو میرے آنیسے خبردار کر چرواہی نے کہا بادشاہ
نے مقرر کر رکہا ہی کہ جو کوئی خبر آپ کی لاوے ایکروز اپنی بادشاہت اوسکو دیکر کمر خدمت کا ری آنحضرت باندہی
اب مین اگر یہہ خبر اوسکو پہنچاؤن لوگ کہین کہ چوپان نے ملک کی طمع کی ہے اور مجکو مار ڈالین حضرت
یونس عم نے کہا یہہ گوسفند کہ اوسکو مہینے دو ہا ہی اور یہہ پتہر کہ جسپر بیٹہا ہون تیرے صدق قول پر بہنگام حاجت
گواہی دیگا اوسوقت شبان نے شہر مین آکر حکایت ملاقات اور مقالات حضرت تمامہ اہل نینوا سی کہے اور
خلقت اسکے گرد جمع ہوئی اور جہٹلانا شروع کیا اور چاہا کہ اسکو مار ڈالین اسنے کہا یا ایہا الناس میرے ساتہ
صحرا مین چلو کہ مین اپنے صدق قول پہ دلیل روشن رکہتا ہون اور خلایق کو وہان لیگیا جہان حضرت یونس

علیہ السلام کو دیکہا تہا اور گوسپند اوسنگ سی ادائی شہادت طلب کی گوسپند نے گویا ہوکر گواہی دی کہ یونس ع نے میرا دودہ دوہ کر پیا اور پتہر نے صدق قول شبان کی شہادت دی کہ وہ مجہپر بیٹہا تہا اور خلق مشاہدہ اس صورت سے متعجب و مسرور ہوکر طلب حضرت مشغول ہوئی اور اونکو ایک درخت کے نیچے دیکہا کہ نماز گذارتے ہیں جب نظر آدمیونکی حضرت یونس ع پر پڑی گریہ و فغان کرکر پاؤنپر گرے اور انکو باعزاز و اکرام شہر مین لاے اور مین قدم فرخندہ آثار حضرت سے جمعیت اور فاہیت اوس شہر مین پیدا ہوئی اور حضرت نے قوم کو آئین دین متین اور مسایل شریعت سکہائے اور حضرت عزت سے دستوری چاہی کہ بسیاحت مشغول ہوویں اور بعد از حصول رخصت عزیمت سیر کی بادشاہ نے بہی شاہ نکو ملک تسلیم کیا اور حضرت کے ہمراہ روانہ ہوا کعب الاحبار کہتا ہی کہ حضرت یونس نے اواخر ایام حیات مین اہل دنیا کے ساتھ اختلاط کم کردیا تہا اور عباد اور رہبان کے ہم جلیس رہتے تہے تا آنکہ اس سراے فانی سے بعالم جاودانی رحلت کی اور تربت انکی کوفہ مین ہے مگر از روی روایت صحیح مدفن انکا شہر نینوا مین وازجملہ مزارات متبرک انکا مزار پر انوار ہے باب اٹہارہوان احوال حضرت زکریا و یحیی علیہما السلام مین اور اس باب مین دو فصل ہین **فصل پہلی** ذکر نسب اور رسالت حضرت زکریا و یحیی علیہ السلام مین معالم التنزیل مین تفسیر وکفلہا زکریا مین لکہا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب ع یا سلیمان بن داود ع کی اولاد مین سے تہے اور صاحب قران اور پیغمبر عالیشان اور سردار احبار بیت المقدس تہے اور والد بزرگوار آنکی موسوم بہ اذان یا ذان کہ سلک اولاد انبیائی عظام مین انتظام رکہتی تہے اور حق سبحانہ تعالی نے انکو بنی اسرائیل پر بہیجا تہا کہ یہہ ساتہہ شریعت توریت کے کام کرتے تہے اور مدارک مین لکہا ہے کہ زکریا زبان عبرانی مین معنی دائم الذکر اور دائم التسبیح ہے قال اللہ تعالی کٓہٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَہَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا یادکرنی ہے رحمت پروردگار تیرے کی بندی اپنے زکریا کو جسوقت کہ پکارا پروردگار اپنے کو آہستہ کہا اے پروردگار میرے تحقیق سست ہوگئی ہین ہڈیان میری اور شعلہ مارا سر نے بڑہاپے کا نقل ہے کہ ایکدن حضرت زکریا ع نے محراب بیت المقدس مین مناجات کی کہ اے میرے پروردگار سست ہوگئی ہین ہڈیان میری کہ ستون خانہ بدن ہین ضعف اور بڑہاپے سے اور سفید ہوگئے ہین بال میرے حضرت نے اسواسطے تخصیص کی کہ ہڈیان سخت اور محکم ترین اعضا ہین جبکہ یہہ

سست ہو گئی ہونگی تو سب اور بدن بطریق اولی سست ہو گیا ہوگا۔ اور انوار التنزیل مین سورہ مریم مین لکھا ہے کہ حضرت زکریا ع اوسوقت مین ساٹھہ یا پچہتر برس کے تھے۔ اور تفسیر معالم اور بحر المواج مین سورہ آل عمران مین لکھا ہے کہ حضرت زکریا ع اوسوقت مین ایک سو بیس ۱۲۰ برس کے تھے۔ اور تفسیر جلالین مین بہی اسیطرح سے ہے اور بعضی کہتے ہین کہ ایک کم سو برس کے تھے چنانچہ مدارک مین بہی یہی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بانوی برس کی تہے اور بی بی انکی اسّی برس کی اور بعضی کہتے ہین کہ حضرت زکریا تو بہت معلوم ہوتے تھے اور تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ حضرت زکریا اس حال مین تہے **آیت** وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ط وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَائِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور نہ تہا مین بیچ پکارنے تیرے کے ای رب میرے بی نصیب اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے پیچہے میرے اور ہے عورت میری بانجہ پس بخش تو واسطے میرے اپنے پاس سے ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو اولاد یعقوب کا اور کردے اوسکو اے رب پسندیدہ اور یہ بہی عرض کیا کہ خداوندا جب مینے دعا کی ہے تو نے اجابت فرمائی ہے اور مین ساتھہ اسکے خوگر ہو گیا ہون اور اپنے بنی اعمام یعنی چچا کے بیٹون سے ڈرتا ہون کہ میرے پیچہے دین مین سستی کرین اور امت مین اچھی طرح سے خلافت نکرین اور میری اسّی برس کی عمر ہے ابتک نعمت اولاد سے محروم ہون چاہتا ہون کہ اب مجکو ایک فرزند عطا ہووے کہ متولی امور دین ہو کر علم و حکمت مجہسے میراث مین لیوے اور اوسکو ایسا شائستہ اور پسندیدہ کر کہ تو اوسکے قول و فعل سے راضی ہو **قال اللہ تعالیٰ** وَزَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ یعنی اور ہدایت دی ہمنے زکریا کو جسوقت کہ پکارا اوسنے پروردگار اپنے کو اے پروردگار میرے مت چہوڑ مجکو اکیلا اور تو بہتر وارثون کا ہے پس قبول کیا ہمنے واسطے اوسکے اور دیا ہمنے اوسکو یحییٰ اور درست کر دیا ہمنے واسطے اوسکے بی بی اوسکی کو تحقیق وہ تہے جلدی کرتے بیچ بہلائیون کے اور پکارتے تہے ہمکو رغبت سے اور ڈر سے اور تہے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے ٭ القصہ حضرت نے اس دعا کے بعد سر سجدہ مین رکہا اور تضرع اور زاری کی کہ خدا تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اور وحی اس طور پر نازل ہوئی **آیت** یَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ اے زکریا تحقیق ہم

خوش خبری دیتے ہین تجکو ساتھ ایک لڑکیکے کہ نام اوسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنی واسطے اوسکے پہلے اس سے ہمنام اور
معنی یحیی کے یہہ ہین کہ نام پدر اوس سے زندہ ہویا باپ کے دین نے اوسکے ساتھ زندگی پائی ہویا سوا نے
اسکے یا مشتق حیا سے ہی اور صفت اوسکی یہہ ہے کہ تھے ہو ساتھ علم اور حلم اور پرہیزگاری کے اور باز رہے ہو
او لعب اور زیان کاری سے اور پیغمبر ہووے مواہب علیہ مین سورۂ مریم مین لکھا ہے جب حضرت زکریا نے
یہہ بشارت پائی **آیت** قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ۝
کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا واسطے میرے فرزند اور ہی عورت میری بانجھ اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑہاپی سے
بے حد کو کیا اب مجکو جوان کریگا یا اس بڑہاپی ہی مین اپنی قدرت کا علم بلند فرماویگا **آیت** قَالَ کَذٰلِکَ
قَالَ رَبُّکَ ہُوَ عَلَیَّ ہَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا کہا اسیطرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے
آسان ہی اور تحقیق پیدا کیا مینے تجکو پہلے اس سے اور تھا تو کچھ [illegible]
کے بعد ظہور مین آویگا **آیت** قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً یعنی کہا خداوند واسطے میرے کوئی علامت کر اوسکے
ساتھ قرب وقوع اس واقعہ کا معلوم ہووے **آیت** قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝
یعنی خطاب آیا کہ نشانی اسکے یہہ ہی کہ تین رات دن تو نہ بول سکیگا باوجود تندرستی اور صحت کے
قادر ہوگا **آیت** فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْہِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا پس نکلا اوپر قوم اپنی کے محراب سے
پس اشارت کی طرف اونکے کہہ تسبیح کرو صبح کو اور شام کو روایت کرتے ہین کہ اوسیوقت زبان حضرت زکریا کی
موتہہ مین اتنی بڑہی اور بند ہوگئی کہ بلا تیکو مجال نرہی جب تین روز گذر گئے تو بحال خود ہوئی اور بعد از
مدت حمل کے حضرت یحیی پیدا ہوئے اور لڑکپن سے ٹاٹ کا لباس پہن کر احبار کے ساتھ عبادت مین بطریق
ریاضت موافقت کیا کرتے تھے اور ٹاٹ اسواسطے پہنتے تھے کہ نرم کپڑے سے اونکے بدنکو راحت نہ حاصل ہووے
کہ حظ بدن اور لذت نفس سی ہے ایکدن حضرت یحیی نے اپنی والدہ کی درخواست سے جامہ پشمین پہن لیا کہ
اسکے بدن مین ٹاٹ سے سوراخ سوراخ سے ہوگئی تھے وحی آئی کہ اے یحیی دنیا کو ہمپر تونے اختیار کیا
حضرت یحیی روئے اور پہر ٹاٹ پہن لیا اور نہایت زہد مین کوشش کرنے لگے اور باوجود صغارت سن کے
ربانی تعلیم احکام دینی بقوت تمام کرتے اور فرمان برداری والدین مین بہت مصروف رہتے تھے چنانچہ خدا تعالی نے

سورہ مریم مین فرمایا ہے آیت یا یحیی خذ الکتاب بقوة واتیناہ الحکم صبیا وحنانا من لدنا وزکوۃ وکان تقیا وبرا بوالدیہ ولم یکن جبارا
عصیا وسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا ۔ یعنی اے یحیی پکڑ کتاب کو ساتھہ قوۃ کے اور دیا ہمنے اوسکو حکم لڑکا پن ہی اور دی مہربانی
اپنی طرف سے اور پاکیزگی اور تھا پرہیزگار اور خوش سلوک ساتھہ ماں باپ اپنی کے اور نہ تھا سرکش نافرمان اور سلام ہے اوپر اوسکے
جسدن پیدا ہوا اور جسدن موا اور جسدن اوٹھیگا زندہ ہوکر ۔ اور روایت مین آیا ہے کہ ایکدن محلہ کے لڑکون نے انکو تین برس کی
عمر مین کہا اے یحیی آؤ تا کھیلین اور بازی کرین حضرت یحیی نے کہا ما للعب خلقنا یعنے واسطے بازی کے نہین پیدا کیے
گئے اور حضرت یحیی خوف حق تعالی سے ہمیشہ رویا کرتے تھے تفسیر بحر المواج مین لکھا ہے کہ اتنا روئے تھے
کہ پوست اور گوشت انکے رخسارونکا آنسوؤنکے بہنے کی شدت سے گھس گیا تھا بلکہ گل گیا تھا اور دانت اونکے باہر ہوکر دکھائی
دینے لگا تھا انکی ماں چھپانیکے واسطے انکے رخسارون پر نمدہ کا ٹکڑا رکھدیتی تھین اور وہ بسبب اشک کے نہ ٹھہرتا تھا اور گر گر پڑتا تھا
القصہ جب بنی اسرائیل حضرت زکریا کی خدمت مین آکر حضرت یحیی نہوتے تو حضرت وعظ کہتے تھے اور ڈرتے کہ ایسا نہو کہ
یحیی آجاوین کہ وہ خود ہمیشہ ترس خدای تعالی سے روتا ہے مبادا کوئی کلام خوفناک سنی کہ موجب زیادتی غم اور درد
والم اوسکا ہووے اور اوس سے بھی حال اوسکا زار تر ہو جاوے ایکدن بنی اسرائیل جمع تھے اور حضرت
یحیی ایک کونے مین بیٹھے ہوئے تھے حضرت زکریا کو گمان ہوا کہ وہ یہان نہین ہے دوزخ کے شدائد اور سختی
بیان کرنے لگے جب حضرت یحیی نے اس کلام کو سنا جنگل کی طرف بھاگے اور پہاڑ پر جاکر رونے لگے انکی ماں انکو
ڈھونڈھتی پھرتی تھین اور انکو کسی جاے نہ دیکھتی تھین ایک دن ایک چرواہے نے کہا اور نشان دیا کہ
ونکو پہاڑ پر پھرتا ہے اور رات کو فلانے غار مین جاکر چھپ رہتا ہے وہ اوس غار کے پاس
جاکر بیٹھ رہین رات کے وقت کہ حضرت یحیی پہونچے جب اپنی ماں کو دیکھا چاہا کہ بھاگین اونہون نے اپنی
چھاتیان ننگی کر کے انکو دکھائین اور انسے درخواست کی کہ ایک ساعت رونے سے باز رہو کہا اے ماں مین
کیونکر نہ روؤن کہ ایسی دوزخ ہمارے رہگذر مین واقع ہو گی اور سبکو اوسپر راہ چلنی پڑیگی آخر وہ بالحاح بسیار
انکو گھر مین لائین پس حضرت یحیی مسجد مین جاکر عبادت مین مشغول ہوئے اور اوسوقت مین حضرت یحیی سات برس
کے تھے اور بعضے احوال عالم حیات حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہم السلام کے حضرت مریم اور حضرت عیسی علیہ السلام کے
قصہ مین ذکر کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالی ۔

فصل دوسری

ذکر شہادت حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام بدست کفار

ناہنجار ــ القصہ ایک مدت کے بعد بنی اسرائیل نے فساد شروع کیا ہر چند حضرت زکریا انکو پند و نصیحت کرتے لیکن کچھ اثر
نہ ہوتا تھا تا آنکہ ایک دن انکو تنہا پا کر انکے مارنیکا قصد کیا حضرت زکریا وہان سے بھاگے اور یہ بدبخت انکے پیچھے
روانہ ہوئے حضرت ایک درخت کے پاس پہونچے درخت گویا ہوا کہ اے زکریا مجھ مین آجا اور شگافتہ ہوا حضرت
اوسمین در آئے اور یہ مردود جب اوس درخت کے پاس پہونچے اور حضرت کو نہ دیکھا متحیر ہوئے شیطان ملعون
نے کہا زکریا اس درخت مین ہے اور یہ اوسکے ازار کا تاگا باہر رہگیا ہے آرہ لاؤ اور درخت کو سر سے بیچ تک
دو ٹکڑے کرو وہ قوم آرہ لائے اور اوس درخت کو سر سے چیرنا شروع کیا جب آرہ سر مبارک
زکریا پر پہونچا ایک آہ کھینچی وحی آئی کہ اے زکریا اگر دوبارہ آہ کریگا تو تیرا نام دیوان پیغمبرون سے محو
کر دونگا سنجانا تو نے کہ پناہ تمام عالم مین ہون اس درخت سے تو نے کسواسطے پناہ پکڑی اب اس
بلا مین صبر کر حضرت زکریا نے دم نمارا تا آنکہ جان پاک تن مبارک سے جدا ہوگئی ــ اور بستان فقیہ مین لکھا
ہے کہ بقول کعب الاحبار عمر حضرت زکریا کی تین سو برس کی تھی ــ روایت ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے
اپنی عمر مین کسی عورت کو نچھا ا اور کار عصمت اس مرتبہ پر پہونچایا کہ ہرگز کوئی معصیت الٰہی سرزد نہوئی بلکہ
کبھی خاطر مین بھی نلائے اور دل زندہ اتنے تھے کہ کبھی عظمت سے غافل ہوتے تھے نقل ہے کہ ملکہ نام
زن بادشاہ بنی اسرائیل تھی کہ شوہر اول سے اوسکی بیٹی تھی نہایت حسینہ اور جمیلہ اور ناکتخدا اسی ملکہ
نے اپنی بیٹی کی سن کے ہوکر کیا اس بات کا کہ مبادا بادشاہ کسی عورت جوان بیگانہ سے تزویج کرے اور میرے قدر
و منزلت مین تفاوت پڑے اسنے اچھا تھا چاہا کہ اوس لڑکیکو اپنی شوہر کی جورو کرے اور اس امر کو حضرت یحییٰ سے
پوچھا آپ نے کہا یہ جائز نہیں ہے وہ عورت اپر خفا ہوئی اور بادشاہ کے پاس جا کر تمام حقیقت بیان کی چونکہ بادشاہ بھی خلاف مرضی تھا
اور انکو نارد کہنے سے اوسنے اپنا نقصان سمجھا حکم کیا کہ حضرت یحییٰ کو گھر مین سے داڑھی پکڑ کر کشان کشان مجلس سیاست مین لے او جب یحال حضرت یحییٰ
کو بادشاہ کے پاس لیچلے حضرت جبرئیل علیہ السلام پہونچے اور کہا اے یحییٰ اگر تو چاہے تو باعجاز الٰہی زمین کو اٹھا لیجاؤن اور انکو ہلاک کرون
حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا اے جبرئیل آیا میرے مقدر مین ہے کہ یہ لوگ مار ڈالین گے کہا ہان حضرت یحییٰ نے کہا بقضائے خدا تعالیٰ
راضی ہون ــ القصہ انھون نے سر مبارک حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تن نازنین سے جدا کیا حضرت سر بریدہ کہتے تھے کہ جورو کی بیٹی
کو جورو کرنا نچاہیئے ولیکن اسپر بھی اوس کم بخت نے اوس لڑکیکو اپنی شوہر کو دیا اور ایک کام کے واسطے گھر کے گوشہ پر آئی

اوسی وقت ایک ہوا چلی اور اوسکو لیکر ایک جنگل مین ڈالدیا وہان ایک شیر پیدا ہوا اوسنے اوسکو لیکر پارہ پارہ کر ڈالا اور وہ
بادشاہ لعین اور اوسکی قوم بہی ہلاک ہوگئی اور صاحب عالم اور بعضے مورخون نے روایت کی ہے کہ بیت المقدس کا
بادشاہ حضرت یحیی علیہ السلام کو گرامی رکہتا تہا۔ اتفاقاً اوس بادشاہ کو اپنی جورو کی بیٹی کے ساتہہ یا اپنی بہائی کی بیٹی کے
ساتہہ میل تمام اور خواہش بالا کلام پیدا ہوئی چاہا کہ اپنی جورو اوس لڑکی کو کرے حضرت یحیی نے اوسکو منع کیا
اوس دختر بد اختر نے بادشاہ کو اپنی اوپر فریفتہ کرکے اتنا ورغلایا کہ اوسنے حضرت یحیی کو مار ڈالا حضرت یحیی سر بریدہ
آواز دیتے تہے کہ یہہ عورت اوپر تیرے حلال نہین ہے اوس ملعون نے پہر بہی اوس عورت کو اپنی جورو بنایا۔ پہر خون
سر مبارک حضرت یحیی کا ہمیشہ جوش مین آیا کیا اور یہہ تمام جہان مین داستان ہوئی علما نے کہا جب تک کہ اسکے
کشندونکا خون نگریگا اسکا خون قرار نہین پکڑیگا جب یہہ خبر زمانہ کے بادشاہ کو پہنچی بیت المقدس پر مع لشکر آیا
اور بنی اسرائیل مین سے ستر ہزار آدمیونکو مار کر اونکا خون اوس خون پر ڈالا تب بہی خون جوش مین آیا کیا جب
اوسکے کشندونکو کہ وہ بادشاہ اور اوسکی جورو تہی مارا اور اونکا خون اوسپر گرایا تب حضرت یحیی کے خون نے
قرار پکڑا۔ بستان فقیہ مین لکہا ہی کہ عمر حضرت یحیی کی چہتیس برس کی تہی اور تربت انکی جامع دمشق مین ہے

باب انیسوان احوال حضرت عیسی علیہ السلام بن مریم بنت عمران بن ماثان مین اور اسی باب مین ہے ذکر حنظلہ الصادق اور قصہ اصحاب کہف اور ذکر برصیصا اور ذکر جریج راہب اور ذکر اصحاب اخدود اور ذکر جرجیس پیغمبر اور ذکر شمعون صفا اور احوال سلطنت اسکندر رومی اور اس باب مین بارہ فصل ہین

فصل پہلی مناقب حضرت مریم اور ولادت حضرت عیسی علیہ السلام مین

تفسیر انوار التنزیل مین بیچ تفسیر قولہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ وَنُوحًا وَّاٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۝ ذُرِّیَّۃً بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ تحقیق
اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو اوپر عالمون کے اولاد مین بعضے اونکے
بعضون سے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ لکہا ہے کہ حضرت مریم سترہ یا اٹہارہ پشت سے ساتہہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کے پہنچتی ہین اور اور تفسیرون سے نقل ہے کہ حضرت مریم کے مان ایک عورت زاہدہ
بنی اسرائیل مین سے حنہ نام حضرت زکریا کے زمانہ مین تہین اور باپ انکا عمران بن ماثان تہا اور ایک بیٹی اشباع
نام حضرت مریم سے بڑی حضرت زکریا کے گہر مین تہی اور یہہ عمران اوس عمران والد بزرگوار حضرت موسی علیہ السلام

کے سواے ہے اور درمیان ان دونون عمرانون کے ایک ہزار نوسو برس کا فاصلہ تہا ایکدن حنہ حالت بڑہاپی مین زیر سایہ
درخت بیٹھی تہی کہ نظر اسکی آشیانہ ایک جانور پرندپر پڑی اور دیکہا کہ اوس جانور نے پوست بیضہ منقار سے توڑا اور
بچہ اوس سے پیدا ہوا انکو مشاہدہ اس حال سے آرزوے تولد فرزند کی ہوئی چنانچہ انہون نے درگاہ خالق کائنات
اور بارگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اور اوسی ساعت مستجاب ہوئی اور اوسیوقت حیض منقطعہ سابقہ پہر جاری ہوا
اور ہرگاہ حالت طہور مین پہر اپنی خاوند کے ساتہ جمع ہوئین انکو حمل رہا اور بہنگام ظہور آثار اوسکے انہون نے
جناب باری مین نذر کی کہ ہرگاہ مجہسے اولاد ہوگی تو اوسکو مخصوص خدمت بیت المقدس کے واسطے مقرر کرونگی اور کچہ
اوس سے کار دنیوی نلونگی کما قال اللہ تعالی اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا
فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٭ جسوقت کہا بی بی عمران کی نے اے پروردگار میرے تحقیق مینے نذر کیا واسطے
تیرے جو کچہ بیچ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا ہوا پس قبول کر مجہسے تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ٭ اور سبب اسکا
یہہ لکہا ہے کہ اوس زمانہ مین مسجد بیت المقدس کی خدمت بزرگ جانتے تھے اور فرزندونکو اس کار کے واسطے
نذر کرتے تہے اور انکی شریعت مین فرزندون پر والدین کی اطاعت ایسی نذرون مین فرض تہی - اور بحر المواج
مین لکہا ہے کہ وہ فرزند بعد بالغ ہونیکے بیچ بجا لانے اس امر کے مختار ہوتا تہا اگر چاہتا تہا خدمت بیت المقدس پر ثابت
رہتا تہا یا اوس امر خیر سے باز رہکر اپنی اختیار سے عمل دنیا کے ساتہ کرتا رہوتا تہا - بعد نذر حنہ سے انکے شوہر عمران نے
کہا کہ وای او پر تیرے یہہ تو نے کیا کیا شاید تیرے شکم سے بیٹی پیدا ہووے اور خدمت مسجد کو مناسب نہووے
اوسوقت زبان حنہ پر بے اختیار جاری ہوا کہ قبول کر خدایا مجہسے جو کچہ کہ نذر کیا مینے اور اوسکو توفیق دے کہ تیری خدمت
مین کوشش کرے قولہ تعالی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ
وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا یعنی پس جنا اوسکو کہا
اے پروردگار میرے تحقیق مینے جنا اوسکو لڑکی اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچہ جنا اور نہین مرد مانند اوس عورت کے
اور مینے نام رکہا اوس کا مریم اور تحقیق مینے پناہ دی اوسکو ساتہ تیرے اور اولاد اوسکیکو شیطان راندے ہوے سے
پس قبول کیا اوسکو رب اوسکے نے ساتہ قبول اچہی کے اور اوگایا اوسکو اوگانا اچہا - القصہ جب حنہ جنی اور
حضرت مریم پیدا ہوئین تو نام انکا مریم رکہا اور مریم بلغت عبرانی مین عابدہ کو کہتے ہین یا معنی امۃ اللہ کے ہین یعنی کنیز خدا

روایت کرتے ہین کہ اوس زمانہ مین چار ہزار مرد خدمت بیت المقدس پہ مقرر رہتے اور جاروب کشی اور نگاہ کرداری اور
شمعدادو مرمت اور محافظت مین اوسکی اہتمام کرتے تہے کسیکا نام یہی بحانا اور نام حضرت مریم اس باب مین
مشہور آفاق ہوا اور تاقیام قیامت رہیگا غرضکہ انکی مان بعداز ولادت انکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد بیت المقدس
مین لائی اور وہان حضرت زکریا ع اور تمامی علماء بنی اسرائیل بیٹہے ہوئے تہے حضرت مریم کی مان نے کہا لو اس
نذرکی ہوئی لڑکی کو کہ خدا تعالی کی نذر ہی ان سب نے قبول پہ رغبت کی کسواسطے کہ یہ نسل بزرگان بنی اسرائیل سی تہی
حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکی کفالت کے واسطے سزاوار تر ہون کہ اسکی خالہ میرے گہر مین ہے
اور بعضے روایت کرتے ہین کہ انکی بہن حضرت زکریا علیہ السلام کے گہر مین تہین بہرکیف اور خدام راضی نہوتے تہے
اسپر اور اس امر مین اختلاف تہا تا آنکہ قرعہ پہ یکا اسطرح سے کہ اپنی قلمین کہ جنسے توریت لکہتی تہے ندی مین پانیکی ڈالدین
اور یہہ شرط کی کہ جسکا قلم پانی پر تیرآوے وہ انکی تربیت کرے اور یہہ ستائیس آدمی تہی بروایت معالم التنزیل و مدارک
یا اونیس آدمی بروایت معالم التنزیل اتفاقا حضرت زکریا کا قلم برروے آب تیرا اور اونکی قلمین ڈوب گئین
چنانچہ یہہ اونکو اپنی گہر مین لیگئے اور دودہ پلانیکو واسطے ایک دایہ مامور کی اور ہرگاہ حد بلوغ کو پہنچین تو انکو مسجد مین
لاکر ایک اونچی سی کوٹہڑی مین کہ اوسپر بدون سیڑہی کے کوئی نچڑہ سکتا تہا رکہا۔ اور جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت
مریم کے احوال کی غمخوارگی کرکے انکے پاس سے جاتی تہے تو کوٹہڑی کے دروازہ کو اور ایک روایت سے سات دروازون
کوٹہڑی کو قفل سے محکم کردیتے تہے اور کنجی اپنی پاس رکہتی تہے اور بعضے روایت کرتے ہین کہ جسوقت حضرت مریم کو
حضرت زکریا علیہ السلام کے سپرد کیا تہا اوسیوقت مسجد کی کوٹہڑی مین رکہا تہا اور انہون نے کسیکی چہاتی موہنہ مین
نہین لی اور نہ کسیکا دودہ پیا۔ بلکہ اللہ تعالی انکی روزی غیب سے بہیجتا تہا تفسیر جلالین اور تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے
کہ حضرت مریم ایکدن کی غذا سی ایک سال کی نشو و نما پکڑتی تہین اور بہر تقدیر جب حضرت زکریا علیہ السلام غرفہ مین
جاتے تہے غیر موسم کا میوہ یعنی تابستانی زمستان مین اور زمستانی تابستان مین انکے پاس پاتی تہے قولہ تعالی
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا یعنے اور سونپ دیا اوسکو زکریا کو جب جاتا اوسپر اوسکے
زکریا محراب مین پاتا نزدیک اوسکے رزق۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے چند نوبت یہہ صورت شاہدہ کی آیت
قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا کہا اے مریم تیرے پاس یہہ غیر رت کا میوہ کہانسی آتا ہے آیت قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ یعنی انہون نے کہا یہ رزق کہ تم دیکھتے ہو خدا پہنچاتا ہی کہ وہ رزاق مطلق روزی دیتا ہی
جسکو کہ چاہتا ہے بے حساب۔ کہتی ہین کہ جب حضرت زکریا نے غیر وقت میوہ تازہ دیکھا باوجود کلان سالی کے
اندروی طمع دہین اپنی زبان پہ دعا گویا کی آیت هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ
سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ یعنی اوس جگہہ پکارا زکریا نے پروردگار اپنی کو کہا اے پروردگار میرے ڈالدے واسطے میرے نزدیک اپنی سے
اولاد پاکیزہ تحقیق تو سننے والا ہی دعا کا۔ اور خداتعالی نے حضرت یحیی کو عطا فرمایا چنانچہ اسکے قصہ مین بیان ہوا۔ القصہ
جب حضرت مریم نو برس کی ہوئین بانواع عبادات تمام اوس مسجد کے عالمون پر غالب آئین اور مدام اوسی مسجد مین
رہا کین۔ تفسیر تیسیر اور انوار التنزیل اور بحر المواجین بیچ سورۂ آل عمران کے لکھا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے
حضرت مریم کو نجاست حیض و نفاس سے پاک فرمایا تھا قولہ تعالی وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ
وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝ اور جس وقت کہا فرشتون نے
ای مریم تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجکو اور پر عورتون عالمون کے ای مریم فرمان برداری کر واسطے پروردگار
اپنی کے اور سجدہ کیا کر ساتھہ رکوع کرنیوالون کے آیت ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ
أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ یعنی یہ خبر غیب کی سے ہی وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف
تیرے اور نہ تہا تو پاس اونکے جبکہ ڈالتے تہے قلمون اپنی کو کون اونمین سے پالی مریم کو اور نہ تہا تو پاس اونکے
جب جہگڑتے تہے اور تفسیر مواہب علیہ مین بیچ سورہ مریم کے لکہا ہے کہ درحالت عذر حضرت مریم اپنی خالہ کے گہر جاتین
اور بعد پاک ہونیکے پہر مسجد مین چلی آتی تہین اور انوار التنزیل مین مسطور ہے کہ جب حضرت مریم دس یا گیارہ
برس کی ہوئین تو اپنی خالہ کے گہر آتین اور معالم مین لکہا ہے کہ بیس برس کی یا تیرہ برس کی عمر مین حضرت
غسل کی محتاج ہوئین ایک جانب پردہ کے نیچے جانب شرقی بیت المقدس مین یا اپنی ہمشیرہ اشباع کے
گہر مین موسم جاڑی مین غسل کیا اور وہ مکان آفتاب رو یہ تہا کما قال اللہ تعالی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ
إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ یعنی اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جدا ہوئی اپنے لوگون
سے مکان شرقی مین پس پکڑا اوسنے اوسے پردہ پس بہیجا ہمنے طرف اوسکے روح اپنی کو پس صورت پکڑ لی

واسطے اوسکے آدمی تندرست کی کہنے لگی مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ رحمان کے تجھسے اگر ہی تو پرہیزگار ✤ اور معالم التنزیل مین
مذکور ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ اس جہت سے نصاری نے مشرق کو اپنا قبلہ مقرر کیا ہے
القصہ جب حضرت مریم کو بعد نہانے اور کپڑے پہننے کے حضرت جبرئیل علیہ السلام بصورت ایک مرد سادہ عذار نیکو دیدار دکھائی دیے
خاطر مین مریم کی ایک کا دغدغہ پیدا ہوا اور یہہ ڈرین اور کہا پناہ مانگتی ہون مین تیرے شر سے ساتھ خدا کے حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے جب انکو مضطرب مشاہدہ کیا **آیت** قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ اَنّٰى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي
بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا ۝ یعنے کہنے لگے
سواے اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون پروردگار تیرے کا تو کہ بخش جاؤن تجھکو لڑکا پاکیزہ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا
اور نہین ہاتھ لگایا مجھکو کسی آدمی نے اور نہین ہین بدکار کہا اسیطرح کہا پروردگار تیرے نے وہ اوپر میرے آسان ہے
اور تو کہ کرین ہم نشانی واسطے لوگون کے اور مہربانی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا ✤ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے حضرت مریم کے قریب آنکر دور سے آستین یا گریبان یا دامان مین پہونکا کہ اوسکا اثر حضرت مریم کے شکم مین
پہنچا اور حضرت مریم اوسی دم حاملہ ہوگئین تفسیر بحر المواج مین مذکور ہے کہ حضرت زکریا بدستور عادت حضرت مریم کے
پاس آتے تھے ایکمرتبہ بسبب ہٹ جانے چادر کے اثر حمل بزرگی شکم سے انکی مشاہدہ کیا یہہ بدرجہ غایت بدنامی و تہمت
سے خوفناک ہوگئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ مریم حاملہ ہے یہہ کیا بلا ہوئی اوسنے کہا یہہ مریم وہ مریم نہو وے
جو ہمنے سنا تہا کہ عیسی علیہ السلام جس سے بغیر باپ کے پیدا ہوگا یہہ تین چھوڑدو اور اوسکو میرے پاس لے آؤ جب
حضرت مریم انکے گہر مین آئین تو حضرت زکریا کی بی بی کو جو حضرت یحیی کا حمل تہا اوسنے کہا جو فرزند کہ میرے پیٹ مین
ہے اوسنے تیرے فرزند کو کہ تیرے پیٹ مین ہے سجدہ کیا اور تواضع بجالایا تو سب عورتون مین بہتر ہے اور حمل تیرا
بہتر ہے حملون کا ہے پہر حضرت زکریا کی بی بی نے معاملہ اپنی حمل کو کہ انکے حمل کے ساتھ ہوا تہا ظاہر کیا اور
روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ اول جس کسی نے کہ حمل مریم سے اطلاع پائی یوسف نجار انکی خالہ کا بیٹا تہا کہ مسجد
بیت المقدس مین عبادت کیا کرتا تہا اور کبہی کبہی حضرت مریم کی خدمت مین حاضر ہوکر پردہ کے باہر سے انکے
ساتھ کلام کرتا تہا جب یوسف نے حال مریم کی اطلاع پائی نہایت حزین و اندوہناک ہوا ایکدن انسے کہا کہ مجھکو تیرے زہد و
تقوی مین اشتباہ واقع ہوا ہے چاہتا ہون کہ تجھسے معلوم کرون حضرت مریم نے اجازت دی یوسف نے پوچھا کوئی

زراعت بے تخم اور تخم بے زراعت ہوتی ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ اگر تو کہتا ہے کہ خدا تعالی نے اول زراعت پیدا کی
بے تخم ہوئے اور اگر کہے کہ پہلے بذر پیدا کیا تو وہ بدون زرع کے موجود ہوا اور کہے کہ دونوں ساتھ ہی پیدا کیے ہیں تو کوئی ایک دوسرے
سے حاصل نہیں ہوا پھر یوسف نے پوچھا کہ کوئی درخت بے آب نشو ونما پاتی ہے حضرت مریم نے کہا کہ اول خدا تعالی نے
درخت کو پیدا کیا ہے اور پھر پانی کو اوسکے حیات کا سبب گردانا ہے۔ المختصر کہ تیسری دفعہ یوسف نے باقی القصہ حضرت کی
اور کہا کوئی فرزند بے وجود پدر کے جہان میں آیا ہے حضرت مریم نے جواب دیا کہ ہاں بغیر مادر و پدر بھی کہ آدم و حوا تھے
کیسے تھے اور نہ مان یوسف نے تصدیق مریم کے قول کی کی اور کہا سوال بطریق حکمت کے تھا میں نے اپنی کلام سے استغفار
کیا اب میں یہ التماس کرتا ہوں کہ مجکو اپنے حمل کی حقیقت سے آگاہ کر حضرت مریم نے جواب دیا کہ مجکو اسطرح سے اللہ تعالی نے
خطاب فرمایا ہے آیت یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیہا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین
یعنی اے مریم تحقیق اللہ بشارت دیتا ہے تجکو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے نام اوسکا مسیح عیسی بیٹا مریم کا آبرو والا
بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور نزدیکیوں سے ۔ اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ جب حضرت مریم حاملہ ہوئیں شہر سے
باہر ایک پہاڑ میں کہ جانب شرق شہر ایلیا کے چھ کوس دور ہے چلی گئیں اور معالم میں لکھا ہے کہ نو مہینہ یا آٹھ مہینہ کے
بعد وضع حمل کیا اور کوئی آٹھوانہ بچہ زندہ نہیں رہا مگر حضرت عیسی یا چھ مہینہ میں ایک ساعت میں خلقت ہوئی اور
ایک ساعت میں صورت اور ایک ساعت میں وضع حمل یا یہ کہ حمل اور وضع ایک ساعت میں ہوا بہر حال جب وضع
حمل نزدیک پہنچا حضرت مریم کو ندا آئی کہ اس شہر سے باہر جا کہ اگر تیری قوم تجکو اس کیفیت سے دیکھے گی تو تیرے
فرزند کو مار ڈالیگی حضرت مریم نے قصد جانے کا کیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے انکو رہبری کی اور یوسف
نجار کے ساتھ بیت المقدس کے باہر آئیں اور روانہ ہوئیں دو فرسخ راہ طے کی تھی کہ ایک قریہ میں قراء شام میں
سے پہنچیں کہ اوسکو بیت اللحم کہتے ہیں اور بنا [illegible] اور انکو ایک درخت
خرمائے خشک دکھائی دیا اپنی پشت مبارک اوس درخت با [illegible] لگا کر کہنا شروع کیا کہ کاش کہ مجکو اس واقعہ سے پہلے
موت نہ آئی کہ کوئی مجکو نہ جانتا اب تمام احبار بیت المقدس جبکہ یہ سنتے ہیں کہ میں انکے امام کی بیٹی ہوں اور حضرت زکریا
علیہ السلام نے مجکو تربیت کیا ہے اور اب تک میری بکارت زایل نہیں ہوئی اور کسیکو میں نے خاوند نہیں کیا اب فرزند
اس امر کی خجالت سے میں حیران ہوں کہ کیا کروں اس اثنا میں باری تعالی نے فرشتوں کو مدد کا حکم دیا اس امر

کہ جو کہ حضرت مریم کے پیٹ سے ایک فرزند مثل ماہ تاباں انسے پیدا ہوا اور وہ درخت خرما سبز ہو گیا اور ایکبارگی بارور ہو گیا باوجودیکہ
موسم سرما تھا اور اوسکے نیچے ایک چشمہ آب رواں ہوا اور سبزہ نے ظہور پکڑا پھر حضرت عیسی علیہ السلام نے یا حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے آواز دی کہ ای مریم اندوہگین مت ہو اور مرگ کی تمنا مت کر اور ہلا اس درخت خرما کو تا گرین خرمای
تر و تازہ اور کہا تو نے اندانوں اور پی تو لیل و نہار آب خوشگوار اور طہارت کر مدارک مین لکہا ہی کہ جب سے رطب
کہانی زچہ کو سنت ہوئی اور کہتے ہین کہ کوئی چیز بہتر رطب سے زچہ کو اور بہتر عسل سے مریض کو نہین ہی پھر حق تعالی نے
فرشتون کو بہیجا کہ انہون نے حضرت عیسی کو نہلایا اور حریر بہشتی مین لپیٹ کر حضرت مریم کی گود مین دیا اور کہا اگر کوئی تجہسے
پوچہے کہ یہ فرزند کیسا ہی تو کہنا کہ مینے واسطے خدا روزہ نذر کیا ہے کہ آج کسی آدمی سے کلام نکرون اور حق تعالی کے ساتھ مناجات
مین مشغول ہون اور اوس زمانہ مین انکا روزہ ترک کلام وطعام ہوتا تہا اور اس قدر واسطے اخبار کے روا تہا باشارہ اس سے
خبر دی چنانچہ بالتفصیل خدا تعالی فرماتا ہے قال اللہ تعالی فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ
قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ
النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ
أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا یعنے جا پڑی ساتہ اوسکے کسی مکان دور مین پس لے آیا اوسکو درد زہ طرف تنہ درخت خرما کے
کہا ای کاش کہ مین مر گئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بہولی بسری پس پکارا اوسکو نیچے اوسکے سے یہ کہ مت غم کہا تحقیق کر دیا
ہے پروردگار تیرے نے نیچے تیرے چشمہ اور ہلا طرف اپنی تنہ درخت کہجور کے کو ڈالیگا وہ اوپر تیرے کہجور تر و تازہ پس کہا
اور پی اور ٹہنڈا رکہ آنکہ پس اگر دیکہے تو آدمیون مین سے کسیکو پس کہہ تحقیق مینے نذر کیا ہے واسطے باریتعالی کے روزہ پس
ہرگز نہ بولونگی آجکے دن کسی آدمی سے **فصل دوسری** حضرت عیسیؑ کی رسالت اور ذکر بعضے معجزون مین مواہب
علیہ مین بیچ سورہ مریم کے لکہا ہے کہ جب اہل مسجد نے اوس دن انکو محراب مین نپایا انکے ڈہونڈہنے مین مصروف ہوئے
ہر جگہ تلاش کرتے تھے اور ہر کسی سے پوچہتے تھے کسی نے نشان دیا کہ فلان جگہ دیکہا ہی یہ وہان گئے قوله تعالى فَأَتَتْ
بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا فَأَشَارَتْ
إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ
وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

اُمُوتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۔ یعنی پس آئی ساتھ اوسکے قوم اپنی مین گود مین لیے ہوئے اوسکو کہنی لگے ای مریم تحقیق لائی تو ایک
چیز عجیب ای بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا آدمی برائی کا اور نہ تھی مان تیری بدکار پس اشارت کی طرف اوسکے کہا اونہون نے
کیونکر کلام کرین ہم اوس شخص سے کہ ہے بیچ گود کے لڑکا کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون دی ہی مجھکو کتاب اور کیا ہے مجھکو نبی
اور کیا ہے مجھکو برکت والا جہان ہوؤن مین اور حکم کیا ہے مجکو ساتھ نماز کے اور زکوۃ کے جبتک رہون مین جیتا اور خوش سلوک ساتھ
مان اپنی کے اور نہین کیا مجکو سرکش بدبخت اور سلامتی ہے اوپر میرے جسدن پیدا ہوا مین اور جسدن مرونگا مین اور جسدن اوٹھونگا
زندہ ہوکر ۔ القصہ جب حضرت مریم نے انکو دیکھا حضرت عیسیٰ ع کو اوٹھا کر انکی طرف متوجہ ہوئین پھر واسطے کہ انکی نظر حضرت
مریم پر پڑی کہا ای مریم تو عجب چیز لائی اور کہا ای خواہر ہارون ۔ کہتی ہین حضرت مریم کا ایک بھائی تھا ہارون نام یا ایک
مرد ہارون صالح تھا بنی اسرائیل مین سے کہ مثل اوسکے صلاح اور زہد مین کوئی نہ تھا ۔ معالم مین لکھا ہے کہ اس نام کے لوگ
قوم بنی اسرائیل مین بہت سے تھے چنانچہ اوسکی وفات کے دن چالیس ہزار ہارون سوا اسکے اور آدمیون کے شریک نماز جنازہ
اوسکی ہوئی تھے ۔ یا ہارون ایک فاسق تھا کہ ضرب المثل اہل فسق کا ہوتا تھا پس کہا انھون نے ای مثل ہارون زناکار
اور صفور مین یا ہے کہ مانند اوسکے فسق و فجور مین تیرا باپ عمران بد نہ تھا بلکہ تھا امام مسجد اقصیٰ اور اشراف احبار سے
اور نہ تھی مان تیری حنہ زناکار ۔ تو یہ بچہ اس مان باپ سے کیونکر پیدا ہوا کہان سے لائی حضرت مریم نے حضرت عیسیٰ
کی طرف اشارت کی کہ اس سے کلام کرو اور جواب سنو انہون نے کہا ہم اس سے کیونکر کلام کرین کہ یہ لڑکا قابل
گہوارہ کے اور قسم خطاب اور قدرت جواب نہین رکھتا ہے کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کلام انکا سنا پستان
مادر کہ منہ مین تھی چھوڑ دی اور بزبان فصیح اور بیان صحیح جواب دیا کہ مین بندہ خدا ہون دی مجھکو ایک
کتاب یعنی ازل مین حکم کیا ہے کہ انجیل مجھکو عطا کریگا امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تعلیم
کی ہے مجکو انجیل مان کے پیٹ مین اور کیا مجکو پیغمبر کہتی ہین اوس حال مین حضرت عیسیٰ پیغمبر تھے اور کلام کرنا انکا
معجزہ تھا ۔ اور مدارک مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوس شکم مین ایکدن یا چالیس دن کے تھے اور کہا
کر دیا اللہ تعالیٰ نے مجکو بابرکت اور نفع بخش [illegible] کہ ہون اور حکم کیا مجکو ساتھ بپا کرنے نماز کے اور دینی زکوۃ
کے جبتک زندہ رہونگا اور کیا مجکو نیکوکار [illegible] اور نہ کیا مجھکو گردنکش کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون
اور [illegible] جب اونہون نے [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشاہدہ کیا ظہور قدرت حق سبحانہ

مین حیران رہے تفسیر بحر المواج مین بیچ سورۂ آل عمران کے مذکور ہے کہ بعد ازین حضرت عیسی علیہ السلام سے کلام کیا تا آنکہ اوس لڑکون
کی عمر کو کہ بولتے ہین پہنچے اور بعد تیس برس کے وحی بنا بر تبلیغ شرائع اور احکام دین نازل ہوئی کہ معنی آیت ویکلم الناس فی المھد
یعنے اور باتین کریگا لوگون سے بیچ جھولے کے پتا اسی سے عبارت ہے اور روایت ہے کہ اول انبیائے بنی اسرائیل مین
سے حضرت یوسف ؑ ابن یعقوب تھے اور آخر حضرت عیسیٰ ابن مریم اور بعضے روایت کرتے ہین کہ یہود حضرت عیسی علیہ السلام کے
سامنے آتے تھے اور حضرت جبکہ گہوارہ مین توریت پڑھا کرتے تھے اور بیٹھتے تھے اور انکے ساتھ کلام کرتے تھے اور بحر المواج
مین بیچ سورہ مذکور کے تحت آیت ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل یعنے اور سکھاویگا اوسکو لکھنا اور حکمت اور
توریت اور انجیل ہے یہہ بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین کوئی اونسے خوبتر خوشنویس نہ تھا اور کسیکو کوئی اوس کا
اونسے بہتر نہ آتا تھا اور روایت کیا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کو معلم کے پاس لائے معلم نے کہا کہو بسم حضرت عیسی علیہ السلام
نے کہا بسم اللہ معلم نے کہا الرحمن حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا الرحمن الرحیم جو کچھ کہ وہ معلم تعلیم کرتا تھا حضرت عیسیٰ ایک لفظ
جو اوسکے آگے ہوتا تھا بدون تعلیم زیادہ کہتے تھے جب اوسنے کہا کہو ابجد حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا معنے ابجد کیا ہین
معلم نے کہا مین نہین جانتا حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا الف علامت احدیت اوسکی کا ہے اور با اوسکی بزرگی اور بہا
دلالت کرتی ہے اور جیم اوسکے جلال سے کنایت ہی اور دال اوسکی دوام پر دال ہی معلم نے کہا جو شخص کہ مجھسے
عالم تر ہووے اوسکو کیونکر تعلیم کرون اور کیا سکھاؤن حضرت عیسی علیہ السلام کی مان نے کہا اگر تعلیم نہین کرتا اسکو گھر کو نہین
بیٹھا اور اپنی مجلس سے باہر نجانے دی حضرت عیسیٰ جب لڑکون مین بیٹھے جو کچھ کہ یہہ کہا کرتے تھے اور جو چیز کہ انکے مان باپ انکے واسطے
رکھہ چھوڑتے تھے حضرت بتا دیتے۔ مدارک مین لکھا ہے کہ اول جو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ ایمان لایا حضرت یحییٰ تھے
قولہ تعالی فلما احس عیسی منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ آمنا باللہ واشھد بانا مسلمون
ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین یعنے پس جب دیکھا عیسی علیہ السلام
نے اونسے کفر کہا کون ہین مدد دینے والے طرف اللہ کے کہا حواریون نے کہ ہم ہین مدد دینے والے اللہ کے ایمان لائے
ہم ساتھ اللہ کے اور تو گواہ رہ ساتھ اسکے کہ ہم مطیع ہین ای پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ اوس چیز کی کہ اوتاری
تو نے اور پیروی کی ہم نے رسول کی پس لکھ ہمکو ساتھ شاہدون کے اور مکر کیا اونہون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ
مکر کرنیوالا ہے مواہب علیہ مین لکھا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام نے باوجود کہ پیغمبری مرتبت آلہی بنی اسرائیل کو دعوت کرنی

بعد ازان اقرار بہ نبوت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قال سبحانہ وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ یعنی اور جسوقت کہ کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق مین رسول خدا کا ہون طرف تمہارے ماننے والا واسطے اوس چیز کے کہ آگے میرے ہی توریت سے اور خوش خبری دینے والا ساتھ اوس پیغمبر کے کہ آویگا پیچھے میرے نام اوسکا احمد ہی پس جب آیا اونکے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلون ظاہر کے کہا اونہون نے یہہ جادو ہی ظاہر مفسرین نے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام دنیا مین محمد کہا گیا اور فرشتون مین احمد اور لکہا ہے کہ پشم کا طاقیہ سر پہ اور جامہ پشمین در بر اور ایک عصا در دست بپیوستہ سیاحت کیا کرتے تہے اور جہان کہ رات ہوجاتی تہی وہین رہ پڑتے تہے ظلمت لیل سائبان اور زمین بستر اور پتہر تکیہ انکا ہوتے تہے اور غذا حضرت کی بناس پتی ہوتی تہی اور ہرگز بوجدان اور فقدان کسی چیز دنیا کی شادمان اور اندوہناک نہوتی تہی اور آبادی مین نان جوین کہاتے تہے اور زیادہ تر سیر کرتے تہے اور عورتون کے ساتھ مطلق اختلاط نفرماتے تہے اور ساتھ سونگہنی خوشبویون کے مائل نہوتے تہے اور درپے تحصیل قوت چاشت و شام نرہتے تہے اور جبکہ بتناول نان جوین مشغول ہوتے تو زمین پر رکہہ کر نوش کرتے تہے غرضکہ بطریق دنیاداران کے ماکل و مشارب وغیرہ مین رعایات تکلفات ہرگز منظور نظر حضرت کے نہوتی تہی اور اندک چیز پر جو ضروریات مین میسر ہوتی اوسی پر قناعت کرتے اور فرماتے کہ ہٰذَا لِمَنْ یَّمُوْتُ کَثِیْرٌ یعنی واسطے اوس شخص کے کہ مرجاویگا بہت ہی کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام زہد اور ترک دنیا مین درجہ اعلی رکہتے تہے کہ انکے پاس سوا ایک شانہ اور کوزے کے کچہہ نہ تہا اور ایک اور شخص کو دیکہا کہ اوک سے پانی پیتا ہی آپ نے کوزہ کو بہی پہینک دیا اور ایک اور شخص کو دیکہا کہ اپنی ہاتہہ سے ڈاڑہی سنوارتا ہی انہون نے شانہ بہی پہینک دیا اور بالکل نیست اپنی دامنگیر نکیا نقل ہی کہ حضرت ایک جماعت مومنین کے ساتھ صحرا مین چلے جاتے تہے ایک لومڑی اثنای راہ مین انکے روبرو آئی حضرت نے پوچہا اے روباہ تو کہان سے آتی ہی کہا اپنے گہر سے حضرت نے فرمایا لومڑی کا [illegible] ہی [illegible] مریم کا گہر نہین مومنین نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو ہم حضرت کے واسطے خانہ آدمیان بناوینگے [illegible] کہا مین گہر کیا کرونگا کہ اگر میری عمر دراز ہووے تو وہ خراب ہوویگا اور اگر وہ کوتاہ ہووے تو کوئی [illegible] اصحاب نے اس باب مین مبالغہ سے عرض کیا حضرت انکے ساتھ کنارہ دریا پر گئے اور کہا اگر [illegible] سکے

تو اس موج متلاطم پر گہر بناؤ اونہون نے عرض کیا کوئی بنا موج سے قائم نہین رہتی بلکہ موجود نہین ہو سکتی حضرت نے فرمایا نسبت دنیا
بآخرت اسیطرح پر ہی کہ دنیا ایک دریا ہے اسکی موجین آتی ہین اور آدمیونکو فریفتہ کرتی ہین اسمین گہر بنانا نہین چاہیے پہر ایک مرتبہ حواریین
نے حضرت سے التماس کیا کہ اگر حکم ہووے تو ہم کوئی مرکب حضرت کے واسطے پیدا کرین تا مشقت پیادہ روی سے حضرت
خلاصی پاوین کہا اوسکی قیمت دینی مین عاجز ہون اونہون نے عرض کیا ہے قیمت حاضر کرینگے چنانچہ وہ حضرت کے لیے
ایک مرکب خرید کر لائے اور آپ ایکدن اوسپر سوار ہوئے جب شام ہوئی تو خاطر شریف مین آب و دانہ اور علف مرکب کا
خلجان پیدا ہوا اوسکو اوسیوقت لانیوالونکو واپس کیا اور کہا مین بیزار ہون ایسی چیز سے کہ میرا دل اپنی طرف مشغول کرے
اور ایکدم یاد الہی سے باز رکہے اور روایت کرتے ہین کہ ایکدن تین شخصون کے ساتھ حضرت چلے جاتے تہے ناگاہ
دو خشت زرین اثنای راہ مین حضرت کی رفیقونکو نظر پڑین اونہون نے اوسکے تصرف پر میل کیا اور حضرت تو بہی نے اپنے
یارون سے مخالف ہوکر فرمایا کہ یہہ دو خشتین تمہاری ہلاکت کا موجب ہونگی بہتر ہی کہ اپنی طمع نکرو اور اگر تمکو بہت رغبت ہے
تو تم یہین ٹہر جاؤ مین ایک ضرورت رکہتا ہون تمہارے ہمراہ ٹہر نہین سکتا یہہ کہکر حضرت انکو چہوڑ کر آگے روانہ ہوئے جب انکی
نظر سے غائب ہوئے ایک اونمین سے کہانا لانیکے واسطے گیا اور ان دو شخصون نے باہم قرار دیا کہ جب رفیق سوم بازار سے
آوے تو اوسکو باتفاق مار ڈالا چاہیے تا ہم دونون اینٹون کی قسمت مساوی ہووے اور کسی اینٹ کو توڑنا نہ پڑے
اور یہہ تیسرا جو کہانا لانیوالا تہا خاطر مین بسبب افراط طمع کے یہہ مخطور رہا کہ اگر یہہ دو نو مر جاوین کسی حیلے سے تو یہہ دو خشت
زرین میرے ہاتہ آوین اور تقسیم کرنی نہ پڑین چنانچہ اس ارادہ پر جازم ہوکر اوسنے طعام مین زہر ملایا تا اس کہانیکے
کہاتے ہی وہ دونو مر جاوین۔ القصہ بعد از آنکہ اوس شخص نے بازار سے مراجعت کی اون دونون نے متفق ہوکر اوسکو
مار ڈالا پہر اوس کہانیکو خوشی سے زہر مار کیا بمجرد تناول طعام مسموم بسبب قوت سمیت راہی عالم آخرت ہوئے اور حضرت عیسی
علیہ السلام نے بعد از انفراغ مقصد اتفاقا اوس راہ سے معاودت کی اور اون اسیران تقدیر کو وہان مردہ پایا تو کہا
ہاکذا تصنع الدنیا باربابہا یعنی اسیطرح پیش آتی ہے دنیا ساتہ ارباب اپنی کے پہر حضرت نے بدلالت اونکی بفرمان رب جلیل بنی اسرائیل
کو دعوت کی اور کہا قال اللہ تعالی انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کہیئۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا
باذن اللہ و ابرئ الاکمہ والابرص و احیی الموتی باذن اللہ و انبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلک
لآیۃ لکم ان کنتم مؤمنین ۵ یعنی یہہ کہ تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس ساتہ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے کی طرف سے یہہ کہ بناتا ہون مین

علیہ السلام جو کہ حقیقت حال ہوتی تھی وہ بھی بیان کر دیتے تھے اور یہہ کافر پھر بھی ایمان نلاتے تھے۔ ارباب اخبار کہتے ہین کہ حضرت
عیسی علیہ السلام کے زمانہ مین ایک بادشاہ تہا ولایت نصیبین مین بغایت متکبر او جبار کہ حضرت نبوی اوسکے دعوت کر واسطے
مامور ہوئے جب حوالی بلدہ مین پہنچے حواریین مین سے مخاطب ہو کر کہا تم مین کون ہے کہ اس شہر مین جا کر ندا کرے کہ عیسی علیہ السلام
کہ بندہ او رسول خدا ہے اور کلمہ اوسکا بھی تمہاری طرف متوجہ ہوا ہے اونمین ایک شخص نے یعقوب نام کہا یا روح اللہ مین
جاتا ہون حضرت مسیح نے فرمایا کہ اے اول جو شخص کہ مجہسے ندا کریگا تو ہوگا بعد ازین ایک نے حواریون مین سے کہ اوسکو
توماں کہتے تہے مرافقت یعقوب کے واسطے التماس کیا حضرت عیسیٰؑ نے اوسکو بھی رخصت دی اور کہا اے توماں تقدیرا
مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو عنقریب کسی بلا مین گرفتار ہووے پہر شمعون نے کہا یا روح اللہ اگر اجازت ہو تو تیسرا مین بھی انکی عقب
جاؤن بشرطیکہ اگر ہنگام اضطرار حضرت کو اپنی فریادرسی کے واسطے طلب کرون تو نظر التفات دریغ نفرماوین۔ الغرض کہ یہہ بھی
مرخص ہوا او تینو شخص باہم روان ہوئے شمعون نے شہر کے باہر توقف کیا اور کہا تم دونو جاؤ اور جسطرح حضرت نے
فرمایا ہے بجا لاؤ اگر کوئی تمکو مکروہ پہنچیگا تو مین اوس باب مین کوئی تدبیر کرونگا اور انکے نصیبین مین پہنچنے سے پہلے
حدیث مسیح او مریم کو اعداء دین نے بالقبیح وجہ اوس شہر مین شہرت دی تھی یعقوب اور توماں نے شہر مین آکر آواز دی
کہ اَلَا اِنَّ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ وَعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَقَدْ جَاءَکُمْ یعنی اب عیسی روح اللہ ہی او کلمہ اوسکا ہی اور بندہ اوسکا
اور رسول اوسکا ہے او تحقیق آیا ہے تمہارے پاس + ایک خلقت اس آواز کے سنتی ہی انکے پاس جمع ہوئی اور
پوچہا کہ قائل اس کلام کا تم دونو مین سے کونسا ہے یعقوب نے اپنی گفتار سے تبرا کیا او منکر ہوا اور توماں نے کہا
کہ یہہ قول مجہسے صادر ہوا ہے آدمیون نے اوسکو بکذب متہم کر کر درباره عیسیٰؑ و مریم سخنان ناپسندیدہ کہے
اور پکڑکر بادشاہ کے پاس لیگئے بادشاہ نے کہا اس قول سی توبہ جا والا مین تجکو مروا ڈالونگا اسنے اس امر سی انکار کیا
بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ کر او اوسکے آنکہو مین نیل کی سلائیان پہیر کر مزبلہ مین ڈالدو شمعون یہہ قصہ سنکر
شہر مین آیا او بعد از حصول ملازمت بادشاہ عرض کیا کہ امیدوار فضل و کرم شہریاری سے اسطرح پر ہون کہ ساتھ
پوچھنے چند امر کے اس مبتلا سے رخصت پاؤن بادشاہ نے اجازت دی شمعون نے مزبلہ پر جا کر توماں سے پوچھا
کہ تیرا کلام کیا ہے کہا مین کہتا ہون کہ عیسی روح اللہ او بندہ اور رسول اوسکا ہی شمعون نے استفسار کیا کہ علامت
صدق اس کلام کی کیا ہے جواب دیا کہ وہ مادر زاد اندہی اور کوڑہی او ہر طرح کے مریض کو علاج کرتا ہی شمعون نے کہا

کر لیا اس فعل مین اوسکے ساتھ شریک ہین کوئی اور رائیت رکھتا ہی کہا جو کچھ کہ آدمی اپنی گہر مین کہاتے ہین اور پھر کے واسطے
رکھ چھوڑتے ہین بتا دیتا ہے شمعون نے کہا یہہ کام ہتون کے افعال مین سے ہے کوئی اور مصدق اپنی دعوی پر رکھتا ہو کہا باذن
خداوند تعالی مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے بادشاہ سے جا کر کہا یہہ مسکین مبتلا ایک امر عظیم کا نام لیتا ہے کہ عیسی سے
صادر ہوتا ہے اور یہہ کام جز قادر مختار یا اوسکے رسول سے صادر نہین ہو سکتا ہے اور فعل رسول بھی اس باب مین
اذن دینے رب الارباب پر منحصر ہے اور کسی ساحر اور کذاب کو جو قدیم اس باب مین اذن اور اختیار عطا نہین کرتا
اگر عیسی رسول خدا کا ہوگا تو مردہ زندہ ہرگز نہین کر سکیگا اب مصلحت یون ہی کہ عیسی ع کو ہم طلب کرتے ہین اور
اوسکو اس امر مین کہ یہہ شخص اوسکے ساتھ نسبت کرتا ہی آزماتے ہین اگر عیسی ع ان باتون مین بقدم انکار پیش آتا ہے
اوسکے فرستادہ کو ساتھ جس عذاب کے کہ منظور ہوگا تعذیب کرنا اور اگر عیسی مردہ کو زندہ کرے یہہ صورت کہ بذاتہ کمال
بعید معلوم ہوتی ہے ہم اوسکے ساتھ ایمان لاوینگے کس واسطے کہ احیاء موتی دلیل قاطع اور حجت ساطع ہی صدق نبوت
اور رسالت اوسکی پر بادشاہ کو حدیث شمعون پسند آئی اور باحضار روح اللہ حکم دیا اوسی وقت حضرت عیسی ع جلوہ افروز
ہوئے اور مجلس نے بقدوم میمنت لزوم مسیحی طراوت تازہ اور رونق بے اندازہ قبول کی بادشاہ نے شمعون کو
امر کیا تا حضرت عیسی علیہ السلام سے بقیل وقال اور جواب وسوال مشغول ہووے شمعون نے حضرت مسیح سے
بادشاہ کے روبرو کہا کہ یہہ تیرا فرستادہ کہ ہمارے بادشاہ کے غضب مین گرفتار ہے گواہی دیتا ہے کہ تو رسول خدا ہی
فرمایا سچ کہتا ہے پھر شمعون نے کہا یہہ گمان کرتا ہے کہ تو مادر زاد اندہی اور کوڑہی کا علاج کرتا ہی اور تمام بیمارونکو شفا
بخشتا ہے جواب دیا کہ اوسکا گمان مطابق واقع ہے پھر شمعون نے کہا اسیطرح پر قرار پایا ہے کہ جو کچھ کہ تو ان تیرے
ساتھ نسبت کرتا ہے اگر تجسے ہو سکے تو تجکو اور تیرے اصحابونکو ہم قتل کر ڈالین قال عیسی نعم فقال شمعون فابدا حتی
یعنے کہا عیسی ع نے منظور پس کہا شمعون نے پس تو ابتدا کر ساتھ بیمار اندہی کے حضرت مسیح نے دست دعا بر دیدہ نابینا
کو مفاصل پر رکھکر اپنا ہاتھ اوس پر کھینچا بقدرت ایزدی بحال اول ہو گیا پھر دست اپنا اوسکی آنکھون پر ملا آنکھین
روشن ہو گئین شمعون نے بادشاہ سے کہا ای خسرو یہہ ایک آیت ہی آیات نبوت اوسکی سے اور پھر شمعون نے
حضرت عیسی علیہ السلام سے التماس کیا کہ تو ہمکو خبر دی کہ حضار مجلس نے شب کو کیا کیا کہا یا ہے اور کیا کیا
رکھہ چھوڑا ہے حضرت مسیح نے ایک ایک سے خطاب کرنا شروع کیا کہ تو نے کل فلان چیز کہائی تہی اور

فلان جنیر لگی ہے دوبارہ تمھون نے حضرت نبوی سے کہا کہ فرستادہ گمان کرتا ہے کہ تو مٹی کے جانور بناتا ہی اور ہوا
ادنمین پھونکتا ہے اور وہ فضای ہوا مین طیران کرتے ہین بادشاہ چاہتا ہے کہ اس عجیب اور غریب کو مشاہدہ کرے
حضرت نے کہا کہ کونسے جانور کی صورت مطلوب ہے کہا خفاش یعنی چمگادڑ کہ عجائب طیور سے ہے فصوّرہ
ونفخ فیہ فطار یعنی پس صورت بنائی حضرت نے اوسکی اور پھونکا بیچ اوسکے پس اوڑنے لگی وہ سلمان فارسی
سے منقول ہے کہ بعد ازین کہ جمیع رنجور اور مریض نضیبین نے شفا پائی حضرت روح اللہ سے التماس کیا کہ مردہ
زندہ کرین حضرت نے کہا جو مردہ کہ مقرر ہووے باذن حیّ لا یموت اوسکو زندہ کرون کہا سام بن نوح کہ ہمارا
اور تمہارا باپ ہی اگر ہمین التماس میسر کہ حضرت کے زندہ ہو جاوے تو کیا دور اور بعید ہے حضرت عیسی علیہ السلام
نے قبول کیا اور قوم کو مع بادشاہ کے قبر سام پر لیگئے اور وہان جاکر دو رکعت نماز پڑھین اور دست بدعا بلند کیے
بعد از فراغ دعا سام کو ندا کی کہ یا سام قم باذن اللہ زمین بفرمان خالق ارض و سما حرکت مین آنکر شق ہوئی اور
ایک شخص ابیض الراس واللحیہ قبر مین سے نکلا اور کہا لبیک یا روح اللہ پھر قوم سے خطاب کیا کہ ایہا الناس
یہہ عیسی بن مریم صدیقہ مبارکہ اور روح اللہ ہے اور کلمہ اوسکا ہے کہ اوسکی طرف القا کیا ہے چاہیے کہ اسکی
نبوت پر تصدیق کرکر اسکی متابعت کرو اور حضرت عیسی علیہ السلام نے سام سے پوچھا کہ تمہارے زمانہ مین معمول تھا
کہ آدمیون کے بال سفید ہووین یہہ کیا حال ہے کہ تمہارا سر اور ڈاڑہی سفید ہے جواب دیا کہ جب تیری آواز سنی
گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی ہول روز رستخیز سے میرے بال سفید ہوگئے پھر حضرت عیسی ع نے سوال کیا کہ
تجکو مرے کتنی برس گذری ہین کہا چار ہزار سال حضرت نبوی نے کہا کہو تو دعا کرون کہ خدا تعالی تمکو عمر عطا کرے
کہ چند مدت پھر زندہ رہو سام نے کہا چونکہ آخر الامر شربت ناگوار مرگ پھر چکھنا پڑیگا زندگانی فانی مین نہین
چاہتا اور اتبک تلخی جان کنی میری حلق مین موجود ہی اب یہی میری درخواست ہے کہ حق سبحانہ تعالی سے مسئلت کر
مجکو اپنی جوار رحمت کے ساتھ واصل کرے حضرت عیسی علیہ السلام دست بدعا ہوئے اور سام نے بحال اول
معاودت کی اور اجزای خاک نے باہم اتصال پایا سلمان فارسی کہتا ہی جب یہہ معجزہ مشاہدہ کیا بادشاہ
نصیبین مع جنود اور توابع حضرت عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے اور ایک غرائب واقعات اور [illegible] معجزات
حضرت عیسی علیہ السلام سے ظہور آئے ہے آیت قال الحواریون یا عیسی ابن مریم هل یستطیع [illegible]

عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ یعنی اسوقت کہا حواریون نے اے عیسی بیٹے مریم کے آیا کر سکتا ہی پروردگار تیرا اسیہ کہ اوتارے
اوپر ہمارے خوان آسمان سے یہ قصہ ہوا سب علیین لکہا ہے کہ ابن عباس سے نقل کی ہے اور معالم اور انوار التنزیل
مین بھی مذکور ہے کہ جو لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم مین سے ایمان لائے تھے اونہون نے ایکدن کہا اے عیسی علیہ السلام
ہو سکتا ہے کہ خدا تعالے نازل کرے ہمپر ایک خوان آسمان سے کہ اوسمین کچھ طعام ہووے تا اوسکے مشاہدہ سے
علم غیبانی بر قدرت ربانی ہمکو حاصل ہووے آیت قَالَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ یعنی کہا ڈرو اللہ سے اگر ہو تم
ایمان والے ۔ اور واسطے عطا اس انعام کے تیس روز تک روزے رکہو چنانچہ اونہون نے بموجب فرمانیکے تیس دن تک
روزے رکہی پہر عیسیٰ نے لباس پشمینہ پہن کر دعا کی آیت قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ
تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مُنَزِّلُہَا عَلَیْکُمْ فَمَنْ یَّکْفُرْ بَعْدُ مِنْکُمْ
فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُہٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُہٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ یعنے کہا عیسی بیٹے مریم کے نے یا اللہ پروردگار ہمارے اوتار اوپر
ہمارے خوان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اول ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمکو اور
تو بہتر رزق دینے والا ہے کہا اللہ نے تحقیق مین اوتارنیوالا ہون اوپر تمہارے پس جو کوئی کفر کرے پیچہے اسکے تم مین
سے پس تحقیق مین عذاب کرونگا اوسکو عذاب کہ نہ عذاب کرونگا وہ کسیکو عالمون سے ۔ القصہ حق سبحانہ تعالی نے
ایک سفرہ سرخ درمیان دو ٹکڑون ابر کے اوپر اوتارا اور آدمی دیکہتے تہے کہ وہ زمین پر اوترا اسکے درمیان گرا حضرت
عیسی علیہ السلام رونے لگے اور کہا خداوندا مجکو شاکر گردان اور اس خوان کو رحمت کر اور عقوبت نکر پہر نماز پڑہی
اور رو یا کیے اور بسم اللہ خیر الرازقین کہکر خوان پوش اس سفرہ پر سے اوٹہایا تو ایک خوان ظاہر ہوا کہ اوسپر
ایک مچہلی بہنی ہوئی تہی کہ پوست اور خار نرکہتی تہی اور روغن اوس سے ٹپکتا تہا اور نزدیک سر اوسکی نمک
اور نزدیک دم سرکہ رکہا ہوا اور گردا گرد انواع طرح کے ساگ پات اور پانچ گردہ روٹیون کے رکہی ہوے
کہ ایک پر روغن زیتون اور ایک پر شہد اور ایک پر گہی اور ایک پر پنیر اور ایک پر خشک گوشت تہا اور پانچ انار بہی
روایت مین آئی ہین ایک نے انمین سے کہا یا روح اللہ یہ طعام دنیا مین سے ہی یا طعام آخرت مین سے حضرت
عیسی علیہ السلام نے کہا نہ یہ طعام دنیا ہی نہ یہ طعام آخرت بلکہ یہ ایک طعام ہی کہ حق تعالی نے اپنی قدرت سے
پیدا کیا ہے کہا یہ وہ ہی کہ جو کچہہ تمنے طلب کیا تہا اور شکر کرو تا نعمت زیادہ ہووے پہر اونہون نے کہا یا روح اللہ

اگر اس معجزہ مین ایک اور معجزہ ہمکو دکھا دے تو موجب زیادتی یقین کا ہمکو ہو وے حضرت نے اوس ماہی بریان سے کہا کہ زندہ ہو اے ماہی بفرمان الٰہی فی الحال وہ مچھلی زندہ ہوگئی اور حرکت مین آئی پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بحال اول ہو جا اے مچھلی وہ پھر ویسی ہی ہوگئی اونہون نے مارے ڈر کے اوسمین سے کچھ نکھایا پھر حضرت عیسیٰ نے فقیرون اور بیمارون اور دل فگارونکو اوسمین سے طلب کیا اور اونکو کہا کہ یہہ تمہارے واسطے شفا ہی اور اورون کے واسطے بلا ہی پس ایک ہزار تین سو آدمیون نے بر طبق روایت مواہب علیہ یا ہزار یا تیرہ سو یا پانچ ہزار موافق روایت تفسیر بحر المواج یا پانچ لاکھ نے مطابق روایت تفسیر زاہدی اوس کہانے مین سے کہایا جو چیز کہ اوس خوان پر تہی کم ہوئی جس فقیر نے اوسمین سے کہایا وہ تونگر ہوا اور جس بیمار نے تناول کیا اوسنے شفا پائی اور جس دلفگار نے نوش کیا مسرور اور خوش ہوا پھر وہ خوان آسمان پر چلا گیا تفسیر زاہدی اور مدارک اور انوار التنزیل مین لکھا ہے کہ بعضے کہتے ہین وہ ایک روز نازل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک آیا کیا اور بعضون کے نزدیک چالیس دن تک اور زاہدی اور بحر المواج اور انوار التنزیل مین لکھا ہے کہ فقیر اور غنی اور صغیر اور کبیر اوسمین سے کہاتے تھے اور ایک دن آتا تھا اور ایکدن نہین پھر وحی آئی کہ اے عیسیٰ علیہ السلام یہہ کہانا فقیرونکو ہی ملا تونگرونکو نہ دے اس حکم سے تونگر مضطرب ہوکر اسمین شک لائے اور سحر پر حمل کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انکے واسطے دعائی بد کی کہ یارب اس گروہ پر عذاب نازل کر کہ کسی قوم پر نہ بھیجا ہو پس تراسی آدمی بقول صاحب انوار التنزیل یا تین سو تیس اور ایک روایت مین تین سو تینتیس بقول صاحب بحر المواج و معالم التنزیل یا پانچ ہزار آدمی بقول صاحب تفسیر زاہدی مسخ ہوکر بصورت خوک ہوگئی خلقت نے جب انکو اس صورت سے دیکہا عذاب خدا سے ڈرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رجوع کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام روئے اور یہہ بھی رونے لگے اور وہ جماعت کہ مسخ ہوئی تہی حضرت عیسیٰ ع کی طرف دیکہتے تھے اور روتے تھے اگرچہ گویائی کی طاقت نرکہتے تھے لیکن بزبان حال زاری کرتے اور اشارۃً اپنے گناہ پر مقر تھے اور گلی کوچون مین نجاست کہاتے پہرتے تھے اور بعد تین دن کے سب مر گئے۔ ارشاد مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع اور حضرت یحییٰ ع آپسمین خالہ زادے تھے۔ ایکدن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ ع سے کہا کہ تم ہمیشہ ایسی تازہ رد اور خندان رہتے ہو کہ گویا عذاب خدا سے امین ہوگئی ہو حضرت عیسیٰ ع نے انسے کہا کہ تم ہمیشہ ایسے غمناک رہتے ہو کہ گویا رحمت خدا تعالیٰ سے ناامید ہوگئی ہو اور ہر ایک اپنی قول کی دلیل

کہتا تہا چنانچہ حضرت یحیی آیات قہاری بیان کرتے اور حضرت عیسی صفات غفاری اور ستاری در جواب کہتے تھے چونکہ
فی الحقیقت شان قہر حضرت جباری بی پایان ہے اور اسیطرح مرحمت و رحمت اوسکی فراوان ہے ایک دوسرے کو بدلیل
الزامی ساکت و لاجواب نہین کرسکتا تہا جب انکا مناظرہ ان صفات متضادہ مین بڑہا باری تعالی نے فرشتونکو
بہیجا تا اصلاح کرین اونہون نے انکے دونوکے کلام سے حیران ہوئے اور جناب الہی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ
خداوندا دونو سچے ہین اور فی الواقع تیری رحمت و عتاب دونو بے حساب ہین ہم کیا اونکو سمجہائین اور کیونکر اونمین
سے کسیکو قائل کرین ارشاد ہوا کہ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنے پیشی لیگئی رحمت میری اوپر غضب میرے کے بات عیسی کی
درست ہی کہ میرے نزدیک وہ شخص پسندیدہ تر ہی کہ میری بندونمین تازہ روئی سی رہوسے اور بعضون نے روایت
کی ہے کہ خطاب آیا یا عیسی تنہائی مین ہماری ساتہہ اسطرح رہو کہ جسطرح یحیی رہتا ہے اور اے یحیی میرے بندون
کے ساتہہ اسطرح رہو جیسے عیسی۔ القصہ حضرت بدستور پند و مواعظ خلائق مین مصروف تہی اور جو کہ سانحہ تمرد اہل
و ضلال ظہور مین آچکا تہا تو حضرت نافرمانی امت سے بہت خائف تہے خصوصاً یہود کو کہ جمیع امور مین اپنے بغیر
از مخالفت آپکی عمل مین نہ آتا تہا حضرت بدرجہ غایت توجہ انکی ہدایت مین کرتے تہے اور وہ اسکے معجزات کو
جادو کہتی اور تکذیب نبوت حضرت کی کیا کرتے اور ہرطرحکے رنج آپکو پہونچاتے اور یہہ چاہتی تہے کہ یہہ امور دینی مین
خاموش رہین اور اوسکے آئین و کیش کی مذمت نکرین اور حضرت عیسی سے بسبب عموم شفقت یہہ نہو سکتا تہا لہذا
یہودیون نے لاچار ہوکر حضرت کو بیت المقدس سے نکالدیا اور چار و ناچار آپنے ہجرت گوارا کی اور مع حضرت
مریم کے ایک قریہ مین مضافات شام سے پہنچی اور ایک کریم کے گہر مین کہ اوس نواحی سے نزول کیا اور اوس
شخص نے اسکے باب مین احسان و اکرام مبذول رکہکر التماس کیا کہ اوسکی منزل مین مقیم ہو وہین اتفاقاً صاحب خانہ
ایکدن حزین و اندوہناک گہر مین آیا او حضرت مریم نے معلوم کیا کہ اسکے حزن کا شاید یہہ سبب ہی کہ بادشاہ اوس
ناحیہ کا ظالم جبار ہے کہ ہر شب ایک کی گہر مین رعایا سے آتا ہے اور شراب پیتا ہے اور نوبت صاحب بیت پہنچی ہے
اور اوسکو اتنا مقدور نہین ہے کہ بادشاہ کے مع حشم و خدم ضیافت کری اوہون نے مشوش ہوکر حضرت
عیسی سے کہا کہ دعا کرین تا یہہ مشکل اوس کریم پر آسان ہووے حضرت عیسی علیہ السلام نے کہا کہ یہہ صورت
مستلزم فتنہ عظیم ہے حضرت مریم نے کہا کہ اس شخص کے حقوق ہمپر بہت ہین فتنہ سے اندیشہ نکرنا چاہیے

حضرت مسیحؑ نے ناچار انکا کہنا قبول کیا اور فرمایا کہ بوقت ضیافت دیگون اور خمون کو جو آپ کیا چاہیے اور جناب نبوی نے
حضرت آفریدگار سے درخواست کی کہ دیگین پر از طعام لذیذ اور خم لبریز شراب ناب اور دستارخوان مشحون باقسام نعماے تحفہ ہوجاوے
چنانچہ بسبب استجابت انکی دعا کے ایسا ہی ہوا اور بادشاہ نے مع اہل لشکر تناول کیا اور بہت محظوظ ہوا اور ہر گاہ قدح شراب
پیا نہایت سرور اوسکو حاصل ہوا کس واسطے کہ مدت العمر ایسا بادہ لطیف و خوشگوار نہ پیا تہا لاجرم میزبان سے پوچہا کہ یہہ شراب
کہانکی ہے اوسنے عرض کیا کہ فلان قریہ سے لایا ہون بادشاہ نے کہا یہہ شراب وہانکی معلوم نہین ہوتی سچ کہو یہہ کہان سے لایا ہے
میزبان نے اور مقام کا نام لیا بادشاہ خفا ہوا اوس بیچارہ نے بنابر خوف جان تقریر کی کہ ایک جوان ہے بے پدر میرے
جوار مین کہ جو کچہہ حضرت آفریدگار سے مسئلت کرتا ہی لتشرف اجابت مقرون ہوتی ہے اور یہہ طعام و شراب اوسکی دعا کی برکت
سے از غیب ظاہر ہوا ہے بادشاہ نے اوسیوقت حضرت عیسیؑ کو طلب کیا اور درخواست کی تا دعا کرین کہ میرا فرزند
جو ولیعہد تہا اندنون مین مر گیا ہے جو وہ زندہ ہوجاوے حضرت عیسی علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر بادشاہ زادہ زندہ ہوویگا
تو تیرے ملک مین ضرر عظیم واقع ہوگا بادشاہ نے کہا کہ اوسکے دیکہنے کے بعد کسی آسیب سے مجہکو اندیشہ نہین حضرت نے
کہا میری دعا موقوف اور مشروط اس امر پر ہی کہ ملک زادہ سلک احیا مین انتظام پاوے اور مین اس شہر مین سے جاؤن
تو کوئی مجہکو مانع نہ آوے بادشاہ نے قبول کیا اور حضرت نبوی نے دعا کی اور اوسنے حیات دوبارہ پائی اور متعاقب
ظہور اس معجزہ کے حضرت اوس سرزمین مین سے اور جانب متوجہ ہوئے لکہا ہے کہ جب بادشاہ کا بیٹا زندہ ہوا عامہ خلائق
نے کہا کہ ہم اس ستمگار کے ظلم سے عاجز آگئی تہے یہہ توقع تہی کہ جب مرجاویگا تو نجات پاوینگے اور کچہہ شک نہین کہ پسر بعد از موت
پدر اوسکے رسوم مذمومہ کو اختیار کریگا اب یہہ مناسب ہے کہ باپ بیٹون کو قتل کرین تا انکے جور و تعدی سے خلاصی پاوین الغرض
اس امر پر متفق ہوکر تیغ خلاف غلاف سے نکالی کہ دونونکو قتل کیا اور بعد از انکہ حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام اوس
قریہ سے باہر آئی تہے ایک یہود انکے ہمراہ ہوا تہا اوسکے پاس دو روٹیان تہین اور اونکے پاس ایک روٹی حضرت نے
یہود کو کہا کہ میرا یہہ مطلب ہے کہ جو زاد راہ کہ تیرے اور میرے پاس ہی ہم اوس مین شریک ہووین اوسنے قبول کیا جب دیکہا
کہ حضرت کے پاس ایک روٹی ہے سوا اسکے نہین ہے قبول اس امر سے پشیمان ہوا اور ایک کو حضرت سے پوشیدہ ایکبار ہی
اوسمین سے کام مین لایا علی الصباح کہ حضرت نے اوس سے کہا کہ اپنا طعام حاضر کرے جو دو تہے ایک قرص نان
حاضر کیا حضرت نے کہا دوسری روٹی کیا ہوئی جواب دیا کہ میرے پاس ہی ایک روٹی تہی کہ جسے حاضر کی حضرت مسیحؑ نے

خاموش ہوکر باہمدگر مسافت طے کی پہر ایک مقام پر پہنچے کہ وہان ایک شخص دنبیان چرا رہا تہا حضرت نے کہا یا صاحب الغنم ایک
گوسفند سے میری ضیافت کر راعی نے کہا اپنے رفیق سے کہو کہ ایک گوسفند انہین سے لیکر ذبح کرے حضرت نے یہود کو امر کیا
کہ ایک غنم ذبح کر کر بریان کرے اور فرمایا کہ اوسکو کہا لینا چاہیے لیکن اوسکی ہڈیان نہ توڑنا القصہ ہر گاہ اوسکو بہون کر کہا لیا
اور سیر ہوئے حضرت نے اوس استخوان ناشکستہ کو کہال مین جمع کیا اور اپنا عصا اوسپر مارا اور کہا قم باذن اللہ اوسی وقت
وہ زندہ ہوگئی حضرت نے راعی سے کہا پکڑ لے اپنی بکری راعی نے متعجب ہوکر پوچہا کہ تو کون ہی کہا عیسی بن مریم چرواہے نے
کہا وہ ساحر کہ اوسکے وصف مین سنتے ہین تو ہی ہے اور وہان سے بہاگ گیا اور بعد ازظہور اس معجزہ کے حضرت نے
اوسی یہود سے پہر پوچہا کہ تیرے پاس دو روٹیان تہین ایک تو نے کیا کی اوسنے قسم کہائی کہ ایک سے زیادہ میرے پاس
نہ تہی حضرت پہر خاموش ہوئے اور وہانسے روانہ ہوئے اور اثنائے سیر مین انکا گذر ایک شخص پر ہوا کہ اوسکے پاس چند گائین
تہین حضرت نے صاحب گاو سے ایک گوسالہ لیا اور اوسکو بہی بہون کر تناول کیا پہر روح اللہ نے بدستور سابق اوسکو زندہ
کیا اور صاحب گاو کو تسلیم فرمایا اور یہود سے نان مفقود کو پوچہا اور وہی جواب سنا پہر باتفاق روانہ ہوئے تا آنکہ ایک
شہر مین پہنچے اور وہ رفیق طریق انسے جدا ہوا اور چونکہ اوس شہر کا بادشاہ بیمار تہا اور اطبا معالجہ سے عاجز آگئے تہے اور ہیہات
کہتے جاتے تہے یہود اس امر پر مطلع ہوا اور ایک عصا مثل عصای عیسی ع پیدا کیا اور اوسکو لیکر بادشاہ کے محل کی دروازہ تک
گیا تا حضرت روح اللہ کی تقلید کرے اور بادشاہ کے خواصون سے کہا کہ مین بیمار کو شفا بخشتا ہون اور مردہ کو زندہ کرتا ہون
یہ اوسکو بادشاہ کے سرہانے لیگئے یہود نے کئی مرتبہ بادشاہ کے پانو پر عصا مارا کہ وہ مر گیا اور پہر ہرچند کہ اوسپر
عصا مارا اور کہا قم باذن اللہ کچہہ بہی جواب عجز یہود ظاہر ہوا خواصون نے کہا کہ تو نے ہمارے بادشاہ کو مارا پہر اوسکو
پکڑ کر ایک دار پر سرنگون لٹکا دیا حضرت مسیح کیفیت اس قصہ سے واقف ہوئے اور وہان پہنچے دیکہا کہ یہود کے گلی مین
رسی ڈالی ہے اور چاہتی ہین دار پر کہینچین حضرت نے بادشاہ کے خواصون سے کہا کہ اگر تمہارا مطلب حیات بادشاہ
ہے تو میرے یار کو چہوڑ دو انہون نے جواب دیا کہ ہماری غرض یہی ہے لیکن بعد حیات پانے بادشاہ کے تیرے رفیق کو
رہا کرین گے آپ نے اس امر کو حضرت عزت سے مسئلت کیا اور بادشاہ نے حیات جدید پائی اور حضرت یہود کو اوس
بلا سے چہوڑا کر باہم روان ہوئے اور یہود نے جب دار سے امان پائی کہا یا عیسی ع تو نے حق عظیم میرے ذمہ پر ثابت
کیا کہ مجہکو قتل ہونے سے بچایا واللہ کہ ہر گز تیرے خدمت بابرکت سے مفارقت نہین کرونگا حضرت مسیح نے کہا مجہکو

قسم دیتا ہون اوس خدا کی کہ جسنے گوسفند اور گوسالہ کو بعد اسکے کہ مینے بریان کیا تہا اور دونو کا گوشت کہا لیا تہا زندہ کیا
اور سوگند اوس خدا کی کہ جسنے بادشاہ کو زندہ کیا بعد مرنیکے اور حیات بخشی تجکو کہ دار پر لٹکا ہوا تہا اول حال کہ تو میرے ساتہ
ہوا تہا تیرے پاس کئی روٹیان تہین جہود نے سوگند یاد کی کہ زیادہ ایک روٹی سے میرے پاس نہ تہی حضرت نے مہر سکوت
دہان مبارک پر رکہکر باہم طے منازل و مراحل کی تا بحسب اتفاق ایک جا پہنچے کہ جانور نے اوسکو کہودا تہا اوسمین
ایک خزانہ تہا اور اوسوقت تک کوئی اوسپر مطلع نہوا تہا جہود نے حضرت سے کہا کہ اس مال کو چہوڑکر کہان جاوینگے
حضرت نے فرمایا اس امر مین کلام نکر کہ اس خزانہ پر ایک جماعت ہلاک ہوگی جہود چونکہ مجال مخالفت نرکہتا تہا ملازم
حضرت روح اللہ مین روان ہوا اور بعد از غیبت اونکے چار نفر اوس خزانہ پر پہنچے اونمین سے دو آدمی بنا بر لانے طعام
و شراب اور بقیہ اسباب نقل خزانہ شہر مین گئے اور وہ دو شخص کہ وہان رہے تہے باہم قرار دیا کہ جب یاران رفتہ پہرینگے
تو ہمراہ انکو ایسی جگہ بہیجی کہ دوبارہ دنیا مین نہ آوین تا اونکے حصہ پر بہی ہم ہی تصرف کرین اور اون دونو نے بہی یہ فکر
اسی خیال سے زہر قاتل کہانے مین ملاکر مراجعت کی اور یہ پہنچتے ہی بزخم خنجر رفقا ہلاک ہوئے اور وہ دونو قاتلان بہی
طعام زہر آلود کہاکر جانب تقاضی ارواح سپرد کی خلاصہ یہ کہ اس تدبیر صائب سے چارون آدمیون نے صحرای عدم
خیمہ کیا اور روزگار بزبان حال جہود سے مخاطب ہوکر مضمون اس مقال کو ادا کرتا تہا کہ **بیت** رفتند رفیقان و
رسیدند بمنزل در خواب غروری تو ہنوز اے دل غافل + القصہ جب حضرت عیسیٰ نے بالہام غیبی صورت واقعہ سے
خبر پائی جہود کو کہا اوٹہ تا اوس خزانہ پر چلین اور وہ جو بعض اسباب تصرف و نقل اموال مہیا کرکر حضرت روح اللہ
کے ہمراہ روان ہوا اور وہان پہنچکر چارون رفیقونکو مردہ پایا پہر حضرت عیسیٰ نے اوس گنج کو تین حصہ کیا ایک
اوس جہود کو بخش دیا اور ایک حصہ اپنے نام کا رکہا اور تیسرا نامزد بامانت کیا جہود نے کہا یا روح اللہ [illegible]
طریقہ عدالت کو ملحوظ اور مرعی رکہنا چاہیے اور مال دو قسم کیا چاہیے تا نصف تمہارا ہوا اور نصف میرا حضرت عیسیٰ نے
کہا نہین جو یہ تین حصے کیے ہین ایک میرا ہے اور دوسرا تیرا اور تیسرا اوسکا ہے جسنے ان گمشدہ کا چرایا ہے اگر صاحب
رغیف مفقود کو بتا دوے تو اوسکا بہی حصہ تجکو عنایت کیجیے گا حضرت سے کہا [illegible] جہود نے کہا وہ مین ہون حضرت
روح اللہ نے فرمایا کہ تمام مال اوٹہا لے کہ تیرے نصیب [illegible]
تمام مال اوٹہاکر جب تہوڑی سی مسافت طے کی زمین [illegible]

یہی لکھا ہے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ جب اہل جنت تینتیس برس کے عمر مین ہونگے اور بعض
حصص مین لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ چالیس برس کی عمر مین آسمان پر اوٹھائے گئے اور بارہ برس کے
سن مین شہر ناصرہ مین کہ اعمال اردن سے ہے انجیل اونپر نازل ہوئی اسی جہت سے انکی امت
کو نصارا کہتے ہین واللہ اعلم **فصل تیسری** جانا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اور نازل ہونا اونکا آخر الزمان
مین اور ذکر قتل بنی اسرائیل اور حواریین کا دعوت حق اطراف لیکے ثقات کہتے ہین کہ زمان بعثت مسیح مین ایک ظالم
ستمگار گردنکش اور ظالم جبار فرعون وش نے بنی اسرائیل پر غلبہ پایا تھا اور حضرت عیسیٰ مامور ہوئے کہ اوسکو [illegible]
اور توحید دعوت کرین جب اوس عاصی طاغی کی مجلس مین تشریف لائے اور بنرمی و ملاطفت نصیحت اور وعدہ
و وعید بتقدیم پہنچائے اوس بیباک ناپاک نے کلام حق سے انکار کیا اور حضرت یحییٰ کے قتل پر بہت باعث ہوا
نے ایک روز بیت المقدس مین ایک منبر پر آ کر کہا اے قوم جانتے ہو کہ روز شنبہ یا یہود یعنی قوم موسیٰ
علیہ السلام کی روز عبادت اور ترک اشغال امور دنیوی مقرر تھا اور توریت اونکی کتاب تھی اب وہ شریعت
منسوخ ہوئی ساتھ انجیل کے کہ خدا تعالیٰ نے مجکو عطا کی اور سال کار و بار مین مصروف ہو اور یا قلیل [illegible]
لیے اتوار اختیار کرو کافران بنی اسرائیل کو یہ کلام دشوار معلوم ہوا اور کہا جو پیغمبر بنی اسرائیل پر اب تک آیا ہے
موسیٰ کی شریعت کو کسی نے منسوخ نہین کیا یہ کون ہے جو موسیٰ کی کتاب کو منسوخ کرتا ہے ہم اسکو ہلاک کرینگے
ہر چند مومنون نے کہا اے قوم دیکھو حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ کے قتل کرنے سے تمپر کیا عذاب آیا ہے
مسیح کے مارنیکا قصد نکرو اور اوسکے ساتھ ایمان لاؤ نہین تو معذب ہوگے ولیکن جتنا کہا فائدہ نہین ہوا اونکا
ارادہ آپکے قتل پر زیادہ راسخ ہوا اسی سبب سے اسوقت حضرت عیسیٰ نے کچھ اختفا و عزلت اختیار کیا حق تعالیٰ
نے انپر وحی بھیجی کہ آیت یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک
فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ یعنی اے عیسیٰ تحقیق مین لینے والا ہون تجکو اور اوٹھانیوالا ہون تجکو طرف اپنی
اور پاک کرنیوالا ہون تجکو اون لوگون سے کہ کافر ہوئے اور کرنیوالا ہون اونکو کہ پیرو ہوئے تیرے اوپر
اون لوگون کے کہ کافر ہوئے دن قیامت تک تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ [illegible] یعنی لینے والا ہون
تجکو اپنی طرف ورافعک الی من الدنیا حضرت یعنی اوٹھانیوالا ہون تجکو طرف اپنی دنیا سے بغیر موت کے

پس اس صورت مین جملہ رافعک عطف تفسیری ہوگا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ اوٹھانیوالا
تجکو ہون یعنے اس جہان سے اور تفسیر مدارک مین معنی متوفیک کے چند طرح پر لکھے ہین ایک معنی متوفی توفیہ سے
بمعنی استکمال یعنے کامل کرنیوالا مدت عمر تیری کا ہون اور معنی اسکے یہہ ہین کہ مین نگاہ رکھنے والا ہون تجکو اس سے
کہ قتل کرین تجکو کفار اور مارنیوالا ہون تجکو ساتھ موت تیری کے نہ یہہ کہ کفار تجکو قتل کرین دوسرے یہہ کہ
اوٹھانیوالا ہون تجکو زمین سے اپنی طرف تیسری یہہ کہ مارنیوالا ہون تجکو تیرے وقت مین بعد نازل ہونے آسمان سے
اور اوٹھانیوالا ہون تجکو اب کیونکہ واو جمع کے واسطے ہی اسمین ترتیب لازم نہین ہے چوتھے یہہ کہ وفات دینے
والا تیرے نفس کا ہون سوتے مین اور اوٹھانیوالا ہون تجکو جبکہ تو سوتا ہووے تاکہ نہ لاحق ہو تجکو خوف اور بیدار ہووے
تو اوس حال مین کہ آسمان پر ہووے تو امن و مقرب انتہی چنانچہ یہی مضامین اس عبارت مین تفسیر مدارک
مین بھی ہین انی متوفیک یعنی ایفا کرنیوالا اجل تیری کا اور معنی اسکے یہہ کہ تحقیق مین محافظ تیرا ہون اس سے کہ قتل کرین
تجکو کفار اور مارین تجکو سول دیکر اور نہ قتل کرین تجکو اپنے ہاتھون سے ورافعک الیّ + اور اوٹھانیوالا ہون
تجکو طرف اپنی یعنے طرف آسمان اپنی کے اور جائے قرار فرشتون اپنی کے۔ ومطہرک من الذین کفروا اور پاک
کرنیوالا ہون تجکو اون لوگون سے کہ کافر ہین برائی ہمسایہ اونکے سے اور خباثت صحبت اونکی سے اور
کہتی ہین متوفیک ای قابضک من الارض یعنے لینے والا ہون تجکو زمین سے یا مارنیوالا ہون تجکو بعد
نازل ہونیکے آسمان پر سے اور اوٹھانیوالا ہون تجکو اب کسواسطے کہ واو نہین واجب کرتی ہے ترتیب کو
حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریین سے کہ اسامی انکی ایک قول سے یہہ ہین کہ لکھی جاتے ہین ایکی ۲ شمعون ۳
توادالم ۴ یوحنا ۵ مریوس ۶ فطرس ۷ نحس ۸ یعقوب ۹ اندراس ۱۰ فلیس ۱۱ یعمرس ۱۲ اسبرس
فرمایا کہ قبض راعی اور تفرق رعیت نزدیک ہوا اوس جماعت نے جانا کہ مقصود اس سے کیا ہی اور فراق
حضرت پر گریان ہوئے حضرت روح اللہ نے فرمایا ہر چند کہ اب میرے مفارقت پر جزع اور اضطراب
کرتے ہو لیکن آخر مقتضا سے کرم عمل نکروگے اور عہد اللہ کو تجھے دو نکرسکوگے انہون نے جواب دیا
کہ جبتک ہماری جان ہمارے تن مین ہے دشمن تجھپر دست اندازی نکرسکین گے حضرت روح اللہ نے شمعون
کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ باوجود اس امر کے کہ سردار اور بہتر اس طائفہ کا تو ہی ایک رات مین تین مرتبہ

مجھسے بیزار ہوگا چنانچہ بعد از انقضاے زمان موعود یہودا نامی ایک شخص تہا آپ کے یارون مین کہ بعضے اوسکو از جملہ
حواریین بلکہ سردار انکا جانتے ہین ہادی و دلیل یہود کا ہوکر جس مکان مین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام منزوی ہوئے تہے
لے آیا اور اوتہون نے وہان پہنچکر بجاے اکلیل سر مبارک پر خار رکہے اور حضرت یوحنا کو مع اصحابون کی انواع طرحکی
تکلیف اور رنج پہنچائے اور کہا اگر تو پیغمبر خدا ہے اوس سے درخواست کر کہ تجکو پنجۂ محنت سے خلاص کرے اور
شمعون سے کہا کہ اگر تجکو عیسیٰ پہ تبرا کرنا منظور نہین تو اپنی قتل پر مستعد اور آمادہ رہو اوسنے بہی تبرا بیان جب
اسنے کہی کے عمل کیا ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آیہ کریمہ انی متوفیک و رافعک حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پر نازل ہوئی حضرت نے اپنی اصحابونکو خبر کی حواریین نے بجہت وصیت التماس کیا حضرت روح اللہ نے اوس
باب مین کلمہ مبشرا القافیانی انہون نے پوچہا یا نبی اللہ زمانہ آیندہ مین کوئی پیغمبر تجھسے افضل ظاہر ہوگا کہا ہان نبی
امی عربی تجھسے افضل ہوگا پوچہا کہ کون سے دیار سے مبعوث ہوگا کہا زمین تہامہ سے سوال کیا کس قبیلے سے جواب دیا
کہا ایک قریش سے اور صفات اور خصوصیات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کین اور کہا اوسکی
امت کے علما برابر انبیا اسوقت کے ہونگے اب یہہ میری وصیت ہے کہ اپنی اولاد کو بطنا بعد بطن وصیت کرتے رہنا
کہ پیر اسلام اوسکو پہنچاوین اور جملہ وصایاے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک یہہ تہا کہ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے
مجکو حکم کیا ہے کہ شمعون کو پہر خلیفہ کرون چنانچہ حواریین نے اوسکی خلافت قبول کی پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے
کہا کہ میرے بعد فرشتے آسمان اور ہر طرف پر تمہارے پاس پہنچا دینگے اور وہ انوار باطنون سے راہ پاکر ہمین سے
ہر ایک کو عالم بلغت زبان ایک قوم کرینگے کہ اوسکی دعوت پر مامور ہونگے اور بعد از اتمام وصیت مخالفان ملت
بہ شمعون نے ایک تابعان شریعت اوسکی سے کہ مرتد ہوگیا تہا اوپر ظفر پائی اور جمہور مورخین اس امر پر ہین کہ ہنگام
رفع حضرت مریم قید حیات مین تہین اور کیفیت رفع حضرت عیسیٰ مین اختلاف ہے ایک طائفہ کہتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کو
کو بانواع حیل گرفتار کیا تمام شب نگہبان رہے علی الصباح ملا بنی اسرائیل سے کہ بغیر از تمرد اور عصیان کوئی
صفت نرکہتا تہا حکم کیا کہ حضرت کو سولی دینے کے واسطے ایک دار نصب کی اور خلق کثیر از یہودیان اور سایر لوگ
گرد دار کے جمع ہوئے اوسوقت آفتاب منکسف ہوا اور اسقدر تاریکی اور ظلمت نے غلبہ پایا کہ دکہائی دینے سے رہ گیا
حق سبحانہ تعالیٰ نے فرشتونکو بہیجا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قید سے چہڑا کر آسمان پر لیگئے اور یہودا کو بجاے حضرت

جب آفتاب منجلی اور عالم روشن ہوا یہودا بصورت عیسی یہودیونکو نظر آیا ان نابکارون نے کہا کہ یہہ ساحر چاہتا تھا کہ بھاگ
جاوے ہمارے چنگل مین سے رہائی پاوے نہ پاسکا اب اسکو جلدی سے مارڈالا چاہیے تاکوئی اور شعبدہ ظاہر نکرے اور
سولی دینے کا قصد کیا اور ہرچند کہ اسنے فریاد کی کہ مین یہودا ہون کہ تمکو مینے ہی عیسی کو بتایا ہی اور اوسکو فرشتے آسمان پر
لیگئے اور مجکو اوسکی جگہہ قید کر گئے ہین قوم نے باور نکیا اور اوسکو سولی پر کھینچ دیا قال اللہ تعالی وقولہم انا
قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم یعنی اور بسبب کہنی اونکے کہ تحقیق ہمنے
مارڈالا عیسی بیٹے مریم کو پیغمبر اللہ کا تھا اور نہین مارا اوسکو اونھون نے اور نہین سولی دی اونھون نے اوسکو ولیکن شبیہ
ڈالا گیا واسطے اونکے ۱۰ اور ایک جماعت نے روایت یون کی ہی کہ جب یہود نے حضرت عیسی علیہ السلام پر ظفر پائی حضرت
کو اوسی غار مین مضبوط کیا اور اوس شب مین قطعہ ابر نازل ہوکر جیسا اوس غار کی چھت پھٹی اور ابر حضرت کو اوٹھا کر آسمان پر
لیگیا اور جب آفتاب نکلا یہود نے ایک شخص کو اوس غار مین اوتارا کہ حضرت کو وہان سے باہر نکالے اوس شخص نے
غار مین جاکر حضرت کو نپایا اور بصورت حضرت مسیح ہوکر باہر آیا اور قوم سے کہا جتنا تھا مینے عیسی علیہ السلام کو وہان
ڈھونڈھا نپایا انھون نے کہا عیسی تو ہی تو ہے لیکن چاہتا ہے کہ ہر رنگ سے ہمارے ہاتھ سے اپنی جان بچاوے اوسنے
ہرچند قسمین کھائین کہ مین وہی شخص ہون کہ تم جب کہتے تھے ابھی غار مین گیا تھا اونھون نے نسنا اور اوسی وقت
اوسکو سولی دیدی اور جب تین دن تک منتظر رہے اور اونکا یار باہر نہ آیا سب غار مین گئے جتنا زیادہ تلاش کیا اوسکا کچھ پتا نہ پایا
باہر نکل کر کہا اگر یہہ مصلوب عیسی تھا ہمارا یار کیا ہوا اور اگر یہہ ہمارا یار تھا تو عیسی کہان گیا قال سبحانہ تعالی وان
الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزا
حکیما یعنی اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا اونھون نے بیچ اسکے البتہ بیچ شک کے ہین اوس سے نہین واسطے
اونکے ساتھ اوسکے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اوسکو یقین بلکہ اوٹھا لیا اوسکو اللہ نے طرف اپنی اور ہی
اللہ غالب حکمت والا ۱۰ اور ایک فرقہ کہتا ہے کہ یہودیون نے حضرت عیسی کو مع اٹھارہ نفر آدمیون کے ایک جگہہ
قید کیا تھا حضرت عیسی نے اپنی یارون سے کہا کون تم مین سے ہی کہ بخوشی میری صورت قبول کرے تا بپاداش
اسکے خدا عزوجل اوسکو بہشت مین جا دیوے حوارین مین سے ایک شخص نے کہا یہہ بات مجھی قبول ہے
بمجرد اوسکے کہنے کے فی الحال بصورت مسیح مصلوب ہوگیا اور حضرت آسمان پر چلے گئے جب صبح ہوئی یہودیون نے

اون اشارہ یہودیون کو نکالا پوچہا کہ تم مع عیسی اونیس ۱۹ نفر تہے ایک تم مین سے کیا ہوا اونہون نے کہا اونیسوان
ہم مین عیسی تہا کہ آسمان پر چلا گیا یہودیون نے یہہ کلام باور نکیا حواریون مین سے سرجس نام کہ ایک حواری تہا اوسکو
بصورت حضرت روح اللہ دیکہا اور ایک کو اونمین سے کم پایا شک مین پڑے آخر الامر گمان اس امر کے کہ سرجس عیسی
ہی اوسکو سولی پر چڑہایا اور بعبارت عیسی مین لکہا ہی تین ساعت دن باقی تہا کہ حضرت عیسی علیہ السلام مرفوع ہوے
اور بعد از چند روز کے آسمان پر سے نزول کیا اور حواریون کو مہمات نامزد فرمایا اور پہر آسمان پر چلے گئے حق تعالی نے
حضرت کو مار ڈالا اور بعد گذرنے تین ساعت کے پہر انکو حیات بخشی اور صورت حضرت کی مشابہ صورت ملائکہ
کردی اور اکثر ثقات روایت کرتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام بیت المعمور مین مقیم ہین کہ ایزد سبحانہ تعالے
نے طبع بشری اونسے سلب کرلی ہے اور حضرت فرشتون کے ساتہ تا آخر الزمان بعبادت قیام پذیر رہین گے
جب حضرت امام مہدی آخر زمانہ مین پیدا ہونگے اور دجال خروج کریگا حضرت عیسی علیہ السلام بہی بامر خداوند عالمیان
آسمان پر سے مکہ مین نزول کرینگے مسجد الحرام مین کہ جسوقت صفوف مردم نماز پیگانہ صبح راست ہوچکے ہونگے اور
حضرت منتظر العصر کے ساتہ فریضہ بامداد ادا کرینگے اوسوقت منادی ندا کریگا کہ یہہ شخص عیسی بن مریم ہے کہ آسمان
سے اوترا ہے اور خلائق حضرت کی طرف متوجہ ہوکر انکے نزول سے مسرور اور خوشوقت ہونگے اور حضرت
امام مہدی اونسے التماس کرینگے تا امت محمدی کی امامت کرین حضرت عیسی علیہ السلام کہینگے کہ تم امامت کرو
کہ مین آجکے دن تمہاری شریعت کے تابع ہون لہذا یہہ امامت فرماوینگے اور تمام مسلمان مع حضرت عیسی علیہ السلام
باقتدا انکی نماز ادا کرینگے اور کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد از نزول از عالم علوی چالیس برس اور زندگانی
کرینگے اور تزویج و تاہل فرماوینگے اور فرزند اونسے پیدا ہونگے اور بعد اوسکے مدت احمدی کی محاربہ کرینگے
اور مجموع امم مختلفہ کو کہ دین مین بیگانہ ہونگے قتل کرینگے اور دجال مثل نمک کے گداختہ ہوجاویگا اور مقابلہ دجال
ستر ہزار یہودی ہونگے اور حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو چہڑی سے مارینگے اور جو مسلمان کہ حضرت امام مہدی
کے ساتہ ہونگے وہ یہودونکو قتل کرینگے اور بعضی کہ انمین سے چہپ جاوینگے جس مکان مین کہ ہونگے اوسمین
سے ندا آویگی کہ اے روح اللہ یہان یہودی ہین اونکو مار کر حضرت جہنم واصل کرینگے چنانچہ بعد از نزول
عیسی علیہ السلام اور ظہور وجود باجود مہدی الزمان کوئی کافر روی زمین پر نہین رہیگا اور سب ایمان لاوینگے

اور اس اس مرتبہ ہوگا کہ شیر اور شتر اور پلنگ یا بقر اور گرگ یا گوسفند ایک جگہ چرینگے اور لڑکے اور بچے
سانپ اور بچھوون کے ساتھ کھیلینگے اور حضرت عیسی بشریعت حضرت سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام عمل کرینگے
اور جب بعالم بقا خرامان ہونگے سب مسلمان مع امام مہدی علیہ السلام حضرت کی نماز جنازہ پڑہینگے اور حجرہ ام المومنین حضرت
عایشہ رضی اللہ تعالی عنہا مین کہ مدفن حضرت پیغمبر ہے مدفون ہونگے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی
خلیفۃ علی امتی یدق الصلیب ویقتل الخنازیر ویلبث اربعین سنۃ یتزوج ویولد لہ ثم یتوفی وکیف تہلک
امۃ انا فی اولہا وعیسی فی اخرہا والمہدی فی اہل بیتی فی وسطہا او متوفیک نفسک بالتمام وموفیک واثقت ثابت حتی
لا یلحقک خوف ولیتحققہ انت فی السماء آمن مقرب انتہی یعنے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نازل
ہوگا عیسی خلیفہ ہوکر اوپر امت میری کے اور کہڑا کریگا سولی کو اور قتل کریگا خنازیر کو اور زندگانی کریگا چالیس برس تک
اور نکاح کریگا اور اولاد پیدا ہوگی پھر وفات پائیگا اور کیونکر ہلاک ہوگی امت کہ مین اول اوسکے ہون اور عیسی آخر
اور مہدی کہ اہل بیت میرے سے درمیان اوسکے یہانتک کہ متوفی ہوگا نفس تیرا ساتھ تمام کے اور پورا پاویگا تو وعدے
کو اور ثابت ہوگا تا آنکہ نہ لاحق ہوگا تجکو خوف اور پیدا ہوگا تو واسطے کہ آسمان پر ہوگا امن پانیوالا مقرب ہے پس ان توضیحات
اور آیات قرآنی سے اور حدیث نبوی سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسی زندہ مرفوع ہوئے ہین صلی اللہ علی نبینا و
علیہ وعلی سائر الانبیاء المرسلین الی یوم الدین القصہ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر
گئے یہودیوں نے حضرت کے اصحاب کو پکڑ کر شکنجہ تعذیب مین کہنچا اور بادشاہ روم نے کہ اہل شام بہی اوسکی اطاعت
فرمان کرتے تھے صورت واقعہ سے خبر پائی قاصد اونکو بہیجا تا حواریون کو چنگل محنت سے چہڑا کر اوس سرزمین مین
بہیجدیا اور سلطان روم کہ اتباع شریعت عیسی سے مطلع ہوا اور دین مسیحی مین آیا اور ایک لشکر عظیم روانہ کیا کہ
اوس نے بہیجکر جماعت کثیر اور جم غفیر بنی اسرائیل کو قتل کیا اور بعضے روایات مین آیا ہے کہ جب حواریین نے خنک
تنگی سے خلاصی پائی شمعون الصفا نے کہ بواسطہ صلابت دین کے اوسکو شمعون الصخرہ بہی کہتے تہے بنابر اشارت
اور وصیت عیسی ہر شخص کو حواریون مین سے بدعوت ایک قوم کے نامزد کیا چنانچہ ایک کو روم مین بہیجا اور
ایک کو بلاد مغرب مین اور کسیکو حجاز کی طرف اور کسیکو بارض بربر اور اسیطرح سے باطراف دیگر اور فرشتے نے طرف
پہرا الغرض اسطرح سے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی تہی لائے ہر ایک حواریین مین سے عالم بلغت قوم ہوا کہ ہا یہ

دعوت اسکے ہوا تھا اوسیوقت پہونچا کہتے ہیں کہ شمعون نے یحییٰ اور یونان کو انطاکیہ میں بھیجا وہان کا بادشاہ کبر اور جبر مین
ہمسر انتیاخس کہتا تھا ہنگام وداع شمعون نے ان دونون سے کہا کہ تم خاطر جمع رکھنا تمہارے حال سے میں غافل نہیں ہونگا جب
احتیاج تمہارے مدد کی ہوگی مدد کو پہنچونگا ہر گاہ یحییٰ اور یونان انطاکیہ میں پہنچے بارگاہ سلطانی پر آئے باریاب ہوئے
آخرالامر اتفاقاً فرصت پاکر ایک دن بارگاہ میں بادشاہ سے ملاقات کی اور شرائط موعظت اور نصیحت بجالائے اور ادائے
رسالت کیا چونکہ سخن حق تلخ معلوم ہوتا ہے بادشاہ نے غایت غضبناکی سے حکم دیا کہ سو سو کوڑے مارکر قیدخانہ میں لیجاؤ
چنانچہ حاضرین نے اسیطرح کیا بادشاہ انکو زندان میں لیگئے شمعون بوحی الٰہی کیفیت حادثہ سے مطلع ہوکر بجانب انطاکیہ روانہ ہوئے
قال اللہ تعالیٰ اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوہما فعززنا بثالث فقالوا انا الیکم مرسلون کہتے ہیں جب بھیجے ہمنے طرف اونکی
دو پیغمبر پس جھٹلایا اونھون نے اون دونو کو پس قوت دی ہمنے ساتھ پیغمبر تیسرے کے پس کہا انہون نے تحقیق ہم
طرف تمہارے بھیجے گئے ہیں القصہ شمعون نے وہان جاکر بادشاہ کے ایک خواص سے ربط اور اتحاد پیدا کیا اور اونکی
صحبت میں سخنان خوش اور کلمات دلکش کرنی شروع کیں اور بادشاہ کے دربار میں بکلام اخلاق اور محاسن اوصاف
شمعون ذکر ہونے لگے اس حال میں ایک شب کو شمعون نے چاہا کہ قیدخانہ میں جاکر یحییٰ اور یونان سے ملاقات کرے
لیکن پہرہ والے کثرت سے تھے نگہبان اور محافظت زندان پاسبانون کے دیکھنے سے یاس کلی حاصل ہوئی لیکن حضرت حق سبحانہ نے
ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ اوسنے زندان کا دروازہ کھولدیا اور نگہبانون پر چھیدا اور ان پر خواب مستولی کیا اور شمعون زندان
مین در آئے اور یاران کے پاس زنجیر بستہ جا بیٹھکر کہنا شروع کیا کہ تعجیل کرنی مہمات مین مستلزم ندامت اور شناعت ہوتی
ہے تمہارا اعمال اوس غضب کا سبب معلوم ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اوسکو کبرسنی میں ایک فرزند عطا کیا تھا بعد چند
اوس ضعیفہ نے سعی کیا کہ نشو ونما اوسی شیر سے انکا صرف دودہ سے دیر میں ہوگا بہتر یہ ہے کہ کچھ غذا اور قسم طعام اوسکو کھلاوے
تاجلد فربہ و توانا ہوجاوے اس خیال سے بچہ کو بیشتر اندر وقت نان و گوشت کھلانا شروع کیا اور آخر وہ بعرض امتلائی شکم
گذر گیا اسمین اسواسطے آیا ہون کہ تمہارے چھوڑانے میں کوئی تدبیر کرون لیکن صبر کرو اور میری رای پر رہو اور ہمہ
تقدیم اسکے فرمان کی بخوشی خاطر جمع کی لیکن آپ نے انتہائے اس راز پر مبالغہ کیا اور کہا بروقت رہائی ہرگاہ مجکو
دیکھو تو بیگانہ وار کلام کرنا اور اجنبی شخص کی مانند سمجھنا الغرض پس ازانکہ کلام یہہ وہان سے چلے آئے اور دروازہ قیدخانہ
بدستور بند ہوگیا اور ادہونون نے بحسن تدبیر ملازمان شاہی سے سازش کی اور رفتہ رفتہ مقربان بارگاہ خسروی رسائی

حاصل کرکے بوسیلہ اونکے بہرہ مند حضوری بادشاہ ہوئے چنانچہ بسبب حسن تقریر اور کمال فطانت اور اصابت رائے کے
مقربان مخصوصہ شاہی بنے ایکدن بوقت مناسب شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اندنون میں نے سنا ہے کہ جیلخانہ میں دو شخص
بے قصور مقید ہیں کہ وہ دعوے کرتے ہیں اسبات کا کہ خدائے عزوجل نے ہمکو برسالت بھیجا ہے اور حضور میں شاید حاضر
ہو چکے ہیں مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ کیا عرض کیا ہی بادشاہ نے جواب دیا کہ مجکو ہنگام کلام کرنے اون دو شخصون کے
ایسا غصہ آیا کہ اونکا کہنا نہیں سمجھا اگر تجکو خواہش ہے تو اونکو طلب کرون تا مدعا اور مطلوب اون دونو گرفتار سے
تو استفسار کرے شمعون نے کہا کہ مجکو ساتھ دیکھنے اونکے اور سننے اونکی باتون کے چندان رغبت نہیں ہے لیکن بنا بر
میلان خاطر اشرف اون دونون سے معارضہ اور مناظرہ کرنا چاہتا ہون اور اونکے دعوی رسالت ایزدی کی تردید منظور ہے
بادشاہ نے حکم دیا کہ یحیی اور تومان کو قیدخانہ سے حاضر کریں فی الفور ملازمان بارگاہ اون دونو کو انجمن شاہی میں حاضر لائے
شمعون نے اونسے پوچھا کہ تمکو کسنے بھیجا ہے کہا اوسنے کہ جسنے سب اشیا پر قادر اور توانا ہے شمعون نے کہا قدرت اور عظمت اوسکی
تمکو معلوم کرو سکتی ہو کہا رتبہ اوسکا اس سے رفیع تر اور درجہ اوسکا اس سے بلند تر ہے کہ زبان انسان ضعیف البنیان
تقریر اور تفسیر اوسکی کرسکے لیکن اوسکے اوصاف کا ان دو کلمون پر اختصار کرتے ہیں کہ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید
یعنے کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے شمعون نے کہا اگر تم اپنے دعوی پر کوئی دلیل اور حجت قایم کرو تو میں
بادشاہ سے تمہاری شفاعت کرون تا دست تعرض تمسے کوتاہ کرے والا پھر قیدخانہ میں بھیجکر بانواع عذاب تمکو معذب کیا جائیگا
یحیی اور تومان نے جواب دیا کہ جو التماس کہ مستلزم ظہور عظمت پروردگار عالمیان ہو مبذول ہے شمعون نے کہا کہ میں نے
ایک لڑکا دیکھا ہے کہ وہ خانہ چشم نہیں رکھتا اگر تمہاری دعا سے آنکھیں اوسکی پیدا ہوویں اور وہ بینا ہو جاوے میں اس
باب میں تمہاری شفاعت کرون اونہون نے قبول کیا اور اوس لڑکے کو لائے یحیی اور تومان نے بحسب ظاہر اور شمعون نے
باطنی دعا کی اور بعد از فراغ از تضرع و خواہش اون دو رسالتمندون نے تھوڑی سی مٹی کو نم کرکے دو غلولہ بنائے اور آنکھ کی
جائے اوس طفل کے دو خط سیاہ مدور کھینچے اور ان دو غلولون کو انکی دونون خط کے بیچون کی جگہ رکھا وہ غلولے دو آنکھیں ہو کر
دیدہ روشن اوسکے ہو گئی بادشاہ نے متعجب ہو کر شمعون سے کہا کہ کیا یہ دونو شخص ساحر ہیں شمعون نے کہا ایسے افعال پر
ساحر قدرت نہیں رکھتے ہیں اب میں انسے اور چیز طلب کرتا ہون اگر وہ بھی ظہور کریگا تو بیشک معلوم ہو جاویگا کہ یحیی
اور تومان راستگو اور سچے ہیں پھر اونسے کہا اگر تم دعا کرو اور مردہ ہفت روزہ زندہ ہووے تو ہم تمہاری اتباع کرین

اور طرف کو چلا تھا سے راہ میں جانب مالک العلام ہانک دیتا ہے سے پھیر [illegible] اور کہا آیت لا ترکضوا
وارجعوا الی ما اترفتم فیہ ومساکنکم لعلکم تسئلون یعنی مت دوڑو اور پھر جاؤ طرف اوس جگہ کے کہ آرام دیا گیا تھی بیچ اوسکے
اور گھروں اپنی سے تو کہ تم سوال کیے جاؤ اور اوہون نے اپنے اقوال [illegible] پشیمان ہو کر کہا آیت یا ویلنا انا کنا ظالمین
فما زالت تلک دعواهم حتی جعلناهم حصیدا خامدین یعنی اے وائے ہم تحقیق ہم تھے ظالم پس ہمیشہ رہی پکار انکی
یہانتک کہ کر دیا ہمنے انکو جیسے کہ [illegible] بھی ہوئے۔ اور بعض اصحاب نے عباس سے روایت ہے کہ امت حضرت عیسیٰ
بعد ان کے مرفوع ہونے حضرت کے بیشمار فرقے [illegible] اکثر انمیں [illegible] شریعت پر راسخ دم اور ثابت قدم تھے بعد ازان
یونس یہودی نے انکو راہ راست پر سے وادی کفر و ضلالت میں ڈالا اور کیفیت اس واقعہ کی اس طرح پر ہی کہ یونس
یہودی نے کہ آپ کو سلک [illegible] شیطان لعین میں انتظام دیا تھا ملبس بلباس زہد اور رہبانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی امت میں آکر چار برس تک ایک نصاری کے گھر میں معتکف ہوا اور کسیکو [illegible] تا مبارک اپنا نہ دکھایا اور ایسا زہد
اور تقوی اپنا ادسیر چتایا کہ وہ نصاری کثرت عبادت سے [illegible] اور دوستو نکی انکا معتقد ہوا [illegible]
کہ اس جماعت کو میری نسبت اعتقاد تام ہو چکا بعد [illegible] نصاری [illegible] انہونکو پیغام بھیجا کہ تین عالموں کو اپنے علماء میں سے
کہ وثوق تام اونکے قول پر رکھتے ہو میرے پاس بھیجو کہ ہر ایک سے جدا گانہ ایک سر اسرار الہی سے کہدون نصاری نے
نسطورا اور ماریعقوب اور ملکا کو یونس کے پاس بھیجا اور اوس شخص نے اونمیں سے اول ایک کے ساتھ خلوت کی
اور کہا میں فرستادہ مسیح ہوں قوم کے پاس تا پیغام [illegible] اونکے [illegible] دل [illegible] روشن ہو دین پھر اوس سے
کہا تو جانتا ہے کہ عیسیٰ مردہ کو زندہ کرتا تھا اور [illegible] اور [illegible] ظاہر ہوتا تھا اوس عالم نے جواب دیا کہ درست
پھر یونس نے پوچھا کہ یہ افعال بغیر خدا تعالیٰ کے کسی سے صادر ہوتے ہیں کہا نہیں یونس نے کہا بس اب یقین جان
کہ عیسیٰ پروردگار عالم ہے کہ آسمان پر سے اوترکر اور قضایا [illegible] انجام کر کے پھر آسمان پر چلا گیا پھر اسنے
دوسرے عالم سے خلوت کی اور کہا کہ تجھپر روشن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایسے فعل اور ایسے عمل صادر
ہوتے تھے کہ بغیر از آفریدگار کوئی اور پر قادر نہیں ہے اسنے تصدیق کی یونس نے کہا تو جانتا ہے کہ حضرت حق تعالیٰ
شانہ حرکت سے منزہ ہے کہا ہاں یونس نے کہا اب جانتے ہو کہ [illegible] عیسیٰ پسر خدا ہے کہ اوسکو زمین پر بھیجا تھا
اور پھر اپنے پاس بلا لیا وہ پھر تیسرے دانشمند سے خلوت کی اور اسطرح کی باتیں القا کر کہا عیسیٰ خدا ہے زمین ہے

جب لوگون نے اوسکے قتل کرنیکا قصد کیا مخفی ہو گیا اور عنقریب قوم مین ظہور کریگا اور پھر کہا حضرت عیسی نے مجکو یہہ خبر پہونچائی واسطے
تمہارے پاس بھیجا ہے اور بعد اظہار اسطرح کی ہذیانات کے صومعہ مین جاکر دروازہ بند کرلیا اور اوسی شب مین اپنا گلا کاٹ کر جہنم واصل ہوا
جب صبح ہوئی تو نصاری نے علماے ثلثہ سے تفتیش حال کی کہ یونس نے تمسے کیا کہا ہر ایک نے سخن مخالف دوسرے کے بیان کیا
قوم نے کہا ہم اسبات کو جب صحیح اور درست جانینگے کہ آپ بواسطہ یونس کی زبان سے اپنے کانون سے سنینگے اونہون نے
آنکر صومعہ کے دروازہ کو کھولا اور یونس کو مرا ہوا پایا پس نصاری کے تین فرقہ ہوکر ہر فرقہ نے ایک عقیدہ عقاید مذکورہ سے
اختیار کیا قال اللہ تعالی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَیْنِهِمْ یعنے پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان اپنے بیچ معالم التنزیل
مین مرقوم ہی کہ بعد از اختلال یونس شقاوت مآل نصاری کئی فرقہ ہوگئے یعقوبیہ اور ملکانیہ اور نسطوریہ
اور مرقوشیہ کہا یعقوبیہ نے عیسی وہی اللہ ہی اور اسیطرح سے ملکانیہ نے کلام کیا اور کہا نسطوریہ نے عیسی وہی بیٹا
اللہ کا ہے اور کہا مرقوشیہ نے عیسی تیسرا ہے تین مین کا اور بعضے کہتے ہین کہ عقیدہ ملکانیہ یہہ ہے کہ عیسی خدا ہے
اور یعقوبیہ یہہ کہ عیسے پسر خدا ہی اور مذہب نسطوریہ یہہ کہ تیسرا ہے تین مین کا تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا اور
اور [illegible] یہہ جو بیان ہوا ارباب فرقون نصاری کے روایت مورخون کی ہے کہ متکلمین کے اقوال سے مخالفت
رکھتی ہی اور مقولہ ارباب کلام پر اگر اطلاع چاہیئے تو ملل نحل محمد شہرستانی اور اور کتب کلامیہ کو مطالعہ کرے شہرستانی کے
یہہ کہ ترجمہ تاریخ ابو الفدا مین لکھا ہے کہ بلفظہ نقل کیا جاتا ہے وہ یہہ کہ نقل ہے کتاب ملل والنحل سے شہرستانی
کہتا ہے کہ کلمہ کے مجسم ہونے مین نصاری کے کئی مذہب ہین ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ وہ کلمہ جسم پر مثل چمکنے
نور کے جسم شفاف پر اور ایک فرقہ یہہ کہتا ہی کہ جسطرح موم مین چھاپا لگتا ہے اسطرح سے وہ کلمہ جسم کے ساتھ منقش ہو گیا تھا
اور ایک مذہب یہہ ہے کہ الوہیت انسانیت سے الٹی ہو گئی تھی اور ایک فرقہ اسطرح پر بیان کرتا ہی کہ کلمہ
جسم مسیح سے اسطرح پیوستہ ہو گیا تھا جیسا پانی دودہ مین ملجاتا ہی پھر تقدیر سب نصاری اس بات پر متفق ہین
کہ حضرت مسیح کو یہودیون نے سولی دی اور مار ڈالا اور کہتی ہین کہ مسیح بعد مرنیکے اور سولی پانے کے پھر زندہ ہوا
اور اوسکا جسم پھر شمعون الصفا نے دیکھا اور حضرت عیسی شمعون سے باتین کرکے اور وصیت کرکے دنیا کو چھوڑ کر آسمان
پر چڑھ گئی شہرستانی کہتا ہے کہ ملت نصاری مین بہتر فرقہ ہین سب سی بڑے تین یعنی ملکانیہ اور نسطوریہ اور یعقوبیہ
ملکانیہ اون نصاری کو کہتے ہین جو ایک بادشاہ روم کے وقت مین بسبب غلبہ اور سطوت اوس بادشاہ کی اوسکے

ہمراہ نصاری ہوگئی تھے یہ فرقہ صاف تثلیث کا اقرار کرتا ہے انہین کی خدا تعالی نے قرآن شریف مین خبر دی ہے وہ یہ
کفر کرتے ہین وہ لوگ جو قایل اس بات کے ہین کہ خدا ایک ہی تین مین کا ایک ہے اور یہ فرقہ کہتا ہے کہ مسیح انسان کلی ہے
اور وہ قدیم ازلی ہے اور حضرت مریم نے ایک خدا ازلی جنا اور سولی اور قتل واقع ہوا ساتھ انسانیت اور الوہیت
دونو پر یہی لوگ لفظ باپ اور بیٹے کا اطلاق خدا اور مسیح پر کرتی ہین اور اسکا باعث یہ ہوا کہ اونہون نے انجیل مین لکھا ہوا پایا
اور ایک دلیل اونکی یہ بھی ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جب سولی دینے لگے اور قتل کرنے لگے تو اونہون نے آپ فرمایا تھا کہ مین اپنے اور
تمہارے باپ پاس جاتا ہون اور کہتے ہین کہ خدا تعالی قدیم ہے اور مسیح مخلوق تھا یہی مذہب اس زمانہ کے بادشاہان قسطنطنیہ اور عالمان عقلمند
اور ہوشیار آدمی سب ایک بادشاہی ہے کہ انہین قریب تین سو تیرہ آدمی کے جمع ہوئے اور سب نے بالاتفاق حضرت عیسی
علیہ السلام پر اعتقاد لاکر قبول کیا اون لوگون کا یہ قول ہے کہا کرتے تھے کہ ایمان لاتے ہین ہم خدا کے ساتھ واحد باپ
جو مالک ہے ہر شی کا اور صانع ہے مخلوقات کا ظاہری و باطنی کا اور ایمان لاتے ہین اوسکے بیٹے یسوع مسیح کو اکلوتے بیٹے
خدا کے پہلے پیدا کیا تمام خلق کو اور وہ خود مصنوع نہ تہا خدا ہے سچا پیدا ہوا سچے خدا سے اپنی باپ کی جوہر سے
جسکے ہاتہ سے سب عالم پیدا ہوئے اور وہ شخص جو واسطے ہماری اور واسطے خلاصی ہماری کے آسمان سے اوترا ہے
اور قایل ہین اس بات کی کہ حضرت عیسی ع مجسم ہوئے روح القدس اور پیدا ہوئے مریم سے اور سولی بھی ہوئے
اور دفن بھی کیے گئے پہر تیسرے روز جی اوٹھے اور آسمان کو چڑہ گئے اور اپنی باپ کی داہنی طرف بیٹھے اور پہر تشریف لاوینگے واسطے
دوسری بار واسطے انفصال قضایا مردون اور زندون کے اور ایمان لاتے ہین ہم روح قدس واحد پر یعنی روح جو اوسکی
باپ سے نکلتی ہے اور ایمان لاتے ہین ہم اس بات پر کہ بھروسا کرنا حضرت عیسی علیہ السلام کی شفاعت پر وہ سب ہی گناہون
کے معاف ہوجاینگا اور ایمان لاتے ہین ہم اس بات پر کہ بدن ہمارے اوٹھینگے اور ابد الآباد تک زندہ رہینگے اور
ایمان لاتے ہین ہم اوس جماعت قدسیہ پر جو حضرت عیسی ع کی ہم جلیس تہی سچی یہ جو جتنا ذکر کیا اس مذہب اور طور
پر اول ہی اول اتفاق ہوا تہا اور شریعت بھی اونہونے بنائی ہے جسکو الیمانت کہتے ہین اور یہ فرقہ دوسرا یعنے
نسطوریہ یہ وہ لوگ ہین جو نسطورس کے زمانہ مین تہے یہ لوگ نزدیک نصاری کے ایسے ہین جیسے معتزلہ ہمارے
نزدیک یہ فرقہ اول فرقہ سے تحقیق مسیح مین مخالفت ہین انکا مذہب اقنوم اتحاد کا نہین بلکہ یہ لوگ کہتے ہین کہ کلمہ
مسیح پر ایسا چمکا کہ شمس آئینہ یا بلور مین چمکتا ہے اور یہ کہتے ہین کہ مسیح پر الوہیت کی جہت سے قتل واقع نہین ہوا

بلکہ جنبۂ انسانیت پر قتل ہوا ملکانیہ اوسکو نہین مانتے اور تیسرا فرقہ یعقوبیہ وہ ہین جو یعقوب البردعانی کے ہم عصر تھے
یہ ایک راہب تھا قسطنطنیہ مین انکا یہ مذہب ہے کہ کلمہ بہی گوشت اور خون ہوکر خدا ہوگیا عیسیٰ مسیح کی شکل پیدا ہوگئی تھی
ابن حزم کہتا ہے کہ فرقۂ یعقوبیہ کے لوگ یہ کہتے ہین کہ مسیح خدا ہے قتل بہی کیا گیا اور مصلوب بہی ہوا اور تین روز تک مردہ
پڑا رہا انکا یہ مقولہ بہی اون تین روز تک دنیا بدون خدا کے جو سب کا مدبر ہے رہی اون لوگونکی نفی خدا تعالیٰ نے قرآن مجید مین
خبر دی ہے اوس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ کافر ہین وہ شخص جو کہتے ہین کہ مسیح ابن مریم خدا ہے انتہی ما اوردناہ منقولاً
من کلام الشہرستانی وہذا القدر کاف لمن ادنیٰ لب مترجم کہتا ہے یہ سب دروغ کہتے ہین اور راہ کذب طی کرتے ہین
حق یون ہے کہ حضرت عیسیٰ بندہ اور آفریدہ اور پیغمبر خدا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نسا مین فرماتا ہے **آیت**
يا اهل الكتب لا تغلوا في دينكم ولا تقولوا على الله الا الحق ط انما المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وكلمته ط القاها الى مريم وروح
منه ص فامنوا بالله ورسله ص ولا تقولوا ثلثة ط انتهوا خيرا لكم ط انما الله اله واحد ط سبحنه ان يكون له ولد م له ما في السموات و
ما في الارض ط وكفى بالله وكيلا ع لن يستنكف المسيح ان يكون عبدا لله ولا الملئكة المقربون ط ومن يستنكف عن عبادته
ويستكبر فسيحشرهم اليه جميعا یعنے اے اہل کتاب کے مت زیادہ گوئی کرو بیچ دین اپنی کے اور مت کہو اوپر اللہ کے
مگر سچ سوائے اسکے نہین کہ عیسیٰ بیٹا مریم کا ہے پیغمبر اللہ کا ہے اور کلمہ ہے اوسکا ڈالدیا اوسکو طرف مریم کی اور روح
ہے اوسکی طرف سے پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اوسکی کے اور مت کہو خدا تین ہین باز رہو بہتر ہوگا
واسطے تمہارے سوائے اسکے نہین کہ اللہ معبود اکیلا ہی پاک ہے وہ اوس سے کہ ہو واسطے اوسکے اولاد
واسطے اوسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانون کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور کفایت ہے اللہ کارساز ہرگز نہ انکار کریگا مسیح
اس سے کہ ہو بندہ واسطے اللہ کے اور نہ فرشتے مقرب اور جو کوئی انکار کرے بندگی اوسکی سے اور تکبر کریگا پس
اکٹھا کریگا اونکو طرف اوسکے سب کو اور سورہ مائدہ مین **فرمایا ہے** لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح
ابن مريم ط قل فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك المسيح ابن مريم وامه ومن في الارض جميعا ط ولله ملك
السموات والارض وما بينهما ط يخلق ما يشاء ط والله على كل شيء قدير ه وقالت اليهود والنصارى نحن ابنؤا الله
واحباؤه ط قل فلم يعذبكم بذنوبكم ط بل انتم بشر ممن خلق ط يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء ط ولله ملك السموات
والارض وما بينهما ز واليه المصير ه یعنی البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے مسیح بیٹا مریم کا کہہ

کہہ پس کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام مین کچھ اگر چاہے کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کی کو اور مان اوسکی کو اور اون لوگونکو کہ بیچ زمین کے
ہین سارے سبکو اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہی پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہے اور اللہ
اوپر ہر چیز کے قادر ہی اور کہا یہودیون نے اور نصاریٰ نے ہم بیٹے اللہ کے ہین اور پیارے ہین اوسکے کہہ پس کیون عذاب کرتا ہی تمکو ساتھ
گناہون تمہارے کے بلکہ تم آدمی ہو اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہی بخشتا ہے جسکو چاہتا اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہے اور واسطے
اللہ کے ہے بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان اونکے ہی اور طرف اوسیکے ہی پھر جانا **اور یہ فرماتا ہے**
لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ
علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظلمین من انصار لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ وما من الٰہ الا الٰہ واحد وان لم ینتہوا عما
یقولون لیمسن الذین کفروا منہم عذاب الیم افلا یتوبون الی اللہ ویستغفرونہ واللہ غفور رحیم ما المسیح ابن مریم
الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لہم الاٰیٰت ثم انظر انی یؤفکون
قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ہو السمیع العلیم قل یاہل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق
ولا تتبعوا اہواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علیٰ لسان
داود وعیسی ابن مریم ذٰلک بما عصوا وکانوا یعتدون یعنی البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ وہ ہے
مسیح بیٹا مریم کا اور کہا مسیح نے اے بنی یعقوب کے عبادت کرو اللہ کی پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے
جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت اور جگہہ اوسکی آگ ہی اور نہین واسطے
ظالمون کے کوئی مددگار البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہین تحقیق اللہ تیسرا ہے تین مین کا اور نہین کوئی معبود مگر
معبود اکیلا اور اگر نہ باز رہینگے اوس چیز سے کہ کہتے ہین البتہ لگیگا اون لوگونکو کہ کافر ہوئے اونمین سے عذاب
درد دینے والا کیا پس نہ توبہ کرینگے طرف اللہ کے اور نہ بخشش مانگینگے اوس سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نہین مسیح
بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہین پہلے اوس سے پیغمبر اور مان اوسکی صدیقہ تھی یعنی ولیہ دونو کھاتے تھے کھانا دیکھ
کیونکر بیان کرتے ہین ہم واسطے اونکے نشانیان پھر دیکھہ کہان سے الٹے جاتے ہین کہہ کیا عبادت کرتے ہو تم سوای خدا کے
اوس چیز کو کہ نہین اختیار مین رکھتی واسطے تمہارے ضرر اور نہ نفع اور اللہ وہ ہے سننے والا جاننے والا کہہ اے صاحب
کتاب کے مت زیادتی کرو بیچ دین اپنی کے سوائے حق کے اور مت پیروی کرو خواہشون اوس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہو

پہلے اس سے اور گمراہ کیا بہتونکو اور بہک گئی راہ سیدہی سے لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوے بنی اسرائیل سے اوپر زبان
داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور تھے حد سے نکل جاتے ﴿ پس ان آیات بینات
سے صاف واضح ہے کہ قول یعقوب جو کہتا تہا اللہ ہی تہا جو صورت مسیح مین آیا تہا اور قول نسطور جو قایل تہا کہ مسیح
اللہ کا بیٹا تہا یعنی مدت تک کہ جا بجا ظاہر کیا پہر اوسکو اپنی پاس بلا لیا یعنی معاذ اللہ نور الٰہی تین حصہ ہوگیا ایک اللہ رہا ایک
روح القدس ایک مسیح اور باقی اقوال کہ مذکور ہوے صریح کفر ہین من ہذہ الاقوال ونقول کما قال اللہ تعالیٰ
قل ہو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ ایک ہی اللہ
بے احتیاج ہے نہین جنا اوسنے اور نہ جنا گیا او نہین ہے واسطے اوسکے برابری کرنیوالا کوئی ﴿

فصل پانچوین

قصہ اصحاب کہف مین نغمہ سبحان گلستان غرایب اخبار اور دستان سرایان عجایب آثار نے در باب عدد واسامی اصحاب کہف
اور سبب ایمان اور نام بلدہ انکی مین اختلاف کیا ہے زمرہ مورخین کا یہہ عقیدہ ہے کہ اصحاب کہف قبل از بعثت روح اللہ غار مین
جاکر سوے اور بعد از رفع حضرت بآسمان جاگے اور جدا ہوے اور ایک فرقہ کا یہہ عقیدہ ہے کہ مجموعہ حالات انکے بعد
از صعود کرنے حضرت مسیح کے آسمان پر ظہور مین آئے راویان اخبار لاتی ہین کہ اصحاب کہف ساکنان شہر افسوس مضافات
دیار مین متعلقات یونان ہی سے تھے اور سبب قبول ایمان انکا بعضون نے اسطرح بیان کیا ہے کہ جب جالینوس
طبیب کہ اوس بلدہ مین اقامت پذیر تہا یہہ سنا کہ ایک شخص کہ کوئی ہے کو عیسیٰ مسیح علاج کرتا ہے کہ یہہ افعال طبیبان حاذق
سے بہی صادر ہوتے ہین اور جب سنا کہ وہ مردہ کو بہی زندہ کرتا ہے کہ یہہ عمل غیر قدرت بشر سے باہر ہے اگر عیسیٰ
احیاے موتی کرتا ہی تو اوسکو دعوی نبوت مین صادق جاننا چاہئے اور بعد از تو امتحان اس خبر کے معہ ایک جماعت شاگردون
اور دوستون اپنی کے از راہ دریا متوجہ خدمت بابرکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوا اور کشتی مین بزحمت مرض شکم مبتلا ہو کر
بحالت نزع پہونچا ایک شاگردون نے اس سے کہا کہ سبحان اللہ جمیع مریض ہمین انفاس متبرکہ تمہارے کی صحت پاتے ہین
یہہ کیا بعید ہے کہ اپنی علاج مین تم عاجز ہو جالینوس نے کہا انی اعالج بما اعلمہ یعنی تحقیق علاج کرتا ہون ساتہہ اوس چیز کے
کہ جانتا ہون نہین اوسکو پہر کہا ایک کوزہ پانی سے بہر کہ میرے پاس لاؤ جب اوسکے شاگرد آبخورہ پانی کا بہرا ہوا لائے
ایک دارو کہ بنا بر اسہال اپنی شکم کے بنائی تہی تہوڑی سی اوس سبوچہ مین ڈالی اور بعد ایک ساعت کے اوس ظرف
پہ آپ کو دیکہا کہ تمام باقی اوسکا جم گیا ہے اور کسیطرح سے بہتا نہین ہے اپنی شاگردون سے کہا کہ تدبیر انعقاد آب یہہ ہی

یہہ کہکر وہی دوائی حابس قوی اسہال سے چند اوس مقدار کی کہ آبخورہ مین ڈالی تہی اوسبب سرعت اثر اوسکے پانی منجمد ہو گیا تہا کہا لی بعد اسکے اسکو اجابت متواتر ہوئی اور شدت اسہال سے قریب المرگ ہوا اور کہا کہ مرض موت کا کچہہ علاج نہین ہے **بیت** باقضا برنمی توان آمد ✤ با قدر بر نمی توان آویخت ✤ غرض کہ اوسوقت جالینوس نے یہہ وصیت کی کہ بعد از تکفین وتدفین میرے تم سب فیق حضرت مسیح کی پاس جاکر اوسکی نبوت کے ساتہہ اعتراف کرنا القصہ اہل کشتی جب سفینہ پر سے اوترے جالینوس کو دفن کیا اور ملازمت حضرت روح اللہ مین پہنچکر بدولت اسلام و توحید مشرف ہوئے اور پہر اپنی اپنی ولایت کو مراجعت کی اور خلایق اوس دیار کو وصیت جالینوس سے مطلع کیا مردم اوس دیار نے اپنی حیات گذشتہ پر افسوس کیا کہ وا اسے اور یہہ ہمارے کہ ہمنی اتنی مدت ضلالت مین صرف کی خلاصہ یہہ کہ سب ہی ایمان لائے اور یہہ روایت قول محمد بن محمود سہروردی کے مخالف ہی کیونکہ اوسنے تاریخ حکما مین لکہا ہی کہ جالینوس حکیم نے قبل از دو سو برس بعثت حضرت عیسیٰؑ کے شربت مرگ چکہا تہا اور نیز منافی اوس روایت کے کہ جو پہلے قصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مین گذری العلم عند اللہ تعالیٰ بحقیقۃ الحال اور روایات سے اسطرح منقول ہے کہ اصحاب کہف اور تمام اہل افسوس جب ایمان لائے تہے کہ ایک حواریین مین سے بقر مودہ شمعون الصفا اوس دیار مین پہونچا تہا اور اتنائی دعوت حواریین مین خلایق آفاق کو ایک بادشاہ جبار دقیانوس نام جلاد روم یا زمین بابل مین مستولی ہو کر ادنہیکو بت پرستی پر ترغیب کرتا تہا اور جو کوئی کہ اوسکا انکار کرتا تہا سیاست فرماتا تہا جب اسنی بلدہ افسوس پر کہ اصحاب کہف وہان رہتے تہے غلبہ پایا اور خلق کو اپنی متابعت پر دعوت کی بعضون نے تابعداری اختیار کی اور بعضون نے نکی اور اور اہل توحید لاچار او مجبور ہو کر ہر طرف نکل گئی یا کہین کہین کو شہ مین چہپ رہی اور اشرار نابکار اخیار او ابرار کو تو ایذائے اخفا سے نشان دہی کرتے تے اور دقیانوس نے ناموس بقطع اعضا اونکے حکم دیتا تہا سات شخص اولاد عظمائی اوس ولایت سے اپنی گہر ونمین بیٹہے ہوئے دروازے بند کر کر بعبادت پروردگار عالمیان مشغول رہتی اور حضرت مجیب الدعوات سے بتضرع اور تخشع بجنبہ دفع شر دقیانوس مسئلت کیا کرتے تہے روز عید کہ دقیانوس نے بنابر معبود باطل اپنی کے ذبیح اور قربانی اشتغال کرتا تہا ایک مرتبہ اوسنے حکم کیا تہا کہ جو کوئی اوسدن ذبیح مین حاضر نہوگا اور میرے بت کو سجدہ نکریگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کروا ڈالونگا اور حال اون سات خدا رسیدہ سے مطلع ہو کر اونکے استحضار کے واسطے بہی حکم دیا جب ارباب خلوت حسب الحکم اوس انجمن مین حاضر ہوئے دقیانوس نے اُنسے پوچہا کہ تمہارے تمرد کا سبب کیا ہے

کہ میرے حکم واجب الاتباع سے انحراف اور ادائے قربانی سے اجتناب اور سجدۂ صنم سے احتراز کرتے ہو تملیخا
کہ انمین رتبہ سروری رکہتا تہا پیش آیا اور کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو ایک ایسی مصنوع نا شخص کی پرستش پر دعوت
کرتا ہی کہ نہ سنتا ہی اور نہ دیکہتا ہی اور نہ اوس سی نفع متصور ہے اور ضرر ایسے جماد کو ہم کیونکر معبود حقیقی جانین
اور اسطرح سے اپنی پیشانی اوسکی روبرو زمین پر رکہین تو اس خیال سے درگذر کہ ہمسے ہرگز یہہ فعل صادر نہین ہوگا
دقیانوس نے کہا جو تم میرے معبود کو سجدہ نہین کرتے تو تمہارا مسجود کون ہے **آیت** فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا یعنی پس کہا انہون نے پروردگار ہمارا پروردگار آسمانون کا اور زمین کا ہی ہرگز نہ
پکارینگے ہم سوا اسکے اوسکے کسی معبود کو تعجب اوس جبار نے یہہ بات سنے عنان تمالک ہاتہ سی چہوڑ کر
انکے قتل پر استادہ کیا تملیخا نے کہ آثار خوف و فزع بشرہ پادشاہ سے مشاہدہ کیا کہا اے بادشاہ ہمکو
اپنے محافظونکو تفویض کردے اور آجکی رات مہلت عطا کر اگر کل ہم تیرے کیش کو قبول کرینگے تو پہر حکم کرنا واجب ہوا
مدعا ہے ہمارے ساتہ عمل مین لانا دقیانوس کو انکا یہہ کلام مقبول ہوا اور اہل توحید کو محبوس کیا اور انہون نے فرصت
پاکر اوسی شب مین فرار کیا حکایت امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا حبیب خدا محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وحی نازل کی اللہ نے مجہپر فرمایا **آیت** اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ
اٰیٰتِنَا عَجَبًا یعنی کیا گمان کیا ہی تو نے یہہ کہ بیٹہنے والی غار کے اور اوس کہودی ہوئی کے تہے نشانیون ہماری سے عجب
کرتے نہین روم مین ایک شہر تہا جسکا نام افسوس مشہور تہا اوسی بنایا تہا ایک نیکبخت بادشاہ نے اتفاقا وہ بادشاہ
مرگیا اور سلطنت وہان کی خراب ہوگئی جب یہہ خبر مملکت فارس مین پہونچی تو وہان کا بادشاہ دقیانوس نام کہ ظالم اظلم تہا
لشکر لیکر شہر افسوس پر چڑہا اور بعد جنگ اوسکو فتح کیا اور اوس شہر مین ایک قلعہ مستحکم بنایا راوی لکہتا ہی کہ اوس
قلعہ کا طول اور عرض تین تین کوس تہا اور نہایت صاف او رگورے پتہرون سے بنایا گیا تہا جسمین چار ہزار ستون
طلائی زرناب کے تہے اوچہت بہی سونیکی تہی اور زنجیرین تمین کو وقت کی ہوئی چاندی کی اور ہر رات چراغ روشن
کیے جاتے تہے خوشبو تیل سے اور مکان مین دو سو روشندان مشرق کی طرف اور دو سو مغرب کی طرف رکہے تہے
کہ شبا روز ہر وقت شعاع و ضیاع آفتاب و ماہتاب سے اوسمین روشنی رہتی تہی اور ایک تخت مرصع بنایا تہا کہ
طول اوسکا اسی گز کا اور عرض اوس کا چالیس گز کا تہا اور دہنے طرف اوس تخت کی اسی کرسیان سونیکی

اور بائین طرف بہی اسیقدر کرسی تہین کہ اونپر امرا اور ارکان سلطنت بیٹہتے تہے اور ایک روایت یہہ ہی کہ ایک طرف کرسیون پر بادشا
اور شہرون کے اور ایکطرف امرا اور ارا کین بیٹہتے تہے یعنے انہی بادشاہ اسکے تابع اور خدمت مین رہتی تہے اور خود بادشاہ اوس
تخت پر بیٹہتا تہا اور ایک تاج مکلل کندن کا جڑاؤ جواہر لگا ہوا تہا اور اوسکے سات رکن تہے اور ہر رکن پر اسطرح موتی چمکتے تہے
جیسے اندہیری رات مین روشنی چراغون کی ہوتی ہے اور اوس بادشاہ نے پچاس لڑکے سردارون کے آراستہ کیے تہے
اور اونہین سونیکی ٹوپیان پہنائی تہین اور اوسکے ہاتہ مین عصا سونیکا دیے تہے اور چہہ لڑکے اولاد علما مین سے بیٹہنے
اور تعلیم کے اپنی وزیر کیے تہے کہ تین اونمین کے داہنے طرف اور تین بائین طرف کرسی پر رہتے تہے وہ جو داہنی طرف کرسی
رہتے تہے اونمین ایک کا نام تہا تملیخا اور دوسرے کا مکسلمینا اور تیسرے کا نام مرطلیس اور جو بائین طرف رہتے تہے ایک کا نام
مرطلیس دوسرا کشوطونس تیسرا ساذینوس اور ایک روایت سے یہہ چہ نام ہوئے ہین یعنے داہنی طرف والے تملیخا مکسلمینا
اور بائین طرف والے مرنوش دبرنوش شاذنوش اور یہہ بادشاہ سب باتون مین انسے مشورہ کرتا تہا اور
بغیر اسکے کوئی کام نکرتا تہا اور جسوقت یہہ بادشاہ اجلاس کرتا اور دربار لگتا تو یہہ دستور مقرر تہا کہ اونمین سے ایک شخص کے ہاتہ
ایک پیالہ سونیکا بہرا ہوا مشک سے اور دوسرے کے ہاتہ مین بہرا ہوا گلاب سے اور تیسرے کے ہاتہ مین ایک جانور اوڑنیوالا
سفید پالا ہوا ہوتا تہا جب وہ جانور چہوڑ دیا جاتا تہا تو وہ پیالہ مین غوطہ لگاتا تہا گلاب کے پیالہ مین پہر اوڑتا تہا اور غوطہ لگاتا تہا مشک
پیالہ مین اور اسیطرح اوڑتا ہوا بادشاہ کے سر پر جاتا کہ قطرات لطیف مشک اور گلاب کی اوسکے پرون سے جہڑتے اور بادشاہ
پڑتے اور بعض تفاسیر مین لکہا ہی کہ رنگ اوس جانور کا سفید تہا اور پانو اوسکے سرخ اور یہہ بہی لکہا ہی کہ جب بادشاہ
اشارہ کرتا تہا تب وہ جانور اوڑتا اور غوطہ لگاتا تہا اور پہر تاج پر بیٹہکر پر جہاڑتا تہا اور دونون ہاتہ پر ایک لڑکے کے
بیٹہا رہتا تہا الغرض تیس برس اسی طور پر گذرے اور اس عرصہ مین کبہی کسیطرح کا رنج اور غم اوس بادشاہ کو
نہ پہنچا اور کسیطرح کی بیماری اوس مدت مین کبہی نہوئی حتی کہ کہہو سر تک ندکہا آخر کو ایسا سرکش ہو گیا اور غرور
اوسکے سر مین بہرا کہ دعوا خدائی کا خود کرنے لگا اور لوگون کو دعوت کی کہ مجہی خدا کہین اور جو شخص کہ اس بات کو قبول کرتا
تہا اوسی خلعت وزرا اور بہت اسباب دنیاوی دیتا تہا ناچار بہت لوگون نے قبول کیا غرض سب لوگ پوجتے تہے اور ہر سال
ایک روز عید کا مقرر تہا اتفاقا ایک روز عید کو بادشاہ تخت پر بیٹہا تہا اور وہی تاج مرصع سر پر رکہا ہوا تہا کہ ناگاہ
ایک سوار اوسکے ارکان سلطنت کا یہہ خبر وحشت اثر لایا کہ لشکر فارس تیرے ملک پر غالب آیا بادشاہ یہہ سنتی ہی

نہایت محزون اور غمگین ہوا ایسا غش کہ تہرترا کر تخت کے نیچے گر پڑا اور تاج سر سے الگ جا رہا جب یہ حرکت اون تینون وزیرون
سے جو اوسکی طرف کہڑے تہے اون میں ایکنے دیکہی کہ یملیخا جسکا نام تہا سبب اسکے کہ وہ بہت عالم اور عاقل تہا سوچا
اور فکر کیا کہ معاذ اللہ اگر فی الحقیقت دقیانوس خدا ہی تو یہ خبر سنکر کیون غمگین ہوا اور یہ خیال کرنے لگا کہ یہ کہاتا ہی ہی
اور پیتا ہی ہے اور سوتا ہی ہے جو کہ ہم سب لوگ کرتے ہین اگر یہ سچ خدا ہوتا تو چاہئی تہا کہ یہ صفاتین اوسمین نہوتین
کیونکہ خدا تعالی کی یہ صفتین نہین ہین اور ذات پاک اوسکی ان سب باتون سے منزہ اور مبرا ہی غرض یملیخا یہ باتین
سوچکر دلمین متحیر اور متفکر تہا کہ دربار برخاست ہوا ہر ایک شخص اپنی اپنے گہر گیا اور معمول تہا کہ یہ چہئون جوان وزیران
سلطنت ہر شب ایک ایک کے گہر مین جمع ہوتے تہے اور کہاتے پیتے تہے اتفاقا اوسدن نوبت فراہم ہونے
سب کی یملیخا کے مکان کی تہی چنانچہ شام کو اوسکے گہر مین سب جمع ہوئے اور بدستور کہانے پینے لگے تو پانچون نے کہا
یملیخا نے کچہ نکہایا پیا جب اونہون نے سبب اوسکا پوچہا تو اوسنے ظاہر کیا کہ ای بہائیو کچہ نپوچہو میرے دلمین
ہزارون کہانے پینے اور چین آرام سے زیادہ مزے بہر رہے ہین پانچون نے پوچہا کہ ای بہائی بیان تو کرو
کہ وہ کیا ہین اوسنے کہا کہ طلوع کیا میری فکرنے طرف آسمان کے مینے خیال کیا کہ یہ اتنا بڑا خیمہ آسمان بغیر ستون
و چوب اور بیدون زنجیر و طناب کیونکر برپا ہی اور چاند سورج ایسے روشن جو اپنا نظیر نہین رکہتی آپ سے آپ
کسطرح ہیں اور اس آسمان کو اتنی ستارون سے خود بخود زینت کیونکر حاصل ہوئی بیشک ان سب کا کوئی بنانیوالا
ضرور ہی اور نہین غور کیا زمین مین کہ یہ فرش کسنے بچہایا ہی پانی پر اور کسنے اسکو مستحکم کر دیا ہے اور پہاڑ اسی ہیبت ناک
سے کہل نہین سکتی پہر خیال کیا مینے کہ کسنی بچہ کو ماں کے پیٹ مین ڈالا اور باہر نکالا اور کسنے غذا دی پیٹ مین
اور پرورش کیا پہر جانا مینے کہ ان سب باتون کا کوئی کاریگر ہی اور وہ بڑا تدبیر والا ہے سوائے دقیانوس کے
کیونکہ اس سے یہ باتین بن نہین آتین بلکہ اسمین تو وہ سب احتیاجین پائی جاتی ہین جو کہ ہم مخلوق مین ہین تو بالضرور
یہ بہی ایک مخلوق مین سے ہی اور خالق ارض و سماوات اور صانع تمام مخلوقات ذات پاک پروردگار ہی بالجملہ مضمون
ان آیات کرامت مشحون کا بالہام ربانی اسکے آئینہ ضمیر مین انعکاس پذیر ہوا **قولہ تعالی** وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا
لَمُوسِعُونَ ۝ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ
مُّبِينٌ ۝ اور آسمان کو بنایا ہمنے اوسکو ساتہ قوت کے تحقیق ہم اوسکو البتہ کشادہ کرنیوالے ہین اور زمین کو بچہایا ہمنے

عجائب القصص

اوسکو پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین ہم اور ہر چیز کو پیدا کیا ہمنے دو قسمین تو کہ تم نصیحت پکڑو پس بہاگو طرف اللہ کے تحقیق مین
واسطے تمہارے اوس سے ڈرانیوالا ہون ظاہر اور جب یہہ کلام نیک انجام یملیخا کا اون پانچون یارون دوستون نے سنا
اوسکے پانو پر گر پڑے اور قدم چومنے لگے اور کہنے لگے کہ بہائی فی الحقیقت تو سچ کہتا ہے جو کچھ تیرے دلمین آیا ہے
بیشک ہمارا دل بہی یہی قبول کرتا ہی اب جو تو حکم کرے وہی ہم بجا لاوین ظاہر اللہ تعالی نے اونکے دلون مین مطالب
ان آیات بینات کے القا فرمائے **ایت** خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ یعنی پیدا کیا آسمانونکو بغیر ستون کے دیکہتے ہو تم اوسکو اور ڈالے بیچ زمین کے
پہاڑ ایسا نہو کہ ہلجاوے ساتھ تمہارے اور پہیلائے بیچ اوسکے ہر طرحکے جانور اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی پہر
اوگائی ہمنے بیچ اوسکے ہر قسم نفیس سے یہہ ہی پیدائش خدا کی پس دکہلاؤ مجکو کیا پیدا کیا ہی اون لوگون نے جو کہ سوا
ہین بلکہ ظالم بیچ گمراہی ظاہر کے ہین غرض کہ یہہ سنکر یملیخا نے کہا ای بہائیو ہمین کوئی رستہ واسطے اپنے اور تمہارے بہتر نہین دکہتا
سوائے اسکے کہ یہان سے بہاگ جاوین طرف بادشاہ عرش و سموات کے کس واسطے کہ اِنَّ الْفِرَارَ مِنْ عَادَاتِ اَهْلِ الْاِخْتِيَارِ
یعنی تحقیق بہاگنا عادت اہل اختیار ہے تو بہاگ اوس ظالم سے نجات پاوین انہون نے کہا **مصرع** صلاح ما ہمہ آنست
کہ آن صلاح شماست ہم جو ہر تو وقت کرے ہم تیرے ساتھ ہین یملیخا یہہ بات سنتے ہی کہڑا ہوا اور اوسکا ایک باغ تہا
کہجورونکا سیدہا اونکو ساتھ لیے ہوئے باغمین پہنچا اور تین درم کو کہجورین بیچین یا تین ہزار درم کو سارا باغ بیچا اور
درم چادر کے کونے مین باندہ لیئے اور چہون گہوڑون پر سوار ہوکر سر پہیرا نکلے جب شہر سے تین کوس کی مسافت پر
پہنچی تو یملیخا نے کہا اے بہائیو اب ملک نیا گیا اور دولت حشمت چہوڑی یاد کرو خدا کو اور پکارو اوسے اوترو
گہوڑون سے اور چلو اپنی پانو سے اللہ کہ خالق ارض و سموات ہی تمہارے واسطے نجات بخشے اور سب کام آسان
کرے سب گہوڑون پر سے اوتر پڑے اور پا پانو چلنے لگے اور گہوڑونکو ہانک دیا چونکہ یہہ چہون ناز پروردہ
اور عیش و آرام کے خوگر تہے کبہو پیادہ پا کاہیکو چلے تہے **مصرع** چلتی چلتی انکے پانومین پہپولے پڑگئے یہانتک
کہ پہپولی خلش خار سے فگار ہوکر لہولہان ہوگئے **مصرع** پانوئین آبلہ آلودہ خاربی ہے بہ بڑی محنت اور مشقت سی
جو تون تون کر کرا کیس ۲۱ کوس پر پہنچے وہان انکو پیاس کا غلبہ ہوا ناگاہ ایک چرواہا انہین دکہائی دیا اوس سے کہا کہ اگر تیرے

پاس تھوڑا پانی باقی رہ گیا ہو تو ہمکو پلا اوسنے کہا کہ بہت اچھا پلاتا ہوں لیکن مین تمہارے چہرون سے روشنی شہزادونکی سی
دیکھتا ہون اور نہین گمان کرتا سوا اسکے کہ تم بھاگے ہوئے ہو معلوم نہین کہ تمپر کیا مصیبت پڑی ہے پہلے تم اپنا حال
سچ بیان کرو تا میرا خیال تمہارا جاتا رہے تملیخا نے جواب دیا کہ اے شخص کیا پوچھتا ہے حال ہمارا اور کیون مبالغہ کرتا ہے
راست گفتاری مین ہم ایسے دین مین داخل ہوئے ہین کہ ہمین جھوٹ بولنا اوسمین جائز اور حلال نہین اور
اگر ہم جھوٹ بولین تو کوئی نجات دینے والا نہین پھر تمام قصہ بیان کیا چرواہا تمام حال سنکر انکے قدمون پر گرا اور کہا
جو تمہارے دلمین آیا ہے بیشک میرا دل بھی یہی قبول کرتا ہے لیکن تم اتنا یہان ٹھہرو کہ مین بکریان اور دنبیان
اونکے مالکون کے پاس پہنچاؤن غرض وہ چرواہا گیا اور پہنچا کر اولٹے پاؤن جلدی جلدی دوڑا ہوا پھر آیا
لیکن اوسکا ایک کتا تھا کہ وہ بھی ساتھ ساتھ چلا آیا راوی لکھتا ہے کہ حبیب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ رنگ اوس کتے کا ابلق تھا اور نام اوسکا قطمیر ہے وقت اون جھہون جوانون نے دیکھا کہ
ایک کتا بھی چرواہے کے ساتھ آتا ہے تو آپس مین کہا کہ ایسا ہو کہ یہہ کتا ہمین فضیحت کروائے سبھون نے خیال کیا
کہ یہہ اگر ساتھ ہوگا تو رات کو جہان کہین ہم رہین گے یہہ وقت بیوقت بھونکیگا اور اسکے بھونکنے سے لوگ
جان جاوینگے کہ یہان آدمی ہین اگر کوئی وطن کا آدمی آویگا اور ہمکو دیکھیگا تو بیشک پکڑ دیوینگے یہہ خیال
کرکے یہہ چھوون جوان کتے کو پتھر مارنے لگے کہ کسیطرح اولٹا پھر جاوے جب کتے نے یہہ حال دیکھا تو دوڑکر انکے پاؤن پر
لوٹنے لگا جیسے کوئی عجز اور زاری کرتا ہے اور انجام کو بحکم خدا تعالی گویا ہوا اور نہایت صاف زبان سے کہنے لگا
کہ اے قوم تم کیون مجھے پھیرتے ہو مین تمہارا بھید نہین ظاہر کرنیوالا اور مین گواہی دیتا ہون کہ خدا تعالی
وحدہ لاشریک ہے اور میرے سبب سے کوئی تمہارا دشمن تمہارے راز پر نہین آگاہ ہوگا مین بھی
امید رکھتا ہون کہ تمہارے طفیل سے مجھے بھی خدا تعالی سے قربت اور نزدیکی نصیب ہو جو مین
ان جوانون نے یہہ باتین اسکی سنتین بیساختہ پتھر ہاتھون سے ڈالدئے اور اوسے گودی مین ہر ایک
لیتا تھا اور کتے سے پیر چوما تا تھا اور اوسے لئے ہوئے چلتے تھے اور چرواہا آگے آگے چلا جاتا تھا
آخر کو چرواہا ایک پہاڑ پر اونہین لیکر چڑھا اور ایک غار کے پاس کھڑا کیا اور اوس پہاڑ کا نام بنجلوس تھا
اور غار کا نام وصید اور اوس غار کے آگے چشمہ جاری تھا اور درخت میوہ دار موجود چونکہ یہہ بہت ہو کی پیاسی تھی

اون درختون کا میوہ دانہ سیر ہو کر کھایا اور اوس چشمہ سے پانی خوب پیا اور اوس غار مین جا کر آرام لیا اور دروازہ پر قطمیر کتا بھی
ہاتھ پھیلا کر بیٹھا کہتے ہین حق تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ان سبکی روحونکو قبض کرے لیکن یہہ روایت قبض ارواح کی
ضعیف ہی صحیح یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے اونپر نوم مستغرق غالب کی اور واسطے ہر ایک کی دو دو فرشتے تعین کیے کہ وہ کروٹین پھیرتے
داہنی سے بائین طرف اور بائین سے داہنی طرف اور ابن عباس سے روایت ہی کہ وہ فرشتے برس برس مین ایک دفعہ انکی کروٹ
بدلتے تھے تاکہ زمین اونکی بدنون کو نکہاجاوے یعنے بدن اونکے بوسیدہ ہون اور گل نجاوین اور یہہ بہی روایت ہی کہ سال مین
دو مرتبہ بدل جاتی اور یہہ بات بہی زیادہ ہی بلکہ تمام ان آفتاب کو حق تعالی نے حکم کیا کہ وقت طلوع سے غروب تک شعاع
اونپر نپڑے **قوله تعالى** وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ
وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا
وَهُمْ رُقُودٌ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ
مِنْهُمْ رُعْبًا یعنے اور دیکھے تو آفتاب کو جب طلوع کرتا ہی جہک جاتا ہی غار اونکے سے داہنی طرف اور جب غروب کرتا ہے
کترا جاتا ہے اونسے بائین طرف اور وہ بیچ میدان کشادہ کے ہین اوسکے یہہ نشانیون اللہ کی سے ہی جسکو ہدایت کرے اللہ
پس وہ راہ پانیوالا ہی اور جسکو گمراہ کرے پس ہرگز نپاویگا تو واسطے اوسکے دوست راہ بتانیوالا اور گمان کرے
تو اونکو جاگتے اور وہ ہین سوتے اور کروٹین لواتے ہین ہم اونکو داہنی طرف اور بائین طرف اور کتا اونکا پہیلا رہا ہے
دونو ہاتہ اپنے بیچ دہنی غار کی اگر جہانکے تو اوپر اونکے البتہ پیٹھ پہیرے اونسے بہاگ کر اور البتہ بہر جاوے اوسکے
رعب کر چہکتی ہین وہ سوتے ہین اور آنکہین اونکی کہلی ہین اس سے کہ جاتی ہین کر جاگتی ہین اور حق تعالی نے اوس مکان
مین دہشت رکہی ہے تا لوگ تماشا نہ کرین کہ وہ بے آرام ہون اور وہ جو ساتہ ایک کتا تہا لگ گیا تہا وہ بہی زندہ رکہا
اگرچہ کتا رکتا برا ہی لیکن اچہون کے ساتہ مین برائی جاتی رہتی ہے چنانچہ شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے کہا ہے
فرد سگ اصحاب کہف روزی چند ۔ پی نیکان گرفت مردم شد ۔ القصہ اوس زمانہ مین ماہ محرم کی دسوین کو عید ہوتی
تہی جسوقت دقیانوس عید کرکے پہرا تو اون چہون وزیرونکو نپایا لوگون سے حال اونکا پوچہا کسینے کہدیا کہ اونہون نے
سوا تیرے اور خدا اختیار کیا ہی اور وہ یہان سے بہاگ گئی ہین یہہ بات سنتے ہی وہ ظالم مع فوج بذات خود سوار ہوا
اور کہوج لگاتا ہوا غار تک پہونچا تو کیا دیکہتا ہے کہ وہ سب پڑے ہین گویا جان کسی مین نہین تعجب اس حالت سے

اونکو دیکہا تو اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ جو مین چاہتا تہا کہ انہین سزا دون خود اونہون نے زیادہ اس سے سزا پائی اور معمارونکو
بلوا کر پتہر اور چونے کی پختہ دیوار سے اوس غار کو بند کروا دیا پہر از راہ غرور کے اپنے ہمراہیون سے کہنے لگا کہ اب کہدو اونسے اگر وہ
سچے ہین تو کہین اپنے خدا سے جو معبود ہی آسمانون مین کہ نجات دی اونکو یہان سے **روضۃ الصفا** مین لکہا ہی کہ خازن دقیانوس
نے بنا بر اسکے کہ ملہم ہوا تہا کہ یہہ صورت علامات قدرت الٰہی سے ہے کہ ایکدن اپنے بندون پر ظاہر کریگا حکم کیا کہ ایک
لوح رصاص پر اسامی اور القاب اور انساب اور تاریخ فرار اصحاب کہف کو نقش کر کر غار کے دروازے پر لگا دے
بعد از چندگاہ کہ دقیانوس نے کوس رحلت بجانب جہنم بجایا اور چند کس اور نے نوبت افسر حکومت سر پر رکہا تا آنکہ نوبت
ایالت و سروری ساتہ ایک بادشاہ عادل دیندار بنا موس نام کہ بوحدانیت اللہ تعالی اور بہ نبوت حضرت عیسی علیہ السلام
ایمان رکہتا تہا پہنچی اور اوسنے بجائی بیت الاصنام کنالیس اور صوامع بنائے اسکے زمان دولت مین اصحاب کہف اوس خواب
گران سے بیدار ہوئے لکہا ہے انکو تین سو نو برس سوئے ہوئے ہو چکے تہے **کما قال اللہ تعالی وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ**
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ط یعنی اور رہے وہ بیچ غار اپنی کے تین سو برس اور زیادہ رہے نو برس ف کہ حق تعالی
نے پہر حکم کیا کہ روح انمین ڈالی گئی یا بیداری انکو طاری ہوئی کہ یہہ اوٹہ کہڑے ہوئے جسوقت کہ یہہ اوٹہے تو دیکہا کہ وہ
مینہ لوٹ گیا اور آفتاب روشن ہے اور غار کا دروازہ کہلا ہے تب آپسمین ہر ایک اپنی خوابگاہ سے اوٹہکر ایکدوسرے سے
کہنے لگا کہ ہم اس رات خدا تعالی کی عبادت سے بہت غافل رہے یعنے اونہون نے جانا کہ ہم رات کو سوئے تہے اب صبح
ہوئی ہے دن چڑہ گیا غرض باہر آئے تو دیکہتے ہین کہ چشمہ پانی کا خشک اور درخت بہی سوکہ گئی ہین اوسوقت یہہ سب
کے سب بہت حیران ہوئے اور تعجب کرنے لگے کہ رات بہر مین تمام پانی چشمہ کا اور سب درخت کیونکر خشک ہو گئے اور
حبیب السیر مین لکہا ہے کہ پہلے ملک لمیخا اوٹہا اور اور ونکو پکارا کہ اوٹہو سب گہبرا کر اوٹہ بیٹہے **قال اللہ تعالی**
وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاءَلُوْا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ
یعنی اور اسیطرح اوٹہایا ہمنے اونکو تو کہ سوال کرین ایکدوسرے سے آپسمین کہا ایک کہنے والے نے اونمین سے
کتنا رہے تم کہا اونہون نے رہے ہم ایکدن یا تہوڑا دن مین سے کہا اونہون نے پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے
جتنا رہے تم القصہ اونکو بہوک اور پیاس بہت شدت سے معلوم ہوئی بعد از طہارت بر حسب عادت رکوع اور سجود
اور عبادت خالق معبود سے فارغ ہو کر بصلاح ہمدگر یہہ قرار دیا کہ ایک شخص شہر کو کچہہ درم لیکر جاوے اور کچہہ کہانا

خرید لاوے لیکن بہت احتیاط کرے اور دیکہے کہ جو چیز سو کی اوس کہانے مین ہو یعنی حلال اور پاکیزہ اور اچہا کہانا ہو

قال اللہ تعالی فابعثوا احدکم بورقکم ہذہ الی المدینۃ فلینظر ایہا ازکی طعاما فلیاتکم برزق منہ ولیتلطف ولا یشعرن

بکم احدا انہم ان یظہروا علیکم یرجموکم او یعیدوکم فی ملتہم ولن تفلحوا اذا ابدا کہا لیسے پس بہیجو ایک اپنی کو ساتہ روپیا اپنی

جو یہہ ہی طرف شہر کے پس چاہیے کہ دیکہے کونسا اون مین سے پاکیزہ ہی کہانا پس لے آوے تمہارے پاس رزق اون مین سے اور

چاہیے کہ نرم گوئی کرے اور نہ جتاوے ساتہ تمہارے کسیکو تحقیق اگر وہ غالب آوینگے اوپر تمہارے سنگسار کرینگے

تمکو یا پہیر لیجاوینگے تمکو بیچ دین اپنی کے اور ہرگز نہ چہوٹوگے تم اوس وقت کبہی پس یملیخا نے کہا ای بہائیو تم مین سے کوئی

نجاوے یہہ کام مین کرونگا اور یہہ ڈر ہی سے کہا کہ بادا کوئی شہر مین پہنچکر مجہی گرفتار کرے اور اوس ظالم جبار کے پاس پہنچا دے

اس لیئے یہہ مناسب ہی کہ مین تیرے کپڑے پہن کر جاؤن غرض یملیخا چرواہے کے کپڑے پہن کر روانہ ہوا راہ مین اکثر مکان ایسے

دیکہے کہ پہلے نہ دیکہے تہے اور رستہ بہی متغیر تہا نہین معلوم ہوتا تہا کہ کہان جاتا ہے ناگاہ چلتے چلتے ایک دروازہ پر شہر کے پہنچا

اور وہان ایک سبز نشان دیکہا کہ اوسپر لکہا تہا لا الہ الا اللہ عیسی رسول اللہ یہہ اوسے دیکہتا تہا اور آنکہون سے ملتا تہا

اور دل مین کہتا تہا کہ یہہ جو مین دیکہتا ہون آیا بیداری ہی یا ہنوز خواب مین معلوم ہوتا ہے اور دیر تک حیران رہا غرض آخرکار

شہر مین داخل ہوا اور بتخانہ کی جگہ کنیسہ دیکہا کہ عبادت حضرت عیسی علیہ السلام اوسکی ہے صنعت اور عبادت یہ نقش کی دیکہین

کہا سبحان اللہ ایک شبانہ روز مین بیت الصنم کسنے ویران کر کہ یہان بیت الصمد تب کیا ہے پہر دو شخصون کو دیکہا کہ

ایک بحضرت مسیح اور دوسرا اللہ کی قسم کہاتے ہین اور ایک قوم کو دیکہا کہ انجیل پڑہتے ہین اور بازار مین سب طرح

کی دوکانین مین یہہ ایک نانبائی کی دوکان پہر گیا پہلے پوچہا کہ اے بہائی تمہارے شہر کا کیا نام ہے کہا اس شہر کا نام افسوس

ہے پہر پوچہا کہ بادشاہ کا کیا نام ہی اوسنے کہا عبد الرحمن یملیخا بہت خوش ہوا اور کہنے لگا اگر تو سچ کہتا ہے تو بیشک تو

اہل توحید سے ہی یہہ درہم لے اور اسکے بدلے مجہی کہانا دے نانبائی نے جب درہم لیئے تو دیکہا کہ درہم بہت بہاری اور

بڑے سابق کے زمانے کے ہین اوسے بہت تعجب ہوا لکہا ہی کہ وہ دس درہم تہے اور وزن ہر درم کا اسکے اٹہارہ درہم اور

دو ثلث درہم کا تہا پہر نانبائی نے یملیخا سے کہا کہ اے شخص بیشک تو نے خزانہ پایا ہی اگر تو اوسمین سے کچہ مجہے بہی دے

تو دے نہین تو تجہی بادشاہ کے پاس لیجاتا ہون یملیخا نے کہا مینے خزانہ پایا ہی نہ کسی غیر کا مال چہین لیا ہی حق یہہ ہے کہ اپنی

کہجورین بیچی تہین اوسکی قیمت کے یہہ درہم ہین اور کچہ مدت نہین ہوئے تیسرا دن ہے کہ مین اس شہر سے نکلا ہون و لوگو

دقیانوس بادشاہ کی عبادت کرتے ہوے چہوڑ گیا تہا نان بائی یہہ بات سنکر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا جب تو مصیبت مین پڑا کیا تہا

دوگا تیری یہہ طاقت کہ اوس ظالم کا نام لیوے جسنے خدائی کا دعوی کیا تہا اور اوسکو تین سو نو ۳۰۹ برس ہوگئی مین کہ مر گیا تو مجہسے

مسخرہ پن کرتا ہے غرض اس گفتگو مین بہت سی لوگ جمع ہوگئے اور اسکو پکڑ کر طرطوس قاضی کے پاس لیگئے قاضی نے کیفیت

قصہ معلوم کر کر کہا کہ کچہہ اندیشہ نکر جو خزانہ کہ تو نے پایا ہی ہمکو بتا دے یملیخا نے جواب دیا کہ مین اس تہمت سے مبرا ہون قاضی

نے پوچہا کہ پس یہہ درم تو کہان سے لایا ہے کہا فلانے روز اپنے باپ کے گہر سے لیکر نکلا تہا قاضی نے پوچہا تیرا باپ کون ہی جواب دیا

کہ فلان بن فلان قاضی نے کہا کہ ہم نام و نسب اوس شخص کا نہین جانتے انجام کو بعد قیل و قال بسیار بادشاہ پاس یہہ قصہ پہنچا

وہ بہت عقلمند اور منصف تہا نان بائی کا دعوی سنکر یملیخا سے کہنے لگا کہ تو نہین تحقیق ہوا ہے پیغمبر عیسی نے حکم دیا ہی کہ جسکو

خزانہ ملے تو اوس خزانہ مین سے کچہہ نلو مگر پانچوان حصہ سو ہم تجہسے خزانہ نہین چہینتے صرف تو پانچوان حصہ دیدے اور اچہی طرح سے

صحیح و سلامت چلا جا یملیخا نے کہا اے بادشاہ خدا آپکو قائم رکہے تو سچ جان کہ مینے کوئی خزانہ نہین پایا مین اسی شہر کا ہون

بادشاہ نے کہا کہ تو سچ مچ یہین کا رہنے والا ہے اوسنے کہا ہان بادشاہ نے کہا کوئی شخص تجہے پہچانتا ہے اوسنے کہا ہان بادشاہ نے

کہا اچہا تو لوگون کے نام بتا یملیخا نے قریب ایک ہزار آدمیون کے نام لے دیئے بادشاہ نے حضار مجلس کی طرف دیکہا سب نے

دست ادب باندہ کر عرض کی کہ حاشا و کلا ان نامون کا ایک بہی شخص اب اس شہر مین نہین یہہ نام ہمارے زمانہ کے نہین ہین

البتہ یہ نام اگلے وقتون کے ہین انجام کار بادشاہ نے یملیخا سے کہا کہ اگر تو اس شہر کا باشندہ ہی تو بیشک تیرا گہر بہی اس شہر مین

ہوگا اوسنے کہا البتہ گہر بہی ہے غرض معتمدان شاہی بموجب حکم سلطانی اسکے ساتہ گئے اور جدہر یہہ چلا ہمراہ چلے یہانتک کہ ایک

حویلی کے پاس یملیخا جا کر کہڑا ہو گیا اوس شہر مین اوس حویلی سے زیادہ کوئی بلند مکان نہ تہا اور کہنے لگا کہ یہہ مکان میرا ہی

اور دروازہ پر دستک دی ناگاہ ایک بہت بوڑہا بزرگ سن رسیدہ آدمی کہ پلکین اوسکی سفید تر برف سی بسبب شدت

بڑہاپے کے آنکہون سے نیچے پڑی ہوئین گہر سے باہر نکلا اور خلقت کا ہجوم دیکہکر گہبرایا کہنے لگا کہ کیا سبب ہی کہ تمنے

میرے گہر کو گہیر لیا اوسوقت معتمد شاہی نے حقیقت حال ظاہر کی اور کہا کہ اے شیخ یہہ شخص یعنے یملیخا گمان کرتا ہی

کہ یہہ گہر اسکا ہی وہ بوڑہا یہہ کلام سنتے ہی غیظ و غضب مین آیا اور یملیخا کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ میان صاحب اپنا نام

تو بتلا دو کیا ہی یملیخا نے اپنا نام بتایا اور اپنے باپ کا نام بتایا لکہا ہے کہ اسکے باپ کا نام قسطیکلین تہا شیخ نے کہا کہ یہہ

نام اپنا اوسنے پہر اعادہ کیا اوسوقت تو شیخ بیساختہ اوسکے قدمون پر گر پڑا اور یہہ حال تہا کہ کبہی ہاتہ چومتا تہا

اور کبھی پانو چومتا تھا اور کبھی لپٹتا تھا غرض انجام کو شیخ کہنے لگا کہ یہہ میرا دادا ہی اور قسم کہائی پروردگار عالم کی اور کہا کہ بیشک یہہ
ایک ہی اون جوانون مین کا کہ دقیانوس سے بادشاہ ارض وسما کی طرف بہاگے تہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکے
قصہ کی خبر دی تہی اور فرمایا تہا کہ اب وہ قریب زندہ ہونگے المختصر کہ بادشاہ کو یہہ خبر پہونچی وہ فوراً سوار ہوکر حاضر ہوا اور یملیخا کو دیکہتے ہی
گہوڑے سے کود پڑا اور بوسہ دینے لگا اور بغلگیر ہوا اور یہی حال تہا سب لوگون کا کہ اسکے ہاتہہ پانو چومتے تہے اور آنکہون سے
لگاتے تہے انجام کو یملیخا سے باقی اصحابون کا حال پوچہا اوسنے مفصل بیان کیا اور کہا کہ وہ غار مین ہین اور حال شہر کا یہہ تہا
کہ اوسوقت دو بادشاہ تہے اوس شہر مین ایک مسلمان اور ایک نصرانی دونو بادشاہ مع اپنے گروہون کے اسکو لیکر سوار ہوئے
کہ ان سب جوانون سے ملاقات کرین جب قریب غار کے پہنچے تو اسنے دونو بادشاہون سے کہا کہ اے یارو ایک بات میرے
خیال مین آئی ہے اگر تم کہو تو کہون سب نے کہا فرمائو کہا مین ایسا خیال کرتا ہون کہ تمہارے گہوڑونکی آواز
اور ہتیارون کا کہڑکا جو اونکے کانون جاویگا تو مبادا اونکو گمان ہو کہ دقیانوس قتل کرنیکو آیا ہے اور اس سبب سے
دہشت مین آجاوین ایسا نہو کہ انہین کچہہ صدمہ پہنچے میری دانست مین یہہ مناسب ہے کہ تم ذرا ٹہرو تاکہ مین پہلے جاکر اونکو
تمام حقیقت سے آگاہ کردون چنانچہ سب لوگون نے اس رائے کو پسند کیا اور وہین ٹہر گئے یملیخا تنہا غار مین گیا سب
یار اسکے کہڑے ہوگئے اور لپٹ کر کہنے لگے کہ بڑا شکر ہی خدای عز وجل کا کہ تم دقیانوس سے ہم تک صحیح و سلامت آئے یملیخا نے
کہا کہ بس اب اوسکی باتین چہوڑ دو اور بتلائو کہ تم کتنی مدت ہوئی قالوا لبثنا یوما او بعض یوم کہا اونہون نے
کہ سوئے ہم ایکدن پورا یا کچہہ کم ایکدن سے * اسنے کہا کہ تم تین سو نو برس سوئے اور دقیانوس مر گیا اور قرن پر قرن
گذر گئے اب تمہارے شہر کا ایک مسلمان عادل بادشاہ ہی اور ایک نصرانی ہی وہ ہر ایک تمہارے ملنے کو آیا ہے سبہون نے
کہا کہ اے یملیخا تم چاہتے ہو کہ ہم انگشت نما ہون عالم مین اور باعث فتنہ و فساد ہون اسنے کہا پہر کیا ارادہ ہی سب نے کہا تم ہاتہہ
اٹہائو طرف آسمان کے اور ہم بہی ساتہہ ہاتہہ اوٹہاوین غرض سب نے آسمان کی طرف ہاتہہ اوٹہائے اور جناب باری مین
عرض کی کہ یا خدا ہم کیا اور کچہہ نہین چاہتے ہین مگر یہہ کہ ہماری روحین قبض کرے اور کسیکو ہمارے حال سے آگاہ کرے خدا تعالی
نے دعا اونکی قبول کی اور ملک الموت کو حکم فرمایا کہ انکی روحین قبض کرے اور دروازہ غار کا بموجب حکم الہی بند ہوگیا
جب یملیخا کو بہت عرصہ گذرا تو دونو بادشاہ گہبرا کر قریب غار کے آئے اور گردا گرد اوسکے ساتہ روز تک سبہی پہیرے مگر دروازہ
یا کسی طرح کا رستہ بلکہ سوراخ تک بہی نپایا سب لوگ نہایت حیران و پریشان ہوگئے اور حال اونکا محل عبرت ہوگیا

انجام کار مسلمان بادشاہ نے لوگو کہا کہ میرے دین پر مرگئے ہین یہان ایک مسجد بنانا ہو اور نصرانی نے کہا کہ میرے دین پر مرے
ہین مین گرجا گہر بناتا ہون غرض دونون بادشاہو تمین خوب لڑائی ہوئی انجام کو مسلمان بادشاہ غالب آیا سو اوسنے
غار کے پاس ایک مسجد بنوائی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے آیۃ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ۔ کہا اون
لوگون نے کہ غالب آئی تھے اوپر کام انکے البتہ بناوینگے ہم اوپر اونکے مسجد ۱۲ اور روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ جب
کلیخا پر رخصت بادشاہ سب سے پہلے غار مین گیا یارون کو آنے اہل اسلام سے خبر دی اور جو کچھ مشاہدہ کیا تھا بیان کیا
یہ سب سجدہ مین گرے اور عقب سے بادشاہ معہ اپنے ہمراہیون کے غار کے دروازہ پر پہنچا اور ایک لوح اور اسامی
اصحاب کہف با بشارت عاریوس حاذن دقیانوس اوسپر کندہ تھا ملاحظہ کیا اور جب بادشاہ غار مین آکر اونکے نزدیک
پہنچا ایک ایک کو پکارا اونہون نے سر سجدہ سے اوٹہایا اور شہریار وبندا نے سب کے ہاتہ پانو چومین اور بہت سا عجز و نیاز
ظاہر کر کے ماحضر طعام جو ساتھ لایا تھا حاضر کیا جب بادشاہ اور اصحاب کہف اکل و شرب سے فارغ ہوئے یاران غار نے بادشاہ
کردار سے بعد از دعا و ثنا التماس کیا کہ ہمکو اسیطرح چہوڑ دیجیے بادشاہ نے انکی التماس قبول کی اور اصحاب کہف بیان
اول اپنے مضاجع مین تکیہ لگا کر چپ ہو رہے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام ارواح انکے مامور ہوئے اور بادشاہ نے سبکو حریر و دیبا مین
کفن کر کے اور ہر ایک کو طلائی احمر کے تابوت مین رکھکر اوسی غار مین رکھدیا اوسی شب مین بادشاہ نے خواب مین دیکہا
کہ اصحاب کہف اوس کہتے ہین اَيُّهَا الْمَلِكُ أَخْرِجْنَا مِنْ تَوَابِيتِ الذَّهَبِ وَأَلْقِنَا فِي أَكْفَانِ الْجَنَّةِ یعنی اے بادشاہ نکال توہمکو
تابوتون انکی مین سے اور کفنون انکی مین سے اور کفنی کر دیجے کفنون جنت کے ہو بنا برین بادشاہ نے سب کو اون تابوتون
اور کفنون مین سے نکلوا کر اونکے بدنونکو اونہین کپڑون مین کہ پہلے پہن کر غار مین آئے تھے مکفون کر دیا اور غار کی دروازے کو
ایک کنیسہ بنوا دیا اور روز ملاقات اصحاب کہف کو ایک عید بزرگ اعتبار کیا کہ ہر سال خلق اطراف اوس غار پر جمع ہوتی ہے
اور بیان تا ہا چاہیے کہ یہ اون مورخون کے طرف منسوب ہے کہ گمان کرتے ہین کہ اختفائی اصحاب کہف قبل از بعثت حضرت
عیسی علیہ السلام اتفاق پڑا ہے اور ایک قول اس باب مین یہ ہے کہ سبب اصحاب کہف قبل از بعثت عیسی بن مریم غار مین
آئے آیۃ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ثُمَّ إِنَّهُمْ طَعِمُوا مِنْ شَيْءٍ كَانَ مَعَهُمْ ثُمَّ قَعَدُوا فَضَرَبَ
اللہ علی آذانهم ثلاثمائة وتسع سنين یعنی پس کہا انہون نے اے رب ہمارے دے ہمکو پاس اپنی سے رحمت اور طیار کر واسطی ہمارے
کام ہمارے سے بہلائی سے پہر تحقیق اونہون نے کہایا جو کہ اونکے پاس تہا اور رکہی اونہون نے سر اپنے یعنی سو رہے پس پردہ مارا اللہ نے

اوپر کانون اونکے کے یعنے سلادیا اونکو تین سو نو برس تک بعد اوسکے بعد اقتضای اس مدت کے بیدار ہوئے اور یملیخا کو شہر مین بھیجا اور اسکو
بقیمت پانے خزانہ کے پکڑ کر بادشاہ عصر کے پاس لیگئے اور اسنے صورت سرگذشت اپنی بیان کی اور بادشاہ نے اسکو بلا کر کیفیت اس قصہ کی
پوچھی احبار نے کہا قصہ اصحاب کہف کا انجیل مین مذکور ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بعد میرے مرفوع ہونیکے حق جل وعلی انکو زندہ کریگا
تا پھر نبوت پر قایل ہونگے جب بادشاہ نے یہہ حدیث احبار سے سنی اصحاب کہف کے دیکھنے کا اوسکو کمال اشتیاق غالب ہوا اور یملیخا کو آگے
پہلے غار مین بھیجا تا اصحاب کو توجہ اہل شہر سے خبردار کرے اور اسنے جا کر اپنی رفیقون سے کہا کہ بادشاہ یہان آتا ہی انہون نے یہ تصور کیا
کہ دقیانوس آتا ہی مضطرب ہوے یملیخا نے انکو تسکین دی اور کہا کہ ہمارے غار مین آنیکے بعد ایک پیغمبر مبعوث ہوا ہی کہ اوسکو عیسی بن مریم کہتے
اور بیشتر قرن اوسکی بعثت پر گذرے ہین بادشاہ اور اہل شہر کہ یہان آتے ہین اوسکے ساتھ ایمان رکھتے ہین اونہون نے بھی حضرت
عیسی پر ایمان لاکر دعا کی تا بحال اول رہا اور سکونت کرین دعا انکی مستجاب ہوئی اور بیہوشی بھی ہوگئی اور بادشاہ نے غار مین آکر انکو سوتے
پایا اور وہانسے حیرت زدہ باہر نکلکر حکم دیا کہ اس غار کو بند کرو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ یہہ قول اصح اقوال ہی
اور محمد بن اسحاق نے اسطرح نقل کیا ہے کہ بعد دقیانوس کے مرنے کے ایک مدت گذر گئی اور امر حکومت نے بادشاہ عادل دیندار
مسلمان انتقال پایا اور اوسکے زمانہ مین شہر افسوس کی خلقت مین اختلاف پیدا ہوا کہ بعضون نے حشر ونشر سے بالکل انکار کیا اور
قلیل نے بسبب بسیار منکر ہوکر بیشتر رواج اعتراض کیا اور اہل توحید نے کہا کہ ارواح بدنون کے ساتھ محشور ہونگی اور بادشاہ نے
بوجہ اس امر کے کہ مبادا اہل باطل اہل حق پر غلبہ کرین صومعہ مین جاکر اور لباس پلاس پہنکر اور درمیان سیاہ و خاکستر بیٹھکر تضرع
و زاری مین مشغول ہوا تا باری تعالی اس مہم کو صاف اور ظاہر بیان کرے اور دعا سے شہریار عادل مستجاب ہوئی اوس ہنگام مین قوم
اہل افسوس کی خاطر مین گذرا کہ بابت سد دروازہ غار اصحاب کہف کو ویران کرے اور غار کو اپنی گوسفندون کا حظیرہ بنا دیں چنانچہ اوس
شخص نے اپنی کو اجرت دیکر اوس غار کے دروازہ کی اینٹین اکھڑوا ڈالین لیکن حضرت عزت نے اتنا خوف اور رعب انپر مستولی
فرمایا کہ دیکھنے کی مجال نہین رہی جیسا کہ پہلے اونکو آتا اور گوسفند انکا اوس جگہ لایا منقول ہے کہ دلیران زمانہ وہان پہنچے
اور وہانسے غار سے بہاگے القصہ جب انکی جاگنے کا زمانہ آیا انہون نے حیات تازہ پائی اور اوٹھے اور گمان کیا کہ بدستور معہود خواب
کیا ہے اوسوقت یملیخا کو شہر مین بھیجا اور جسطرح کہ سابق مذکور ہوا رئیس اور قاضی کے پاس لیگئے اور یملیخا اور قاضی کے درمیان مین
مناظرات واقع ہوئے اور رئیس اور قاضی کیفیت حال سے واقف ہوکر با جماعت کثیر قریب در غار کے اوسکو مسدود دکرد پایا تا پہنچے
اور دروازہ کہلا پایا اور دونو جنین دیکہین کہ جمیع حالات اصحاب کہف اونپر نقش ہے ہر گاہ مضمون اوس الواح کا پڑہا مسلمان قطعی

صفت الٰہی اور علامت قدرت پادشاہی سے فرحناک اور مسرور ہوئے اور بعد اسکے پادشاہ نے اصحاب غار سے ملاقات کرکر سرگذشت
اونکی پوچھی اور اونکے حالات کو مطابق نقوش الواح پاکر پادشاہ کو کہلا بھیجا کہ بتعجیل تمام تشریف فرما ہو تا آنکہ آیت آیات خداوندی سے
ظاہر مشاہدہ ہووے اور یقین بعثت پر زیادہ بہم پہنچے پادشاہ برجناح استعجال روانہ ہوکر اوس موضع متبرک پر فائز ہوا جب اسکی نظر
اصحاب کہف پر پڑی سجدات شکر الٰہی ادا کیے اور رونے لگا اور شاہ و گدا و درویش و توانگر پر یہہ روشن ہوا کہ حشر و نشر اجساد سچ ہے
کہ انبیا علیہم السلام نے خبر دی ہے حق اور درست ہے اس اثنا مین اصحاب کہف نے بالہام اپنی خوابگاہ مین جاکر بروایت
مشہور جان بجان آفرین سپرد کی اور پادشاہ نے کفن اور تابوت انکے دیبا اور زر سرخ سے مرتب کیے اور جب پادشاہ نے خواب مین
دیکھا کہ اون مظاہر قدرت سبحانی نے کہا اے پادشاہ ہم تو خاک سے پیدا ہوئے ہین ہمکو خاک مین سونپ دے پادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو
تابوتون مین سے نکالکر جوف زمین مین دفن کر دیا اور بعد ازان دانا ے نہان و آشکارا نے اوس سعادتمند گروہ کو خاص عامیون خلائق سے
محجوب اور پنہان فرمایا منقول ہے کہ سلطان شام معاویہ بن ابی سفیان بعضے غزوات مین اوس دیار مین پہنچا لوگون نے کہا کہ فلانا
جبل اصحاب کہف اور راستے انکے دیکھنے کا قصد کیا ابن عباس نے کہا کہ یہہ سعادت تجھے ہرگز قوت سے فعل مین نہین آئیگی کیونکہ
حضرت رب الارباب تجھسے بہتر کو خطاب فرماتا ہے کہ آیۃ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا اگر دیکھے
تو اونکو البتہ پیٹھ پھیر کر اونسے بھاگے اور البتہ بھر جاوے اونکے رعب سے سلطان شام نے کہا اگر اصحاب کہف کو نہ دیکھونگا
تو غار کے دیکھنے سے تو مشرف ہونگا اور بعضے کہتے ہین کہ تا وقت وفات قبل از قیام قیامت بوقت نزول حضرت عیسیٰ
علیہ السلام اصحاب کہف کو زندہ کریگا اور حضرت مسیح کے ساتھ ایک مدت تک یہہ مصاحبت کر کر بار دیگر جام فنا ساقی اجل سے
نوش کرینگے **فصل** چھٹی ذکر برصیصا عابد مین ابن عباس سے روایت ہے کہ بعد از رفع حضرت مسیح اور پیشتر از ظہور حضرت
خاتم النبوۃ علیہ الصلوۃ والسلام بنی اسرائیل مین ایک عابد تھا برصیصا نام کہ ستر برس اوسنے طاعت خداوند ذو الجلال مین
گذرے تھے اور کبھی اس مدت مین کوئی امر خلاف رضا ے خالق مطلق اوس سے صادر نہین ہوا تھا شیطان رجیم نے اسبات
سے تنگ ہوکر اپنے اعوان کو جمع کیا اور کہا کہ مین کثرت عبادت اس شخص سے کمال رنج مین ہون تم سب سے متوقع ہون
کہ کوئی تدبیر میرے اس رنج کے دفع کی کرو اونمین سے ایک ملعون نے ابیض نام کہ بوسوسہ انبیا علیہم السلام آپکو اوستاد
جانتا تھا کہا کہ مین یہہ خدمت بجا لاتا ہون القصہ ابیض نے بصورت رہبان ہوکر صومعہ مین برصیصا کے دروازے پر آکر ندا کی
برصیصا کہ نماز مین مشغول تھا جواب نہ دے سکا اور کہتے ہین کہ مشار الیہ ہر عشرہ مین ایک لحظہ نماز سے باز رہکر افطار کرتا تھا اور

بعضون نے اس سے بھی زیادہ کہا ہے غرض کہ ابیض در صومعہ پر متوقف ہو کر نماز مین مشغول ہوا اور برصیصا نے بعد ادای صلوۃ ملتفت
گیا کہ ایک شخص لباس رہبانیہ مین عبادت کر رہا ہے جب ابیض نماز تمام کر چکا برصیصا نے اوس سے کہا کہ اس وقت جو تو نے بندگی کی
اور میرے خاطر کو اپنی طرف مشغول کیا اب کہو کہ تیری حاجت کیا ہے اوسنے کہا کہ میرا مطلب یہ ہے کہ تیرے ہمراہ عبادت حق جل وعلا مین مشغول
رہون اور تیرے کام شریف اوقات مین سے باب مین دعای خیر فرماوے برصیصا نے کہا کہ خاطر میری متوجہ بارگاہ صمدیت ہے اور بعد ادای
فرائض اور طاعات دعوات اور نوافل عبادات جمیع ارباب توحید و یقین کے واسطے دعا کیا کرتا ہون اگر تو مومن ہے تو تیرے
حق مین بھی میری دعا مستجاب ہوگی اور اوسکا اثر تجکو پہنچیگا عابد یہ بات کہکر اوس سے روگردان ہوکر نماز مین مشغول ہوا
اور اس زاہد سالوس یعنی ابیض نے بھی صومعہ کے دروازہ پر کمر عبادت و طاعت پر باندہی جس وقت برصیصا دیکھتا تھا ابیض کو نماز مین
پاتا تھا جب چالیس روز اسطرح پر گذرے تو یہ اسنے پوچھا کہ تو کیا حاجت رکھتا ہے ابیض نے کہا میری یہ غرض ہے کہ اس صومعہ مین
آؤن اور تجھسے فوائد اوٹھاؤن الغرض اسنے رخصت پاکر قریب یکسال عابد کے ساتھ اوس صومعہ مین عبادت بسر کی عابد اسکا
جد و جہد اور ریاضات دیکھکر اسکی مصاحبت پر مائل اور راغب ہوا جب ایک برس کامل بسر اوقات انکی باتفاق ہمدگر ہوگئی
زاہد سالوس نے عابد سے کہا کہ میرا ایک یار ہے کہ طاعت و عبادت مین وہ تجھسے زیادہ ہے اب مین چاہتا ہون کہ اپنی باقی عمر اوسکی
ملازمت مین بسر کرون عابد کو مفارقت اسکی دشوار معلوم ہوئی لیکن رخصت کیا اوس ملعون نے بہنگام وداع کہا اے برصیصا
مین ایک اسم اسمای الٰہی سے جانتا ہون کہ ہرگاہ خداوند تعالی کو اوس نام کے ساتھ یاد کرے بیمار فی الفور شفا پاوے
اگر تو چاہے تو تجکو سکھا دون عابد بکمال ممنون ہوا اور ابیض نے ایک اسم اوسکو بتایا اور صومعہ سے باہر گیا شیاطین سے
ملاقات کی اور کہا کہ اب پھندا رسالہ کو پہنچے وادی ضلالت مین ڈالا ہون وہان سے چند قدم بڑھکر ایک لڑکا کہ اوسکی نزع کے
قریب تھا اوس کا گلا دبایا اور بصورت طبیب اوسکے مان باپ کے پاس ظاہر ہوا اور کہا کہ تمہارے فرزند کو جنون عارض ہوا
ہے اگر تم کہو تو اسکا علاج کردون اونہون نے نہایت غنیمت جانا اور منتون سے بعد چند روز معالجہ کے کہا کہ اس تمہارے
قرۃ العین پر ایک شیطان مسلط ہوا ہے کہ اسکو ایذا پہنچاتا ہے اور مین اتنی قوت نہین رکھتا کہ اوسکو دفع کرون لیکن برصیصا
اسم اعظم جانتا ہے کہ اوسکی برکت سے خدای عالمیان درماندہ اور رنجوروں کو شفا کرامت فرماتا ہے پس مان باپ اس
طفل کے اوس صومعہ عابد کے دروازہ پر آئے اور اپنا ملتمس عرض کیا خلاصہ یہ کہ برصیصا نے بموجب درخواست انکے
دعا کی اور ابیض نے اوس برکت سے ہاتھ کھینچا اور اوس طفل نے صحت پائی پس اسیطرح اوس شیطان نے اوسی نوع

چند آدمیون کے گلے گہونٹے اور اونکی شفا کو بدعاے برصیصا حوالہ کیا اور جب عابد نے دعا کی یہہ مردک اوس حرکت سے دست بردار ہوا
تا آنکہ خبر اجابت دعاے عابد نے اوس دیار مین شہرت پائی انجام کار ابلیس نے دختر بادشاہ بنی اسرائیل کو کہ نہایت خوبصورت تہی
ستایا اور یہانتک بشدت مرض سے اوسکی حالت تباہ ہوئی کہ ورثا کو اندیشۂ ہلاک ہوا اس کافر نے بصورت معہود اور ہیئات
اطبا اوسکے بہائیون پاس جا کر کہا کہ اس مہ جبین کا علاج کرتا ہون غالب ہے کہ جلد صحت ہووے اور بعد مشغول معالجہ ایک روز از راہ
مایوسی کہا کہ اس بیمار نزار کو آسیب ایک جن زبردست کا پہنچا ہے مین اوسکے دفع کرنے مین عاجز ہون لیکن عجب نہین ہے کہ نجات
اوسکی دعاء برصیصا عابد سے حاصل ہو اور بادشاہ زادون کو کہ اوس دختر کے بہائی تہے کہا کہ تدبیر صواب یہہ ہے کہ اوسکو چند روز
در صومعہ اوس عابد کے رکہو شاید از نفوس متبرک اوسکے سے مخلصی حاصل ہووے اور اگر برصیصا اس امر کو قبول نکرے تو اوسکے
معبد کے نزدیک ایک مکان بناؤ اور وہان اوسکو تنہا چہوڑ کر چلے آؤ غالب ہے کہ از راہ ترحم وقت خاص مین وہ دعائے خیر کرے
جو کہ اونکو اسکی شفا سے پاس اور عابد کی مستجاب الدعواتی مشہور آفاق تہی شاہزادون نے بموجب اسکی ہدایت کے عمل کیا اور صومعہ
رکہنا چاہا جب ملتمس انکا مقبول عابد نہوا تو متصل اوسکے صومعہ کے ایک مکان بنایا اور اوسکو وہان چہوڑ کر کہا ای شفا بخش رنجوران
ہمارا یہہ مطلب و مدعا ہے کہ یہہ ضعیفہ چند روز یہان رہے اور تو اوسکے حق مین جناب باری تعالی سے درخواست کرے تا شافی
مطلق شفاے عاجل اسکو کرامت فرماوے اور اوس شیطان کے ہاتہہ سے کہ اسپر مستولی ہوا ہی خلاصی پاوے بادشاہ زادہ
یہہ کہکر چلے گئے اور عابد بدستور اپنی عبادت مین مصروف ہوا اور برادران دختر ہر ہفتہ مین ایک بار اوس بیمار کے پاس آتے تہے
اور اوسی حال مین دیکہکر چلے جاتے تہے اور عابد گاہ گاہ پس پردہ اوسکے پاس آتا اور دعا کرتا تہا کبہی اسکو آرام ہوتا اور کبہی
مرض شدت کرتا اور سبب اوس تخفیف اور عود تکلیف کا یہہ تہا کہ ابلیس کبہی اسکا گلا خفا کرتا اور جب عابد وہ اسم پڑہتا تو یہہ
اوسکو رہا کرتا تہا تا آنکہ ایکدن اوسنے اوس پریچہرہ کو بہت تکلیف دی اور اوسکے بعض اعضا کو کہولدیا اور پردہ گرا دیا عابد اوس
گل اندام کے سرہانے آیا اور اوسکا جمال با کمال برای العین اوسنے مشاہدہ کیا اور عدیم النظیر پایا گویا کہ ملک الشعرا شیخ سعدی
شیرازی نے اسی خورشید لقا کی حق مین کہا ہے **قطعہ** ازین مہ پارہ عابد فریبی ٭ ملایک صورتی طاوس زیبی ٭ کہ بعد از دیدنش
صورت نہ بندد ٭ وجود پارسایان را شکیبی ٭ غرض کہ وسوسۂ شیطانی اور ہوس نفسانی سے عابد فریفتہ اور مفتون اوس
صید شمایل کا ہوا اور اوسنے اپنی دل مین کہا کہ اسوقت سے بہتر خلوت کب ہاتہہ آئیگی یہہ فرصت غنیمت جانا چاہیے **فرد** امروز کارت برآید
بفردا ممان ٭ چہ دانی کہ فردا چہ گردد زمان ٭ ای برصیصا کام دل اس شکر لبی سی ابہی حاصل کر جو کہ در توبہ باز ہی پہر استغفار کیجیو

اور اوس ارادہ فاسد سے عابد نے جادہ مستقیم ہدایت سے منحرف ہوکر بازالہ بکارت دختر بادشاہی اور کلید شہوت سے باب مواصلت کہولا
بمقتضائے **بیت** ملخ گرسنہ در خانہ خالی بر خوان * عقل باور نکند کز رمضان اندیشد * الغرض خرمن چندین سالہ عبادتکو برباد کیا
اور بمواصلت اور مباشرت اوس پری پیکر کے مشغول ہوا **ابیات** غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را * در سنگلاخ بادیہ
پیہا بریدہ اند * نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش * ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند * بہرحال جوکہ انجام بری کام کا
برا ہوتا ہی دو چار صحبت کے بعد اوس جمیلہ کو حمل رہگیا اور ہرگاہ آثار اوسکے ظاہر تر ہوگئے زاہد سالوس یعنے ابیض کہ گاہی گاہی
ملاقات کے واسطے عابد کے آتا تہا آیا اور اوس سے کہا کہ مین حسب اتفاق آج اس بیمار کو جو تمہارے قرب وجوار مین سکونت
پذیر ہے دیکہنے کو گیا تہا اوسکو اس تنہائی مین حاملہ پایا یقین ہے کہ تمنے بمقتضائے خواہش بشری اسکو حمل رکہوایا ہو مجکو اس
تصور سے کمال تردد ہوا جوکہ یہہ امر مستلزم فضیحت ہی اس باب مین تدبیر یہہ ہی کہ اسکو مار ڈال اور زمین مین دفن کر دے
اور بعد ازین بخدائے تعالی رجوع کر کے اس فعل شنیع سے توبہ کر برصیصا نے باغوائے شیطانی فریفتہ ہوکر بمقتضائے
وسوسہ اوسکے عمل کیا کہ شب کو اوس بیچاری کو مار کر دامن کوہ مین دفن کیا اور شیطان نے گوشہ جامہ دختر پکڑ لیا تا قبر سے باہر رہے
اور برصیصا نے بعد از تدفین نازنین صومعہ مین معاودت کی ہرگاہ برادران دختر بدستور معہود اپنی خواہر کے دیکہنے کے لیے آئے
اور اوسکو نپایا برصیصا کے پاس آکر پوچہا کیا اسنے لاعلمی اپنی بموجب تلقین اوس شیطان لعین کے بیان کی چنانچہ بدریافت
خبر گمگشتگی دختر مہموم اور غمگین پہر گئے ابیض نے بصورت پیر مرد بیداریشن کر شاہزادون سے کہا کہ جو کچہ برصیصا نے درباب
تمہاری خواہر کے کہا ہی دروغ محض ہے کس واسطے کہ اس فاسق نے اوس مہ جبین سے یہہ کام کیا ہے اور بعد ازان از خوف
فضیحت اوسکو مار کر فلان جگہہ مدفون کو دیا ہی ولیکن جوکہ ذرا سا اوسکا گوشہ جامہ بیرون قبر رہ گیا ہی اگر تمکو باور نہین ہے
تو میرے ساتہہ آؤ تا مین تمکو وہان لیجاؤن یہہ ہی اسکے ساتہہ قبر پر گئے اور اوسکو خاک مین سے نکالا پہر ایک جماعت کو حکم دیا
کہ صومعہ برصیصا کو ویران کیا اور صاحب صومعہ کو اتنا عذاب دین پہنچا کہ یہہ اپنے گناہ پر معترف ہوا اور یہہ خبر ناخوش
بسمع ہمایون بادشاہ پہنچائی چنانچہ بادشاہ نے بقتل وصلب حکم دیا تا آنکہ برصیصا کو پاے دار حاضر کیا اور مغارن اس حال کے
ابیض اسکے سامنے آیا اور کہا اے برصیصا مجکو پہچانتا ہی کہا نہین ابیض نے کہا مین وہی شخص ہون کہ جسنے تجکو اسم اعظم
سکہایا تہا کہ تو مستجاب الدعوات ہوگیا اور بعد ازان تو نے اعمال بد پر اقدام کیا اور اپنے کو بلکہ مومنون کو فضیحت کیا
اور آخرکار اس بلا مین مبتلا ہوا اب اگر ایک چیز مین میرا کہا مانے تو اس بلا سے نجات پاوے برصیصا نے کہا وہ کیا ہی

شیطان نے جواب دیا کہ تدبیر یہی ہے کہ مجکو سجدہ کر تا مین تجکو اس ورطہ سے مثل موئے از خمیر نکالدون اسنے حالت اضطرار مین ابلیس کو
سجدہ بہی کیا اور بعذاب عاجل اور عقاب آجل گرفتار ہوا یہہ ہے قول اللہ تعالے کا آیۃ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ یعنے مانند مثال شیطان کے ہی جسوقت کہ کہا اوسنے کہ کفر کر پس جب کفر کیا
کہا تحقیق مین بیزار ہون تجسے تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ پروردگار عالمون کے سے آیۃ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا
وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ پس ہوا آخر ان دونو نکا کہ وہ دونو بیچ آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے اور یہی بدلا ظالمونکا
حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ بعد از برصیصا سب رہبانان وقت بسبب ندامت زاویائے گمنامی مین بسر کیا کیے تا آنکہ
جریج راہب ظاہر ہوا **فصل ساتوین** ذکر جریج راہب مین ابن عباس سے منقول ہے کہ زمان فترت مین یعنی بعد از رفع
حضرت عیسی ع اور قبل از ظہور حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان عالم و عاقل و زاہد پیدا ہوا کہ اوسکو جریج کہتے تہے
اور پندرہ برس کی عمر مین بعزلت و گوشہ نشینی مایل ہوا تا آنکہ طاعت و عبادت مین کئی قرن گذارے اسکی ایک مان تہی کہ اوس
عفت و صلاح اور زہد و فلاح اسکا آویزہ گوش عالم تہا وہ ہر روز صومعہ مین اسکے واسطے طعام و شراب لایا کرتی تہی اتفاقا
ایک شب بارش باران تہی کہ اوسنے صومعہ کے دروازہ پر آکر آواز دی کہ اسے جریج دروازہ کہول جو کہ یہہ نماز گذارتا تہا جواب نہ دیا
اور دروازہ نہ کہولا وہ صالحہ بہت دیر کے بعد ملول ہو کر پہر گئی دوسرے دن صومعہ پر پہر آئی اور پکاری بسبب اتفاق
اوسوقت بہی جریج نماز مین مشغول تہا جواب نہ دیسکا اور وہ عورت پہر گئی تیسرے روز بہی یہی حال واقع ہوا اور مادر
جریج نے ملول ہو کر کہا اللھم لا تمتنی حتی تنظر الی وجوہ نساء الفسقۃ یعنی خدایا نہ مار اوسکو تا وقتیکہ نظر کرے طرف مونہہ
عورتوں زانیہ اور فجار کے اشرار کے فی الفور تیر دعا اوسکا ہدف اجابت پر پہنچا ظہور افعال شنیعہ برصیصا سے کہ تمام خلقت
رہبانوں سے بد دلی ہو کر سخت نفرت رکہتی تہی اور اونکو ہاتہہ ادنی سے آزردہ کرتی تہی اور بنا بر کثرت صدق و طاعت جریج سے
عداوت رکہتی تہی اور دربابت شکست عبادت اسکے کوئی حیلہ سوچتی اور بڑے بڑے قصد کرتی آخر الامر اسوقت انکی خاطر مین
یہہ تدبیر صائب گذری کہ ایک فاجرہ فاحشہ بہم پہنچا کر اوسکو زر و مال دیا کہ جریج کو زنا متہم کرے اور اوس عورت کو سکہلا
سکہلا کر صومعہ کے دروازے پر پہنچایا اور آپ کمین گاہ غدر و مکر مین بیٹہی اور فاحشہ مذکورہ نے کہ نہایت جمیلہ تہی
صومعہ پر آکر زنجیر ہلائی جریج نے پوچہا کہ تو کون ہے جواب دیا کہ ضعیفہ عاجزہ دور سے آئی ہون خوف ہے کہ اور ترس
شیر و پلنگ سے اس صحرا مین نہین رہ سکتی اگر آپکی اجازت ہو صومعہ کے گوشہ مین جگہ دیدے تو نہایت لطف و کرم ہوگا

اسطرح پر ہے کہ ایک شبان صومعہ جریج کے قریب گوسپندین چراتا تھا اور زانیہ کے ساتھہ اختلاط کرتا تھا اور صاحب صومعہ شبان
کو اس حرکت سے منع کرتا تھا اور جب یہہ حاملہ ہوئی اور اس سے فرزند پیدا ہوا بہ تعلیم راعی کہ منع جریج سے مجروح خاطر تھا
فاجرہ نے اوس عابد کو متہم بزنا کیا اور یہہ حدیث جب سمع والی عصر پہنچی اوسنے حکم بقتل وصلب صادر کیا عابد راہ مین زانیہ کو
دیکھہ کر ہنسا اور آدمیون نے پوچھا کہ یہہ محل ہنسنے کا ہی جواب دیا کہ بواسطہ دعای مادر کہ میری حق مین کی تہی اور کہا تہا اَرَاکَ اللّٰہُ
وُجُوْہُ الْمُومِسَاتِ الْفَسَقَۃِ اس بلا کے ساتھہ گرفتار ہوا ہون اور بعد ازان راہب نے مجمع مین اوس طفل سے پوچھا کہ مَنْ اَبُوْکَ
یعنی کون ہے باپ تیرا اللہ عزوجل نے اوسکو نطق عطا فرمایا اور اوسنے کہا فلان راعی تاانکہ اسنے تین مرتبہ اسیطرح کہا اور آدمیون
نے سنا اور متعجب ہوئی اور اسکے قتل سے ہاتہہ اوٹہایا اور بطور اعتذار قیام کر کے کہا اگر تو کہی تو تیرا صومعہ طلای احمر کا بنا دیوین
جریج نے کہا مناسب یہہ ہی کہ جیسا میرا عبادت خانہ تہا ویسا ہی بنا دو کہ سکونت خانہ تنگ و تاریک گلی ہے تو اتنا رشک اہل حسد کو
ہوا اور تدبیرین اوسکے کہین کی ہلاکت کے لیے عمل مین لائے اگر سونیکا ہوگا تو کیا کیا خرابیان تجویز کرینگے اولی یہہ ہے
کہ جیسا پہلے بنا ہوا تہا ویسا ہی اب بنوا دیجیے چنانچہ اونہون نے اوسیطرح کا صومعہ بنوا دیا واللہ تعالی اعلم بحقیقۃ الحال فصل
آٹہوین ذکر اصحاب اخدود مین تفسیر عزیزی مین درذیل آیت قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ یعنے قتل عام کیا گیا صاحبان
خندق کو کہ چالیس چالیس گز طول مین اور بارہ بارہ گز عرض مین کہو دین تہین تا مسلمانونکو اون خندقون مین ڈالکر
اور معذب کرین اور وہ خندقین اسقدر گرم اور تفتہ ہو گئی تہین کہ گویا ذَاتِ الْوَقُوْدِ یعنی تمام وہ خندق آتشی تہی صاحب
شعلہ بزرگ یا صاحب ہیمہ بسیار کہ اونمین روشن کر کے نہایت گرم کیا تہا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تلاوت اس سورہ مین اس آیت پر پہنچتی تہے فرماتے تہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ جَہْدِ الْبَلَاءِ یعنی پناہ مانگتا ہون
ساتہہ اللہ کے جہد بلا سے اور یہہ قتل عام کہ صاحبان خندق کو واقع ہوا وہ انتقام عاجل وسریع تہا کہ بسبب اشتعال
آتش اور اوسکے شرارون کے اتفاق کے بعد پیہر نے مسلمانون کے ارادہ جہاد سے اونہین فی الفور ہلاک ہو گئی اور
فرصت مراجعت اپنی گہرون تک نہ پائی اسواسطے کہ یہہ انتقام اوس وقت واقع ہوا کہ اِذْ ہُمْ عَلَیْہَا قُعُوْدٌ یعنے اوس وقت
مین کہ وہ صاحبان خندق اوس آگ پر بیٹہے ہوئے تہے قبل ازین کہ اپنی گہرون پہونچین اونمین اور گہرونمین جاوین
جل گئے اور وہ ہی حالت تہا ای اور یہہ قسم انتقام عاجل وسریع بیشتر نظر عوام مین موجب عبرت ہوتا ہی اور
فی الواقع اون کمبختون نے ظلم مین کمال مرتبہ سے صرفگی کی تہی کہ ساتہہ اس انتقام عاجل کے گرفتار ہوئے کیونکہ

اور ظالم بحضور اور بالمواجہ انکی کیسی زدوکوب خفیں کرتے ہین بلکہ اپنی ملازمین کو حکم دیتے ہین کہ گنہگارونکو سیاست کرین تا خلاف مروت
اور نقیض مقتضای رقت جنسیت واقع نہووے ایۃ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ یعنے اور یہہ ظالم کہ صاحبان خندق تھے
جو کہ اہل ایمان کے ساتھہ کرتے تھے آپ بذات خود حاضر ہوئے تھے پوشیدہ نرہے کہ قصہ اصحاب خندق کہ بنا بر دین و ایمان کے
آدمیون کو اوس خندق پر از آتش مین ڈالا تھا اور آپ بھی بلافاصلہ انتقام عاجل مین گرفتار ہوکر گندہ دوزخ ہوئے چار نامی مین
کہ قریب ہی یا مین تھے واقع ہوا ہے احتمال رکھتا ہے کہ اس آیت سے چارون مراد ہووین اور مقصود تخویف اہل مکہ سے تا اس قصہ کو سنکر
عبرت پکڑین اور ایذا مسلمانون سے حذر کرین قصہ اول کہ ملک شام مین واقع ہوا ہے کیفیت اوسکی حدیث صحیح مین
کہ مسلم اور اور اصحاح مین بروایت صہیب رومی وارد ہے اسطرح پر ہے کہ اوس ملک مین ایک بادشاہ تھا صاحب ثروت
و مکنت قدنوا اوس نام اور اوسکا وزیر ایک ساحر تھا کہ فن سحر مین اوسنے مہارت کلی پیدا کی تھی اور تمامی کار ممالکت بادشاہی
اوس ساحر کی تدبیر پر تھی جب کوئی غنیم اوس ملک مین پیدا ہوتا تھا ساحر اوسکو بزور سحر ہلاک کرتا تھا اور حاجت جنگ و جدال نہوتی تھی
اور ہرگاہ امرا اور اعیان ممالکت بادشاہ اوسکی حرکات ناشائستہ سے تنگ ہوتے تھے ساحر بزور سحر انکے دلونکو نرم و مائل کرتا تھا
و علی ہذا القیاس جمیع مہمات مین اوسکا سحر کارگر ہوتا تھا اتنا کہ وہ جادوگر بڈھا ہوا ایکدن اوسنے زندگی سے مایوس ہوکر بادشاہ سے
عرض کیا کہ مین پیر ضعیف ہوا قریب ہے اس جہان سے رحلت کیا چاہتا ہون کوئی لڑکا زیرک و ہوشیار اپنے غلامون مین سے
مجکو تفویض کیجیے تا اوسکو تعلیم سحر کرون کہ میرے بعد تمہاری ممالکت کے کاروبار کو سرانجام کرتا رہے بادشاہ نے ایک غلام زیرک
مقرر کیا کہ صبح سے شام تک اوس ساحر کے پاس بیٹھ کر جادوگری سیکھے چنانچہ اوس لڑکے نے ہر روز اوسکے گھر آمد و رفت شروع کی
اور جادو سیکھنا آغاز کیا اتفاقاً ایکدن راہ مین دیکھا کہ بہت سے آدمی ایک حویلی مین سے نکلتے ہین پوچھا کہ یہہ مکان کس کا ہے
انہون نے کہا اسمین ایک راہب عابد خدا پرست رہتا ہے کہ اوسنے دنیا کو ترک کیا ہے اور عبادت خدا مین مشغول ہی وہ لڑکا بھی
اوس راہب کے گہر مین گیا اور اوسکے روبرو بیٹھا اور اوسکے کلام سنے اور اوسکے دل مین اثر ہوا اور اوسکے کلام کی اسکے دل مین
اتنی محبت پیدا ہوئی کہ جب دولتخانہ بادشاہی سے ساحر کے گہر جاتا تھا ضرور راہ مین راہب کے پاس بیٹھتا تھا اور جب کبھی
کہ راہب کے پاس دیر تک نشست کرتا تھا اور ساحر کے پاس جانیکو دیر ہو جاتی تھی تو وہ جادوگر اوسکو زجر و تنبیہ کرتا تھا کہ تو نے
آج کیون دیر کی یہہ کہتا تھا کہ مجکو گہر مین دیر ہو گئی ہے تا آنکہ ساحر نے یہہ ماجرا بادشاہ سے عرض کیا اور بادشاہ نے اپنی ملازمین
کو تقید کی کہ اوسکو پہلے طلوع آفتاب ہی ساحر کے پاس پہنچا دے یہہ اونہون نے عرض کیا کہ یہہ لڑکا مکان سے صبح جاتا

اگر اسکو تاخیر ہوتی ہے تو راہ مین ہوتی ہے بادشاہ اور ساحر دونو نے اس کلام سے اوس لڑکے پر آشفتہ خاطر ہوئی اور جانا کہ راہ مین
لڑکون کے ساتھ لہو ولعب مین مشغول رہتا ہے تا آنکہ ایکروز یہ خانہ ساحر سے بدولت خانہ بادشاہی مراجعت کرتا تھا اثناے راہ مین
دیکھا کہ ایک اژدہا سے بزرگ سر کو بچہ کو گھیرے ہوئے بیٹھا ہے اور تمام راہ گیر رہگذر سے بند ہو کر کھڑے ہین کودک نے اپنے دلمین کہا
کہ آج مین امتحان کرتا ہون کہ صحبت ساحر لعین میرے واسطے بہتر ہے یا مصاحبت عابد گوشہ نشین ایک پتھر اوٹھایا اور کہا یا الہی
اگر دین ومذہب گوشہ نشین کا سحر وساحر سے بہتر ہے تو اس اژدہے کو مار تا خلائق خلاص ہووے اور اوس پتھر کو اوس اژدہے
کیطرف پھینکا بمجرد پہونچنے اوس سنگ کے اژدہا بیجان ہو کر گر پڑا اور آدمیون مین شور وغل پیدا ہوا کہ یہ طفل فن سحر مین کمال مرتبہ کو
پہونچا اور یہ خبر رفتہ رفتہ جب اوس گوشہ نشین نے سنی تو خلوت مین اوس لڑکے سے کہا کہ اے پسر حق تعالے نے تجکو بزرگ کیا اور
تیرا کام اس حد پر پہونچایا کہ مین جانتا ہون لیکن ایک بلا مین گرفتار ہوگا خبردار زنہار میرا نشان نہ دینا کودک نے گوشہ نشین
کے ساتھ قول قرار کیا کہ خاطر جمع رکھہ مین ہرگز تیرا نام نہین لینے کا اور تیرا نشان نہین دینے کا اوس کودک کو حق تعالی نے
ببرکت گوشہ نشین اور تلاوت انجیل مقدس کہ اوس سے حاصل کی تہی اور اتباع دین عیسوی کہ اوسوقت مین دینداری اسی
دین پر منحصر تہی مرتبہ ولایت عظمی پہونچایا تا آنکہ مبروص اکمہ کو اوسکی برکت سے شفا ہوتی تہی اور بہت مریض کہ اطبا اونکے معالجہ
سے عاجز ہوتے تہے اسکی دعا سے تندرستی پاتے تہے اتفاقا ایک مصاحب بادشاہ کا اندہا ہوگیا اور سبب کور ہونیکے مصاحبت
بادشاہ سے معزول ہوا تعریف اور توصیف اوس کودک کی سنکر اسکے پاس گیا اور تحفہ وتحائف لایا اور کہا کہ مجہپر بہی توجہ ہو
اور شفا دو اسنے کہا مین کون ہون کہ شفا دون شفا بدست خدا ہے اگر تجہ ایمان لاوے اور بت پرستی ترک کرے
اور بادشاہ کو اپنا پروردگار نجانے تو مین جناب الہی مین تیرے واسطے دعا کرون تا تجکو شفا حاصل ہووے وہ مرد کور
اوس مجلس مین بر صدق وعقیدت ایمان لایا اور دعا سے اوس کودک سے فی الفور بینا ہو کر موافق معمول مجلس بادشاہ مین حاضر ہوا
بادشاہ نے متعجب ہو کر کہا کہ اطباے سرکار اور کحال آزمودہ کار تیری آنکہونکے معالجہ سے عاجز ہوگئے تہے تو کیونکر بصیر وبینا
ہوا کہا میرے پروردگار نے بوساطت اسباب میری دیدۂ تاریک روشن کی بادشاہ نے کہا آیا میرے سوا اور کوئی پروردگار رکھتا ہے مصاحب نے کہا پروردگار
میرا اور تیرا ذات خالق ارض وسما ہے بادشاہ خفا ہوا اور اوسکو دہمکا کر پوچہا سچ بتا کہ یہ عقیدہ تو نے کس سے سیکھا جب بہت عقوبت ہوئی
اسنے ناچار ہو کر اوس کودک کا نام لیا بادشاہ نے اوسکو طلب کیا اور کہا تجکو ہماری پرورش او فیض صحبت ساحر سے یہ مرتبہ حاصل ہوا کہ نابینا کو بینا کرتا ہے
اور ہر مریض ورنجور کو شفا دیتا ہے یہ کیا کفران نعمت ہے کہ ہماری پرورش کا منکر ہو کر اپنا پروردگار اور کو قرار دیتا ہے

کو دیکھ کے کہا کہ شفا نہ میرے ہاتھ میں ہے اور نہ تیرے ساحر کے بلکہ قدرت شافی مطلق میں ہے بادشاہ نے کہا اسکو عذاب شدید کرو اور کہا
یہہ ساحر کے پاس سے جو غایب رہتا تہا معلوم ہوا کہ اور کہین سے یہہ عقیدہ فاسد بہم پہنچایا ہے ساحر بہی اس ماجرے کے سننے سے
افتان و خیزان بحضور بادشاہ پہنچا اور عرض کیا کہ یہہ لڑکا مدت سے میرے پاس نہیں آتا معلوم نہیں کہ کہان جاتا ہے اور مردم سرکاری
نے بہی عرض کیا کہ یہہ طفل صبح سے نکلتا ہے اور کہین بیٹہا رہتا بادشاہ نے کہا کہ بانواع عذاب معذب کر کر پوچہو کہ یہہ عقیدہ کہان سے
حاصل کیا اوس طفل نے بشدت عذاب معذب ہو کر اوس گوشہ نشین کا نام بتا دیا بادشاہ نے اوسکو بلوایا اور ایک آرہ اپنی روبرو
منگوایا اور کہا اگر اپنی دین سے تو نہ پہریگا تو یہہ آرہ تیرے سر پر کہچواؤنگا راہب نے کہا میں ہرگز اس دین سے روگردان نہیں ہونگا
جو تو چاہے سو کر حکم دیا کہ آرہ اسکے سر پر رکہکر دو ٹکڑے کر ڈالو عابد نے دم نہ مارا اور زیر آرہ جان بحق تسلیم کی پہر اوس مصاحب کو دین
راہب سے پہرنیکی تکلیف دی اوسنے بہی انکار کیا اور اوسکے سر پر بہی آرہ چلا پہر اوس کودک کو لائے بادشاہ نے کہا تو نے ان دونوں کی
سزا دیکہی اب اگر تو اپنی زندگانی چاہتا ہے تو اس دین سے بیزار ہو اوسنے بہی ابا کیا بادشاہ نے اپنی کئی معتمدون سے کہا کہ فلان کوہ بلند
پر لیجا کر اوسکی چوٹی پہ کہڑا کرو اگر یہہ اس دین جدید سے پہر جاوے تو اسکے تئین عزت یہان لے آنا کہ مرتبہ امارت اور مصاحبت یہہ پاویگا
ہوگا اور اگر اصرار کرے تو اوسکو اوسپر سے گرا دینا تا اسکا بدن پاش پاش ہو جاوے اسکو جب پہاڑ پر لیگئے تو اوسنے جناب الٰہی مین
یہہ دعا کی کہ بارخدایا جسطرح تو چاہے مجہے انکے شر سے محفوظ رکہیو پہر دعا کہ وہ زمین مین زلزلہ پیدا ہوا اور معتمدان بادشاہ سب گر کر
ہلاک ہوگئے اور وہ صحیح وسالم پہنچا بادشاہ نے پوچہا کہ تیرے یار دوستونکو کیا ہوا غلام نے عرض کیا کہ اوس خدا نے کہ جسکا دین میں نے
قبول کیا ہے مجکو اونکے شر سے کفایت کی بادشاہ اور زیادہ خفا ہوا اور اپنی معتمدونکو حکم دیا کہ اوسکو ایک کشتی پر بیٹہا کر دریا کے
درمیان مین لیجاؤ اگر یہہ اپنے دین سے پہر جاوے تو بہتر ورنہ اسکو دریا مین ڈالدو القصہ جب اسکو وسط دریا مین لیگئے اور تکلیف
ارتداد کی دی غلام نے جناب الٰہی مین پہر التجا کی کہ بارخدایا مجکو اس جماعت مفسد کے شر سے نکال دے کہتا تہا کہ کشتی الٹ گئی اور
معتمدان بادشاہ سب غرق ہوگئے اور غلام صحیح وسالم بحضور بادشاہ پہنچا پہر بادشاہ نے پوچہا کہ اب تو کیونکر آیا غلام نے تمام
قصہ بیان کیا بادشاہ متحیر ہوا اسنے عرض کیا ای بادشاہ اگر تجکو میرا قتل منظور ہے پس بغیر ایک حیلہ کے تجکو میسر نہیں ہونیکا کہا وہ
کیا ہے جواب دیا کہ وہ یہہ ہے کہ تمام آدمی اس شہر کے باہر صحرا مین جمع ہوویں اور مجکو دار پر کہڑا کرو اور ایک تیر ترکش مین سے
لیکر اوسکا سوفار کمان کی زہ پر رکہکر یہہ افسون پڑہیں بسم اللہ رب الغلام یعنی بنام اوس خدا کے کہ پروردگار اس طفل کا ہے
پہر اوس تیر کو میری طرف رہا کرین مین مر جاؤنگا بادشاہ نے اسطرح کیا اور وہ تیر غلام کی کنپٹی پر پہنچا غلام نے اپنا ہاتھ اوس زخم پر

اوسکو دیوتا جانتا تو پوجا کرین تب بھی کسی نہ ستاتے کما اپنی تیغ روانی کرتے جب بھی کسی بشر کو موحد خدا پرست پاتے ایک خندق کھدواتے اور اوسکو
آگ سے بھردیتے پھر جو یہ مسئلہ قبول نکرے اوسکو اوس آگ مین ڈالدو چنانچہ اسیطرح پر عمل مین آیا آخر کار بعد چند دنکے وہ خندقین کھدی گئی تھی اور اونکے
بادشاہون مین تھا فرار نار جہنم سے گندہ ہو ورثے ہوئے ارتان بعد خواہر کو حلال جاننا مذہب مجوس مین رائج ہوا اور آتش پرستی بھی اونہین شائع ہوئی

قصہ چوتھا تفسیر زاہدی مین منقول ہے کہ بنی اسرائیل مین مسلمانون کا ایک شہر تھا ایک مرتبہ اتفاقاً وسمین قحط پڑا مسلمان وہان سے
جوق جوق قسمت جنس ہوگئے وہان قوم کفار تھی اونہون نے اپنی بادشاہ سے کہا کہ اگر یہ مسلمان قحط زدہ اس شہر مین آوین گے
تو گرانی قیمت غلات ہو جاویگی اور یہان بھی قحط پڑجاویگا بادشاہ نے حکم دیا کہ دروازہ شہر پر ایک خندق کندہ کرو اور اوسکو آگ سے
بھر دیں جب خندق پر آتش جلایا ہوئی تو بادشاہ نے اپنا تخت کنار خندق پر آراستہ کرواکر جلوس کیا اور ایک بت عظیم مثل فیل جسیم وہان کھڑا کیا
اور منادی کرادی کہ جو غریب الوطن اس شہر مین ہوکہ اس بت کو سجدہ نکرے تو اوسکو اس خندق پر آتش مین ڈالدو عجب اتفاق ایک
عورت کو کہ اوسکی گود مین بچہ شیرخوارہ تھا اول پکڑ لائے اور اوسکو کہا کہ اس بت کو سجدہ کر اوسنے کہا معاذ اللہ بادشاہ نے حکم دیا
کہ پہلے اسکے بچے کو آگ مین ڈالدو جب اوس غریب کا بچہ آگ مین گرا تو وہ طفل مضطرب ہوئی ولیکن کودک نے آگ مین سے
آواز دی کہ اے مادر مہربان خوف نکر اور تو بھی اسمین بیخطر چلی آ کہ یہ آتش سوزان نہین ہے بلکہ گل و ریحان ہے اوس عورت نے
دست بدعا بلند کیے کہ اے خدا اے عالم السر والخفیات تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے تیرے آگے حاجت بیان نہین ہے آگ نے اوس
خندق مین سے جست کی اور چالیس گز ہوا مین بلند ہوئی اور گرد اگرد کفار مثل سراپردہ محیط ہو کہ سبکو جلادیا اور روضۃ العقل مین
لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ مین بعضی اہل اسلام نے ایک بادیہ مین سولی پر ایک
مصلوب کو پایا کہ ایک ہاتھ اپنا اوسنے سر پر رکھے ہوئے تھا اور جبکہ ہاتھ اوسکا وہان سے جدا کرتے تھے پھر وہین جا لگتا تھا
اونھون نے اس قصہ سے متعجب ہوکر حضرت سے عرض کیا آپ نے کیفیت اس امر مبہم کی کعب الاحبار سے استفسار کی کعب نے
قصہ ذونواس اور صلیب پسر اور اصحاب اخدود اور جو کہ سابق مذکور ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اس مصلوب کو سولی پر سے
اوتار کر تکفین و تدفین کرو چنانچہ عمل مین آیا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **فصل نوین** قصہ جرجیس پیغمبر مین
اور عجایب آثار اونکے مین روضۃ الصفا مین مرقوم ہے کہ ایک طائفہ ائمہ اخبار سے کہتے ہین کہ جرجیس حواریین کی شاگردون
مین سے تھے بعضے حضرت جرجیس کے تلامذہ نے لکھا ہے کہ حضرت شہر فلسطین مین اقامت رکھتے تھے اور ایسے صاحب مال تھے
کہ حساب وہم اوسکے ضبط حساب سے عجز اعتراف کرتا تھا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ کبھی آپ بہ تجارت بھی اشتغال کرتے تھے

اور جو کچھ کہ حاصل سوداگری ہوتا تھا الفقرا و مساکین پر قسمت کرتے تھے اور آپ دین عیسوی کی تائید و ترویج مین معروف رہتے تھے
چنانچہ جماعت نصاری کہ متابعت انکی لازم و واجب جانتے تھے اپنا ایمان بنا بر استیلاے کفار اوس عہد مین پوشیدہ رکھتے تھے
اور اوس زمانہ مین ایک بادشاہ تھا جبار و عاصی کہ موصل مین کہ اہل شام اوسکے تابع فرمان تھے اور وہ ایک صنم کہ کہتا تھا افلون نام
کہ خلایق کو بعبادت اوس جماد کے دعوت کرتا تھا اور جو کوئی سجدہ افلون سر نہ کرتا تو بیدریغ اوسکو بانواع عذابہاے رنگارنگ معذب ہوتا تھا
اور اوس آوان مین حضرت جرجیس کی خاطر مین گذرا کہ کرایم اموال تحفہ بادشاہ موصل کے پاس لیجایا چاہیے تا بقیۃ العمر بعافیت امن و
امان مین زندگانی کیجیے اور دست تطاول اغنیا و اوس عرض و مال سے کوتاہ ہووے لاجرم ہدایاے نفیسہ ترتیب دیکر عازم موصل
ہوئے اور حسب الاتفاق اوس دن مجلس بادشاہ مین پہنچے کہ وہ اپنے عظماے ولایت کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور آگ روشن کیے ہوے
خلایق کو تکلیف دیتا تھا کہ افلون کو سجدہ کرو جو کہ اوسکے فرمان سے ابا نکرتا تھا نجات پاتا تھا اور جو کہ مخالفت کرتا تھا اوسکو آگ
مین ڈلوا دیتا تھا جرجیس نے بملاحظہ احوال مجلس اپنے دل مین کہا کہ سکوت اختیار ان محال مین اور تقرب باصحاب ان رجال
بدافعال کے مذہب شریعت و دیانت مین جائز نہین ہے بنابرایں اوسیوقت اوس محفل سے باہر آکر باواز بلند ندا کی کہ
ایہا الملک کلمہ حق مجکو سنا اور غلبہ غضب کو تسکین دے تا تجکو معلوم ہووے کہ مین تیرے واسطے ناصح امین ہون اور بعد
استماع مواعظ و نصایح جو کچھ کہ مصلحت وقت ہو اوسپر اقدام کرنا اور بعد ازاں کہا اے بادشاہ تو ایک ملوک کا غلام ہے
اور تیرا ایک پروردگار ہے کہ آسمان و زمین و ما بینہما پیدا کیے ہوے اوسکے ہین اور اوسنے تجکو اور جمیع مخلوقات کو کتم عدم سے
صحراے وجود مین لاکر روزی دی ہے اور تو نے طریق مستقیم سے منحرف ہو کر اور ایک پتھر کا بت کہ کسی حجر [illegible]
تراش کر اوسکی خدائی کے ساتھ اعتقاد کیا ہے اور آدمیون کو کہتا ہے کہ اوسکو باوہیت پرستش کرین یہ کیا کفران نعمت اور
گمراہی ہے خدا سے خوف کر اور اب میری نصیحت قبول کر اور کیش باطل سے دست بردار ہو کر معبود حقیقی کیطرف متوجہ ہو بادشاہ نے کہا تو کون
ہے اور کہان سے آیا ہے جواب دیا کہ مین ایک بندہ ہون خدا کا کہ مجکو خاک سے پیدا کیا ہے اور پھر خاک مین بھیجیگا اور مولد میرا
روم ہے اور مسکن فلسطین اور حضرت واہب العطایا نے مجکو مال وافر عطا فرمایا ہے مگر مین خوف ظالمون اور تاب آفتاب
حوادث سے التجا بسایہ عاطفت شاہی لایا ہون اور جب یہانتک کہا تب کہا بادشاہ ایک مصنوع کی عبادت کرتا ہے اور خلایق کو
تخویف و تعذیب فرما کر کیش باطل ترغیب فرماتا ہے یہانتک [illegible] اور خلق کو سکوت پر [illegible] بادشاہ نے
کہا تو نے بواسطہ اس مخاطبت اور مخالفت کے کہ میرے ساتھ کی مستوجب عقوبت ہوا لیکن مین تجکو مہلت دیتا ہون اور

نصیحت کرتا ہون جیسے تونے پہلے مجکو موعظت کی اب مناسب یہہ ہی کہ میری متابعت بجالاوے اور ملاحظہ وزیر و وکیل و ملازمان امیر و اکابر
اور کرامت و غرور دنیا کو ملحوظ رکھے اور تو کہ ابھی وقت الٰہی مغرور ہو رہا ہی اس سے تجکو کچھ فائدہ نہین پہنچیگا اگر تیرا خدا موصوف بصفات
مذکورہ ہوتا تو چاہیے تہا کہ ذلت و حقارت تجسے زایل کرکے تجکو جملہ خلایق پر رفعت و سرفرازی دیتا حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ مین اپنے
پروردگار کے نزدیک ذلیل و حقیر نہین ہون اور میرا کام تواضع اور توکل ہے اور مین اپنی پروردگار کی عنایت سے وثوق تام رکھتا ہون
اور اونہون نے دو شخص جو کہ اوس طاغی کے پاس نہایت مقرب دیکہکر کہا اے بادشاہ تو اور تیرا صنم دونو ذلیل و حقیر ہین کہ کچھ پیدا نہین
کرسکتے اور کسیکو رزق نہین دے سکتے اور نفع و ضرر کسیکو نہین پہنچا سکتے ہین اور میرا پروردگار وہ حکیم ہی کہ سب امور پر قادر اور
توانا ہی اور دلیل میرے صدق دعوی پر یہہ ہی کہ یہہ دو شخص کہ تیرے نزدیک مکرم و محترم ہین ایک کو جبرئیل الیاس اور دوسرے کو
جبرئیل عیسی نہین پہنچا سکتے ہین بادشاہ نے پوچہا کہ الیاس کون ہی اور عیسی کون جرجیس نے جواب دیا کہ الیاس ایک بندہ تہا
محتاج بالکل بشر اور اب بعنایت خداوندی اوسنے درجہ ملایک پایا ہی اور فرشتون کی صفتین پیدا کر احتیاج کہانے پینے کی نہین
رکہتا ہی اور فرشتون کے ساتہ طیران کرتا ہے اور آثار عجیبہ اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور عیسی بہی ایک بندہ خدا تہا کہ اوسکو بوسیلہ
پیدا کر کے خلعت نبوت سے ممتاز فرمایا اور احیائے اموات اور علاج اکمہ و ابرص اوس سے ہوا اور حضرت [illegible] بعد الدعوت
بعد اظہار معجزات کے اوسکو آسمان پر لیگیا اور مقرب بارگاہ صمدی کیا بادشاہ نے کہا تونے کلام کو بہت طول دیا اور وہ جو تین
بیان کیین کہ صدق اونکا ہمپر روشن نہین ہے اب اگر تو افلون کو زندہ نہین کریگا تو تجکو آگ مین ڈالونگا حضرت جرجیس نے کہا
اگر حق [illegible] و اجساد [illegible] اور [illegible] و اختلاف لیل و نہار اور [illegible] سب [illegible] ہون تو اوسکو
نہ [illegible] اوسکو [illegible] بادشاہ نے کہا اب تیری تعذیب مین کچھ عذر نہ رہا پس حکم کیا کہ آہنی کنگہیون سے جرجیس کے
بدن کو [illegible] گوشت و پوست کو پارہ پارہ کرین جیسا کہ اس تعذیب سے یہہ جرجیس پیش آئے اور یہہ نہ مرے بلکہ کچھ آسیب بہی
نہ پہنچا تو پہر بادشاہ نے اس حال بدیع کو مشاہدہ کرکے حکم دیا کہ آہنی میخین آگ مین سرخ کرکے انکے سر مین ٹہونکین بعد اسکے
انکا موجب ہلاک نہوا بعد ازین حکم کیا کہ ایک حوض تک [illegible] سے بہر کر گلائین اور جرجیس کو اوسمین ڈالکر سر پوش اوسپر رکہدین
لکہا ہی کہ جب کئی روز کے بعد [illegible] ہوتے تہی اس تیزاب کے سر پوش اوس حوض پر سے اوٹہایا دیکہا کہ حضرت جرجیس زندہ بیٹہے ہین بادشاہ
نے پوچہا کہ اس عقوبت سے بہی تجکو کچھ ضرر نہ پہنچا جواب دیا کہ نہین کہا تیرے اس خلاص و نجات کا کیا سبب ہی حضرت جرجیس نے کہا مین
تجسے نہین کہتا ہون کہ میرا ایک خدا ہی کہ قادر ہی سب اشیا پر اور مجکو اوسنے ان مہالک سے نجات بخشی تا تیرے [illegible]

تب تو وے بادشاہ نے زوال مملکت او سلطنت سے اندیشہ ناک ہوکر حکم کیا کہ جرجیس کو قیدخانہ مین لیجاوین اور اوندہا ڈالکر ہاتھ
پانو زمین پر رکھہ کر میخہائے آہنی جڑ دیوین اور پشت پر استوانہ سنگ رخام سنگین کر دیوین حاضرین بارگاہ نے موجب حکم اوس روسیاہ کے
عمل کیا ہنگام شب حق تعالی نے ایک فرشتہ کو حضرت جرجیس کے پاس ارسال فرماکر تاج نبوت سرافراز کیا اوس فرشتہ نے قید سنگین سے
نجات دیکر کہا خداوند عزوجل فرماتا ہی کہ تو بصبر و شکر مامور ہوا ہی اور حضرت ایزد متعال فرماتا ہی کہ سات برس تک تجکو بجنگ اہل تمرد و عصیان
گرفتار رکھونگا او تقدیر ایزدی اسطرح پر ہی کہ وے تیرے قتل پر چہار مرتبہ مبادرت کرینگے ہر بار بقدرت کاملہ اپنی تجکو زندہ کرونگا
پانچوین نوبت فردوس جنان اور روضہ رضوان مین مقام و منزل تیرا ہوگا دل قوی رکھہ کہ جمیع حالات مین میری عنایت تیری شامل حال
رہیگی جب صبح ہوئے حضرت جرجیس ناگاہ بارگاہ بادشاہ مین آئے اوسنے پوچہا ای جرجیس تجکو زندان سے کسنے نکالا کہا اوسنے
کہ سب پر غالب ہی وہ کافر غضبناک ہوا اور اوسکے کہنے سے حضرت جرجیس کو پکڑکر ایک ارہ فرق مبارک پر رکھکر دو ٹکڑے کر ڈالا
اور ہر قطعہ کو ہزار ٹکڑے کر کے ایک خانہ مین ڈالا ایک شیر ون نے الہام ربانی سے حضرت جرجیس کو اپنی پشت پر لے لیا اور زمین پر رکہدیا
اوسوقت حضرت حی قیوم نے اپنی قدرت کاملہ سے اجزای متفرق و مقطوع اونکے فراہم کئے اور حیات دوبارہ اونکو کرامت فرمائی
اور ایک فرشتہ اونکے پاس بہیجا اوسنے کہا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ ہر بار حیات جدید تجکو بخشونگا ارزانی فرمائی تا میرے دشمنون کے
ساتھہ جہاد کرے اور مین تجکو ایک کرامت کی ساتھہ مخصوص کرونگا کہ کسنے نہ دیکھی ہوگی نہ سنی ہو القصہ ایکدن بادشاہ اسباب عیش و طرب
ترتیب دیکر اپنی خواص اور ندیمون سے افلون کی تعریف کرتا تہا کہ کوئی اس سے بہتر نہین ہے اور کہتا تہا اب کہان ہے
جرجیس کہ تجکو ہمارے معبود سے ڈراتا تہا کہ ناگاہ یہہ بہی مجلس مین پیدا ہوئی اور بادشاہ اور اوسکے ارکان دولت نے
متحیر ہوکر کہا کہ یہہ شخص کیا نہایت جرجیس سے مشابہ ہے حضرت نے فرمایا کہ مین وہی جرجیس ہون کہ خداوند ذوالجلال والاکرام
بعد از قتل بعثت حیات مجکو ارزانی فرمائی ہے اگر تم لوگ اپنی عقل اور ادراک سے ہووے تو ساتھہ اوس خدا کے کہ ایسی امور پر
قادر ہے ایمان لاؤ مشرکون نے آپسمین کہا کہ جرجیس جادو ساحر ہے کمال سحر سے آنکہ کوئی اوسکو قتل کرے ہمکو اپنی مثل دیکہا
ایسا دکہاتا ہے کہ مار ڈالا گیا ہی اب یہہ تدبیر ہے کہ جادوگرونکو جمع کرو تا اوسکو مغلوب و معذب کرین بادشاہ کو بہی یہہ کلام پسند آیا
اور حکم دیا کہ جاری قلمرو مین جتنی ساحر ہین بپایہ سریر اعلی حاضر ہووین اور بعد اجتماع جادوگرون کے بادشاہ نے اونکے رئیس سے
کہا کہ اس شہر مین ایک شخص ہے کہ مین اوسکے سحر سے نہایت تنگ آیا ہون اب یہہ چاہتا ہون کہ پہلے کچہہ اپنے اعمال کے
آثار مجکو دکہاؤ تا تمہاری صنعت و کمال پر وقوف حاصل ہووے رئیس ساحرون نے دو صاف ایک تہلی مین سے نکالا اور دونو کو

تو خلائق مین دو گاؤ بنا کر دکہائے کہ اونہون نے زمین کو کہود کر تماشہ دکہایا اور پہر رئیس سحرہ نے تہوڑی سے تخم زمین مین پہینکے وہ اوسیوقت
اوگے اور بعد از حصاد کرنے اور کوٹنے پیسنے اور خمیر کرنے کے روٹیان پکائین سب حاضرین نے اوسپر تحسین و آفرین کی اور کہا کہ ہمکو یقین
معلوم ہوا کہ تو مقرر اور بیشبہ جرجیس پر غالب آویگا پہر اوس مردود نے اوس ساحر سے وعدہ زر نقد کرکے استدعا کی کہ صورت
جرجیس کو کتے کی شکل بنا دے ساحر نے یہ بات قبول کی اور ایک قدح آب طلب کیا اور اوسپر افسون پڑہ کر بادشاہ سے کہا کہ
جرجیس کو یہ پانی پلا دے اور جرجیس نے بحکم بادشاہ تمام قدح آب پی لیا ساحر نے پوچہا اے جرجیس آپکو کس طرح پاتا ہے
جواب دیا غایت خوشحالی مین کیونکہ اسوقت مین نہایت پیاسا تہا اس قدح آب کو پیکر سیراب ہوگیا اور منت و احسان
خاص اوس خدا کا کہ مجکو شر ظالمون اور شیطان سے محفوظ رکہا اوس ساحر نے عدم تاثیر افسون سے مبہوت اور متحیر ہوکر
کہا اے بادشاہ اگر کوئی مخلوق تیرے مقام معارضہ اور مقابلہ مین ہوتا تو حتی الوسع والامکان تیری معاونت ہم بجا لاتے
تو چاہتا ہے کہ ساتہہ خداے زمین و آسمان کے مقاومت کرے ہم اس باب مین عجز و قصور اعتراف کرتے ہین اور ایک نے
حاضرین مین سے کہا کہ جرجیس زمرہ اون ساحرون مین سے ہے کہ کوئی جادوگر اوسکی دفع اور موت پر قادر نہین ہے اور رئیس سحرہ
نے اس قول پر تصدیق کرکر تقریر کی کہ ہم ولایت شام مین تہے کہ ایک بڑہیا کی گائے مر گئی اور اوس عجوزہ نے اوس شہر مین
آکر حضرت جرجیس سے درخواست کی کہ دعا کیجئے تا وہ گائے زندہ ہووے اور حضرت جرجیس نے اپنا عصا اوس پیرزن کو دیا کہ اوسکو
لیجا کر اوس گائے مردہ پر مارنے سے زندہ ہو دے پیرزن نے کہا یہان سے میری ولایت بہت دور ہے اور یقین ہے کہ میرے وطن مین
پہنچنے تک اوس گائے کے تمام اعضا گل سڑ کر جدا ہوجاوین حضرت جرجیس نے جواب دیا اگر ایک استخوان بہی اوسکا کہین
اپنی جاے پر ہوگا تو بہی مطلب تیرا حاصل ہوجائیگا اوس عجوزہ نے اپنے وطن کو مراجعت کی اور بفرمودہ حضرت عمل کیا وہ
گائے زندہ ہوگئی اوسوقت قائل اس سخن نے پوچہا اے ساحرون سے پوچہا کہ جادوگر احیاے اموات پر قادر ہین
مہتر سحرہ نے کہا لا واللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور بادشاہ نے خفا ہوکر اوس سے پوچہا کہ تجکو کس چیز نے ایسی جلدی
فریفتہ کرکر ضلالت و غوایت مین ڈالا اوس صادق الاخلاص نے جواب دیا کہ معاذ اللہ مین ضلالت مین
نہین پڑا ہون بلکہ بخداے عالمیان ایمان لایا ہون بادشاہ نے بخوف اس امر کے کہ مبادا اور بہت لوگ بقول اس
موحد کے متابعت حضرت جرجیس کرین حکم دیا کہ اوس موحد کی زبان کاٹکر مار ڈالین جب اس خبر نے شہر مین اشتہار پایا چار ہزار
آدمی اوسکی ساتہہ گرویدہ ہوکر مسلمان ہوے اور اوس طاغی اور باغی نے اسلام قوم سے مطلع ہوکر سبکو مروا ڈالا

اوسپر حضرت جرجیس سے کہا کہ کیون تونے اپنی خدا سے سوال نکی کہ تجکو مارنے انکے سے باز رکھتا حضرت نے جواب دیا کہ
خداوند بخشایندۂ مہربان نے چاہا کہ اپنے بندگان مخلص کو بہشت مین لیجاوے اور تیری جفا او رمحنت دنیا سے نجات پاوین
اور سبب مصابرت ان بلیات پر بجوار رحمت رب العالمین واصل ہووین منقول ہے کہ بعد از وقوع اس واقع کی ایک نے
مقربان بادشاہ سے کہا کہ اے جرجیس تجکو یہہ گمان ہے کہ تیرا خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہی اور جس چیز کے ساتھہ اوسکا ارادہ
متعلق ہوتا ہی وہ شی موجود ہوتی ہے اگر تو دعا کرے کہ معبود تیرا ان کرسیون پر کہ ہم بیٹھی ہین نابیدا کر کے اشجار یا اثمار
کر دے تو ہم تیرے ساتھہ ایمان لاوین حضرت جرجیس نے جواب دیا کہ حضرت عزت اگر اس سوال کو مبذول رکھی مختار ہی والا
کوئی اوسپر حاکم نہین ہے اور مقارن اس حال کے ایک فرشتہ آسمان پر سے اوترا او رجرجیس سے کہا کہ حضرت باری سبحانہ
تیرے ساتھہ مقام عنایت و مرحمت مین ہے کہ جو دعا تجسے صادر ہوگی باجابت مقرون فرماویگا اور حضرت نے وصول اس خبر سے
بلطف کردگار مستظہر ہو کر رو بقبلہ ہوئے اور دعا کی وہ کرسیان سرسبز و شاداب ہوگئین اور برگ و بار اونپر ظاہر ہوئے
بادشاہ اور اوسکے امیر و وزیر نے اس معجزہ کو براے العین مشاہدہ کیا اور اوس مقرب نے کہ حضرت سے وعدہ کیا تھا کہ بعد
ظہور اس اعجاز کے تیرے ساتھہ ایمان لاوینگے کہا کہ مینے اپنی مدت عمر مین کوئی ساحر ماہر تر اس شخص سے نہین دیکھا
اور درپے صدور عذاب و عقوبت حضرت ہوا اور اوسکے کہنے سے ایک تانبی کی گائے مجوف بنائی اور اوسکے پیٹ مین
رال اور گندک بہر کر اور حضرت جرجیس کو اوسمین بٹھا کر آتش بسیار مین رکہا کہ جو کچہہ اوسکے جوف مین تھا گلا اور بادشاہ
نے جانا کہ جرجیس اسمین کباب ہو کر مر گیا اور متعاقب اس واقعہ کے حق جل و علی نے برف و باران اور رعد و ظلمت
ابر غلیظ اون سیاہ دلون پر مستولی فرمایا کہ چند شبانہ روز رات دن مین امتیاز انکو نہوا اس اثنا مین خداوند تعالی نے
ایک فرشتہ کو مامور کیا کہ صورت گاؤ کو اسطرح زمین پر مارا کہ اوسکی آواز کی ہیبت سے شہر کے سب آدمی اوندہے
گر پڑے اور وہ پیکر شکستہ ہو کر حضرت جرجیس سلیم الاعضا و صحیح الارکان اوسمین سے برآمد ہوے او ظلمت
و تاریکی جاتی رہی اور حضرت جرجیس نے بادشاہ کی مجلس مین رونق آرا ہو کر موعظت و نصیحت آغاز کی اور بادشاہ
وارکان دولت کو حیرت و تعجب زیادہ ہوا پہر ایک اور مقرب نے کہ اوسکو طوفلیطا کہتے تھے حضرت جرجیس سے
کہا کہ اس نواحی مین ایک غار ہی اور اوس غار مین پتہر کے حوض کندہ ہوئے ہین کہ ہر حوض سنگ مین ایک بادشاہ
ملوک باستان سے رکھا ہوا ہے اگر تو اپنی دعوی مین صادق ہے تو دعا کر یہہ زندہ ہووین اور ہمارے ساتھہ کلام کرین

حضرت نے قبول کیا اور مومن اور مشرک غار پر گئے اور حضرت نے در غار پر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر حکم کیا کہ استخوان
بوسیدہ بادشاہون اور انکی اولاد اور عورتونکی حوض پاس سنگین پھر نکلوا کر جدا جدا رکھین اوسوقت مالک کارساز سے مسئلت
کی کہ اوس جماعت کو زمرۂ احیا مین منتظم فرماوے چنانچہ دعا انکی مستجاب ہوئی مردگان دیکھے کہ نو مرد اور پانچ عورتین اور تین لڑکے
تھے زندہ ہوئے اور حضرت جرجیس نے اونمین ایک پیر مرد کو دیکھکر پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے کہا نوفیل اور حضرت نے اوسکا حال
دریافت کیا اور اوسکے مذہب کی تفتیش کی جواب دیا کہ مدت العمر مین بت پرست رہا اور باآنکہ مجھے مرے ہوئے چار سو برس
گذرے ہین ابتک تلخی جان کنی میرے حلق مین سے نہین گئی ہے اور بعد از فوت مجکو ایک حاکم عادل پاس لیگئے اور اوسنے
ہمارا کیش و مذہب دریافت کیا تو مجکو اور میرے اصحابونکو مشرک پایا پس ہماری اجساد پر کرم اور ہماری
ارواحون پر حزن متعین کیا اور ہرچند ہمنے التماس کیا کہ ہمکو ایکبار پھر دنیا مین بھیجدو تا تلافی ایام گذشتہ مشغول ہووین
مقبول نہوا اور اب تک ارواح ہمارے اجساد سے متعلق ہوکے عذاب کھینچتی ہین نوفیل نے تمام اپنا کلام پہنچا کر جرجیس
سے پوچھا کہ ایہا الرجل الصالح تو کون شخص ہے کہ خداتعالی نے ہمکو بعین انفاس متبرکہ تیرے کے زندہ کیا جواب دیا کہ مین
جرجیس پیغمبر ہون نوفیل نے جسوقت حضرت کا نام سنا دامن مبارک پکڑلیا کہ اب ہمارے واسطے شفاعت کر تا خدا اوپر حالت
عظمت مین رحمت فرماکر توبہ اس مشت خاک بیچارہ کی قبول کرے اور دست تر ہمارے سینہ سے ملاو پھر کہی اور جلد تعلیما
نوفیل سے کہا اگر تو شاہی ملوک مین سے ہوا ہے اور ایک مدت تک اپنی آبا و اجداد کے دین پر قائم رہا ہے مجکو شرم
نہین آتی کہ متابعت اس ضال و مضل کے سر جھکاتا ہی نوفیل نے اوسکی طرف سے منہ پھیرلیا اور کہا انا اعلم بما تیا
بعد الموت یعنی مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ دیکھی ہینے بعد موت کے پھر حضرت جرجیس نے اپنی عصا پرسے اور شکل زمین پر
ایک لات ماری اور زیر قدم چشمۂ آب ظاہر ہوا حضرت نے فرمایا کہ اسے جماعت نیشر الله وضو او غسل قیام کرکے کلمۂ توحید
زبان پر جاری کرو اون لوگون نے کلمۂ طیب پڑھا اور پھر جرجیس نے نبوت پر ایمان لائے اور خداتعالی نے انکو باکر
بہشت جاوید مین جاے دی منقول ہے کہ باوجود ظہور ایسے معجزہ کے بھی بادشاہ اور اوسکے متعلقون سے حضرت جرجیس
کے ساتھ کوئی ایمان نلایا بلکہ بعد مشاہدہ اس امر غریب کے کہا اسنے جرجیس مین نے اپنی مدت حیات مین کوئی ساحر
تجھسے کامل تر نہین دیکھا کیونکہ ایک قوم مردہ کو زندہ ہمکو دکھایا کہ کوئی اونمین سے خارج مین وجود او حیات نرکھتی تھے
اور اہل شرک و عدوان نے دفع حضرت جرجیس مین باہم مشورہ کیا اور انکی راے نے اس امر پر قرار پایا کہ انکو تعذیب

تو تیرے دست تعرض سے امان پاوے او ناموس سلطنت بجا وی اور تیرے اعزاز و اکرام مین سعی بلیغ عمل مین لاکر جمیع امور مین
تیرا تابعدار رہون حضرت جرجیس نے کہا وہ کیا ہی بادشاہ نے کہا وہ یہہ ہی کہ افلون کو تو ایک مرتبہ سجدہ کرے اور بعد اوسکے
اس خدمت کے مین تجھسے کسی چیز کی توقع نکرون حضرت جرجیس نے ہلاک صنم امیدوار ہو کر بادشاہ کو بایجاز مقصود وعدہ
فرمایا اور بادشاہ نے مسرور و مبتہج ہو کر کہا چاہیے کہ آج تمام دن میرے پاس رہو اور شب کو بھی میرے فرش پر استراحت کرو
تا تمہارے قدر و منزلت خاص و عام پر روشن ہووے القصہ حضرت نے وہ دن بادشاہ کے ساتھ گذارا جب رات ہوئی
تو نماز کے واسطے اوٹھے اور بآواز حزین زبور پڑھنی شروع کی او حسن صوت حضرت او جودت قرأت کلام الہی سے زوجہ بادشاہ
نے اوس شب تاریک مین ظلمت کفر و شرک سے نجات پائی اور ہر گاہ خورشید جہانتاب نے افق شرقی سے طلوع کیا حضرت
جرجیسؑ بیت الصنم مین گئے او خلائق کثیر دربتخانہ پر نظارہ کے واسطے جمع ہوئی او پیرزن مذکورہ نے کہ سابقاً حضرت
جرجیسؑ اوسکے گہر مین محبوس و مقید ہوے تھے اس صورت سے خبر پاکر اپنے فرزند کو کاندھی پر لیکر بیت الصنم مین آئی
او حضرت جرجیسؑ کے ساتھ عتاب آغاز کیا کہ اے جرجیس خدا سے تقدس و تعالی نے تجکو خلعت نبوت مشرف فرماکر اعداؔ
نصرت بخشی او بعد از ہر نوبت کہ تجکو مار ڈالا زندہ کیا باوجود اس تمام الطاف کے تو نے سبکو فراموش کیا او بادہ
غیریت مشغول ہوا حضرت نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزند کو دوش پر سے اوتار کہ اس امر مین ایک حکمت ہی مجوزہ نے لیسر کو
زمین پر رکہا او حضرت نے اوس کودک سے کہا کہ جاؤ بتوں سے کہو کہ جرجیس تمکو بلاتا ہے پس پائے پسر روان ہوئی اور زبان
گویا ہوئی او پیغام حضرت اوسنے بتونکو پہنچایا او بت بخدمت حضرت متوجہ ہوے اوسوقت حضرت نے زمین پر ایک لات ماری
سب کے سب اصنام زمین مین دہنس گئے روایت کرتے ہین کہ ابلیس اوسوقت انکا خوف محسوس کر جوف افلون
مین سے کہ بزرگترین اصنام تہا باہر آیا او حضرت جرجیسؑ نے اوسکو پکڑ کر پوچہا کہ تیری غرض اضلال خلائق سے کیا ہے
کہ انکو جہنم مین داخل کرتا ہی شیطان نے جواب دیا کہ اغوا اے افراد انسانی کو ملک ارض و سما سے کہ درمیان میرے او حضرت
آدم علیہ السلام اور اونکے فرزندان کے ہی دوست تر رکہتا ہون القصہ جب بادشاہ نے دیکہا کہ افلون او تمام اصنام
زمین مین دہنس گئی کہا اے جرجیس تو نے مجکو فریفتہ کیا او میرے معبود کو ہلاک کر دیا حضرت نے ارشاد کیا تو کیون ایسے
جماد کو اگہتا ہے کہ دفع امثال ان اشیا پر اپنی سے قادر نہین ہے او راس اثنا مین بادشاہ نے اسلام اپنی بی بی کے سے
خبر پاکر حکم دیا کہ اوسکو باقبح وجہ ہلاک کریں حضرت نے بعد قتل ہونے اوس موحدہ کے دو رکعت نماز گذار کر مناجات کی کہ بار

مجکو اس سات برس کی مدت مین بانواع شداید و محن مبتلا کیا اور اب بسبب مہجوری مشتاق ہون کہ اپنی امید وار ہون کہ مجکو اپنی رحمت بہی
واصل فرمائی اور ایک یہہ آرزو ہے کہ پیشتر از حلول اجل عذاب اہل عصیان مجکو دکہادے جب دعا سے فراغت پائی موقف قہر الہی
سے ایک قطعہ ابر تمام دیار کفار پر ہو کر اُنکے سروں پر آتش باراں کرنے لگا جب مشرکون نے بلا نازل ہوتے ہوئے خود مشاہدہ کیا انکی آتش
خشم فرو اشتعال پایا اور تلوارین کہینچ کر حضرت کو پارہ پارہ کیا اور آگ نے اوس شہر کو مع سب عبدہ اصنام جلا دیا مومن قہر الہی سے
صحیح اور سالم رہے کہتے ہین وہ لوگ حضرت کے ساتھ ایمان رکہتے تھے چونتیس ۳۴ ہزار آدمی تھے واللہ اعلم فصل دسوین
ذکر شمسون عابد مین روایت کرتے ہین کہ بعد از رفع حضرت عیسی علیہ السلام اور پیشتر از بعثت حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ
والسلام ایک عابد تہا بعض بلاد عرب مین نہایت توانا اور صاحب قوت کہ جب سے اوسکو باندہ دیتے تھے اوسکو توڑ ڈالتا تہا
اور اکثر اوقات جہاد کفار پر قیام کرتا تہا اور اوسکو شمسون کہتے تھے مشرکون نے دربارہ رفع اوسکے ہر گز مشورہ کرکے کہا کہ ہمارا
اوسپر غالب آنا بدون اعانت اور موافقت اوسکی زوجہ کے غیر مقدور سمجہا ہین حاکم شہر نے زوجہ عابد کے پاس پیغام بہیجا
کہ اگر اپنے شوہر کے قتل مین ہمارے ساتھ ہمداستان ہووے تو ہم تجکو اپنے عقد نکاح مین لاکر بہت سا مال بخشدیوین
اوس زن بیوفا نے عہد و پیمان شمسون کو کہ اوسکے ساتھ درمیان رکہتی تہی طاق نسیان پر رکہا اور اپنی خاوند کے ہلاک
مین ساعی ہوئی منقول ہے کہ اوس عاشقہ نے بادشاہ کے پاس آپ قاصد بہیجا اور پیغام دیا کہ درباب شمسون کیا اشارہ ہے
تا تمہاری خدمت بجا لاؤن بادشاہ نے قاصد کی زبانی کہلا بہیجا کہ اوسکو رسی سے مستحکم باندہ کر ہمکو خبر دار کر القصہ جب شمسون
خواب مین گیا اوس ناقص عقل نے اپنی شوہر کو ایک رسی سے باندہا اور شمسون نے خواب سے بیدار ہو کر اوسکو
توڑ ڈالا اور منکوحہ سے پوچہا کہ تو نے یہہ حرکت کیون کی جواب دیا کہ مینے تیرا زور آزمایا ہے شمسون خاموش ہو رہا اور
اوس خبیثہ نے صورت واقعہ بادشاہ سے عرض کی بادشاہ نے باتفاق سایر کفار ایک زنجیر بہیجی اور کہہ بہیجا کہ جب شمسون
سوجاوے تو اوسکے ساتھ جکڑ کر اوس عورت بد خصلت نے بدستور خاوند کو مقید کیا اور شمسون نے بیدار ہو کر زنجیر کو بہی
توڑ ڈالا اور سبب دریافت کیا زوجہ نے جواب دیا کہ یہہ حرکت بہی اسواسطے کی تا صدق قول اون لوگونکا ظاہر ہووے
کہ کہتے ہین جس چیز سے شمسون کو باندہ کر مقید کرین اوسکو وہ توڑ ڈالے شمسون نے کہا یہہ بات سچ ہی لیکن اگر میرے
بالون سے باندہ دیوین تو ہرگز نہ توڑ سکون القصہ جب شمسون سو گیا تو اوس مکارہ غدار نے چند بال محاسن مبارک
سے کتر کر دونو پانوںکے انگوٹہے باندہ دئے اور پہر کفار نابہنجار کو خبر کی یہہ بہ تعجیل تمام آنکر اسکو بادشاہ کی پاس پکڑ لیگئے

اوسوقت بادشاہ ایک بالاخانہ پر کہ پر ستون پر اوسکو ترتیب دیا تھا بیٹھا ہوا تھا ہرگاہ شمسون اوسکے قریب پہنچا حکم دیا کہ خلائق
ندا کرین تا نظارۂ منظر ہا جمع ہوین اور ایک سولی برابر منظر استادہ کرین اوس ہنگام مین شمسون نے مناجات کی کہ یارب
اگر مین اپنی بقا بنابر جہاد اعدا چاہتا ہون تو مجکو اس ورطہ سے نجات کرامت فرما دعا اسکی بشرف اجابت مقرون
ہوئی اور ایک فرشتہ آیا اور اسکو قید سے چھوڑا کر کہا کہ بادشاہ کے منظر کے نیچے سے ستون کھینچ لے شمسون
نے بفرمودہ فرشتہ عمل کیا اور منظر زمین پر گر پڑا اور بادشاہ مع تمامی اپنی ہمراہیون کے جہنم واصل ہوا اور آدمی
بادشاہ کو خاک کے نیچے سے نکال لینے لگے اور شمسون نے صحیح وسلامت وہان سے اپنی صومعہ مین معاودت
کر کے منکوحہ کو طلاق دی اور روایت کرتے ہین کہ شمسون نے ہزار مہینون تک اپنی صومعہ مین بصیام نہار اور
قیام لیل قیام کیا تھا اور بعضے اہل تفسیر کہتے ہین کہ مراد الف سے آیہ کریمہ آیا لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے ۔ مین وہ ہزار شہر ہین کہ شمسون بعبادت ملک غفار مشغول رہا **فصل
گیارہوین** ذکر خالد بن سنان عیسی مین روضۃ الصفا اور حبیب السیر مین لکھا ہے کہ خالد بن سنان فرزندان حضرت اسمعیل
پیغمبر سے ہے اور بعضے مورخین کہتے ہین کہ جملہ اعداد نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا نسب ملتا ہے اور یہہ
زمان فطرت عہد جہانبانی نوشیروان مین ظاہر ہوا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ فرشتہ خازن آتش میرے پاس آتا ہے
اور بہشت اور دوزخ اور بعث اور میزان اور تمام احوال آخرت سے مجکو خبر دیتا ہے اوس اوقات مین دیار عبس مین
رات کو ایک آتش ظاہر ہوتی تھی کہ عرب تین دن کی راہ تک اوس مقام سے اوسکی روشنی مین اپنے اونٹ چرایا
کرتے تھے اور دنکو سوائے دہوئین کے وہان کچھہ نہ دکھائی دیتا تھا جب خالد نے ذکر فرشتہ کا اپنی قوم مین کرنا شروع کیا
اونہون نے کہا اگر تو اس دعوی مین صادق ہے تو اس آگ کو کسیطرح سے بجہا دے خالد نے اوسطرف متوجہ ہوکر
اپنی عصا سے اوس نار مرتفع کو منطفی کیا اور بعد ازان قوم سے کہا کہ مین بعالم آخرت سفر کرتا ہون میرے مرگ کے
تین شب بعد ایک حمار وحشی میری قبر پر آنکر تین دفعہ آواز دیگا چاہیے کہ تم اوسکو پکڑ کر ذبح کرو اور اوسکا پیٹ چیر کر میری
قبر پر مارو تا مین خاک مین سے باہر آکر احوال دنیا و آخرت سے تمکو مطلع کرون چنانچہ بعد از انقضاے تین شبانہ روز کے
ایک گورخر قبر خالد پر آیا اور تین مرتبہ آواز دی آدمیون نے چاہا کہ اوسکی وصیت کے موافق عمل مین لاوین خالد کے بیٹون نے
خالد نے مانع آکر کہا کہ شاید وہ قبر سے نہ نکلے اور یہہ صورت سبب عار اور سرزنش ہماری کا ہووے عرب ہمین طعنہ دین

مرقوم ہے کہ دختر خالد کبر سنی مین حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کے پاس آئی اور جناب نبوی نے اپنی ردائے مبارک بچھا کر اوسکو
اوسپر بٹھایا اور فرمایا یا بنت نبی ضیعہ اہلہ اور اوس ضعیفہ نے سورۂ اخلاص آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنکر عرض کیا کہ میرا باپ بہی
اس سورہ کو پڑہا کرتا تہا واللہ تعالی اعلم بالصحۃ **فصل بارہوین** ذکر اسکندر فیلقوس مین اگرچہ ذکر انکا زمرہ سلاطین نامدار کے
قابل انسلاک تہا لیکن مترجم نے بلحاظ اس امر کے کہ بعض مورخ سکندر اکبر و اصغر کے نسب مین اختلاف کرتے ہین اور اس سبب
حالات ایک دوسرے کے شامل ہوئے ہین انکا احوال چہوڑ جانا مناسب نہ سمجھا اور درج اس ذخیرہ کے کیا روضۃ الصفا مین لکہا ہے
کہ نام اسکندر بلغت یونانی اخشید روش ہے یعنے فیلسوف اور یہ لفظ مخفف فیلاسوفا ہے اور یونانی محب کو فیلا کہتے ہین اور
حکمت کو سوفا اس تقدیر پر معنی فیلسوف کے محب حکمت ہونگے **او**ر حبیب السیر مین مرقوم ہے کہ جب روفیا بنت فیلقوس
داراب بن بہمن سے حاملہ تہی ایک بڑہیا نے لوی دہن اوس مستورہ کو ساتہہ ایک گہاس کے کہ سکندر نام رکہتی تہی معالجہ کیا
اور مقارن اس حال کے ملکہ روم سے ایک پسر سعادتمند پیدا ہوا ایک حرف اس اسم پر زیادہ کیا اور اس مولود عاقبت
محمود کا اسکندر نام رکہا اور جماعہ کثیر اعاظم اہل تاریخ سے اسکندر کو ذو القرنین اصغر کہتی ہین کسواسطے کہ ذو القرنین اکبر کو
صاحب سد جانتے ہین کہ ذکر اوسکا قرآن مجید و فرقان حمید مین آیا ہے اور شمہ احوال اوسکے سے سابقا ان اوراق مین
سمت گذارش پا چکا ہے اور محمد بن جریر طبری اور قاضی ناصر الدین بیضاوی کا یہ عقیدہ ہے کہ بانی سد کا آثار ذو القرنین
اصغر سے ہے بالجملہ بروایت ناقدان آثار سلف اور سیاحان اخبار خلف لوح خاطر اور صحیفہ ضمیر پر مکتوب اور منقوش ہے
کہ اسکندر با قدر وفی کہ اوسکو ذو القرنین اور اسکندر رومی اور یونانی بہی کہتے ہین ایک بادشاہ تہا عالیقدر گردون جناب
اور شہریار کامران و کامیاب اوسکی داستان شجاعت بسیط جہان مین مشہور و مذکور ہے اور ذکر سخاوت اوسکا صحایف زمانہ مین
زیور و سطور بلبشیہ مبارزت مین شیر سے پنجہ کرتا اور میدان محاربہ مین دونون ہاتہون سے شمشیر مارتا لشکر منصور روم سے تا ختن
اور اوس دیار سے تا سند و ہندلشی پہرا اور حشم نامحصور اوس کا اطراف سہیل و جبل اور آفاق بحر و بر پر محیط ہوا اور
اور ماہرین فن تاریخ نے نسب اسکندر مین بہی اقوال متباینہ وارد کیے ہین اور نیز سبب اطلاق لفظ ذو القرنین مین انسے
روایات مختلف صادر ہوئی ہین ایک طبقہ ارباب حسب سے کہتے ہین کہ اسکندر پسر دارا سے اکبر ہے اور سبہی طبقہ
قائل ہین ساتہہ اس امر کے کہ یہ روشنک دختر دارای اصغر کو اپنی تحت و تصرف مین لایا تہا حال آنکہ یہ محال معلوم ہوتا ہے
کسواسطے کہ نسبت کرتا اہل ادراک کا ایک بادشاہ خدا پرست دیندار کو پیوند و ازدواج دختر برادر یا برادر زادہ اپنی کو نہایت مستنکرہ

اور مستبعد ہی اگر یہہ تاویل باین طور کرین کہ ادیان سابقہ مین ارتکاب اس امر کا جائز تہا گو کہ یہہ دعوی بہی خالی غرابت سے
نہین ہے اور اعتقاد قاضی ناصر الدین اور زمرہ دیگر مورخین کا یہہ ہے کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہے اور فیلقوس نسل عیص
بن اسحاق علیہ السلام سے تہا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ فیلقوس نے اپنی دختر آذر بادشاہ اسکندر کو دی تا انکی درمیان مین
مادۂ خصومت منقطع ہووے اور کسی سبب سے آذر نے بعد ایک مدت کے مخدرہ قیصر کو کہ اسکندر کے ساتھ حاملہ تہی اسکے باپ کے
گہر کو روانہ کیا اور ملکہ نے اثنا راہ مین وضع حمل کیا اور خشم و خوف کہ اسکو لاحق حال تہا اوس بچہ کو ایک کپڑی مین لپیٹ
کر گوشۂ صحرا مین کہ اوسکے قریب چراگاہ اغنام تہا چھوڑ دیا اور بالہام خالق الانعام ایک بھیڑ اون اغنام مین سے لحظہ بلحظہ
بسر وقت پہنچکر اسکو دودہ پلاتی تہی ایک پیرزن صاحب فراست نے کہ مالک میش تہی غیبت گوسفند کو کہ مرۃ بعد اخری
مشاہدہ کیا جانا کہ آمد و رفت اس حیوان کی کسی امر غریب کو متضمن ہے بنا برین ایک مرتبہ اوسکے متعاقب جا کر بدیدار اسکندر
فائز ہوئی اور بطبع سلیم دریافت کیا کہ یہہ تازہ نہال چمن مجد و جلال سے ہی لاجرم اوسکو لیکر اپنی گہر مین آئی اور اوسکا تربیت
و تعہد اوسکے قیام کیا بعد از انکہ اسکندر بہ سن تمیز پہنچا ایک معلم کو سپرد کیا تہوڑی مدت مین یہہ بہرہ ور فضایل و آداب
متحلی ہوا اور اثنای اس احوال مین اوس نواح کے حاکم نے ادیب اسکندر سے رنجیدہ ہو کر جلاوطن اوسکے حکم دیا ادیب اسکندر
وطن سے نکلکر حسب اتفاق اوس شہر مین پہنچے کہ مادر اسکندر اوس بلدہ مین اقامت رکہتی تہی ناگاہ رہگذار اسکی چشم مادر اس
پسر پیری بفراست مادرانہ گمان کیا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ بعد وضع حمل مینے فلان مقام مین چھوڑ دیا تہا بعدہا یہہ لڑکے کو فیلقوس
کے پاس لیگئی اور صورت واقعہ معروض کی قیصر نے دلائل مردانگی اور شمایل فرزانگی ناصیہ اسکندر سے ملاحظہ کرکی سقط راس
اوسکے سے تفتیش کی اور اسکندر نے اپنا حالت حال جسطرح کہ پیرزن سے سنا تہا عرض کیا اور ملکہ درجہ گمان سے مرتبہ یقین
پہنچکر خرم و شادان ہوئی فیلقوس کہ اولاد نہ رکہتا تہا ہمگی ہمت بہ تربیت اسکندر مصروف رکہی اور قیصر کو اس عالم لطف
اسکندر مین نسیم صبای شہریاری ریاض محاسن شیم اور مکارم عادات اوسکی سے استشمام ہوئی اور زبان ہدایت
سن مین امارت جہانداری ہیچ حرکات اور سکنات اسکے معلوم ہوین اور پیکر نیک اختر فیروزی طلعت میمون اور
طالع ہمایون اوسکے سے کا شمس ضحی الضحی پیدا و کیا اور بتاشیر صبح بہروزی جبین مشتری سیماے اور جبہہ مہر آسای
اوسکے سے ہویدا مشاہدہ کی اور اوسکو باداب دلپسند اور باسخن جان فروز با خرد بیکران با ہنر بے شمار پاکر قایم مقام اور
ولیعہد اپنا کیا اور زبان زد خلایق ہوا کہ فی الحقیقہ بیت پسرش حق نہاد افسر ملک ٭ زانکہ دانست کوست در خور ملک ٭

جب تاج شاہی نے بفرق اسکندر تزئین پائی فیلقوس نے حکم دیا کہ افواج حشم اور طبقات خدم اور عامہ رعایا اور کافہ برایا
اسکے اوامر و نواہی کو واجب الانقیاد اور لازم الاتباع جانکر گردن طوق طاعت اور سر ربقہ طاعت اسکی سے نہ پھیرین اور
پا تو حد بندگے اور قدم جادۂ خدمتگاری اسکی سے باہر نرکھین کہ ہر آئینہ موافق رضائے آلہی اور مطابق آئین بادشاہی
ہوگا اور کمر انقیاد محکم باندہ کر فرمودہ اسکے سے کسی وجہ سے تجاوز جائز نرکھین اور جب فیلقوس نے اوس جوان بخت کو
بسان موم قابل نقش نصیحت پایا کہا کہ ای فرزند تجکو بھی چاہیے کہ برفق الولد الحر یقتدی بابائہ الکرام مراسم حکومت
اور رسوم ایالت و ولایت مین اقتدا باباء گزیدہ اور خصال پسندیدہ اجداد کرے اور عادات و سنن قاہرہ سلاطین پیشین کو
دستور و مقتدا اگردانے اور قوانین معدلت اور رعیت پروری مین قاعدہ اور ضابطہ اسلاف سے درنگذرے تا آثار محاسن
اور انوار فضایل تیرے مثل فیض آفتاب آفاق جہان مین مشہور و مذکور ہوکین اور بنیان سلطنت اور اساس عظمت تیری
تشید تمام اور تاکید بالاکلام پاوین اور جو کہ مقرر ہے کہ ارکان سلطنت و بادشاہی اور بنیان ابہت و شاہنشاہی باظہار
آثار معدلت و دادگستری اور تنظیم امور نصفت و رعیت پروری رسوخ و قرار پاتے ہین چاہیے کہ رکاب فیض اہتمام تیرے سے
نہال انصاف و انتصاف تازہ اور بہرہ مند ہووے اور سرسبز و شاداب رہوی بیت عدل کن زانکہ در ولایت دل
در پیغمبری زند عادل + اور چاہیے کہ تو جانے کہ رایت دین اسلام اور ضبط ملک اور نظم امور اور سرانجام مہام بے لطف و مرحمت
اور غضب و سیاست افراختہ اور منتظم نہین ہوتا قطعہ گر باشد از نشاط تو بلبل شگفتہ روی + کہ نرگس از نہیب تو باشد
فگندہ سر + گاہی شود ز سعی تو زنگار گون تراب + گاہی بود ز فعل تو شنجرف گون حجر + اور تنفید قضای شریعت اور اعلای اعلام
ملت مین سعی موفور اور جہد مشکور مبذول رکہے اور چونکہ حفظ ممالک دامن مسالک سے مرد کار اور پیادہ و سوار صورت نہین
قبول کرتا اور میسر نہین ہوتا تعہد و تفقد ارباب سلاح کہ زبان تیغ انکی ہنگام پیکار آیت ظفر کما ینبغی بجا لاتے اور ابواب
معاونت اور اسباب کرامت انپر کشادہ اور آمادہ رکہے اور حرمت ارباب قلم کہ نوک خامہ اوس جماعت کا فہرست
روزنامچہ ضبط و کفایت ہی اپنے ذمہ ہمت پر واجب جانے اور رعایت علما و ارباب فضل مین کہ اعزاز و احترام انکا مقدمہ
سعادات اور فاتحہ کرامات ہی تقصیر و اہمال قبول نکرے اور صلحا اور درویش اور فقرا اور گوشہ نشینونکو کہ بداء طاعات
اور ادامت شرائط عبادات قیام کرتے ہین بنوازش بے پایان اور عواطف بیکران اختصاص دیوے اور التفات کہیا
خواص انکے سے استمداد اور استعانت چاہی اور حسن التفات بمصالح اموال اور مناجح آمال خلایق مصروف رہے

اور بصیقل نور معدلت آئینۂ حال رعیت کو غبار جور و ظلمت پاک و صاف کرے اور اجراے امور سیاستی مین ما بین فقیر و غنی
اور شریف و دنی اور ترک و تاجیک اور رد و ر و نیز ذکیا اور سقیم و گدری اور رعیت و لشکری کے تفاوت مزید نرکہی اور ضبط
و نظم ولایت اور حصون و قلاع مین مردان گزیدہ اور مبارزان کار دیدہ مقرر فرماے اور شرائط و تحفظ و تیقظ اور رعایت حزم
چاہیے کہ جمیع احوال مین نصب العین تیری ہووے اور کلی اور جزئی امور مین کہ لائق ہوو مین طریق اہمال و اغفال سے مجتنب اور محترز رہی
اور فرصت وقت فوت نکرے اور بزخم خنجر آبدار اور شمشیر آتش بار عرصۂ ولایت کو لوث مخالفون اور خبث متمردون سے پاک کری
چنانچہ عالم عنادا اور ہر اسم فساد سے اشرو خبر نرہے اور ممالک و مسالک کو خوف و خطر و درد و مفسد سے خالی کری اور ارباب
فسق و فجور کو مقہور و منکوب کری اور صورت مطلوب اور چہرہ مقصود کسی مستحق کو نقاب تعلل و حجاب توقف مین نچھوڑے
اور دست تطاول اسوال و بیدوستون پر دراز نکرے اور تیر آہ سحرگاہی مظلومون سے غافل و ذاہل نرہوے بیت نگر تا نیاری بہ بیداد دست
که آبا و گردد زبیداد پست ٭ اور مہمات خاص و عام کو مقتضاے عدالت و نصفت سرانجام کرے اور رعایا اور بیچارون کو مثل
بنات النعش زخم سنان عقاب و اوشت سے متفرق ہوکر بااطراف و اکناف سرگردان ہوون اونکے استحقاق کے واسطے نشان
بیگے اور مانند عقد ثریا کی اونکو سلک جمعیت مین انتظام دیوے اور بقواعد بخشش و اوان سایۂ سلطنت و حمایت مین جگہ دیکر
پرورش کرے اور مشرب عذب عنایت اور نہل خونکو از شفقت سے سیراب فرماوے اور دست تغلب متغلبہ دامن ضعفا
اور عجزہ سے کوتاہ کرے اور البتہ آپکو زیور خصائل شاہانہ اور شمائل خسروانہ سے عاطل نچھوڑے بیت تا صیت نام نیک شود
از تو منتشر ۔ ذکر فعل خوب بود از تو یادگار القصہ فیلقوس نے مواعظ و نصائح سے فارغ ہوکر اسکندر کو تخت
پر بٹھایا اور افسر شاہی اوسکے سر پر رکھا اور کتب تواریخ مین اسکی نسب مین اور قول بہی وارد ہین کہ ذکر اون سب کا
موجب تطویل و اکثار ہوتا ہی اور مرضی امام شمس الدین محمد بن محمود شہرزوری ہین اون روایات سے کہ نسب اسکندر
ورود پایا ہی یہہ ہے کہ اسکندر پسر صلبی فیلقوس ہے چنانچہ نزہت الارواح مین کہ مؤلفات اوسکی سی بیان احوال حکما
اور تواریخ فضلا مین لکھا ہے کہ جب سات برس حکومت فیلقوس پدر اسکندر سی گذر گئے ناگاہ بہ شمشیر کین مارا گیا اور سبب
اوسکے قتل کا یہہ تھا کہ ایک شخص نے ارکان مملکت اوسکے سے فلوس نام مادر اسکندر حرم محترم فیلقوس پر عاشق ہو
ایک تعلق پیدا کیا تھی کہ خورد و خواب اور سکون و آرام جاتا رہا رباعی عشق است کہ شیر را زبون آید از و ٭ صد نوع عجا
ئب درون آید از و ٭ گہ دستی کند کہ جان آساید ٭ گہ دشمنی کہ بوی خون آید از و ٭ اور ہر چند فلوس نے اسباب مواصلت

اور روپیہ اشرفی اور جواہر نفیسہ اور لباس فاخرہ اوس معصومہ کے واسطے بھیجے مفید نہ پڑے اور افسون و دمدمہ فلوس نے
کسیطرح تاثیر نہ قبول کی اور اوس مستورہ نے کہ کمال عفیفہ اور صالحہ تھی امتناع بجہت کیا لاجرم اندیشہ قتل فیلقوس
اور تسخیر ملک اور تصرف مادر اسکندر نے ضمیر نامبارک فلوس مین استحکام پایا اور مترصد وقت رہا اثنا مین اس احوال مین
فیلقوس نے ایک سرہنگ مع فوج مبارزون کے جہت دفع پسر بادشاہ فیلاطوس کہ عصیان و سرکشی کرتا تھا نامزد کیا
اور اسکندر کو بنا بر تسخیر ملک براقوس کے باطائفہ شیران بیشہ جلادت ارسال کیا اور فلوس کو کہ تفرق لشکر مدت سے ملحوظ
اوسکا تھا محقق ہوا اوس جماعہ کو کہ ہوس فتنہ و فساد در سر رکھتی تھی اپنے ساتھ متفق کر کے بر سر فیلقوس چڑھ آیا اور اوسکو
چپ و راست سے بزخم شمشیر مجروح کیا اہل شہر اور بقیہ لشکر نے آشفتہ ہو کر بادشاہ کو نیم کشتہ اوس مہلکہ مین سے
اوٹھایا اور محل مین پہنچایا اور قضارا اوسی روز اسکندر نے شہر مین پہنچکر صورت حادثہ معلوم کی اور جلدی سے قصر مین
جاکر اپنی ماںکو دیکھا کہ فلوس اوسکے ساتھ ہمبستری چاہتا ہے ایک طمانچہ اوسکو مارا اور [illegible] شمشیر
استعمال تیغ مین تعلل کرتا تھا کہ ناگاہ اوس ملکہ نے فریاد کی اور از روی طعن کہا کہ اگر موجب بے حمیتی اور [illegible]
تو مجھکو بحیات تازہ کچھ تعلق نہ تھا بقتضا جلدی اس حرامزادہ کے شر سے مجھکو بچانی بہتر ہے اسکندر نے ایکہی ضرب سے
فلوس کو قریب ہلاک کیا اور پھر باپ کے سرہانے آکر اور اوسکو شربت لقا در زوال پاکر فیلقوس سے کہا او شمشیر
اور اس شمشیر سے اپنے دشمن سے انتقام لے فیلقوس نے اوٹھکر اپنی ہاتھ سے جسم فلوس کو باتمام پہنچایا اور بعد ازان
اسنے طبقات و طوائف امم کو طلب کر کے تابعداری اسکندر کے حکم دیا اور ارسطو کو بلا کر اسکندر کا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین
دیا اور وصیت بلیغ در باب تربیت پسر بجا لاکر جہان فانی سے رحلت کی اور جب اسکندر تجہیز و تکفین اور تدفین
و تعزیت پدر سے فارغ ہوا مجمع خاص مین کھڑے ہو کر کہا ایہا الناس جانو اور آگاہ ہو کہ تمہارے بادشاہ کی
بساط حیات اوٹھا ڈالی اور مانند سلاطین سابق گذر گیا اور مجھکو بغیر کچھ حکومت اور ولایت نہین ہے کسو استطاعت کی
تم مین سے ایک ہون جس امر مین کہ امور دنیوی سے شروع کرو تمہاری مدد اور معاونت کرنیکو حاضر ہون اور اگر
ہوا و ہوس کو تمہاری رضا پر مقرون رکھا اور کسی امر مین تمہاری مخالفت نہین کرنیکا میرا کلام سنو اور میری نصیحت
قبول کرو اور مجکو ناصح امین اور شفیق متدین جانو اور یہہ معنی خود نتائج حیات والد یا جسمین تمکو معلوم ہوگی [illegible]
اب اوس شخص کو اپنے اوپر حاکم اور فرمان روا کرو کہ یہ روزگار کو طالع تر اور عامہ [illegible]

مساکین پر رحیم تر ہووے اور قسمت غنایم ہمارے درمیان مین بعدالت و بالسویت کرے اور اوسکو تفاوت تھوات رعایت احوال لشکری اور رعیت سے رائج نہووے اور اوسکے شر سے امین اور بخیر رہ سکو اور یہ وہ خطبہ ہی دور و دراز کہ کتب حکمت علمی مین موجود ہے القصہ جب حاضرین محفل نے اسطرح کی باتین اسکندر سے سنین کہ کسی بادشاہ سے نہ سنین تہین بہت تعجب کیا اور کہا کہ تیرا کلام دلپسند ہمنے سنا اور جو نصیحت کہ تو نے کی ہمنے قبول کی اور امور ایالت و سروری کو تیری راے درین پر تفویض کیا سالہای بے نہایت زمان عز و دولت مین ہمارے درمیان مین مالک اور مسلط رہو کہ ہم سبکو بادشاہی اور رعیت پروری مین تجہسے سزاوار تر نہین جانتے پہر اوٹہ کر و فور رغبت سے اُسکے ساتہہ مبایعت کی اور اوسکی متابعت ایمان کے ساتہہ موکد کر کے اکلیل شہریاری کو اوسکے فرق ہمایون پر زیب و زینت دی اور اسکندر نے سبکو شمول عاطفت و احسان کر کر با طراف ممالک نامہ بہیجکر خلایق کو توحید و یگانگی ایزد متعال دعوت کی اور پرستش اصنام و اوثان سے نہی فرما کر لشکرون کے استحضار کے واسطے حکم دیا اور کہا جو کوئی ظلم و شرک اختیار کرے بضرب تیغ تیز و خنجر خون ریز قتل کرین چنانچہ حسب [illegible] منصور اطراف و جوانب سے حرکت مین آئے اور ور کر پاس گردون اساس کے جمع ہوے [illegible] سرداران اوس سپاہ کو خلع و تشریفات گرانمایہ مفتخر و سرفراز فرما کر باطلاق مرسومات و علوفات جیتو [illegible] و بکمال سخاوت بادشاہ اور وفور سمو ہیبت اوسکی سے اوامر باری تعالی اسنے مشاہدہ کیے کہ عشر عشیر اوسکے [illegible] مین متصور نہوسکتے لاجرم سبکے نفوس و قلوب مین مقرر ہوا کہ ایک امر عظیم اور خطب جسیم اوس سے ظہور مین آویگا اور بحکم اسکے کہ ملک عجم دارا ہر سال اسکے باپ سے برسم خراج ہزار بیضہ زرین اپنے خزانہ عامرہ مین منگوا [illegible] اوسکا قاصد و ایلچی بہیجے اور وہ بیضہ معہودہ طلب کیے اسکندر نے جواب مین کہلا بہیجا [illegible] کہ [illegible] اوس آوان مین ملوک متعددہ زمین یونان مین تہے کہ ہر ایک لاف انا و لا غیری مارتے تہے اسکندر نے باطف و عنف اور وعدہ و عید سبکو اپنا مطیع و منقاد کر رایات ظفر آیات کو بجانب دیار مغرب حرکت دی اور تمامی اوس مملکت کو حیطہ تسخیر مین لا کر مظفر و منصور معاودت کی اور پہر اعلام ظفر التیام بسوی مصر افراختہ کیے اور ایک منارہ غایت رفعت مین کنار بحر اخضر پر اپنی ساتوین سال بادشاہی مین تعمیر کیا ولیکن اور کتب تاریخ معتبرہ سے منقول ہے کہ اختراع بناے منارہ کو عہد اسکندر اکبر مین ہوئی اور بعد مرور دہور کے جو اندراس اوسکی اساس مین عارض ہوا ترمیم اوسکی انہون نے کی چنانچہ تفصیل اسکی

قصہ اسکندر اکبر مین مذکور ہو چکی ہے پہر اوس مقام سے بطرف دیار شام توجہ کی اور وہان سے بصوب ارمینیہ روانہ ہوا
دارای بہیدار نے سنتے اس خبر سے بے آرام ہو کر اہل طرس کو نامہ بہیجا کہ خبر خروج دزد طاغی کی کہ طائفہ چورونکو
ہر جانب سے فراہم کر لایا ہے مسامع علیہ پہنچی اب چاہیے کہ اوسکے اصحابونکو مع اسلحہ اور ادوات اونکی پکڑکر دریا مین
ڈالدیا چاہیے اور رئیس اوس قوم کو مقید و مغلول میرے پاس بہیجدو کہ قوت و جلادت تمہاری تمام مرتبہ ہے
کہ اقامت اس جز کی خدمت سے عاجز آؤ کیونکہ یہہ دزد ایک کودک ہی رومی او حقیر اور تم تاخیر کرو گے اس ہم مین
معاف و معذور ہوگی اور اسکندر نے مقام ارمینیہ سے کوچ کر کنار نہر اسطوفوس کو معسکر ہمایون کیا اور استماع خبر
ورود اسکے سے اضطراب دارا کو زیادہ ہوا ناچار بین اسنے اسکندر کو نامہ لکہا کہ دارا ملک الملوک دنیا کی طرف سے
بیکہ آفتاب سر اسکندر دزد پر چمکتا ہی امالت چاہئے اور آگاہ ہووے کہ بادشاہ آسمان نے سلطنت زمین اور
الوہیت ربع مسکون مجکو ارزانی کی ہے اور بلغرہ رفعت و شوکت اور قوت بسیاری اعوان و انصار مجکو
مجہے اسطرح خبر پہنچی ہے کہ تو جماعت دزدان و حرامیان اپنی ساتہ لیکر اور اونکی کثرت سے مغرور ہو کر باستعانت
اوس جماعت کی طلب تاج و تخت نے تیرے باطن مین رسوخ پایا ہے اور ہماری ملک کا فاسد کرنا اور اہلاک حرث و نسل
تیرے نہاد ضمیر ہوا ہی اور ایسی امر کم خردی رومیون سے غریب و بدیع نہین ہی چاہیے کہ جب ہماری مکتوب کو مضمون سے
مطلع ہووے اپنی کیے سے پشیمان ہو کر جہان کہ پہنچا ہو وہان سے مراجعت کرے اور اس حرکت ناشایستہ سے کہ تجہسے صادر ہوئی ہے
دغدغہ سطوت و سیاست سے اپنی جی مین نہ آنے دیوے کہ تو ابتک زمرہ اون لوگون مین کہ قابلیت خطاب و عتاب ہماری
رکہیں منتظم نہین ہوا ہی اور یہہ ایک تابوت پر زر اور خر دار گوی تیرے پاس بہیجا تا کثرت مال و لشکر میرا ان دونوں سے
معلوم کرے اور گیند ہی ارسال کی ہے تا انکو و کی گوی بازی مشغول ہووے ذوالقرنین نے جب نامہ کو مطالعہ کیا
اور اوسکے مضمون پر وقوف پایا حکم دیا کہ اوسکی ایلچی کو پکڑ لیا اور چاہا کہ تکو بیار کر قتل اوس جماعت کی فرمان صادر کیا
ہر چند یہہ صورت از روے حقیقت خلاف ارادہ اوسکے تہی اونہوں نے فریاد کی کہ ای شہریار یہہ کیا بدعت ہی کہ اوسکی
احیا نہی کرتا ہی اور ریاست ایلچیان حکم قرنا ہی کسواسطے کہ سلاطین سابق مین سے سفیرون کو قتل نہین کیا ہی ذو القرنین
نے کہا کہ تمہارا خداوند مجکو چور کہتا ہی اور بادشاہ نہین جانتا ہی تمہاری ساتہ چورونکے افعال کرونگا پس اس باب مین
اپنی خداوند کو ملامت کرو نہ مجکو کہ تمکو چورون کی ہاتہ مین مبتلا کیا اونہوں نے کہا ای بادشاہ دارا نے تجکو دیکہا نہین

عالمیان مقرون فرمادی اور جسقدر کہ تو نے اپنی رفعت بیان کی تجکو ذلیل کریو اور تجکو تجہپر غالب گردانی کہ اعتماد اور تکیہ اوپر
اوسیکے ہو والسلام ✽ اور نامہ سربمہر ایلچیونکو تفویض کیا اور وہ مال و زر کہ دارا نے بہیجا تہا انکو انعام کرکے رخصت فرمایا اور
آپ بجانب آذربایجان متوجہ ہوکر گماشتہ دارا کو اوس دیار سے بہگا کر اوسکا اکثر لشکر قتل کیا اور ولایت آذربایجان سے
سپاہ بجانب گیلان لیکر اوس بلاد کو مسخر کیا اثنای اس احوال مین سنا کہ والدہ ماجدہ نہایت علیل و مریض ہے
بنابر این گیلان سے بطرف مادر و نیا مراجعت کی اور بعد از صحت مادر پہر لشکر کشی کرکے ایک شہر کے باہر شہرہای
دارا سے نزول کیا کیونکہ اہل شہر نے دروازہ بند کرکے طریق آمد و شد مسدود کیا تہا حکم کیا کہ اوس شہر مین آگ لگاؤ
آدمیون نے شہر پناہ کی فریاد شروع کی اور امان مانگی اور کہا کہ موجب اغلاق ابواب خوف احراق سپاہ آتش دارا سے
ہے بسبب خصمیان اور بنابر مقابلہ کی تیرے ساتھ اسکندر نے کہا کہ دروازے کہولدو کہ جبتک خدای عز و جل مجکو دارا پر
ظفر نہ بخشیگا شہر مین نہین جاؤنگا اور وفائی عہد اور کردار نیک میری وہ جماعت کہ سر ربقہ اطاعت میری مین لائے
ہین اور دایرہ محبت و اخلاص میرے مین رکہا ہے جانتے ہین بمجرد سننے اس کلام کے اون لوگون نے فی الحال
دروازے کہولدیے اور طرح طرح کے کہانے اور میوے باہر حاضر کیے اور اسکندر نے وہان سے حرکت مین آکر
بجانب فارس توجہ کی اور دارا بہی مع ایک لشکر کے کہ اوراق اشجار سے فزون تہا مقابلہ مین آیا اور اسکندر نے
حکم دیا کہ قلب سپاہ بمقابلہ مردان سنگین دل آہن پوش آراستہ ہووین چنانچہ دونو لشکر مثل دریای اخضر موج
مین آگئے اور ہر ایک ان دو کوہ فولاد ایک نے دوسرے پر حملہ کیا اور ہوای رزمگاہ گرد سپاہ سے سیاہ ہوئی اور
ہیبت آواز کوس اور دم نای رویین سے نفخہ اسے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ کا حجاب شبہ چشم جہانیان کے
روبرو سے اوٹہالیا اور حقیقت تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ دلون پر کہلی اور سرداران روم مقابلہ مخالفون مین باستظہار نَصْرٌ
مِنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ کوشش مین آئے اور آتش حرب مشتعل ہوئی اور ابر دار برق شمشیر پر دلون سے خون برسنے لگا
اور خنجر زہر دیکر احباب و دشمنون سے آب شگرف نکالتا تہا بیت نوک ناوک جو قتل در تنگ ویوتی ✽ از درون و دیدہ مردم
جوئی ہوا اوسوقت سے کہ خسرو سیارگان اس قبہ زبرجدی او خیمہ زرنگار پر بچد استوا پہنچا تہا اوس ساعت کہ پہر افق
غربی کہینچا اور بیک نور بخش روز تار ہای زلف معنبر شب مین نہان ہوا لیتے دوپہر سے شام تک طرفین سے نائرہ قتال التہاب
پاکر زبانیہ نار حامیہ سے حکایت کرتا رہا اور زمین کو غریبادہ و سوار سے تغیر اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا پیدا کیا گیا اور

زبان تیغ معنی ضرباً بالسّوق والاعناق بیرہان ساطع اداکیا کی اور صحن صحرا اجزا اور اعضای کشتون سی ناپدید ہوا اور ہم
دیجارہ خون بہ پشت سماک اور روے سماک پہنچی **مثنوی** چو دریاے خون شد ہمہ دشت و راغ ٭

جہان چون شب و تیغہا چون چراغ   از آواز اسپان و گرد سیاہ
ہوا گشت چون روی زنگی سیاہ   فرو رفت و بر رفت روز نبرد

بماہی نم خون و بر ماہ گرد ٭ آخر الامر بیشتر سرداران لشکر اور رؤسا اور اصحاب دارا بہ تیغ و تیر و خنجر و شمشیر
مارے گئے اور حبیب خسرو عجم اور وارث ملک فریدون و جم نے اسطرح پر حال دیکھا بالطائفہ خواص ہزیمت اختیار کی
اور تمام اسباب اور ہتیار اور خزاین بیشمار کہ ذو القرنین کو اوسکے کثرت سی ڈراتا تہا چھوڑ دیے اور زن و دختر
و پسر اوسکی اسیر و دستگیر پنجہ تقدیر کے ہوئے اور دارا اوس ہزیمت مین ایک نہر کہ ظاہر اوسکا برودت
سے فسردہ یعنی یخ بستہ تہا پہنچا اور تنہا اوسپر سے گذر گیا اور بقیۃ السیف عقب اوسکی بر روی یخ رواں ہوے
او یخ انکی ثقل و گذر کی تاب نہ لا کر پگہل گئی اور اکثر لشکر اسکا اوسمین غرق ہوگیا اور دارا جب اپنی دار الملک مین
پہنچا بتدبیر کار خود مشغول ہوکر قرین صلاح و استصواب اسطرح جانا کہ بتواضع و تذلل پیش آوے کیونکہ جانتا تہا
کہ اسکندر اخلاق کریمہ اور اوصاف جمیلہ کے ساتھ متصف ہی اور اوسکی رائی نے اس امر پر قرار پکڑا کہ بسبیل
استعطاف اسکندر کو نامہ لکہی چنانچہ اسی مضمون اوس نامہ مین رہائی زن و پسر و دختر اپنی کی التماس کی مشعر ہو ساتھ
اس امر کے کہ جو کچھ خزائن آبا و اجداد اور گنجہاے خاصہ اوسکی کہ فارس مین موجود ہین تسلیم و تفویض کریگا اور ذو القرنین
نے نامہ کو مطالعہ فرما کر عنان عزیمت بطرف دارا معطوف کی اور خسرو ایران نے شہریار مملکت ہندوستان سے
ملتجی ہوکر مدد چاہی علی الفور ہندی نے سرداران [illegible] کو باچندین ہزار سوار دیا وہ صف شکن و مرد افگن مدد کے
واسطے بہیجا اور میان فریقین محاربہ واقع ہوا کہ جنگ اول اس جنگ [illegible] معلوم ہوتی تہی عاقبۃ الامر
دو شخصون نے دارا کے نوکرون سے از روے الزام طبیعت اور رقابت وفا اسکے مارنے کا قصد کیا اس تصور
و خیال سے کہ اسکندر سے کچھ تقرب حاصل ہووے **مصرع** نہی تصور باطل تہی خیال محال ٭
اور دارا سے قبل از استعمال سیف و سنان عزم کرنے اون بد اندیشون پر اطلاع پاکر اون دونو بدکیشون سے
اوس باب مین عتاب فرمایا اور جو کچھ پیشتر [illegible] سے احسان و انعام کرا تہے ہمیشہ دل رکہو تہے یاد دلوا کر کہا کہ میرا

قتل بنا بر تقرب ذوالقرنین وسیلہ نکر و کہ وہ بادشاہ ہی اور سلاطین ہر چند کہ باہمدگر دشمن ہوتے ہین کشندہ بادشاہ کو مار ڈالتے ہین اور
قاتل شہریاروں پر ابقا جائز نہین رکہتے مگر اون دو غداروں نے زخم شمشیر آبدار سے اوسکو پشت بادپا پر سے خاک پر گرا دیا اور
اوسکی روح کے نکلنے سے پہلے اسکندر بسر وقت دارا آ پہنچا اور گہوڑے پر سے اوترا اوسکا سر کہ کل سزاوار اکلیل تاج تہا آج
خوار و ذلیل دیکہا تو اوسکو اوٹہا کر اپنے زانو پر رکہا اور گرد اوسکے مونہہ پر سے جہاڑی اور ہاتہہ اوسکے سینہ پر رکہ دیا
اور کہا اے بادشاہ اگر تو دلین ہراس نہ کرے اور بہر اوٹہا وے سوگند بخدای آسمان و زمین کہ تیرا ملک تجکو تفویض کر دون
اور سب خزائن و اموال تیرا واپس کر دون اوٹہ اور احوال گذشتہ یاد نکر اور ملول نہو بلا ہین جزیہ نقد با کہ بادشاہ ہنگام تبدل
حوادث سب لوگوں سے صابر ہوتے ہین اور مجکو آگاہ کر کہ یہ حرکات تجہہ سے بادشاہ کے حق مین کس سے صادر ہوئی
تا بشرط انتقام اوس سے بجا لاؤن دارا نے دست اسکندر کو بوسہ دیا اور رو دیا اور کہا اے ذوالقرنین کسی طرح سے تجکو تکبر
اپنے مین راہ نہ دے اور باسباب شاہی مغرور نہو اور تو دیکہتا ہی کہ دنیا نے میرے ساتہہ کیا کیا ہے اپنی اوپر اسباب
اور اقبال دنیا پر اعتماد مت کر اور بلند روزگار اور انقلاب احوال سے غافل نہو کہ حوادث زمانہ کسیکو ایک حال پر نہین
چہوڑتے اور فرط عاطفت اور کمال مرحمت سے تیرے امیدوار ہون کہ اہل و عیال میرے کو بجای وا در منکوحہ میری کو بمنزلہ خواہر جانے
اور دختر میری روشنک کو اپنے حبالہ عقد و نکاح مین لاوے اسکندر نے یہ التماس اوسکے قبول کی بعد ازان دارا فرد

کشندہ جہان گشت و نیز شد	دمی چند بشمرد و ناچیز شد

اور ذوالقرنین نے اوسکی نعش کو عرق گلاب سے غسل دلوا کر اور جامہای زربفت و دیبای سیم سے کفن کروا کر ایک تابوت زرین
کہ مرصع باصناف جواہر ثمین تہا رکہوا کر شہر کیا اور دس ہزار سوار آگے جنازہ کے اور دس ہزار پیچہے اور دس ہزار
دہنی اور دس ہزار بائین سوار دین اور اسکندر مع سرداران اعیان فارس ہمراہ ہوا اور اوسکو فخر بادشاہان
ذوی الاقتدار ایک شاہانہ خانہ مین خاک مین سونپا اور جب ذوالقرنین نے دفن دارا سے فراغت پائی اور اون دونکو
کہ اپنے مخدوم کے قتل پر اقدام کیا تہا سر قبر دارا پر لیجا کر دونون وہان استادہ کر کر برابر پلید کردونونکو لٹکا دیا
اور لشکریونکو فرمایا کہ یگان یگان دونو داروں کے درمیان مین سے گذرین اور روشنک کو سلک ازدواج مین کہینچا
اور ملک فارس برادر دارا ارزانی کیا اور نو نفر حکام پر کہ اونکو ملوک طوائف کہتے ہین حاکم اور فرمان روا کیا اور
کتب علم طب اور نجوم اور فلسفہ اوسکے اشارے سے زبان فارسی مین لغت یونانی سے نقل کر کر اوس ولایت مین لیگئی

اور بلت نجومس کے سنجی اور کتابین جلادین اور آتشکدون کو خراب کروا کر دس ہزار آتش پرستون کے علما کو جلا وطن کر دیا اثنای اس حال مین اسکے
مان کے پاس سے اسکو نامہ پہنچا مضمون نامہ یہہ کہ روقیا کی طرف سے اسکندر ضعیف کو کہ بقدرت باریتعالی دشمنون پر استقلال اور
انکے مملکت پر استیلا پایا معلوم ہووے کہ ای فرزند عجیب اور نجیب سنتی ہون کہ یہہ دو صفتین تجکو آسمان پر سے زمین پر لاوینگی
اور تحمل و متابعت بہ اسی سبب فرمایا کہ صفات تمکو سے ہین اور مال و منال کہ اون بلاد مین تصرف مین لایا ہے ایک سوار تیز رفتار کے
مصحوب جلدی میری پاس بہیجدی فقط اسکندر نے جب نامہ کو پڑہا تمام حکما کو جمع کیا اور اس امر مہم سے کہ آخر مکتوب مین لکہا تہا
استفسار کیا تمامی ارباب کیاست بعجز معترف ہوے اسکندر نے ایک کاتب سے تمام خزانہ اور محالات کہ اون مواضع مین اموال
بیشمار بودیعت رکہا تہا ایک طومار مین مفصل لکہوا کر اور ایک شخص کو تفویض فرما کر حکم دیا تا بارہ تیز تک ہامون نورد پر سوار ہو کر
طومار مذکور یونان مین اسکے مان کے پاس پہنچا دیوے مجموع علما و فضلا نے سرعت فہم اور حدت طبع ذو القرنین سے متعجب ہو کر
اسپر آفرین و مرحبا کہا اور اس اثنا مین اسکندر نے قریب جیحون ایک شہر عظیم بنا کیا اور ہر ولایت مین سے ایک جماعت کو حکم دیا تا وہان
جا کر متوطن ہوین اور اوس بلدہ کا مرجالوس نام رکہا اور وہ مرو کر کے مشہور ہوا اور کہتے ہین کہ ہرات اور سمرقند بہی اسی نے بنائی ہین
اور بعد از فراغ ان امور کے عازم دیار ہند ہوا اور پس از قطع راہہای صعب اور کوہہای درشت قریب اراک فور ہندی کے
پہنچا اوسکو نامہ لکہا مضمون یہہ کہ فرمان فرماے ولایت ہندوستان معلوم کرے کہ مالک الملک تعالی و تقدس نے ابواب
اسباب سعادت [illegible] کہولی اور [illegible] دولت قبضہ اقتدار ہماری مین
دی اور [illegible] اور حسن رعایت ہمارے تفویض فرمائی اور درجہ طالع ہماری کو
از روی رفعت باوج [illegible] اور اعلی علیین پہونچایا اور گردن کشان گیتی کو ربقہ مطاوعت ہماری مین لایا اور اہل کفر و عصیان
اور ارباب تجبر و طغیان پر ہمکو استیلا و غلبہ عنایت فرمایا اب مین تجکو دعوت کرتا ہون بعبودیت پروردگار عالمیان اور آفریدگار
انس و جان اور پرستش غیر اوسکے سے بالتاکید و نہایت شدت سے منع فرماتا ہون کسواسطے کہ سزاوار پرستش غیر خدا کسی
کو نہین جانتا ہون اور کسیکو سواے اوسکے بحالت صفاتیہ و بحالت عطیاتیہ مستحق عبادت نہین پہنچانتا ہون میری نصیحت
بگوش رضا اصغا کر اور اون بتونکو کہ اپنا معبود بنا کر گہر و خزانہ انکی خدمت مین [illegible] پرداخت کیا ہے میرے پاس بہیجدے
اور مستقبل باج اور متکفل خراج ہو [illegible] اور سعود کی کہ [illegible] ہون کہ آتش خشم اپنی روشن کر کے تمام رطب و
یابس مملکت تیری کو جلا دونگا اور تخریب بلدان تیری مین دقیقہ نامرعی نہ چہوڑونگا میری بات سن اور جادہ صواب سے

مصروف ہو اور عافیت کو غنیمت جان اور کوئی نعمت اسکے برابر نہ سمجھے القصہ جب یہہ نامہ ذوالقرنین دارای ہند کو پہنچا
مثل عادت دولت برگشتگان سرخط فرمان سے پھیر کر قدم بادیۂ خذلان مین رکھا اور ایک جواب الفاظ مغرور و ناشایستہ
زبان پر لا کر قاصد کو پھیر دیا ذوالقرنین بعد از استخارہ و استمداد مستعد مقابلہ فور ہندی ہوا اور بنا برعنایت ملک غفور لشکر
اوسکی طرف روان ہوا اور فور نے اوسیوقت پیلان جنگی اور سباع معتاد قتال ہمراہ باریسے بنا بر محاربہ اسکندر کے
روانہ کیے مشاہدہ اوس مقام ہولناک سے کچھ تغیر اور تنگی خاطر پایا اور آئینہ صفات اسکندر مین عارض اور عاید ہوا
کہ جنگ ہندیونکی ساتھہ کس نسق کی شروع کرے اور صولت پیلان کوہ شکوہ اور صدمہ سباع خونخوار کو کیونکر اپنی حشم
و لشکر سے دفع فرماوے اس باب مین عقلا اور حکما اور ارباب خرد اور اصحاب تجربہ کے ساتھہ شرایط مشورہ بجا لایا کسیسے
جواب شافی نپایا آخر الامر ملہم صواب نے نعمت توفیق ارزانی فرما کر اوسکو اس امر پر آمادہ کیا کہ اسنے جمیع صناع اور استادان
چابکدست کو جمع کر کر حکم دیا کہ چوبیس ہزار صورتین مجوف لوہی اور تانبی اور فلزات سے آمادہ مرکب کین اور سبکو بصورت
مردان جنگی آراستہ کیا اور اجواف اون اشکال کو ہیزم اور رسال سے پر کیا اور بہنگام اشتعال نائرہ قتال اونمین آگ دی
اور فور نے مع سرداران لشکر ہند اور پیلان کوہ اندام اور زور پلنگ و ضرغام کے بجانب ذوالقرنین حملہ کر کے افیال و سباع
خراطیم اون تماثیل مین مستحکم کیے جب حرارت نار اون ہاتھیون تک پہنچی بہاگے اور سپاہ روم نے بضرب شمشیر آتشبار ایک
جماعت نامعدود مخالفین دین مبین سے پشت زین سے روے زمین پر گرائی اور فور نے بسوی شہر حصین و پناہ پکڑا کہ
دوسرے روز اطراف مملکت ہندوستان سے ایک خلق بیکران آنکر اسکے پاس جمع ہوئی اور یہہ باستظہار اور اعتماد
انکے دوبارہ مقام قتال و جدال مین آیا چنانچہ مدت بیس روز تک مبارزان طرفین نے باستعمال سیف و سنان سرہای بیشمار
بدن سے جدا کر کے ایک نے دوسرے کے سینہ کو چیرا اور ایک جماعت انبوہ یونانیان اوس رزمگاہ مین بسفر آخرت راہی
ور روانہ ہوئی اور ذوالقرنین صورت واقعہ کو مشاہدہ فرما کر متفکر اور متاثر ہوا اور آخر الامر بتلقین دولت و اقبال فور کو پیغام
بھیجا کہ یہہ کیا ہمت و شرم ہی اوس بادشاہ کو کہ حدوث حادثہ مین اپنے لشکر و حشم کو ورطۂ ہلاک مین ڈالے اور حال آنکہ
وہ بنفس خود تماشے معاودت تما اوسکے دفع پر قادر ہووے غرض اس تقریر سے یہہ کہ اگر تو اتفاق کرے تو مین اور
تو بے مظاہرت ہو و اس محاربہ اور مقاتلہ کو منقطع کیجیے اور اون بیچارون کو کہ بنا بر سلطنت میری اور تیری اپنی نفوس
نفیسہ کو معرض فنا اور زوال مین ڈالتے ہین اس بلا سے چھوڑا دین فور نے اس التماس سے بہت تعجب کیا چونکہ یہہ ایک

خلقت عظیم اور ایک ہیکل جسیم رکہتا تہا اور اسکندر اسکے پہلو مین کال صغیر وحقیر معلوم ہوتا تہا لاجرم فور نے ملتمس شاہ روم قبول کیا اور فردا روز جنگ تنہا مانند شیر ژیان میدان مین آیا اور ذوالقرنین بہی مثل ببر دمان اسکے برابر حاضر وموجود ہوا اور دونو بادشاہ نے اسباب محاربت کو ساز دیا تہا کہ دفعتاً فور کے کان مین اسکے لشکرگاہ مین سے ایک آواز ہائل کہ درحقیقت ندای اجل اسکی تہی پہنچی تو اوس طرف ملتفت ہوا تا معلوم کرے کہ سبب بانگ بیہنگام کیا ہے اور صاحب آواز کون ہی اسکندر نے اوسکی بیہ غفلت غنیمت جانکر ایک ضرب شمشیر سے اوسکو گہوڑی پر سے گرا دیا اور آپ اپنی بادپا پر سے اوترکر اوسکی چہاتی پر بیٹہا اور خنجر کین سے نکالکر اوسکا سر کب بدن سے جدا کیا فوج ہندیون سے باوج کیوان پہنچی اور غایت تاسف وتحسر سے دل مرگ پر رکہکر مستعد جدال وقتال ہوئی ذوالقرنین نے انسے پوچہا کہ ہرگاہ سایہ عاطفت واحسان تو تمہارے سر سے دور ہوا پر اس حرکت ناشایستہ کا باعث کیا ہندیون نے جواب دیا کہ تو گمان نکر کہ ہم بارادہ واختیار جنگ وجدل سے باز رہینگے جب تک ہماری بدن مین ایک رمق جان باقی ہی جنگ سے ہاتھ باز نکہینگے اور ہمارا دعوی ہے کہ حرب سے کسیطرح روگردان نہووینگے اور پشت اسپ پر داعی اجل کو لبیک کہینگے اور تجکو اپنی قتل پر حاکم کرینگے اسکندر نے کہا کہ مین بایفای عہد اور صحت پیمان ہمیشہ مشہور ہون اور خلعت وعدہ اور نقض میثاق سے نہایت دور جو کوئی حرب سے دستکش ہوکر حلقۂ فرمان برداری میری مین آوے پیمان دہالی مجہسے امین ہووے ہندیون نے قول شاہ پر اعتماد کیا اور بمقام تذلل وتملق پیش آئے اور اطاعت بادشاہ مظفر وسرافراز ہوئے پہر ذوالقرنین نے فور کی سلطنت تمام اوس روش کیا ادی بادشاہون کے ساتہ باطاعت وحشم کیا تہا اوسکے تئین سپرد کیا اور لشکر خاک مین رکہا اور گنج واسلحہ اوسکا مع اور اجناس کے کہ ممالک ہند مین پایا اسپنے حوزۂ تصرف مین لاکر برہمہ کی طرف توجہ کی کیونکہ صیت کثرت علم انقطاع انکا از عادت دنیا سے مع علما اسکی پہنچا تہا اور برہمہ نے اسکندر کے آنے سے خبر پاکر ایک نامہ اسکے پاس بہیجا مضمون یہہ کہ اگر غرض شہریار ہماری پاس آنے سے ہمارا مال واسباب لینا ہی تو ہم فقیر ومساکین ہین کیونکہ خوراک ہماری بجز گیاہ اور پوشاک ہماری غیر از جلود حیوانات کچہہ نہین ہے اور اگر مقصود علم وحکمت ہی تو اوسکی طلب مین یہہ تمام حشمت وشوکت کس کام آویگی اسکندر نے انکا نامہ پڑہ کے بتوقف لشکر فرمان دیا اور آپ ساتہہ ایک طائفہ خواص کے انکے دیکہنے کے واسطے گیا دیکہا کہ ایک قوم ہی تمام غریب مساکین کہ مسکن انکے مداخل

جبال اور مغارات مین اور جو رو بچہ انکے جنگلون مین جانورون کے ساتھ مشغول جب اسکندر مجلس براہمہ مین گیا اور درمیان اسکے
اور اوس طائفہ کے مباحثہ بسیار اور مناظرہ بیشمار واقع ہوا ایک نے دوسرے سے تفتیش قوانین علمی اور مسائل حکمی کی ذوالقرنین
نے انکے اطوار پسند کرکے اور ساتھہ فضیلت اوس طبقہ کے معترف ہوکر کہا کہ جو کچھہ براہمہ مال و اسباب سے چاہین حاضر و موجود ہے
انہون نے کہا کہ ملتمس قدرت و سلطنت تیری سے سوای بقای سرمد اور عمر مخلد کچھہ نہین ہے اسکندر نے جواب دیا ایجاز اس مطلب کا
مقدور بشر سے خارج ہے کیونکہ جو کوئی ایک نفس اپنی نفس نفیس پر زیادہ نکرسکے بقای سرمد دوسرے کو کیونکر دے سکے براہمہ نے
کہا کہ ہرگاہ بادشاہ کو محقق ہے کہ ہر کمال کو زوال اور ہر دولت کو انتقال ہے پہر کسواسطے عزم بقتل عباد اور تخریب بلاد اور
جمع کنوز و اموال کہ آخر کسی ناکام پاس چھوڑ دینا چاہیے پیدا استان ہوتا ہے اسکندر نے جواب دیا کہ مین مامور ہون از حضرت حق
عز اسمہ باظہار دین قویم اور تتبع صراط مستقیم اور قتال اہل جحود و انکار اور منع و زجر فجار و اشرار اگر حضرت آفریدگار کی
جانب سے مین ساتھہ اس امر کے مامور نہوتا ہرگز اپنی گہر سے قدم باہر نہ نکالتا لیکن مین بحکم احکم الحاکمین مطیع و فرمان بردار
اور اوسکا جلت کلمتہ تا وقت حلول اجل بہ نفاذ رسان اور جس طرح سے کہ آیا ہون اوسی طرح دنیا سے باہر جاؤنگا اور
ذوالقرنین نے بعد از امتثال ان محاورات کے براہمہ کو وداع کیا اور اپنے لشکر مین پہر آیا اور بعضی کتب تواریخ مین لکہا ہے
کہ جب ذوالقرنین فور پر غالب آیا اسنے سنا کہ اقصای بلاد ہند مین ایک بادشاہ ہے کید نام با حکمت و سیاست اور انصاف
و دیانت ملک آباد رعیت معمور یعنی جسطرح سے کہ لشکری اور رعیت کو منضبط کیا قوای شہوی اور غضبی کو بہی بحکمت و ریاضت
مسخر اور مامور اپنا کیا ہے اور قریب تین سو برس کے اوسکی عمر مین سے گذرے ہین اسکندر نے اوسکی جانب قاصد روانہ
کیے اور پیغام بہیجا کہ جب میری فرستادی تیری پاس پہنچین اگر تو کہڑا ہو تو بیٹہنا نہین اور اگر بیٹہا ہو تو بہ تعجیل تمام
آپکو میرے پاس حاضر کرو و الا اثر غضب سے تجکو بہی وہی پہنچیگا کہ بست شہر دان ہند کو پہنچا ہے القصہ اسکندر کی ایلچی پایتخت
شہریار کشور ہند مین آئے اور کید نے انکی تعظیم تمام فرمائی اور ذکر اسکندر کو بعنوان ملک الموت زبان پر جاری فرمایا اور
قاصدونکو بتشریفات فاخرہ دیکر رخصت کیا اور کہلا بہیجا کہ مجکو پاس مدت مین اتنی چیزین حاصل ہوئی ہین کہ خزانہ خیال کسی
بادشاہ مین متصور نہین ہوتین از انجملہ میری محل سرای مین ایک دختر ہے کہ حسن رخسار اوسکے سے آفتاب خجل اور لطافت
رفتار اوسکے سے سرو روان پا بگل ہے اور میرے پاس ایک فیلسوف ہے کہ جو کچھہ تو اپنی ضمیر مین سوال
گذرانے تجکو بتا دیوے اور میری پاس ایک طبیب ملازم ہے کہ حفظ صحت مین ید بیضا اور ازالہ مرض مین درجہ علیا

رکہتا ہے اور میرے پاس ایک قدح ہی کہ اگر اوسکو پُر آب کرین تو سب خلائق اوسمین سے سیراب ہوجاوین اور وہ اوسیطرح
بحال خود رہوی یہ سب چیزین کید نے پیشکش کین اور کہلا بہیجا التماس کرتا ہون کہ شاہجہانیان بواسطہ کبر سن اور ضعف
شیخوخیت کے مجہکو حرکت سے معاف رکہی اور اگر میرا عذر مقبول رای جہان آرا نہووے تو سر آنکہون سے
خدمت اشرف مین حاضر ہون **القصہ** جب جواب کید اسکندر کو پہنچا بہت تعجب کیا اور کہا ایسی چیزین مانند عنقا او
کیمیا کے نایاب ہین اور ایک جماعت کو حکما اور فضلای یونان مین سے تعین فرمایا کہ کید کے پاس جاوین اور شرائط
تفحص بجالاوین جو کچھ شاہ ہند کہتا ہی اگر مطابق واقع ہی اور اوسکے سخن مین کچھ مکر و کید نہین ہے کید شاہ کو توجہ ملازمت
سے معاف رکہکر اون اشیا کو بپایہ سریر اعلی پہنچاوین والا بذات خود اوسکو بعتبہ علیا حاضر کرین حکما و فضلا متوجہ دار الملک کید ہوے
اور بعد از قطع منازل و طی مراحل بمقصد وصول راہ پاکر او تختگاہ ملک ہند مین پہنچکر اوسکی مجلس مین حاضر ہوی اور کید نے
انکو بعزت تمام منزل لائق مین اوتارا اور تیسرے روز ایک بڑی محفل ترتیب دیکر باحضار فیلسوفان یونان و روم اور
حکمای دیار ہند و آن مرز و بوم فرمان صادر کیا اور طبقہ اولی کو بجانب دست راست بٹھایا اور طائفہ ثانیہ کو جانب چپ جا دی
اور جب مجلس منعقد ہوئی دانشوران ہر دو کشور مسائل علمی اصول فلسفہ اور حکمت سے درمیان لائے اور مناظرہ اور مباحثہ
بین الفریقین حد تطویل کو پہنچا تا آنکہ حدیث سوالات منجر بانتہای معدود ہوئی اور بادشاہ نے بانقضای مدہ قیام فرما کر سبکو
تسلیم فرستادگان ذو القرنین کیا اور عطایا و آمال اوس جماعت کو نفایس اقمشہ اور ظرائف امتعہ بلاد ہند سے گران بار کر کے
رخصت انصراف ارزانی فرمائی اور حکما روزگار نے بارگاہ کیوان اشتباہ ذو القرنین مین حاضر ہو کر وہ چیزین گذرانین اسکندر
بعد از تماشای گلشن جمال دختر بامتحان فیلسوف دانشور مشغول و مصروف ہوا کہ ایک قدح پر از روغن اوسکے پاس بہیجا اور
اوس فیلسوف نے بعد از تامل اوس قدح روغن مین ہزار سوزن گڑو کر پیش اسکندر واپس روانہ کیا اسکندر نے اون سوئیونکو
نکلوا کر او ایک کرہ بنوا کر فیلسوف کے پاس پہر بہیجا اور فیلسوف نے بعد از تدبیر اشارہ کیا کہ اوس کرہ کا آئینہ ترتیب دیکر
مجلس ذو القرنین مین لیگئے جب اسکندر نے اوس آئینہ کو روشن دیکہا ایک طشت پر آب طلب کیا اور آئینہ کو اوسمین ڈالکر
حکم دیا تا طشت کو مع آب اور آئینہ کے کہ اوسکی تہ مین قرار پکڑا تہا منظور نظر حکیم کیا اور فیلسوف نے اوس آئینہ کا ایک مشربہ بنا
اور طشت پر آب مین رکہکر اس طرح کہ وہ مشربہ برروی آب طواف کرتا تہا اوس طشت کو مع مشربہ کی اسکندر کے پاس
روانہ کیا اسکندر نے اوس مشربہ کو خاک سے بہر کر حکیم کے پاس بہیجا جب نظر فیلسوف تہا کہ یہہ مٹی دیا اور بہت جزع

و فزع کی اور اظہار حزن و اندوہ اپنی نفس پر کرکے غصہ مین آیا اور رو کے سبب سے آسمان لا کر توبہ و استغفار مشغول ہوا
اور ایلچی کو اشارہ کیا کہ طشت اور مشربہ بادشاہ پاس لیجاوے رسول نے بموجب فرمودہ فیلسوف اوسکو ذو القرنین کے
پاس پہنچایا اور اسکندر صورت حال سے متعجب ہوا اور کسیکو اس امر پر اطلاع نہ پائی دوسرے دن ذو القرنین نے باحضار حکما
اور ارکان دولت اور اعیان حضرت فرمان دیکر حکم دیا کہ فیلسوف ہندی کو کہ اتبک اوس سے ملاقات نہین ہوئی حاضر کیا جاے
اوسیوقت ہاتون ہاتہ فیلسوف کو حاضر لائے حکیم کو اسکندر نے بلند قامت اور قوی ترکیب دیکہ کر خیال کیا کہ یہہ صورت حکمت
کے ساتہ کچہہ نسبت نہین رکہتی اور اگر ایسے شخص کے ساتہ حدت ذہن اور سرعت فہم یار ہووے تو یگانہ روزگار ہوجاوے
اور فیلسوف نے اس معنی کو سمجہہ کر انگشت سبابہ اپنی موہنہ کے گرد پہرا کر ناک کی پہنگ پر رکہہ لی اسکندر نے اس حرکت کا سبب
دریافت کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ بنور فضل و کیاست اور ضیای طبیعت و فراست جو کچہہ کہ بادشاہ نے بہ نسبت میرے
خاطر مین گذرانا تہا دریافت کیا مینے اور یہہ فعل اس امر پر اشارہ ہی کہ جسطرح ناک موہنہ پر ایک ہی اسیطرح مین بہی عرصہ آفاق مین
بیمثل و یگانہ ہون اور بتخصیص دیار ہند مین اپنا شبیہ و نظیر نہین رکہتا ہون اسکندر نے کہا کہو کہ مقصود میرا ارسال قدح روغن
اور غرض تیرے ادخال سوزن سے کیا تہی فیلسوف نے کہا کہ مجہکو مشاہدہ ظرف پر روغن سے ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ
فرماتا ہے کہ دل میرا اس مرتبہ علم و حکمت سے مملو ہی کہ جسطرح یہہ قدح کسی چیز کی گنجایش نہین رکہتا اسیطرح میرے دل مین بہی
مسائل علمی اور حکمی کی گنجایش نہین ہے مینے بخلاف اسکے سوزن اشارہ کیا کہ ہو سکتا ہی کہ مع ذلک اور معلومات ساتہہ
امور مخزونہ بادشاہ کے جمع ہوکر صفحہ ضمیر انور پر مرتسم ہوجاوین جیسے کہ یہہ سوئیان بدقت اس قدح مین جا بیٹہی ہین
پہر اسکندر نے حقیقت کرہ اور آئینہ سے سوال کیا فیلسوف نے جواب دیا کہ معائنہ کرہ سے مجہکو ایسا معلوم ہوا کہ بادشاہ
دعوی کرتا ہی کہ میرا دل سفاک دماء اور کثرت اقدام سے امور سیاہی مین مثل و مانند اس کرہ کے سخت و محکم ہوا ہے
اور قابل ورود مسائل حکمت کے نہین رہا ہے مینے بنانے آئینہ سے بادشاہ کو آگاہ کیا کہ آہن ہر چند صلب و مستحکم ہی لیکن
پہلے ایسا ہوجاتا ہی کہ غایت صفائی سے مجموعہ جواہر و اجسام اوسمین معلوم ہونے لگتے ہین پہر ذو القرنین نے پوچہا
کہ مقصود میرا طشت مین آئینہ رکہنی سے اور مطلوب تیرا اوس مشربہ سے کہ بہرا آب طوف کرتا گیا تہا فیلسوف نے
کہا کہ مطلوب ملک یہہ تہا کہ جیسی آئینہ دفعتاً آب مین بیٹہہ جاتا ہوا ایام زندگانی مختصر ہے نہایت کو پہنچتی ہین اور علم کثیر مدت
قلیل مین نہین حاصل ہو سکتا ہی اور مقصود میرا اوس مشربہ سے یہہ تہا کہ جیسے پیالہ کسی چیز کو کہ آب مین بیٹہہ جاتی ہے

پانی پر تیر اسکتے ہین اکتساب فضائل کثیر ہی زمان اندک مین بعید ہو کہ ممکن ہے پھر اسکندر نے کہا کہ جب مینے مشتری پر خاک تیری
پاس بھیجا تو نے اوسکے مقابل مین کیون نہ کچھ کیا حکیم نے کہا وہ عمل لاجواب تھا کیونکہ مدعای بادشاہ اس فعل سی یہ تھا کہ فنا ہر مملکت
واجبات سی ہے اور بقا مخلوق ممتنعات و محالات سے آخر الامر مجموع اولاد آدم و قلین خاک ہونگی اسکندر نے کہا صدقت
او رفاست قابلیت اوسکا خلعتہای گرانمایہ اور تشریفات فاخرہ آراستہ فرما کر اپنی تمام اماثل و اقران مین ممتاز کیا مسعودی
کہتا ہے کہ جبتک اسکندر ولایت ہند مین قیام پذیر رہا حکیم ممدوح ملازمت موکب ہمایون کیا کیا اور جب اوس دیار سے مراجعت کی
فیلسوف نے اسکندر سے التماس توقف کیا اور ملتمس اسکا مسید دل شاہ ہوا کہتی ہین کہ ذوالقرنین نے پیر قدح کو پر آب کرو اکر
امتحان کیا ہر چند خلایق نے اوسمین سے پانی پیا کچھ تغیر و نقصان عاید نہوا اور طبیب ہندی کہ ملازم اردوی ہمایون سکندر
ہوا تھا درباب معالجہ و تداوی امراض جتنے امور غریبہ کہ اوس سے سرزد ہوئے زبان بیان استقصای اسکے سے بعجز و قصور معترف ہوا
اور تاریخ حکما مین مذکور ہے کہ اسکندر نے بعد از تسخیر بلاد ہندوستان وہان سے پھر کر اور قطع مسافت بعیدہ کر کے عنان عزیمت
بجانب چین منعطف کی اور درمیان اسکے اور صاحب چین کے مناظرات بسیار واقع ہوئے آخر الامر بادشاہ اوس سرزمین نے
امر ذوالقرنین کو مطاوع او رحکم اوسکے پر منقاد ہو کر برسم ہدیہ و تحفہ ہزار من طلای احمر اور ہزار قطعہ حریر ابیض اور پانچ ہزار
عدد جامہ دیبا اور سو قبضہ شمشیر با قبضہای مرصع بدر و جواہر کہ چشم بیننده مشاہدہ اسکے سے خیرہ ہوتی تھی اور سو اسپ تازی نژاد
با زین و لجام مرصع بجواہر ثمین ہر ایک خاص اون سے کہ ہنگام رفتار ہوا پر سبقت لیجاتی تھے اور دو تولہ عنبر اشہب اور ہزار مثقال مشک
اذفر اور دو سو رطل عود قماری اور دیگر ظروف مصنوعہ بانواع تماثیل و نقشہای صورتہا اور پوست سمور و قاقم چند ہزار
اور تمام تنسوقات اور بدایع تبرکات بیشمار پیشکش کر کے عذر خواہی کی چنانچہ اسکندر نے بعد قبول ہدایا مسند ایالت سلطنت ممالک
چین بنام ناہی فغفور قلمی فرما کر اور مہر ہمایون تزیین دیکر عنان کشورستانی بجانب دیگر ولایات شرق معطوف کی اور جب تمامی اون
امصار کا تحت و تصرف مین آیا اور عجایب و غرایب بہت سے مشاہدہ کیے اور بلاد ترکستان مین اکثر شہر بنا کے پھر بجانب مغرب رایات
ظفر آیات نہضت آرا ہوئے اور تاریخ معجم مین مذکور ہے کہ جب اسکندر ممالک فارس پر متصرف ہوا ایک جماعت ابنای ملوک کو
محبوس کیا و ایک فصل حکیم ارسطا طالیس کو لکھا کہ فتح الباب مملکت خطۂ فارس بزور بازو و مردانگی اور حسن تدبیر و فرزانگی میرے
ہاتھ نہین آیا ہی بلکہ بتائید آسمانی اور توفیق ربانی اس سعادت نے مساعدت کی کہ جتنے اہل صلاح کو نہج مستقیم پر ترغیب کی اور
ارباب جہل کو اقتراف مصابیح ہدی پر تحریص کی اور قانون رعیت نوازی او ر آئین زیر دست پروری اشارت عقل کو

فلان گورستان مین مقیم ہے کہ سلطنت سے اعراض کیا ہے اسکندر نے باطائفہ خاص اوس جوان پاس جاکر
اوسکو بہ ترک مملکت اور اقامت اوس موضع موحش پر بہت سرزنش کی اور بمباشرت امور سلطنت تحریص فرمائی
ملکزادہ نے کہا ای بادشاہ موفق مین ساتھہ اوس کار کے مشغول ہون کہ جبتک اوس سے فراغت نپاؤنگا
شغل ایالت و رسالت مین نہ مشغول ہونگا ذوالقرنین نے پوچھا کہ اگر سواے مشاہدہ استخوان پوسیدہ کی
کوئی اور مہم رکھتا ہے ظاہر کر بادشاہزادی نے عرض کیا کہ ہرگاہ دنیا اور اوسکی بےثباتی مین مینے تامل کیا
خلق سے دوری اختیار کرکے گورستان کو مسکن کروانا کتنی مدت سے چاہتا ہون کہ عظام ملوک عظام کو استخوانون عبید صغار سے
جدا کرون نہین کر سکتا ہون اور یہ امر مجھپر مشتبہ ہوتا ہی لَقَدْ نَظَرْتُ عَلَى الْقُبُورِ فَمَا مَيَّزْتُ بَيْنَ الْعَبِيدِ وَالْمَوَالِي یعنے البتہ تحقیق
نظر کی مینے اوپر قبرون کے پس نہ امتیاز حاصل ہوا مجکو درمیان غلام اور آقا کے ذوالقرنین نے کہا کہ یہ وہ امر مبہم ہے
کہ جز علم باری تعالی اسکے ساتھہ محیط نہین ہوتا ہے اگر تو کچھہ ہمت رکھتا ہی فرمان میری سے تجاوز جائز نکر تاکہ مین تجکو مرتبہ آبا و اجداد کے
پہنچاؤن جواب دیا کہ بہت رفیع تر اس سے ہوتی ہے کہ طالب حیات بی موت اور شباب بی ہرم اور غناے بی فقر اور سروری
بیچون اور محبوب بےمکروہ اور صحت بے سقم کا ہون اسکندر نے کہا یہ مطلوب میرے پاس تو نہین پاسکیگا جوان نے کہا
اوس شخص سے ڈھونڈھتا ہون کہ اوسکے پاس پاؤن لکھا ہے ایک مرتبہ امرا اور وزرا نے ذوالقرنین سے کہا کہ تو مملکت
بسیط عریض رکھتا ہے بنا بر کثرت اولاد کے عورتون کی طرف میل فرما تا ملک بیگانون کی ہاتھہ مین نہ پڑے اسکندر نے کہا
پسند نہین آتا اوس شخص کو کہ پیوستہ مردون پر غالب رہا ہو کہ مغلوب زنان ہو جاوے ایکدن ایک شخص باکسوت ژندہ
اور جامہ کہنہ کسی مہم کے واسطے بارگاہ ذوالقرنین مین آیا اور بفصاحت و بلاغت تمام کلام کرنا شروع کیا ذوالقرنین نے
اوسکا سوال بجواب ناصواب مقرون فرما کر کہا کہ جیسے تو نے اپنی مافی الضمیر کو لباس خوب مین جلوہ دیا اپنے ظاہر کو بھی
بکسوت مرغوب آراستہ کرتا تو بہتر اور خوشتر ہوتا اوس شخص نے کہا کہ بندہ کو درباب سخن قدرت تمام حاصل ہی لیکن شہریار
جہانبان ترتیب کسوت پر مجھسے قادر تر ہے اسکندر کو یہہ کلام اوس کا پسند آیا بخلعت گرانمایہ اوسکو سرفراز کیا اور
بعضے معرکون مین ایک جماعت نے انبوہ لشکر مین سے قتال اسکندر پر اقدام کیا جب انکو لوازم جنگ سے باز رکھکر کہا
کہ یہ وہ لشکر ہے کہ اگر ہم انپر غالب ہووین مفاخرت نکر سکین اور اگر عیاذا باللہ قضیہ منعکس ہو جاوے تو ایک
عار ہمکو لاحق ہووے کہ تا ابد اوس سے زبان خلق سے نجات نہو سکے کہتے ہاین زریتون شاعر نے ایکدن اسکندر سے

دسن ہزار دینار مانگے ذوالقرنین نے کہا کہ یہہ مبلغ تیرے مرتبہ سے کچہہ زیادہ ہین زیتون نے کہا اگر میری قدر سے زیادہ ہین تو تیرے
قدر سے تو بہت کم ہین اسکندر کو یہہ سخن پسند آیا اور دسن ہزار دینار اوسکو انعام کیے **نقل ہے** کہ اسکندر نے ایک حکیم سے
سوال کیا کہ بادشاہ کو کس چیز پر مداومت کرنی چاہیی کہا اسپر کہ شب کو فکر اور مصلحت رعیت اور مہمات کفایت است مین صبح
کردی اسکندر نے پوچہا کہ تمام اشیا مین سے کہ دست قدرت تیرا اون تک پہنچتا ہی کسکی ساتہہ مسرور تہی کہا ساتہہ زیارت کرنے
قوت اور قدرت اوس شخص کے کہ اوسنے میری حق مین کچہہ احسان کیا ہو **لکہا ہے** کہ ایک بار ذوالقرنین کو بذات خود حرکت
آرا ہونے مین ملامت کیا جواب دیا انصاف سے دور ہو کہ دوسرا میرے واسطے محاربہ اختیار کرے اور آپ کو تہلکہ مین ڈالے
اور مین اوسکی شرط موافقت نہ بجا لاکر آپ کو معاف رکہون دو شخصونکو اوسکے خواص مین سے باہدگر کچہہ خصومت واقع ہوئی
ذوالقرنین سے التماس کیا کہ بنفس خود انکے درمیان اوس منازعت کو فیصل کرے جواب دیا کہ ہر آئینہ حکم میرا ایک کے حسب
استرضاہی اور دوسرے کے برطبق استکراہ ہوگا اور سلوک طریق دیانت اور جادۂ صواب تم دونونکو شاکر اور راضی کردیگا
ہنگام قصد محاربہ دارا منتیون نے عرض کیا کہ عدد مخالفین تین لاکہہ مرد کارزار سے زیادہ ہین کہا قصاب چالاک اور سلاخ جلد کو بسیاری
گوسفند سے نہ ڈراوے **ایکدن** اسکندر نے برسم معہود اور سنت مالوف سریر بادشاہی اور جلوس ہمایون کو زیب و زینت بخشی
اور اوس دنمین کوئی فریادرس و دادخواہ آیا اور نہ کسینے کچہہ اوس سے التماس کیا اسکندر نے اپنی دلمین کہا **بیت**
روزی کا ورا بدین نسق بگذارم ﴿ ایزد داند اگر ز عمر انگارم ﴿ اسکندر سے پوچہا کہ تیرا اوستاد تیرے باپ سے محترم تر اور
معزز تر کیون ہے جواب دیا کہ اوستاد سبب حیات باقی ہے اور یہہ باعث حیات فانی اور اسواسطے کہ باپ مجکو آسمان سے
زمین پر لایا اور اوستاد زمین سے آسمان پر لیگیا یعنے والد واسطے دفق نطفہ منجمد اور علقہ منعقد کا ہوا ہی کہ بتحریک اوتاد
و اعصاب صلب پدر سے رحم مادر مین آکر اور بعد از چند گاہ بنقشبندی قلم و پرکار اشکال مختلفہ اوسپر وارد ہوئین اور
دہالنے صحرا سے ظہور مین جلوہ پکڑا اور حسب انفاس معدودہ بسر آوینگے تو بسوی انعکاس منعکس ہو کر عالم انفعال اور
سرای کون سے بخط فساد و قوت عالم پر جاویگا اور موجب سبب حیات باقی ہی کہ مادہ اوسکا علم و حکمت ہی اور حکما نے
عین الحیات نفس ناطقہ معقولات کلیہ کو دی اور خضر معنی نفس کو عالمہ کہتی ہین کہ تاریکی ظلمات جہل کو بیچا نے پس وہ نفس
کہ ظلمات جہل سے بعین الحیات حکمت آیا اور عطش جہل و حمق کو ساتہہ آبحیات حکمت کے تسکین دی حیات باقی اور عمر
جاودانی پائی **حکمت** ایک طائفہ سران سپاہ نے ذوالقرنین کو شبخون لشکر فرس پر تحریص دی جواب دیا کہ غالب ہونا

دشمنون پر بطریق سرو غفلت مقتضاے ہمت میری سے نہین ہے اسکندر نے ایک حکیم سے سوال کیا کہ حیلہ بنا بر سلامت
رہنی علازمت مردم سے کیا ہی کہا کہنا اوس چیز کا کہ اوس سے قبول کرین کلام ذوالقرنین اسکندر مین سے ہی کہ صاحب مروت
پیوستہ مکرم رہوے اگرچہ درویش ہوا اور ضد اوسکا خساست و بخل خوار و بیمقدار ہووے اگرچہ تونگر ہو پوچہا بہت قلیل کیا ہی
کہا کہنا اور تکرار دریافت کیا کہ بہت جلیل کیا ہی کہا کرنا قبیل اتکمی کے اور یہی اسکندر کہتا ہی کہ احتیاج آدمی کو بعقل بیشتر ہی
مال سے **قصہ اسکندر ظلمات** قصص الانبیا مین لکہا ہی کہ جب اسکندر نے بلاد مشرق مین ایک مدت بسر کی وہانکے
حکیمون اور عالمونکو جمع کیا اور کہا آیا تمنے کسی کتاب مین دیکہا ہی کہ درازی زندگانی اور طول عمر کس چیز مین ہی ایک نے اونمین
اوٹہا اور کہا مینے وصیت نامہ حضرت آدم علیہ السلام پڑہا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے کوہ قاف کے پیچہے تاریکی مین ایک
پانی کا چشمہ پیدا کیا ہی کہ اوسکا پانی شیر سے سفید تر اور برف سے سرد زیادہ اور انگبین سے شیرین بہت اور مسکہ سے نرم
اور مشک سے خوشبو تر ہی جو کوئی ایک گھونٹ اوسمین سے پیوے نہ مرے جب تک کہ خدا تعالی سے موت نچاہی ذوالقرنین
نے اوسکی جستجو کا قصد کیا اور عالمون سے کہا کہ تم بہی میرے ساتھ چلو اونہون نے کہا ہمکو اپنے ساتھ نلیجا کہ ہم زمین
قطب مین ایسا سنتے ہین کہ پہر وہان سے پہر نا سکینگے اور دنیا خراب ہو جاوے لاچار بعضونکو اپنے ساتھ لیا اور پوچہا چارپا کون
سا اون دنون مین کونسا زیرک تر ہی اونہون نے کہا کہ گھوڑیان کہ بیاتی ہو وے عقلمند ہوتی ہین اسکندر نے حضرت خضر علیہ السلام
کو اپنا وزیر کیا اور وہان سے دو ہزار گھوڑیان سے لشکر کا ہراول کیا اور کہا کہ تم آگے آگے چلو حضرت خضر نے کہا
اگر ہم لشکر سے جدا ہو جاوین تو کیا کرین ذوالقرنین نے ایک گوہر اپنی خزانہ مین سے نکالکر حضرت خضر کو دیا اور کہا جب لشکر سے
جدا ہو جاؤ تو اس گوہر کو زمین پر رکہنا ہم اوسکی روشنی مین لشکر سے آملین گے پہر چار ہزار گہوڑیون پر مع اپنی لشکر سوار ہوئے
اور ایک کو اپنے سے افسر کیا اور کہا کہ اگر مین بارہ برس تک نہ آؤن تو تم اپنی اپنی مقام پر پراگندہ ہو کر چلے جانا اور
بارہ برس کا توشہ لیکر کوہ قاف کے پیچہے ظلمات مین روانہ ہوے اور اندر جا کر چشمہ کے طرف کی راہ غلط کی اور ایک
سال راہ اور طرف طی کی اور جب خضر علیہ السلام تاریکی مین گئے انہون نے بہی راہ گم کی اور لشکر سے جدا ہو گئے پہر انہون نے
اوس گوہر کو زمین پر رکہا اور وہان پانی کا چشمہ دیکہا حضرت خضر علیہ السلام چشمہ کے کنارہ پر بیٹہہ گئے اور اپنا سر اور تن دہویا
اور شکر خدا عزوجل بجا لائے اور اوس پانی مین سے پیا اور وہان سے روانہ ہوے پہر تہوڑی راہ طی کی تہی کہ پہر اوس
گوہر کو زمین پر رکہا کہ سب جگہہ روشنی ہو گئی اور لشکر کہ متفرق ہو گیا تہا سب انکے پاس آکر جمع ہوا اور یہہ تاریکی سے باہر آئے

ذوالقرنین بھی وہین چلا جاتا تھا کہ یہہ بھی روشنی مین اپنے لشکر سے ملاقی ہوا اور کہا تم یہین توقف کرو مین آگے جاتا ہون اور دیکہتا ہون
کہ کیا عجایب درپیش آتے ہین القصہ پھر آگے روانہ ہوا اسکو ایک محل مع زینہ نظر آیا اوسکی دیوارون پر چڑہا اور وہان کچھہ نہ دیکہا
مگر چند مرغ اسکے پاس آئے اور کہا یہان کیون آیا ہے تجکو روشنائی کی بادشاہی بس نہوئی کہ اس تاریکی مین آیا ذوالقرنین
نے کہا کہ آب زندگانی کی طلب کے واسطے آیا ہون پس ایک بڑی مرغ نے کہا ای ذوالقرنین آیا وہ وقت آیا کہ مرد [illegible]
اور عمارتین بلند بنائین اور بُرے کامون مین مشغول ہون ذوالقرنین نے کہا آیا مرغ نے جنبش کی اور ایک سیڑھی پر چڑھا
پھر ذوالقرنین سے کہا شراب پینا ظاہر ہوا کہا ہان دوبارہ مرغ نے پھر جنبش کی اور دو سیڑہیون پر اور چڑہ گیا پھر کہا ای
ذوالقرنین بربط اور طنبور بجانا آشکارا ہوگیا کہا ہوا مرغ جست کرکے کوشک پر چڑہ گیا اور ذوالقرنین ڈری مرغ نے
کہا مت ڈرو یقین کہ میری ساتھہ شیطان ہے پھر کہا آیا بجا لانا لا الہ الا اللہ کہا ہان اور بعضے قصون مین لکہا ہے کہ پھر اوس مرغ نے
ذوالقرنین کو کہا کہ اس کوشک کے بام یعنی چھت پر چلا آ ذوالقرنین اوپر گئے وہان دیکہا کہ ایک شخص اوپر کھڑا ہے
اور ایک پانو آگے رکہا ہے اور ایک پیچھے اور صور منہ مین ہے اور نگاہ بجانب آسمان کی ہوئے دیکہہ رہا ہے کہتی ہین
وہ شخص حضرت اسرافیل تھے القصہ اوسنے ذوالقرنین کو کہا آیا تجکو ملک روشنائی بس نہوا کہ تاریکی مین آیا کہا اسواسطے
آیا ہون کہ آبحیات پیون تا عمر دراز عبادت خدا کرون حضرت اسرافیل نے بلی کو سر کے برابر ایک پتھر دیا اور کہا تیری
واسطے بیچ اسمین بہت علم ظاہر کیے ہین پھر ذوالقرنین تاریکی مین آنکر اپنی لشکر کے پاس آئے گہوڑون کے پانو کے نیچے
سنگریزے تھے کہ انکے پانون اوسمین دہنسے جاتے تھے لشکر کے لوگون نے کہا یہہ کنکر کیسے ہین اور کس چیز کے ہین
ارسطو نے کہ ذوالقرنین کے ساتھہ تھا کہا کہ جو کوئی ان کنکرونکو اوٹھاوے پشیمان ہووے اور جو کوئی نہ اوٹھاوے
وہ بھی پشیمان ہو چنانچہ ایک گروہ نے تھوڑی سے اوٹھا لیے جب روشنی مین پہنچے اون کنکرونکو دیکہا کہ سب لعل اور
زبرجد اور یاقوت اور فیروزہ تھی جنہون نے اوٹھائے تھے افسوس کرنے لگے کہ ہمنے بہت سے کیون نہ اوٹھائے
اور جنہون نے نہ اوٹھائے تھے وہ دست افسوس ملتے تھے کہ ہمنے کیون نہ اوٹھائے اسکندر نے علماسے پوچھا کہ یہہ پتھر کہ اسرافیل
نے مجکو دیا ہے اسمین کیا حکمت ہے اونہون نے کہا دیکہتے ہین پس انہون نے اوس پتھر کو ترازو مین رکہا اور [illegible]
زر کے ساتہہ وزن کیا وہ پتھر بہاری نکلا دیکہنے اس حال سے سب حیران رہے اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے کہا
کہ اس سونے کے ٹکڑونکو نکال لو اور مشت خاک اوٹھا کر اور ترازو کے پلہ مین رکہہ کر وزن کرو جب اسطرح سے کیا تو وہ پتھر

خاک کے برابر او تیرا اسکندر نے کہا یا خضر اسکی کیا تاویل ہے کہا اسکی یہہ تاویل ہے کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مینے تجکو جہان کا
ملک شرق سے غرب تک دیا اور تو سیر نہوا جب تیرا شکم خاک سی پر ہوگا تو خاک گور سے سیر ہوگا اسکندر نے جب یہہ بات
سنی سبکو وہین چھوڑ دیا اور لشکر کو حکم دیا کہ پراگندہ ہوکر جسکا جہان جی چاہے وہان چلا جاوے اور آپ دومۃ الجندل
مین جاکر عبادت خدای عز وجل مصروف ہوتا آنکہ اسکی موت قریب آئی **ذکر وفات اسکندر** منجمون نے زائچہ اسکندر مین
حکم کیا تہا کہ قریب موت اسکی زمین آہنی ہیگی اور آسمان زرین اوپر ہوگا جب ذوالقرنین نے تسخیر ملک سے فراغت پائی
زمین یونان کا آہنگ کیا اور نواحی شہر زور تک طی مسافت راہ ایک شخص او رنج مین سے روبرو آگیا اور ایسی نکسیر لگی کہ شدت سے
سے نکسیر جاری ہوئی بنابر ضرورت ایک نے امرا مین سے اپنی جوشن کو فرش کیا اور جہت رفع مضرت حرارت سپر زرین بالای
سر اسکے آفتاب کی حایل کی ہر گاہ اسکندر نے یہہ صورت ملاحظہ کی کہا کہ زمین آہنی اور آسمان زرین کہ منجمون نے اوس سے
میری موت کے ساتھ استدلال کیا تہا یہی ہی بس اب آیندہ زندگانی باقی نہین معلوم ہوتی **بیت** افسوس کہ نامۂ جوانی
طے شد الخ خود ہیچ ندانیم کہ کی آمد و کی شد اوسیوقت ایک کاتب کو طلب کیا اور اپنی والدہ کے واسطے کہ اسکندریہ مین
تہی نامہ لکھوایا مضمون اوسکا یہہ تہا **نامۂ اسکندر** یہہ نامہ ہی بندۂ خدا اسیر تیرے اسکندر کی طرف سے کہ مدت اندک
اور زمان قلیل بیچ اہل زمین کے ساتھ مجید رفاقت کی اور اب تمہاسے دراز اور قرب تمہارے بیشمار رہیگا مجاورت اہل
آخرت کریگا پس اے والدہ کہ میرا اسے غربت مین ہوا حصلت اور ملازمت اوسکی سے متمتع نہوسے اگر خدا چاہی تو عالم نور کرامت
اور دار السرور و بہجت مین مجاورت اوسکی سے منقطع نہووے اور یہہ وہ نامہ ہی طویل الذیل کہ مفصلا تاریخ مبسوطہ مین
مذکور ہے القصہ جب بادشاہ گیتی ستان نے بساط حیات لپیٹا اور داعی حق کو لبیک اجابت کہا ارباب علم وحکمت
اور ارکان دین و دولت نے بموجب وصیت بعد از تکفین جسد ہمایون اوسکیکو ایک تابوت زرین مین رکہا
اور عظما و اشراف نے اوسکو اوٹھا کر ایک انجمن عظیم مین حاضر کیا اور سرور قوم نے اوس محفل مین کہڑا ہوکر کہا
کہ اگر کسیکو تماشا و نیکی ہووے تو اس ملک باری پر رووے اور اگر ہوا کسی چیز پہ تعجب کرنیکی ہووے تو اسپر کرے
بعد ازین حکما کے طرف متوجہ کیا اور درخواست کی کہ کلمہ چند کہ متضمن تعریف خواص وعوام ہون برسبیل ایجاز و اختصار
کہیو ایک شخص شاگردان ارسطو مین سے کہڑا ہوا اور دست حق پرست اسکندر کو بنابر وصیت اوسکے بعد از فوت تابوت
مین سے باہر نکالا تہا تا خلق عالم جانین کہ وہ سلطان کہ تمامی بلاد جہان کو اپنے تحت و تصرف مین رکہا تہا بین ملک و مال

تہیدست بعالم آخرت راہی ہوا ہے اوسکے سرپر رکہہ کر کہا کہ ای سخنور شیرین وای زبان آور فصیح کسنے تجکو اسقدر گونگا اور بہرا کر دیا اور باین ہمہ وسعت میدان حکم وحکمت چون صید غافل اس دام تنگ مین کیونکر گرا اور پہر ایک اور شخص نے کہا کہ کل اسکندر زر وسیم چشم خلایق سے نہان کرتا تہا آج روزگار نے اوسکو لبان زر وسیم چشم خلایق سے پنہان کیا اور ایک اور نے کہا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ کل تمام جہان پر بادشاہ قابل تہا اور خوف وبیم سے کوئی اسکے روبرو کلام نکر سکتا تہا آج اور اوسکے نزدیک کلام پر قادر ہین اور یہہ قدرت استماع بہی نہین رکہتا ہے اور ایک نے کہا یہہ وہ بادشاہ ہی کہ بسیط زمین مین شرق سے تا غرب محیط تہا اب دو گز زمین مین آپ محاط ہے اور ایک نے کہا کہ کل اسکندر تدبیر امم اور ترتیب کار عالم اپنی قوت نفس سے سرانجام پہنچاتا تہا آج اپنے مہام کے سرانجام سے عاجز ہے فَسُبْحَانَ الَّذِي كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ کہیں جب حکما مین سے ہر ایک فراخور علم وحکمت اپنی سخن چند زبان پر لاچکا مخفوف رحمت وغفران ذو القرنین کو بجانب اسکندریہ نقل کیا اور تمام اہل شہر اوسکا باجلال تمام استقبال بجالائے ہرگاہ چشم مادر تابوت پسر پر پڑی بنالہ وزاری اور بآواز حزین روئی اور کہا ای قرة العین اور ثمرہ فواد مین عجب رکہتی ہون اوس شخص سے کہ علم وحکمت اوسکا تا آسمان پہنچا ہوا اور عرصہ ربع مسکون کو اپنا ملک کر دا انکر ملوک آفاق کو مملوک کیا ہو کیسا سویا کہ بیدار نہین ہوتا ہی اور خاموش ہوئی اور دیکہا کہ کوئی کچہہ نہین کہتا ہی کہا کون ہے کہ میری طرف سے ذو القرنین کو یہہ پیغام پہنچا دے کہ جو تو نے مجکو وصیت ونصیحت کی قبول کیا مینے تعزیت کو فرمایا تو نے صاحب عزا ہوئی اور بصبر امر کیا تو نے شکیبائی پکڑی اس اثنا مین ایک جماعت حکما اوسکے نزدیک آنکر رسم تعزیت بجالائے اور بوعظ ونصیحت قیام کیا اور پہر جثہ ہمایون اوسکا خاک مین سونپ دیا مادر اسکندر نے متاسف ومحزون گہر مین آنکر جسطرح کہ نامہ مین لکہہ کر اسکندر نے وصیت کی تہی طعام ترتیب دیا اور زنان مملکت کو بلوا کر سر دستارخوان پر بیٹہایا اور ہنگام تناول فرمایا کہ وہ شخص ان مطعومات مین سے کہاوے کہ ہرگز اوسکو کوئی حزن وبلا اور تعزیت وابتلا نہ پہنچی ہو سب نے اپنا اپنا ہاتہہ کہینچ لیا اور اختصار طعام اور منع اکل سے تعجب کیا کیونکہ ایک بہی انمین ایسی نہ تہی کہ دود مرگ نے روزن دودمان اوسکے سے ارتفاع نہ پایا ہو اور اسکندر نے موجب انکار اور امتناع اکل طعام سے سوال کیا انہون نے صورت حال بیان کی مادر اسکندر نے جانا کہ غرض فرزند کی اس وصیت سے یہہ تہی کہ اس بلا مین جزع وفزع نکرون کہ شریک بسیار اور حریف بیشمار رکہتی ہون لاجرم فزع واضطراب کو کم کیا اور بحکم آلہی باذعان ویقین متلقی ہو کر کہا کہ دوام بے انتہا اور بقاء بے انقراض اور ملک بے زوال اور حیات لم یزل

اوس لایزال خاص بنابر پروردگار عالم و عالمیان ہے اور بس ہُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَفْنیٰ وَلَا یَمُوْتُ انا للہ و انا الیہ راجعون تاریخ حکما میں مذکور ہے
کہ اسکندر رازروی صورت ننگے ساتھ مشابہت رکہتا تہا او ر نہ باپ کے اور رنگ اوسکا بزردی مائل اور ایک آنکہہ سیاہ اور ایک چشم
نیلی کہ ایک پیوستہ بالا نگاہ کرتی اور ایک نیزہ اور دانت تیز و سر تیز اور مونہہ مانند شیر کے رکہتا تہا اور عہد صبی اور ابتدای نشو
مین شجاعت و جرات شہرت پائی اور اونیس ۱۹ برس کی عمر مین بادشاہ فرمان روا ہوا اور مدت سلطنت اسکی سترہ برس کہنچی
نو سال تک اپنی اوقات کو محاربہ مین مصروف رکہا اور آٹہہ برس باطمینان دل اور فراغت خاطر گذاری اور بائیس ۲۲ مملکت عظیم
ممالک شرق و غرب اور جنوب و شمال سے تسلط پایا اور اقارب و عشایر اپنی مین سے تیرہ ۱۳ بادشاہون پر فرمان روا ہوا چنانچہ
سفر و حضر مین وہ ملوک عظام ملازمت اسکندر مین رہے اور اکثر ربع مسکون کو دو سال مین طواف کیا اور اطراف و اکناف اوسکے
دیکہی اور اونکی عجایب و غرایب مشاہدہ کیے کہ اگرچہ ادہم خوش خرام قلم میدان تفصیل اوسکے مین جولان کرے تک و پوسے باز رہے
اور ساتہہ تین سو بیس ہزار مرد نامی کے تمامی مشرق و مغرب کو مسخر کیا اور آخر الامر دنیا کو اور دون پاس ناکام چہوڑا اور اون کنوز
و اموال اور خیول و رجال مین سے سوای حسرت کے پاس کچھ اپنی ہمراہ نہ لیگیا وَ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ

مترجم کہتا ہے بعد الحمد کہ کارسازی لطف و افضال لا متناہی اوسکے سے جریدہ اس کتاب فیض انتساب کہ ترجمہ
طاہرہ عجایب القصص موسوم اور ساتہہ ندرت اور غرابت قصص و حکایات و تصحیح تنقیح روایات کی مرسوم ہے مشاطگی فکر اعجوبہ طراز
و قلم بدیع رقم نکتہ پرداز فارس مضمار بلند نامی فرازندۂ لوای فرخندہ فرجامی گوہر دانای مردمی و مروت ابر مطیر دانش و فتوت
شمیم ریاحین لطف و رافت نسیم جانفزای گلشن جود و مرحمت نتیجہ قضیہ خرد و رسے فصل معرفت نکتہ پروری چراغ افروز
دودہ فطرت ارجمند شہاب ثاقب جو ارتقاسی مدارج بلند المخاطب بخطاب سامی القاب عمدۃ الحکما زبدۃ العقلا حاذق الزمان
ارسطوی دوران احترام الدولہ محمد احسن اللہ خان بہادر کے پیرایہ ترتیب و ترقیم زیب و آرایش پائی ہر چند کہ یہ کتاب غرابت
نصاب فی حد ذاتہ واسطے دیدۂ نظارگیان نکتہ رس کے سرمایۂ نزہت نظر و بسطت خاطر تہی لیکن جو عمدۃ الحکما بالقابہ نے بصرف مساعی
بیغایت و بذل اجتہاد بلا نہایت جواہر فرائد ہر طرح کے فوائد عوائد کو علاوہ مضامین اصل کتاب کی کتب معتبرہ تواریخ وغیرہ سے
انتخاب کرکے بیچ رشتہ انتظام ترتیب اس تالیف غریب کے منسلک کیا بفحوای نور علی نور بفروغ پذیری منظور انظار اولوالابصار
یہ نسخہ طرفہ نگار از جملہ غرایب روزگار ہوا لیکن جو احوال سعادت اشتمال برگزیدہ کونین سید الثقلین امام الخافقین
مخصوص بارگاہ کبریا سرور انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا منظور اسکے کہ ذات مقدس آیات اوس خلاصہ کائنات

فخر موجودات کے اکمل و اشرف اولین و آخرین وجوہ ہر عرض وجود آسمان و زمین اور ظہور نور کرامت نشور ایسکا

ہو وائی حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ ایجاد و تکوین سائر مخلوقات سے مقدم اور ثبوت نبوت اونکی کا بدلیل خبر اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ

وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَاٰدَمُ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ پیشتر از خلق آدم ہے ذکر حالات خجستہ آیات اونکا بیان احوال جمیع

انبیا علیہم السلام سے مستوجب تقدیم تھا مگر چونکہ خداوند یگانہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے بنا بر شرف و جلالت منصب رسالت

اونکی کے نسبت بانبیا ما تقدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد خلق و ایجاد کے ہر مخلوق کسوت پوش وجود سے

رتبہ تقدم دیا اور ظہور ذات سعادت سمات اونکیکو خاتمہ کتاب نبوت و رسالت کیا اور یہ دلیل غایت علو قدر

فضل و کمالات آنسرور علیہ افضل التحیات کی ہی اسواسطے کہ شریعت و دین ہر نبی کا انبیاء سابقین سے بعد بعثت

و ارسال ہر صاحب تبلیغ احکام الٰہیہ کے منسوخ ہوا اور دین متین و شریعت غرائے محمدیہ صلی علیہ وسلم بسبب

قطع جادہ خاتمیت رسالت او بقامت بابرکت آنحضرت تا قیام قیامت دست انداز نسخ و تغیر سے مصئون

ہیں بنظر ظہور ذات مقدس اونکی سب کے آخر تھی تقدیم ذکر حالات اونکی کی منافی انتظام نسق ترتیب کی تھی اسواسطے

علیحدہ لکھنا اوسکا مناسب اقتضائے مقام و ملائم طرز حسن اسلوب کلام متصور ہوا لہذا اس کتاب کی دو جلدیں کرنی

واجب ہوئیں چنانچہ اس ایک جلد کو احوال جمیع انبیاء مرسلین پر ختم کیا اور دوسری جلد کو بطراز تسطیر حال فرخندہ

اشتمال حضرت افضل و اکرم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرایہ زیب و زینت کا دیکر تحسین جامہ کہ بیان

ترتیب موافق و بلحاظ تقدم بشرف و رتبت مخالف ہو وے اس جہت سے کہ ہو فق مراعات ترتیب کے بیان حالات

سید الثقلین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کا موخر ہی اور بنظر شرف رتبت کے اول ہی اس نظر سے اگر اس جلد ثانی کو اول

جانا جاوے اول ہی اور اگر آخر سمجھا جاوے آخر ہے رعایت دونوں امر مابہ المقصود کی بغیر دو جلد کرنیکے ممکن نہ تھی

اسواسطے ایسا کیا گیا الٰہی رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً وَّہَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی + +

خاتمۃ الطبع

لائق حمد وہی پروردگار ہے جو خالق لیل و نہار ہے اور جسنے آدم کو اپنے ید قدرت سے بنایا اور خطاب مستطاب اِنِّیْ جَاعِلٌ

فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کا عطا فرمایا پھر خلعت لقد کرمنا بنی آدم کا پہنایا انبیا علیہم التحیۃ والثنا کو ہم گمراہوں کی ہدایت

کے لیے بھیجا اور گم گشتگان تیہ ضلالت کو لیے ہادی و رہنما کیا بموجب آیہ کریمہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ